جنسی بیماریاں اور ان کا علاج

(جلد اول)

امراض مردانہ وخبیثہ

ہومیو ڈاکٹر ابو اختر اشفاق احمد چودھری

زمزم طبی مطبوعات' گوجر اکیڈمی۔لاہور/شیخوپورہ

255۔زیڈ بلاک' ہاؤسنگ کالونی' شیخوپورہ فون:51074(04931)

نام کتاب: جنسی بیماریاں اور ان کا علاج (مردانہ و خبیثہ)

مولف: ڈاکٹر ابو اختر اشفاق احمد چودھری

طبع اول: 1998ء

تعداد: 1100

ناشر: ڈاکٹر ایم۔ ایچ۔ طارق

کمپوزنگ: محمد عامر صدیق Ph: (042) 270650

قیمت:

Rs 120/-

ملنے کا پتہ :

زمزم طبی مطبوعات' گوجر اکیڈمی۔ لاہور / شیخوپورہ

255۔ زید" بلاک' ہاؤسنگ کالونی' شیخوپورہ فون: 51074(04931)

شاکست: رحیم ہومیو کلینک و سٹورز

بالائی منزل' 15۔ نئی انار کلی' لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

ہمارے وطن عزیز پاکستان میں زیادہ تر لوگ ہومیو پیتھک طریقہ علاج کو مفید' بد اثرات سے پاک' آسان اور سستا علاج سمجھ کر اپناتے ہیں اور بفضلہ تعالیٰ جلد اور باآسانی شفا سے ہمکنار ہو کر معمول کے مطابق زندگی بسر کرنے لگتے ہیں۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ہومیو پیتھی کی تعلیم' اور علاج کو عام کیا جائے اور اس مقصد کے لئے اپنی قومی زبان اردو میں آسان اور عام فہم انداز میں ہر موضوع پر کتب لکھی جائیں۔ تاکہ اس مہنگائی کے دور میں لوگ باآسانی ہومیو پیتھک طریقہ علاج سے مستفیض ہو سکیں۔ چنانچہ اسی مقصد کے پیش نظر ادارہ "زمزم طبی مطبوعات" گوجرانوالہ اکیڈمی" نے ایسی ہی کم قیمت' معلوماتی اور دلچسپ انداز میں کتب شائع کرنے کا عزم بالجزم کر رکھا ہے اور اس سلسلے کی کئی کتب شائع بھی ہو چکی ہیں۔ یہ کتاب بھی اسی سلسلے "زمزم سیریز" کی ایک کڑی ہے۔ امید ہے کہ یہ ہمارے طبی لٹریچر میں ایک مفید اور گرانقدر اضافے کا باعث ہو گی۔

ہومیو پیتھی میں جنسی امراض سے متعلق ایک آدھ پرانے ڈھنگ کی کتاب کے سوا کوئی مکمل اور نئے دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ کتاب میری نظر سے نہیں گزری۔ لہٰذا میں اس سلسلے میں کوئی کتاب لکھنا چاہتا تھا۔ مگر چونکہ اس موضوع "جنس" میں زیادہ تر باتیں شرمناک ہوتی ہیں۔ اس لئے یہ معاملہ معرض التوا میں پڑا رہا۔ کئی احباب اور قارئین نے بھی توجہ مبذول کرائی اور مشورہ دیا بلکہ بعض دوست تو میرے گھر آئے اور تاکیداً" کہا کہ یہ کتاب ضرور لکھنی چاہئے۔ کیونکہ عصر حاضر میں جنسی بیماریاں بری طرح چھائی ہوئی ہیں۔ نیز کہا کہ اب یہ شرمناک باتیں نہیں رہیں کیونکہ ابتدائی تعلیم کے سکولوں اور بڑے کالجوں تک میں اناٹومی' فزیالوجی' طب قانون (جیورس پروڈنس) فقہی مسائل وغیرہ کے مضامین میں یہ سب کچھ پڑھایا جاتا ہے۔ بلکہ مقدس کتب میں بھی ایسے مسائل اور واقعات کا ذکر موجود ہے۔ لہٰذا جنسی بیماریوں اور ان کے علاج کے متعلق جاننا بے حد ضروری ہے۔ چنانچہ میں نے اس پر خامہ فرسائی شروع کر دی اور آج یہ کتاب دو جلدوں میں (جلد اول مردانہ و خبیثہ بیماریاں اور جلد دوم زنانہ بیماریاں) آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

کیس کو ریپرٹرائز کرنے اور انتخاب ادویہ میں ترجیحات کے پیش نظر کینٹ ریپرٹری کی طرح ادویہ کو تین درجوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ اول درجے کی ادویہ اہم' دوسرے درجے کی اوسط اور تیسرے کی اوسط سے کم درجے کی ہیں۔ نیز اہم علامات اور ادویہ کو جلی قلم سے لکھ کر نمایاں کر دیا گیا ہے۔ کتاب کو آسان بنانے کی خاطر عام فہم' سادہ الفاظ اور ساتھ ساتھ انگریزی زبان کے مترادفات' مفید گراف' اشکال اور ضروری تصاویر کو شامل کر دیا گیا ہے۔

امید ہے یہ کتاب طلباء اور مبتدی ڈاکٹروں کے لئے مشعل راہ کا کام دے گی۔

میں اپنے فرزندان ہومیو ڈاکٹر محمد اختر محمود لالی اور ہومیو ڈاکٹر محمد حامد طارق لالی کا مشکور ہوں' جو ان کتب کی تالیف و اشاعت میں میرا ہاتھ بٹاتے ہیں۔ میں ان حضرات کا بھی تہہ دل سے مشکور ہوں جن کی نگارشات سے میں نے استفادہ کیا۔

قارئین سے گذارش ہے کہ وہ ان کتب کو مزید بہتر انداز میں پیش کرنے کے لئے اپنے قیمتی مشوروں اور آراء حسنہ سے نوازتے رہیں۔

خادم فن

ڈاکٹر ابو اختر اشفاق احمد چودھری

یکم دسمبر 1998ء

فہرست

صفحہ نمبر

باب 1

جنسی بیماریاں (حصہ اول - مردانہ)

تعارف

(INTRODUCTION)

توالد و تناسل کے نظام (Reproductive System) کی بدولت تمام جانداروں میں افزائش نسل کا سلسلہ قائم و دائم ہے۔ یہ سلسلہ ابتدائے آفرینش سے ہی چلا آتا ہے۔ تمام حیوانات اور نباتات اپنی نسل آگے بڑھاتے رہتے ہیں۔ حیوانات اپنے جیسے حیوان اور نباتات اپنے جیسے نباتات پیدا کرتے ہیں۔ مثلاً "انسان' حیوانات' مچھلیاں' پرندے' کیڑے اور پودے وغیرہ' جو ایک "بچے" کی شکل میں زندگی شروع کرتے ہیں۔ پل پوس کر بڑے ہوتے ہیں اور ایک مقررہ عمر تک زندہ رہ کر پھر مر جاتے ہیں۔ ان میں سے ہر کوئی قدرت کے عالمگیر طریق کار کے مطابق اپنے مرنے سے پہلے اپنے پیچھے اپنے بچے چھوڑ جاتا ہے۔ تاکہ دنیا اجڑ کر نہ رہ جائے۔ نسل رانی اور بچوں کی پیدائش کے لئے قدرت نے تمام جانداروں کو نر اور مادہ بنایا ہے۔ نر اور مادہ کو جداگانہ اعضائے تناسل دیئے گئے ہیں جن کے باہمی اتصال اور اشتراک عمل سے بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ قاعدہ ادنیٰ جانوروں اور پودوں سے لے کر بڑے و اعلیٰ جانوروں بلکہ اشرف المخلوقات (انسان) تک کے لئے ہے۔ البتہ چند ایک صورتیں اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں مثلاً "بعض ادنیٰ حیوان امیا وغیرہ کی پیدائش بغیر نر کے جاری رہتی ہے یا بعض درختوں اور پودوں کی شنیاں یا قلمیں کاٹ کر زمین میں لگانے سے وہ پودا اگ آتا ہے۔

تحفظ نسل (SECUTIRY)

اعضائے توالد و تناسل کے علاوہ ہر جاندار کے اندر دو زبردست فطری جبلتیں

(Instincts) قدرت کی طرف سے ودیعت ہیں۔ ایک وہ "تحفظ ذات" جس کے ذریعے وہ زندگی کو خطرات اور ہلاکت سے بچانے کی خاطر سرتوڑ کوشش کرتا ہے اور دوسری جبلت "تحفظ نسل" ہے جس کے ذریعے اپنی موت کے بعد اپنی نسل کو باقی رکھنے کی آرزو اور جدوجہد کرتا ہے۔ اسی جبلت کے تحت وہ اپنے بچوں کی پیدائش، پرورش اور حفاظت کے لئے ہر دکھ درد اور صعوبت کو بڑی خوشی اور دلچسپی کے ساتھ برداشت کرتا ہے۔ انسان کی اپنی "ذات، زن اور زر" کے ساتھ محبت ان دونوں فطری جبلتوں کا ثمر ہے۔

تحدید نسل (LIMITATION)

تمام جانداروں (نباتات و حیوانات) میں افزائش نسل کی بے پناہ استعداد موجود ہے۔ تاہم یہ اپنی مقررہ حد سے تجاوز نہیں کرتی۔ ورنہ ہر نوع اپنی بے تحاشا قوت تناسل کی بدولت روئے زمین پر چھا کر دیگر تمام جنسوں کو ختم کر دیتی۔ مثلاً "ستارہ مچھلی تقریباً" ۲۰ کروڑ انڈے دیتی ہے۔ سامن دو کروڑ اسی لاکھ انڈے دیتی ہے اور دیمک رانی ایک برس میں تین کروڑ انڈے دیتی ہے۔ شہد کی ملکہ مکھی روزانہ سات آٹھ سو انڈے اور نوجوان شہزادی روزانہ تین چار ہزار انڈے دیتی ہے۔ نیز رانی چیونٹی اور راجکماریاں چلتی پھرتی انڈے دیتی رہتی ہیں۔ مزدور چیونٹیاں ان انڈوں کو اٹھا کر اپنے بلوں میں رکھتی رہتی ہیں۔ اگر یہ سب اپنی نسلوں کو بڑھاتی چلی جائیں تو تین چار پشتوں کے بعد تمام روئے زمین پر اپنا تسلط قائم کر لیں۔ میملز (پستانوں والے) بھی بہت بچے پیدا کر سکتے ہیں۔ مگر وہ ایسا نہیں کرتے مثلاً "ہاتھی ۳۰ سال کی عمر میں جوان ہوتا ہے اور ۹۰ سال تک بچے پیدا کر سکتا ہے مگر اس عرصہ میں بمشکل دو چار بچے ہی دیتی ہے۔ اسی طرح نباتات میں دریائی بوٹی کے ۵۴ ہزار، ہلیل کے ۱۳ ہزار، کھوہ کے ۱۰ ہزار بیج ہوتے ہیں۔ ایک پودے صوفیہ (Sisymbrium Sophia) کے ہر فرد میں کوئی ساڑھے سات لاکھ بیج ہوتے ہیں۔ اگر اس پودے کے صرف ایک فرد کو زمین پر پورے طور پر اگنے کا موقع مل جائے تو صرف تین سال کی مدت میں دنیا کا چپہ چپہ اس سے بھر جائے۔ حالانکہ کچھ کثیر بیجوں والے درخت ایسے بھی ہیں جو صدیوں سے زمانے کو کروٹیں بدلتے دیکھ رہے ہیں۔ مثلاً "امریکہ میں بعض صنوبر کے درخت ۳۶۰۰ برس سے زندہ ہیں۔ کوہ طور کے دامن کی خانقاہ میں وہ درخت [illegible] ہرا بھرا ہے جس پر سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خدا کے کلام کی آواز سنائی دی تھی۔ بھارت میں بڑ کا وہ درخت بھی زندہ ہے جس کے نیچے گوتم بدھ نے گیان حاصل کیا تھا۔

انسان میں بھی یہ قوتِ تناسل بے پایاں ہے۔ مباشرت کے دوران مرد سے جو منی انزال سے خارج ہوتی ہے۔ اس میں کروڑوں حیوانیات (منی کے کیڑے یا جرثومے Spermatozoa) موجود ہوتے ہیں۔ ان کروڑہا جرثوموں میں سے ہر ایک میں ایک فرد بننے کی پوری صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ بشرطیکہ اسے کسی عورت کے بیضے (انڈے) میں مدغم ہونے کا موقع مل جائے۔ ہر جرثومہ آبائی خصوصیات اور انفرادی اوصاف کے ایک بے مثل امتزاج کا حامل ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک نومولود لڑکی کے مبیض (خصیۃ الرحم Ovaries) میں قبل از پیدائش کوئی چار لاکھ بیضک (نا پختہ انڈے) تیار ہو جاتے ہیں۔ پیدائش کے بعد پھر نئے انڈے نہیں بنتے۔ جوانی میں ان میں سے ہر ماہ اکثر ۲۸ دن کے بعد صرف ایک انڈا پختہ ہو کر بالعموم حیض کے آغاز سے ۱۴ دن پہلے بر آمد ہوتا ہے اور زیادہ سے زیادہ ۲۴ گھنٹے تک مرد کے جرثومے کے لئے چشم براہ رہتا ہے۔ اگر یہ مل جائے تو بیضہ بار آور ہو جاتا ہے اور ایک نئے فرد کی ابتدا ہو جاتی ہے۔ بارہ سال کی عمر سے کوئی ۴۸ سال کی عمر تک ۳۶ برس کے عرصہ میں ایک عورت کے مبیض سے اوسطاً ۴۳۰ پختہ انڈے بر آمد ہوتے ہیں۔ جن میں کماحقہٗ بار آور ہونے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ ہر بیضہ جرثومہ کی طرح اوصاف و خصوصیات میں ایک جداگانہ امتزاج کا حامل ہوتا ہے۔ مباشرت کے بعد کروڑوں جرثومے بیضہ کی تلاش میں دوڑ پڑتے ہیں مگر یا تو وہاں بیضہ موجود نہیں ہوتا یا وہ بیضے تک پہنچ نہیں پاتے۔ یوں بیسیوں مباشرتیں بلکہ بعض جوڑوں کی عمر بھر کی مباشرتیں بے نتیجہ رہ جاتی ہیں۔ اور مرد کے اربوں جرثومے اور عورت کے سینکڑوں بیضے اکارت چلے جاتے ہیں۔ اور جب کسی مخصوص وقت میں کوئی جرثومہ بیضے سے مل جائے تو حمل قرار پا کر ایک نئے فرد کا آغاز ہو جاتا ہے یعنی باوجود زبردست قوتِ تناسل کے ایک شادی شدہ جوڑے کے عمر بھر میں اوسطاً چار پانچ بچوں سے زیادہ نہیں ہوتے۔ دنیا بھر میں سب سے زیادہ بچے ایک روسی کسان (۱۸۱۶ - ۱۸۷۲ء) کی بیوی فیوڈہ روسی لیٹ نے جنے تھے۔ اس کے ۶۹ بچے پیدا ہوئے۔ سولہ دفعہ دو دو، سات دفعہ تین تین اور چار دفعہ چار چار بچے مگر وہ شیر خوارگی میں چل بسے۔ دنیا میں بیک وقت آٹھ بچوں کو ایک عورت ماریہ ٹرلیہ نے ۱۰ مارچ ۱۹۶۷ء کو شہر میکسیکو میں جنا اور ان میں سے شاید ہی کوئی زندہ بچ سکا ہو۔ بچوں کا مجموعی وزن ۹ پونڈ ۱۰ اونس تھا۔ بنگلہ دیش کی ایک عورت نے ۹ بچے جنے مگر وہ سب مر گئے۔ الغرض بے پناہ قوتِ تناسل کے باوجود مرد و عورت کے ایک جوڑے میں بہت کم اولاد آگے چلتی ہے۔

قدرتی طور پر جو چیز جتنی زیادہ استعمال میں رہے اتنا ہی اس میں اضافہ ہوتا ہے۔ اگر اس کا

استعمال کم ہو جائے تو وہ چیز بھی کم ہو جاتی ہے (زکوٰۃ' خیرات اور قربانی کا یہی فلسفہ ہے) چنانچہ قدرتی طور پر انہی جانداروں کی نسل زیادہ بڑھتی ہے جو دوسروں کا "تر نوالہ" بنتے ہیں یا ان کی زندگیوں کو ہلاکت کا خطرہ درپیش ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر سمندری جانوروں اور مچھلیوں کے لاکھوں کروڑوں انڈے بچے ایک دوسرے کی خوراک بن جاتے ہیں۔ لہٰذا ان کی بہتات ہے۔ بھیڑ بکری ایک دو بچے ہی دیتی ہے۔ اور لاکھوں کی تعداد میں ہر روز ذبح ہوتی ہیں پھر بھی ان کے بڑے بڑے ریوڑ موجود رہتے ہیں جبکہ بلی ۴ تا ۶ بچے دیتی ہے اور کتیا ۸ تا ۱۲ بچے جنتی ہے اور ان کا استعمال حرام ہونے کے باوجود بلی کتے وغیرہ اکا دکا ہی دکھائی دیتے ہیں۔ اسی طرح پہلے گھوڑے کا استعمال سفر' بار برداری اور جنگ میں بہت ہوتا تھا اور اس سے اصطبل بھرے رہتے تھے مگر فی زمانہ اس کے متروک استعمال کے سبب اس کی نسل کم سے کم تر ہوتی جا رہی ہے۔ اگر شہروں میں تانگے ختم کر دیئے جائیں تو جلد ہی اس کا وجود عنقا ہو جائے گا۔

انسانی نسل کو بھی اب بہت سے خطرات درپیش ہیں کیونکہ موسمی تبدیلیوں کے سبب سیلاب اور زلزلے نیز حادثات' مہلک جنگی ہتھیار اور ایٹم بم وغیرہ انسانی نسل کے سر پر ایک شدید خطرہ بن کر منڈلاتے رہتے ہیں۔ چنانچہ پہلے دور کی نسبت اب انسانی نسل بھی روز افزوں بڑھ رہی ہے۔

صنفی علیحدگی (SEXUAL SEPARATION)

تمام جانداروں کے نر کے جرثومے (حیوان منویہ) اور مادہ کے بیضے کے مرکزی حصے (مرکزہ) میں حیاتی مادہ کے مالا کی شکل کے "کروموسومز" ہوتے ہیں۔ کروموسوم میں منکوں کی شکل کے دانے سے ہوتے ہیں۔ جن کو جین (Gene) کہتے ہیں۔ انہی جینوں (Genes) پر ہماری آئندہ نسل (اولاد) کی عمارت استوار ہوتی ہے۔ کروموسومز کی تعداد ہر گروہ میں مختلف ہوتی ہے۔ مثلاً" گھوڑے میں کروموسومز کی تعداد ۱۲۰ ہوتی ہے۔ یعنی ۶۰ جوڑے (۶۰ نر کی طرف سے اور ۶۰ مادہ کی طرف سے) بندر میں ۴۸' بلی میں ۳۰' کتے میں ۷۸ اور کینچوے میں ۳۲ کروموسومز یا ان کے نصف جوڑے۔ اسی طرح آلو میں ۲۴ جوڑے' مٹر میں ۱۶ جوڑے کروموسومز ہوتے ہیں۔ اکثر پودے جنسی لحاظ سے الگ نہیں ہوتے۔ ایک ہی پودا نر اور مادہ گیمیٹ (Gamete) پیدا کرتا ہے۔ گیمیٹ وہ خلیہ (جرثومہ یا بیضہ) ہے جن کے باہم ملنے سے زائیگوٹ (Zygote) بنتا ہے۔ مرد کا

گیمیٹ جرثومہ ہے اور عورت کا بیضہ۔جن پودوں میں جنس الگ ہوتی ہے۔ان کے نر مادہ کروموسومز میں فرق ہوتا ہے۔

انسان میں کل ۴۶ کروموسومز (۲۳جوڑے) ہیں۔ان ۲۳ جوڑوں میں سے صرف ایک جوڑا جنسی ہوتا ہے۔باقی ۲۲ جوڑے جسم کے مختلف اعضا تشکیل دیتے ہیں۔اور انسان کی بیماریاں ان کروموسومز میں خرابی کے باعث پیدا ہوتی ہیں۔

کسی جاندار شے کی نشوونما ان میں نارمل کروموسوم کے جوڑوں پر مبنی ہے۔اگر نارمل (مناسب)جوڑوں میں ایک کروموسوم کی بھی کمی یا بیشی ہو جائے تو نشوونما نہ ہوگی اور اگر کسی کروموسوم کا چھوٹا سا حصہ غائب ہو جائے تو نشوونما ناقص ہوتی ہے یا ہونے والا بچہ مرجاتا ہے۔قدرتی طور پر غیر مناسب یا غیر مساوی کروموسومز کے باعث ایک نوع (Species) کا کوئی فرد کسی دوسری نوع کے فرد سے مل کر بچہ پیدا نہیں کر سکتا۔ مثلاً کوئی مرد جانوروں سے بدفعلی (Zooerastia) کرے تو بچہ پیدا نہیں ہوتا۔چنانچہ بعض مغربی عیاش عورتیں جانور رکھتی ہیں۔مسز عبدالقادر نے اپنی کتاب "وادیِ قاف" میں جس "ریچھ کے بچے" کا ذکر کیا ہے۔وہ غالباً افسانہ ہی ہے۔بعض دو نسلیں قدرتی طور پر باہم ملاپ کر ہی نہیں سکتیں۔جس سے ان کی نسل ہمیشہ خالص رہتی ہے۔مثال کے طور پر مور اپنی مورنی کو موہ لینے کے لئے رقص کرتا ہے۔وہ رقص کے وقت اپنی شاندار اور خوش رنگ دُم کو ایک بڑے پنکھے کی مانند پھیلا کر ایک دلکش سماں پیش کرتا ہے۔جس سے مورنی کے جنسی ہارمونز کی فعلیت برانگیختہ ہوتی ہے اور اس کے مبیض سے بیضہ ٹپک پڑتا ہے جس سے وہ مور کے ساتھ ملاپ کے لئے آمادہ ہو جاتی ہے۔لہٰذا کسی دوسری نسل کا جانور جو اس کے سامنے مور جیسا رقص پیش نہ کر سکے'اس کے ساتھ ملاپ ہی نہیں کر سکتا۔ایسا ہی جنسی طرزِ عمل بعض دوسرے جانوروں کا ہے۔ مثلاً "لائر (Lyre) آسٹریلیا کا ایک نہایت خوش رنگ اور نقال پرندہ ہے۔وہ ہر قسم کی آواز کی بخوبی نقل کر سکتا ہے۔یہ پرندہ بھی اپنی مادہ کے سامنے رقص کرتا ہے۔برسات میں نر مینڈک خوب زور زور سے ٹرٹراتے ہیں اور مادہ مینڈکوں کو سہانے و پیدائشی موسم کی آمد کی خوش خبری سناتے ہیں۔جس سے مادہ مینڈکوں کو جنسی ملاپ کی ترغیب ہوتی ہے اور وہ نروں کے پاس پہنچنے لگتی ہیں۔نر مادہ کی پشت پر سوار ہو کر لپٹ جاتا ہے اور مادہ کے پیٹ کو دبا دبا کر انڈے خارج کرنے پر مجبور کرتا ہے۔جب وہ انڈے دے دیتی ہے تو اپنا مادہ منویہ ان پر چھڑک دیتا ہے۔جس سے انڈے بار آور ہو جاتے ہیں۔

البتہ کبھی کبھی جانوروں' پھلوں' اناجوں کی دو مختلف نسلوں کو مناسب حالات کے تحت مصنوعی طور پر ملاپ کرا دیا جائے تو ایک نئی نسل وجود میں آ جاتی ہے جو اپنے ماں باپ سے مختلف ہوتی ہے یا ان میں اپنے ماں باپ کی بعض خصوصیات ہوتی ہیں۔ ان کو دوغلے (Hybrid) یا مخلوط النسل کہتے ہیں۔ یہ دوغلے مرتے نہیں مگر پروان چڑھ کر بانجھ (Strile) ہو جاتے ہیں مثلاً" جب نا طبعی طور پر مصنوعی طریقے سے گھوڑے کا گدھی سے یا گدھے کا گھوڑی سے ملاپ کرا دیا جائے تو اس سے خچر (Mule) پیدا ہوتی ہے جو پروان چڑھ کر گھوڑے اور گدھے دونوں سے زیادہ توانا اور سخت جان ہوتی ہے۔ گھوڑے کی ہمت اور جوش اور گدھے کا استقلال و تحمل اس میں موجود ہوتا ہے مگر یہ بانجھ ہوتی ہے۔ خواہ کتنے ہی بہترین گھوڑے یا گدھے اس سے ملاپ کریں۔ اس کے بچے پیدا نہیں ہوتے یعنی اس کی نسل آگے نہیں چلتی۔ یہ ہمیشہ گھوڑے اور گدھے کے باہمی ملاپ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔

افزائشِ نسل (REPRODUCTION)

انسان کے سوا حیوانات میں توالد و تناسل کے خاص خاص موسم ہوتے ہیں۔ ان موسموں میں حیوانات میں بچے پیدا کرنے کی اُمنگ اور تحریک پیدا ہو جاتی ہے اور وہ اپنے "جیون ساتھی" (Mate) کو مختلف حرکات اور اداؤں سے ملاپ کی ترغیب دینے لگتے ہیں۔ اس ملاعبتی کردار یعنی جنسی کھیل (Courtship) کے بعد افزائشِ نسل اور اپنے بچوں کی حفاظت و پرورش کے لئے انتظامات کے طور پر گھر و گھونسلہ بناتے' غذا فراہم کرتے' انڈے سیتے اور انڈے و بچوں کی حفاظت وغیرہ کرتے ہیں۔ ان کے اس طرز عمل کا حال پریوں کی کہانیوں سے بھی زیادہ دل آویز اور دلچسپ ہے۔ حیوانات کے علاوہ نباتات بھی اپنی نسل بڑھاتے ہیں۔

نباتات میں پودوں کا جسم 'جڑ' تنا' شاخوں اور پھولوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ ان میں جڑ' تنا' شاخیں اور پتے عملِ تولید میں براہ راست بہت کم حصہ لیتے ہیں۔ البتہ پھولوں کا تعلق عملِ تولید سے بہت زیادہ ہے۔ پھول نہ صرف ہمارے بہت کام آتے اور خوشنما لگتے ہیں بلکہ یہ پودے کے اعضائے تناسل بھی ہوتے ہیں۔ جن کے ذریعے پودوں کی افزائشِ نسل ہوتی ہے۔ پھول نر ہوتے ہیں یا مادہ' اور بعض پھول نر اور مادہ دونوں یعنی مخلوط ہوتے ہیں۔ مخلوط پھول ہی مکمل پھول ہوتا ہے مثلاً" کھجور' پپیتہ' سفیدہ' لیلیٰ مجنوں' بید مجنوں وغیرہ کے نر اور مادہ درخت الگ الگ ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کے ہر درخت میں پھول نر ہوتے ہیں یا مادہ۔ کیلا' خربوزہ' کھیرا' تر' مکئی وغیرہ کے ایک ہی

پودے پر دونوں نر اور مادہ پھول جُدا جُدا ہوتے ہیں۔ سرسوں کپاس' تمباکو پر پھول مخلوط یعنی نر و مادہ اکٹھے ہوتے ہیں۔

پرندے' کیڑے' جانور' مچھلیاں وغیرہ عموماً" نر اور مادہ الگ الگ ہوتے ہیں۔ ماسوا چند ایک کے جو مخلوط ہوتے ہیں مثلاً" کیچوے (Earth - Worm)۔ ان سب میں افزائش نسل کے خاص خاص موسم ہوتے ہیں جن میں وہ اپنی نسل بڑھاتے ہیں۔

انسان اور جانور افزائش نسل کے سلسلے میں دو باتوں میں باہم مختلف ہیں۔ (i) ایک تو یہ کہ انسانوں میں اپنے بچوں کے ساتھ والدین کی دلچسپی عمر بھر قائم رہتی ہے مگر جانور اپنے بچوں کی خبرگیری حفاظت اور خوراک دینے میں صرف اس وقت تک دلچسپی رکھتے ہیں جب تک ان کے بچے چھوٹے ہوتے ہیں اور اپنی حفاظت خود نہیں کر سکتے۔ پھر جب وہ بڑے ہو جاتے ہیں اور اپنی حفاظت اور خوراک حاصل کرنے کے خود قابل ہو جاتے ہیں تو ماں باپ کو ان کے ساتھ کوئی سروکار نہیں ہوتی۔ (ii) دوسرا یہ کہ جانوروں میں نر اور مادہ کا تعلق محض عارضی اور موسمی ہوتا ہے۔ جو موسم کے گزر جانے کے بعد ختم ہو جاتا ہے۔ مگر انسانوں میں عورت مرد ایک دوسرے کے عمر بھر کے ساتھی ہوتے ہیں۔ ان کا باہمی رشتۂ رفاقت نکاح یا شادی کے قانون کے ذریعے مستحکم اور مضبوط ہو کر مدت العمر قائم رہتا ہے۔ بلکہ دونوں شوہر اور بیوی میں باہمی محبت' خدمت اور تعاون کا جذبہ بھی کارفرما ہوتا ہے۔ مرد کے ذمہ افزائشِ نسل کے لئے تین بڑے افعال ہیں۔ (i) منی کے کیڑے بنانا۔ (ii) مردانہ مباشرت کے فعل کو سرانجام دینا۔ اور (iii) مختلف ہارمونز کے ذریعے افزائش نسل کے افعال کو منظم کرنا۔

۱۔ منی کے کیڑے (جرثومے) بننا (SPERMATOGENESIS)

تشکیل منی کا عمل تمام منی کی ننھی ننھی نالیوں (Seminiferous Tubules) میں سر انجام پاتا ہے۔ یہ عالم شباب میں فعال جنسی زندگی کے دوران جو اوسطاً" ۱۳ سال کی عمر سے شروع ہوتی ہے' میں واقع ہوتا ہے اور تشکیل منی کا عمل غدہ نخامیہ کے اگلے حصہ سے تراوش پانے والے جنسی ہارمونز کی تحریک کے نتیجے میں مکمل ہوتا ہے۔ یہ عمل مرد کی باقی ساری عمر (۱۳ سال کے بعد) جاری رہتا ہے۔ منی کی ننھی نالیوں میں بننے کے بعد جرثومے اغدیدس (Epididymis) کے ۶ میٹر لمبے راستے میں سے گزرنے کے لئے بہت سے دن لگاتے ہیں۔ اور یہ جرثومے بالکل بے حرکت یا مردہ ہوتے

ہیں کہ عورت کے بیضے (Ovum) کو بار آور (Fertilize) نہیں کر سکتے۔ البتہ اغدیدس میں ۱۸تا ۲۴ گھنٹے رہنے کے بعد ان میں حرکت کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے اور یہ رحم میں جاکر بار آوری بھی کر سکتے ہیں۔

ایک نوجوان مرد کے دونوں خصیے روزانہ تقریباً" ایک ارب ۲۰ کروڑ جرثومے تیار کرتے ہیں۔ ان کی تھوڑی سی تعداد اغدیدس میں جمع ہو جاتی ہے۔ مگر زیادہ تر تعداد منی بردار نالی (Vas Deferens) اور اس کے فراخہ (Ampulla) میں ذخیرہ ہو جاتی ہے۔ اور خصیوں کی تولیدی نالیوں (Genital Ducts) میں کم از کم ایک ماہ تک اپنی بار آوری کو قائم رکھتے ہوئے ذخیرہ رہتی ہے۔ منی کے جرثومے تولیدی نالیوں میں توکئی ہفتے زندہ رہ سکتے ہیں مگر عورت کے اندر جا کر یہ صرف ایک یا دو دن زندہ رہ سکتے ہیں۔

۲۔ مباشرت (COITION/SEXUAL ACT)

اس کا مفصل ذکر آگے دو باب "شادی و مباشرت" میں کیا گیا ہے۔

۳۔ مردانہ جنسی ہارمونز (Male Sexual Harmones)

ٹیسٹو سٹیرون ہارمون: خصیوں میں بہت سے مردانہ جنسی ہارمونز تراوش پاتے ہیں جن کو مجموعی طور پر انڈروجنز (Androgens) کہا جاتا ہے جن میں ٹیسٹو سٹیرون (Testosterone) ڈی ہائیڈرو ٹیسٹو سٹیرون (Dehydro-Testosterone) انڈرو سٹیڈین (Andro-Stenedione) شامل ہیں مگر ٹیسٹو سٹیرون دوسروں کی نسبت اس قدر زیادہ ہوتا ہے کہ اس کو ہی خصیوں کا اہم ہارمون سمجھا جاتا ہے۔ اگرچہ بہت سا ٹیسٹو سٹیرون ہدف بافتوں (Target Tissue) میں زیادہ فعال ہارمون ڈی ہائیڈرو ٹیسٹو سٹیرون میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ ٹیسٹو سٹیرون لیڈگ کے خلالی (انٹرسٹیشنل) خلیات میں بنتا ہے۔ بچپن کی عمر میں لیڈگ خلیات خصیوں میں نہیں ہوتے جب خصیے ٹیسٹو سٹیرون کی تراوش نہیں کرتے۔ مگر یہ ہارمون نوزائیدہ لڑکے میں' نیز بلوغت کے بعد عالم شباب میں ہر وقت بہت زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ ان دونوں اوقات یا عمروں میں خصیے بہت بڑی تعداد میں ٹیسٹو سٹیرون بناتے ہیں۔ علاوہ ازیں جب لیڈگ کے خلالی خلیات میں رسولیاں پیدا ہو جائیں تو ٹیسٹو سٹیرون بہت زیادہ مقدار میں پیدا ہوتا ہے۔ [illegible]

بات یہ ہے کہ جب ایکسرے کے علاج سے یا سخت گرمی کے سبب خصیوں کی جراثیمی تہہ (Germinal Epithalium) تباہ ہو جاتی ہے۔ تو لیڈگ خلیات جو زیادہ برباد نہیں ہوتے' ٹیسٹو سٹیرون ہارمون پیدا کرتے رہتے ہیں۔

انڈروجنز ہارمونز : انڈروجن کا مطلب کوئی سٹرائیڈ ہارمون (Steroid Harmon) ہے جو بشمول ٹیسٹو سٹیرون تذکیری اثرات (Masculinzing Effects) رکھتے ہوں مگر اس میں مردانہ جنسی ہارمونز بھی شامل ہوتے ہیں۔ جو خصیوں کے علاوہ جسم میں کسی اور جگہ پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً" کلاہ گردہ کے غدد (Adrenal Glands) کم از کم پانچ مختلف انڈروجنز پیدا کرتے ہیں۔ اگرچہ ان تمام کا کل تذکیری فعل نارمل طور پر اتنا کم اور خفیف ہوتا ہے کہ وہ کوئی اہم مردانہ خصوصیات' عورتوں میں بھی پیدا نہیں کر سکتے' سوائے اس کے ... زیر ناف پیڑو پر اور بغلوں میں بال پیدا کرتے ہیں۔ لیکن جب کلاہ گردہ کے انڈروجن پیدا کرنے والے خلیات کی کلاہ گردہ کی رسولی پیدا ہو جاتی ہے تو پھر انڈروجنک ہارمونز بہت زیادہ ہو جاتے ہیں۔ جن کے سبب تمام حسب معمول ثانوی مردانہ جنسی خصوصیات واقع ہوتی ہیں۔

کبھی کبھار جنینی بقیہ خلیات (Embroyonic Rest Cells) عورت کے خصیتہ الرحم میں رسولی کی شکل اختیار کر لیتے ہیں جو عورت میں انڈروجنز کی کثیر مقدار پیدا کر دیتی ہے۔ ایک ایسی ہی رسولی (Arrhenoblastoma) ہے۔ ایک نارمل خصیتہ الرحم میں انڈروجنز کو خفیف سی مقدار میں پیدا کرتا ہے مگر یہ اہم نہیں ہوتے۔

مرد میں ایسٹروجن ہارمونز : مردوں میں ٹیسٹو سٹیرون کے علاوہ ایسٹروجنز بھی تھوڑی سی مقدار میں پیدا ہوتے ہیں۔ (تقریباً" غیر حاملہ عورت کے ایسٹروجنز کی مقدار کے پانچویں حصے کے برابر) اور ان کی کافی مقدار آدمی کے پیشاب سے بھی حاصل ہوتی ہے۔ مرد میں ایسٹروجنز کا صحیح ذریعہ ابھی نامعلوم ہے۔ مگر مندرجہ ذیل ذرائع معلوم ہیں۔ (i) منی کی چھوٹی نالیوں (Seminiferous Tubules) کی رطوبت میں ایسٹروجنز بہت زیادہ جمع ہوتا ہے جو غالباً" تشکیلِ جرثومہ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ (ii) جسم کی دیگر بافتوں خصوصاً" جگر میں ٹیسٹو سٹیرون اور انڈروجینی ڈائل سے ایسٹروجنز بنتے ہیں جو تمام ایسٹروجن کی پیداوار کا ۸۰ فیصد ہوتا ہے۔

ٹیسٹو سٹیرون کے افعال : عام طور پر ٹیسٹو سٹیرون مرد کے جسم کی امتیازی

خصوصیات کو اجاگر کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہے بلکہ جنین زندگی (شکم مادر میں) کے دوران اول (مشیمہ۔ Placenta) کے (Chorionic Gonadotropin) ہارمون کے ذریعے خصیے متحرک ہوتے ہیں۔ جو جنین کی نشو نما کا تمام عرصہ اور پھر پیدائش کے بعد ۱۰ ہفتے یا اس سے زیادہ عرصہ تک ٹیسٹو سٹیرون کی معتدل مقدار پیدا کرتے رہتے ہیں۔ پھر اس کے بعد بچپن کے زمانے میں ٹیسٹو سٹیرون لازماً" پیدا نہیں ہوتا حتیٰ کہ بچہ ۱۰ تا ۱۳ سال کی عمر کا ہو جاتا ہے۔ پھر عنفوان شباب پر غدہ نخامیہ کے اگلے حصے کے جنسی ہارمونز کی تحریک سے ٹیسٹو سٹیرون کی پیداوار تیزی سے بڑھ جاتی ہے اور زیادہ تر باقی زندگی بھر پیداوار جاری رہتی ہے جو ۵۰ سال کی عمر کے بعد تیزی سے گھٹتے گھٹتے بہت کم ہو جاتی ہے اور ۸۰ سال کی عمر پر عروج والی مقدار (Peak Value) کا ۲۰ تا ۵۰ فیصد رہ جاتی ہے۔

ٹیسٹو سٹیرون کے جنین کی نشو نما کے دوران افعال: جنین کے خصیے تقریباً" ساتویں ہفتے ٹیسٹو سٹیرون پوری سرگرمی سے بنانے لگتے ہیں۔ دراصل زنانہ و مردانہ جنسی کروموسومز کے درمیان بڑے افعالی اختلافات میں سے ایک یہ ہے کہ مردانہ کروموسوم ٹیسٹو سٹیرون بنانے کے لئے نئی نشو نما پانے والی جنسی اعضاء کی منڈیر بناتا ہے جبکہ زنانہ کروموسوم یہ منڈیر ایسٹروجنز کو تراوش پانے کا باعث ہوتا ہے۔ اگر حاملہ مادہ جانوروں کو ان کے نر کے جنسی ہارمون کا بڑی مقدار میں ٹیکہ لگا دیا جائے تو اس مادہ جانور میں' خواہ وہ شکم مادر میں جنین ہی ہو' تو اس میں نر کے اعضائے تناسل پیدا ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا ٹیسٹو سٹیرون جس نے پہلے اعضائے تناسل کی منڈیروں سے تراوش پائی ہو اور پھر بعد میں خصیوں میں تیار ہوا ہو۔ مردانہ جسمانی خصوصیات پیدا کرنے کا ذمہ دار ہے' جن میں بظر اور مہبل بننے کی بجائے' عضو تناسل اور فوطہ بن جاتے ہیں نیز اس کے علاوہ غدہ مذی (پراسٹیٹ گلینڈ) کیسۃ المنی (Seminal Vesicles) اور مردانہ اعضائے تناسل کی نالیاں (Ducts) بن جاتی ہیں۔ جب کہ اس وقت زنانہ اعضائے تناسل کی تشکیل دب جاتی ہے اور زنانہ اعضاء نہیں بنتے۔

نزول خصیہ پر اثرات:

عموماً" جنین لڑکے کے خصیے حمل کے آخری دو ماہ کے دوران فوطے میں اُتر آتے ہیں۔ جب خصیے کافی مقدار میں ٹیسٹو سٹیرون بنا رہے ہوتے ہیں۔ اگر کوئی لڑکا پیدا ہو جس کے خصیے تو نہ اترے ہوں مگر باقی ہر طرح سے خصیے نارمل ہوں۔ تو ٹیسٹو سٹیرون ہارمون کو بطور

دوا کے کھلانے سے اس کے جنین فوطہ میں حسبِ معمول طریقہ سے اتر سکتے ہیں اور خصیوں کو گزارنے کے لئے کنج ران کی نالیاں (Canals) کافی بڑی ہوں گی۔ مولد الفی (گوناڈوٹراپک) ہارمونز کی خوراک بطور دوا دینے کے جو ٹیسٹو سٹیرون پیدا کرنے کے لئے خصیوں کے لیڈگ خلیات کو تحریک دیتے ہیں ابھی خصیوں کو فوطہ میں اتار سکتی ہے۔ پس ٹیسٹو سٹیرون ہارمون خصیوں کو فوطہ میں اتارنے کا محرک ہے۔ نیز جنینی زندگی میں مردانہ جنسی نشوونما کے لئے ٹیسٹو سٹیرون ایک اہم ہارمون ہے۔

بلوغت اور ٹیسٹو سٹیرون کے اثرات:

عنفوان شباب کے بعد ٹیسٹو سٹیرون ہارمون کی تراوش دوبارہ شروع ہو جاتی ہے۔ اور اس کے باعث ۲۰ سال کی عمر سے قبل عضوِ تناسل' فوطہ اور خصیے سب کے سب تقریباً" ۸ گنا زیادہ بڑھ جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں ٹیسٹو سٹیرون مردانہ ثانوی جنسی خصوصیات کو آغازِ جوانی سے اختتامِ پختگی تک بیک وقت پیدا کرنے کا سبب بنتا ہے۔ یہ ثانوی جنسی خصوصیات جو اعضائے جنسی کے علاوہ مرد کو عورت سے متمیز کرتی ہیں' یہ ہیں۔

ا۔ جسمانی بال: ٹیسٹو سٹیرون ہارمون کے باعث بال (۱) زیرِ ناف پیڑو پر (۲) خط ابیض (Linea Alba) کے ساتھ اوپر کی طرف' کبھی ناف تک اور اوپر (۳) چہرے پر (۴) عموماً" چھاتی پر اور (۵) کبھی جسم کے دیگر حصوں پر مثلاً" پشت پر اگ آتے ہیں۔ اس ہارمون سے جسم کے بہت سے حصے بالوں سے بہت زیادہ بھر جاتے ہیں۔

۲۔ گنجاپن: ٹیسٹو سٹیرون سر کی چوٹی پر سے بالوں کی پیدائش کو کم کر دیتا ہے جس آدمی کے خصیے فعلی (فنکشنل) نہ ہوں وہ گنجا نہیں ہوتا۔ تاہم بہت سے قوت ور قوتِ مردانگی والے مرد (Virile Men) کبھی گنجے نہیں ہوتے' کیونکہ گنجاپن کے دو عناصر (Factor) ہیں۔ (۱) تخلیقی پس منظر (Genetic Background) جو گنجاپن پیدا کرنے کے لئے ہے اور (۲) انڈروجن ہارمونز کی بڑی بڑی مقداریں۔ ایک عورت جس کا تخلیقی پس منظر موزوں اور مناسب ہو اور جس میں طویل عرصہ سے انڈروجینک رسولی موجود ہو اسی طرح گنجی ہو جاتی ہے' جس طرح مرد ہوتا ہے۔

۳۔ آواز پر اثر: خصیوں سے تراوش پانے والے ہارمون ٹیسٹو سٹیرون کے

سبب یا جسم میں ٹیسٹو سٹیرون کا ٹیکہ کرنے سے حنجرہ کی جھلی موٹی ہو جاتی ہے اور حنجرہ بڑھ جاتا ہے جس سے آواز بگڑ جاتی ہے اور بولتے وقت حلق سے چڑچڑاہٹ والی آواز (Crackling Voice) نکلتی ہے جو بتدریج بدلتے بدلتے مردکی مخصوص گہری بھاری آواز میں بدل جاتی ہے۔

۴۔ جلد پر اثر: ٹیسٹو سٹیرون ہارمون سارے جسم کی جلد کی موٹائی کو زیادہ کر دیتا ہے اور زیر جلد بافتوں (Tissues) کی ناہمواری اور کھردرے پن میں اضافہ کر دیتا ہے۔ ٹیسٹو سٹیرون چربی کے کچھ یا سب غدوددوں کی تراوش کی شرح کو بڑھا دیتا ہے۔ خصوصاً" چہرے کے چربی کے غدد کی تراوش میں زیادہ بہت اہم ہے کیونکہ ان غدد کی رطوبت زیادہ پیدا ہونے سے کیل و مہاسے نکل آتے ہیں۔ لہٰذا کیل مہاسے جوانی کی ایک عام ترین نشانی ہوا کرتی ہے جب پہلے پہل مرد کا جسم ٹیسٹو سٹیرون کی زیادتی کا شکار ہوتا ہے پھر کئی سال بعد جلد ٹیسٹو سٹیرون ہارمون کو کسی نہ کسی طرح قبول کر لیتی ہے یعنی اپنے آپ کو اس کے مطابق ڈھال لیتی ہے اور یوں کیل مہاسوں پر غالب آجاتی ہے۔

۵۔ عضلاتی نشوونما پر اثر: مردانہ خصوصیات میں ایک اہم ترین جوانی یا بلوغت ہے جس کے بعد عضلاتی نظام کی نشوونما میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ تقریباً" ۵۰ فیصد عضلاتی قوت مرد میں عورتوں کے مقابلے میں زیادہ ہوتی ہے۔ یہ دیگر اعضاء میں پروٹین کی زیادتی کے ساتھ ہوتا ہے۔ جلد میں بہت سی تبدیلیاں بھی جلد میں پروٹین کے جمع ہونے کی وجہ سے رونما ہوتی ہیں اور آواز میں تبدیلیاں بھی غالباً" ٹیسٹو سٹیرون کے پروٹین کے جذب نہ ہونے کے نتیجے میں واقع ہوتی ہیں۔

جسم کے عضلات پر ٹیسٹو سٹیرون کے وافر اثر کے سبب کھلاڑی (Athelete) بکثرت عضلات کو استعمال کرتے ہیں یہ مشق (پریکٹس) کثرت ٹیسٹو سٹیرون کے طویل عرصہ تک مضر اثرات کی وجہ سے شدید فرسودگی پیدا کر دیتی ہے۔ ٹیسٹو سٹیرون کو بڑھاپے کی عمر میں بھی از سر نو جوان بنانے کے لئے یعنی عضلاتی قوت اور مضبوطی کو بہتر بنانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

۶۔ ہڈیوں کی نشوونما پر اثر: بلوغت کے بعد یا ٹیسٹو سٹیرون کے طویل عرصہ سے ٹیکے لگنے کے بعد ہڈیاں خاصی موٹی ہو جاتی ہیں۔ اور خاصی مقدار میں مزید چونے کے نمکیات (کیلشیم سالٹس) بھی جمع ہو جاتے ہیں۔ اس طرح ٹیسٹو سٹیرون ہڈیوں کے قالب (Martix) کی ساری مقدار میں اضافہ کر دیتا ہے اور یہ کیلشیم کو بھی روک دیتا ہے۔ ٹیسٹو سٹیرون کا پیڑو پر مخصوص اثر ہوتا ہے۔ (i) یہ پیڑو کے سوراخ کو تنگ کر دیتا ہے۔ (ii) اس کو لمبا کر دیتا ہے۔ (iii) زنانہ پیڑو کی شکل کو بیضوی بنانے کی بجائے اس کی شکل کو قیف نما (Funnal Like) بنا دیتا ہے اور (iv) سارے پیڑو میں

طاقت اور مضبوطی میں بہت زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے تاکہ یہ بوجھ برداشت کر سکے۔

ٹیسٹو سٹیرون کی غیر موجودگی میں مردانہ پیڑو کی نشو ونما عورت کے پیڑو کے بالکل مشابہہ ہو جاتی ہے۔ ٹیسٹو سٹیرون کی ہڈیوں میں مضبوطی اور سائز میں اضافے کی صلاحیت کے سبب ٹیسٹو سٹیرون ہارمون کو اکثر بوڑھے لوگوں کی ہڈیوں میں سوراخ ہونے (Osteaporosis) کے مرض میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

عالم شباب میں مرد کی جنسی زندگی اور مردانہ سنِ یاس

(Male Adult Sexual Life & Male Climacteric)

جوانی آنے یعنی سن بلوغت (Puberty) کے بعد باقی زندگی بھر کے لئے مرد غدہ نخامیہ سے مولد الفی راحین (گوناڈو ٹراپک ہارمونز) پیدا ہوتے ہیں اور مرد میں منی یعنی تشکیلِ جرثومہ کا عمل (Spermatogenesis) عموماً موت آنے تک جاری رہتا ہے۔ البتہ بہت سے مرد اپنی ۴۰ یا ۵۰ سال کی عمر کے بعد پھر آہستہ آہستہ جنسی افعال (مباشرت) میں کمی کر دیتے ہیں۔ ایک مطالعہ سے معلوم ہوا ہے کہ مرد میں جنسی تعلقات ختم ہونے کی اوسط عمر ۶۸ سال ہے۔ اگر چہ اس میں بہت فرق پایا گیا تاہم جنسی فعل (مباشرت) میں یہ کمی ٹیسٹو سٹیرون ہارمون میں کمی کے سبب ہے جیسا کہ گراف میں دکھایا گیا ہے۔

Approximate rates of testosterone secretion at different ages.
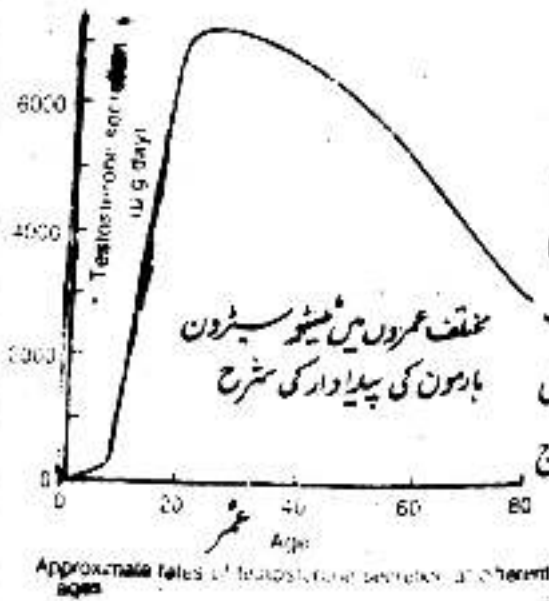
مرد میں اس جنسی فعل میں کمی کو "مردانہ سنِ یاس" (Male-Climacteric) کہا جاتا ہے۔ کبھی مردانہ سنِ یاس کے ساتھ عورتوں کے سنِ یاس جیسی علامات گرمی کی لہریں، تمتماہٹ (Hot Flushes) دم گھٹنا، گھبراہٹ اور ذہنی خرابیاں واقع ہو جاتی ہیں۔ یہ علامات مناسب علاج سے دُور کر دی جاتی ہیں۔

☆ ☆ ☆

باب 2

مردانہ جنسی اعضاء۔ اعضائے تناسل مردانہ

(Male Genitals/Male Reproductive Organs)

مردانہ جنسی اعضاء یہ ہیں۔

(۱) خصیے ۔ ۲عدد (۲) مجریٰ منی۔ ۲عدد (۳) خزائن منی۔ ۲عدد
(۴) غدودوی۔ ۲عدد (۵) ذکر۔ ۱عدد (۶) غدہ مذی۔ ۱عدد

۱۔ خصیے (TESTICLES / TESTES)

یہ دو بیضوی شکل کی گلٹیاں ہیں جو منی کی ڈوری "حبل المنی" (Spermatic Cord) کے ذریعے فوطہ کی تھیلی (Scrotum) میں لٹکی رہتی ہیں۔ ان میں منی کے کیڑے (نطفہ Sperm) بنتے ہیں اور مردانہ جنسی ہارمون ٹیسٹو سٹیرون پیدا ہوتا ہے۔ شکم مادر میں جنین بچے (Fetus) کی ابتدائی نشوونما کے دوران بچے (لڑکے اور لڑکی) کے خصیے کافی اوپر بچے کے پیٹ کے اندر گردوں کے نیچے واقع ہوتے ہیں۔ پھر رفتہ رفتہ نیچے اترتے رہتے ہیں حتیٰ کہ لڑکی کے خصیۃ الرحم تو پیدائش کے وقت پیڑو میں آکر ٹھہر جاتے ہیں اور لڑکے کے خصیے پیدائش سے سات آٹھ ہفتے قبل چڈوں کے سوراخوں (کنج ران کی نالی Inguinal Canals) میں سے گزر کر فوطہ میں اتر آتے ہیں۔ کبھی کبھی یہ پیدائش کے بعد بھی ایک یا دونوں خصیے لڑکے کے پیٹ کے اندر ہی رہ جاتے ہیں یا چڈوں کے سوراخ کے قریب آکر رک جاتے ہیں اور پوری طرح فوطہ کی تھیلی میں نہیں اترتے۔ جس سے ان کی اپنی اور آس پاس کے ملحقہ جنسی اعضاء کی نشوونما ناقص رہ جاتی ہے اور منی (Semen) پتلی اور ناقص ہوتی ہے۔ جس میں منی کے کیڑے، جرثومے (Spermatozoa) نہیں بنتے۔ ایسا مرد بانجھ ہوتا ہے یعنی اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت سے محروم
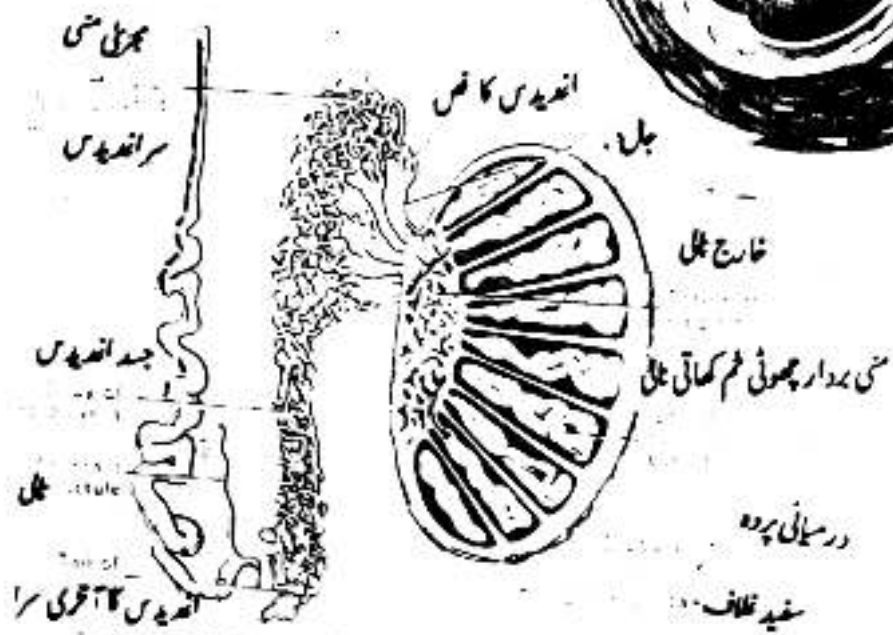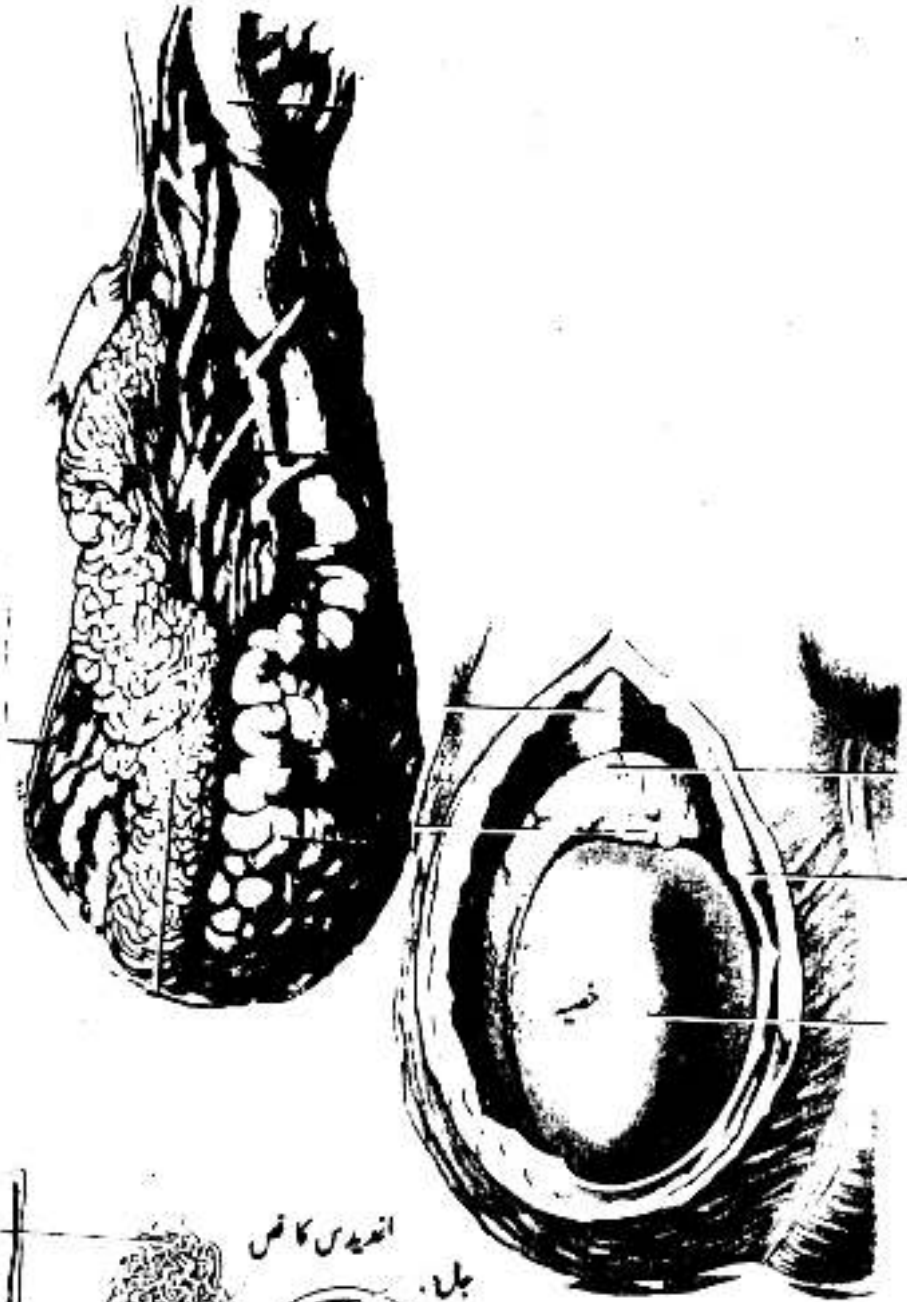
A diagram of a sagittal section of the testis epididymis and ductus deferens

رہتا ہے لیکن بعض نر جانوروں مثلاً "ہاتھی' سلوتھ' ہائی رکس' چیونٹی خوروں کے خصیے پیٹ کے اندر ہی رہتے ہیں۔ بعض دیگر جانور' دانتوں سے کترنے والے کرم خور' چھچھوندر' شریو' بھیڑ' چمگادڑ ملاپ یا شہوانی لہر (Oestrum) کے وقت اپنے خصیے پیٹ سے باہر فوطے میں اتار لیتے ہیں اور بعد ازاں پھر پیٹ کے اندر چڑھا لیتے ہیں اور ایسی صورت میں انسان کی طرح ان میں بانجھ پن نہیں ہوتا۔

خصیے عورتوں کے خصیۃ الرحم (Ovary) کے قائم مقام ہوتے ہیں۔ ہر ایک خصیہ تقریباً "ساڑھے چار سنٹی میٹر لمبا تین سنٹی میٹر چوڑا اور اڑھائی سنٹی میٹر موٹا ہوتا ہے۔ اس کے گرد تین پردے یا غلاف (Tunica) تہ بہ تہ پائے جاتے ہیں۔

(i) بیرونی غلاف خصیہ (Tunica Vaginalis Testis): یہ دوہری تہ والا پردہ (چھلکا) خصیوں پر مکمل طور پر ملفوف ہوتا ہے اور خصیے کو معلق رکھنے والے چھوٹے (Cremaster) کو بھی لپیٹے رکھتا ہے۔ یہ شکم میں صفاق جھلی (پیری ٹو نیم) کا ایک حصہ ہوتا ہے۔ جو خصیے پیٹ سے باہر آکر فوطہ میں اترتے وقت اپنے ساتھ گھسیٹ لاتے ہیں۔

(ii) سفید غلاف۔ طبقہ بیضا (ٹیونکا البو جینیا ٹیسٹس (Tunica Albuginea Testis): یہ ایک نیلگوں دبیز مضبوط ریشہ دار جھلی (فائبرس ٹشو) ہے جو بیرونی غلاف خصیہ کے نیچے خصیوں کے گرد ملفوف ہوتی ہے اور خصیے کے ہمراہ پیدا ہوتی ہے۔ نیز اس غلاف سے خصیوں کے اندر بھی پردے گھسے ہوئے ہوتے ہیں۔

(iii) عروقی غلاف۔ طبقہ اوعیہ (Tunica Vasculosa Testis): یہ دوسرے سفید غلاف کے اندر کی طرف چسپاں ہوتا ہے اور خصیوں کے اندر بھی ساتھ جاتا ہے۔ اس میں خون کی باریک باریک رگیں (عروق) بکثرت ہوتی ہیں۔ جن سے خصیہ کی پرورش ہوتی ہے۔

فوطہ۔ صفن (Scrotum): یہ خصیوں کو اپنے اندر محفوظ رکھنے والی تھیلی (Pouch) ہے۔ جو مرد حضرات کے شکم کے آخری نچلے حصے میں ذکر کے پیچھے اور مقعد کے آگے آویزاں ہے۔ اس میں دو خصیے' دو انڈیدس (بربخ) ور منی کی ڈوریوں (سپرمٹک کارڈز) کے زیریں حصے پائے جاتے ہیں۔ اس تھیلی کے اندر ایک پردہ حائل ہو کر اس کو دو خانوں (فوطوں) میں تقسیم کر دیتا ہے۔ ہر ایک خانے میں ایک ایک خصیہ بند رہتا ہے۔ بایاں فوطہ دائیں سے لمبا اور قدرے

نیچے لٹکا ہوتا ہے کیونکہ بائیں خصیے کی ڈوری لمبی ہوتی ہے۔ دونوں خانوں کے درمیان فوطہ پر ایک ابھرا ہوا خط یا دھاری (ریفی۔ Raphe) نمایاں ہوتی ہے۔ فوطہ کی تھیلی گرمی کے وقت ڈھیلی ہو کر لٹک جاتی ہے اور سردی کے وقت شکن دار ہو کر سمٹ جاتی ہے تاکہ منی کے کیڑوں کو معتدل درجہ حرارت پر رکھا جا سکے۔ فوطہ میں خصیے چوٹ' رگڑ اور موسمی تبدیلی کے اثرات سے محفوظ رہتے ہیں۔

فوطہ کی ساخت میں دو پردے (غلاف) ہوتے ہیں۔ بیرونی پردہ جلد (Skin) کا ہے' جس کی رنگت سیاہی مائل ہے اس میں بہت سی جھریاں یا شکن اور چھوٹے چھوٹے بال ہوتے ہیں۔ نچلا پردہ ایک سکڑنے والی سرخی مائل پتلی عضلاتی تہہ (Dartos) کا بنا ہوا ہے جو سیون اور چٹھے کی موٹی سطحی جھلی (Fascia) سے منسلک ہے۔ اس پردہ کی اندرونی سطح سے ایک اور وسطی پردہ "حاجز فوطہ" (Septum Scroti) پیدا ہو کر فوطہ کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتا ہے جن میں دونوں خصیے الگ الگ رہتے ہیں۔ یہ پردہ ذکر (Penis) کی جڑ تک ہوتا ہے۔

فوطہ میں خصیے 'منی کی ڈوری (حبل المنی) (Spermatic Cord) کے ذریعے لٹکے ہوتے ہیں۔ خصیے کے پچھلے کنارے پر ایک لمبا چپٹا تنگ جسم "انعدیدوس یا بربخ" (Epididymis) ہوتا ہے۔ انعدیدوس ایک لمبی لچھے دار نالی (Coiled Tube) ہے جو خصیے سے نکلنے والی چھوٹی چھوٹی نالیوں (Vasa Efferentia) کو بڑی منی بردار نالی (مجری منی۔ Das Deferens) جو منی کو پیشاب کی نالی نائیزہ تک لے جاتی ہے' سے ملاتی ہے۔ منی کے خلیات (سپرم سیل) جو خصیوں میں بنتے ہیں' آہستہ آہستہ انعدیدوس میں سے گزرتے ہوئے پختہ (Matured) ہو جاتے ہیں اور عورت کے انڈے کو بار آور کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں اور یہ کیڑے پھر خزائن منی (Seminal Vesicles) میں مباشرت یا انزال کے وقت تک جمع رہتے ہیں۔

منی (Semen) اور کچھ راحین (ہارمونز) بھی خصیوں میں تیار ہوتے ہیں۔ منی لیسدار' قدرے گاڑھی' سفیدی مائل' بودار رطوبت ہے جس کا قوام اور شکل بالائی (دودھ کے اوپر کی ملائی) کی مانند ہے۔ انزال کے وقت چمچ بھر منی اچھل کر جھٹکوں کے ساتھ خارج ہوتی ہے۔ آغاز جوانی سے لے کر تا حیات اس کی خصیوں میں پیداوار جاری رہتی ہے۔ بڑھاپے میں یا کسی مرض کے سبب اس کی پیداوار کم یا بالکل بند بھی ہو سکتی ہے مگر جانوروں میں اکثر اس کی پیداوار موسمی

ہوتی ہے۔ بعض آدمیوں میں اسی ۸۰ نوے ۹۰ سال کی عمر تک منی بنتی رہتی ہے۔ جس سے اولاد پیدا ہو سکتی ہے۔ منی میں کروڑوں کی تعداد میں خوردبینی دم دار کیڑے (جرثومے) ہوتے ہیں۔ ہر کیڑے کا چھوٹا سا سر (انچ کا ہزارواں حصہ) ایک دھڑ اور ایک لمبی دم ہوتی ہے۔ دم کے سہارے یہ سانپ نما بام مچھلی (Eel) کی طرح عورت کے رحم میں تیرتا ہے اور ایک انچ کا فاصلہ (یعنی اپنی لمبائی کا ۶۰۰ گنا) ۱۳ سیکنڈ میں طے کر لیتا ہے۔ انسان کے جسم سے باہر کم و بیش ۲۴ گھنٹے تک ان جرثوموں کی حرکت قائم رہتی ہے۔ پھر یہ ضائع ہو جاتے ہیں۔ البتہ عورت کے جسم کے اندر ہفتہ عشرہ بلکہ ایک طویل عرصہ تک زندہ و متحرک رہتے ہیں۔ جہاں عورت کے بیضہ کو تلاش کر کے کوئی جرثومہ اس سے مل کر اسے بار آور کر دیتا ہے۔ جرثومہ کا سر بیضہ کے اندر مدغم ہو جاتا ہے البتہ اس کی دم تحلیل ہو کر جھڑ جاتی ہے اور یوں حمل قرار پاتا ہے۔

منی اور منی کے جرثوموں کے علاوہ خصیوں میں بہت اہم ہارمون بھی تیار ہوتے ہیں۔ ان میں مردانہ ٹیسٹوسٹیرون غدہ نخامیہ کے اگلے حصے کی تحریک سے پیدا ہوتا ہے اور براہِ راست خون میں پُراسرار طور پر داخل ہو جاتا ہے۔ یہ مردوں میں ثانوی جنسی خصوصیات پیدا کرتا ہے۔ اس کی بدولت مردوں میں داڑھی مونچھ اگتی ہے' جوانی امڈ آتی ہے۔ بغلوں میں اور زیر ناف بال اگ آتے ہیں۔ آواز رعب دار اور مخصوص مردانہ شجاعت اور شاداب قوتیں ابھر آتی ہیں۔ خواہشِ جماع پیدا ہو جاتی ہے اور اسی سے ذکر میں ایستادگی اور نعوظ (Erection) آتا ہے۔ اس ہارمون کی کمی سے قوتِ مردانگی (قوتِ باہ Virility) میں کمی آ جاتی ہے۔ ضعفِ باہ' نامردی وغیرہ لاحق ہو جاتی ہے۔ جو عموماً" چالیس سال کی عمر کے بعد ہوا کرتا ہے۔ اگر خصیوں کو قبل از بلوغت کاٹ کر نکال دیا جائے یا کسی حادثے میں کچلے جائیں تو ایسے مرد میں خصی پن (Castration) اور غیر مردانگی پائی جاتی ہے اور مذکورہ ثانوی جنسی خصوصیات نمودار نہیں ہوتیں۔ نیز زنانہ پن اور بڑھاپے کی دیگر علامات قبل از وقت طاری ہو جاتی ہیں۔

۲۔ مجریٰ منی (VAS DEFERENS)

یہ نالی اغدیدوس کے نچلے سرے (Tail) سے نکلتی ہے۔ پہلے یہ خم دار ہوتی ہے پھر یہ سیدھی ہو کر خصیوں کے پیچھے کی طرف سے اوپر کو چڑھتی ہے اور حبل المنی (سپرمٹک کارڈ) میں شامل ہو کر پیٹ کے اندر داخل ہو جاتی ہے اور ذرا اوپر کی طرف مثانے کی پچھلی دیوار کی جانب روانہ

ہو جاتی ہے۔ وہاں پہنچ کر اس کے ساتھ خزانہ منی کی نالی مل جاتی ہے اور اس کے بعد اب اس کا نام قنات واقفہ منی (Ejaculatory Ducts) ہو جاتا ہے۔ اس سارے راستے میں منی سفر کر کے بالآخر انزال کے وقت باہر خارج ہوتی ہے۔ قنات واقفہ منی تقریباً" دو سنٹی میٹر لمبی چھوٹی نالیاں ہیں' جو سیدھی غدہ مذی (پراسٹیٹ گلینڈ) میں گھس جاتی ہیں۔

۳۔ خزانہ منی (SEMINAL VESICLES)

یہ تقریباً" اڑھائی انچ لمبی اور ڈیڑھ انچ محیط کی دو مخروطی شکل کی تھیلیاں ہیں۔ پہلے غلطی سے یہ سمجھا جاتا تھا کہ منی ان میں جمع ہوتی رہتی ہے جس کی وجہ سے ان کو خزانہ منی کہا گیا۔ بہر حال یہ تراوش سے رطوبت پیدا کرنے والے غدود ہیں نہ کہ منی کو ذخیرہ کرنے والی تھیلیاں۔ مباشرت کے دوران اخراج (Emission) کے عمل میں ہر خزانہ منی اپنی رطوبت کو انزال کی نالی قنات واقفہ (Ejaculatory Duct) میں مجری منی کے انزال سے خالی ہونے کے فوراً" بعد انڈیل دیتے ہیں۔ اس سے انزال شدہ منی کی مقدار میں بہت زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے اور منی کے فرکٹوز وغیرہ مادے انزال شدہ منی کے لئے بے حد غذائیت کا سامان رکھتے ہیں۔ حتیٰ کہ ان کیڑوں میں سے کوئی کیڑا انڈے کو بار آور کر دیتا ہے۔

۴۔ غدد وُدی (COWPER'S GLAND)

یہ مٹر کے دانے کے برابر زردی مائل رنگ کے دو چھوٹے چھوٹے غدود ہیں۔ جو پیشاب کی نالی نائیزہ (یورتھرا) میں غدہ مذی (پراسٹیٹ گلینڈ) کے تھوڑا سا نیچے کی طرف واقع ہیں۔ ننھی ننھی نالیوں کے ذریعے عضو تناسل کے اندر کی طرف نائیزہ میں جا کھلتے ہیں' ان غدد میں انڈے کی سفیدی کی مانند ایک خاص قسم کی لیسدار رطوبت رستی ہے جو پیشاب کی نالی کو اندر سے چکنا رکھتی ہے تاکہ پیشاب کرتے وقت پیشاب کی حدت اور تیزی یا جلن محسوس نہ ہو نیز یہ شہوت اور مباشرت کے وقت مذی کے ساتھ مل کر یا تنہا خارج ہوتی ہے تاکہ پیشاب کی نالی کی اندرونی سطح' جو عضو تناسل کی استادگی کے دوران دباؤ کے تحت قدرے تنگ ہو جاتی ہے' کو نقصان نہ پہنچے اور انزال کے وقت منی زیادہ آسان اور تیزی کے ساتھ کود کر رحم کے اندر دُور جا کر گرے۔ شہوانی خیالات کے آتے ہی جب عضو منتشر یعنی ایستادہ ہونے لگتا ہے تو وُدی کا اخراج بھی شروع ہو جاتا ہے۔
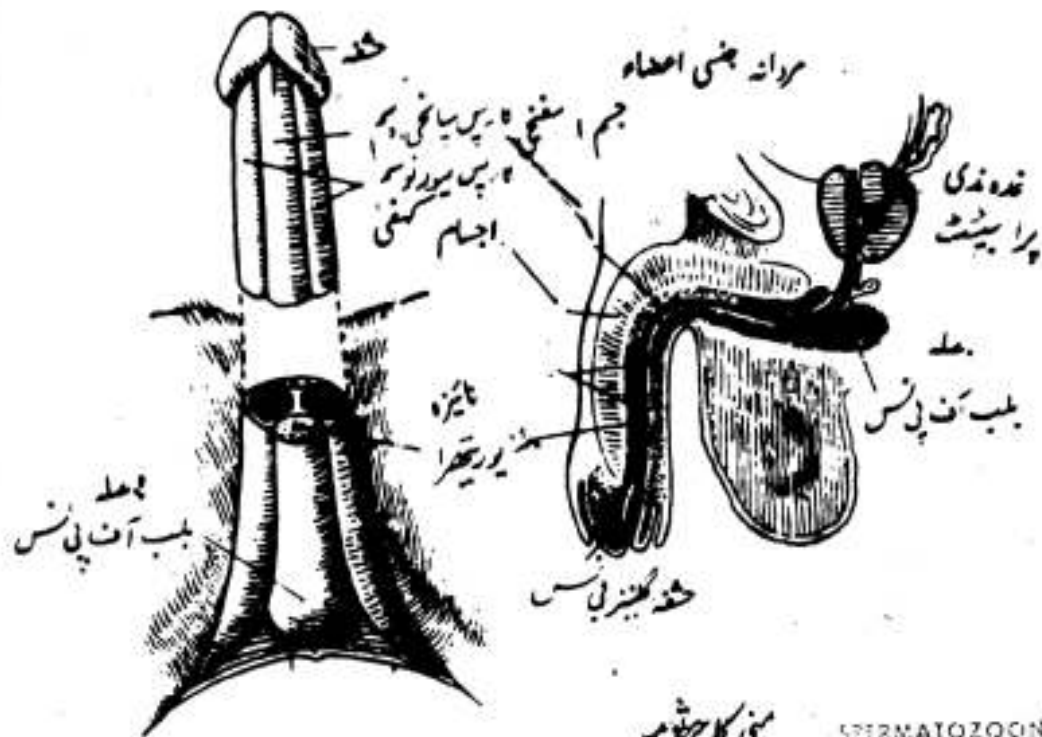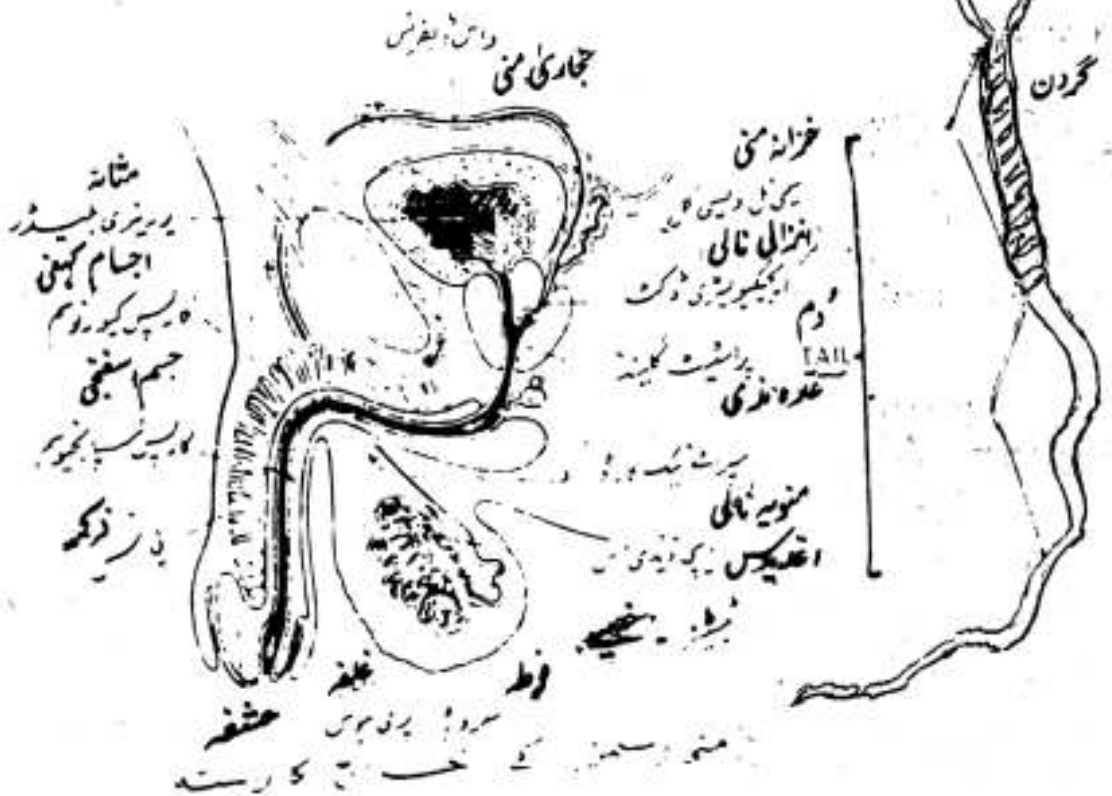
۵۔ ذکر۔ عضوِ تناسل (PENIS)

یہ مرد کا جنسی عضو ہے۔ جو پیشاب اور مباشرت کا فعل سرانجام دیتا ہے۔ اور پیشاب اور منی اس میں سے گزرتی ہے۔ پیشاب کی نالی نائیزہ (یورتھرا) کا بست سا حصہ اس کے اندر میں سے گزرتا ہے۔

انسان' بندر اور چمگادڑ کے ذکر آزاد حالت میں ہوتے ہیں۔ باقی جانوروں کے جلد کے غلاف کے اندر ہوتے ہیں۔ مردانہ ذکر کے تین حصے (i) جڑ (ii) جسم اور (iii) سر ہوتے ہیں۔

(i) جڑ (Root / Bulb): یہ چوڑی ہوتی ہے اور دو مضبوط ریشہ دار ساقوں (Crura) کے ذریعے پیڑو کی ہڈی اور چوتڑ کی ہڈی کے ساتھ منسلک ہوتی ہے۔

(ii) جسم (Body): یہ جڑ سے لے کر اس کی گردن (حشفہ) تک کا حصہ ہے اور یہ دو جوفدار (خانہ دار) دونوں اطراف میں متوازی اجسام (اجسام کہفی۔ (Carpora Cavernosa اور ایک نیچے کی طرف اسفنجی جسم (Carpus Spongiosum) پر مشتمل ہے۔ پیشاب کی نالی جسم اسفنجی کے اندر سے گزرتی ہے۔ یہ اجسام جھلیوں کے ذریعے مضبوطی کے ساتھ آپس میں بندھے ہوئے ہیں۔ ذکر کے اس حصے (باڈی) پر بے بال باریک' ڈھیلی لچکدار' نرم' سیاہی مائل جلد ہوتی ہے' جس کے نیچے چربی نہیں ہوتی اور یہ جلد آگے پیچھے سرکائی جا سکتی ہے اور پیچھے کی طرف ذکر کی جڑ پر پیڑو' فوطہ اور سیون کی جلد کے ساتھ چسپاں ہوتی ہے۔ یہ ذکر کے سر (حشفہ) کی گردن پر دوہری ہو کر گھونگھٹ (غلفہ Prepuce) بناتی ہے۔ عموماً" ان خانہ دار اور اسفنجی اجسام کے خانوں (جوف) کی لچک کے زائل ہو جانے یا پچک جانے سے ذکر میں سستی' کمزوری واقع ہو جاتی ہے اور ا نستادگی کم یا بالکل پیدا نہیں ہوتی۔ جلق و اغلام وغیرہ بد عادات سے کبھی ذکر کی شکل میں خرابی اور ناہمواری یا کوتاہی (چھوٹا پن) پیدا ہو جاتا ہے۔

(iii) سر یا حشفہ۔ (گلانس-Glans): ذکر کا سر حشفہ سپاری کی شکل کا قدرے گول اور مخروطی شکل کا ٹوپی نما ہوتا ہے۔ حشفہ کے اگلے سرے (Tip) پر پیشاب کا سوراخ (احلیل ۔ Meatus) کھلتا ہے' ذکر کی گردن پر حشفہ کا گلابی ابھرا ہوا گول کنارہ کلغہ یا تاج حشفہ (Corona Glandis) ہوتا ہے۔ حشفہ کلغہ اور گردن پر بے شمار ننھی ننھی گلٹیاں پائی جاتی ہیں۔

جن میں سے ایک خاص قسم کی بودار چربیلی رطوبت " لخن" (Smegma) تراوش پاتی ہے اور غلفہ کے نیچے ذکر کی گردن پر جم کر خارش پیدا کرتی ہے۔ علاوہ ازیں حشفہ میں حسی اعصاب کے مخصوص ابھار بکثرت پائے جاتے ہیں۔ جن کی وجہ سے حشفہ پر جماع کی لذت کا احساس بہت شدید ہوتا ہے۔ حشفہ کے اوپر جلد کا غلاف (غلفہ۔ گھونگھٹ Prepuce / Foreskin) ہوتا ہے جس کو یہود اور مسلمان صفائی کی خاطر اور بعض امراض سے بچنے کے لئے مذہبی شعار کے طور پر ختنہ کرا کر کاٹ دیتے ہیں۔ اس کا ذکر آگے "ختنہ کی تاریخی' مذہبی اور طبی اہمیت" کے تحت دیکھیں۔

حشفہ کے نچلی طرف ایک دھاری (چنٹ۔ Frenulum Prepuci) ہوتی ہے جو گھونگھٹ کو حشفہ سے ملائے رکھتی ہے۔ ذکر کے دونوں اجسام کہفی کی بالائی سطح کو ذکر کی پشت (Dorsum) کہتے ہیں جس میں ایک لمبا نشیب نظر آتا ہے۔ اس نشیب میں سے ذکر کی ایک سطحی اور ایک گہری ورید (Vein) گزرتی ہے۔ اسی طرح دو اعصاب پائے جاتے ہیں اور دو شریانیں ورید کے دائیں بائیں ہوتی ہیں جو ذکر کو خون کی رسد بہم پہنچاتی ہیں۔

نعوظ۔ ایستادگی (Er ection): ذکر کے دونوں اجسام کہفی اور جسم اسفنجی کی ساخت خانہ دار اور لچک رکھنے والی بافت (Erctile Tissue) اور خونی رگوں کے جال (Network) پر مشتمل ہے۔ جن کو ریڑھ کی ہڈی کے اعصاب کنٹرول کرتے ہیں۔ ہر ایک جسم کہفی ایک نہایت مضبوط اور موٹی جھلی سے ملفوف ہوتا ہے جس کی ہزاروں شاخیں جسم کہفی کے اندر پھیل کر اس کے اندر چھوٹے چھوٹے خانے بنا دیتی ہے۔ جن کی ساخت میں سرخی مائل لچکدار ریشے والی بافت (Erectile Tissue) پائی جاتی ہے۔ جس میں ایک مخصوص خونی رگوں کا جال ہوتا ہے یعنی ان چھوٹے چھوٹے خانوں میں باریک وریدیں ہوتی ہیں۔ اور ان خانوں کی دیواروں پر خون کی شریانوں کی باریک باریک شاخیں پھیلی ہوتی ہیں۔ جب کوئی شہوانی خیال دماغ میں ابھرتا ہے یا مباشرت کا کوئی نظارہ دکھائی دیتا ہے تو ریڑھ کے اعصاب میں ہلچل اور تحریک پیدا ہوتی ہے اور ذکر میں نعوظ یا ایستادگی کی حالت پیدا ہونے لگتی ہے۔ وریدیں اور شریانیں خون سے بھر جاتی ہیں اور چھوٹے چھوٹے خانے خون سے لبریز ہو جاتے ہیں۔ لچکیلی بافت (Erectile Tissue) تن کر ان رگوں پر دباؤ ڈالتی ہے۔ جس سے خون واپس نہیں جا سکتا۔ یوں ذکر پھول کر تن جاتا ہے۔ اس کو نعوظ' خیزش یا ایستادگی (Erection) کہتے ہیں۔ جس کے بغیر جماع پر قدرت نہیں ہوتی۔ ذکر کی جڑ میں ایک انقباضی عضلہ (معظمۃ الذکر۔ Erector Penis) ہوتا ہے جو ایستادگی کے

وقت تن کر ذکر کی جڑ کی وریدوں کو دبائے رکھتا ہے۔ جس سے خون رکا رہتا ہے اور انتشارگی قائم رہتی ہے۔

۶۔ غدہ مذی (غدہ مثانہ۔ پراسٹیٹ گلینڈ)

(PROSTATE GLAND)

یہ تقریباً "سوا انچ لمبا" مخروطی شکل کا اخروٹ کے برابر سخت غدود ہے۔ یہ غدود صرف مردوں میں ہوتا ہے' عورتوں میں نہیں ہوتا۔ یہ مثانے کے زیریں حصہ سے بالکل ساتھ اور پیشاب کی نالی کے اگلے ایک انچ لمبے حصے کے ارد گرد' مقعد کے سامنے اوپر کی طرف واقع ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو غدہ قدامیہ یا غدہ مثانہ بھی کہتے ہیں۔ اس میں پندرہ بیس باریک نالیاں ہیں جو پیشاب کی نالی نائیزہ (Urethra) میں کھلتی ہیں۔ اس غدہ کی ایک مخصوص رطوبت "مذی" (Prostatic Fluid) انتشارگی پر یا انزال سے قبل نکل کر پیشاب کی نالی کو تر کر دیتی ہے تاکہ انزال سے منی رحم میں دُور جاکر گرنے میں سہولت ہو۔ نیز مذی کی رطوبت منی کے کیڑوں کی توت حیات میں بڑی مدد دیتی ہے۔

مذی پتلی دودھیا رنگ کی الکلی کی خاصیت والی رطوبت ہے۔ جس میں سٹریٹ آئن' کیلشیم' ایسڈ فاسفیٹ' منجمد انزائم وغیرہ شامل ہوتے ہیں
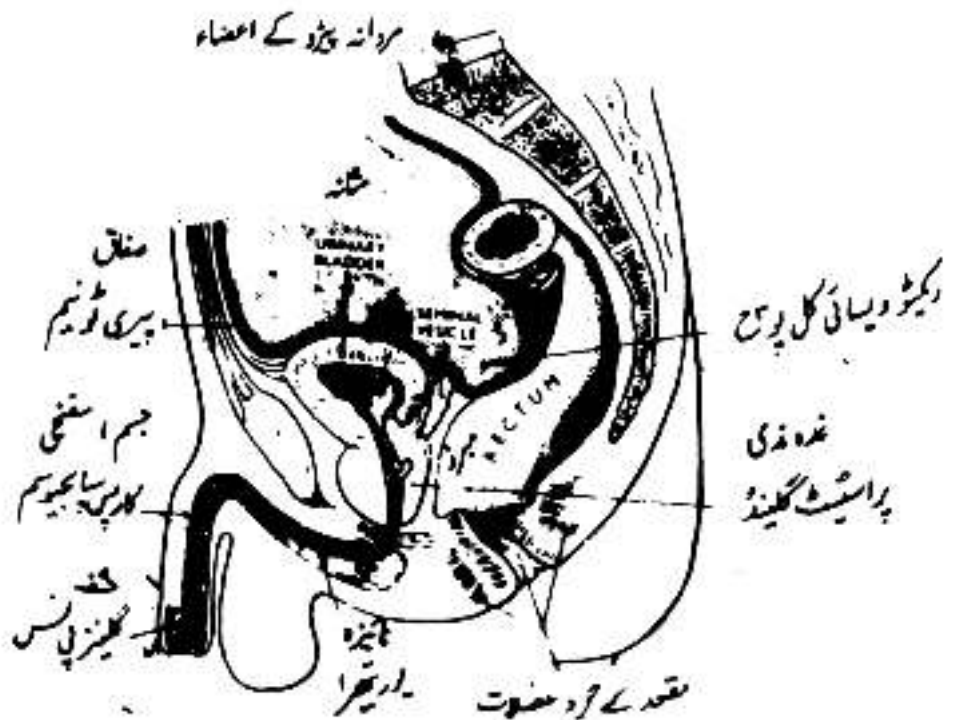
باب 3

مردانہ جنسی بیماریاں

(DISEASES OF MALE GENITALS)

مردانہ جنسی بیماریاں دو قسم کی ہیں:

(i) عضوی (Organic): جو جنسی اعضاء کو لاحق ہوتی ہیں اور

(ii) عملی (Functional): جو جنسی اعضاء کے فعل میں خرابی یا نقص سے متعلق ہوتی ہیں۔

(i) عضوی بیماریاں

۱۔ حشفہ و غلفہ کی سوزش یا ورم

(INFLAMATION OF GLANS & PREPUCE)

یہ مرض بعض قسم کے تعدیہ (انفکشن) کے سبب لاحق ہوتا ہے۔ بنیادی طور پر آتشک حقیقی (شینکر)، سرطان (کینسر) ور ذیابیطس (پیشاب میں شکر) کے سبب یہ سوزش ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ ضیق الغلفہ (Phimosis) کے سبب بھی ہمیشہ یہ مرض ہو جاتا ہے۔ معمولی مریضوں میں خارش اور قدرے پیپ کا اخراج اس کی علامات ہوتی ہیں۔ شدید حاد کیسوں میں غلفہ سرخ، سوجا ہوا ہوتا ہے جو چھونے سے دکھتا ہے اور پیپ خارج ہوتی ہے۔

تفصیلات ادویہ:

آرسنکم ۳۰ : زہربادی ورم خصوصاً "غلفہ میں ہو جائے۔ حشفہ پر نیلے دھبے (عضوِ

نیلے داغ ہوں تو سلفر)

رسٹاکس ۳۰ : حشفہ اور غلفہ متورم ہو۔ زہربادی ورم۔ گہرے سرخ رنگ کا سرخ باد۔ بے حد خارش ہو۔

جیکارنڈا ۳۰ : حشفہ اور غلفہ میں ورم ہو۔ غلفہ دردناک سوجا ہوا۔ حشفہ اور غلفہ پر خارشی پھنسیاں نکل آئیں۔

نائٹرک ایسڈ ۳۰ : حشفہ اور غلفہ کا ورم خصوصاً غلفہ کی اندرونی سطح میں ورم جس میں جلن اور دکھن ہو۔

سنابرس ۳۰ : حشفہ، غلفہ کے ورم کی اعلیٰ دوا ہے۔ حشفہ پر چمکدار سرخ نشانات یا دانے پیدا ہو جاتے ہیں۔ غلفہ سوجا ہوا اور اس پر مسے (Warts) پیدا ہو جائیں جن سے جلد خون بہے۔

کالی کلور ۳۰ : ورم حشفہ کی بہترین دوا ہے۔

لیکیسس ۲۰ : حشفہ یا غلفہ کا زہربادی ورم۔ عضو میں بے حد اکساہٹ یا جلن ہو۔

مرک سال ۳۰ : غلفہ اور حشفہ پر ورم ہے۔ غلفہ میں بے حد جلن اور خارش ہو۔

۲۔ نملہ (صفراوی دانے)

(HERPES PROGENITILIS / PENIAL HERPES)

اس میں غلفہ کی اندرونی سطح پر یا حشفہ پر آبلے اور پیپ بھرے دانے نکل آیا کرتے ہیں۔ مقامی طور پر بہت خارش اور جلن ہوتی ہے۔ یہ چھوٹے چھوٹے آبلوں کی شکل میں پیدا ہوتے ہیں جن کی جڑ شوخ سرخ ہوتی ہے۔ پھر یہ آبلے چھل کر زخم بن جاتے ہیں۔ یہ دانے بار بار پیدا ہو جایا کرتے ہیں۔ نملہ کے یہ دانے عموماً بائی اور نقرس (گاؤٹ) کے مریضوں میں اور اکثر آتشک کے شکار لوگوں میں بے لگام پیدا ہو جایا کرتے ہیں۔ اعصابی دردوں سے قبل بھی یہ دانے نکل آیا کرتے ہیں۔ بہرکیف جس طرح آتشک مجازی کے زخموں (Soft-Sores/Chancroid) میں کنج ران کے غدد جاذبہ (لمفاوی غدود) متورم ہو جاتے ہیں۔ اس مرض میں یہ غدود نہیں پھولتے۔ (نیز دیکھئے آگے امراض خبیثہ کے تحت)

تفصیلات ادویہ :

تھوجا ۳۰ : غلفہ کے اندرونی طرف اور حشفہ پر چھوٹے چھوٹے دانے' نملہ کے دانے پیدا ہو جائیں۔

رسٹاکس ۳۰ : غلفہ کے اندرونی طرف اور حشفہ پر آبلے' نملہ کے دانے یا غلفہ کے اوپر نملہ کے دانے پیدا ہو جائیں۔

سیپیا ۳۰ : حشفہ پر اور غلفہ کے اوپر یا نیچے اندر کی طرف نملہ کے آبلے۔ غلفہ پر چٹا یا داغ بن جائیں۔

کاسٹیکم ۳۰ : غلفہ پر آبلے۔ نملہ۔ جلندار دانے۔ غلفہ کے اندرونی طرف خارش دار نملہ کے آبلے۔ حشفہ پر بھی آبلے۔

فاسفورک ا ۳۰ : حشفہ اور غلفہ پر آبلے دار پھنسیاں۔ اور نملہ کے دانے۔

مرک سال ۳۰ : حشفہ اور غلفہ پر اور غلفہ کے اندرونی طرف آبلے۔ جن میں بہت جلن اور خارش ہو۔ جلندار نملہ کے دانے پیدا ہو جائیں۔

نائیٹرک ایسڈ ۳۰ : یہ حشفہ پر اور غلفہ کے اندرونی طرف آبلہ نما پھنسیوں کی سرتاج دوا ہے۔

۳۔ حلمی رسولیاں (مسے۔ فلطا چیے) PAPILLOMATA

(Venereal Warts Or Condylomata Acuminata)

یہ عضو تناسل پر سادہ قسم کے مسے یا پیدائشیں (Growths) ہوتی ہیں۔ جو ختنہ شدہ مسلمانوں اور غیر مختون غیر مسلموں دونوں میں یکساں پیدا ہو سکتی ہیں۔ اکثر یہ مسے حشفہ کے ابھرے ہوئے کنارے کلغہ (Corona) کے نشیب (Sulcus) پر ہوتے ہیں۔ تاہم یہ مردوں کے ذکر' فوطہ' سیون اور مقعد پر ہر جگہ پیدا ہو سکتے ہیں۔ بالعموم یہ تر اور خونابی بدبودار رطوبت والے ہوتے ہیں۔ غالباً" وائرس انفیکشن کے سبب یہ مباشرت کے ذریعے مستورات میں اکثر منتقل ہو جاتے ہیں۔ بعض پیدائشیں عضو پر سرخ خونی دانے کی شکل میں عموماً" لمبی گردن کے ساتھ (ساقدار Pedunculated) اور کبھی کافی بڑے مسّہ یا فلطا چیے کی شکل میں ہوتی ہیں۔ یہ اکثر

سوزاک کے نتیجے میں لاحق ہوتی ہیں۔ کبھی عضو تناسل کے دھڑ (Body) پر سینگ نما چھلے سے (Horns) پیدا ہو جاتے ہیں۔

علاج:

- ☆ ذکر کی پشت پر اخروٹ کے برابر سخت رسولی: (۱) سبائنا۔
- ☆ ذکر چکھے کی شکل کی رسولی یا مستہ: (۱) سنابرس (۲) تھوجا۔
- ☆ ذکر پر گوبھی کے پھول جیسا موٹا اور بدبودار فلطاحیہ (کنڈائی لوما): (۱) نائیٹرک ایسڈ۔
- ☆ ذکر کی گردن پر، غلفہ یا حشفہ پر مسے: (۱) سنابرس۔
- ☆ حشفہ پر: (۱) تھوجا۔
- ☆ غلفہ پر: (۱) تھوجا۔ سنابرس۔ سورینم۔
- ☆ چنٹ (Fraenum) پر: (۱) سنابرس۔

۴۔ جلد کی سرطانی رسولی (کینسر)

(EPITHELIOMA [illegible] CELL CARCINOMA)

ذکر کا کینسر غیر مختون مرد، پیدائشی ضیق الغلفہ (Phimosis) کے شکار، یا لمبے غلفہ (Prepuce) والے مردوں کو لاحق ہوتا ہے۔ اگر بچے کی پیدائش کے بعد جلد اس کا ختنہ کر دیا جائے، تو اس میں عضو تناسل کے سرطان (کارسی نوما) کے خلاف قوتِ مدافعت پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے اس مرض کی جڑ کٹ جاتی ہے اور پھر یہ مرض نہیں ہوتا۔ اس کے برعکس اگر بچوں کا ختنہ شیر خوارگی کے ابتدائی زمانے میں کیا جائے۔ تو اس مرض سے تحفظ کا وہ درجہ حاصل نہیں ہوتا۔ چنانچہ یہودی بچوں کا ختنہ پیدائش کے ہفتہ بعد مذہبی رسم کے طور پر لازماً کر دیتے ہیں اور یہ مرض یہودیوں میں عنقا ہے۔ مسلمانوں کو مذہبی رسم کے طور پر بچوں کا ختنہ کرانے کی مہلت عموماً چار تا نو سال کی عمر تک ہے اور بلوغت سے قبل ہر حال میں ختنہ کرانا لازمی ہے۔ لہٰذا مسلمانوں میں یہودیوں کے مقابلے میں یہ مرض زیادہ ہے اور ہندوؤں میں مسلمانوں سے ۳۳ گنا زیادہ ہے کیونکہ وہ ختنہ نہیں کراتے۔ ۴۰ سال سے کم عمر کے ۴۰ فیصد مریض اس کا شکار ہوتے ہیں۔

ذکر کا کینسر قریب قریب ہمیشہ ضیق الغلفہ کے نتیجے میں لاحق ہوتا ہے۔ مرض آہستہ

آہستہ ترقی کرتا ہے۔ پہلے غلفہ میں ہلکی ہلکی جلن اور بدبودار رطوبت کا اخراج علامات ظہور پذیر ہوتی ہیں۔ جو پہلے نظرانداز ہو جاتی ہیں۔ درد نہیں ہوتا۔ اس لئے مریض جلدی ڈاکٹر کے پاس جانے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ یہ کلغہ کے پچھلے نشیب میں شروع ہوتا ہے اور تیزی سے اردگرد کے حصوں میں پھیل جاتا ہے۔ یہ یا تو ایک بے ڈھنگے' سرطلی' مستہ نما دانے کی شکل میں رونما ہوتا ہے یا بکھری ہوئی سرایت (Diffused Infilteration) میں جو جلدی سے زخم بن جائے اور بافتوں کو بُری طرح تباہ کرتا جائے' ہوتا ہے۔ پہلے غلفہ پھول جاتا ہے اور اس سے خراش دار پیپ کا اخراج ہوتا ہے۔ پھر دونوں غلفہ اور ذکر پر اس کا حملہ ہو جاتا ہے اور مرض تیزی سے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ پہلے کنج ران کے غدود متاثر ہوتے ہیں مگر جب عضو بھی ملوث ہو جاتا ہے تو کمر میں کولہے کے بیرونی لمفاوی غدد (Lumber/Iliac Lymph Nodes) بھی اس کی لپیٹ میں آجاتے ہیں۔

علاج: عضو تناسل کا کینسر:

☆ کینسر: (ا) کونیم (۲) کاربوانی ملس (۳) آرسنکم تھوجا۔ سپونجیا ۔ سلیشیا۔
تفصیل کے لئے دیکھئے ہماری کتاب "کینسر کے روپ اور بہروپ اور ان کا علاج"

۵- چوٹ آنا (INJURIES)

عضو تناسل کا مقام شکم کے نیچے اور رانوں کے حصار کے درمیان ہونے کی وجہ سے اس کو بہت کم چوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ تاہم کھیل کے میدان میں یا کسی حادثے میں چوٹ آجائے۔ تو بے حد درد اور سوجن کے علاوہ کافی خون بھی بہہ جاتا ہے۔

علاج:

☆ چوٹیں: (ا) آرنیکا۔ کونیم (۲) بلساملا۔ سلفیورک ایسڈ۔ خارجی طور پر کیلنڈولہ محلول۔

تفصیلات ادویہ:

آرنیکا ۲۰۰ : نرم حصوں پر چوٹ آنے اور جگہ کا نیلا ہو جانے کی اعلیٰ دوا ہے۔ ہر چار گھنٹے بعد

ایک خوراک دیں۔ آرنیکا لوشن سے (احصہ مدر ٹنکچر' ۱۰ حصے پانی میں ملا کر) عضو پر ڈالنا یا نطول کرنا مفید ہوتا ہے۔

کونیم ۲۰۰ : چوٹ آنے سے غدود اور عضلات بری طرح متاثر ہوں۔ ان میں سختی آجائے اور زخم بن جائیں۔ گہرے زخموں میں تراوش ہو۔ کمر کے مقام پر ریڑھ کی ہڈی میں چوٹوں کے بد اثرات' عضو میں ورم' درد اور ایستادگی میں تعطل ہو۔

پلساٹیلا ۲۰۰ : عضو پر چوٹ آکر سوزش ہو جانے کے لئے اعلیٰ دوا ہے۔

کیلنڈولہ ۲۰ : زخموں کی صورت میں اس کے محلول سے (احصہ مدر ٹنکچر میں ۲۰ حصے پانی ملا کر) دھونا چاہئے۔

سلفیورک ایسڈ ۳۰ : اس دوا کی ایک خوراک ہر چار گھنٹے بعد دینا چاہئے۔

۶۔ عضو تناسل کا چھوٹا ہونا

(SMALL PHALLUS/MICROPENIS)

سائز میں عضو کا بڑا یا چھوٹا ہونا' پتلا یا موٹا ہونا' سب کا سب بڑی حد تک قدرتی ہی ہوتا ہے اور جنسی عمل کے قابل ہوتا ہے۔ اس سے جنسی عمل میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ سائز میں چھوٹے اور پتلے عضو تناسل والا آدمی بھی موٹے اور بڑے عضو والے مرد کی طرح عورت کو مکمل جنسی لطف اور تسکین دے سکتا ہے۔ عورت کی مہبل (Vagina) جس میں جماع کے وقت عضو سماتا ہے اس کی ساخت ربڑ کی طرح لچکدار ہوتی ہے اور وہ عضو کے سائز کے مطابق ہی کھلتی ہے۔ چنانچہ مہبل میں اس پھیلنے اور سکڑنے کی خوبی کے باعث عورت کو جماع کرنے یا بچہ جننے میں آسانی ہوتی ہے۔ اسی طرح فریقین کو جنسی فعل کے دوران لطف و لذت میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بکثرت جماع کے سبب یا زیادہ اولاد والی عورت میں مہبل کبھی ڈھیلی ہو جایا کرتی ہے' جس کا علاج کیا جا سکتا ہے۔ بہرکیف چھوٹے عضو والے آدمی کو وہم میں پڑنے اور فکر مند ہونے کی چنداں ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ فریقین اس سے بخوبی لطف اندوز اور لذت گیر ہو سکتے ہیں۔

مگر عضو تناسل کا غیر معمولی چھوٹے سائز کا ہونا ایک خرابی ہے۔ اور وہ شخص مخنث یا ہیجڑا (یونک Eunuch) ہو جاتا ہے۔ سابقہ دور میں بادشاہوں کے محلات میں ایسے لوگوں کی پذیرائی ہوتی تھی' کبھی جوانی کی عمر حاصل ہونے کے بعد بھی کسی کسی لڑکے کے عضو تناسل کی صحیح طریقے سے

نشو و نما نہیں ہوتی اور عضو چھوٹے بچوں جیسا بہت ہی چھوٹا رہ جاتا ہے۔ یہ خرابی جسم میں ہارمون کے غیر متوازن ہونے سے بھی ہو سکتی ہے یا کسی جسمانی وجہ سے بھی پیدا ہو سکتی ہے۔

عام جسمانی نشو و نما صحیح طور پر ہونے کے باوجود عضو تناسل کا سائز اگر بہت ہی چھوٹا رہ جائے۔ مثلاً "ایک نوجوان لڑکے کے عضو تناسل کا سائز اگر چار پانچ سال کے بچے کے عضو تناسل کے برابر ہو تو اس بارے میں ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہئے۔ بعض حالتوں میں اس کا علاج ممکن ہے اور بعض میں نہیں لیکن ایسی خرابی شاذ و نادر ہی دیکھنے میں آتی ہے۔ یہ امر بالخصوص قابل ذکر ہے کہ عام سائز کا عضو رکھنے والے بعض نوجوان لڑکے مزید سائز بڑھانے کے لئے فکر مند اور بے تاب دکھائی دیتے ہیں اور اشتہاری ادویہ اور نیم حکیموں کے خطرناک چکر میں پھنس جاتے ہیں۔ ان نیم حکیموں اور سنیاسیوں کے ٹوٹکوں سے فائدہ کی بجائے شدید نقصان پہنچتا ہے۔ لہٰذا ایسی فضول اور مضرِ صحت ادویہ کے استعمال سے ہمیشہ بچنا چاہئے۔

علاج:

☆ عضو چھوٹا اور ٹھنڈا ہو : (۱) اگنس - لائیکو (۲) اناسموڈیم۔ سلفر (۳) اگریکس۔ بربرس۔ بریٹا کارب۔ کیپسیکم - مرک+

☆ عضو جلق یا کثرتِ جماع سے بعد سوکھ جائے: (۱) سٹافی سیگریا۔

☆ عضو چھوٹا' پتلا' سوکھا ہوا : (۱) اگنیشیا۔ لائیکو پوڈیم (۲) ارجنٹم نائٹ۔ ایلوز۔ بربرس۔ کنابس انڈیکا+

☆ احساس جیسے عضو سن یا سویا ہوا ہے: (۱) نکس میکا۔

☆ احساس جیسے عضو موجود نہیں ہے: (۲) کوکین۔

☆ عضو اندر کو کھنچ جائے اور چھوٹا ہو جائے : (۱) اگنیشیا (۲) نیوفرلیٹم (۳) بربرس۔ پلسائیلا۔ مشک۔

☆ عضو مرجھایا ہوا' چھوٹا' جھریاں پڑ جائیں : (۱) اگنیشیا ۔ لائیکو (۲) ارجنٹم نائٹ کاربونیم سلف (۳) مرک۔

☆ خارجی طور پر مجلوق کے لئے ویسلین میں آرنیکا Q اور سٹافی سیگریا Q ملا کر عضو پر مالش کرنا سود مند ہوتا ہے۔

۷۔ غنغرایا۔ گنگرین (GANGRENE OF PENIS)

بعض امراض میں جیسے مخصوص بخاروں کے دوران یا اختناق حشفہ (Paraphimosis) چھپے ہوئے سوزاکی قرحہ (شینکر) کے ساتھ ضیق الغلفہ (Phimosis) یا قرحہ اکالہ (Sloughing Phagedena) کے سبب عضو گنگرین کا شکار ہو سکتا ہے۔ زخم پھیل جاتا ہے اور رنگت بگڑ جاتی ہے۔ سرخ نیلگوں یا نیلگوں سیاہی مائل رنگت ہو جاتی ہے۔ مواد پتلا بدبودار اور زرد نکلتا ہے۔ عضو بے حس ہو جاتا ہے۔

علاج:

☆ عضو پر گنگرین: (۱) لیکیسس (۲) آرسنکم۔ کالی آیڈ۔ کریازوٹ۔ کینتھرس۔ لارو سریس۔

☆ عضو پر گنگرین ہونے کا خدشہ: (۲) فلوک ایسڈ۔

☆ ضیق الغلفہ کے سبب عضو میں گنگرین ہو جائے: (۲) لیکیسس۔ مرک آیڈ ربرم (۳) آرسنکم۔ ٹرنٹولا۔ سکیل کار۔ کینتھرس۔ مرک سال۔

☆ ضیق الغلفہ کے باعث گنگرین ہو جانے کا خدشہ: (۲) آرسنکم۔ سنابرس۔ مرک آیڈ ربرم (۳) کینتھرس۔ لیکیسس+

☆ سیاہی مائل یا نیلگوں بدبودار زخم کو سب سے پہلے کاربالک لوشن (خالص کاربالک ایسڈ کو ۱۰۰ گنا پانی میں ملا کر) کے ساتھ دھو کر پاک و صاف کر لینا چاہئے اور کاربالک آئل (تیل) میں کپڑے کے ٹکڑے بھگو کر زخم پر رکھیں اور کھانے کو آرسنکم البم ۳۰ ہر تین گھنٹے بعد دینی چاہئے یا ......

☆ لیکیسس ۶ ایک ڈرام کو ۲ اونس پانی میں ملا کر بطور لوشن لگایا جائے اور لیکیسس ۲۰۰ کھانے کے لئے دی جائے یا ......

☆ ایکی نیشیا Q کے ۱۰ قطرے مریض کو دن میں ۶ بار پلائے جائیں اور ایکی نیشیا کا لوشن (ایک حصہ مدر ٹنکچر کو ۹ حصے پانی میں ملا کر) دھونا چاہئے۔ یہ دافع عفونت و جراثیم ہے۔

۸- نقرسی سختی یا گلٹی۔ تصلب
(GOUTY INDURATIONS)

بہت پرانی سخت گلٹیاں جو نرم نہ ہوں' جلد کے نیچے حرکت کرتی ہیں۔ یعنی ان کو پکڑ کر ہلایا جائے تو وہ ادھر ادھر ہل جاتی ہیں اور چپکی ہوئی (Fixed) نہیں ہوتیں۔ یہ عضو کے اجسام کہفی کے غلاف کے اندر نقرسی گلٹیاں ہوتی ہیں۔ اور ہرگز صمغیہ رسولیاں (Gummata) نہیں ہوتیں۔ یہ آتشک سے آزاد اور اکثر نقرس (Gout) کے ساتھ رونما ہوتی ہیں۔ عضو تناسل کی گلٹیاں کسی چوٹ آنے کے بعد کئی مہینوں تک موجود رہتی ہیں اور کبھی ان کو "خون کے چھچھڑے جم جانا" (Thromosis) کہا جاتا ہے۔ پیشاب کی نالی نائیزہ میں سے سوزش (انفلامیشن) پھیل کر اجسام کہفی میں سخت اور ضدی تصلب پیدا کر سکتی ہے۔ عضو تناسل کی تمام گہری سختیاں (گلٹیاں) نعوظ سوزاکی (کارڈی۔Chordee) کا سبب بن سکتی ہیں۔

علاج:

☆ عضو تناسل پر چوٹ آ کر سخت گلٹیاں بن جائیں : (ا) آرنیکا۔ کونیم (۲) پلساٹیلا۔ سلفیورک ایسڈ۔
☆ عضو تناسل کی سختی ایپیا۔
☆ بوڑھے آدمیوں کے عضو میں سختی آ جائے: (۲) بربرس۔
☆ عضو تناسل میں دق کی گلٹیاں (ٹوبر کلز) پیدا ہو جائیں: (۲) بووسٹا۔ تھوجا۔ ہائیڈراسٹس۔
☆ عضو پر دنبل پھوڑا (کچا پھوڑا) نکل آئے: بووسٹا۔ ہپوزین۔
☆ خارجی طور پر آرنیکا تیل (آئل) سے مالش کریں۔

۹- نعوظ سوزاکی۔ دردناک ایستادگی (کارڈی) (CHORDEE)

یہ عضو تناسل کی عجیب' مضحکہ خیز اور دردناک حالت ہے۔ جس میں جب عضو ایستادہ (منتشر۔Erect) ہوتا ہے تو نیچے کو جھکا رہتا ہے اور اوپر نہیں اٹھ سکتا۔ اس کے ساتھ شدید درد ہوتا ہے۔ یہ پیشاب کی نالی نائیزہ میں سوزاکی ورم ہو جانے کے باعث یا عضو نیچے کی طرف نائیزہ میں

سوراخ (Hypospadias) ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

علاج:

☆ نعوظِ سوزاکی (درد بھری ایستادگی۔ کارڈی): (ا) ارجنٹم نایٹ۔ پلسا ٹیلا۔ زنتھشا۔ کنابس سٹائیوا۔ کیپسیکم۔ کینتھرس۔
☆ صبح کے وقت: نکس وامیکا۔
☆ شام کے وقت: کنابس سٹائیوا۔
☆ رات کو سونے سے قبل: کونیم۔
☆ پیشاب کی نالی میں بے حد ذکاوت حس کے باعث دردناک ایستادگی: (۲) کیپسیکم۔
☆ پیشاب کی نالی میں بے حد جلن کے سبب: کلکیریا فاس۔
☆ مقامی طور پر مرہم بیلاڈونا یا مرہم کینتھرس لگائی جائے۔

۱۰۔ نعوظ دائمی۔ مستقل ایستادگی۔ فریسموس (PRIAPISM)

یہ ایک بیزار کن صورت حال ہے۔ جس میں بغیر شہوت کے عضو تناسل (Penis/Priapus) ایستادہ رہتا ہے اور درد کرتا ہے۔ زیادہ تر یہ مرض غدہ مذی کے پیچ در پیچ وریدی جال (Prostatic Venous Plexus) میں خون کا چھچھڑا از خود اٹک جانے (Idiopathic Thrombosis) کے باعث ہوتا ہے اور کبھی کبھی دم ابیض (لیوکیمیا) یا درانتی نما خلیوں کے بعض (Sickle-Celled Anaemia) میں بھی یہ صورت حال پیدا ہو جایا کرتی ہے۔ ۷ فیصد مریضوں میں عضو کے اجسام کہفی (Corpora Cavernosa) میں یا پیڑو کے اندر ثانوی سرطان کا ذہرجمع ہو جانے سے یہ مرض ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں ریڑھ کی ہڈی پر چوٹ آنے یا اس میں مرض ہونے کے باعث بھی یہ انتشارِ عضو کا مرض (Priapism) لاحق ہو جاتا ہے۔ عضو پر چوٹ آنا، شراب نوشی، بکثرت جماع، دم ابیض وجوہات کی بناء پر عضو مستقل طور پر منتشر رہتا ہے۔ اس سے عضو نازک اور دردناک (Tender) بن جاتا ہے اور پیشاب کرنے میں دقت ہوتی ہے۔

تفصیلات ادویہ:

آرنیکا ۲۰۰ : چوٹ آنے کی وجہ سے خون کے دوران میں رکاوٹ کی وجہ سے بلا شہوت

مسلسل دردناک ایستادگی ہو۔

پکرک ایسڈ ۳۰ : یہ بلاشہوت شدید ایستادگی کے لئے اکسیر دوا ہے۔ مرد میں جنون الشہوت (Satyriasis) کے ساتھ شدید ایستادگی۔ جس کے ساتھ خصیوں میں اور اوپر منی کی نالی (Cord) میں درد ہو۔

فاسفورس ۳۰ : دوران خون میں رکاوٹ کے سبب نعوظ دائمی ہو۔

سلیشیا ۳۰ : مسلسل جنسی جوش و خروش' رات کو احتلام ہو جایا کرے' شہوت کے بھڑکنے سے مسلسل ایستادگی ہو۔

کنابس انڈیکا ۳۰ : مردانہ جنون الشہوت اور مسلسل ایستادگی (Chordee) جو جذبات کی طویل ہیجان خیز لہر (Thrill) کے تلاطم سے قائم ہو اور جماع کرنے کے بعد کمر میں درد ہونے لگے۔ شہوانی خواہش دل و دماغ میں مچلتی رہے۔

کینتھرس ۳۰ : نعوظ دائمی جو سوزاک میں ہو۔ دردناک ایستادگی اور تیز شہوت موجزن ہو۔ تو یہ سرتاج دوا ہے۔

گریفائیٹس ۳۰ : اعضائے تناسل پر صفراوی پھنسیوں (ہرپز) سے نعوظ دائمی قائم ہو۔

نکس وامیکا ۳۰ : شراب نوشی کی کثرت کے باعث دائمی ایستادگیاں' بآسانی شہوت بھڑک نے۔ کثرت جماع کے بداثرات۔ شہوانی لہروں سے ہلچل مچی رہے۔

مقامی طور پر مرہم کینتھرس لگائیں۔

۱۱۔ ضیق الغلفہ ۔گھونگھٹ کا تنگ ہونا (PHIMOSIS)

یہ مرض عموماً پیدائشی ہوتا ہے۔ جس میں بچے کا غلفہ (Prepuce) بہت لمبا ہوتا ہے اور اس میں پیشاب کا سوراخ اتنا تنگ یا باریک ہوتا ہے کہ اس کو حشفہ سے پیچھے کلغہ (Corona Glandis) کی گردن پر نہیں ہٹایا جا سکتا۔ پیشاب کا سوراخ بہت چھوٹا ہونے کے سبب پیشاب خارج نہیں ہوتا۔ پیدائشی مرض کے ایسے اکثر بچے جب پیشاب کرتے ہیں تو پہلے تو غلفہ غبارے کی طرح پھول جاتا ہے اور پھر پیشاب کی پتلی اور کمزور سی دھار نکلتی ہے۔ کبھی کبھی ضیق الغلفہ کے مرض کے باعث حالبین اور گردوں میں استقا ہو جاتا ہے۔ جس سے رسوب آمیز پیشاب مشکل سے خارج ہوتا ہے۔ مگر یہ تکلیفات بندش احلیل یا سوراخ کے بند ہو جانے

(Atresia Meati) کے نتیجے میں' جب ضیق الغلفہ کے ذریعے یہ سوراخ مکمل چھپ گیا ہو' زیادہ لاحق ہوتی ہیں۔

کبھی غلفہ حشفہ کے اوپر چپکا ہوا ہوتا ہے اور پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔ جس سے ایک قسم کا میل' لخن (Smegma) حشفہ کی گردن پر جم کر سڑانڈ پیدا کر دیتا ہے اور جلن و خارش کا باعث ہوتا ہے۔

نوجوانوں میں ضیق الغلفہ کا سبب انفیکشن یا سرطان جو غلفہ کی اندرونی سطح پر واقع ہو جاتا ہے' ہوا کرتا ہے۔ اگر بچپن میں بچوں کا ختنہ ہو جائے تو اس مرض کی جڑ کٹ جاتی ہے۔

علاج:

سب سے پہلے بچے کا ختنہ کرانا ضروری ہوتا ہے اور اس کے ساتھ یہ ادویہ کھانے کے لئے دی جاتی ہیں۔

☆ ضیق الغلفہ : (۱) مرک۔ نائیٹرک ایسڈ (۲) آرنیکا۔ ڈیجی ٹیلس ۔ رسٹاکس۔ سلفر۔ سنابرس۔ کلکیریا۔ کنابس سٹائیوا۔ کینتھرس۔ لائیکو۔ ہیپر۔ ہے میلس ۔

☆ حشفہ پک کر پیپ پڑ جائے : (۲) سنابرس۔ کیپسیکم۔ مرک۔ نائیٹرک ایسڈ۔ ہیپر۔

تفصیلات ادویہ :

مرکیورس ۲۰۰ : غلفہ میں جلن اور خارش ہو۔ اور حشفہ کی گردن پر پھنس کر حشفہ میں پیپ پڑ جائے۔ درد ہو۔ رات کو احتلام ہو جایا کرے جس سے کپڑے پر خون کا داغ لگ جائے۔

نائیٹرک ایسڈ ۲۰۰ : ضیق الغلفہ۔ حشفہ میں اور غلفہ کے نیچے درد اور جلن ہو۔ بدبودار رطوبت کا اخراج ہو۔

کیس نمبر ۱ : ایک غیر مسلم بچے کا غلفہ بہت تنگ تھا۔ ختنہ کا مشورہ دیا گیا مگر اس کا باپ نہ مانا۔ بچے کے پیشاب کا غلفہ میں سوراخ بہت چھوٹا تھا۔ اس کو مرک سال اور ہیپر سلفر دیا گیا تو وہ جلد ٹھیک ہو گیا۔

کیس نمبر ۲ : ایک ایسا ہی مریض بچہ علاج کی خاطر لایا گیا جسے سلفر ۲۰۰ اور پھر کلکیریا کارب

۲۰۰ کی ایک ایک خوراک ۲۴ گھنٹے کے وقفے سے دی گئی جس سے وہ درست ہو گیا اور پیشاب آنے لگا۔

۱۲۔ اختناق حشفہ (PARAPHIMOSIS)

اس مرض میں غلفہ بہت تنگ ہوتا ہے۔ جب زور سے اس کو پیچھے کی طرف دھکیل دیا جائے تو یہ حشفہ کی گردن پر کلغہ (Corona) کے پیچھے بُری طرح پھنس جاتا ہے اور آگے کو واپس نہیں آتا۔ اس سے حشفہ میں خون جمع ہوتا ہے اور یہ پھول کر بہت بڑا ہو جاتا ہے اور بے حد تکلیف ہوتی ہے۔ اختناق کے معنی دَم گھٹنے یا گردن دبوچ کر سانس روکنے کے ہیں۔ اس میں بھی چونکہ تنگ گھونگھٹ (غلفہ) حشفہ کی گردن کو دبوچ کر اس پر پھنس جاتا ہے۔ اس لئے اس مرض کو " اختناق حشفہ " کا نام دیا گیا ہے۔ اس کا علاج بھی ختنہ ہی ہے۔ ختنہ کے علاوہ یہ ادویہ استعمال ہوتی ہیں۔

علاج:

☆ اختناق حشفہ: (۱) مرک سال۔ نائیٹرک ایسڈ (۲) کالوسنتھ۔ لیکے سس۔ مرک کار۔ کالی آیڈ۔ تھوجا۔

تفصیلات ادویہ:

کالی آیڈ ۲۰۰ : غلفہ حشفہ کے پیچھے پھنس جائے اور حشفہ بری طرح سوج جائے۔

سنابرس ۲۰۰ : اختناق حشفہ۔ حشفہ میں فاسد ورم (گنگرین) ہونے کا خدشہ پیدا ہو جائے۔ حشفہ پک کر پیپ پڑ جائے۔ (نیز کیپسیکم۔ ہیپر)

مرک آیڈ ربرم ۲۰۰ : اختناق حشفہ۔ گنگرین بننے کا خدشہ پیدا ہو جائے۔

(ختنہ کی اہمیت اس باب کے آخر پر دیکھیں)

۱۳۔ گھونگھٹ (غلفہ) کی پتھریاں

(STONE IN PREPUCE / PREPUTIA CALCULI

اس مرض میں غلفہ کے اندر نیچے پتھریاں بن جاتی ہیں۔ جن اقوام میں ختنہ کا رواج

ہے ان میں یہ مرض شاذو نادر ہوتا ہے۔ غیر مختون اقوام میں جب سالوں تک نہ غلفہ کو کبھی حشفہ پر سے پیچھے کیا گیا ہو نہ کبھی اس کی صفائی کی گئی ہو تو حشفہ کے چربیلے غدد سے ایک قسم کی گندی گاڑھی رطوبت نکل کر حشفہ کی گردن پر میل کی شکل میں جم جاتی ہے جس کو لخن (Smegma) کہتے ہیں۔ یہ گاڑھا میل جم کر پتھری بن جاتا ہے یا یہ میل پیشاب کے رسوبات سے مل کر پتھری بن جاتا ہے اور یا پھر صرف پیشاب کے رسوبات جمع ہو کر غلفہ کے نیچے پتھری بنا دیتے ہیں۔ ختنہ ہی اس کا عمدہ علاج ہے۔

علاج:

☆ ختنہ سے غلفہ کو کاٹ دیا جائے اور صفائی کا خیال رکھا جائے۔ ختنہ کے بعد کھانے کے لئے شالی ٹیگر یاد یں۔

(ختنہ کی تاریخی، مذہبی اور طبی اہمیت اس باب کے آخر پر دیکھیں)

۱۴۔ عضو کے نیچے نائیزہ میں سوراخ (HYPOSPADIAS)

پیشاب کی نالی نائیزہ (Urethra) کا یہ ایک عام پیدائشی نقص ہے۔ کوئی ۳۰۰ لڑکوں میں سے ایک لڑکا اس نقص کا شکار پیدا ہوتا ہے۔ پیشاب کا سوراخ حشفہ کی بجائے عضو تناسل کے نیچے کسی جگہ پر یا سیون (Perineum) میں واقع ہوتا ہے۔ اس نقص کی پانچ اقسام ہیں۔

۱۔ حشفہ کے نیچے سوراخ (Glandular Hyp:): اس نقص میں حشفہ میں پیشاب کے اصل اگلے سوراخ (احلیل) سے ہٹ کر حشفہ کے نیچے چنٹ (Fraenum) پر سوراخ ہوتا ہے۔ یہ نقص اکثر واقع ہوتا ہے۔ اس قسم کے علاوہ دیگر اقسام میں عضو تناسل نیچے کی طرف جھک جاتا ہے۔ اس میں پیشاب آگے کو دھار کی بجائے اس سوراخ میں سے نیچے کو گرتا ہے۔ گھونگھٹ بہت لمبا، حشفہ پر چھایا ہوا (Hood) اور احلیل پر نیچے کو جھکا ہوتا ہے۔

۲۔ کلغہ میں زیریں سوراخ (Corona Hyp:): اس میں حشفہ کے نیچے اس جگہ سوراخ ہوتا ہے جہاں حشفہ عضو تناسل کے ساتھ ملتا ہے اور مذکورہ بالا صورت حال ہوتی ہے۔

۳۔ ذکر کے نیچے سوراخ (Penile Hyp:): اس میں پیشاب کا سوراخ عضو تناسل کے نیچے کسی جگہ پر ہوتا ہے۔ یہ سوراخ اکثر چھوٹا سا ہوتا ہے۔ عضو کے نیچے ہونے کے

سبب پیشاب کرنے میں دقت پیش آتی ہے۔ لہٰذا کبھی اس سوراخ کو کشادہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

۴۔ ذکر و فوطہ کے مقام اتصال پر سوراخ (Penoscrotal Hyp:):
پیشاب کا یہ سوراخ نائیزہ میں عضو تناسل اور فوطہ کے ملنے کی جگہ پر ہوتا ہے۔

۵۔ سیون پر سوراخ (Perineal Hyp:): فوطہ درمیان میں سے پھٹ کر دو حصے (Cleft) ہو جاتا ہے اور نائیزہ میں اس جگہ سوراخ ہوتا ہے۔ کبھی اس نقص کے ساتھ دونوں خصیے اوپر شکم میں ہی اٹک جاتے ہیں اور یہ شگاف بظاہر لڑکی کی شرم گاہ (Vulva) دکھائی دیتی ہے جس سے بچے کی جنس کا تعین بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ بچہ کا عضو تناسل بہت چھوٹا سا غیر نشو و نمایافتہ اور فوطہ کے شگاف کے درمیان وابستہ ہوتا ہے اور خصیے بہت دیر میں فوطہ میں اترتے ہیں۔ چنانچہ لڑکے کو غلطی سے لڑکی سمجھ کر اس کی تربیت 'لباس' 'کنگھی' 'رہن سہن وغیرہ تربیت لڑکیوں کی طرح کی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ جوانی آنے پر یہ راز کھلتا ہے۔ داڑھی مونچھ اگ آتی ہے۔ خصیے فوطہ میں بذریعہ جراحت اتار کر لڑکی سے لڑکا بنا دیا جاتا ہے۔

علاج:

☆ جراحت سے صورت حال کو ٹھیک کیا جاتا ہے۔ اور پھر کھانے کے لئے آرنیکا یا سٹافی سیگریا ۲۰۰ دیں۔

۱۵۔ اوپر پیشاب کا سوراخ ہونا۔ (EPISPADIAS)

نیچے سوراخ کے برخلاف یہ نقص (اوپر سوراخ ہونا) بہت کم ہے۔ جو تیس ہزار مردوں میں سے صرف ایک مرد میں اور چار لاکھ عورتوں میں سے ایک عورت میں موجود ہوتا ہے۔ یہ سوراخ حشفہ پر یا ذکر کے اوپر پشتِ ذکر پر 'سب جگہ پر ہو سکتا ہے۔ پشتِ ذکر پر سوراخ بول ہو تو ذکر اوپر کی طرف کو خم کھاجاتا ہے۔

علاج:

☆ عمل جراحی سے صورت حال کو درست کیا جاتا ہے۔

۱۶- نائیزہ پر چوٹ آنا (INJURIES OF URETHRA)

نائیزہ چوٹ آنے سے پھٹ سکتی ہے۔ چوٹ سے اس میں سیلان خون (ہیمورتیج) ہوتا ہے۔ سیون پر خونی رسولی بن جاتی ہے اور پیشاب بند ہو جاتا ہے۔ عموماً" یہ عارضہ سیون پر براہ راست شدید چوٹ کے نتیجے میں واقع ہوتا ہے۔ جیسے باڑ' کیلا' جنگلہ (Tence/Stile) پر گرنے یا ٹھوکر لگنے (Kick) یا گھوڑے کی سواری میں کاٹھی (Saddle) پر آرپار (Astride) بیٹھے ہوئے شدید ہچکولے کھانے سے سیون پر چوٹ آجائے اور یہ پھٹ جائے۔ اس سے سیون میں درد اور صدمہ (Shock) ہوتا ہے۔ اس سے قبل فوطہ میں بے حد پھلاوٹ (Distension) سے سیلان خون ہوتا ہے۔ نائیزہ کے منہ میں سے خون ٹپکتا رہتا ہے۔

علاج:

☆ نائیزہ پر چوٹ آجائے: آرنیکا۔ بیلاڈونا۔ ہائپرکم۔

۱۷- نائیزہ کا سوزاک۔ سوزاکی وَرم (GONORRHOEA)

اس مرض کی تفصیل اور علاج آگے امراضِ خبیثہ کے تحت دیکھیں۔

۱۸- تضیق ۔نائیزہ کا تنگ ہو جانا۔ سٹرکچر (URETHRAL STRICTURE)

پیشاب کی نالی نائیزہ کی تنگی (سٹرکچر) سے یہ مراد ہے کہ نائیزہ کی نالی کی دیواروں میں تبدیلی واقع ہو کر یہ تنگ ہو جاتی ہے اور کھل نہیں سکتی۔ جس سے پیشاب خارج ہونے میں دقت ہوتی ہے۔ نائیزہ یا تو پیدائش کے وقت سے پیدائشی طور پر تنگ ہوتی ہے یا زیادہ تر ورم یا چوٹ کے نتیجہ میں سوج کر تنگ ہو جاتی ہے۔ عموماً" یہ مرض ۴۰ سال سے زائد عمر کے مردوں میں دیکھا جاتا ہے۔

سوزشی تضیق پیشاب کی نالی نائیزہ میں ورم کے بعد پیدا ہوتی ہے اور ۹۰ فیصد مریض سوزاک (گنوریا) کے شکار ہو چکے ہوتے ہیں۔ یہ صورت حال اکثر انٹی بائیوٹک ادویہ کے استعمال سے' کفار کو شراب نوشی سے اور غیر مختون ضیق القلفہ (Phimosis) کے بچوں کو اور نائیزہ میں کوئی شخمی

سی گلٹی پیدا ہو جانے سے ہوتی ہے۔ بعض مریضوں میں پیشاب بمشکل خارج ہوتا ہے۔ پیشاب کی دھار فوارے کے چھڑکاؤ کی طرح یا گھومتی ہوئی (Twisted) نکلتی ہے مگر دیگر مریضوں میں طویل عرصہ سے سوزاک کی رطوبت آنا (Chronic Discharge) اس کی ایک بڑی علامت ہوتی ہے۔ اس کے بعد درد اور بار بار پیشاب کی حاجت کے ساتھ زیریں کمر میں درد علامات واقع ہو جاتی ہیں۔

پیشاب کی فوری رکاوٹ سردی (Chill) لگ جانے اور شراب نوشی کی زیادتی کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ سردی لگنے کے بعد پیشاب بند ہو جائے تو اس سے مثانہ میں ورم کی پیچیدگی پیدا ہو جاتی ہے اور یہاں سے انفیکشن گردوں تک چلی جاتی ہے۔ اس کے بعد نائیزہ میں دنبل' غدہ مذی (Prostate) میں انفیکشن 'پتھری' ناسور اور سرطان وغیرہ عوارض لاحق ہو سکتے ہیں۔

تضیق کی تین اقسام ہیں۔ (i) تسنجی تضیق -(ii) امتلائی اور (iii) عضوی۔

ا۔ تشنجی اور امتلائی تضیق (Spasmodic & Congestive Strictures): اکثر یہ دونوں اکٹھی موجود ہوتی ہیں۔ اگرچہ کسی خاص مریض میں یا تو امتلا (اجتماع خون) اور یا تشنج (Spasm) اہم اور غالب ہوتا ہے۔ اس طرح حاد سوزاک میں نائیزہ کی لعابی جھلی (میوکس ممبرین) اکثر خون سے بھر کر اتنی موٹی ہو جاتی ہے کہ پیشاب کو نکلنے سے روک دیتی ہے۔ تشنج مندرجہ ذیل حالتوں میں اہم ہے۔

(۱) جب کوئی عضوی تضیق کا شکار مریض بھیگ جائے' یا اسے سردی لگ جائے۔ بالخصوص جب کسی غیر مسلم مریض نے زیادہ شراب نوشی کی ہو۔ (۲) تقنطریت (پیشاب کرانے کے لئے بار بار سلائی قاثاطیر نائیزہ میں سے گزارنا۔ Catheterism) جس کے نتیجے میں نائیزہ اندر سے موٹی ہو کر تنگ ہو جاتی ہے اور (۳) نائیزہ کی سیون میں تحریک و جلن یا سوزش سے' مثلاً" سیون پر چوٹ یا ٹھوکر لگنے پر یا خراب کاٹھی والے سائیکل پر طویل سفر یا ناہموار خراب سڑک پر سائیکل سواری کے درمیان ہچکولے کھانے سے یا گھوڑے پر لمبی مسافت طے کرنے سے سیون کے حصے میں نائیزہ کو صدمہ پہنچنے سے اس میں تنگی آجائے۔ ان حالات میں عارضی طور پر پیشاب بند ہو جایا کرتا ہے۔ مریض کو نیم گرم پانی میں بیٹھنے یا آرنیکا مرہم لگانے اور آرنیکا ۲۰۰ کی چند خوراکیں کھانے سے شفا ہو جاتی ہے۔

۳۔ عضوی تضیق (Organic Stricture): نائیزہ نالی کے اندر دیواروں میں زخموں کے مندمل ہونے (Cicatricial Tissue) سے نالی بند ہو جاتی ہے۔ جس کو کھولا

(Dilate) نہیں جاسکتا۔ اس کے اسباب یہ ہیں۔

(i) سوزاک ہونے کے بعد مسلسل طویل عرصہ تک سوزاکی مواد کا نائیزہ نالی سے اخراج یا سوزاک کے مرض کا بار بار ہونا۔ مزمن ورم سے نائیزہ کی دیواریں موٹی، سخت اور تنگ ہو جاتی ہیں۔

(ii) آتشکِ حقیقی کے زخم (Chancre) یا کسی پتھری کے نائیزہ میں پھنس کر زخم ہو کر مندمل ہونے، یا کسی دنبل پھوڑے کے پیدا ہو جانے سے نائیزہ تنگ اور بند ہو جاتی ہے۔

(iii) سب سے زیادہ منہ زور یا سرکش تضیقات وہ ہیں جو نائیزہ کی دیوار میں چوٹ وغیرہ سے پھٹ جانے یا چر جانے کے بعد مندمل ہونے کے سبب رونما ہوتی ہیں۔

علامات: تضیق نائیزہ کی علامات مختلف مریضوں میں مختلف ہوتی ہیں۔ عموماً مریض پیشاب کے اخراج میں دشواری کی شکایت کرتا ہے۔ پیشاب کی دھار چھوٹی ہو جاتی ہے اور شاید دھار پھٹی ہوئی یا بل کھائی (Forked Or Twisted) ہوتی ہے۔ پیشاب کرنے میں خلاف معمول بہت زیادہ وقت لگتا ہے۔ بلکہ جب پیشاب کر چکتا ہے اور پھر چند قطرے پیشاب ٹپک کر مریض کے کپڑے خراب کر دیا کرتا ہے، پھر نالی (Viscus) میں جلن ہوتی ہے، جس سے تھوڑے تھوڑے وقفے بعد دن اور رات بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی ہے۔ ان حالات میں اکثر پیشاب کھاری (Alkaline) ہو جاتا ہے اور مخاطی پیپ اور فاسفیٹس مادوں سے مملو ہو جاتا ہے۔ جب پیشاب کی رکاوٹ بڑھتی جاتی ہے تو مثانے میں زیادہ سے زیادہ پیشاب کا رسوب جمع ہوتا جاتا ہے۔ جس سے زیر ناف سخت گول، ست (ڈل) گولہ یا سوجن (Swelling) بن جاتی ہے۔ ٹپکنے والے پیشاب کی مقدار بھی بڑھ جاتی ہے۔ یہاں تک کہ پیشاب ٹپک ٹپک کر ہر وقت مریض کی شلوار اور پینٹ بھیگی رہتی ہے۔ اور ان سے پیشاب جیسی ناگوار بدبو آتی ہے۔ مزمن سوزاک کے زخم کا مواد (گلیٹ ۔ Gleet) بھی اس میں موجود ہوتا ہے اور اگر مریض کافر غیر مسلم شرابی ہے تو کثرتِ شراب نوشی سے مکمل طور پر پیشاب بند ہو جاتا ہے۔ اگر کبھی مریض کو سردی لگ جائے یا وہ بھیگ جائے تو بھی پیشاب کی بندش واقع ہو سکتی ہے۔ کبھی یہ تضیق نائیزہ کا مرض چپکے چپکے شروع ہو جاتا ہے اور پیشاب کی بندش اس کی پہلی نمایاں علامت ہوا کرتی ہے۔

علاج:

☆ نائیزہ میں تنگی (سٹرکچر) (۱) پٹرولیم۔ پلسا ٹیلا۔ کلیمیٹس ۔ کینتھرس۔ نائٹرک ایسڈ

(۲) آئیوڈیم - ارجنٹم نائٹریکم - انڈیگو - ایپس - بربرس - پٹروسلینم - چمافیلا - ڈلکامارا - ڈیجی ٹیلس - سلفر - سیلیشیا - کالی آئڈ - کلکیریا - کنابس سٹائیوا - کونیم - گریفائٹس - مرک - نیٹرم میور (۳) یکونائٹ - اگریکس - اوپیم - انٹم ٹارٹ - بیلاڈونا - تھوجا - ٹرنٹولا - چائنا - سنابرس - سیپیا -

☆ تشنجی طور پر نائیزہ کا تنگ ہو جانا : (۱) کینتھرس - نائیٹرک ایسڈ (۲) اوپیم - ایپس - بیلاڈونا - جلسی میم - ڈائیسکوریا - سائیکوٹا - سکیل کار - کلیمیٹس - نکس وامیکا (۳) بربرس - سٹرامونیم - فاسفورک ایسڈ - کاربوج - کوپے وا - کونیم - کیمفر - یوکلپٹس -

تفصیلات ادویہ :

پٹرولیم ۲۰۰ : نائیزہ میں تنگی پرانے سوزاک کے سبب واقع ہو جائے - نائیزہ میں کھجلی ہو سوزاک کے بعد (نائیٹرک ایسڈ)

پلساٹیلا ۲۰۰ : سوزاک کا آخری درجہ - نائیزہ تنگ ہو جائے جس سے پیشاب کی دھار رک رک کر چلے یا پیشاب قطرہ قطرہ آئے (کلیمیٹس) کمر کے بل چت لیٹنے سے زیادتی ہے - جونہی بستر پر چت لیٹے فوراً پیشاب کی حاجت ہو جائے - اس لئے اکثر کروٹ کے بل لیٹنا پڑے -

کلیمیٹس ۲۰۰ : نائیزہ میں تنگی کے ساتھ شدید ایستادگیاں ہوں - سوزاک کے بار بار حملوں کے سبب یا عارضی طور پر بار بار سلائی ڈال کر پیشاب کرانے کے باعث نائیزہ تنگ ہو گئی ہو - پیشاب خارج کرنے میں سخت دقت ہو - معمولی سی جلن اور حدت محسوس ہو - پیشاب کرتے وقت کبھی سوئیاں سی چبھنے کا احساس ہو -

کینتھرس ۲۰۰ : نائیزہ میں تشنجی قسم کی تنگی سے پیشاب رک جاتا ہے - (جلسی میم - کیمفر - نکس وامیکا) پیشاب بالکل ہی نہیں آتا یا صرف چند قطرے آتا ہے - پیشاب کرنے کی بے حد حاجت ہوتی ہے - مثانہ پیشاب سے بھرا ہوتا ہے اور اس میں تشنجی اینٹھن ہوتی ہے' بار بار پیشاب کی حاجت کے ساتھ شدید کاٹنے اور پھاڑنے جیسے درد ہوتے ہیں -

نائیٹرک ایسڈ ۲۰۰ : نائیزہ میں تشنجی تنگی' شہوانی خواہش تیز' رات بھر دردناک ایستادگی' سوزاک کا شاخسانہ یا نائیزہ میں پرانی سوزش سے نائیزہ سخت اور گانٹھ دار رسی کی طرح ہو

جائے اور پیشاب کو روک دے۔ (ارجنٹم نائیٹریکم) نائیزہ میں جگہ جگہ دکھن ہو۔ نائیزہ کے اندر سے پیدا ہو جائیں۔

نکس وامیکا ۳۰ : نائیزہ میں تشنجی تنگی اکفار کو شراب نوشی کے سبب دردناک پیشاب کی بے سود حاجت ہو۔

۱۹- پیشاب کی نالی نائیزہ میں گلٹی پیدا ہو جانا

(URETHRAL CARUNCLE)

نائیزہ کے اس مرض میں پیشاب کی نالی کے اندر ایک مٹر یا چنے کے دانے (Pea or Beam) کے برابر عام گلٹی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ مردوں کی نسبت عموماً" بوڑھی عورتوں کی نائیزہ میں زیادہ تر پیدا ہوتی ہے۔ یہ شوخ سرخ اور سخت گلٹی ہوتی ہے۔ جس میں سے ہسانی بکثرت خون باہر نکلتا ہے۔ چھونے سے یہ بہت دکھتی (Tender) ہے۔ عورتوں میں یہ پیشاب کے سوراخ سے باہر نکل آتی ہے۔ اس کی اکساہٹ کے سبب اکثر پیشاب بار بار آتا ہے اور پیشاب کے دوران درد ہوتا ہے۔ (نیز دیکھئے زنانہ امراض کے تحت۔ جنسی بیماریاں جلد دوئم میں)

علاج:

☆ نائیزہ کے اندر گلٹی : (۲) یوکلپٹس (۳) تھوجا۔ ٹیوکریم۔ کنابس سٹائیوا۔ یوپیٹوریم پرپوریم۔

تفصیلات ادویہ:

یوکلپٹس Q-1x : یہ دوا نائیزہ کے اندر گلٹی (Caruncle) پیدا ہو جانے کے لئے ایک اعلیٰ دوا ہے۔ یہ ایک طاقتور تریاق زہر (انٹی سیپٹکس) دوا ہے۔ جسمانی کمزوریوں اور زندگی کی بدحالی کو بحال کرتی ہے۔ اس دوا کے مدر ٹنکچر کے ۱۰ قطرے یا چھوٹی طاقتوں میں یہ دوا دی جاتی ہے۔

تھوجا ۲۰۰ : نائیزہ کی گلٹی کی یہ ایک عمدہ دوا ہے۔ گلٹیاں' موکے' سے گوبھی کے پھول جیسی پیدائشی' دبا ہوا سوزاک' چیچک کے ٹیکے کے بد اثرات اس دوا سے فوراً" رفع ہو جاتے ہیں۔ اونچی طاقتیں زیادہ مفید ہوتی ہیں۔

۲۰- ناسورِ نائیزہ (URETHRAL FISTULA)

اس مرض میں نائیزہ میں باہر تک سوراخ ہو جاتا ہے۔ جو اکثر نائیزہ نالی کے آس پاس دنبل پھوڑے کے پھٹ جانے کے باعث معرضِ وجود میں آتا ہے۔ جب یہ سوراخ عضوِ تناسل کی اندر کی پیشاب کی نالی میں یا عضوِ تناسل اور فوطہ کے مقامِ اتصال پر ہوتا ہے تو پیشاب کی مقدار ہر دفعہ پیشاب کرنے پر اکثر تھوڑی سی ہوتی ہے۔ جو ناسور نائیزہ کے نچلے گول سرے (Bulbous Urethra) پر دنبل کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ اس میں ایک یا زیادہ منہ (سوراخ) ہوتے ہیں۔ پرانے کیسوں میں ناسور ایک سخت تضیق (Tight Stricture) کے پیچھے شروع ہوتے ہیں اور مریض زیادہ یا سارا پیشاب ان ناسوری سوراخوں میں سے خارج کرتا ہے۔

علاج:

☆ ناسور نائیزہ: سلیشیا - نائٹرک ایسڈ - فلورک ایسڈ - کلکیریا فلور - کو ہم طاقت میں باری باری سلیشیا دیں۔

یا ان میں سے سلیشیا ۲۰۰ اور نائٹرک ایسڈ ۲۰۰ کو باری باری صبح و شام کئی ہفتے جاری رکھیں
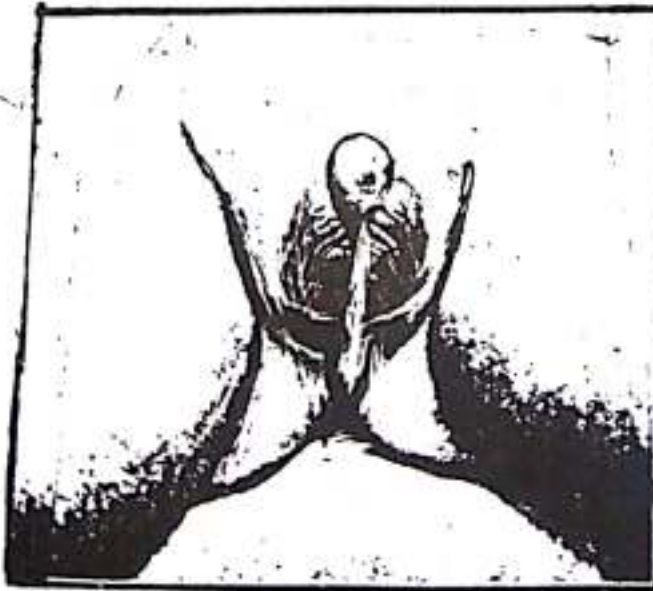
—Complete Hypospadias with Cleft Scrotum.

☆ ☆ ☆

ختنہ: دین فطرت اسلام کی ایک پاکیزہ رسم (اعذار)

(CIRCUMCISION / POSTHETOMY)

تاریخی حیثیت :

قدیم تاریخ کے آئینے میں جھانکنے سے یہ پتہ نہیں چل سکا کہ ختنہ کا آغاز کب ہوا۔ اس کا بانی کون تھا۔ البتہ تاریخی عہد کے آغاز ہی سے ہر زمانے میں ایک دوسرے سے بے خبر ہر قوم میں اس کا رواج رہا۔ کہیں فاتح نے مفتوح کا ختنہ کیا' کہیں ختنہ خدائی حکم سمجھا جاتا رہا۔ کہیں غالب نے مغلوب کا غلفہ (Prepuce) کاٹ کر اپنے پاس رکھا اور کہیں ختنہ کرانا بڑی عزت و سعادت سمجھا گیا۔ پھر رفتہ رفتہ اس کی افادیت کے پیش نظر ختنہ کو بہت مقبولیت حاصل ہوگئی اور سب نے اس کی ضرورت و اہمیت کو تسلیم کر لیا۔ تورات میں لکھا ہے کہ سب سے پہلے خدا کے اُولوالعزم پیغمبر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے اور اپنے اہل و عیال کے ختنے کیے۔ مگر مورخین آپ علیہ السلام کو ختنہ کا بانی قرار نہیں دیتے۔ وہ کہتے ہیں کہ آسمانی کتاب توریت میں آسمانی حکم کے جو الفاظ درج ہیں وہ اس امر کے غماز ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پہلے سے ختنہ سے واقف تھے۔ خداوند کریم نے صرف حکم دیا ہے۔ تصریح نہیں کی' نہ طریقہ بتایا اور سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدائی حکم کی تعمیل کر ڈالی۔ لہٰذا اس سے عیاں ہے کہ وہ اس رسم کے بانی نہیں۔ ان مورخین نے کچھ شواہد بھی فراہم کیے ہیں' جن سے پتہ چلتا ہے کہ دنیا کی بہت سی اقوام اور قبائل میں خصوصاً یہودیوں اور مسلمانوں میں ختنے کا رواج قدیم زمانے سے چلا آ رہا ہے۔ مثلاً" مصر میں چار ہزار سال قبل مسیح (اب سے چھ ہزار سال قبل) اس کا رواج تھا جس کو قربانی کے طور پر دیوی دیوتاؤں کو خون کا نذرانہ پیش کرنا اور ان کی اگلی زندگی میں راحت کا سامان سمجھا جاتا' ہیرو ڈوٹس سیاح کے مطابق مصر سے ختنہ ایران' عرب' مڈغاسکر' ایشیا' وسطی و جنوبی افریقہ' انڈونیشیا' ہند چینی' ملایا' فلپائن' چین' بورنیو' میکسیکو' برازیل' وسطی و شمالی امریکہ میں پہنچا۔ ان ممالک کے بعض حصوں میں اس رسم کا رواج زمانۂ قدیم میں پھیل گیا تھا۔ ایک سیاح نے اپنے سفر نامہ میں لکھا ہے کہ ایشیائی قوم کے صرف سردار لوگ ہی ختنہ کرا کر معزز ہوتے تھے۔ کیسن کہتا ہے کہ سیوٹو قوم میں ختنے نہایت عجیب و غریب طریقے پر کیے جاتے ہیں ہر سال چند

مقررہ تاریخوں میں ساری قوم کے نوجوان جمع ہوتے ہیں۔ آبادی سے دور ان کے رہنے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ ان کے ختنے کر کے آٹھ نو ماہ تک وہیں رکھا جاتا ہے اور ان کو فنون جنگ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ ان کا پہلا نام بدل کر نیا نام رکھا جاتا ہے اور ان مختون نوجوانوں کو قوم کا مقدس اور بہادر غازی تصور کیا جاتا ہے۔ "کافرستان" کے نوجوانوں کے لئے بھی کچھ ایسی ہی رسومات ہیں۔

مذہبی اہمیت:

انجیل ختنے کا بانی ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کو قرار دیتی ہے۔ اس سلسلے میں ہم انجیل برنباس کا ایک اقتباس یہاں پیش کرتے ہیں (یہ انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک شاگرد برنابا نے لکھی تھی۔ اس میں توحید کی تعلیم، شرک کی تردید، صفات باری تعالیٰ اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری اور تعریف، عبادات کی روح اور اخلاق فاضلہ کے مضامین نہایت مدلل اور سبق آموز پیرائے میں بیان ہوئے ہیں اور واقعی ایک نبی علیہ السلام کے کلام کی طرح دل پر اثر کرتے ہیں جب کہ دوسری انجیلیں اس کا عشر عشیر بھی پیش نہیں کرتیں۔ اس کا اُردو ترجمہ اسلامک پبلیکیشنز لاہور نے شائع کیا ہے۔)

"یسوع علیہ السلام نے جواب دیا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ایک نامختون آدمی سے کتا بہتر ہے۔ اس پر شاگرد ملول ہو گئے اور کہنے لگے کہ بہت سخت الفاظ ہیں یہ؟ اور کون ان کو قبول کر سکے گا؟ تب شاگردوں نے کہا کہ اے استاد ہمیں بتا کس سبب سے مرد کا ختنہ ضرور ہونا چاہئے۔ یسوع علیہ السلام نے جواب دیا تمہارے لئے یہ کافی ہونا چاہئے کہ خدا نے اس کا حکم ابراہام (سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام) کو دیا تھا کہ "ابراہام اپنی اور اپنے تمام گھرانے کی کھلڑی کا ختنہ کر کہ یہ میرے اور تیرے درمیان ہمیشہ کے لئے عہد ہے۔" اور یہ کہہ کر یسوع علیہ السلام (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) اس پہاڑ کے قریب ہو بیٹھا۔ جسے وہ دیکھ رہے تھے اور اس کے شاگرد اس کی باتیں سننے اس کے پاس آ گئے۔ تب یسوع نے کہا کہ آدم علیہ السلام "پہلے انسان" نے جب شیطان کے فریب میں آ کر بہشت میں

کا ممنوعہ پھل کھا لیا تو اس کے جسم نے اس کی روح سے بغاوت کی جس پر اس نے کہا خدا کی قسم میں تجھ کو کاٹ ڈالوں گا اور ایک پتھر کا ٹکڑا توڑ کر اپنا جسم پکڑا تاکہ پتھر کی دھار سے اسے کاٹے۔ اس پر فرشتے جبرائیل علیہ السلام نے اسے سرزنش کی اور اس نے جواب دیا میں نے اسے کاٹنے کے لئے خدا کی قسم کھائی ہے۔ میں جھوٹا ہرگز نہ بنوں گا۔ تب فرشتے نے اسے اس کے جسم کا زائد حصہ دکھایا اور وہ اس نے کاٹ ڈالا اور تب سے چونکہ ہر آدمی آدم علیہ السلام کے جسم سے جسم پاتا ہے۔ سو وہ پابند ہے کہ جو کچھ آدم علیہ السلام نے قسم کھا کر عہد کیا اس کی پاسداری کرے۔ اسی کی پاسداری آدم علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے کرائی اور ختنے کا فرض نسل در نسل چلتا رہا۔ مگر ابراہام علیہ السلام کے وقت میں زمین پر چند ہی مختون تھے کیونکہ زمین پر بت پرستی پھیل گئی تھی۔ سو خُدا نے ابراہام علیہ السلام کو ختنے کے متعلق بات بتائی اور یہ کہہ کر عہد لیا کہ جس جان کے جسم کا ختنہ نہ ہوگا میں اپنی قوم میں سے ہمیشہ کے لئے اسے نکال دوں گا۔" یسوع علیہ السلام کے ان الفاظ پر جیسا کہ وہ روح کے جوش سے بولا' شاگرد خوف سے کانپنے لگے تب یسوع علیہ السلام نے کہا خوف اس کے لئے رہنے دو جس نے اپنی کھلڑی کا ختنہ نہیں کیا کیونکہ وہ بہشت سے محروم ہے ......>

اس اقتباس سے ختنے کی مذہبی اہمیت اظہر من الشمس ہے مگر عیسائی اسے مذہبی احکام میں سے نہیں مانتے اور ختنے جیسی پاکیزہ رسم کو ترک کر چکے ہیں۔ پادری پال نے بعض یہودیوں سے عداوت کی بناء پر اس کی ممانعت کر دی تھی اور کہا تھا کہ ختنہ کرنے والوں کو حضرت مسیح علیہ السلام سے کسی فائدہ کی توقع نہ کرنی چاہیے۔ عیسائی دنیا کے جن ممالک میں پال کا اثر نہیں ہے وہاں پال کے من گھڑت حکم کے خلاف ختنہ کو مذہبی رسم سمجھا جاتا ہے خصوصاً حبشہ کے عیسائیوں میں مدت مدید اور عرصہ بعید سے ختنہ کا رواج ہے۔ مسلمانوں کے نزدیک یہ سنت مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سنت ابراہیمی علیہ السلام کے علاوہ یہ ایک پاکیزہ رسم ہے جس سے پیشاب بخوبی صاف ہو جاتا ہے ورنہ پیشاب کی پلیدی قبر کے عذاب کا سبب ہوتی ہے۔

انبیائے کرام علیہ الصلوۃ والسلام میں سے سترہ پیغمبروں کے پیدائشی مختون (Apellous) ہونے کی روایت ہے' ہمارے آقا و مولا سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی مختون ہی پیدا ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی تمام امت کے ختنے کو ضروری اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرار دیا اور سنت ابراہیمی علیہ السلام بھی' بلکہ ختنہ کو اسلام کی فطرت فرمایا۔ مسلمان (اور یہودی بھی) اس کو ایک لازمی امر تسلیم کرتے ہیں۔

مردوں کی طرح بعض ممالک میں مخصوص ضرورت کے تحت عورتیں بھی ختنے کراتی ہیں مگر نسوانی دنیا میں اس کا رواج بہت کم ہے۔ وحشی اقوام اور حبشی' سوڈانی وغیرہ بعض قبائل کی عورتوں میں عصر حاضر تک یہ رسم جاری ہے۔ عرب دنیا میں بعض عورتیں مخصوص ضرورتوں کے تحت ختنے کرواتی ہیں (ضروریات تفصیلات اور عورتوں کے ختنوں کے طریقے وغیرہ ایچ ایچ پلاس اینڈ ایم اینڈ آر برٹلز کی شہرہ آفاق کتاب "عورت" "Woman" میں دیکھے جا سکتے ہیں) مشکوۃ شریف کی ایک حدیث میں بھی اس کا ذکر موجود ہے۔ عربی میں مردوں کے ختنے کو "اعذار" اور عورتوں کے ختنے کو "خفضا / خفض" کہتے ہیں۔ حدیث شریفہ میں ہے کہ مردوں کا ختنہ سنت اور عورتوں کا فضیلت ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ' امام مالک رحمتہ اللہ علیہ' اور کچھ شافعی حضرات کے نزدیک مردوں کا ختنہ سنت ہے۔ مگر امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ اسے واجب قرار دیتے ہیں' اسلامی شریعت میں سوموار یا جمعرات کو ختنہ کرانا مسنون ہے اور اس کی تشہیر کو منع فرمایا گیا ہے' آج کل جو اس رسم کے موقعہ پر نام نمود کی خاطر بڑی دھوم دھام تشہیر یا فضول خرچی کی جاتی ہے۔ وہ شرعاً ناجائز اور گناہ ہے۔ اسلامی شریعت میں لڑکوں کا سات سال کی عمر تک ختنہ لازمی ہے۔ البتہ پیدائش سے ساتویں دن نام رکھنا اور ختنہ کرانا افضل ہے۔

طبی افادیت :

طبی نقطہ نظر سے ختنہ نہایت مفید اور دور رس نتائج کا حامل ہے ختنہ نہ

کرانے کے بہت سے نقصانات ہیں۔ کئی عوارض پیدا ہو جاتے ہیں جن کا اجمالی ذکر یہاں کر دیا جاتا ہے۔

1) بچپن میں بعض لڑکوں کو پیدائشی طور پر ضیق الغلفہ (گھونگھٹ کا تنگ ہونا (Phimosis) کا عارضہ ہوتا ہے۔ یہ اتنا تنگ یا چسپیدہ ہوتا ہے کہ اسے حشفہ سے پیچھے کو ہٹایا یا سرکایا نہیں جا سکتا۔ یا پھر یہ کافی لمبا ہوتا ہے اور اس کا سوراخ بھی تنگ ہوتا ہے لہٰذا بچے کو پیشاب کرتے وقت تکلیف اور دقت کا سامنا ہوتا ہے اکثر مثانہ سے پیشاب بھی پوری طرح خارج نہیں ہو پاتا۔ جس سے مثانہ میں خراش اور جلن واقع ہو جاتی ہے اور بچہ بار بار پیشاب کرنے کے لئے مجبور ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کو سلسل بول یا بول بستری (بار بار یا بستر پر پیشاب کرنا) کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کا عموماً" نیند کے دوران پیشاب بستر پر از خود نکل جاتا ہے اس طرح بار بار بیدار ہونے سے اسے بے خوابی کا مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ اگر شروع میں ختنہ ہو جائے تو وہ ان سب تکلیفات سے نجات پا لیتا ہے اور بعد ازاں چڑچڑا ہونے کی بجائے شاد اور مسرور زندگی گزارتا ہے۔

2) حشفہ (Glans) پر ننھے ننھے غدود (Tyson glands) پائے جاتے ہیں۔ جن میں سے ایک سفید چربیلی رطوبت رس رس کر حشفہ کو ترو ملائم رکھتی ہے۔ اس رطوبت کو لخن (Smegma) کہتے ہیں۔ یہ میل کچیل کی شکل میں حشفہ کی گردن پر جمع ہو کر سڑتی رہتی اور خراش کرتی ہے۔ مختون بچہ اس مصیبت سے بچ رہتا ہے۔

3) نامختون بچے کو اس رطوبت سے خراش کے باعث بہت بیزاری اور الجھن سی ہوتی ہے جس سے وہ غلفہ یا عضو کو ہاتھ میں پکڑ کر مسلتا اور کھینچتا رہتا ہے۔ اس کی یہ حرکت نہ صرف بڑی معیوب دکھائی دیتی ہے بلکہ بچہ بڑا ہو کر اس سے جلق کی عادت میں گرفتار ہو جاتا ہے یا نیند کے دوران احتلام یا جریان کا شکار جاتا ہے۔

4) عضو تناسل کا کینسر ہمیشہ ضیق الغلفہ کے نتیجے میں واقع ہوتا ہے لہٰذا مختون لوگوں کو یہ کینسر شاذونادر ہوتا ہے چنانچہ یورپ' امریکہ' چین' جاوا اور ویت نام میں ختنے کی پاکیزہ رسم سے چشم پوشی کے نتیجے میں یہ کینسر بہت زیادہ ہے۔ یہودی

مذہبی شعار کے طور پر بچے کا پہلے ہفتے ہی ختنہ کرا دیتے ہیں اس لئے ان میں یہ مرض عنقا ہے۔ مسلمان لڑکپن یعنی بالغ ہونے سے قبل تک ختنہ کرواتے ہیں اس لئے وہاں یہ کینسر یہودیوں سے قدرے زیادہ ہے۔مگر ہندو ہندوستانی مسلمانوں سے 43 گنا زیادہ اس کینسر میں مبتلا ہیں۔ ضیق الغلفہ کے علاوہ حشفہ کی رطوبت لخن کے سبب یہ کینسر ہوتا ہے۔

5) ایسے غیر مختون مردوں کی بیویوں کو بھی جماع کے دوران یہ رطوبت لخن عنق الرحم میں جا کر کینسر پیدا کر دیتی ہے۔ 1900ء میں امریکی ماہرین کے مشاہدے میں یہ بات آئی کہ یہودی و مسلم عورتوں میں سرطان عنق الرحم نہیں ہے جبکہ دیگر اقوام کی عورتوں میں یہ کینسر بری طرح مسلط ہے۔ چنانچہ دنیا بھر میں ریسرچ شروع ہو گئی۔ طویل ریسرچ کے بعد سب ماہرین اب اس امر پر متفق ہیں کہ عنق الرحم کے کینسر کا کسی قوم' نسل' غذا' ملک اور ماحول وغیرہ سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ صرف مردوں کے ختنہ سے ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ ہندوستان میں لوگ اگرچہ ایک ہی نسل سے تعلق رکھتے ہیں ایک ہی قسم کی غذا کھاتے ہیں ایک جیسی آب و ہوا اور یکساں ماحول میں زندگی بسر کرتے ہیں مگر دو مذہبی گروپوں (i) مسلمان اور (ii) ہندو میں بٹے ہوئے ہیں۔ مسلمان ابراہیمی سنت کے مطابق ختنے کراتے ہیں اور ہندو نہیں کراتے۔ اس سبب سے مسلمان عورتوں و مردوں میں مذکورہ کینسر نہیں ہے جبکہ ہندوؤں میں یہ بہت زیادہ ہے۔

6) اگر ضیق الغلفہ کے باعث پیشاب میں رکاوٹ کافی عرصہ تک قائم رہے تو خراش مثانہ کے علاوہ گردوں میں پانی آ جانے کا مرض (Hydronephrosis) پیدا ہو سکتا ہے۔

7) کبھی غلفہ کے تنگ ہونے یا چپاں ہونے کے سبب غلفہ پیچھے ہٹ کر حشفہ پر پھنس جاتا ہے جس سے دوران خون رک کر حشفہ پر سوزش' ورم' زخم یا چھالے پیدا ہو جاتے ہیں اور ایک مرض "اختناق غلفہ" (Parapihmosis) پیدا ہو جاتا ہے۔ جو بڑھ کر سوزاک' آتشک یا کینسر کا پیش خیمہ بن جاتا ہے۔ چند سال ہوئے

ایک امریکی رسالے سیکسالوجی (Sexology) میں ایک تفصیلی مقالہ شائع ہوا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ مسلمانوں اور یہودیوں میں مذہبی شعار کے طور پر لازمی ختنہ کرانے کی بناء پر جنسی اعضاء کا کینسر بالکل نہیں ہے۔ چنانچہ دیگر ممالک میں خصوصاً" حکومت ہند نے پریس نوٹ شائع کیا کہ کینسر سے بچنے کے لئے ختنہ کی رسم کو اپنایا جائے۔

8) غیر مختون مردوں میں حشفہ جو شدید حس اور لذت کا مرکز ہے غلف سے ڈھکے رہنے کے سبب اس قدر ذکی الحس ہوتا ہے کہ جماع کے دوران مہبل کے ساتھ رگڑ کو زیادہ دیر تک برداشت نہیں کر سکتا۔ لہٰذا بہت جلد انزال ہو جاتا ہے جبکہ عورت کا شہوانی احساس ابھی بیدار نہیں ہوا ہوتا۔ انزال ایک دفعہ شروع ہو جائے تو رک نہیں سکتا۔ کیونکہ اس کا مرکز حرام مغز میں ہے جس میں انسان کے شعور کو اختیار حاصل نہیں۔ یہ سرعتِ انزال ایک بہت بڑا المیہ ہوتا ہے کیونکہ یہ وقت لذت و سرور کے حصول اور گلستانِ شباب کا نچوڑ ہوتا ہے' نہ مرد مطمئن ہوتا ہے اور نہ صنفِ نازک کوئی فرحت حاصل کر سکتی ہے بلکہ وہ ایک بے کیفی اور دل شکستگی کی چتا میں جلنے لگتی ہے اس المیے کا صدمہ دونوں فریق محسوس کرتے ہیں اور دونوں طرف مایوسی کے شعلے بھڑک کر آرزوؤں اور امنگوں کے پھولوں کو خاکستر کر دیتے ہیں۔ مرد شرم و ندامت اور احساسِ محرومی کا شکار ہو جاتا ہے اور اس کا یہ احساسِ جرم اس کے دل میں نوک نشتر کی طرح چبھنے لگتا ہے ادھر عورت حسرتوں اور مایوسیوں کا گہوارہ بن کر عجیب و غریب ذہنی امراض' ضعفِ عصبی' ہسٹریا وغیرہ میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ نامکمل مباشرت کا معمول عورت کو مرد سے متنفر بنا دیتا ہے۔ کبھی وہ طوعاً" او کرہاً" غیر مردوں سے مراسم پیدا کر لیتی ہے۔ ورنہ جنسی نا آسودگی سے اس کے کولھوں میں ہلکا ہلکا درد' اندرونی اعضاء میں سوزش اور ورم ہو جاتا ہے صحت گرنے لگتی ہے' اس کی مسکراہٹیں چھن جاتی ہیں' چلبلاہٹ' زندہ دلی' ناز و نخرہ سب کے سب غم و اندوہ میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ اس کا شکوہ شوہر سے کرے تو شوہر کے دل و دماغ پر اس کا صدمہ عظیم ہوتا ہے اور بالآخر ان کے تعلقات کشیدہ ہونے کی نوبت آ سکتی ہے بعض اوقات

لالچ کی خاطر جنسی اشتہاری ادویہ کے چکر میں پھنس کر صحت کے علاوہ مال و دولت کو بھی تباہ کرلیتا ہے۔ الغرض نامختون کے لئے زندگی ایک جہنم بن سکتی ہے۔
(9) کبھی بوقت مباشرت ایستادگی سے جو ہیجانی و طوفانی کیفیت برپا ہوتی ہے نامختون شخص کے غلفہ کی اندرونی سطح چر کر جریان خون ہونے لگتا ہے جس سے سارا مزہ کرکرا ہو کر رہ جاتا ہے۔
(10) ختنہ کروانے میں صفائی اور پاکیزگی کا ایک بہت بڑا عنصر شامل ہے۔ مختون شخص کے پیشاب کرنے کے بعد پیشاب کے قطرے اس میں نہیں رہ سکتے۔ جو کئی بیماریوں اور سوزاک قبر کا سبب ہوتا ہے پیشاب کے بعد مٹی کے ڈھیلے (ہٹوانی) کی رگڑ سے اور استنجا کرنے سے حشفہ کی زود حسی زائل ہو جاتی ہے۔ نیز مختون شخص میں کپڑوں کی رگڑ سے بھی حشفہ کی ذکاوتِ حس ختم ہو جاتی ہے اور سرعتِ انزال کا عارضہ نہیں رہتا۔ چنانچہ اس بناء پر صاف پاک اور نمازی لوگوں میں امساک زیادہ ہوا کرتا ہے۔ تلک عشرۃ کاملہ' ان براہینِ باہرہ کی روشنی میں ختنہ کی مذہبی و طبی اہمیت و فوائد اظہر من الشمس ہیں۔

The inconsiderate husband and the unsatisfied wife—a common domestic tragedy.

باب 4

خصیوں کی بیماریاں

(DISEASES OF TESTES)

ا۔ خصیہ کا سامنے کو الٹ جانا۔ اوندھا ہو جانا۔ تقلیب

(ANTERIOR INVERSION)

خصیوں کے سامنے کو الٹا ہو جانے کے عارضہ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ دو فیصد مردوں میں ہوتا ہے۔ یعنی ہر پچاس مردوں میں ایک مرض میں مبتلا ہوتا ہے۔ اغدیدس (Epidedymis) سامنے کو ہوتا ہے۔ جبکہ خصیے کا دھڑ اور خصیے کی غلافی جھلی (Tunica Vaginalis) پیچھے کی طرف ہو جاتی ہے۔

علاج:

☆ بیلاڈونا۔ پوڈوفائیلم۔ کالو فائیلم۔ نکس وامیکا۔ نیٹرم میور۔

۲۔ خصیہ کا قطب کے رخ پھر جانا (POLAR INVERSION)

یہ عارضہ زیادہ نہیں ہوتا۔ بعض مریضوں میں جب خصیہ مکمل طور پر الٹ جائے تو بڑا گولا (گلوب کبیر۔ Globus Major) نیچے کو ہو جاتا ہے۔ دوسرے مریضوں میں یہ افقی (Horizontally) ہوتا ہے۔ ان دونوں عوارض میں خصیے کے بل کھانے یعنی پلٹ جانے (Torsion) کا سابقہ رجحان پایا جاتا ہے۔ مکمل خصیے کو معلوم کرنا ناممکن ہوتا ہے۔ اس کا پتہ صرف آپریشن کے وقت چل سکتا ہے۔

علاج:

☆ (ا) بیلاڈونا۔ سیپیا۔ کلکیریا۔ لیکے سس۔ لیلیئم ٹائگرینم۔ نیٹرم میور (۲) اموینم میور۔ پوڈو فائیلم۔ پلاٹینم۔ تھوجا۔ کالو فائیلم۔ کلکیریا فاس۔ نکس وامیکا۔

۳۔ خصیے کا فوطہ میں نہ اترنا یا خصیے کا فوطہ میں ادھورا نزول

(CRYPTORCHISM / IMPERFECT DESCENT OF TESTIS)

اس میں دو حالتیں ہوتی ہیں۔

(الف) نامکمل نزول (Incomplete Descent) : خصیے میں جب خصیے شکم سے فوطہ میں اترتے ہیں تو ایک یا دونوں خصیے راستے میں اٹک جاتے ہیں اور فوطہ کے اندر نہیں آتے۔

(ب) ناقص نزول یا بے محل خصیہ (Maldescended/ Ectopic Testis) : اس میں خصیہ اپنے راستے سے ہٹ کر کسی غلط راستے پر رک جاتا ہے۔ انسان میں خصیوں کا بے محل ہونا بعض جانوروں میں نارمل خصیوں کی طرح ہوتا ہے۔ وہیل مچھلی اور ہاتھی کے خصیے ہمیشہ ساری عمر ان کے پیٹ کے اندر ہی رہتے ہیں۔ دانتوں سے کترنے والے (Rodent) اور سردیوں میں سرما خوابی (Hibernation) کرنے والے جانوروں مثلاً" خصیے (Hedgehog)، چھچھوندر (Mo le)، چمگادڑ (Bat) میں خصیے پیٹ کے اندر رہتے ہیں۔ یہ جانور اپنے چڈھوں کی نالیوں (Inguinal Canals) کو کھلا رکھتے ہیں اور بچے پیدا کرنے کے موسم (بریڈنگ سیزن۔ Breeding Season) کے دوران اپنی مادہ کے ساتھ ملاپ کے وقت خصیوں کو اپنے فوطوں میں اتار لیتے ہیں۔

(الف) نامکمل نزول خصیہ

(INCOMPLETELY DESCENDED TESTIS)

نوزائیدہ لڑکا (Neonatal Period): ولادت کے وقت یا اس کے چند ہفتے بعد عضلۂ خصیہ کا انعکاس یا ردِ عمل Reflex نہیں ہوتا جبکہ کم سن لڑکوں میں یہ انعکاس بڑا تیز ہوا کرتا

ہے۔
ایک ماہر ڈاکٹر سکورر (Scorer) نے دو ہزار ۲۰۰۰ نومولود شیر خوار (ایک ماہ کی عمر کے) لڑکوں کا معائنہ کر کے معلوم کیا کہ پوری معیاد کے شیر خواروں (Full-Term Infant) میں ایک خصیہ یا دونوں خصیوں کے فوطہ میں نامکمل طور پر اترنے کے واقعات چار فیصد ہیں۔ اور قبل از وقت پیدا ہونے والوں (Premature) شیر خوار لڑکوں میں ۳۰ فیصد ہیں۔ تمام بچوں کے بغور مطالعہ سے معلوم ہوا کہ ۵۰ فیصد سے زائد میں عمر کے پہلے ماہ ایک خصیہ (Testis) یا دونوں خصیے (Testes) فوطہ (Scrotum) میں اترے تھے۔ شیر خوارگی کی عمر میں اس سے زیادہ نامکمل نزولِ خصیہ کے کیس معلوم نہ ہو سکے۔

بچپن یا نوجوانی (Childhood or Puberty): میں اس کے واقعات ۱۲ فیصد ہوتے ہیں اور اکثر کسی عام معائنہ کے دوران اس کا علم ہوتا ہے۔ کچھ مریضوں میں فتق (Hernia)' خصیوں کے مقام پر درد' یا بل کھا جانے (Torsion) کے واقع ہونے پر اس نامکمل نزول خصیہ کے عارضہ کا پتہ چلتا ہے۔

جوانی اور عالم شباب (Adult Life): میں تو یہ امر ناقابل یقین ہے کہ کوئی آدمی اپنے فوطہ میں ایک یا دونوں خصیوں کی غیر موجودگی کو معلوم نہ کر سکے۔ تاہم بعض آدمی جب تک علامات پیدا نہ ہو جائیں اس نقص کے بارے میں کسی سے بات نہیں کرتے اور بعض آدمیوں میں ملازمت کے سلسلے میں طبی معائنہ کے وقت یہ راز کھلتا ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران نئے بھرتی ہونے والے دس ہزار نوجوانوں کے معائنہ کے دوران ان میں سے ۰.۸ فیصد اس مرض کا شکار تھے۔ خاندانی طور پر دس فیصد مردوں کا ایک خصیہ فوطے میں نہیں اترتا۔

چھ سال کی عمر تک فوطہ میں اترے ہوئے نارمل خصیہ یا نامکمل اترے ہوئے خصیہ میں کوئی خوردبینی اختلاف نہیں ہوتا۔ اس کے بعد یہ یقین کیا جاتا ہے کہ فوطے میں درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے۔ جس سے نامکمل اترے ہوئے یعنی اندر رکے ہوئے خصیہ کی نشوونما رفتہ رفتہ ناقص ہوتی جاتی ہے۔ فوطہ خصیوں کے لئے حرارت کو باقاعدہ (Thermo-Ragulator) رکھتا ہے اور شکم میں چڑھوں کی نالیوں کی حرارت کے مقابلے میں درجۂ حرارت کو دو ۲ درجے فارن ہائیٹ کم رکھتا ہے۔ عنفوانِ شباب پر جب لڑکا بالغ ہونے کی عمر کو پہنچتا ہے تو نامکمل نازل خصیہ جو فوطہ میں نہیں آیا ہوتا' دوسرے نازل خصیہ کے مقابلے میں بہت نرم' ڈھیلا (Flabby) اور بمشکل اس کے نصف سے

زائد سائز کے برابر ہوتا ہے اور کمزوری کے سبب اپنا منی بنانے کا فعل بہت کم سرانجام دیتا ہے۔ پھر چند ماہ یا سالوں کے بعد اپنا یہ تھوڑا سا کام بھی ختم کر دیتا ہے۔ اگر دونوں خصیے فوطہ میں نہ اتریں اور شکم میں رکے رہیں تو نوجوان مرد عموماً" بانجھ (Strile) رہ جاتا ہے۔ اس کی منی کے کیڑے (Spermatozoa) مردہ ہوتے ہیں یا یہ نہیں بنتے۔ اگر بلوغت (Adolescence) سے قبل خصیوں کو علاج کے ذریعے یا آپریشن سے فوطہ میں اتار دیا جائے تو اکثر یہ نشوونما پا کر اپنا فعل تسلی بخش طور پر سرانجام دینے لگتے ہیں۔

(ب) ناقص یا بے محل خصیہ

(ECTOPIC / MALDESCENDED TESTIS)

اس عارضہ میں خصیہ ان جگہوں پر لنگر انداز ہوتا ہے۔

(i) کنج ران کی سطحی تھیلی میں (Superficial Inguinal Pouch)

(ii) مقعد اور فوطہ کے درمیانی جگہ سیون میں (Perineum)

(iii) عضو تناسل کی جڑ کے پاس (At Root Of Penis) اور

(iv) ران کی تکون میں (Femoral Triangle)

نامکمل نزول خصیہ کے عارضہ کے برعکس اس عارضہ میں بے محل خصیہ اکثر خوب نشوونما پا لیتا ہے۔ اگرچہ یہ نشوونما پورے طور پر نہیں ہوتی۔ اس میں بڑا خطرہ یہ ہے کہ یہ چوٹ (Injury) کا موجب ہوتا ہے۔

علاج:

☆ خصیوں کا فوطہ میں نہ اترنا: اورم مٹ۔ ٹوبر کولینم - سفیلینم - سورینم۔

☆ خصیے اندر فوطے کے ساتھ چپک جائیں: ٹرنٹولا۔

تفصیلات ادویہ:

اورم مٹ 1M-CM (سونا-Gold) : دبلے پتلے کمزور لڑکوں (Pining Boys) کے خصیے فوطے میں نہ اتریں۔ بچہ پست ہمت، مردہ دل اور کمزور حافظے والا ہو اور اس کے

خصیے سوکھ (Atrophy) گئے ہوں۔ اس دوا کی اونچی واحد خوراکیں زیادہ مفید ہوتی ہیں۔

ٹوبر کولینم 1M : خصیوں کی ابتدائی دق کے باعث شیر خوار بچوں کے خصیے فوطے میں نہ اتریں۔ اگر یہ دوا فیل ہو جائے تو خصیے 1M کی ایک خوراک دیں۔ زمانۂ حمل کے دوران خصیے 1M کی ایک خوراک دینا بچہ کو ایسی قباحتوں سے بچاتی ہے۔

سورینم 1M : شیر خوار لڑکا موروثی آتشک کا شکار ہو' تیسرے درجہ کی آتشک زدہ ماں کے بچے کے خصیے فوطہ میں نہ اترے ہوں' بچے کے جسم سے نکلنے والے تمام اخراجات سخت بدبودار ہوں۔

کیس : لندن کے ڈاکٹر برنٹ لکھتے ہیں کہ ایک عورت اپنے لڑکے کو میرے پاس لائی اور بتایا کہ لڑکا دوسرے لڑکوں کی طرح چاق چوبند نہیں ہے' نہ کھیلتا کودتا ہے اور نہ ہی اس کی آواز لڑکوں جیسی ہے۔ میں نے اس کا معائنہ کیا اور اس کے خصیوں کو اس کے فوطہ میں نہ پایا۔ خصیوں کو فوطہ میں اتارنے کے لئے میں نے سونے (Gold) سے بنا کر دوا اورم مٹ دی' جس سے اس کے دونوں خصیوں فوطہ میں اتر آئے اور وہ دوسرے لڑکوں جیسا چاق چوبند' طاقتور اور بہادر ہو گیا۔ بالغ ہو کر اس نے شادی بھی کی۔

۴۔ خصیوں کی چوٹیں

(INJURIES OF TESTES / CONTUSION)

خصیوں کو چوٹ کم آیا کرتی ہے۔ تاہم کھیل کے میدان میں یا کسی حادثے میں خصیے یا منی کی نالی (Seminal Cord) میں چوٹ آکر کچل جاتی ہے یا پھٹ (Rupture) جاتی ہے۔ جس سے (i) خونی رسولی (Haematocele) پیدا ہو جاتی ہے جو اگر پرانی ہو جائے تو کینسر بن سکتی ہے۔ خونی رسولی خصیے کی غلافی جھلی (Tunica Vaginal) میں یا منویہ نالی میں چوٹ آکر خون جمع ہونے سے بن جاتی ہے۔ (ii) خصیے کی غلافی جھلی (Tunica Albuginea) چر جاتی ہے۔

چوٹ آنے سے فوراً" شدید درد ہوتا ہے جو نہ صرف خصیوں میں ہوتا ہے بلکہ چاروں طرف لپکتا ہوا منویہ نالی (Cord) کے ساتھ ساتھ اوپر کمر اور پشت کو اور نیچے رانوں کے سامنے کی طرف پھیلتا ہے۔ درد کے ساتھ شدید جھٹکے (Shock) اتنے زیادہ ہوتے ہیں کہ مریض موت کے

دروازے پر دستک دینے لگتا ہے۔ اس کے بعد نمایاں ورم لاحق ہو جاتا ہے۔ جس سے خصیے سوکھ بھی سکتے ہیں۔

مجرائی منی (قناتِ منویہ-Vas Deferens) پر اچانک دباؤ یا زور پڑنے (Strain) سے یہ کبھی کبھی پھٹ (Rupture) جایا کرتی ہے۔ اس کا شکم کے اندر والا حصہ متاثر ہوتا ہے اور نائیزہ سے خون بہنے لگتا ہے اور ساتھ ہی کسی قدر بخار ہو جاتا ہے اور زیر ناف شکم میں درد ہوتا ہے اور مجرائی منی کا یہ اندرونِ شکم حصہ سوکھ جاتا ہے۔ شکم کے باہر والا مجرائی منی کا حصہ پھٹ جائے تو خصیے بہت بڑھ جاتے ہیں اور فوطہ میں سیلان خون ہونے لگتا ہے۔ اگر مریض جماع کرے تو نائیزہ میں سے خون جاری ہو جاتا ہے اور خصیوں میں شدید درد اور سوجن ہو جاتی ہے۔

تفصیلات ادویہ :

آرنیکا ۲۰۰ : یہ حاد اور مزمن چوٹوں کے بد اثرات کی بہترین دوا ہے۔ چوٹ سے فوطہ متورم اور عضو میں ارغوانی رنگ کا ورم ہو جائے۔ چوٹ کے بعد خونی رسولی یا فتق (ہائیڈروسیل) ہو جائے۔ خارجی طور پر اس کے لوشن سے دھوئیں۔

کونیم ۲۰۰ : یہ نہایت اعلیٰ دوا ہے۔ اس کو خصیوں میں سختی آنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

کیس : ڈاکٹر کلارک لکھتے ہیں کہ ایک آدمی کے خصیے چوٹ آکر کچلے گئے۔ وہ درد کے مارے لوٹ پوٹ ہو رہا تھا۔ وہ بتاتا تھا کہ تیز، کاٹنے والا درد منی کی نالی سے زیریں کمر میں جاتا ہے اور پھر فوطہ سے عضوِ تناسل کی جڑ میں جاتا ہے۔ کونیم ۲۰۰ دی گئی جس سے ۵ منٹ میں افاقہ ہو گیا اور ۲۰ منٹ میں درد بالکل ختم ہو گیا۔

☆ کیلنڈولہ Q: زخموں کی صورت میں اس کا محلول (ایک حصہ مدر ٹنکچر ۲۰ بیس حصہ پانی میں ملا کر) دھویا جاتا ہے۔

۵۔ خصیہ کا بل کھانا۔ منی کی نالی کا باہم بٹ جانا

(TORSION OF TESTIS / SPERMATIC CORD)

اس عارضہ میں منی کی نالیاں باہم رسی کی طرح بٹ جاتی ہیں۔ عموماً خصیہ فوطہ کے

درمیانی پردہ یا جھلی (Septum Dartos) کے باہر کی طرف کو گھوم (Twist) جاتا ہے اور اس طرح دونوں خصیے اندر سے باہر کی طرف بر عکس صورت میں گھوم جاتے ہیں۔ یہ عارضہ عام نہیں ہے۔ اگر خصیے مکمل طور پر فوطے میں اتر چکے ہوں تو یہ عارضہ لاحق نہیں ہوتا۔ پاخانہ کرتے وقت زور لگانے' بھاری بوجھ اٹھانے اور جماع کرتے وقت تحریک کے سبب عموماً" یہ مرض واقع ہوتا ہے۔ کبھی نیند کے دوران یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ سب سے زیادہ ۱۵ سے ۲۰ سال کی عمر کے مرد اس کا شکار ہوتے ہیں اور اس کے بعد دوسرے نمبر پر شیر خوار لڑکے اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ زیادہ تر مریض کو یکایک چڑھوں اور زیریں شکم میں تیز جانکنی کا سا درد ہوتا ہے۔ تقریباً" ۳۳ فیصد مریضوں کو پہلی علامت کریا زیر ناف شکم میں ہلکا ہلکا ست' ڈل درد ہوا کرتا ہے۔ مریض کو قے آتی ہے۔ ۶ یا زیادہ گھنٹے گزر جانے پر فوطہ کی جلد لال سرخ ہو جاتی ہے۔

علاج:

- ☆ خصیہ کا بل کھا جانا: بیلاڈونا۔ کلکیریا۔ کالو فائیلم ۔ سیلیشیا ۔ نکس وامیکا۔
- ☆ درد یکایک خصیہ سے منی کی نالی و پیٹ جس سے آنتوں میں متلی پیدا ہو: ہے میلس ۔
- ☆ کھلنے' پینے جیسا گولی لگنے جیسا درد ہو' منی کی نالیوں میں صبح کے وقت: فائیٹو لیکا۔
- ☆ منی کی نالی میں سکوڑنے جیسا درد: (۱) نکس وامیکا (۲) کلکیریا (۳) بربرس۔ ایلومینا۔

۲۔ خصیوں کی وریدوں کا پھول جانا۔ دوالی الصّفن

(VARICOCELE)

اس عارضہ میں خصیہ کو معلق رکھنے والے عضلے (Cremaster) کی وریدیں (Veins) اور کبھی خصیہ کی وریدیں پھول کر موٹی ہو جاتی ہیں۔ یہ مرض زیادہ تر ۱۳ تا ۱۵ سال یعنی جوانی کی ابتدائی عمر میں لاحق ہوتا ہے۔ ۹۵ فیصد مریضوں میں بائیں طرف کے عضلات میں یہ مرض ہوتا ہے۔ گرم آب و ہوا میں یہ مرض بہت بار بار عود کرتا ہے اور بڑا تکلیف دہ ثابت ہوتا ہے۔ ساری دنیا میں لمبے قد کے' دبلے پتلے اور آنتوں کے استرخا (ڈھیلاپن-Viscroptotic) والے مردوں کو اکثر یہ مرض ہوتا ہے۔ البتہ کبھی کبھی چھوٹے قد کے' موٹے مرد بھی اس کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اکثر علامات رونما نہیں ہوتیں۔ مگر بعض مریضوں میں ماؤف طرف کھینچنے جیسا درد

(Dragging Pain) ہوتا ہے۔ جو بڑھے ہوئے فوطہ میں خصیوں کی منویہ نالی (Cord) پر زیادہ بوجھ اٹھانے کے باعث ہوتا ہے۔ فوطہ بالخصوص بائیں طرف کا نارمل کی نسبت زیادہ نیچے لٹک جاتا ہے۔ اس مرض دوالی القفن سے مرد بانجھ (Infertile) بھی ہو سکتا ہے۔

دوالی القفن اور تولید منی (Varicocele & Spermatogenesis):

خصیہ فوطہ کے اندر ایک عضلہ تعلیق (کری مسٹر - Cremaster) اور فوطہ کی جلد کے عضلات (Dartos Muscles) کے سہارے لٹکا ہوا ہوتا ہے۔ عضلہ تعلیق فوطے کے اندر معلق خصیوں کو سردی اور گرمی کے دوران کھینچ کر اوپر اور چھوڑ کر نیچے کر دیتا ہے۔ نیز اس کا ایک بڑا کام یہ ہے کہ کسی صدمہ کے ڈر یا دہشت کے وقت اور خطرہ کے خدشہ سے خصوصاً" بچوں میں فوری ردعمل کے ذریعے چڑھوں کے حلقہ (Inguinal Ring) میں خصیوں کو کھینچ لیتا ہے تاکہ یہ محفوظ ہو جائیں۔ فوطہ کی جلد کے عضلات خصیوں کے وزن کو اٹھاتے ہیں اور درجہ حرارت کی تبدیلیوں کو کنٹرول کرتے ہیں' یہ ایک قسم کے حرارت کو خود بخود منظم رکھنے والی مشین (Thermostat) کا سا عمل کرتے ہیں اور مولد منی یا منی میں جرثوموں کی پیدائش (Spermatogenesis) کے لئے تقریباً" ۲.۵ درجے سنٹی گریڈ جسم یا مقعد کے درجہ حرارت (۹۸.۴) سے کم حرارت کو قائم رکھتے ہیں۔ سردی لگ جانے پر یہ خصیوں کو اوپر کھینچ کر شکم کے ساتھ لگا دیتے ہیں تاکہ فوطہ کی حرارت محفوظ رہے اور بہت گرمی کے وقت یہ فوطے کو ڈھیلا کر کے شکم سے دُور کر دیتے ہیں تاکہ فوطہ کی حرارت بڑھ نہ سکے۔ ماہرین نے بتایا ہے کہ خصیہ کی وریدیں پھول جانے کے مرض میں وریدیں خون سے بھر جاتی ہیں۔ جس سے فوطہ کا درجہ حرارت مقعد کے درجہ حرارت سے تقریباً" 0.1 درجے سنٹی گریڈ کم ہو جاتا ہے اور خطرناک حد تک منی کے کیڑوں کی پیدائش کم ہو جاتی ہے۔ چنانچہ مسلسل لنگوٹی باندھے رہنا یا تنگ چست پاجامہ یا پینٹ پہننا سود مند نہیں ہوتا۔

علاج:

☆ فوطہ کی وریدوں کا پھول جانا: (۲) پوڈو فائیلم - پلساٹیلا۔ سلفر۔ سیلشیا - فاسفورک ایسڈ۔ فلورک ایسڈ۔ کلکیریا۔ کالی سونیا۔ لائیکو۔ لیکے سس۔ مرک آیڈ ربرم۔ نکس وامیکا۔ ہے میلس -

☆ چوٹ آنے کے بعد: روٹا۔

خصیہ کی بیماریاں
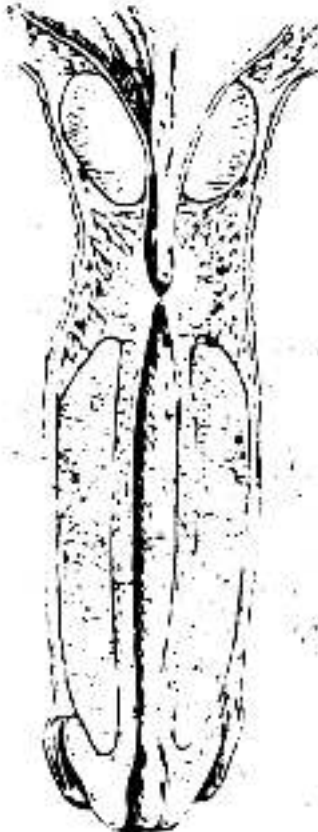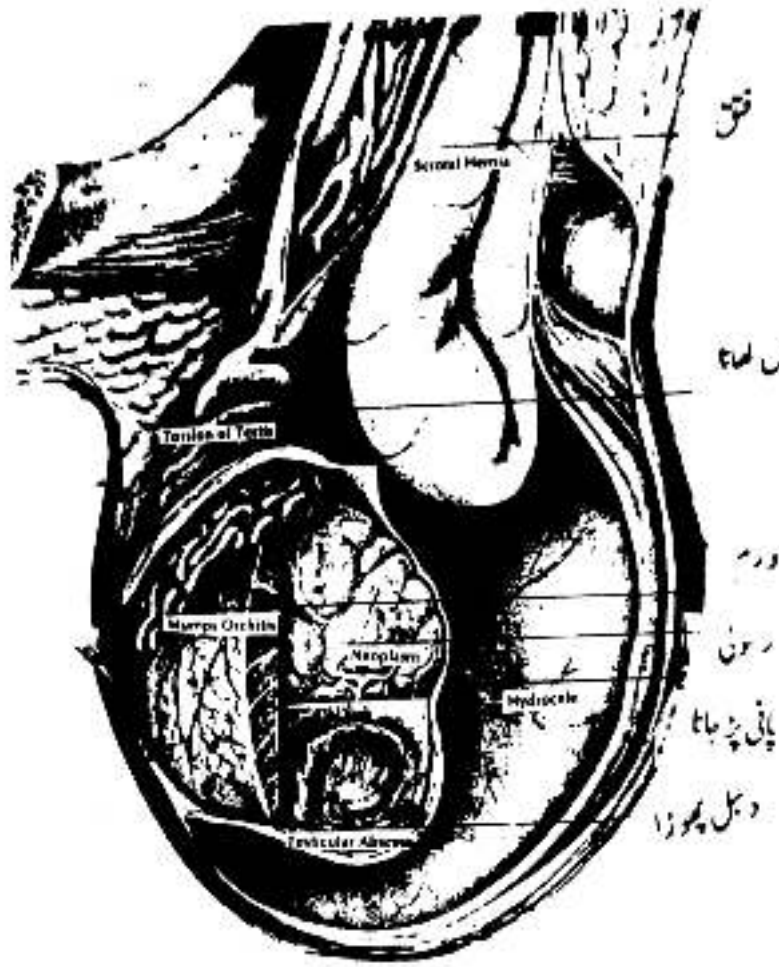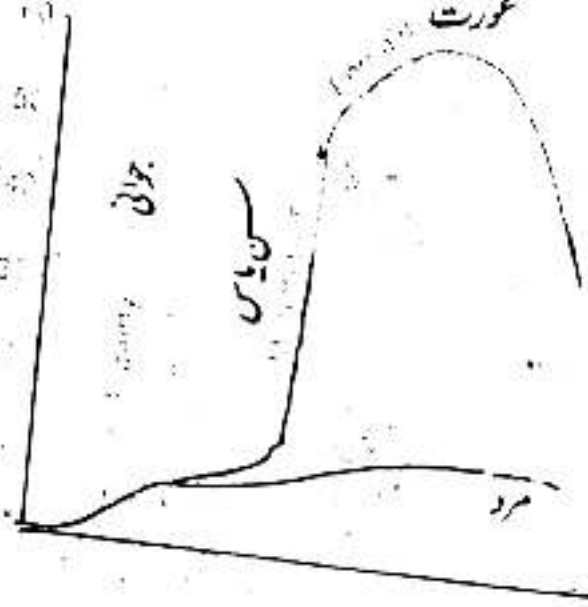
☆ مقامی طور پر اس مرض میں بے میلس لوشن (مدر ٹنکچر ایک حصے میں ۲۰ گنا نیم گرم پانی ملا کر) فوطہ کو دھوتے ہیں یا اس لوشن میں ایک پٹی تر کر کے فوطہ پر رکھتے ہیں۔ یہ خارجی استعمال بے حد مفید ثابت ہوتا ہے۔

۷۔ استسقائے خصیہ (ہائیڈروسیل) (HYDROCELE)

استسقائے خصیہ (ہائیڈروسیل) فوطہ کی عام ترین پلپلی سوجن (Cystic Swelling) ہے۔ خصیہ کی غلافی جھلی (طبقہ صفاق خایہ Tunica Vaginalis) صرف مرد یا مرد جیسے بندروں (Apes) کے خصیوں پر ہوتی ہے۔ اس مرض میں فوطہ کی خصیوں میں (غشائے صفن۔ Membranes of Scrotum) یا خصیوں کے غلافی پردے (Tunica Vaginalis) میں پانی یا پانی جیسا مائع بھر جاتا ہے اور منویہ نالی (Spematic Cord) میں منی کی رطوبت بھر جاتی ہے۔ نوجوان آدمیوں میں اس کا سبب نامعلوم ہے اور مائع صاف ہوتا ہے۔ جو ذرا سا لیسدار ہوتا ہے۔ اس مائع میں ۶ تا ۱۰ فیصد مادہ ٹھوس ہوتا ہے جس میں پروٹین، نمکیات اور کبھی کولیسٹرول شامل ہوتا ہے۔ منویہ نالی میں استسقائے منی (Spermatocele) کے پھٹ جانے (Rupture) کے سبب پیدا ہوتا ہے۔

پیدائشی استسقائے خصیہ (ہائیڈروسیل) کی چار اقسام ہیں اور ان کی وجوہات یہ ہیں۔

۱۔ فوطہ (Sac) کے اندر زیادہ مقدار میں پانی (مائع) پیدا ہونا۔

۲۔ خصیوں کے غلافی پردے میں استسقاء صفن کے پانی کو جذب کرنے میں نقص ہونا۔ یہ ابتدائی استسقا میں عام ترین سبب ہے۔

۳۔ منویہ نالی (سپرمیٹک کارڈ) کے غدود جاذبہ (لمفاوی نظام) کے ذریعے لمف کے اخراج میں رکاوٹ۔

۴۔ پیٹ میں صفاق جھلی کے خلا کے ساتھ مل جانا۔

آپریشن یا حادثاتی چوٹ کے بعد طبقہ صفاق خایہ (Tunica Vaginalis) خون سے بھر کر خونی رسولی (Haematocele) بن جاتی ہے۔ اکثر یہ خون بعد میں جذب ہو جایا کرتا ہے مگر کبھی یہ موٹی دیوار والی مکمل خونی رسولی (ہیموٹوسیل) بن جاتی ہے یا خون صاف خونابی مائع میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ کبھی یہ رسولی اتنی بڑی ہو جاتی ہے کہ اس میں دو گیلن مائع بھرا ہوتا ہے۔

تشخیص مرض:

۹۹ فیصد مریضوں میں استقاء سے خصیے نیم شفاف (Translucent) ہوتے ہیں۔ جس میں سے روشنی تو گزر جاتی ہے مگر اس میں صاف دکھائی نہیں دیتا۔ معائنہ پر اس کو سوجن (Swelling) سے معلوم کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ ابتدائی استقائے خصیہ (Primary Vaginal Hy:): یہ زیادہ تر درمیانی عمر کے یا بوڑھے مردوں میں لاحق ہوتا ہے مگر شروع بچپن کی عمر (شیر خوارگی) میں بھی یہ عارضہ عام ہے۔ منطقہ حارہ کے ممالک میں یہ مرض بالخصوص عام ہے۔ مریض فقط سوجن کی شکایت کرتا ہے اور کبھی مریض اس کے علاج کی طرف راغب نہیں ہوتا حتیٰ کہ فوطہ حجم میں بہت بڑھ جاتا ہے۔ کنج ران کے فتق (ہرنیا۔ Inguinal Harniae) کے پانچ فیصد مریض ایک طرف کے خصیہ کے استقاء (Vagina Hydrocele) کے شکار ہوتے ہیں۔ مشہور انگریز مورخ ایڈورڈ گبن (Edward Gibbon 1737-1794) جس نے کتاب "رومی سلطنت کے زوال و سقوط کی تاریخ" لکھی تھی۔ اس مرض خصیہ کے بڑے استقاء میں بُری طرح مبتلا ہو گیا تھا۔ جب دوسری بار آپریشن سے سوراخ کر کے (Tapping) مائع خارج کیا گیا تو وہ انفکشن کا شکار ہو گیا اور آپریشن کے چند دن بعد ہی وہ مر گیا۔ اکثر ایک خصیہ کا ایک بڑا استقاء (ہائیڈروسیل) کنج ران کے چھوٹے فتق (ہرنیا) کو مبہم بنا دیتا ہے۔ خواہ ہرنیا (چھوٹا فتق) بالخصوص معلوم بھی ہو چکا ہو۔

۲۔ شیر خوار بچوں کا استقائے خصیہ (Infantile Hydrocele):
لازم نہیں کہ یہ مرض شیر خوار بچوں میں ہو۔ خصیوں کی غلافی جھلی (Tunica) اور زائدہ (Processus Vaginalis) دونوں شکم کے اندرونی حلقہ (Ring) تک پھول جاتے ہیں۔ مگر فوطہ کا عام صفاقی خلا (General Peritoneal Cavity) کے ساتھ اس کا تعلق (Connection) نہیں ہوتا۔

۳۔ پیدائشی استقائے خصیہ (Congenital Hy:): زایدہ صفاق کے خلا کے ساتھ پیوستہ ہوتا ہے۔ عموماً "پیوستہ ہونے والا سوراخ اتنا چھوٹا ہوتا ہے کہ فتق (ہرنیا Hernia) پیدا نہیں ہو سکتا۔ جب مریض افقی حالت میں ہو مثلاً "رات کو لیٹے وقت" تو فوطہ (Pouch) میں مائع (Fluid) شکم کے خلا کے اندر غائب ہو جاتا ہے مگر یہ پھر واپس لوٹ آتا ہے جب مریض اٹھ کھڑا ہوتا

ہے۔ استسقائے خصیہ (ہائیڈروسیل) کو انگلیوں سے دبا کر خالی نہیں کیا جا سکتا جیسے کسی "سیاہی کی بوتل (Ink Bottle)" کو الٹا کر کے دبانے سے سیاہی باہر خارج ہو جاتی ہے اور بوتل کو خالی کیا جا سکتا ہے۔ خصوصاً" جب یہ مرض دونوں خصیوں میں ہو تو شکم میں استسقا (جلودھر Ascites) یا صفاق جھلی میں استسقائی دقی ورم کا خدشہ ہو سکتا ہے۔

۴۔ منویہ نالی میں تھیلی دار استسقائے خصیہ (Encysted Hydrocele of Cord) : منویہ نالی کے ساتھ نرم ہموار، بیضوی سوجن یا گلٹی ہو جاتی ہے جسے غلطی سے کم نہ ہونے والا کنج ران کا فتق (ہرنیا) سمجھ لیا جاتا ہے۔ اگر ذرا سی کھنچن (Traction) کے ساتھ گلٹی نیچے کی طرف حرکت کر جائے اور زیادہ متحرک نہ ہو تو پھر یہ منویہ نالی کا استسقا (ہائیڈروسیل آف کارڈ) ہی ہوتا ہے۔

علاج:

☆ استسقائے خصیہ (ہائیڈروسیل): (۱) آیوڈیم۔ ایپس۔ پلساٹیلا۔ روڈوڈنڈران۔ سلیشیا۔ گریفائٹس۔

☆ بائیں خصیہ میں: (۱) روڈوڈنڈران (۲) ویجی ٹیلس۔

☆ پھوڑے پھنسیاں کے غلط علاج سے دب جانے کے بعد: (۲) ابراٹینم۔ کلکیریا (۳) ہیلی بورس۔

☆ سوزاک کے ورم کے بعد: (۲) فاسفورس۔

☆ چوٹ لگ جانے کی وجہ سے: (۲) آرنیکا۔

☆ نملہ (ہرپز) کے دانوں کے ساتھ: (۱) گریفائٹس۔

☆ کم عمر لڑکوں میں: (۱) پلساٹیلا۔ روڈوڈنڈران۔ سیلیشیا (۲) آرسنکم۔ ابراٹینم۔ اورم۔ سلفر۔ کالی کلور۔ کلکیریا سلف۔ کلکیریا کارب۔ گریفائٹس۔

☆ چھوٹے لڑکوں میں پیدائشی طور پر استسقائے خصیہ: روڈوڈنڈران۔

☆ خصیوں میں خونی رسولی (ہیماٹوسیل): (۲) بے میلس (۳) روٹا۔ کونیم۔

۸- اغدیدس کی پلپلی رسولیاں- دویرہ

(CYSTS OF EPIDIDYMIS)

اغدیدس کی دویرہ (Cyst) رسولی کا ہونا ایک عام مرض ہے جس میں بلوری صاف مائع (Crystal Clear Fluid) بھرا ہوتا ہے۔ برعکس اس کے منویہ رسولی (Spermatocele) میں جو کہ پانی کی مانند مائع ہوتا ہے۔ جس میں منی کے کیڑے (Spermatozoa) اور خصیہ کا استقا (Vaginal Hydrocele) میں عنبر کے رنگ کا مائع بھرا ہوتا ہے۔ اغدیدس کی دویرہ رسولیاں عموماً" ادھیڑ عمر کے مردوں کو پیدائشی یا موروثی ہوتی ہیں اور اکثر دونوں خصیوں میں ہوتی ہیں۔ یہ بہت سخت ہوتی ہیں۔ برعکس منویہ رسولی کے کہ اس کی دویرہ (Cyst) نرم ہوتی ہے۔ اغدیدس کی دویرہ میں چھوٹی چھوٹی بہت سی گلٹیاں بھری ہوتی ہیں جو ٹٹولنے سے چھوٹے چھوٹے انگور کے دانوں کے گچھے کی طرح معلوم ہوتی ہیں۔ اغدیدس کی دویرہ رسولیاں خصیے کے پیچھے واقع ہوتی ہیں۔ اور اس کے اندر سے آر پار روشنی نہیں گزر سکتی۔

علاج:

☆ کیسہ دار رسولیاں (Cystic Tumors) : (۱) برائٹا کارب۔ گریفائٹس (۲) برومیم۔ کلکیریا سلف۔ کلکیریا کارب (۳) اگریکس۔ ایپس۔ سلفر۔ سلیشیا۔ نائٹرک ایسڈ۔ ہیپر۔

۹- اغدیدس اور خصیہ کا حاد ورم

(ACUTE EPIDIDYMO-ORCHITIS)

اس مرض میں زیادہ تر اغدیدس میں سوزش ہو جاتی ہے۔ کبھی یہ سوزش بڑھ کر خصیہ میں جا پہنچتی ہے۔ یہ سوزش ثانوی طور پر بائیزہ (یورتھرا) غدہ مثانہ (پراسٹیٹ) اور کیسۃ المنی (Seminal Vesicles) میں انفیکشن کے نتیجے میں ہوا کرتی ہے۔ انتہائی حاد ورم غدہ شدید صورت ہوتی ہیں۔ پھر چند دن بعد پٹھوں میں ہلکا ہلکا درد ہوتا ہے اور بخار ہو کر ورم اغدیدس کا

آغاز ہو جاتا ہے۔ جس سے خصیوں میں شدید درد اور تیزی سے سوجن ہو جاتی ہے۔ فوطہ سرخ چمکدار اور سوج جاتا ہے۔ اغدیس فوطہ کی جلد کے ساتھ چپاں ہو جاتا ہے اور نرم ہو کر بعد میں رطوبت نکلنے لگتی ہے۔ اغدیس کی دق (ٹی بی) میں بھی حاد ر شدید ورم پیدا ہو جاتا ہے۔ ابتدا میں یہ مرض نقرس اور بائی کے مزاج والے لوگوں کو ہوتا ہے کبھی خود بخود لاحق ہو جاتا ہے۔

گلسوؤں (کن پیڑے۔ Mumps) سے یہ ورم لاحق ہوتا ہے۔ تقریباً" ۱۸ فیصد بالغ مرد گلسوؤں کے مرض کا شکار ہوتے ہیں۔ کرمل غدود (Parotid) کے متورم ہونے پر عموماً" یہ خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔ خصیے سوج جاتے اور درد کرنے لگتے ہیں۔ نصف مریضوں میں کم و بیش خصیے سوکھ (Atrophy) جاتے ہیں۔

گلسوؤں کے علاوہ ٹائیفائیڈ بخار یا دیگر نقاطی (دانے نکلنے والے) بخاروں کے بعد بھی اغدیس و خصیہ کے ورم کا مرض لاحق ہو جاتا ہے۔

علاج:

☆ اغدیس میں ورم: (ا) پلساٹیلا۔ روڈوڈنڈران۔ سپونجیا (۲) اورم۔ چائنا۔ میڈورنیم۔
☆ خصیوں میں ورم: (ا) آرنیکا۔ ایکونائٹ۔ بنٹیشیا۔ پلساٹیلا۔ رسٹاکس۔ روڈوڈنڈران۔ سپونجیا۔ کلیمیٹس۔ کونیم (۲) آرسنکم۔ ارجنٹم نائٹ۔ اورم۔ بربرس۔ بیلاڈونا۔ پلمبم۔ چائنا۔ سٹافی سگریا۔ فائیٹولیکا۔ کالی آئیڈ۔ لائکو۔ مرک۔ نائٹرک ایسڈ۔ نکس وامیکا۔ نیٹرم میور۔
☆ دائیں خصیے میں ورم: (ا) روڈوڈنڈران۔ کلیمیٹس (۲) پلساٹیلا۔
☆ بائیں خصیے میں ورم: (ا) پلساٹیلا (۲) روڈوڈنڈران۔
☆ خصیے میں ورم رات کے وقت، بستر کی گرمی سے زیادتی ہو: (ا) کلیمیٹس۔
☆ ورم دائیں سے بائیں خصیے کو جائے: سپونجیا۔
☆ چوٹ آجانے سے خصیے میں ورم: (ا) آرنیکا (۲) پلساٹیلا۔ کونیم۔ ہیمیلس۔
☆ سوزاک دب جانے سے خصیوں میں ورم: (ا) اگنس۔ پلساٹیلا۔ کلیمیٹس۔ میڈورنیم (۲) روڈوڈنڈران۔ سپونجیا۔ کالی سلف۔ کالی کلور۔ کونیم۔ مرک۔ مزریم۔

نائٹرک ایسڈ ۔ ہے میلس ۔

☆ خصیوں میں مزمن ورم: (۱) روڈوڈنڈران۔

☆ خصیوں میں سوجن سخت، بلا درد: برومیم۔

☆ خصیوں میں سوجن دردناک: (۲) آرسنکم ۔ کینتھرس (۳) رسٹاکس۔ پلمبم ۔

☆ خصیوں میں سوجن شہوت روکنے سے: (۲) آیوڈیم۔

☆ خصیوں میں سوجن اندیدس پھولنے کے ساتھ: سپونجیا ۔ سلفر۔ کاربونیم سلف۔

☆ خصیوں میں سوجن، گلسوؤں (Mumps) سے : (۱) پلسا ٹیلا (۲) جبورنڈی۔ کاربالک ایسڈ۔ مرک۔

☆ اندیدس میں سختی پیدا ہو جائے: (۱) روڈوڈنڈران۔ سپونجیا (۲) ورم۔ میڈورینم۔

مقامی طور پر متورم اندیدس پر گالتھیریا (ہری بھری) کالوشن (مدر ٹنکچر احصہ میں ۹ حصے ملا کر) یا اس کا روغن (ایک حصہ مدر ٹنکچر میں نو حصے روغن زیتون ملا کر) لگانا بہت مفید ہوتا ہے یا اس کے مدر ٹنکچر احصہ کو ۹ حصے گلیسرین یا سفید ویسلین میں اچھی طرح ملا کر گلیسرول یا مرہم تیار کر کے خارجی طور پر ورم کی جگہ پر لگانا بہت سود مند ہوتا ہے۔

۱۰۔ خصیوں کی دق۔ دقی مزمن ورم خصیہ

(CHRONIC TUBERCULOUS ORCHITIS)

تقریباً" ۹۰ فیصد مزمن ورم خصیہ کے مریض دق سے متاثر ہوتے ہیں۔ اور بہت سے مریضوں میں خفیہ انداز میں عیارانہ یہ مرض شروع ہوتا ہے۔ خصیہ میں ذرا سے ہلکے ہلکے درد یا معمولی سی چوٹ آنے پر سوجن سے مریض کی توجہ ادھر مبذول ہوتی ہے۔ شروع میں برنج (اندیدس) کے نچلے حصے "گلوب ررد صغیرہ (Globus Minor) میں ایک الگ الگ، سخت، قدرے دکھنے والی گلٹی (Tender Nodule) ظاہر ہوتی ہے۔ کبھی شاذونادر یہ گلوب کبیر (Globus Major) میں بھی ہو جاتی ہے۔ جب یہ مرض بڑھ جاتا ہے تو دوسری ایسی گلٹیاں رونما ہو جاتی ہیں اور بالآخر سارا اندیدس ان سے بھر جاتا ہے اور ٹٹولنے سے ایک سخت، ناہموار پتھریلا اکثر بے درد، گولہ (Mass) خصیے کے پیچھے محسوس ہوتا ہے۔ ۳۰ فیصد مریضوں میں ثانوی ڈھیلا استقائے خصیہ پایا جاتا ہے۔ کبھی دقی دانوں (ٹوبر کلز) کے سبب ماؤف جانب کی قنات منویہ

مخصوص مزمن انفکشن
Chronic specific infections
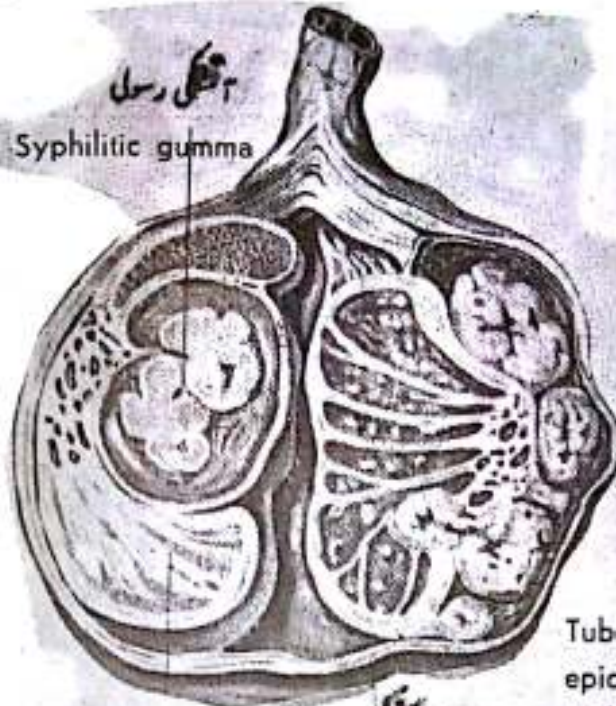
(Vas Deferns) تسبیح کے دانوں کی طرح (Beaded) بن جاتی ہے۔ ترقی یافتہ کیسوں میں غدہ مذی کے اندر ایک یا زیادہ علیحدہ علیحدہ گلٹیاں (Nodules) پیدا ہو جاتی ہیں۔ ۲۰ فیصد مریضوں میں فوطے کے نیچے اور پیچھے ایک ٹھنڈا دنبل (نہ پکنے والا پھوڑا) بن جاتا ہے یا ایک رسنے والا سوراخ (Sinus) ہو جاتا ہے جو کئی بار مندمل ہوتا اور پھر ہرا ہوتا رہتا ہے۔ چند ماہ یا ایک سال کے لگ بھگ اس کا علاج نہ کیا جائے تو پہلو کے مقابل والا غدیدہ بھی اسی طرح مبتلائے مرض ہو جاتا ہے۔ خصیہ کا جسم کئی سال یعنی طویل عرصہ تک اس مرض دق کا شکار نہیں ہوتا۔

علاج:

☆ خصیوں کی دِق (ٹوبر کلز) : (۱) آئیوڈیم۔ پلسا ٹیلا۔ ٹوبر کولینم۔ سلیشیا (۲) ارجنٹم نائٹ۔ پٹرولیم۔ زنکم۔ سٹافی سیگریا۔ سورینم۔ فاسفورک ایسڈ۔ لائیکو۔ مرک۔ نائیٹرک ایسڈ۔

۱۱۔ آتشکی ورم خصیہ (SYPHILITIC ORCHITIS)

اس مرض میں آتشک کا حملہ خصیہ کے جسم پر ہوتا ہے۔ اس کی تین اقسام ہیں جن کی تفصیل اگلے ایک باب میں آتشک کے تحت دیکھیں۔

۱۔ دونوں خصیوں کا آتشکی ورم (Bilateral Orchitis) :
موروثی یا پیدائشی آتشک میں دونوں خصیے متورم ہو جاتے ہیں۔

۲۔ محلی تقلیب (متعلقہ جگہ پر ریشے بننا) (Interstitial Fibrosis):
دونوں خصیوں میں قدرے سخت 'بے درد' سوجن ہو جاتی ہے۔ خصیہ سائز میں نہیں بڑھتا۔

۳۔ خصیے (Gumma): یہ گوند نما آتشک ثلاثی کے سوزشی مادہ کے جمع ہو جانے سے بے قاعدہ نرم رسولی معرض وجود میں آتی ہے۔ یہ ایک ہی خصیہ میں پیدا ہوتی ہے۔

علاج:

☆ دیکھئے آتشک کے تحت۔ (امراض خبیثہ کے تحت)

۱۲۔ جذامی ورم خصیہ (کوڑھی کا سوکھا ہوا خصیہ)

(LEPROUS ORCHITIS)

اس مرض میں ۲۵ فیصد کوڑھی مرد مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ان کے خصیہ سوکھ جاتے ہیں (Atrophy)۔ ان مریضوں میں ۲۰ فیصد ایسے مرد ہوتے ہیں جن کے پستان بڑھ کر عورتوں کے پستانوں کی طرح ابھر آتے ہیں۔ جسے اصطلاحاً "تضخم مردانہ پستان (Gynaecomazia/Gynaecomastia)" کہتے ہیں۔ اس کا مفصل بیان آگے آئے گا۔

علاج:

☆ خصیوں کا سوکھ جانا: (۱) کالی آیڈ (۲) آیوڈیم۔ اورم۔ جلسی میم۔ کاربوانی۔ کیپسیکم۔ ہائیڈروفوبنیم۔

☆ مرد کے پستان عورتوں کے پستانوں کی طرح ابھر آئیں: مرک سال۔
تفصیلات ادویہ کے لئے دیکھئے "مردانہ بانجھ پن" کے تحت۔

۱۳۔ فتق خصیہ (HERNIA TESTIS)

پیٹ کے نیچے جلد کے اندر دیوار شکم میں ایک راستہ یا سوراخ ہوتا ہے جس میں سے منویہ نالی (سپرمنک کارڈ) گزر کر فوطہ میں جاتی ہے۔ یہ راستہ دونوں طرف ہوتا ہے۔ کبھی یہ راستہ زیادہ کھل جانے کی صورت میں آنتوں کے کچھ حصے پیٹ میں اتر کر اس راستے سے فوطہ کے اندر چلے جاتے ہیں۔ اس کو فتق یا ہرنیا کہتے ہیں۔ عموماً لیٹ جانے سے فتق ٹھیک ہو جاتا ہے کیونکہ آنتیں پیٹ میں واپس چلی جاتی ہیں۔ کبھی کبھی آنتیں پھنس کر رہ جاتی ہیں اور لیٹنے سے واپس پیٹ میں نہیں جاتیں۔ حالت کو "فتق مخنوق" (پھنسا ہوا فتق- Strangulated Hernia) کہتے ہیں۔ یہ ایک خطرناک مرض ہے۔ اس صورت میں شدید درد ہوتا ہے۔ بخار ہو جاتا ہے اور قے ہونے لگتی ہے۔ پاخانہ رک جاتا ہے۔ یعنی آنتوں میں رکاوٹ کی علامات پیدا ہونے لگتی ہیں۔

علاج:

☆ فتق- کنج ران کا: (۱) نکس وامیکا- لائکو (۲) ایم سیپا- اوپیم- ایلومینا- ویجی ٹیس-

رسٹاکس۔ زنکم۔ سپائی جیلیا۔ سلفر۔ سلفیورک ایسڈ۔ سیلیشیا۔ کاربوانی۔ کاربوٹج۔ کافیا۔ کاکولس۔ کلکیریا۔ میگنیشیا کارب۔ میورئک ایسڈ۔ نائٹرک ایسڈ۔ وریٹرم (۳) سارم۔ اسکیولس۔ امونیم میور۔ اورم۔ ایپس۔ بربرس۔ پٹرولیم۔ پرونس۔ تھوجا۔ زینتھا۔ سارسپریلا۔ سٹافی سیگریا۔ سورینم۔ فاسفورس۔ کاکولس۔ کالوسنتھ۔ کلکیریا آرس۔ کیپسیکم۔ لیکیسس۔ ملی فولیم۔

☆ پھنسا ہوا فتق: (۱) اوپیم۔ بیلاڈونا۔ نکس وامیکا (۲) ایلم سیپا۔ پلمبم۔ نوبیکم۔ ڈیجی ٹیلس۔ سلفر۔ سلفیورک ایسڈ۔ کاربوج۔ کافیا۔ کاکولس (۳) آرسنکم۔ اپیکاک۔ ایکونائٹ۔ ایلومینا۔ رسٹاکس۔ فاسفورس۔ لیکیسس۔ ملی فولیم۔ وریٹرم البم۔

☆ دردناک: (۲) ایلومینا۔ سیلیشیا (۳) ورم۔ سائیکوٹا۔ فاسفورس۔ کاکولس+

☆ ذکی الحس (Sensitive): (۱) لیکیسس (۲) بیلاڈونا (۳) سیلیشیا۔ نکس وامیکا۔

☆ ورم کے ساتھ: آئیوڈیم۔ اوپیم۔ ایکونائٹ۔ برئیٹا کارب۔ سلفر۔ نکس وا+

☆ ورمی قے کے ساتھ: (۲) نوبیکم (۳) آرسنکم۔ ایکونائٹ۔ بیلاڈونا۔ لیکیسس۔ وریٹرم۔

☆ سوئیاں چبھیں: سیپیا۔

☆ بچوں میں فتق: (۱) اورم مٹ (۲) نائٹرک ایسڈ (۳) سائینا۔ لائکو۔ نکس وامیکا۔

☆ بچوں میں فتق دائیں طرف: اورم۔ لائکو۔

☆ بچوں میں فتق بائیں طرف: نکس وامیکا۔

۱۴۔ خصیوں کا سوکھ جانا۔ اطروفیا

(ATROPHY OF TESTES)

اس مرض میں مرد کے خصیے سوکھ کر چھوٹے ہو جاتے ہیں۔

خصیوں کے سوکھ جانے کے کئی اسباب ہیں۔ مثلاً:-

ا۔ پیدائشی نشوونما نہ ہونا: جیسے خصیے پیدائش سے ہی شکم کے اندر اٹک جائیں یا (بڑے (جوانی پر) فوطہ میں اتریں۔

۲۔ ورم (Inflamation): خصیے یا اندیدس میں سوزش ہونے کے سبب اکثر

خصیے سوکھ جاتے ہیں کہ زخموں کی سکڑن سے رگیں دب جاتی ہیں۔ ایسا بھی گلسوؤں کے ورم خصیہ کے بعد ہوتا ہے۔ خصوصاً بالغ مردوں میں۔ نیز آتشک کے مرض میں بھی ایسا ورم خصیہ ہوتا ہے۔

۳۔ ناقص غذا (Impaired Nutrition): وریدوں کے پھول جانے (Varicocele) یا فتق (ہرنیا) کے آپریشنوں کے بعد شریانوں سے خون کی رسد میں کمی کے باعث خصیے سوکھ جاتے ہیں۔

۴۔ مزمن اجتماعِ خون (Chronic Congestion): خصیہ کی وریدیں پھولنے کے ذریعے خصیوں میں مزمن اجتماع خون سے خصیے کمزور ہو کر سوکھ جاتے ہیں۔ اگر دونوں خصیے سوکھ جائیں تو مرد بانجھ اور بے اولاد ہو جاتا ہے۔ مرد جو پہلے نوجوان اور صحت مند ہوتا ہے۔ اداس، افسردہ، غمگین، حوصلہ ہارا ہوا، سوداوی اور مالیخولیا کے مزاج کا ہو جاتا ہے۔

۵۔ کثرت جلق و جماع: جلق، اغلام یا مباشرت کی بہت زیادہ زیادتی کے باعث منی ضائع ہوتی رہتی ہے۔ جس سے خصیے کمزور اور ناکارہ ہو کر سوکھ جاتے ہیں۔

۶۔ کوڑھ: کوڑھ یا جذام میں مبتلا شخص کے خصیے بھی سوکھ جاتے ہیں۔ جس کا ذکر پچھلے صفحات میں ابھی گزرا ہے۔

علاج:

☆ خصیے سوکھ جائیں: (۱) کالی آئیڈ (۲) آئیوڈیم۔ اورم مٹ۔ جلسی میم۔ کاربوانی ملس۔ خصیے۔ ہائیڈرو فونیم (۳) انٹی مونیم کسی ڈیم۔ برینا کارب۔ یوفو۔ پلمبم۔ زنکم۔ سٹانی سیگریا۔ کاربونیم سلف۔ میفائٹس۔

☆ جب پیدائشی طور پر فوطہ میں نہ اتریں: اورم مٹ۔ نوبر کولینم۔ سفلینیم۔ سورینم۔

☆ جب ورم ہو: (۲) اورم۔ پلمبم۔

☆ گلسوؤں کے زہر سے: (۱) پلسانیلا (۲) آرسنکم۔ کاربوج۔ رسٹاکس۔ جبورنڈی۔ کاربالک ایسڈ۔ مرک۔ نکس وامیکا۔

☆ آتشک کے زہر سے: (۱) اورم۔ آئیوڈیم۔ سنابرس۔ کونیم۔ کلیمیٹس۔ پلسانیلا۔ نائٹرک ایسڈ۔ لائکو۔ مرک۔ تھوجا۔ سفلینیم۔ ہیپر۔

☆ سوزاک دب جانے سے : (ا)اگنس - پلساٹیلا- روڈو ڈینڈران- کلیمیٹس- میڈورینم- کونیم- مرک- نائیٹرک ایسڈ- بے میلس -
☆ ناقص غذا یا کمی غذا سے: آئیوڈیم- کالی آئیڈ- کونیم- سکیل کار- سٹافی سیگریا-
☆ کثرت جلق و جماع سے: (ا)سٹافی سیگریا-

تفصیلات ادویہ کے لئے دیکھیں "مردانہ بانجھ پن" کے تحت-

۱۵- خصیہ کی رسولیاں

(TUMOURS / NEOPLASMS OF TESTIS)

خصیے کی تقریباً ۹۹ فیصد رسولیاں خبیث (سرطانی یا کینسر والی) ہوتی ہے- صرف ۱ فیصد سادہ غیر سرطانی رسولیاں ہوتی ہیں اور نوجوان مردوں میں کینسر کی یہ عام ترین شکلیں ہوتی ہیں- جن کے خصیے پیدائش کے وقت فوطے میں نہ اترے ہوں' ان میں کینسر کا یقینی سابقہ رجحان ہوتا ہے-

خصیے میں پائی جانے والی رسولیوں کی تقسیم یہ ہے:(Types of Tumours)

۱- منویہ رسولی(Seminoma) : ۴۰ فیصد
۲- بدوضع رسولی(Teratoma) : ۳۲ فیصد
۳- مخلوط (منویہ و بدوضع) (Combined) : ۱۴ فیصد
۴- خلالی رسولی(Intterstitial) : ۱.۵ فیصد
۵- لمفاوی رسولی(Lymphoms) : ۷ فیصد
۶- دیگر رسولیاں(Others) : ۵.۵ فیصد
ٹوٹل (کل) ۱۰۰ فیصد

مزید تفصیل اور علاج کے لئے ہماری کتاب "کینسر کے رُوپ اور بہروپ اور ان کا علاج" کا مطالعہ فرمائیں-

علاج:

☆ خصیہ کا کینسر: سپونجیا -
☆ خصیہ کی لحمی رسولی (سارکوسیل- Sarcocele):(ا) اورم (۲) بھسا :

☆ ☆ ☆

باب 5

اعضائے جنسی کے غدد کی بیماریاں

(DISEASES OF GLANDS)

(الف) خزائن منی کے عوارض

(AFFECTIONS OF VESICULAE SEMINALES)

۱۔ حاد ورم خزائن منی (ACUTE VESICULITIS)

یہ مرض عام نہیں ہے۔ یہ اکثر غدہ مثانہ کے ورم (Prostatitis) کے ساتھ سوزاک کی پیچیدگی کے طور پر لاحق ہوتا ہے۔ اس مرض میں سیون کے اندر گہرائی میں درد ہوتا ہے اور ساتھ ہی مثانے کی گردن میں جلن اور بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی ہے۔ پاخانے کے وقت درد ہوتا ہے۔ خزائن منی بڑھ جاتے اور دکھتے ہیں۔ اگر ان میں پیپ پڑ جائے تو ایک دنبل پھوڑا بن جاتا ہے جو بالعموم مبرز (Rectum) میں اور کبھی مثانے یا صفاقی خلا (Peritoneal Cavity) میں پھٹ جاتا ہے۔ سوزاک کے علاج کے ساتھ یہ عارضہ بھی ختم ہو جاتا ہے۔

کبھی یہ مرض غدہ مثانہ کے ورم کے ہمراہ پرانا (کرانک) ہو جاتا ہے اور اس کی ایک بڑی وجہ پرانا سوزاک (قرحہ - Gleet) ہے اس کے سبب بار بار منی کا انزال یا احتلام (Seminal Emission) اور مستقل الیستادگی (Priapism) ہوا کرتی ہے۔ اس سے بہت سا درد اکثر کمر میں منعکس ہوتا ہے۔

علاج:

☆ منی کی نالیوں (سپرمیٹک کارڈز) اور خزائن منی کا متورم ہو جانا: (۱) پلسائیلا۔ سپوبجیا۔

(۲) بربرس۔ روڈوڈنڈران۔ سفلینیم (۳) آرنیکا۔ سورینم۔ کالی کارب۔ کلکیریا۔
تھس وامیکا۔ بے سیلس۔

۲۔ خزائن منی کی دق (TUBERCULOSIS)

خصیوں کی دق بڑھ کر خزائن منی کو لگ جاتی ہے جس طرح غدہ مثانہ اور مثانے کی جڑ (Base) کی دق ہوتی ہے۔ خزائن بڑھ کر موٹے ہو جاتے ہیں اور پک کر ان میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ دنبل مثانے یا مبرز میں پھوٹتا ہے یا دونوں میں ایک ناسور پھوڑا (Fistula) بن جاتا ہے۔

علاج:

☆ خزائن منی اور منی کی نالیوں (سپرمیٹک کارڈز) کی دق: (۱) پلساٹیلا۔ سپونجیا۔ سلیشیا۔ (۲) آئیوڈیم۔ سٹانی سیگریا۔ فاسفورس۔ کالی کارب۔ گریفائٹس۔ مرک۔ نائیٹرک ایسڈ۔

(ب) غددِ وُدی کے عوارض

(AFFECTIONS OF COWPER'S GLANDS / BULBO-URETHRAL GLANDS)

یہ دو چھوٹے چھوٹے غدود ہیں جو مرد کی پیشاب کی نالی نائیزہ کے ساتھ منسلک ہوتے ہیں۔ مباشرت کے دوران ان میں سے ایک لیسدار مادہ وُدی (Cowper's Fluid) خارج ہو کر نائیزہ کو تر (چکنا۔ Lubricate) کر دیتا ہے تاکہ منی بآسانی کود کر دور رحم کے اندر جا گرے۔ نیز پیشاب کی نالی میں جو پیشاب کے قطرے اٹکے رہ جاتے ہیں۔ وُدی ان قطروں کو بے اثر (Neutralize) بنا دیتی ہے۔

عورتوں کی مہبل (Vagina) کے منہ پر بھی ایسے ہی دو غدد برتھولین غدد (Bartholin's Glands) ہوتے ہیں جو لعابی مادہ خارج کر کے جماع کے وقت مہبل کو تر کر دیتے ہیں تاکہ عضو کے مہبل میں داخل ہونے میں آسانی ہو۔ علاوہ ازیں عورتوں میں بظر کے بالکل نزدیک دو غدد (Skene's Glands) ہوتے ہیں جو ایک کھاری (Alkaline) مادہ خارج

کرتے ہیں اور یہ جماع کے دوران دلیز فرج(Vestibule) میں پیشاب کے اٹکے ہوئے قطرات (Vetiges)کو بے اثر کردیتے ہیں اور اس طرح منی کے جرثومے (Spermatozoa)پیشاب کے تیزاب کے اثر سے تباہ ہونے سے بچ جاتے ہیں۔ (ان کا بیان آگے امراض زنانہ میں آئے گا) (نوٹ)غدہ اور غدود' غدد کے الفاظ کی جگہ آئے ہیں۔ غدود غدہ کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ صحیح لفظ غدہ(Gland)ہے اور اس کی جمع غدد (Glands)ہے۔

غدہ وُدی کو ان عوارض کا سامنا ہوتا ہے:-

1. ورم غدد ودی (Cowperitis): غدد ودی میں جب سوزش (التہاب۔ورم (Inflamation - ہو جائے تو ان کو ٹٹولنے یا دبانے سے ان میں سخت درد (Excruciating Pain)ہوتا ہے۔

علاج:

☆ ورم غدد ودی: بیلاڈونا۔ مرک۔ فاسفورس۔

تفصیلات ادویہ:

بیلاڈونا ۳۰ : سوزش کے لئے بہترین دوا ہے۔ اگر ضرورت پڑے تو یہ تینوں ادویہ باری باری چار چار گھنٹے بعد دیں۔

2. کیسہ دار رسولی (Cyst): غدہ ودی کی کیسہ دار رسولی پیشاب کی نالی تائیزہ سے ابھر کر پیشاب میں رکاوٹ ڈال دیتی ہے یا پھر سیون کے سامنے والے حصہ کے ایک طرف سوجن (Swelling)پیدا کردیتی ہے۔

علاج : (ا) برٹا کارب۔ سیشیا۔ کلکیریا کارب۔

پہلے چند دن برٹا کارب ۳۰ کو آزمائیں۔ اگر یہ فیل ہو جائے تو سلفر ۳۰ کی ایک خوراک دے کر ہفتے بعد کلکیریا ۳۰ اور سیشیا ۳۰ باری باری چار چار گھنٹے کے وقفے سے دیں۔

3. ناسور (Fistula): غدہ ودی میں دنبل پھوڑا (Abscess) پیدا ہو کر خود بخود پھٹ جاتا ہے اور ناسور کی طرح منہ بن جاتا ہے جس میں سے رطوبت رستی ہے۔

☆ علاج : کلکیریا کارب ۳۰۔ سیلیشیا ۳۰ کو ہر چار چار گھنٹے کے وقفے سے دیں۔ جب پیپ خارج ہو جائے مگر رِستی رہے تو کلکیریا سلف 6X تین تین گھنٹے بعد دیں۔ یہاں تک کہ مواد خشک ہو جائے۔

(ج) غدہ مذی (غدہ مثانہ) کے عوارض
(AFFECTIONS OF PROSTATE GLAND)

۱۔ حاد ورم غدہ مذی (ACUTE PROSTATITIS)

عموماً" یہ مرض حاد یا مزمن سوزاک کے نتیجے میں واقع ہوتا ہے۔ کبھی یہ مرض رکاوٹ والے اور گلے سڑے پیشاب کی جلن سے، یا پیشاب کی سلائی (کیتھٹر) کے بار بار استعمال سے اور تضیق نائیزہ (Stricture) کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے نیز کہا جاتا ہے کہ یہ مرض ٹھنڈے پتھر یا شبنم آلود گھاس پر بیٹھنے کے بعد سیون پر ٹھنڈک یا مرطوبیت لگ جانے سے بھی لاحق ہو جاتا ہے۔ ورم ہونے کے بعد پیپ پڑ کر پھوڑے کی شکل بن سکتی ہے۔

علامات : گہرائی میں درد ہوتا ہے جو گردن مثانہ تک جاتا ہے۔ سیون کے اردگرد بوجھ اور بھراؤ کا احساس ہوتا ہے اور درد عضو تناسل کے سر (حشفہ) میں منعکس ہوتا ہے۔ بار بار دردناک پیشاب آتا ہے اور پاخانہ کرتے وقت کافی تکلیف کا سامنا ہوتا ہے۔ جب غدہ مذی متورم ہو کر سائز میں بڑھ جاتا ہے تو درد تیز سے تیز تر ہو جاتا ہے اور تمام جسمانی حرکات، بیٹھنا اٹھنا وغیرہ بہت دشوار ہو جاتی ہیں۔ معائنہ سے غدہ بڑھا ہوا گرم اور دردناک محسوس ہوتا ہے۔ اس کے بعد پک کر پیپ پڑ جاتی ہے اور اب پیشاب میں رکاوٹ ہونے لگتی ہے۔ جب دنبل پھٹ جاتا ہے تو پیپ نائیزہ یا مبرز میں آ جاتی ہے۔ کبھی اس کے نتیجے میں مبرز (Rectum) یا سیون میں ناسور (Fistula) بن جاتا ہے۔ عموماً" مزاجی خرابیاں اور بخار بھی اس کے ہمراہ واقع ہو جاتا ہے۔

علاج:

☆ حاد ورم غدہ مذی : (۱) ایپس ۔ پلساٹیلا۔ چمافیلا (۲) پئرولیم۔ تھوجا۔ ڈیجی

ٹیس - سٹائی سیگریا - سلفر - سیلیشیا - سیپیا - سفلینیم - فاسفورک ایسڈ - کاسٹیکم - کالی ہائی - کوپے وا - کونیم - کیپسیکم - کیوبے با - لائکو - مرک - نکس وامیکا - ہیپر (۳) آرنیکا - اسکیولس - اگنس - ایلومینا - بووسٹا - بیلاڈونا - پالی گونم - پریرا - زنکم - سیبل سرولاٹا - سلفیورک ایسڈ - سینی شو - کنابس انڈیکا - کیکٹس - کینتھرس - لیلیئم - لیکے سس - لیلیئم ٹائگر - مرک ڈلسس - میڈورینم - ہپوزین -

۲- مزمن ورم غدہ مذی (CHRONIC PROSTATITIS)

یہ مرض غالباً "سوزاک کے بعد مزمن زخم (گلیٹ Gleet) کے عام ترین اسباب میں سے ایک ہے اور ایک شدید حملے کے نتیجے میں واقع ہوتا ہے - یہ تضیق (سٹرکچر) کے نتیجے میں بھی ہو جاتا ہے - اس کی علامات یہ ہیں:

سیون کے آس پاس بوجھ اور بھراؤ کا احساس ہوتا ہے - اور ساتھ ہی مثانے میں جلن اور ذکر کے آخری سرے حشفہ میں انعکاسی درد ہوتا ہے جو اجتماع خون والے اور ذکی الحس غدہ مذی کے اوپر مثانہ کے بھنچ جانے کی وجہ سے ہوتا ہے - جریان مذی یعنی ایک لیسدار مادے والا چمکدار مائع (Viscid Glairy Fluid) جو کچے انڈے کی سفیدی کی مانند دکھائی دیتا ہے اور جریان مذی (Prostatorrhoea) کہلاتا ہے اکثر موجود ہوتا ہے - پیشاب کے اندر مخاط (میوکس) کے باریک دھاگے عموماً" تیرتے ہوتے ہیں - جو غدہ مذی کی نالیوں (Ducts) کے مخاطی چربوں (Mucous Casts) کے تشکیل پا جانے کی وجہ سے ہوتے ہیں - بذریعہ مبرز معائنے سے غدہ بڑھا ہوا اور نازک و دردناک (Tender) محسوس ہوتا ہے بعد میں مزمن پیپ پڑ جاتی ہے ٹپک کر دنبل نائیزہ یا مبرز میں پھٹ جاتا ہے اور سیون میں پھوڑے کا منہ بن جاتا ہے -

علاج:

☆ مزمن ورم غدہ مذی - سوزاک دب جانے سے: (۱) تھوجا - نائیٹرک ایسڈ (۲) پلزولیم - پلساٹیلا - ڈیجی ٹیلس - سلفر - سیپیا - کوپے وا - مرک - میڈورینم - نکس وامیکا (۳) بیلاڈونا - سٹائی سیگریا - کیوپرم -

☆ سیون میں دنبل سے ناسور بن جائے: (۱) سیلیشیا - نائیٹرک ایسڈ -

☆ (تفصیلات ادویہ آگے دیکھیں)

۳۔ غدہ مذی کا بڑھ جانا (ENLARGEMENT OF PROSTATE GLAND / PROSTATISM)

اس مرض کو "بوڑھے مردوں کا تضخم غدہ مذی" (Senile Hypertrophy) بھی کہتے ہیں کیونکہ اس مرض میں اکثر ۵۰ سال کی عمر کو پہنچ کر ۳۰ فیصد کنوارے یا شادی شدہ بوڑھے مرد مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اس سے کم عمر کے مرد شاذ و نادر ہی اس مرض کا شکار ہوتے ہیں۔ اس کے بڑھنے کی وجہ معلوم نہیں۔ بعض اوقات یہ بڑھتا ہے اور پھر عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی مسلسل فروغ پاتا رہتا ہے۔ یہ مردوں کا مرض ہے کیونکہ عورتوں میں غدہ مذی نہیں ہوتا۔ غدہ مذی مثانے کے نیچے جہاں سے پیشاب کی نالی نائیزہ شروع ہوتی ہے۔ چاروں طرف گول مندری کی طرح لپٹا ہوا' بادام کے سائز کا ہوتا ہے اور پیشاب کی نالی (یورتھرا) اس میں سے ہو کر گزرتی ہے۔ غدہ مذی کی ساخت میں ابتری ہو کر یہ جزوی طور پر یا سارا ہی بڑھ کر ضخیم ہو جاتا ہے اور بعض اوقات یہ آدمی کی مٹھی (Fist) یا نارنگی کے برابر سائز کا کوئی ۲۰۰ گرام وزنی ہو جاتا ہے جبکہ نارمل غدہ بادام کے سائز کا ۱۸ گرام وزنی ہوتا ہے۔

اس کے دو فصوص (Lobes) اطراف میں اور ایک فص درمیان میں ہوتا ہے اور یہ عضلاتی اور غددی ساخت پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کے اردگرد ایک تھیلی کیپسول نما ہوتی ہے۔ جب یہ جزوی طور پر بڑھتا ہے تو کسی مریض میں کوئی سرا اور کسی دوسرے شخص میں دوسرا سرا بڑھ جاتا ہے۔ غدہ مذی کا ایک سرا (Lobe) پیشاب کی نالی نائیزہ (Urethra) کے ساتھ' دوسرا مثانے کی گردن کے ساتھ اور باقی حصہ مبرز کی نالی (Rectum) کے ساتھ چسپاں ہوتا ہے۔ جب یہ بڑھتا ہے تو جس طرف کا حصہ بڑھتا ہے تو اسی طرف کے عضو' نائیزہ' مثانہ یا مبرز پر دباؤ ڈال کر اس میں رکاوٹ پیدا کر دیتا ہے چنانچہ غدہ مذی کے بڑھنے سے کبھی نائیزہ بند ہو کر پیشاب رک جاتا ہے۔ کبھی مثانہ میں بوجھ پڑ جاتا ہے اور کبھی مبرز تنگ ہو جاتی ہے۔ جس سے پیشاب یا پاخانہ کے اخراج میں رکاوٹ اور تکلیف کا سامنا ہوتا ہے بلکہ کچھ پیشاب مثانے میں جمع رہتا ہے۔ جس کو خارج کرنے کے لئے بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی ہے یا پیشاب کے لئے زور لگانا پڑتا ہے اور خون سے بیکار اور فاسد مادے خارج نہیں ہو پاتے جس سے سارے جسم میں کمزوری واقع ہو جاتی ہے۔ کبھی موسم سرما میں رات کو بار بار

اٹھ کر پیشاب کرنے سے سرد ہوا لگ کر پیشاب رک جاتا ہے۔ ۵۰ سال کی عمر کو پہنچنے کے بعد غدہ مذی رفتہ رفتہ مسلسل بڑھتا رہتا ہے۔ جنسی عادات' مباشرت یا کوئی انفیکشن وغیرہ کا اس کے بڑھنے کے ساتھ کوئی تعلق معلوم نہیں ہے۔

علامات: کئی سال تو علامات خفیف رہتی ہیں اور آہستہ آہستہ یہ شدید ہوتی جاتی ہیں اور بتدریج عام صحت کو متاثر کر دیتی ہیں۔ سر درد اور بلڈ پریشر کی زیادتی اور جنسی تحریک ہوتی ہے۔ مریض نارمل کے مقابلے میں زیادہ دفعہ پیشاب کرنے لگتا ہے اور رات کو تو چار پانچ بار پیشاب کے لئے اٹھنا پڑتا ہے۔ پھر دن کو بھی پیشاب کئی بار آنے لگتا ہے۔ پھر جب مرض ترقی کرتا ہے تو غدہ مذی بڑھ کر مثانہ کمزور' لاغر اور کم کار ہو جاتا ہے۔ پیشاب کی دھار نکلنے کے شروع میں دشواری ہوتی ہے۔ آخری درجے پر پیشاب بالکل بند ہو جاتا ہے۔ پرانے مریضوں میں پیشاب کی بندش' انفیکشن' پتھریاں' تقطیر' نائیزہ' گردے فیل ہونے یا یوریمیا کی علامات واقع ہو جاتی ہیں۔ مریض بُری طرح اذیت سے دوچار رہتا ہے۔ مثانے میں ورم اور پتھری بن سکتی ہے۔ مثانے میں پیشاب کی رکاوٹ سے الٹا دباؤ (Back Pressure) بڑھ کر گردے متاثر ہو جاتے ہیں۔ گردوں میں پانی پڑ جانے کا مرض (Hydro - Nephrosis) اور گردوں میں پیپ پڑنے کا مرض پائیو نیفروسس (Pyonephrosis) ہو جاتے ہیں۔ جن کے بعد پیشاب بالکل بند ہو جانا (Anuria) اور سمیت بول (پیشاب کا زہریلا ہونا' گردے فیل ہونا۔ Failure of Kidneys) امراض لاحق ہو جاتے ہیں جو مہلک ثابت ہوتے ہیں۔ پیشاب رک کر ٹھہرا رہنے سے اگر مثانے میں پتھری بن گئی ہو تو پیشاب کی حاجت قائم رہتی ہے۔ تھوڑا تھوڑا پیشاب بار بار آتا ہے۔ حشفہ میں درد ہوتا ہے اور پیشاب کے آخر پر درد محسوس ہوتا ہے۔ جب تک سارا پیشاب مثانے سے خارج نہ ہو جائے اور کافی پیشاب مثانے میں جمع رہنے لگے تو پیشاب بار بار قطرہ قطرہ آتا ہے اور عموماً" بستر پر ہی نکلتا یا رستا (Ooz) رہتا ہے۔ کبھی مریض آگے کی طرف جھک کر اور ٹانگیں پھیلا کر یا جانوروں کی طرح چار زانو ہو کر اور سر زمین پر رکھ کر پیشاب کر سکتا ہے اور پیشاب قطرہ قطرہ گرتا ہے۔ پاخانے کے ساتھ مذی بہت گرتی ہے۔

غدہ مذی کے بڑھ جانے کی وجہ سے شروع شروع میں بوڑھے مردوں کی قوت باہ میں اضافہ ہو جاتا ہے یا اس کی اکساہٹ سے شہوت تیز ہو جاتی ہے اور عضو المستادہ (Erection of Penis) رہتا ہے مگر بعد میں استادگی بالکل ختم ہو جاتی ہے۔ پیشاب آہستہ

آہستہ آتا ہے اور پیشاب کی دھار بہت کمزور ہوتی ہے۔ دھار سامنے گرنے کی بجائے پاس ہی نیچے کو گرتی ہے پھر گردے فیل ہو کر خون کے زہریلے مادے پیشاب میں سے پوری طرح خارج نہ ہونے کی وجہ سے بہیئت بول (یوریمیا۔ Uraemia) کا مرض ہو جاتا ہے جس کے مختلف درجات میں بھوک مٹ جاتی ہے' منہ خشک رہتا ہے' پیاس لگتی ہے' نیند نہیں آتی ہے' سر میں درد ہوتا ہے' بے حد کمزوری واقع ہو جاتی ہے' قے آتی اور دست لگ جاتے ہیں' عضلات پھڑکتے اور ہچکی آتی ہے' دل کے عضلات فیل ہونے لگتے ہیں' جس سے دل کی دھڑکن میں بد نظمی پیدا ہو جاتی ہے' بلڈ پریشر گر جاتا ہے' پیشاب بننا بند ہو جاتا ہے' اکثر مریض پر غنودگی طاری رہتی ہے' خون میں یوریا (بلڈ یوریا) ۴۰ ملی گرام فی صد کی بجائے عموماً" ۶۰ یا ۷۰ فیصد تک پہنچ جاتا ہے۔ چنانچہ غدہ مذی کے بڑھ جانے کے نتیجے میں ہونے والا مرض یوریمیا اکثر مہلک ثابت ہوتا ہے۔

علاج:

☆ بوڑھے مردوں کا غدۂ مذی بڑھ جائے: (۱) بریٹا کارب۔ ڈیجی ٹیلس - سیلینیئم (۲) آیوڈیم۔ بنزوک ایسڈ - شائی گیریا۔ کونیم (۳) ایلوز۔ سبل سرولاٹا۔ سلفر۔ تھس وامیکا۔
☆ جلق کے بعد غدہ مذی بڑھ جائے یا دوسری تکلیفات پیدا ہو جائیں: ٹرنٹولا۔
☆ (نیز دیکھیے آگے غدہ مذی کی تکلیفات کی تفصیلات ادویہ)

۴۔ غدۂ مذی کی دق

(TUBERCULOSIS OF PROSTATE GLAND)

انعدیس اور خزائن منویہ (Seminal Vesicles) کو دق کا مرض ہوتا ہے تو مرض بڑھ کر غدہ مذی کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے' پھر دق آگے مثانہ کو اور پھر حالبین اور گردوں کو مرض سے دوچار کر دیتی ہے۔ غدہ مذی میں عموماً" بعض پنیر جیسے مادے کی گٹھیاں (Caseous Masses) پائی جاتی ہیں جو پھوٹ کر کافی بڑے زخم بن جاتی ہیں۔ بعض اوقات غدہ مذی کٹے پھٹے جوفوں یا سوراخوں (Ragged Cavitis) کے ساتھ چھد جاتا (Riddled) ہے۔

غدہ مذی میں دق کی علامات یہ ہیں:
مثانے کی گردن میں جلن ہوتی ہے اور درد حشفہ میں منعکس ہوتا ہے یا زیادہ تر درد کر

میں یا سیون میں پایا جاتا ہے۔ پیشاب خون آمیز آتا ہے مگر پیشاب میں پیپ کی موجودگی (Pyuria) تقریباً مستقل طور پر ہوتی ہے۔ پیشاب معمولی سا تیزابی یا بے اثر (نیوٹرل) ہوتا ہے۔

علاج:

☆ غدہ مذی کی دق: (۱) پلساٹیلا۔ سپونجیا ۔ سیلیشیا (۲) آئیوڈیم۔ تھوجا۔ فاسفورس۔ کالی کارب۔ گریفائٹس۔ مرک۔ نائٹرک ایسڈ۔ ہائیڈراسٹس (۳) امبرا۔ پلمبم ۔ زنکم۔ سارسپریلا۔ سٹائی سیگریا۔ سلفر۔ فاسفورک ایسڈ۔ سینگنم ۔

☆ (تفصیلاتِ ادویہ آگے ہیں)

۵- غدۂ مذی کا کینسر (CANCER OF PROSTATE)

یہ مرض ۶۵ سال سے زائد عمر کے بوڑھے مردوں کو عام ہوتا ہے۔ ہر دس مردوں میں ایک مرد غدہ مذی کے کینسر سے ہلاک ہو جاتا ہے۔ اگرچہ یہ ایک بے حد خبیث مرض ہے تاہم اس کا سبب معلوم نہیں ہے۔ ختنہ نہ کرنے والے غیر مسلموں میں 'امراضِ خبیثہ اور جنسی آلودگیوں کے شکار مردوں میں یہ مرض زیادہ پایا جاتا ہے۔

اس مرض کا پہلے پتہ نہیں چلتا حتیٰ کہ یہ بڑھ کر دوسرے اعضاء اور ہڈیوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے کیونکہ نہ تو اس کی کوئی علامات ظاہر ہوتی ہیں اور نہ ہی مریض کو کسی قسم کی تکلیف ہوتی ہے۔ بعض اوقات پیشاب کرنے پر معمولی سا درد ہوتا ہے یا پیشاب میں خون آتا ہے۔ اگر درد ہو تو مبرز کے بالکل نیچے کی جگہ پر محسوس ہوتا ہے۔ کبھی کینسر اس کے دیگر عوارض' ورم یا بڑھ جانے کے علاج کے دوران معلوم ہوتا ہے۔ اس مرض میں زیریں کمر اور رانوں میں درد ہوتا ہے یا پھیپھڑے متاثر ہوتے ہیں۔

علامات: پہلے پہل اس کی علامات وہی ہوتی ہیں جو غدہ مذی کے بڑھ جانے کی وجہ سے رونما ہوتی ہیں۔ یعنی پیشاب کا بار بار دردناک آنا یا پیشاب کرنے میں دشواری کا سامنا ہونا۔ جس میں پیشاب کی دھار کمزور ہونا اور قطرہ قطرہ نکلنا۔ اس سے قبل دیر تک پیشاب نکلنے کے انتظار میں بیٹھنا اور پیشاب کا کافی تاخیر سے جاری ہونا' پیشاب کرنے کے بعد مسلسل رستے رہنا اور رات کو پیشاب کے لئے بار بار جاگنا اور بے خوابی ہو جانا وغیرہ جس سے مریض بیزار ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد دیگر علامات

شروع ہوتی ہیں۔

کمر کے نچلے حصہ میں درد ہوتا ہے جو مرض کے ہڈیوں پر یلغار کرنے کا شاخسانہ ہوتا ہے۔ مثانے' پیشاب کی نالی نائیزہ' مبرز' سیون' چوتڑ کی ہڈی (سیکرم)' چوتڑ اور ٹانگوں میں درد ہوتا ہے۔ اکثر اس درد کو غلطی سے عرق النساء (شیاٹیکا۔ Sciatica) کا درد سمجھ لیا جاتا ہے۔ نائیزہ کے کھنچ جانے سے پیشاب میں رکاوٹ ہوتی ہے اور کبھی پیشاب خون آمیز آتا ہے۔ جو اس کینسر کی زبردست علامت ہے۔

غدہ مذی کے کینسر کی علامات کو نسوانی ہارمونز ایسٹروجن (Oestrogens) جو خصیۃ الرحم میں تیار ہوتے ہیں' دے کر دبایا جا سکتا ہے۔ مگر اس کے استعمال سے بعض پیچیدگیاں پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس کی بڑی بڑی خوراکوں کے استعمال سے مریض مرد کی چھاتیاں ابھر کر عورتوں کے مکمل پستانوں کی طرح (Gynaecomasia) نمایاں ہو جاتی ہیں اور چھاتیوں کی بھٹنیاں (نپل۔ Nipples) سیاہ رنگ کی ہو جاتی ہیں اور نامردی واقع ہو جاتی ہے۔ کبھی متلی اور بدہضمی ہو جاتی ہے۔ بعض مریض بکثرت ناک بہنے کی اور دوسرے نظر کی خرابیوں کی شکایت کرتے ہیں۔ کلاہ گردہ (ایڈرینل گلینڈ) میں تحریک پیدا ہو کر اینڈروجن ہارمون (Androgen Harmone) زیادہ پیدا ہونے لگتا ہے اور بڑی پریشان کن صورت حال کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگر بڑھی ہوئی مردانہ چھاتیوں کو آپریشن سے کاٹ دیا جائے تو دونوں بازوؤں پر نیم فالج ہونے کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

تفصیلات دوا :

کروٹیلس ہریڈس (۳۰ اور اونچی طاقتیں) : یہ کمزور اور سیلان خون کا رجحان رکھنے والے مردوں کے لئے بہت مفید دوا ہے۔ غدہ مذی میں کینسر ہو جائے جس کے ساتھ پیشاب میں سے خون آئے اور غدہ مذی میں درد ہو تو یہ اکسیر دوا ہے۔

۲۔ غدہ مذی کی پتھریاں

(PROSTATOLITH / PROSTATIC CALCULI)

غدہ مذی میں پتھریاں بہت کم پائی جاتی ہیں۔ عموماً یہ مزمن ورم غدہ مذی کے مریضوں

میں دیکھی جاتی ہیں۔ یہ پتھریاں بالعموم متعدد (Multiple) ہوتی ہیں اور کیلشیم کاربونیٹ (چونا) پر مشتمل چھوٹے چھوٹے سائز کی ہوتی ہیں۔ ان پتھریوں کی موجودگی سے مریض کو بڑی بیزاری اور بے آرامی سی محسوس ہوتی ہے۔ جب یہ پتھریاں بڑی ہو جائیں اور غدہ مذی سے نکل کر پیشاب کی نالی نائیزہ میں چلی جائیں تو مثانے کی گردن میں شدید جلن ہوتی ہے اور دیگر علامات کے ساتھ پیشاب میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر پیشاب نکالنے کی سلائی قاثاطیر (کیتھٹر ۔ Catheter) نائیزہ میں ڈالی جائے تو ایک صاف ٹکرانے یا رگڑ کھانے جیسی آواز (Click or Grating) معلوم ہوتی ہے۔

علاج:

☆ غدہ مذی میں پتھری : (۱) بنزوک ایسڈ۔ تھوجا۔ سارسپریلا۔ سیپیا۔ کلکیریا۔ کینتھرس۔ لائکو (۲) پیٹرولیم۔ پلساٹیلا۔ پریرا بریوا۔ چائنا۔ روٹا۔ ریفے نس۔ سیلیشیا۔ فاسفورس۔ لیتھیم کارب۔ لیکے سس۔۔ نائیٹرک ایسڈ۔ نکس وامیکا۔

۷۔ اخراجِ مذی۔ مذی کا رِسنا (PROSTATORRHEA/ EMISSION OF PROSTATIC FLUID

دیکھیے آگے اعضائے جنسی کی فعلی خرابیوں کے تحت۔

عوارض غدۂ مثانہ کی ادویہ کی تفصیلات:

آئیوڈیم ۳۰۔۲۰۰ : غدہ مثانہ متورم اور سخت ہوتا ہے۔ خصیوں میں بھی بغیر درد کے ورم ہوتا ہے اور فوطہ پر پسینہ، پیشاب زیادہ اور بار بار آتا ہے۔ پیشاب کا رنگ گہرا سیاہ، زردی مائل سبز ہوتا ہے (یورینا) از خود نکل جاتا ہے اور بوڑھے آدمیوں میں پیشاب کو روکنے کی اہلیت نہیں ہوتی۔ مریض دہشت زدہ ہو جاتا ہے۔ ایک قسم کی پریشانی کی لہر اس کے سارے جسم میں دوڑتی ہے۔ جس پر قابو پانے کے لئے پہلو بدلنے اور حرکت کرنے یا چلنے پر مجبور ہوتا ہے۔ ورنہ تشدد اور جارحانہ اقدام پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ اس کے دل میں ڈر ہوتا ہے کہ کوئی بڑی مصیبت اس پر ٹوٹ پڑنے والی ہے۔ مریض گرم مزاج ہوتا ہے۔ اس لئے اسے ٹھنڈی ہوا کی بڑی

خواہش ہوتی ہے (سرد مزاج ہو تو آرسنکم' ہیپر' سلفر) بہتر ہے کہ آیوڈیم (سی-ایم) طاقت کی ایک خوراک گھٹتے چاند کے دوران ہر تیسرے دن دی جائے۔ اس سے بڑھے ہوئے غدود نارمل ہو جاتے ہیں۔

ایپس ۶-۳۰ : بڑھے ہوئے غدہ مثانہ کے ساتھ پیشاب میں رکاوٹ ہو جائے۔ پیشاب کے دوران غدہ مذی میں درد ہو۔ پیشاب کی بار بار حاجت اور پیشاب کے سوراخ (امیل - Meatus) میں دبانے والا درد ہو۔

ایلوز ۲۰۰-۱۰۰۰ : بوڑھے آدمیوں میں بار بار پیشاب آئے۔ خصوصاً" رات کو بکثرت پیشاب جلن کے ساتھ' پیشاب کرتے وقت اس کے ہمراہ پتلا پاخانہ نکل جانے کا خدشہ' بوڑھوں میں پیشاب از خود نکل جائے۔ غدہ مثانہ بڑھا ہوا' جس سے نیچے دبانے کا احساس ہو' پیشاب گہرے رنگ کا تھوڑا تھوڑا آئے۔ صبح کو پاخانہ کے ساتھ بہت زیادہ جریان منی' عضو تناسل اور فوطہ ٹھنڈا سکڑا ہوا کمزور ہو۔

برائٹا کارب ۶-۳۰ : بوڑھے مردوں کا غدہ مذی بڑھ جائے۔ کیونکہ عمر کی زیادتی کے باعث ان کی شریانیں قدرتی لچک سے محروم ہو جاتی ہیں اور مریض کی جسمانی اور ذہنی حالت انحطاط پذیر ہو جاتی ہے۔ ان کی ماحول سے دلچسپی ختم ہو جاتی ہے۔ پیشاب تکلیف کے ساتھ آتا ہے۔ غدہ کا سائز نہیں بڑھتا یا معمولی بڑھتا ہے مگر یہ بے حد سخت ہوتا ہے۔ (کوپےوا)

بربرس ۶-۳۰ : ورم مثانہ جس کے ساتھ غدہ مذی بڑھا ہوا ہو۔ پیشاب بار بار آئے۔ نائٹرو میں جلن کے ساتھ پیشاب دھندلا اور امونیا جیسی بو والا۔ علامات حرکت سے بڑھ جائیں۔ غدہ مذی دیرینہ اور مزمن بڑھا ہونے کے باعث کمر' چوتڑوں اور رانوں میں درد۔ کمر میں اکڑن' سختی اور لنگڑا پن' درد اور بوجھ کے ساتھ' گاڑی کی سواری' جھٹکے یا ہچکولے وغیرہ سے کمر میں درد۔

بنزوک ایسڈ ۳۰-۲۰۰ : بڑھے ہوئے غدہ مذی (غدہ مثانہ) کے سبب پیشاب کا اخراج رک جائے۔ آلات بول کی پتھریوں کے شکار گنٹھیا اور نقرس کے مزاج والے

مریض (کلکیریا) پیشاب گھوڑے کے پیشاب کی طرح تیز بدبودار۔ سیاہ یا سرخی مائل بھورا اور دھوئیں جیسا دھندلا ہو۔ پیشاب کا وزن متناسب بہت زیادہ ہو۔ پیشاب قطرہ قطرہ کرے۔ مثانہ ذکی الحس اور پیپ دار آؤں خارج ہو۔ بوڑھے اشخاص کو پیشاب کرنے میں بڑی دقت کا سامنا ہو کمر میں کمزوری ہو۔ پیشاب میں ننھے منے سنگریزے خارج ہوں اور پیشاب سے ناگوار سی بدبو آئے۔ مقعد میں چیونٹیاں رینگنے جیسی سرسراہٹ یا کھجلی ہو۔

پٹرولیم ۲۰۰۔۱۰۰۰ : پیشاب کی نالی کا وہ حصہ جو غدہ مثانہ میں سے گزرتا ہے۔ اس میں دیرینہ (مزمن) ورم ہو۔ جس کی اکساہٹ سے بار بار احتلام ہو جایا کرے یا عضو تناسل میں بار بار نامکمل ایستادگی عمل میں آئے۔ ہر بار پیشاب تھوڑا سا آئے۔

پلساٹیلا ۳۰ اور اوپر : سوزاک کے دب جانے سے غدہ مذی (غدہ مثانہ) میں ورم ہو جائے۔ غدہ مذی بڑھ جائے یا پھول جائے۔ مثانہ میں سوئیاں چبھیں اور ٹیسیں محسوس ہوں۔ بار بار پیشاب آئے۔ پیشاب کی رنگت دھندلی ہو اور پیشاب پیپ آمیز آئے۔ پیشاب کرنے کے بعد مثانہ میں اینٹھن کا سا درد جو پیڑو اور رانوں تک جائے۔ پاخانہ گول ہونے کی بجائے چپٹا اور چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہو کر گرے ایستادگیوں کے دوران از خود مذی خارج ہو۔ بڑھے ہوئے غدہ مثانہ کے باعث پیشاب کی نالی دبنے سے پیشاب کا اخراج نہ ہو۔ پلساٹیلا کا مریض بزدل، شرمیلا، حلیم الطبع اور فرمانبردار ہوتا ہے اور اس کا مزاج ہوا کے جھونکوں یا مرغ باد نما کی طرح اپنا رخ بدلتا رہتا ہے اور علامات ہر آن بدلتی رہتی ہیں۔

پریرا بریوا ۳۰ اور اوپر : غدہ مثانہ (غدہ مذی) کے ان مریضوں کے لئے بہت مفید ہے۔ جن کو شدید درد کے ساتھ تشنجی دورے پڑیں۔ مقعد میں تیز درد ہو۔ غدہ مثانہ کے اندر رسولیاں پیدا ہو جائیں۔ جس سے پیشاب کی نالی دب کر پیشاب رک جائے۔ مریض چوپایوں کی طرح ہاتھوں اور پاؤں پر کھڑا ہو کر ہی پیشاب کر سکے۔

تھوجا ۳۰ اور اوپر : سوزاک کے دب جانے کے بعد غدہ مذی میں ورم ہو جائے۔ آتشک کے شکار مریض کا غدہ مذی بڑھ جائے۔ خصوصاً جب غلط علاج سے آتشک یا سوزاک دب گیا ہو تو غدہ مثانہ بڑھ جائے۔ غدہ کی پچھلی طرف پیشاب کی نالی میں سوئیاں چبھنے کا سا درد

اور ہبرز (پاخانہ کی نالی۔ ریکٹم) سے مثانہ کے اندر درد۔ غدہ مذی بہت سخت ہو جائے (کونیم۔ اگر غدہ مذی میں کینسر ہو جائے اور جلندار درد ہو تو کروٹیلس ہری +)

چمافیلا ۳۰۔۲۰۰ : غدہ مذی پھول جائے یا سوج جائے اس میں ورم ہو جائے اور پھوڑے کا سا درد ہو۔ مذی از خود خارج ہو اور اس میں بھراؤ کا احساس ہو۔ احساس جیسے وہ کسی گولے پر بیٹھا ہوا ہے۔ (سیپیا) بڑھے ہوئے غدہ مثانہ کے باعث پیشاب میں رکاوٹ پڑ جائے۔ پیشاب میں تار دار آؤں کی بہت مقدار خارج ہوتی ہے۔ سیون میں یا مقعد کے نزدیک گولی یا گلٹی کا احساس (کنابس انڈیکا)

ڈیجی ٹیلس ۳۰۔۲۰۰ : غدہ مذی میں ورم، سوزاک کے دب جانے سے بوڑھے مردوں کا غدہ مذی بڑھ جائے۔ غدہ مذی میں دردناک ٹیسیں اٹھیں، جیسے غدہ مذی کا گوشت کٹ رہا ہو۔ صرف چند قطرے پیشاب بار بار آئے۔ پیشاب کی بے سود مسلسل حاجت بنی رہے۔ جس سے پریشان ہو کر مریض بیزاری کے عالم میں ادھر ادھر ٹہلے۔ حالانکہ حرکت سے پیشاب کی حاجت مزید بڑھ جائے۔ خصوصاً ان بوڑھوں کا غدہ مثانہ ضخیم ہو جائے جن میں دل کی تکلیفات نمایاں ہوتی ہیں۔

پیشاب کر چکنے کے بعد مثانے میں بوجھ اور بھراؤ لگاتار رہے۔ پیشاب کرتے وقت زور لگانے پر مثانے کے منہ میں چبھن والا درد ہو۔ نیز پاخانہ کی حاجت بھی بار بار ہو۔ تھوڑا سا نرم پاخانہ خارج ہو۔ مگر آرام نہ ملے۔ بڑھے ہوئے غدہ مذی سے پیشاب کے اخراج میں رکاوٹ ہو جائے۔ یہ جریان اور احتلام کی اعلیٰ دوا ہے۔

سالی ڈیگو ۳۰ : بوڑھے اشخاص کا غدہ مثانہ بڑھ جانے کے باعث پیشاب میں رکاوٹ پیدا ہو جائے۔ درد گردوں سے شکم، مثانے اور ٹانگوں میں لپکے کمر میں درد ہوتا ہے۔ گردے بے حد ذکی الحس ہوتے ہیں کہ ان پر کسی قسم کا بوجھ یا وزن برداشت نہیں ہوتا۔ پیشاب صاف شفاف مگر بدبودار ہوتا ہے اور بڑی مشکل کے ساتھ تھوڑا سا خارج ہوتا ہے۔ پیشاب رکا ہوا ہو تو بعض دفعہ یہ دوا سلائی کا نعم البدل ہوتی ہے اور سلائی کے استعمال کے بغیر ہی پیشاب کے اخراج کو جاری کر دیتی ہے۔

سائیکلیمن ۳۰-۲۰۰ : غدہ مذی متورم اور اس میں پک جانے کا احساس ہو۔ (اگر ورم ہو کر پک گیا ہو تو سیپیا) جب مریض پاخانہ یا پیشاب کر رہا ہو تو پھوڑے کا سا دبانے والا کھینچنے والا یا ہلکا ہلکا درد ہو۔ غدہ مذی میں درد جو کھڑا ہونے یا بیٹھنے سے بڑھے۔ بیٹھے ہوئے چلتے وقت مقعد میں یا مقعد کے آس پاس درد ہو اور سیون میں کھینچنے جیسا اور دبانے والا درد ہو۔ ایسا محسوس ہو جیسے اس میں ایک چھوٹی سی جگہ پر زخم ہو گیا ہے۔

سٹافی سیگریا ۳۰-۲۰۰ : سوزاک کے دب جانے سے غدہ مذی متورم ہو جائے۔ بوڑھے حضرات کا غدہ مذی بڑھ جائے۔ جس سے پیشاب رک جائے۔ پاخانہ کے ساتھ از خود مذی خارج ہوا کرے۔ غدہ مذی سوج جائے اور اس میں درد ہو۔ جس میں چلنے سے یا گھوڑے یا سائیکل کی سواری کرنے سے اضافہ ہو۔

بار بار کثیر المقدار پیشاب آئے' پیشاب کی ساری نالی میں جلن ہو۔ پیشاب کی حاجت بار بار ہو مگر تھوڑا سا سرخ رنگ کا پیشاب پتلی دھار کے ساتھ خارج ہو۔ سیاہ رنگ کا پیشاب قطرہ قطرہ آئے۔

سلفر ۳۰-۲۰۰ : غدہ مذی بڑھ جائے اور متورم ہو جائے۔ سوزاک کو غلط علاج کے ذریعے دبا دیئے جانے سے غدہ مذی میں ورم ہو جائے۔ اس میں دبانے والا اور سکیڑنے والا درد ہو۔ غدہ مذی بہت سخت ہو جائے۔ (تھوجا۔ کونیم) پیشاب یا پاخانہ کرنے کے بعد جریانِ منی یا از خود مذی خارج ہو۔ (اگر پیشاب یا پاخانہ کے بعد لیسدار رطوبت مذی یا منی قطرہ قطرہ گرے یا چلتے وقت یا بیٹھے ہوئے قطرہ قطرہ رستی رہے تو سلینیئم) یہ غدہ مثانہ کے بڑھنے کے لئے ابتدائی سرخ جوا ہے۔

سلینیئم ۳۰-۲۰۰ اور اوپر : بوڑھے مردوں کا غدہ مذی بڑھ جائے اور بیٹھے یا چلتے وقت مذی کی رطوبت قطرہ قطرہ پیشاب کی نالی سے نکلے۔ جس سے مریض کو عجیب قسم کی بیزاری اور ناگواری محسوس ہو۔ منی قطرہ قطرہ گرے۔ رات کو نیند کے دوران بھی منی خارج ہوتی رہے۔ ذرا سے شہوانی خیال' بوس و کنار یا ایستادگی سے مذی بکثرت خارج ہو۔ احتلام اور جریان بہت ہو۔ بغیر ایستادگی یا جب بیٹھا ہو' خود بخود مذی کا اخراج ہوتا رہے۔ پاخانہ کرتے وقت' نرم پاخانہ کے ساتھ یا پیشاب کرنے کے بعد یا پاخانہ کے بعد جریان ہو۔ مذی یا منی خارج ہوا کرے۔ غدہ مذی خ

ہو جائے۔ جماع کے بعد غدہ مذی میں درد ہو۔ کمزوری کے باعث سرعتِ انزال اور بکثرت احتلام ہو جایا کرے۔

سبل سرولاٹا IX　:　یہ دوا غدہ مثانہ اور خصیوں کے بڑھ جانے اور سخت ہو جانے نیز آلات بول کی تکلیفات کے لئے اکسیر ہے۔ غدہ مثانہ کے بڑھنے کے باعث پیشاب میں رکاوٹ کو دُور کرنے کے لئے سلائی (کیتھٹر) کا کام کرتی ہے۔ ورم مثانہ' مثانہ پیشاب سے لبریز ہونے کا احساس' پیشاب کے آغاز پر بہت درد ہو۔ ایسا محسوس ہو کہ غدہ مثانہ سے دو انچ کے فاصلہ پر نائیزہ سکڑ کر تنگ ہو گئی ہے اور پیشاب اس میں سے آزادانہ نہیں گزرتا۔

یہ جسمانی اور جنسی اعضاء کی کمزوری کے لئے اعلیٰ دوا ہے۔ قوتِ ہاضمہ بڑھاتی اور غذا کو جزو بدن بناتی ہے۔ اس کا اثر غددوں پر بہتر ہوتا ہے۔ چنانچہ خصیوں اور پستانوں کے سوکھ جانے یا نشوونما پانے' ضعفِ باہ' مردوں میں نامردی اور عورتوں میں سرد مہری یعنی اعصابی جنسی کمزوریوں کے لئے اکسیر ہے۔ جماع کے دوران انزال کے وقت درد ہوتا ہے۔ اعضائے تناسل سرد اور سکڑے ہوئے عضو اور خصیے چھوٹے' مذی کا بکثرت اخراج' اس دوا میں بعض درد ایک دوسرے سے وابستہ ہوتے ہیں۔ سر میں اور خصیۃ الرحم میں' خصیۃ الرحم میں اور پستانوں میں درد' کمر میں درد اور دائیں کنپٹی میں اور غدہ مثانہ میں اور آنکھوں میں درد ہمرکاب ہوتے ہیں اور باہم منسلک ہوتے ہیں۔

سیپیا ۳۰۔ ۲۰۰　:　سوزاک کے دب جانے سے غدہ مذی متورم ہو جائے اور ایسا احساس ہو جیسے مقعد کے پاس سیون کے مقام پر کوئی گولی رکھی ہو یا جیسے مریض کسی گولے پر بیٹھا ہو۔

سورینم ۲۰۰۔ IM　:　غدہ مذی بڑھ جائے۔ جماع کے بعد غدہ میں درد ہو۔ پاخانہ کے ساتھ جریان یعنی مذی کا اخراج ہو۔

سکیل کار ۳۰ اور اوپر　:　غدہ مذی بڑھ جائے اور بوڑھے لوگوں کے مثانہ کا فالج ہو جائے۔

فاسفورس ۳۰ اور اوپر　:　یہ دوا دبلے پتلے' سفید فام' نازک اندام' خوبصورت اور

سڑو قد لوگوں کے لئے زیادہ مفید ہے۔ غدہ مذی بڑھ جائے۔ شہوانی خیالات کے دوران مذی رسا کرے یا جب کسی نوجوان عورت سے گفتگو کرتا ہو تو ایستادگی کے بغیر مذی کا اخراج ہو۔ (نیٹرم میور)

سیلانِ خون کی طبیعت' پیشاب میں خون آئے۔ خصوصاً" شہوت اور قوت باہ میں کمزوری کے باعث یا ایک ہی وقت میں بار بار جماع کرنے کے بعد مریض کو خالص خون کا پیشاب آنے لگے۔ خواہشِ جماع دیوانگی کی حد تک بڑھی ہوئی ہو مگر اس کے بعد کمزوری ہو جائے۔ پیشاب بالکل دودھ کی مانند آئے (مخصوص علامات۔ بالکل دودھ کی مانند پیشاب اور کسی دوا میں نہیں پایا جاتا)

کاسٹیکم ۲۰۰۔۱۰۰۰ اور اوپر : سیون میں تھکن ہوتی ہے۔ چند قطرے پیشاب نکلنے کے بعد پیشاب کی نالی نائیزہ اور مثانہ میں درد ہونے لگتا ہے۔ مبرز (ریکٹم) میں اینٹھن اور تشنج ہوتا ہے۔ پیشاب کی حاجت بار بار ہوتی ہے۔

کالی بائیکرم ۲۰۰۔۱۰۰۰ : چلتے وقت غدہ مثانہ میں سوئیاں چبھیں۔ مریض چپ چاپ کھڑا ہونے پر مجبور ہو جائے۔ پاخانہ کرتے وقت مذی خارج ہو۔ نائیزہ میں سوئیاں چبھتی محسوس ہوں۔

کلکیریا ۳۰ اور اوپر : یہ دوا موٹے تازے' غبارے کی طرح پھولے ہوئے اور بھاری بھرکم انسانوں کے لئے مفید ہے۔ جو سودائی مزاج گورے سرخ چہرے والے' پلپلے ہوں اور جن کا بچپن یا جوانی سے ہی موٹاپے کا رجحان رہا ہو' جلد تھک جائیں اور پسینہ سے شرابور ہو جائیں۔ غدہ مثانہ بڑھا ہوا ہو۔ پاخانے کے ساتھ جریان منی ہو۔ مذی از خود خارج ہو۔

کونیم ۳۰۔۲۰۰ اور اوپر : یہ بوڑھے لوگوں کے لئے بہترین دوا ہے۔ جو خنازیری یا سرطانی مزاج کے انسان ہوں۔ جن کے غدود بڑھے ہوئے' عضلات سخت' ذہنی طور پر افسردہ' محفلوں سے گریزاں اور شادی نہ کرنے اور خواہش نفسانی کو دبانے کے بد اثرات کے شکار ہوں۔ بوڑھے حضرات کا غدہ مذی بڑھ جائے۔ ذرا سی شہوانی جھلک' منظر یا خیال سے' ہر جنسی جذبہ سے یا عورت کے ساتھ بوس و کنار سے از خود مذی خارج ہو۔ (اگر کسی خوبرو دوشیزہ سے محض بات چیت کرنے سے بغیر ایستادگی کے مذی کا اخراج

ہو تو فاسفورس' نیٹرم میور)

سخت پاخانہ پر زور لگانے سے' ریاح خارج کرنے سے خود بخود جریان منی ہو یا مذی خارج ہو۔ غدہ مذی سخت ہو جائے (تھوجا) غدہ مذی میں سخت رسولیاں پیدا ہو جائیں۔ جس سے غدہ مذی بڑھ کر پیشاب یا پاخانہ کو بند کر دے۔ (اگر غدہ مذی کا کینسر ہو جائے تو کروٹیلس ہری) بڑھے ہوئے غدہ مذی سے پیشاب کا اخراج رک جائے۔ غدہ میں بھاری پن کا احساس۔

لائیکو پوڈیم ۳۰ اور ۲۰۰ : غدہ مذی بڑھا ہوا' غدہ متورم' پیشاب کے دوران اور بعد دبانے جیسا درد ہو۔ غدہ میں کھچاوٹ اور تناؤ کا احساس' جریان' پیشاب کرنے کے بعد مذی خارج ہو۔ بغیر نعوظ (ایستادگی) کے شہوت اور مذی کا خود اخراج۔ عضو تناسل ڈھیلا' پلپلا' لجلجا' سکڑا ہوا' مرجھایا ہوا' عضو سوکھ جائے اور پیچھے کو کھنچ جائے۔ (اگنیشیا۔ اگر خصیے سوکھ کر چھوٹے ہو جائیں تو کالی آئیوڈ۔ اگر کثرتِ جلق و جماع کے باعث خصیے سوکھ جائیں تو سٹافی سیگریا) پیشاب کرنے کے دوران اور بعد میں مقعد کے قریب سیون میں بوجھ' دباؤ اور ساتھ ہی مثانہ کے منہ میں اور مقعد میں سوئیاں چبھنے کے سے درد۔

میڈورینم ۲۰۰ : غدہ مذی بڑھ جائے۔ سوج جائے اور اس میں ورم ہو جائے۔ سوزاک کے دب جانے سے متورم ہو جائے اور اس میں سختی پیدا ہو جائے۔

میگنیشیا کارب ۲۰۰۔۱۰۰۰ : پیٹ سے ہوا خارج کرتے وقت مذی نکل جائے۔ چلتے وقت یا جگہ پر سے اٹھنے پر خود بخود پیشاب نکل جائے۔

نائٹرک ایسڈ ۳۰۔۲۰۰ : سوزاک کے دب جانے کی وجہ سے غدہ مذی متورم ہو جائے۔ غدہ مذی بڑھ جائے۔ سخت پاخانہ کے ساتھ جریان منی' منی یا مذی از خود پاخانہ کے ساتھ یا پیشاب کے دوران خارج ہو۔ شہوانی خیالات کے دوران ایستادگی کے ہمراہ خود بخود مذی کا اخراج ہو۔ مذی کے اخراج کے ساتھ بہت جلد تیز شہوت بھڑک اٹھے اور درد بھرا شدید نعوظ (ایستادگی) ہو۔ (فاسفورس۔ زنکم) غدہ میں چبھن دار درد ہو' پیشاب میں وقت پیشاب سخت بدبودار۔ پیشاب سے گھوڑے کے پیشاب کی مانند تیز بدبو آئے۔ (بنزوک ایسڈ) ہاتھ پاؤں اور بغلوں میں بدبودار پسینہ آئے۔

نکس وامیکا ٦۔٣٠ : سوزاک کے دب جانے سے غدہ مذی متورم ہو جائے اور اس میں بھراؤ کا احساس ہو۔ پاخانہ کے ساتھ از خود مذی کا اخراج ہو۔ جریان۔ (کونیم۔ سلینیئم۔ فاسفورک ایسڈ)

غدہ مذی کے کیس :

کیس نمبر ۱ : نام: ف۔ل + عمر: اکتالیس برس + مریض پچھلے تیس گھنٹوں سے پیشاب کی مکمل رکاوٹ میں مبتلا تھا۔ مثانہ بہت زیادہ پھیلا ہوا تھا اور ناف تک پہنچ رہا تھا۔ مریض بہت بے چین تھا۔ پیشاب خارج کرنے کے لئے مریض کے مثانہ میں سلائی داخل کرنے کے لئے سخت مشکل کا سامنا کرنا پڑا۔ جونہی سلائی اس کے آلہ تناسل کو چھوتی وہ زور زور سے چیختا اور ہاتھ پاؤں بیچ بیچ کر کام میں رکاوٹ ڈالتا۔ آخر کار وہ مقابلہ کرتے کرتے تھک گیا تو اس نے کچھ ضبط سے کام لیا۔ لہٰذا سلائی کسی تکلیف کے بغیر داخل کر دی گئی۔ پیشاب کے اخراج میں کوئی رکاوٹ حائل نہ ہوئی۔ اس مریض کا غدہ مثانہ تو ابھی نہیں بڑھا تھا۔ مریض کی سابقہ زندگی کا تفصیل سے تجزیہ کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ مریض پر اس مرض کا حملہ ہمیشہ کسی مایوسی کے نتیجے میں ہوتا ہے۔ یہ مایوسی یا تو کسی جنسی جھگڑے کے بعد یا کسی قانونی مقدمہ وغیرہ کی ناکامی کے بعد پیدا ہوتی ہے۔

صاف ظاہر تھا کہ مریض کو جنسی جھگڑے یا خاندانی شاخسانے یا دوسری مایوسی سے جو تکلیف پہنچتی اس کی اذیت سے بچنے کے لئے مریض کسی معقول راستہ کا متلاشی ہوتا تھا جہاں وہ اس معاملہ کو بھول جائے جس میں اسے شکست ہوئی تھی۔ ظاہر ہے کہ یہ راستہ فرار کا تھا اور اس معاملہ میں یہ آدمی مرض کے سایہ میں پناہ حاصل کرتا تھا۔ اس آدمی کے لاشعور کا یہ احساس کہ حوصلہ اور ذہن کے لئے جو ناکامیاں ناقابل برداشت تھیں ان کی چوٹ اس کے دل پر اتنا گہرا اثر ڈالتی تھی کہ ایک ناقابل برداشت جسمانی اذیت ہی اسے تکلیف دہ ذہنی الجھن سے نجات کا واحد حل نظر آتی اور اس کا غیر شعوری عزم کہ پیشاب کی مسلسل رکاوٹ کی جانکاہ تکلیف ہی اسے ناقابل برداشت ذہنی کچوکوں سے بچا کر اسے کسی دوسری دنیا میں لے جا سکتی ہے جہاں ان مایوسیوں کی یاد اسے پریشان نہ کر سکے وہ اپنے شعوری عزم سے اس مصیبت میں مبتلا ہو جاتا تھا۔ سب سے اہم بات اس کے علاوہ یہ تھی کہ برسوں سے مریض کی جنسی قوت میں زبردست کمی واقع ہو گئی تھی۔ سلفر ۳۰ سے مریض صحت یاب ہو گیا۔

کیس نمبر ۲ : نام: س۔ کاف + عمر: چھیاسٹھ ۶۶ برس + اس مریض کے دونوں خصیوں میں جراثیم کے حملہ سے گومڑیاں بن گئی تھیں اور حالت اتنی خراب ہو گئی کہ آج سے بیس برس پہلے اسے اس واقعہ کے نتیجہ میں دونوں خصیوں کا آختہ کرانا پڑا۔ پھر چند برس بعد وہ مکمل طور پر نامرد ہو گیا۔ عین اسی وقت مریض پر پیشاب کی رکاوٹ کے بڑے غیر معمولی قسم کے حملے شروع ہو گئے۔ یہ مریض حملوں سے پہلے پیش گوئی کر دیتا تھا کہ وہ پھر ایسے حملہ کا شکار ہو گا جس کے بعد اس کے لئے پیشاب کا ایک قطرہ بھی خارج کرنا ناممکن ہو جائے گا۔

بیماری کے حملہ کی پیش گوئی کے بعد مریض کی بے چینی تیزی سے بڑھنے لگتی اور آخر کار اس کا پیشاب مکمل طور پر رک جاتا تھا۔ جب پیشاب کی رکاوٹ کا دورہ نہیں پڑتا تھا تو مریض کو پیشاب خارج کرنے میں کوئی دشواری نہیں ہوتی تھی۔ وہ اپنے مثانہ سے سارا پیشاب مکمل طور پر خارج کر سکتا تھا۔ جب بھی پیشاب کے اخراج میں رکاوٹ کا دورہ پڑتا تھا تو مریض یہ مطالبہ کرتا تھا کہ سلائی اس کے حوالے کر دی جائے۔ جونہی وہ سلائی سے آلہ تناسل کو چھوتا تھا۔ پیشاب کا بہاؤ مریض کی مرضی کے مطابق ایک مرتبہ پھر بلا روک ٹوک شروع ہو جاتا تھا۔

اس مریض کی پیشاب کی نالی میں کوئی رکاوٹ نہیں تھی اس کا غدہ مثانہ بڑھا ہوُا تھا۔ جس کی وجہ سے پیشاب کے اخراج میں رکاوٹ تھی۔ اس مریض کی حالت یہ تھی کہ اس کے خصیے تو تھے لیکن وہ کام نہیں کرتے تھے۔ لہٰذا اس خامی کے احساس نے اسے جسمانی اور ذہنی طور پر ایسا کر دیا تھا۔

مریض کو سلفر ۳۰ اور کونیم ۲۰۰ دوائیں دی گئیں۔ جن سے وہ مکمل طور پر شفایاب ہو گیا۔

لندن کے ڈاکٹر ایلس بارکر کے چند کیس:

کیس نمبر ۱ : ۳۱ دسمبر ۱۹۳۴ء کو میرے پاس ایک ریٹائرڈ ملازم آیا۔ جو بہت کمزور تھا۔ ۱۹۱۳ء کو اس کا عصابی نظام خلل پذیر ہونے کے باعث صحت گر گئی تھی اور اس کے ذاتی معالج نے یہ فتویٰ داغ دیا تھا کہ اس کے بڑھے ہوئے غدہ مثانہ کا آپریشن کے سوا کوئی علاج نہیں۔ چنانچہ وہ بہت گھبرا گیا اور سالوں اسی فکر میں مبتلا رہا۔ میں نے اسے مناسب غذا کھانے اور زیادہ پانی پینے کو کہا تاکہ اس کے پیشاب میں تیزابیت کم ہو جائے اور صبح و شام سلفر ۶ اور کھانے سے قبل اگنیشیا 3X

اور کاربووج سے علاج شروع کر دیا۔ اس کے پھیپھڑے کمزور اور مدقوق تھے۔ اس لئے ہر ہفتے بیسلینیئم ۳۰ دی گئی۔ ایک ہفتے بعد میں نے اس کی بے چینی کے پیش نظر سلفر کی بجائے آرسنکم ۳ دی۔ چونکہ اس کو بھوک کم لگتی تھی۔ اس لئے تھائیرائیڈینم ۱۰۰ طاقت میں کھانوں سے قبل بھی دی گئی۔ اس کی صحت حیرت انگیز تیزی کے ساتھ بہتر ہو گئی۔ علاج کے ایک ماہ بعد ۱۵ جنوری ۱۹۳۵ء کو اس نے مجھے لکھا کہ اس کے معالج نے اسے معجزہ قرار دیا ہے۔ اس کے معالج کا خیال تھا کہ غدودی پھر پھول جائے گا مگر اب تک ایسا نہیں ہوا۔ آپ کو مطلع کرتے ہوئے میں خوشی سے پھولا نہیں سما رہا۔ کیونکہ غدہ مثانہ میں نہ سوجن ہے نہ درد اور نہ کسی قسم کی تکلیف' پیشاب بڑی آسانی سے بلکہ رات کو بھی نارمل یا فطری انداز میں آ رہا ہے۔ علاوہ ازیں میرے ذہن سے آپریشن کا خوف بھی اتر گیا ہے۔ جس نے مجھے پاگل کر رکھا تھا۔ مجھے کامل یقین ہے کہ آپ نے مجھے از سرِ نو وادیٔ شباب کی بہاروں سے لطف اندوز ہونے کے قابل بنا دیا ہے۔ اس کے لئے آپ کا بے حد مشکور ہوں۔ ڈیڑھ ماہ کے بعد اس نے پھر لکھا کہ میں بے حد مسرور ہوں کہ ابھی تک مرض کی کسی علامت نے عود نہیں کیا۔

کیس نمبر ۲ : ۱۹۳۲ء میں میرا قیام ایک گاؤں میں تھا۔ وہاں ایک لوہار سے میری معمولی سی واقفیت تھی۔ اسے بیمار پا کر مجھے سخت دھچکا لگا۔ وہ یرقان میں بری طرح مبتلا اور فکر مند تھا۔ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ مجھے پیشاب کی شدید تکلیف کا سامنا ہے۔ مجھے رات کو ہر گھنٹے بعد پیشاب کے لئے اٹھنا پڑتا ہے اور ہر بار صرف چمچہ بھر پیشاب خارج ہوتا ہے۔ میرا مثانہ پھٹنے کی حد تک بھرا ہوا ہے۔ اس لئے میں بہت کم پانی پیتا ہوں۔ پیشاب انتہائی گاڑھا اور سیاہ رنگ کا ہے۔ یہ بہت تیز خراشدار اور جلندار ہے۔ میں نے ٹٹول کر دیکھا۔ اس کا پیٹ فٹ بال کی مانند ابھرا ہوا تھا۔

وہ اتوار کا دن تھا۔ دوا فروش کی دکان بند تھی۔ میرے پاس بھی کوئی ہومیو پیتھک دوا نہ تھی۔ میں ایک باغ میں گیا اور اجمود (پٹرو سلینیئم) کے پودوں کی ایک ٹوکری بھر کر لے آیا اور اس کی بیوی کو کہا کہ اسے کاٹ کوٹ کر ایک دیگچی میں لبالب بھر لو۔ پھر اس میں کھولتا ہوا پانی ڈال کر کوئی دس منٹ تک پڑا رہنے دو اور اس جوشاندے کو سارا دن اسے پلاتی رہو۔ اس کو گوشت' مچھلی یا مرغی یا گوشت سے بنی ہوئی کوئی چیز گرم مصالحے یا چٹپٹی مصالحے دار اشیاء' شراب' تیز چائے سے پرہیز کراؤ اور تمباکو جیسی لعنت سے اسے باز رکھو۔ پھر میں اپنے دن بھر کے سفر پر روانہ ہو گیا۔

دس گھنٹے کے بعد میں اسے ملنے گیا۔ اس نے مجھے فخریہ بتایا کہ اس نے ایک بڑا برتن

پیشاب سے بھر دیا ہے اور پیشاب بالکل صاف ہے۔ جس سے اسے بڑی خوشی محسوس ہو رہی ہے۔ اجوو (پیرو سیلینم) ایک قدیمی عوامی "لوک دوا" ہے۔ جو مثانہ کی جلن، سوزاک وغیرہ عوارض میں استعمال ہوا کرتی تھی۔ واپس لندن آ کر میں نے اسے سلفر بطور مزاجی دوا اور پلساٹیلا نائیزہ میں درد اور مثانے کے نزلہ کے لئے بھیج دی۔ پھر سبل سرولاٹا مدر ٹنکچر دیا۔ پرانے وقتوں میں غدہ مثانہ کی تکلیف کے مریضوں کو ہومیو پیتھک ڈاکٹر سلیشیا دیا کرتے تھے اور سبل سرولاٹا ایسی زمین پر اگتا ہے جس میں سلیشیا بکثرت پایا جاتا ہے اور سبل سرولاٹا کے پودے کے رس (جوس) میں سلیشیا جذب ہو چکا ہوتا تھا۔ بڑھے ہوئے غدہ مثانہ کے لئے یہ بہترین دوا ہے۔ جب پہلی بار میں نے اسے دیکھا تو وہ بہت خوفزدہ تھا اور آپریشن نہیں کروانا چاہتا تھا مگر اب اس کا خوف اور مرض بالکل جاتا رہا۔

کیس نمبر ۳ : یکم جون ۱۹۳۱ء کو ایک ۶۱ سالہ بوڑھے شخص نے مجھے لکھا۔ مجھے کئی سالوں سے پیشاب کی تکلیف ہے۔ یہ دن کو اور رات کو لیٹ جانے پر بہت جلدی جلدی آتا ہے۔ پیشاب کرنے پر شروع میں مجھے بہت مشکل پیش آتی ہے۔ میں نے اپنے ذاتی معالج سے علاج کروایا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ میرا غدہ مثانہ ایک نارنگی کے سائز کے برابر بڑھ گیا ہے۔ اس لئے کسی ماہر کو دکھایا جائے۔

چونکہ وہ آپریشن کروانا نہیں چاہتا تھا۔ لہٰذا میں نے اسے غیر محرک سادہ غذا کا عادی بنا دیا اور اسے کہا کہ وہ بکثرت پھل کھائے۔ آب جو اور پھلوں کا جوس پیئے۔ اس کو سلفر دی گئی۔ تاکہ علامات واضح ہو جائیں۔ پھر غدہ مثانہ کے لئے کونیم 3X دوا دی گئی۔ ڈاکٹر بورک نے کونیم کی علامات کے بارے میں لکھا ہے کہ "بوڑھے آدمیوں میں پیشاب کرتے وقت بے حد دقت ہوتی ہے، پھر رک جاتا ہے۔ رک رک کر خارج ہوتا ہے۔ قطرہ قطرہ آتا ہے۔" علاوہ ازیں اگر چوٹ آئی ہو تو کونیم ایک مظہر دوا ہوتی ہے۔ میرا خیال تھا کہ اسے بھی چوٹ آئی ہو گی۔ میں نے یکے بعد دیگرے سلفر اور کونیم اور پھر پلساٹیلا اور آرنیکا کو دیا اور جب بالخصوص پیشاب کی خواہش نہ رہی تو کیمو ملا دوا دی گئی پھر سلفر ۳۰ طاقت میں دی گئی۔ اس سے وہ آدمی حیرت انگیز طور پر صحت یاب ہو گیا۔ چند ہفتوں بعد اس نے لکھا۔ آج صبح میں نے اپنا وزن کیا تو میرے سابقہ وزن سے سات پونڈ زیادہ تھا۔ اب میں تندرست محسوس کرتا ہوں اور آپ کی ہدایات پر عمل پیرا ہوں۔

کیس نمبر ۴ : ۲۱ دسمبر ۱۹۳۲ء کو ایک مجراپنے ۷۸ سالہ باپ ریٹائرڈ فوجی آفیسر کو ہمراہ لایا۔ اس پر انفلوئنزا (وبائی زکام) کا شدید حملہ ہوا تھا۔ جو قدرے دل کے دورے کی مانند تھا۔ وہ دل تیز دھڑکنے، پھیپھڑوں کی نالیوں کے ورم، بے حد افسردگی اور بالخصوص غدہ مثانہ کے بڑھنے کی شکایت کرتا تھا۔ جس سے اس کی راتوں کی نیند حرام ہو گئی تھی۔ اس نے بتایا کہ سرجن کہتا ہے کہ غدہ مثانہ کے بڑھنے کا آپریشن کے سوا کوئی علاج نہیں۔ مگر میں بہت بوڑھا ہو چکا ہوں۔ اس کے باورچی خانہ میں ایلومینیم (سلور) کے برتن استعمال ہوتے تھے۔ اسے ہر اتوار کو انفلوئنزانیم ۳۰ کی اور ہر بدھ کو ایلومینا ۲۰۰ کی ایک خوراک دی گئی۔ نیز اسے صبح و شام ایک ایک خوراک سلفر 6X کی اور کھانوں سے قبل نکس وامیکا کی ایک خوراک دی گئی۔ اس کی حالت بہت سدھر گئی۔ دس دن بعد ان ادویہ کو بند کر کے سبل سرولاٹا مدر ٹنکچر ۱۰ قطرے پانی میں ملا کر دن میں تین بار دیے گئے۔ اس کے ساتھ ساتھ باری باری برائی اونیا پھیپھڑوں کے ورم کے لئے دی گئی جو پرانے انفلوئنزا کے نتیجے میں پیدا ہوا تھا۔ ۵ دن بعد غدہ مثانہ میں درد کے پیش نظر برائی اونیا کی بجائے پلساٹیلا استعمال کرایا گیا۔ وہ افسردہ و غمگین تھا۔ اس لئے اگنیشیا کی چند خوراکیں اور تھوجا ۲۰۰ کی چند خوراکیں حفاظتی چیچک کے ٹیکوں کے بداثرات کو زائل کرنے کے لئے دی گئیں۔ ۳ ہفتے بعد مریض بالکل خوش و خرم اور ہر تکلیف سے آزاد تھا۔

کیس نمبر ۵ : ڈاکٹر ایلس بارکر لکھتے ہیں کہ جون ۱۹۳۳ء کو مجھے ایک آدمی نے خط لکھا کہ وہ دس سال سے غدہ مثانہ کے بڑھ جانے کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ ڈاکٹر نے اس کا واحد علاج آپریشن بتایا ہے مگر اس آپریشن سے میرے ایک دوست ہلاک ہو چکے ہیں۔ اس لئے میں آپریشن کروا کر یہ خطرہ مول لینا نہیں چاہتا۔ خصوصاً اگر میں مر گیا تو میری پنشن کی آمدن سے میری بیوی محروم ہو جائے گی۔ مقعد میں انگلی کے معائنہ سے غدہ مثانہ بخوبی بڑھا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ جیسے یہ سرطانی رسولی کے باعث بڑھا ہوا ہو۔ میں نے صبح اور رات کو کھانے کے لئے سلفر 6X بھیج دی اور کہا کہ اجوود (پارسلے) کی بوٹی کا جوشاندہ پیا کرے اور آکر مجھے ملے۔ اس نے جواب دیا کہ میں بوڑھا آدمی ہوں اور بیس سال سے ڈربی میں اپنے گھر سے باہر نہیں گیا۔ اس لئے معذرت خواہ ہوں۔ آپ مجھے یہاں ہی نسخہ بھیج دیں۔

میں نے اس کو حسب معمول سادہ غیر محرک غذا کھانے اور بکثرت پانی پینے کو کہا اور سلفر 6X صبح و شام اور سلیشیا 12X کھانوں کے درمیان لینے کی ہدایت کی۔ جس سے وہ فی الفور شفایاب

ہو گیا۔

کیس نمبر ۶ : ایلس بارکر لکھتے ہیں کہ ۱۹۳۲ء میں میں ایک معروف معزز شخص سے ملنے آیا تھا کہ اس کا مالش کرنے والا آیا اور کہا کہ جناب آج میں آپ کو مالش نہ کر سکوں گا کیونکہ بہت بیمار ہوں۔ دو ہفتوں سے میرے مثانے سے بکثرت خون آ رہا ہے۔ اب میری طاقت جواب دے چکی ہے۔ اس نے کہا۔ اچھا تو ڈاکٹر ایلس تمہاری مدد کریں گے۔ اس نے بتایا کہ خون شوخ سرخ اور پتلا ہے۔ میں نے اپنا بکس کھولا اور فاسفورس M کی ایک خوراک کھلا دی۔ فاسفورس شوخ سرخ شریانی خون بہنے کے لئے اور ہیمیلس گاڑھے سیاہ وریدی خون کے اخراج کے لئے مظہر دوائیں ہیں۔ گھر جانے کی مجھے جلدی تھی۔ اس لئے میں نے اسے کار میں بٹھا لیا۔ اور راستے میں اس نے بتایا کہ دس سال سے اس کا غدہ مثانہ بہت بڑھا ہوا ہے۔ اور اس کے دائیں گوشہ پر ایک نرم اسفنجی گلٹی ہے جو شاید سرطانی رسولی ہے۔ میں نے اس کو سادہ غذا کھانے اور بکثرت پانی خصوصاً" گندم کے چھلکے سبوس کا جوشاندہ پینے کو دیا۔ اور سبل سرولاٹا مدر ٹنکچر کے ۵ تا ۱۰ قطرے فی خوراک دن میں تین بار دیا اور کہا کہ اگر مزید سیلان خون ہو تو تھلاسپی مدر ٹنکچر استعمال کرے مگر آہا! فاسفورس کی اس ایک خوراک نے ہی مرض کی یلغار کو روک دیا اور مہینوں دوبارہ سیلان خون نہ ہُوا۔

یہ کیس سابقہ کیسوں سے بہت مختلف تھا۔ بہت بہتری پیدا ہونے کے بعد مکمل صحت یابی کے لئے پھر کوئی نہ کوئی رکاوٹ کھڑی ہو جاتی تھی۔ بہت سی علامات رونما ہو جاتیں جن کے لئے کئی ادویہ کا استعمال ضروری ہو گیا۔ مثانے میں کسی پتھری کے لڑھکنے کا احساس ہوا۔ جسے پلساٹیلا سے درست کیا گیا۔ پیشاب کرتے وقت سخت جلن ہوتی تھی جسے کینتھرس دے کر ٹھیک کیا گیا۔ چلنے یا حرکت کرنے سے غدہ مثانہ میں بے حد درد ہوتا تھا۔ جسے برائی اونیا نے درست کر دیا۔ بیٹھنے سے سیون میں درد ہوتا تھا۔ جسے سائیکلیمن 3X نے ٹھیک کر دیا۔ یہ میرا سب سے طویل کیس ہے جو میں نے درست کیا۔ آہا! خوش آئند اور مبارک بات یہ ہے کہ غدہ کے دائیں جانب کی نرم سرطانی رسولی بھی بالکل ختم ہو گئی۔ پیشاب کا عمل اور مثانے کی حالت بھی بڑی حد تک بہتر ہو گئی مگر مکمل صحت یابی میں ایک مبہم اور ناقابل بیان رکاوٹ ابھی موجود تھی۔

ایک دن مریض نے یونہی کہہ دیا کہ تین سال قبل ہاروے سٹریٹ کے ایک ماہر سپیشلسٹ نے میرا معائنہ کیا تھا اور اس نے ایک نلکی میرے مثانے میں زور سے گھسیڑ دی تھی۔ جس سے مجھے

شدید درد ہوا۔ میں حیرت زدہ ہوا کہ مثانے کے معائنہ کے دوران غدہ کے بڑھنے کے علاوہ گر
گھسیڑنے کی وجہ سے ضرور زخم آچکا ہے جو مندمل نہیں ہوا۔ میں نے ہومیو دوا سٹافی سیگریا X۳۰ کی
چند خوراکیں دیں۔ کیونکہ یہ دوا مثانہ اور اس کے سوراخ کے زخموں کے لئے اکسیر مانی گئی ہے۔ اس
کا فوری طور پر بے حد فائدہ ہوا۔ معلوم ہوا کہ غدہ مثانہ بڑھنے کے علاوہ مثانے میں چوٹ کا زخم بھی
تھا اور اس سے مثانے کی تکلیفات کے لئے ایلوپیتھک معائنے کے خطرات بھی عیاں ہیں۔ میں ایسے
بہت سے مریضوں سے مل چکا ہوں جو معائنے سے لاپرواہی اور بلا مہارت کے معائنے یا سلائی
ڈالنے سے بُری طرح مجروح ہوگئے۔ بہرکیف پھر مریض کو سٹافی سیگریا ۲۰۰ سے کلی شفا ہوگئی۔ زخم
ٹھیک اور غدہ مثانہ نارمل ہو کر پیشاب کی تکلیف سے نجات مل گئی۔

کیس نمبر ۷ : ایک پچاس سالہ اتالیق جس کا غدہ مثانہ ناشپاتی کے برابر بڑھا ہوا تھا
میرے پاس آیا۔ جس کا معائنہ ایک ماہر نے کیا اور اسے صرف آپریشن کا مشورہ دیا۔ اسے کم و بیش ہر
نصف گھنٹے بعد بستر سے اٹھ کر پیشاب کرنا پڑتا اور اس مجبوری کے تحت وہ سینما یا کسی دعوت وغیرہ میں
جانے سے خائف رہتا۔ میں نے اسے غیر محرک غذائیں اور متعدد ادویہ سلیشیا، تھوجا، سلفر،
سبل سرولاٹا اور اورم آئیوڈیم مجموعی علامات کے مطابق دیں۔ جس سے کامل شفا ہوگئی۔

Fig. — Enlarged Prostate with a Large ...

غدہ کی ... جس کا ایک حصہ
مثانے کے اندر چلا گیا ہے

باب 6

فوطہ کے عوارض

(DISEASES OF SCROTUM)

۱۔ مقدم الذکر فوطہ (PREPENILE SCROTUM)

یہ ایک نہایت شاذو نادر پیدائشی حالت ہے۔ اس میں بچے کا فوطہ اوپر اور ذکر (Penis) اس کے پیچھے نیچے ہوتا ہے۔ فوطہ پیڑو (Mons Pubis) کے ساتھ وابستہ معلق ہوتا ہے۔

علاج:

☆ جراحت کے ذریعے اس کو درست کیا جاسکتا ہے۔

۲۔ طبع زاد اوذیمہ

(IDIOPATHIC SCROTAL OEDEMA)

یہ عارضہ چار تا بارہ سال کی عمر میں بچوں کو لاحق ہوتا ہے۔ اس میں خصیہ کے بل کھانے اور اخدیس کے زائدہ (Hydatid of Morgagni) کے فرق کو سمجھ لینا چاہئے۔ فوطہ بُری طرح سوج کر سرخ ہو جاتا ہے مگر درد معمولی ہوتا ہے۔ جبکہ خصیہ کے بل کھانے کے عارضہ میں نہایت زیادہ دکھن ہوتی ہے۔ چڈھوں، سیون اور عضو تناسل تک سوجن پھیل جاتی ہے۔ یہ سوجن ایک دو دن کے بعد ختم ہو جاتی ہے مگر یہ بار بار عود کر آتی ہے۔ یہ عارضہ زُود حساسیت (الرجی) کی بناء پر بھی لاحق ہو سکتا ہے۔ کبھی کبھی ایوسین پسندی (Eosinophillia) موجود ہوتی ہے۔

علاج:

☆ فوطہ میں استسقائی سوجن: (۱) گریفائیٹس (۲) ایپس۔ ڈیجی ٹیلس۔ رسٹاکس۔
☆ فوطہ میں پھلاوٹ (اوڈیمہ): (۱) آرسنکم۔ ایپس۔ رسٹاکس۔ گریفائیٹس (۲) ارجنٹم مٹ۔ ایپوسائینم۔ ڈیجی ٹیلس۔ فاسفورس۔ کالچیکم۔ کالی کارب۔ کینتھرس۔ لائکوپوڈیم۔ لیکے سس۔ نیٹرم سلف۔ نیٹرم میور (۳) انتھرم۔ زنکم۔ فیرم سلف۔ کیلیڈیم۔
☆ فوطہ میں سوجن بغیر درد کے: مزریم۔
☆ فوطہ سرخ: (۱) پٹرولیم۔ کروٹن ٹگلم (۲) چلیڈونیم۔ مرک (۳) ایپس۔ پلساٹیلا۔ رسٹاکس۔ سلفر۔
☆ فوطہ پر اور دونوں رانوں کے درمیان سرخی یا فوطہ سے جریان خون ہو: (۱) پٹرولیم۔
☆ فوطہ پر نیلگوں سرخی: (۲) میورنک ایسڈ۔
☆ فوطہ پر خارش: کروٹن ٹگلم۔

۳۔ فوطوں کا طبع زاد غانغرایا۔ فورنیئر گنگرین

(FOURNIER/IDIOPATHIC GANGRENE OF SCROTUM)

یہ عارضہ عام نہیں ہے مگر یہ بہت ہولناک ہے۔ انفیکشن سے خون کی رگیں تباہ ہو جاتی ہیں۔ اس کی تین اہم خصوصیات یہ ہیں۔

(i) بظاہر عمدہ صحت کے ادھیڑ عمر کے آدمی کے فوطہ میں یکایک سوزش واقع ہو جاتی ہے۔ (ii) تیزی سے فاسد گلنے سڑنے کے عمل (گنگرین) کا آغاز ہو جاتا ہے اور (iii) تقریباً "۵۰ فیصد مریضوں میں مرض کا کوئی سبب نہیں ہوتا اور ان میں یہ مرض بلاوجہ طبع زاد یعنی خود بخود لاحق ہو جاتا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ سیون کی چھوٹی چھوٹی معمولی چوٹوں یا سیون کے آپریشنوں کے بعد یہ مرض ہو جاتا ہے مثلاً" گھوڑے یا سائیکل کی سواری سے رگڑ' چوٹ یا خراش آنا (Scratch / Bruise)' سیون کی سلائی کردہ جگہ کا کھل جانا' مقعد میں چیر آنا (Fissure)' سیون میں ٹیکہ (انجکشن) لگانا' یا پیشاب کی نالی نائیزہ کے آس پاس کے دنبل پھوڑے

(Periurethral Abscess) کا پھٹ جانا۔

اس مرض کی علامات یہ ہیں:۔

فوطہ میں اچانک درد ہونے لگتا ہے۔ کمزوری' اضمحلال' رنگ پیلا' چہرہ فق اور بخار ہو جاتا ہے۔ سب سے پہلے فوطہ مبتلائے مرض ہوتا ہے اور فوطہ کی تھیلی گل سڑ جاتی ہے۔ کبھی گنگرین سے یہ فوطہ کی ساری جلد تباہ ہو جاتی ہے اور خصیے ننگے ہو کر لٹکتے دکھائی دیتے ہیں۔ خصیوں کے اوپر والی غلافی جھلی (Tunica) گنگرین سے نمایاں طور پر آزاد ہوتی ہے۔

علاج:

☆ فوطہ پر فاسد زخم (گنگرین) ہو جائے: فلورک ایسڈ۔

☆ فوطہ کا سخت ہو جانا: (۱) رسٹاکس۔ سلفر۔

فوطہ کا ناسور (فسچولا): (۲) آیوڈیم (۳) سپونجیا۔ فائیٹولیکا۔

... نیلے رنگ کا: (۲) آرسنکم۔ میوریٹک ایسڈ (۳) مائی گیل۔ مرک سائی ناٹڈ۔

۴۔ فوطہ کا فیل پا

(FILARIAL ELEPHANTIASIS OF SCROTUM)

یہ مرض خط استوائی منطقہ حارہ کے گرم و نیم گرم ممالک کے باشندوں میں پایا جاتا ہے۔ جو ان ممالک میں رہتے ہوں یا کبھی رہ چکے ہوں۔ اس مرض میں فوطہ بری طرح بڑھ کر لٹک جاتا ہے۔ یہ پیڑو کی لمفاوی نالیوں (Lymphatic Vessels) میں رکاوٹ کے سبب پیدا ہوتا ہے۔ جس کے ساتھ فائی لیریا پیدا کرنے والے کرموں سے بے حد بڑھی ہوئی انفیکشن اور لمفاوی نالیوں کا ورم ہو جاتا ہے۔ سب سے پہلی علامت ثانوی استسقائے خصیہ (سیکنڈری ہائیڈروسیل) کے پیدا ہونے کے ساتھ منی کی نالیوں میں ورم (Funiculitis) کا حملہ ہوتا ہے۔ بار بار حملوں کے سبب فوطہ کی استسقائی پھلاوٹ (اوڈیما) برقرار رہتی ہے اور فوطہ کی جلد اور زیر جلد نسیجات بے حد موٹے ہو جاتے ہیں۔ طویل عرصہ کے پرانے کیسوں میں فوطہ بہت زیادہ بڑا ہو جاتا ہے کہ عضو تناسل اس کے اندر گھس کر غائب ہو جاتا ہے۔

فوطہ کا غیر فائی لیریا فیل پا جس میں فائی لیریا کے کرموں کا عمل دخل نہیں ہوتا' کا مرض سرد

—Filarial Elephantiasis of Scrotum and Penis

—Filarial Elephantiasis of the Scrotum.

فوطہ کا فیلریائی فیل پا

.—Sebaceous cysts of the scrotum.

(غیر ٹراپیکل) ممالک میں اور گرم (ٹراپیکل) ممالک کی آب و ہوا میں اکتسابی ہوتا ہے۔ یہ لمفاوی نالیوں میں ریشے بننے (Fibrosis) کے نتیجہ میں واقع ہوتا ہے اور فائی لیریا والے فیل پا کی نسبت چھوٹا ہوتا ہے۔

علاج:

☆ فوطہ کا فیل پا: سلیشیا۔

☆ فوطہ ڈھیلا ہو کر لٹک جائے: (۱) پلساٹیلا۔ سٹافی سیگریا۔ سلفر۔ کلیمیٹس۔ لائکو (۲) اوپر کونیم۔ جلسی میم۔ ڈائیسکوریا۔ رسٹاکس۔ سلیشیا۔ سورینم۔ فاسفورک ایسڈ۔ کلکیریا۔ لیسی سین۔ مگنیشیا میور۔ نیٹرم میور۔ نیوفرلیٹم۔ بیلی بورس۔

۵۔ فوطہ کے مسّے۔ چربیلی رسولیاں (SEBACIOUS CYSTS)

یہ فوطہ کی جلد کا عام مرض ہے۔ یہ عموماً" چھوٹے چھوٹے اور کثیر التعداد (Muliple) ہوتے ہیں۔ کبھی کوئی بڑی چربیلی رسولی پک جاتی ہے اور اس میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ جس میں سے ایک مخصوص کراہت انگیز بدبو آتی ہے۔ کبھی اس قسم کی رسولی کو غلطی سے فوطہ کا سرطان (کارسی نوما) سمجھ لیا جاتا ہے۔

علاج:

☆ فوطہ پر مسّے، فلطا جیسے: (۱) تھوجا (۲) اورم۔ اورم میور۔ سلیشیا۔

☆ فوطہ میں مواد بھر جانا (Empvocele): (۱) سلفر۔ سلیشیا۔ کالی سلف۔ کلکیریا سلی کاٹا (۲) آرسنکم آیوڈ۔ پلساٹیلا۔ سورینم۔ کلکیریا۔ ہیپر۔

☆ فوطہ میں خون بھر جانا (Haematocele): (۲) ہیمیلس (۳) روٹا۔ کونیم۔

☆ فوطہ پر بھورے رنگ کی رسولی: (۲) نائٹرک ایسڈ۔

۶۔ فوطہ کا سرطان۔ کینسر (CANCER / CARCINOMA OF SCROTUM)

انیسویں صدی میں کوئلہ سے چلنے والے دقیانوسی کارخانوں کی چمنیاں صاف کرنے والے

لڑکوں (Chimney Sweeps) میں فوطہ کا قشری سرطان (Squamous Epithelioma) عام پھیلا ہوا تھا۔ یہ مرض سب سے پہلے لندن کے ایک ہسپتال کے ایک سرجن پرسی ول پاٹ (Percivall Pott,۱۷۱۴۔۱۷۸۸) نے ۱۷۷۵ء میں بیان کیا تھا۔ ان دنوں چمنیاں صاف کرنے کے لئے مزدور لڑکے چمنیوں میں اوپر نیچے چڑھا (Climb) کرتے تھے۔ پھر جب کارخانے جدید طرز پر بجلی وغیرہ سے چلنے لگے تو چمنیوں کے دھوئیں کی کاجل (Soot) تو ختم ہو گئی مگر کپاس کی مصنوعات کے کارخانوں کی مشینوں میں جو تیل دیا جاتا وہ کاریگر کے پاجامہ یا پتلون کو بھگو دیتا جو کاجل سے زیادہ سرطان زا (Carcinogenic) ثابت ہوتا۔ آج کل مشینوں کو دیا جانے والا تیل (Lubricating Oil) آلودگیوں سے پاک کیا ہوا ہوتا ہے اور اس سے بالخصوص مزدوروں' کاریگروں (Mule Spinner) کے فوطہ میں کینسر پیدا نہیں ہوتا۔ یہ صاف شدہ تیل ۲۰ سال تک مزدوروں کو لگتا رہا ہے مگر کسی کے فوطہ میں کینسر میں مبتلا ہونے کا یقین نہیں ہے۔ چند مزدور جو تارکول (Tar) اور پتھر کے تیل (Shale Oil) کا کام کرتے تھے وہ ان کے جسم پر لگنے سے کینسر میں مبتلا ہو گئے مگر اکثریت اس سے محفوظ رہی۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ عضو تناسل کے کینسر (کارسی نوما) کے بر خلاف فوطہ کا کینسر (کارسی نوما) ایشیا کے ممالک اور برِصغیر پاک و ہند میں تقریباً" عنقا ہے جبکہ عضوِ تناسل کا کینسر بھارت کے نامختون ہندوؤں میں بہت زیادہ ہے۔

فوطہ کا کینسر اس پر ایک مسّہ یا زخم پیدا ہونے سے شروع ہوتا ہے۔ پھر فوطہ سے آگے بڑھ کر اس کے اندر کے خصیوں کو مبتلائے مرض کر دیتا ہے۔

مزید تفصیل کے لئے ہماری کتب "کینسر کے روپ و بہروپ" کا مطالعہ کریں۔

علاج:

☆ فوطہ کا کینسر (ایپی تھیلوما): فاسفورک ایسڈ۔ کاربوانیملس۔

☆ فوطہ کا سخت زخم والا کینسر (Scirrhus): کاربوانیملس۔

باب 7

(ب) عملی یا فعلی خرابیاں

(FUNCTIONAL DISORDERS & SEXUAL ILLS)

پہلے اعضائے تناسل کی عضوی خرابیوں کا ذکر ہوا۔ اب ان کی عملی خرابیوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جن میں جریان' احتلام' سرعت انزال' مباشرت' جلق' نامردی وغیرہ شامل ہیں۔

۱۔ جریان: جریان منی - اخراج منی

(SPERMATORRHOEA)

جریان دراصل کوئی مرض نہیں بلکہ ایک وہم ہوتا ہے جسے نیم حکیم غلط پراپیگنڈہ سے نوجوانوں میں پھیلا دیتے ہیں' مریض وہم میں پڑ کر اکثر اشتہاری دواؤں کے چکر میں پھنس کر کمزور ہو جاتے ہیں بقول ان کے جریان میں بے اختیار یا بلا ارادہ پیشاب کی نالی نائیزہ میں سے منی خارج ہوتی ہے۔ مگر جو سفید آبی رطوبت مستورات کے ساتھ بوس و کنار کے دوران جنسی شہوت کے ساتھ غدہ مذی سے خارج ہوتی ہے۔ اسے جریان مذی یا اخراج مذی (Prostatorrhoea) کہتے ہیں اور اس کا ذکر پہلے غدہ مثانہ (پراسٹیٹ گلینڈ) کے عوارض کے تحت گزر چکا ہے۔

اس مرض کے بہت سے اسباب بیان کیے گئے ہیں۔ مثلاً "کثرت جلق و جماع' شہوانی خیالات کی بھرمار' بعض گرم و مقوی غذائیں جیسے گوشت' مٹھائیاں' شراب' گرم مصالحے' تیز قہوہ اور چائے کی زیادتی' بعض امراض مثلاً" بواسیر' مقعد میں کیڑے' قبض' نائیزہ میں خراش وغیرہ۔

کثرت جلق و جماع میں اعضائے تناسل بے حد ذکی الحس (Sensative) ہو جاتے ہیں کہ ذرا سی تحریک' جوش' روح افزا عاشقانہ خواب' محبوبہ کا دیدار' کپڑوں کی رگڑ' کبھی محض چھونے اور بوس و کنار سے ہی منی خارج ہو جاتی ہے۔ کبھی پیشاب کرنے سے قبل یا بعد یا پاخانہ کرتے وقت منی کی

رطوبت کے چند قطرے خارج ہو جایا کرتے ہیں جسے دیکھ کر مریض خوفزدہ سا ہو جایا کرتا ہے حالانکہ یہ سفید قطرے قبض کے سبب غدہ مثانہ سے مذی کی رطوبت کے ہوتے ہیں' یہ منی کے قطرے نہیں ہوتے جیسا کہ خیال کیا جاتا ہے۔

اس مرض کی یہ علامات بیان کی جاتی ہیں:

مریض پر سستی و کاہلی طاری ہو جاتی ہے۔ ہاتھ پاؤں ٹوٹتے محسوس ہوتے ہیں۔ پیشاب بار بار 'کثیرالمقدار اور جلندار آتا ہے' سر چکراتا ہے' کمر میں درد ہوتا ہے' مریض جلد تھک جاتا اور کام کاج کرنے سے جی چراتا ہے' دماغ اور عضلات کمزور' مزاج چڑچڑا' خیالات میں انتشار' نیند اچاٹ' ذہن غبار آلود' حافظہ کمزور' قبض' بدہضمی واقع ہو جاتی ہے' جسم پر چیونٹیاں رینگنے کا احساس ہوتا ہے' دل دھڑکتا ہے' پیشاب سے پہلے یا بعد سفید قطرے خارج ہوتے ہیں' صحت کمزور ہوتی ہے۔

علاج:

مریض پہلے بد عادات کو ترک کریں۔ ہر روز صبح سویرے کھلی ہوا میں' باغ یا کھیتوں میں جا کر سیر کریں اور قبض ہرگز نہ ہونے دیں۔ مریض کو ورزش اور دیگر معمولاتِ زندگی صفائی' مسواک' غسل کا خوگر بن جانا چاہئے۔ زُود ہضم' مقوی غذاؤں' تازہ سبزیوں اور پھلوں کا استعمال کرنا چاہئے۔ شراب نوشی' چٹپٹی' مصالحے دار اور تیز و محرک غذاؤں سے قطعاً" پرہیز کرنا چاہئے۔ اخلاقی اور مذہبی کتب کا مطالعہ' نیک لوگوں اور بزرگوں کی صحبت اور نماز روزے کی پابندی کو لازماً" اختیار کرنا چاہئے تاکہ بُرے خیالات کو ذہن سے نکالا جا سکے۔

علاج:

☆ جریان: (۱) سلینیئم (۲) کینتھرس۔
☆ جریان نیند کے دوران: سلینیئم۔ سیلشیا۔ ڈیجی ٹیلس۔

تفصیلات ادویہ:

سلینیئم ۲۰۰ : چلتے وقت' سوتے وقت یا بیٹھے ہوئے پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت مذی

خارج ہو جایا کرے۔ رات کو احتلام کے بعد سر میں درد ہو۔ منی پانی کی طرح پتلی' ہر روز رات کو احتلام ہو اور کمر اس قدر کمزور ہو کہ سیدھی نہ ہو سکے۔ جن نمازی لوگوں کا پیشاب یا مذی قطرہ قطرہ رسے اور وضو قائم نہ رہے" ان کے لئے یہ بہترین ساتھی اور اکسیر دوا ہے۔

کینتھرس ۳۰ : سوزاک کے سبب جریان منی ہو۔ مریض جنون الشہوت کا شکار ہو۔ فوراً "شدید ا۔ستادگی ہو جائے۔ پیشاب بار بار تھوڑا تھوڑا جلن کے ساتھ آئے۔

ڈیجی ٹیلس ۳x تا ۳۰ : یہ بہت اعلیٰ دوا ہے۔ اس دوا کی چند خوراکیں جریان کا نام و نشان مٹا دیتی ہیں۔ یا اس مرض میں نمایاں طور پر مفید ہوتی ہے۔ اس دوا کو صبح یا دوپہر کو دینا چاہیے۔ کہا جاتا ہے کہ رات کو دینے سے یہ اکساہٹ پیدا کرتی ہے۔ مریض کا دل تیز دھڑکتا ہے' اجنبیوں سے بات چیت کرتے وقت زبان لڑکھڑاتی ہے' زبان میں لکنت پیدا ہو جاتی ہے۔ جماع کے بعد دل بہت دھڑکتا ہے۔ (سیپیا۔ اگر جماع کے دوران دل تیز دھڑکے تو فاسفورس۔ کلکیریا۔ لائیکو) جماع کے بعد جریان منی ہو (نیٹرم میور)

جلسی میم ۳۰ : اعضائے تناسل کے عضلات کمزور ہوں۔ بغیر ایستادگی کے' جماع کے بعد یا پاخانہ کرتے وقت جریان منی ہو۔

کونیم ۲۰۰ : بغیر ایستادگی کے کنوارے مجرد نوجوانوں میں پاخانہ کے دوران جریان منی بار بار ہو یا بیوی کے ساتھ بوس و کنار کے دوران انزال ہو جایا کرے۔

فاسفورک ایسڈ ۳۰ : جلق اور کثرت مباشرت کے سبب دماغی اور جسمانی کمزوری ہو جائے یا آلاتِ تناسل کمزور اور سست پڑ جائیں' مریض بے ذوق اور لاپرواہ ہو جائے۔ جماع کے بعد یا پاخانہ کرتے وقت ستادگی کے بغیر بار بار جریان منی ہو یا انزال اور احتلام ہوا کرے۔

کالی فاس ۲۰۰ : جریان منی بے حد شہوانی جوش' اور ایستادگیوں کے سبب ہو۔ ڈاکٹر کینٹ سی ایم طاقت کی دوا کی سفارش کرتے ہیں۔

(مزید ادویہ اور تفصیلات کے لئے دیکھئے۔ آگے احتلام کے تحت)

۲۔ جریان مذی ۔ اخراج مذی ۔ مذی کا رسنا

(PROSTATORRHEA/EMISSION OF PROSTATIC FLUID)

غدہ مذی کچھ غددی نساج (Glandular Tissue) اور کچھ عضلاتی بافتوں (Mascular Tissue) سے بنا ہوا ہے۔ یہ ایک لیسدار' چمکدار اور پانی کی مانند پتلی رطوبت مذی (Prostatic Fluid) پیدا کرتا ہے جو منی (Semen) کا ایک اہم حصہ ہوتی ہے۔ مباشرت کے دوران یہ مذی مردانہ منی (Male Sperm Cells) کو عورت کے رحم میں اچھل کر دور کرنے میں مدد دیتی ہے۔ مذی مستقل طور پر بنتی رہتی ہے اور پیشاب کے ساتھ نکلتی رہتی ہے۔ جنسی زندگی اور شہوانی ترنگ کے دوران اس کی مقدار بڑھ جاتی ہے اور پیشاب کی نالی نائیزہ (یورتھرا) کے اندر بھر جاتی ہے' پھر انزال کے وقت منی میں شامل ہو جاتی ہے۔ اس کا اصلی مقصد تو نامعلوم ہے مگر یقین کیا جاتا ہے کہ انزال کے بعد عورت کی مہبل میں یہ منی کے جرثوموں کو زندہ رکھنے میں مد ہوتی ہے۔ غدہ مذی (پراسٹیٹ) اس چھوٹے سے فعل کے علاوہ کوئی اور جوہر (ہارمون) جسم کی ضرورت کے لئے یا خون کے دھارے میں شامل کرنے کے لئے پیدا نہیں کرتا۔ مذی کا زیادہ اخراج بیزار کن ہوتا ہے۔ یہ کبھی بآسانی از خود' ریاح کے اخراج پر' پاخانہ کے ساتھ' پیشاب سے قبل یا بعد' شہوت کے ساتھ عورت سے بغل گیر ہونے' آغوش میں لینے' بوس و کنار یا کسی شہوانی خیال یا جنسی جذبہ کے لہرانے یا جنسی منظر کو دیکھنے سے ٹپکنے لگتی ہے۔ جس سے کپڑے خراب ہو جاتے ہیں۔

تفصیلات ادویہ :

اگنس کاسٹس ۳۰ : یہ مردانہ اعضائے تناسل کی اعلیٰ دوا ہے۔ اعضائے تناسل جلق' مباشرت' اغلام' کثرت مباشرت کے ساتھ بار بار سوزاک ہونے کے باعث ڈھیلے ڈھالے اور کمزور' ٹھنڈے اور سکڑے ہوئے ہوتے ہیں' مکمل نامردی' نہ خواہش جماع نہ قوت عمل' بغیر ایستادگی کے مذی اور منی خارج ہو جائے۔ دماغی کمزوری' لاپروائی اور بات سمجھنے کی نااہلیت وغیرہ ہو۔ مذی از خود بلاارادہ' بلا ایستادگی خارج ہو جایا کرے۔ بیوی کے ساتھ بوس و کنار کرتے وقت' قبض والے سخت پاخانہ پر ذرا سا زور لگاتے وقت یا چلتے وقت مذی خارج ہو جایا کرے۔

انا کارڈیم اورینٹل ۳۰ : شدید نفسانی خواہش' دن کو ایستادگیاں' رات کو بغیر خواب کے احتلام ہو جائے۔ عضو تناسل کے اندر جھنجھناہٹ 'تپکن اور پھڑکن' پیشاب اور پاخانہ کے دوران مذی خارج ہوا کرے۔ پاخانہ خواہ سخت ہو یا نرم' اس کے ساتھ یا بعد مذی خارج ہو جایا کرے۔ پیشاب اور پاخانہ کے ساتھ یا بعد مذی نکلا کرے۔

اورم مٹ ۲۰۰ : خواہش نفسانی' بے حد زیادہ اعضا کمزور' غمگین اور لاغر ہو جانے والے لڑکوں میں خصیے چھوٹے' غیر نشوونمایافتہ' ایستادگی کے بغیر از خود مذی کا اخراج ہو۔

پیٹرولیم ۳۰ : پیشاب کی نالی کے غدہ مثانہ کے اندر سے گزرنے والے حصے میں پرانے ورم کے سبب اکساہٹ ہو کر بار بار احتلام ہوا کرے۔ بار بار نامکمل ایستادگی کے ساتھ یا پاخانہ کرتے وقت مذی کا اخراج ہو۔

پلساٹیلا ۱M: ایستادگی کے ساتھ یا ہر ایک شہوانی جذبے کے ساتھ مذی خارج ہو جائے۔

سٹافی سیگریا ۲۰۰ : کثرتِ جلق و اغلام 'کثرتِ مباشرت کے سبب اعضائے تناسل کمزور ہو جائیں' قبض والے سخت پاخانہ پر ذرا سا زور لگانے سے مذی از خود خارج ہو جایا کرے۔ یہ اعلیٰ دوا ہے۔

سلفر ۳۰: پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت منی یا مذی کا از خود اخراج ہو جائے۔

سیلینیئم ۲۰۰ : بوڑھے مردوں کا غدہ مذی بڑھ جائے اور بیٹھے یا چلتے وقت مذی کی رطوبت قطرہ قطرہ نائیزہ سے نکلے' جس سے عجیب قسم کی ناگواری اور بیزاری محسوس ہو۔ ذرا سا شہوانی خیال' جنسی منظر' بوس و کنار' برہنہ دیکھنے یا ایستادگی کے دوران بکثرت مذی خارج ہو یا بغیر امستادگی کے' جب بیٹھا ہو یا پیشاب یا نرم ملائم پاخانہ کے ساتھ یا بعد مذی خارج ہوا کرے۔ (ریاح خارج کرنے سے مذی نکل جائے تو مگنیشیا کارب)

سیپیا ۲۰۰ : سوزاک دب کر غدہ مذی متورم ہو اور پیشاب یا پاخانہ کے ساتھ یا بعد مذی خارج ہو۔

فاسفورس ۳۰ : دبلے پتلے لمبے قد کے مرد کو شہوانی خیالات سے یا کسی نوجوان دلربا عورت سے گفتگو کرتے وقت' بغیر استادگی کے قطرہ قطرہ مذی ٹپکنے لگے یا پاخانہ کے ساتھ یا بعد مذی خارج ہو۔ (نیٹرم میور)

فاسفورک ایسڈ ۳۰ : شہوانی خیالات سے' ایستادگی کے ساتھ یا سخت پاخانہ کے ساتھ مذی خارج ہو۔

کونیم ۲۰۰ : شہوانی خیالات یا ہر جنسی جذبہ کے ساتھ' بیوی کے ساتھ بغل گیر ہونے' بوس و کنار کرنے' ریاح خارج کرنے' پاخانہ کرنے سے بغیر ایستادگی کے مذی خارج ہو جایا کرے۔

لائیکو پوڈیم ۲۰۰ : شہوانی خیالات کے دوران بغیر ایستادگیوں کے یا پیشاب کرنے کے بعد مذی خارج ہو۔ (ریاح خارج کرنے سے: مگنیشیا کارب)

نائیٹرک ایسڈ ۲۰۰ : شہوانی خیالات کے دوران' ایستادگی کے ساتھ' پیشاب اور پاخانہ کے دوران' سخت پاخانہ کے ساتھ یا پیشاب کرنے کے بعد مذی کا اخراج ہو۔

نیٹرم میور ۲۰۰ : شہوانی خیالات کے دوران یا جب کسی نوجوان عورت سے بات چیت کرتا ہو یا اس کے متعلق سوچتا ہو تو بغیر ایستادگی کے مذی خارج ہو یا پاخانہ کرتے وقت یا پیشاب کرنے کے بعد مذی کا اخراج ہو۔ (مریض لمبے قد کا اور دبلا پتلا ہو تو فاسفورس)

کیس : ایک ۲۰ سالہ نوجوان میرے پاس آیا اور کہا کہ وہ ایک دفتر میں کام کرتا ہے۔ جہاں بہت سی لڑکیاں بھی ملازم ہیں۔ ایک خوبرو لڑکی اس کے سامنے ایک ہی میز پر بیٹھتی ہے۔ جس کے ساتھ بات کرنے یا شہوانی نظر کے ساتھ دیکھنے سے بلا ایستادگی انزال ہو جاتا ہے۔ اسے نیٹرم میور ۳۰ کی چند خوراکوں نے ٹھیک کر دیا۔

ہیپر سلفر ۲۰۰ : ہر شہوانی جذبہ سے' پیشاب یا پاخانہ کرنے کے بعد یا پیشاب کے دوران اور سخت پاخانہ کے ساتھ مذی کا اخراج ہو۔

۲- احتلام (انزالِ شبانہ - شبانہ آلودگی)

SEMINAL EMISSION (NIGHTLY)

NIGHT DISCHARGE/NIGHT-FALL/DAY-DREAMS

/WET DREAMS, NOCTURNAL POLLLUTIONS

نیند کی حالت میں اکثر شہوانی اور دلچسپ عشقیہ خوابوں کے ہمراہ بلاارادہ منی خارج ہو جانے کو احتلام کہتے ہیں۔ بہت سے مردوں کو رات کو احتلام خواب میں جنسی نظارے دیکھنے سے ہوتا ہے۔ جو جنسی زندگی کے دوران خصوصاً" تیرہ تا انیس سال کی عمر (Teens) میں ہوا کرتے ہیں۔ لڑکوں میں پہلی بار احتلام بالعموم چودہ پندرہ سال کی عمر میں ہوتا ہے جب وہ جوانی کی دہلیز پر قدم رکھتے ہیں۔ احتلام کا ہونا عموماً" اس بات کا ثبوت ہے کہ لڑکا شباب کے پُر بہار گلشن میں داخل ہو رہا ہے اور اس کے اعضائے جنسی نے اپنے توالد و تناسل کے کام کا آغاز کر دیا ہے۔ ایک لڑکے سے مکمل مرد بننے کی طرف یہ اس کا پہلا قدم ہوتا ہے۔ احتلام جوانی دیوانی کے آغاز میں سب لڑکوں کو ہوا کرتا ہے اور کسی بھی صحت مند نوجوان لڑکے کو اس سے مفر نہیں۔ جب تک کہ اس کی شادی نہیں ہوتی۔

احتلام کا ہونا ایک قدرتی جنسی عمل ہوتا ہے اور بعض حالات میں اس کا ہونا ضروری ہے۔ لہذا ہر دفعہ احتلام ہونے کو کوئی قبیح مرض سمجھ کر پریشان' خوفزدہ اور فکر مند نہیں ہونا چاہئے۔ اس کی سائنسی یا تکنیکی حقیقت فقط یہ ہے کہ عنفوان شباب پر جب جنسی بیداری کے بعد جنسی غدود نشوونما پا کر پوری طرح جنسی عمل کے لئے اہل اور مستعد ہوتے ہیں' تو منی خوب پیدا ہوتی ہے۔ جس سے خزائن منی (Seminal Vesicles) لبالب بھر جاتے ہیں' جس سے دماغ کو خبر پہنچ جاتی ہے اور قوت متخیلہ عشق و محبت کے نظارے اور بوس و کنار کے مناظر اکثر نیند کے دوران خواب میں آنکھوں کے سامنے لے آتی ہے۔ یہ واقعات اکثر وہی ہوتے ہیں جو بحالت بیداری دیکھے یا سنے ہوئے ہوں۔ دماغ کے حکم پر ریڑھ میں انزال کا عصبی مرکز منی کو خارج کر دیتا ہے۔ دراصل یہ محتلم شخص کے شہوانی اور عاشقانہ خیالات کا پرتو ہوتا ہے' خصوصاً" جبکہ جلق' اغلام یا کثرت جماع کے باعث اس کے اعضائے تناسل' ذکی الحس (Sensitive) ہو چکے ہوں۔ ایسی صورت میں نیم خوابی کی حالت میں اس کی طبیعت دلکش شہوانی تصورات اور فاسد خیالات سے متاثر ہو کر کسی مانوس یا غیر مانوس شکل کو پیش کر دیتی ہے اور جلد احتلام ہو جاتا ہے۔ اس طرح دباؤ اور تناؤ کی حالت رفع ہو کر راحت و سکون

حاصل ہو جاتا ہے۔

اگر احتلام وقفے وقفے سے ہفتہ بھر میں ایک دو بار ہو یا اس سے کم و بیش اور پھر اس سے طبیعت میں ضعف، سستی، کاہلی، افسردگی (ڈپریشن) وغیرہ پیدا نہ ہو تو اس کو مرض نہیں سمجھنا چاہئے۔ ہفتہ عشرہ میں ایک دو بار احتلام کا ہونا ہرگز کوئی مرض نہیں بلکہ صحت مندی کی دلیل ہے۔ احتلام جس قدر نوجوان لڑکوں میں عام ہے اس کے بارے میں اسی قدر غلط فہمیاں زیادہ ہیں۔ اکثر یہ غلط فہمیاں بے حد نقصان دہ ثابت ہوتی ہیں۔ ان غلط فہمیوں کے متعلق کچھ تو صحیح جنسی تعلیم کا فقدان ہے اور کچھ ناسمجھ لالچی سنیاسیوں اور نیم حکیموں کا خود غرضانہ اور جاہلانہ پروپیگنڈا ہے جس سے ناپختہ ذہن کے نوجوان بُری طرح متاثر ہو کر خود کو مریض سمجھنے لگتے ہیں۔ وہ وہم اور خوف کا شکار ہو کر فضول قسم کی ادویہ کے استعمال کے چکر میں پڑ کر اپنی دولت اور صحت کو ضائع کر دیتے ہیں اور عمر بھر کے لئے مریض بن جاتے ہیں۔

کثرتِ جماع و جلق، شادی نہ کرنا، منی کا زیادہ بننا، مولد منی غذائیں کھانا، شہوانی خیالات، نیم عریاں تصاویر، رومانی یا جنسی مناظر دیکھنا، فحش لٹریچر پڑھنا، بُری صحبت اختیار کرنا، بد ہضمی، قبض، بہت شکم بھر کر غذا کھانا، مقعد میں کیڑوں سے خارش ہونا، غلفہ (Prepuce) کا بہت لمبا یا پیچیدہ ہونا، محرک غذا کھانا، شراب نوشی، کباب، مصالحے دار، ثقیل چٹپٹی یا کھٹی چیزیں کھانا، عریاں و فحش فلمیں اور ڈرامے دیکھنا، رات سوتے وقت دیر تک چت لیٹنا، نرم و گداز بستر پر سونا، سونے سے پہلے زیادہ پانی، تیز چائے، کافی وغیرہ پی کر سونا، تمباکو یا سگریٹ نوشی کی بد عادت، رات کے کھانے میں کچا پیاز، اچار اور مٹھائیاں کھانا، گندہ و غلیظ رہنا، غسل، جسم کی صفائی اور طہارت نہ کرنا وغیرہ اس مرض کے اسباب ہیں۔

علاج:

مریض پہلے مذکورہ بالا اسباب کو مدنظر رکھ کر مناسب تدابیر اختیار کرے۔ صبح و شام تازہ ہوا میں باغ یا کھیتوں میں جا کر سیر کرے اور پھر ورزش اور غسل کو اپنا شعار بنائے، صبح سویرے اٹھنے اور رات کو جلد سونے کی عادت بنائے، صبح کو نماز اور قرآن پڑھے کہ ان دونوں میں مومنوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے شفا کا وعدہ ہے۔ عالموں اور داناؤں کی مجلس میں بیٹھے اور ان کے پند و نصائح حاصل کرے اور بدعات سے توبہ کرے، مقوی، ہلکی اور زود ہضم غذا بھوک سے کم کھائے۔ تازہ میٹھے

پھل اور ترکاریاں کھائے کہ ان سے قبض نہیں ہوتا۔ کمر کے بل چت سونے کی بجائے دائیں کروٹ سونے سے فائدہ ہوتا ہے۔ محرک تیز غذاؤں' اور بازاری یا اشتہاری ادویہ کو بالکل ترک کر دے اور مندرجہ ذیل ہومیو پیتھک ادویہ کو معالج کی ہدایات کے مطابق استعمال کیا جائے۔

بریٹا کارب ۲۰۰ : یہ دوا ادھیڑ عمر کے بوڑھے مردوں میں بار بار احتلام ہونے کا تدارک کرتی ہے۔ (نیز کاسٹیکم۔ نیٹرم کارب) جماع کر لینے کے باوجود پھر سوتے میں احتلام ہو جایا کرتا ہے۔ مریض سردی بہت محسوس کرتا ہے اور خوب کپڑے اوڑھے رکھتا ہے۔ بے حد کمزوری اور نبض ست ہوتی ہے۔ عضو ڈھیلا' مکمل نامردی' خواہش جماع نہ رہے۔ مریض کے لئے گرم اور محرک غذاؤں اور ٹھنڈے مشروبات سے پرہیز لازم ہے اور کلکیریا کارب نہ دیں۔ جو اس کی متضاد دوا ہے۔

بورکس ۲۰۰ : مریض (مرد و عورت) کو جماع کی عدم خواہش کے سبب نفرت ہو جاتی ہے۔ تاہم بار بار احتلام ہو جایا کرتا ہے۔ اس دوا کے مریض کی تکلیفات تمباکو نوشی سے' شور و غل سے اور بلندی سے نیچے کو اترنے یا زینہ سے اترنے پر بڑھ جاتی ہیں۔ وہ اس قدر ذکی الحس ہوتا ہے کہ ذرا سے شور' کسی کے قدموں کی چاپ' یکایک دروازہ کھلنے یا بند کرنے کی آواز' دور کہیں پٹاخے کی آواز سے ہی چونک اٹھتا ہے۔ کسی بری خبر' دل سوز گیت' گانے سننے یا معمولی ہلچل سے گھبرا جاتا اور پریشان ہو جاتا ہے۔ اس ذکی الحسی کے سبب اس کو جلد احتلام ہو جاتا ہے۔ کبھی اس کے بازو کو دبایا جائے' تو انکار آ جاتی ہے۔ ڈاکٹر کینٹ لکھتے ہیں کہ اس دوا کے مریضوں کی امتیازی علامت کی کنجی یہ ہے کہ اوپر سے نیچے کے رخ حرکت سے گھبراہٹ ہوتی اور خوف آتا ہے۔ خوابوں میں بھی زینہ وغیرہ اترتے وقت مریض ڈرتا ہے۔ اس دوا کے ساتھ گرم غذاؤں' کھٹی اشیاء' سرکہ' سوڈا' لیمنڈ وغیرہ شراب ٹھنڈے مشروبات کو نہ لے' کچے پھل اور ناشپاتی سے پرہیز کرنا چاہئے نیز ایلسٹک الیسٹڈ دوا نہ دیں۔

چائنا ۲۰۰ : جلق کی بدعادت کے شکار نوجوانوں کو کمزوری لاحق ہونے کے سبب بغیر نعوظ (ایستادگی۔Erection) کے احتلام ہو جایا کرے۔ چائنا ۲۰۰ کمزوری کو رفع کر کے احتلام سے نجات دلا دیتی ہے۔ رطوبات زندگی (منی' خون' پانی' دودھ) کے بکثرت ضائع ہو جانے کے بعد پیدا شدہ کمزوری کے لئے یہ ایک بہترین دوا ہے۔ اس کا مریض سردی سے تکلیف اٹھاتا اور گرمی سے

آرام پاتا ہے۔ کمزوری سے آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے پڑ جاتے ہیں۔ رات کو یا ذرا سی محنت سے بہت پسینہ آتا ہے۔ چائے کے ہمراہ مرغن غذائیں' کچے پھل' گوبھی' مٹر' موٹا گوشت' باسی مچھلی' دہی اور چائے کے استعمال سے پرہیز بہتر ہے۔ نیز ڈیجی ٹیلیس کے ساتھ قبل یا بعد سیلینیئم کے بعد اور چائنا کے بعد کریازوٹ کو نہ دیں' یہ متضاد ادویہ ہیں۔

ڈائی سکوریا ۳X تا ۳۰ : اعضائے تناسل کی کمزوری کے باعث بغیر ایستادگی اور بغیر خوابوں کے بے خبری کے عالم میں احتلام ہو جایا کرے۔ لاشعوری طور پر کہ پتہ ہی نہ چلے۔ بغیر کسی خواب' شہوانی خیال یا جنسی نظارے یا تحریک کے احتلام ہو جایا کرے۔ (فاسفورس) عضو تناسل اس قدر ڈھیلا ہو کہ ایک رات میں دو تین بار احتلام ہو جائے (پکرک ایسڈ۔ نیٹرم فاس) اور گھٹنوں میں شدید کمزوری محسوس ہو۔ اس دوا کے ساتھ مریض کو چائے سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔ اس کو چھوٹی طاقتوں میں استعمال کرنا زیادہ مفید ہے۔ ڈائیسکوریا کے چند کیس ملاحظہ ہوں۔

کیس نمبر ۱ : ایک ۳۵ سالہ شادی شدہ تین بچوں کے باپ کو ۲۰ سال سے احتلام کی شکایت تھی۔ شادی کرنے سے بھی اسے فائدہ نہ ہوا۔ جماع کے بعد بھی بے خبری کے عالم میں اسے احتلام ہو جایا کرتا۔ پچھلے ۱۵ سال سے زیادہ سے زیادہ تین ہفتے بعد اسے ضرور احتلام ہو جاتا تھا۔ اکثر دو یا چار دنوں میں رات کو احتلام ہو جاتا تھا۔ مسلسل احتلام ہونے کے سبب وہ بہت کمزور' خصوصاً ٹانگیں بہت کمزور ہو گئیں کہ وہ لنگڑا کر چلنے لگا۔ کمر میں درد رہنے لگا۔ گھٹنوں میں بہت کمزوری آ گئی۔ بظاہر وہ خوش و خرم اور تندرست دکھائی دیتا تھا۔ مگر چلتے وقت بوڑھوں کی طرح لنگڑاتا ہوا نظریں جھکا کر چلتا۔ اسے نیند کے دوران فحش اور گندے خواب آتے تھے اور سوتے وقت اس میں خواہش جماع پیدا ہو جاتی تھی۔ اعضائے تناسل میں کمزوری نہیں تھی۔ ایستادگی بھرپور آتی تھی۔ اسے ڈائیسکوریا ۳X روزانہ صبح دوپہر شام ایک ایک خوراک دی گئی۔ ۳ ماہ میں وہ رُو بصحت ہو گیا۔

کیس نمبر ۲ : ایک ۲۲ سالہ نوجوان جلق کا بُری طرح عادی تھا۔ اس میں مباشرت کی بے حد خواہش تھی۔ رات کو بغیر کسی خواب کے احتلام ہو جاتا۔ اسے بعض مشہور ادویہ دی گئیں مگر خاطر خواہ فائدہ نہ ہوا۔ پھر ڈائیسکوریا ۳X صبح شام ایک ہفتے تک دی گئی۔ جس سے وہ شفایاب ہو گیا۔

کیس نمبر ۳ : ایک نوجوان عرصہ سے بغیر ایستادگی اور خواب کے احتلام کا شکار تھا۔ اسے رات کے علاوہ دن کو بھی احتلام ہو جایا کرتا' وہ بے حد کمزوری اور نامردی کا مریض تھا۔ اسے بیٹھے بیٹھے از خود انزال ہو جاتا۔ حافظہ بالکل کمزور ہو چکا تھا۔ جسم میں گویا جان نہیں' بے حد کمزوری اور ناتوانی سے دوچار تھا۔ اسے ڈائیسکوریا ۳X دی گئی۔ جس سے اس کا مرض عنقا ہو گیا اور وہ ایک دفعہ پھر خود کو زندوں میں شمار کرنے لگا۔

کیس نمبر ۴ : ایک رنڈوہ آدمی کو ڈیڑھ سال سے احتلام کا مرض تھا۔ اسے سلفر ۳۰ اور چائناQ دی گئی۔ جس سے وہ شفا سے ہمکنار ہو گیا۔ مگر پھر ایک سال بعد وہ انتہائی مایوسی کے عالم میں آیا اور بتایا کہ اسے پھر احتلام کا بری طرح سامنا ہے۔ اسے ڈائیسکوریا ۳۰ دی گئی اور مرض جلد ہی غائب ہو گیا۔

کیس نمبر ۵ : ایک ۳۵ سالہ آدمی کو رات بھر عورتوں کے اور شہوانی نظاروں کے خواب آتے رہتے' جن سے اسے احتلام ہو جاتا اور ان خوابوں کی وجہ سے وہ مایوسی کے سمندر میں ڈوب جاتا۔ اس کے گھٹنے بہت کمزور ہو گئے تھے جو چلنے کے لئے جواب دے رہے تھے۔ ڈائیسکوریا ۳۰ کی چند خوراکوں نے اسے مایوسی اور ناتوانی کے سمندر سے نکال کر ساحلِ شفا سے ہمکنار کر دیا۔

ڈیجی ٹیلس ۳X تا ۳۰ : یہ دوا بکثرت احتلام کے لئے استعمال ہوتی ہے اور ان لڑکوں کی خاص دوا ہے جو برسوں تک جلق اور کثرتِ جماع کی عادات کا شکار رہے ہوں۔ جس سے ان کا غدہ مثانہ (پراسٹیٹ گلینڈ) بھی بڑھ گیا ہو۔ رات کو گہری نیند کے دوران شہوانی خواب کے بغیر ہی بے خبری میں احتلام ہو جایا کرے اور گہری نیند سے نہ جاگے۔ احتلام کے باوجود اس کی آنکھ نہ کھلے۔ احتلام کی کثرت سے مریض کا دل تیز دھڑکے (Palpitation) جماع کے بعد دل دھک دھک کرے (سیپیا۔ اگر جماع کے دوران دل تیز دھڑکنے لگے تو فاسفورس۔ انزال ہونے پر دل تیز دھڑکے تو اسافوئیڈا)

جریان کے لئے بھی یہ اعلیٰ دوا ہے۔ اس دوا کے ساتھ محرک غذا' منشیات' سرکہ' ٹھنڈی اور کھٹی غذا اور سرد مشروبات اور چائے دواوی دینے سے پرہیز کریں۔

کیس : ایک شخص کو کافی عرصہ سے جریان کی شکایت تھی۔ پھر ہر ہفتے میں رات کو تین جا

احتلام ہونے لگا۔ جس رات احتلام ہوتا تو اگلے دن صبح کو چڑچڑا ہو جاتا اور بہت کمزوری محسوس کرتا۔ ایک سال تک یہی حال رہا پھر وہ علاج کے لئے آیا۔ اسے ڈیجی ٹیلس ۳x دی گئی تو وہ بہت جلد صحت یاب ہو گیا اور اس کو جریان و احتلام سے نجات مل گئی۔ اس دوا کو چھوٹی طاقت Q تا ۳x میں استعمال کرنا زیادہ مفید ہوتا ہے۔

سائی پری پیڈیم (مدر ٹنکچر تا ۲ طاقت) : یہ اعصابی کمزوری کے لئے نہایت مقوی اور اعلیٰ دوا ہے۔ اعصابی کمزوری اور پست حوصلگی کے سبب جریان اور احتلام ہوا کرے تو یہ ایک اکسیر دوا ہے۔

شائی سیگریا ۲۰۰ : جلق' اغلام اور کثرت جماع کے بداثرات کے سبب آلات تناسل میں شدید سستی اور کمزوری کے باعث احتلام (سیپیا۔ نکس وامیکا) از خود انزال یا بار بار احتلام ہو۔ (ایسڈ فاس۔ نکس وامیکا) بدعادات کے نتیجے میں آنکھوں کے گرد نیلے حلقے اور اندر دھنسی ہوئی اور سرخ' چہرہ زرد' شرمیلا ہو۔ نامردی' تھکن' کمر درد' اعضا شکنی' اعضا ڈھیلے' ٹانگیں کمزور' حرارت غریزی میں کمی' چہرہ بے رونق اترا ہوا' سر کے بال جھڑیں' زکام کا رجحان ہوتا ہے۔

مریض اپنی حرکات پر نادم' غمگین اور شرمسار ہوتا ہے۔ حافظہ کمزور' بھوک کم' غصہ تیز' تردید یا ہتک ناقابل برداشت ہوتی ہے۔ مریض زود رنج' بے حد چڑچڑا' تنہائی پسند اور شہوانی خیالات میں الجھا رہتا ہے۔ جنسی خیالات ہر وقت اس کے ذہن میں لہراتے اور دل میں مچلتے رہتے ہیں۔ جس سے بار بار احتلام یا بے اختیار انزال ہو جاتا ہے اور بے حد کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ خصیے سوکھ کر چھوٹے ہو جاتے ہیں۔ (کالی آیڈ۔ اگر عضو تناسل سوکھ جائے تو لائیکو)

تمباکو نوشی' کھٹی اشیاء' سرکہ' کھٹے پھل' شراب' مرغن غذا' روغنیات اور چربی دار گوشت کے استعمال سے اس دوا کا اثر کم ہوتا ہے۔ لہٰذا ان سے پرہیز ضروری ہے۔ رنین کولس بلبس اس کی متضاد دوا کو بھی اس دوا کے پہلے یا بعد میں نہ دینا چاہیے۔

کیس : ایک ۲۵ سالہ نوجوان بے حد شہوانی مزاج تھا۔ کسی عورت کو دیکھتا تو اپنے ہونٹ چاٹتا رہتا۔ وہ جلق لگانے کا بری طرح شکار تھا۔ صبح ہونے سے ذرا پہلے رات کو احتلام ہو جاتا اور ساتھ ہی جاگ اٹھتا۔ اس کے بعد کمزوری' سر درد اور کمر درد ہونے لگتا۔ کسی کی بات یا تردید برداشت نہ کرتا' ژہ ہتا رہتا۔ اس کو شائی سیگریا ۲۰۰ روزانہ دی گئی جس سے اس کی تمام تکالیف دُور ہو گئیں۔

سلفر ۳۰ اور اونچی طاقتیں : آلات تناسل کمزور اور ٹھنڈے۔ ان پر بکثرت پسینہ آئے۔ قوت باہ میں کمی۔ نفسانی خواہش (شہوت) تو کافی تیز ہوتی ہے مگر ایستادگی کافی نہیں ہوتی ہے۔ جماع کے وقت عضو پوری طرح ایستادہ نہیں ہوتا اور دخول سے قبل اور دخول کے فوراً ہی بعد منی خارج ہو جاتی ہے۔ جسے سرعت انزال کہتے ہیں۔ خصئے اور غلفہ کے آس پاس ورم کی سی صورت ہوتی ہے۔ عضو کی کمزوری کے باعث بار بار احتلام ہوا کرتا ہے۔ قبل دوپہر جب بیٹھا ہو تو انزال ہو جاتا ہے یا بعد دوپہر قیلولہ (دوپہر کے سونے Siesta) کے دوران احتلام ہو جایا کرے۔ مریض گرم مزاج ہوتا ہے اور سارے جسم پر خصوصاً رات کو بستر میں پاؤں کے تلوؤں میں آگ کی طرح خارش اور جلن محسوس کرتا ہے جسے ٹھنڈک سے افاقہ ہوتا ہے۔ وہ گندہ اور میلا رہتا ہے اور غسل کرنے سے گھبراتا ہے۔ خون میں جوش و خروش اور گرمی کی شکایت ہوتی ہے اور کام کاج سے جی چراتا ہے۔ ہاتھ پاؤں یکے بعد دیگرے ٹھنڈے اور پھر جلتے ہیں۔ خصوصاً بستر میں تلوے انگارے کی طرح جلتے ہیں جس کی اکساہٹ سے احتلام بار بار ہوتا ہے۔ اس دوا کو کلکیریا اور لائیکو کے بعد نہ دینا چاہئے۔ بلکہ سلفر کے بعد کلکیریا اور اس کے بعد لائیکو پوڈیم کو حسب علامات ایک چکر کی صورت میں دینا بہتر ہے۔ سلفر کے ہمراہ شکر، چینی، مٹھائیاں، منشیات، تمباکو، کافی، تیز چائے، مکھن، ڈبل روٹی، دودھ، سرکہ، ٹھنڈے مشروبات، سوڈا لیمنڈ، کھٹی چیزیں، محرک اور مصالحے دار چیزیں، بچھڑے کا یا بڑا گوشت کھانے سے پرہیز کرنا چاہئے۔

کیس : ایک نوجوان میلا کچیلا تھا۔ گرم مزاج، جسم میں جلن اور خارش خصوصاً رات کو پاؤں کے تلوے بری طرح جلتے، جن کو بستر سے باہر نکال کر رکھنا پڑتا۔ وہ سرعت انزال کا مریض تھا۔ اور احتلام بار بار ہوا کرتا تھا۔ گڑ، شکر اور چینی بہت کھاتا۔ اس کو سلفر ۳۰ نے چند دنوں میں نارمل کر دیا۔

سلیبینیم ۲۰۰ : جریان، انزال اور احتلام کے لئے یہ سرتاج دوا ہے۔ اس سے تقریباً ۹۵ فیصد مریض شفا سے ہمکنار ہو جاتے ہیں۔ منی پانی کی طرح پتلی اور بے بو ہوتی ہے۔ انزال بڑی سرعت سے ہو جاتا ہے۔ جس کا لطف دیر تک محسوس ہوتا رہتا ہے۔ انزال محض عورت کے ساتھ بوس و کنار کے دوران بغیر ایستادگی کے جلد بے خبری میں ہو جاتا ہے کہ پتہ ہی نہیں چلتا۔ جاگنے کے بعد کپڑے پر منی کا دھبہ دیکھنے سے علم ہوتا ہے۔ احتلام کے بعد صبح جاگنے پر سردرد ہو۔

کثرت جلق و جماع، موسم گرما میں لو لگ جانے یا طویل بخاروں کے بد اثرات کے سبب اور

گرمی کے موسم میں مریض دماغی اور جسمانی طور پر بے حد کمزور اور تھکاماندہ ہوتا ہے۔ اس کی کمر میں سخت فالجی کمزوری ہو جاتی ہے کہ کمر سیدھی نہ ہو سکے۔ کمزوری جہاں انزال اور المستادگی کے مراکز واقع ہیں۔ مریض ذرا سا گرم یا سرد ہوا کا جھونکا بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ بدن عموماً" سوکھا ہوا' لاغر' خصوصاً" چہرہ' رانیں اور ہاتھ سوکھے ہوئے' اعضائے تناسل سکڑے ہوئے' جلد پر جھریاں' سارے جسم کے بال خصوصاً" سر' پلکوں' ابرو' داڑھی مونچھ اور زیر ناف موہائے زہار جھڑیں۔ سر کی چوٹی پر گنج ہو شیشے کی طرح چمکے۔ چہرہ بیماروں جیسا۔ قبض جس میں سخت مشکل سے لمبے لمبے خشک سخت سدے' بہت زور لگانے سے خارج ہوں۔ (قدرتی یا نرم پاخانہ اگر بہت زور لگانے کے بعد خارج ہو تو ایلومینا۔ سیلیشیا - سیپیا۔ نیٹرم میور۔ ہیپر) پاخانہ پر ذرا سا زور لگانے سے جریان منی ہوا کرے۔ اعضا کی کمزوری سے پیشاب کے بعد یا پہلے منی خارج ہو۔ پیشاب کے بعد دیر تک پیشاب کے قطرے ٹپکتے رہا کریں یا پیشاب رستا رہے اور کپڑے خراب کر دے۔ جو ایک نمازی' صاف ستھرے شخص کے لئے بیزاری کا باعث ہوا کرتا ہے۔ ان سب عوارض میں یہ دوا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ اس دوا کے ساتھ چائے' تمباکو' سوڈالیمنڈ' کھٹے پھل' نمک' مٹھائی' شراب یا کیف آور منشیات کا استعمال ممنوع ہے۔ چائنا دوا اس کے متضاد ہے۔ جماع سے بھی پرہیز لازم ہے۔

سیپیا ۲۰۰ : جلق کی عادت میں مبتلا نوجوانوں کو بار بار' بے خبری میں' بغیر ا-ستادگی کے' ناکافی ا-ستادگی کے ساتھ انزال یا جماع کے بعد احتلام ہو۔ ضعف باہ (مردانہ کمزوری) اور پرانے جریان منی کا عارضہ۔ پیشاب کی نالی سے زرد رنگ کی رطوبت یا دودھیا رنگ کا مواد سال ڈیڑھ سال پرانے قرحہ سوزاک سے آئے' صبح کو پیشاب کا سوراخ بند ہو جائے اور آلات تناسل پر مسے (Warts) پیدا ہو گئے ہوں۔ ایسی صورتوں میں بار بار احتلام ہوا کرے تو یہ اعلیٰ دوا ہے۔ ٹھنڈے پانی میں نہانے سے افاقہ ہوتا ہے۔

اس دوا کا اثر عموماً" ان اشیاء کے استعمال سے کم ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس دوا کے ساتھ ان اشیاء کے استعمال سے پرہیز بہتر ہے : تمباکو' منشیات گرم و محرک اشیاء' کافی' شراب' سرکہ' دودھ' ٹھنڈی برف سے جمی ہوئی اشیاء' ریاحی و بادی غذا' گوبھی' آلو' مٹر' لوبیا' روغنیات' مکھن گھی' ڈبل روٹی' کھٹے پھل' لیموں' پیچی۔

فاسفورس ۳۰ تا ۲۰۰ : یہ دوا پیدائشی طور پر کمزور' سبز قد' لمبی پلکوں اور خوبصورت نرم

و نازک سفید جلد والے، گلفام خون کی کمی والے، دبلے پتلے، لمبے اور تپدق (T.B) کے رجحان والے نوجوانوں کے لئے زیادہ مفید ہے۔

جنون الشہوت (شدید شہوت) کے سبب رات دن زبردست تکلیف دہ ایستادگی سے بے قابو ہو کر جلق اور کثرت جماع کے بعد نامردی پیدا ہو گئی ہو۔ آلات تناسل بھی بہت کمزور ہو چکے ہوں۔ لہٰذا رات کو بغیر ایستادگی کے اور بغیر شہوانی خوابوں کے بار بار احتلام ہونے لگے یہاں تک کہ بیوی کے ساتھ دل لگی، چھیڑ چھاڑ، یا بوس و کنار سے ہی انزال ہو جائے۔ (کونیم۔ سار سپریلا) بعض لوگ بکثرت نمک کھاتے ہیں۔ جس سے ان میں مردی قوت کم ہو جاتی ہے۔ یعنی وہ ضعف باہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ بد عادات، جلق و کثرت جماع سے ان میں نامردی ہو جاتی ہے۔ حالانکہ پہلے ان کے آلات تناسل میں زبردست جوش و خروش ہوا کرتا ہے۔ پھر نامردی میں بار بار احتلام ہو جاتا ہے۔ گرم دواؤں اور گرم موسم، طوفانی موسم میں مریض کی تکلیفات بڑھ جاتی ہیں۔ اس دوا کے ہمراہ نمک، مرغن غذا، دودھ، مکھن، ڈبل روٹی، دالیں، سرکہ، چینی، شرینی اور گرم غذا کھانے پینے سے پرہیز ضروری ہے۔

فاسفورک ایسڈ X اطاقت : ایستادگی کے بغیر، بار بار احتلام، جماع کرنے کے باوجود احتلام ہو جایا کرے۔ انزال کے بعد شدید کمزوری محسوس ہو۔ پہلے تو مریض توانا اور مضبوط ہوتا ہے مگر بعد میں رطوبات زندگی (منی، خون، پانی، ...) کے ضیاع سے دماغی طور پر کمزور، مردہ دل، بے ذوق، لاپرواہ، اور حواس باختہ ہو جاتا ہے، پھر کثرت جلق و جماع، احتلام اخلاقی جذبات، ناکام عشق و محبت اور فکر و غم سے جسمانی طور پر نڈھال ہو جاتا ہے۔ پہلے دماغ کمزور ہوتا ہے پھر جسم (برعکس میوریٹک ایسڈ) اعصابی کمزوری، دماغ اور آلات تناسل کمزور، ضعف باہ، احتلام اور جریان ہوتا ہے۔ مونچھ، ابرو اور سر کے بال جھڑتے ہیں۔ سخت کمزوری ہو جاتی ہے۔ کثرت عیاشی سے اعضائے تناسل ڈھیلے ڈھالے، عضو تناسل میں ایستادگی کی قوت نہیں ہوتی۔ دل دھڑکتا ہے، آنکھیں ڈوبی ہوئی اور ان کی چمک دمک زائل ہو جاتی ہے۔ آنکھوں کے گرد سیاہ یا نیلے حلقے پڑ جاتے ہیں۔ چہرہ بیماروں جیسا پیلا، شرمیلا، ٹانگیں کمزور، ریڑھ کی ہڈی میں جلن ہوتی ہے۔ سرعت انزال، پانی جیسا پیشاب بکثرت آتا ہے۔

اس دوا کے ساتھ قہوہ، سرکہ، کھٹی، باسی، چٹپٹی، محرک چیزیں، کھٹے پھل، خشک، برف سے جمی ہوئی غذا اور ٹھنڈے مشروبات سے پرہیز کرنا چاہئے۔

کاسٹیکم ۲۰۰ : یہ دوا پرانی (کبھی نئی) بیماریوں میں مبتلا بوڑھے لوگوں کے لئے بہت مفید ہے۔ جن کی صحت تباہ ہو چکی ہو۔ بوڑھے آدمیوں میں بار بار احتلام (برٹا کارب۔ نیٹرم کارب) احتلام لاشعوری طور پر بے خبری میں یعنی نادانستہ ہوجایا کرے خصوصاً "قیلولہ (دوپہر کے بعد سونا) کے دوران احتلام ہو جائے اور مدہوشی کے عالم میں اسے پتہ ہی نہ چلے اور انزال منی کے ساتھ خون بھی خارج ہو۔ اس کے مریض کو مرطوب موسم گرمی' بستری گرمی اور مرطوب ہوا میں سکون ملتا ہے۔

اس دوا کے ساتھ پہلے یا بعد میں کافیا' کاکولس' فاسفورس اور سرکہ کا استعمال نہ کرنا چاہئے کیونکہ یہ کاسٹیکم کے متضاد ہیں اور نقصان کا اندیشہ ہے۔ اس دوا کے استعمال کے دوران مرغن غذا' گھی' مکھن' نشہ آور اشیاء' تمباکو' چائے' کافی' ٹھنڈی اور ثقیل غذا' بڑا گوشت' بچھڑے کا گوشت ناموافق ہوتا ہے اور دوا کے اثر کو مکمل نہیں ہونے دیتا' لہٰذا ان سے پرہیز بہتر ہے۔

کالی فاس (CM' واحد خوراک) : اس دوا کے مریض نہایت نازک مزاج' اعصابی (نروس) اور ذکی الحس (Sensative) ہوتے ہیں۔ پرانی بیماریوں سے تھکے ہارے' غمزدہ' شکستہ اور رنجیدہ' جلق اور کثرت جماع سے تباہ شدہ' احمق' بے صبرے' سرد مزاج جو کھلی ہوا اور ذرا سی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے سے کپکپا اٹھیں' سرد چیزیں' ٹھنڈے شربت اور کولے سے اضافہ ہو جاتا ہے۔ جسم کی تمام رطوبت سڑی ہوئی' بدبودار' بدبودار پاخانہ پیشاب' پسینہ' سانس وغیرہ۔ حافظہ کمزور' جسم کمزور' خون کی کمی اور بدن لاغر' سوکھتا جائے۔ بہت سی علامات نیند کے دوران یا سونے کے بعد پیدا ہو جاتی ہیں اور صبح کو جاگنے پر' شام اور رات کو اور جماع کرنے سے بڑھ جاتی ہیں۔ جماع کے بعد بے حد کمزوری (کالی کارب) مردانہ قوت میں کمی (ضعف باہ) رات کے وقت' استادگی کے بغیر' بار بار احتلام ہو جایا کرے۔ اس دوا کی سی ایم طاقت کی واحد خوراک بے حد سودمند ہوتی ہے۔ (ڈاکٹر کینٹ) اس دوا کے ہمراہ دودھ اور ٹھنڈے مشروبات کے استعمال سے پرہیز کیا جائے۔

ڈاکٹر کینٹ کے مطابق اس دوا کی اونچی طاقت بہترین نتیجہ خیز ہوتی ہے مگر اس کی صرف ایک ہی خوراک دینی چاہئے۔

کلکیریا کارب ۲۰۰ اور اونچی طاقتیں : اس دوا کے مریض زیادہ تر موٹے تازے'

موٹے متول' ڈھیلے ڈھالے' غبارے کی طرح پھولے ہوئے' سرخ اور سفید فام اور موم کی طرح نرم' پاؤں سرد اور سرگرم والے ہوتے ہیں۔ سرد مزاج ہمیشہ سردی سے کانپتے رہتے ہیں۔ گرمی کو پسند کرتے ہیں۔ طوفان' آندھی و بارش کے آنے سے پہلے گھبرانے اور لرزنے لگتے ہیں۔

مریض جنسی طور پر بہت کمزور ہوتا ہے۔ اس کے اعضائے جنسی ڈھیلے ڈھالے ہوتے ہیں۔ بار بار احتلام ہوا کرتا ہے۔ جماع کر لینے کے بعد بھی اعضا میں کمزوری کے باعث احتلام ہو جاتا ہے۔ کبھی شہوت کا زور ہو تو رات بھر جاگتا رہتا ہے اور کمزوری محسوس کرتا ہے۔ جماع کر لے تو دماغ اور جسم میں خصوصاً کمر اور ٹانگوں میں بے حد کمزوری محسوس ہوتی ہے اور پسینہ سے تر بہ تر ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جماع سے گریزاں ہوتا ہے۔ کلکیریا کو سلفر کے بعد اور برائیٹا کارب کے پہلے استعمال نہ کرنا چاہئے۔

کلکیریا کارب کے استعمال کے دوران تمباکو' کافی' دودھ' آلو' گوبھی' بادی اشیاء' ٹھنڈی ثقیل' مصالحہ دار' محرک اشیاء' شراب' نمک اور بڑے گوشت سے پرہیز ضروری ہے۔

لائیکو پوڈیم ۲۰۰ اور اونچی طاقتیں : اس دوا کے مریض دماغی طور پر ذہین مگر جسمانی طور پر کمزور ہوتے ہیں۔ خصوصاً بوڑھے لوگ' جن کا اوپر کا آدھا حصہ جسم گردن وغیرہ دبلا پتلا اور نچلا نصف حصہ ٹھیک ہو۔ مکمل نامردی ہو جاتی ہے۔ عضو چھوٹا' ٹھنڈا اور سکڑا ہوا (اگنس - برائیٹا کارب۔ سلفر) نوطہ ٹھنڈا' سکڑا ہوا۔ مکمل نامردی میں احتلام ہو جاتا ہے۔ شہوت بالکل نہیں آتی یا بہت کمزور ہوتی ہے۔

اس دوا کو چھوٹی طاقتوں میں اور بار بار نہیں دینا چاہئے۔ اس کو سلفر' کلکیریا اور لائیکو کے ایک چکر میں دیا جاتا ہے۔ کافیا اس کے متضاد ہے۔ اس کے استعمال کے دوران تمباکو' شراب وغیرہ منشیات' کچا پیاز اور لہسن' نمک' دودھ' گوشت' بکری اور جھینگا مچھلی کا گوشت' گاجر' گوبھی وغیرہ نفاخ بادی سبزیوں' شکر گڑ' چینی' اور ٹھنڈے مشروبات سے پرہیز کرنا چاہئے۔

نکس وامیکا ۳۰۔۲۰۰ : جلق' اغلام اور کثرت مباشرت کی عادت' عیاشی اور رنگ رلیوں (Orgy) کی محفلیں' شراب و کباب' تمباکو نوشی اور محرک اغذیہ اور اشتہاری ادویہ کے بداثرات کے سبب بار بار' کبھی ایستادگی کے بغیر' اکثر دن کے وقت احتلام ہو جایا کرے۔ جب بدمست فیشن پرست عورتوں کی محفل میں شریک ہو تو ان کو شہوانی نظروں سے دیکھنے سے' مل کر

بیٹھے یا بوس و کنار کرنے سے ہی انزال ہو جائے۔ (اسٹیگو) مریض کو سردرد کے ساتھ رات کو عموماً صبح کے قریب بلانعوظ احتلام ہوا کرے۔ جس کے بعد کمر میں درد ہو' مریض ذکی الحس' چڑچڑا' تنک مزاج' زود رنج' بیتاب سا ہو جائے۔ کھلی ہوا یا سرد ہوا کا جھونکا بھی برداشت نہ ہو۔ قبض' پاخانہ کی حاجت برقرار رہتی ہے۔ کھل کر پاخانہ نہیں کرتا' بار بار حاجت ہوتی ہے۔

اس دوا کے استعمال کے ساتھ تمباکو' شراب' سرکہ' قہوہ' نمک' مرچ' پیاز' مصالحہ جات' گرم و محرک اشیاء اور ٹھنڈے مشروبات سے پرہیز کرنا چاہئے۔

نیٹرم فاس ۳۰-۲۰۰ : ہر رات کو احتلام ہو جایا کرے (پکرک ایسڈ - نیٹرم میور) کبھی ایستادگی کے بغیر ہی احتلام ہو جائے۔ منی پانی کی طرح پتلی' بغیر شہوانی خواب کے' بار بار احتلام ہو جائے۔ جماع کے بعد احتلام ہو جایا کرے' احتلام کے بعد کمزوری اور کپکپی سی طاری ہو جائے۔ بستر کی گرمی سے' شکم میں کیڑوں سے اور گرج چمک کے طوفان سے تکلیفات میں زیادتی' اس دوا کے استعمال کے دوران دودھ' مکھن' کھٹی لسی' سرکہ' پھل' ٹھنڈی غذا اور ٹھنڈے مشروبات سے پرہیز کریں۔

نیٹرم کارب ۳۰-۲۰۰ : اس کا مریض چڑچڑا' زود رنج' لاپرواہ اور بزدل ہوتا ہے۔ بادل کی گھن گرج سے پریشان ہو جاتا ہے۔ انسانوں کی صحبت اور محفل سے اور موسیقی سے نفرت ہوتی ہے۔ موسیقی سن کر اداس ہو جاتا اور رونے لگتا ہے۔ ریڑھ کی ہڈی اور رانیں ذکی الحس (Sensitive) ہوتی ہیں۔ دائمی تکلیف دِہ ایستادگی جس کے نتیجے میں احتلام اور سرعتِ انزال کا شکار ہو جائے۔ کبھی بغیر خواب اور بغیر ایستادگی کے انزال ہو جائے۔ جماع نامکمل ہو۔

دھوپ کی گرمی سے' دماغی و جسمانی محنت سے' موسیقی سے' صبح کے وقت' پورے چاند کے دنوں میں اور ترکاریاں کھانے اور دودھ سے مریض کی تکلیفات میں اضافہ ہوا کرتا ہے۔ اس دوا کے دوران مریض کو دودھ' مکھن' گھی' سرکہ' کھٹے پھل' ترکاریاں' منشیات' تمباکو' شراب' کھٹی اور ٹھنڈی اشیاء سے پرہیز کرنا چاہئے۔

نیٹرم میور ۳۰ تا اونچی طاقتیں : احتلام ہر رات کو ہو جایا کرے (نیٹرم فاس۔ پکرک ایسڈ) کبھی بغیر ایستادگی کے بار بار احتلام ہو۔ جماع کے بعد احتلام ہو جایا کرے۔ (اگنس -

ذیجی ٹیلیس ۔روڈوڈنڈران۔ فاسفورس۔ فاسفورک ایسڈ۔ کالی کارب۔ کلکیریا۔ گریفائیٹس۔ نیٹرم فاس) کبھی جنسی امنگ اور تیز شہوت کے ساتھ ' ایستادگی کے ساتھ اور کبھی شہوت کے بغیر ایستادگی کے ساتھ اکثر صبح کے وقت احتلام ہو۔ مریض کا چہرہ زرد' پھیکا' چکنا اور چمکدار ہوتا ہے۔

نیٹرم میور کے مرض کی تکلیفات میں شوروغل' راگ رنگ' ۱۰ بجے صبح' گرم موسم' گرم مکان کے اندر' ساحل سمندر پر ' پورے چاند میں' جماع کے بعد' تیزابی یا مرغن غذاؤں' چائے' قہوہ' تمباکو' شراب' منشیات' کونین' مٹر' بادی اشیاء اور کھٹی چیزوں سے بڑھ جاتی ہیں۔ جن سے پرہیز لازم ہے۔

کوبالٹم ۳۰ : اکثر رات کے وقت شہوانی خوابوں کے ساتھ احتلام ہو جاتا ہے۔ احتلام کبھی جزوی ایستادگی کے ساتھ اور زیادہ تر بغیر ایستادگی کے ہو جاتا ہے۔ احتلام کی زیادتی کے باعث یا انزال کے ساتھ نمایاں طور پر کمر میں درد ہوتا ہے جو بیٹھنے یا جھکنے سے بڑھ جاتا ہے مگر کھڑا ہونے' چلنے یا لیٹنے سے کم ہو جاتا ہے۔ یہی اس دوا کی مخصوص علامت ہے۔ نامردی واقع ہو جاتی ہے۔ کمر میں درد اور ٹانگوں میں کمزوری ہوتی ہے۔

کونیم ۳۰ تا CM : احتلام بغیر ایستادگی اور بغیر شہوانی خواب کے بار بار ہوں' بیوی کے ساتھ بوس و کنار کے دوران یا بزم نشاط میں عورتوں کے ساتھ دل لگی یا چھیڑ چھاڑ کرنے سے انزال ہو جائے۔ عورتوں کی موجودگی میں اس کے شہوانی جذبات بھڑک اٹھتے ہیں یا معمولی سے جذباتی ہیجان کے بعد انزال ہو جاتا ہے۔ (فاسفورس۔ سارسپریلا۔ سلیشیم - جلسی میم۔ نکس وامیکا) کونیم کا مریض کبھی کافی عرصہ پہلے سردی لگ جانے کی تکلیف اٹھاتا ہے' دماغی اور جسمانی محنت سے زیادتی ہوتی ہے۔ اس دوا کے ہمراہ دودھ اور دودھ سے بنی ہوئی اشیاء ٹھنڈی غذا اور تمباکو و شراب سے پرہیز لازم ہے۔

گریفائیٹس ۲۰۰ : مشت زنی کے شکار نوجوانوں میں' یا جماع کے بعد' ایستادگی کے بغیر رات یا دن کو نیند کے دوران بغیر خواب کے احتلام ہو جایا کرے (ڈائیسکوریا) گرمی سے مریض کی تکالیف بڑھ جاتی ہیں۔ گرم غذا' ٹھنڈے مشروبات اور مٹھائیوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔

اگنس کاسٹس 1M-30 : یہ دوا پرانے پاپیوں کے لئے ہے۔ جلق و اغلام' زنا

اور کثرتِ جماع کی وجہ سے یا سوزاک سے بالکل تباہ ہو چکے ہوں۔ عضوِ تناسل اور فوطے ٹھنڈے، سکڑے ہوئے، چھوٹے اور ڈھیلے ڈھالے ہوں، جریان اور احتلام ہو، نہ شہوت نہ ایستادگی ہو۔ کمزور اور غمگین، نہ خواہشِ جماع ہو نہ قوتِ عمل، مکمل نامردی ہو جائے۔ جماع کے بعد احتلام ہو جائے۔ مریض گرم غذاؤں سے پرہیز کرے۔

اسٹیفگو ۳۰ : پراگندہ خیالات اور شہوانی خوابوں کے ساتھ احتلام۔ جب کوئی خوبرو عورت اس کے سامنے ہو یا بیوی سے بوس و کنار کرے تو انزال ہو جائے۔ مریض کو جلق کی نہ رکنے والی خواہش، دماغی کمزوری سے جریان، احتلام اور جلق کے خواب آتے ہیں۔ گرم غذا سے پرہیز کرنا چاہئے۔

پکرک ایسڈ ۳۰۔۲۰۰ : مریض میں زبردست شہوانی جوش و خروش ہوتا ہے۔ جس سے عضو ستادہ رہتا ہے۔ ہر رات احتلام ہو جایا کرتا ہے۔ (نیٹرم فاس۔ نیٹرم میور۔ اگر احتلام آدھی رات کے بعد ہوا کرے تو سیمبوکس) مریض پہلے ذہنی اور جسمانی کمزوری کا شکار ہوتا ہے جو بڑھتے بڑھتے ریڑھ کو بُری طرح کمزور کر دیتی ہے۔ عورتوں کی موجودگی میں شدید شہوت سے انزال ہو جائے۔ مریض گرمی برداشت نہیں کر سکتا۔ ٹھنڈی ہوا اور ٹھنڈے پانی سے اسے سکون ملتا ہے۔ از حد سستی اور کمزوری محسوس کرتا ہے۔ ٹانگوں اور کمر میں بے حد تھکن اور کمزوری کہ لیٹ جانا پڑے اور گھٹنوں میں اکڑن ہوتی ہے۔ ریڑھ میں جلن اور کمزوری کے باعث نیند آتے ہی بغیر خواب کے احتلام ہو جاتا ہے یا زبردست ایستادگی ہوتی ہے۔ ریڑھ کی کمزوری کی یہ اعلیٰ دوا ہے۔

جلسی میم ۳۰۔۲۰۰ : اس کے مریض کا دماغ بالکل کاہل اور سست ہوتا ہے۔ سارے جسم کے عضلات ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ دماغ اور جسم مفلوج سا ہو کر رہ جاتا ہے۔ اعضاء، ٹانگیں اور بازو اس قدر بھاری ہوتے ہیں کہ مریض حسبِ مرضی کوئی کام نہیں کر سکتا۔ اعضائے تناسل ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ لرزہ اور کپکپی طاری رہتی ہے۔ نوجوان مریض ذکی الحس، چڑچڑاپن، ہسٹریائی طبیعت والا اور جلد اشتعال یا غصہ میں آجایا کرتا ہے۔ بغیر ایستادگی کے جریان اور احتلام ہوتا ہے۔ محض بیوی کے ساتھ بوس و کنار کے دوران انزال یا رات کو نیند میں ایستادگی کے بغیر اور خواب کے بغیر ہی احتلام ہو جاتا ہے۔ معمولی سی تحریک یا پاخانہ کے وقت زور لگانے سے جریان یعنی منی کا اخراج ہو جاتا ہے۔ (سیلینیم) جماع کے بعد احتلام ہو جائے۔ اس کا مریض کمر میں سرد ہوا،

مرطوب موسم' بادل کی گھن گرج سے قبل' جذبات کی اکساہٹ' بُری خبر سننے اور اپنی تکلیفات کو سوچنے سے تکلیف اٹھاتا ہے۔ اس دوا کے استعمال کے دوران مریض کو تمباکو نوشی اور شراب سے پرہیز کرنا چاہئے۔

سائنم ۲۰۰ : اس کا مریض مدت سے کمزور سے کمزور تر ہوتا جاتا ہے۔ اس کے جسم کی گہری ساخت میں کوئی مرض ہوتا ہے۔ متواتر کمزوری سے وہ دق کا شکار ہو سکتا ہے۔ کھایا پیا جزوِ بدن نہیں بنتا۔ کام کاج سے نفرت ہو جاتی ہے اور زندگی پہاڑ کی طرح بوجھل بن جاتی ہے' برسوں سے اعصابی درد ہو رہے ہوں۔ غلبہ شہوت با آسانی پیدا ہو جایا کرے' یعنی بازو یا کمر پر ہاتھ پھیرنے سے ہی یا فریق ثانی کے ہاتھ لگانے سے شہوانی اُمنگ بھڑک اٹھے اور انزال ہو جائے۔ بغیر خواب کے احتلام ہُوا کرے' جس سے مزید کمزوری ہو جائے۔ مریض کو کھلی ہوا میں سکون ملتا ہے۔ اس دوا کے دوران گرم غذا اور کفار کو شراب سے پرہیز کرنا چاہئے۔

ٹرنٹولا ہسپانیہ ۳۰ : مشت زنی کی بدعادت کے بعد خون آمیز منی کا حدت اور جلن کے ساتھ انزال ہو (مرک ویوس) خون آمیز منی جلن اور گرمی کے ساتھ خارج ہو۔ سردی لگ جانے اور جماع کے بعد تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ ٹھنڈے مشروبات اور کثرتِ جماع سے پرہیز لازم ہے۔

کینتھرس ۳۰ : بغیر ایستادگی کے دن کے وقت یا صبح کے وقت بستر میں سوتے ہوئے احتلام ہُوا کرے۔ شدید شہوانی جوش یا جنون الشہوت سے انزال ہو۔ پیشاب تھوڑا تھوڑا بار بار جلن کے ساتھ آئے۔ قہوہ پینے' اور ٹھنڈے پانی سے تکلیفات بڑھتی ہیں۔ قہوہ' گرم اور ٹھنڈی غذا' ٹھنڈے مشروبات سے پرہیز ضروری ہے۔

کیلیڈیم ۲۰۰ : جلق یا کثرت جماع وغیرہ جنسی زیادتیوں کے بد اثرات کے سبب احتلام ہُوا کرے۔ خوابوں کے ساتھ بغیر ایستادگی کے احتلام ہو۔ رات کے وقت احتلام مشت زنی اور تمباکو نوشی کے بد اثرات کی وجہ سے ہو۔ عضو تناسل پلپلا' ڈھیلا اور لجلجا ہو گیا ہو۔ خواہش جماع کے باوجود ایستادہ نہیں ہوتا۔ عضو تناسل اور اس کے متعلقہ اعضاء ڈھیلے ہو جائیں اور انزال یا احتلام پر قابو نہ پا سکیں۔ سرد پانی میں نہانے سے افاقہ' گرمی سے' تمباکو نوشی اور سوچنے سے زیادتی۔ اس دوا کے ساتھ تمباکو' مچھلی' سرکہ اور ٹھنڈی غذا سے پرہیز لازم ہے۔

کالی برومائیڈ ۳۰ : جب آلات تناسل کا بُری طرح استعمال کیا گیا ہو۔ جس سے حافظہ بالکل کمزور ہو کہ بات کرتے کرتے اگلا لفظ بھول جائے۔ تمام جسمانی اعضا اور قویٰ برباد ہو گئے ہوں۔ انزال اور احتلام اکثر ہُوا کرے' طبیعت بجھی بجھی رہے' خیالات سست' کمر میں درد' چال میں لڑکھڑاہٹ' شدید کمزوری' پست ہمت' غمگین اور اشکبار۔ اس قسم کی پریشانیوں سے مضطرب اور بے چین ہو جائے۔ رات کو نیند بھی نہ آئے۔ ریڑھ اور ٹانگوں میں سرسراہٹ ہو اور چلتے وقت ڈگمگائے۔ چہرہ پر گلابی کیل مہاسے پیدا ہو جائیں۔

انزال اور احتلام کی ریپرٹری:

☆ انزال منی (Emissions) سے تکلیفات بڑھ جائیں: (۱) سیپیا۔ سلیشیم - کالی کارب۔ نکس وامیکا۔ نیٹرم فاس (۲) آئیوڈیم۔ ایلومینا۔ بریٹا کارب۔ پکرک ایسڈ - چائنا۔ سٹافی سیگریا۔ سلیشیا۔ سلفر۔ سورینم۔ فاسفورس۔ فاسفورک ایسڈ۔ کلکیریا۔ لائکو (۳) آرسنکم۔ اگریکس۔ بورکس۔ بووسٹا۔ پٹرولیم۔ پلساٹیلا۔ تھوجا۔ ڈیجی ٹیلس۔ روڈو ڈنڈران۔ رینن کولس بلب۔ سباڈیلا۔ کاربوانیمی۔ کاربوو ج۔ کاسٹیکم۔ کوبالٹم۔ کنابس سٹائیوا۔ لیڈم۔ مرک۔ مزریم۔ نیٹرم کارب+

☆ انزال کے بعد جسم پر چیونٹیاں رینگنے (Formication) کا احساس ہو: مزریم۔

☆ غش کھا جائے۔ غشی (Fainting) ہو' انزال کے بعد : (۱) اسافوٹیڈا (۲) فاسفورک ایسڈ۔

☆ مرگی (Epilepsy) کا دَورہ پڑے' انزال کے دوران: (۲) نیٹرم فاس (۳) رٹیکا یوریس۔

انزال:

☆ بکثرت احتلام' اغلام وغیرہ انزالوں (Emissions) سے کمزوری ہو جائے : (۱) سٹافی سیگریا۔ سلیشیا۔ فاسفورس۔ فاسفورک ایسڈ - لائکو۔ نکس وامیکا (۲) بریٹا کارب۔ پکرک ایسڈ۔ جلسی میم۔ چائنا۔ ڈیجی ٹیلس۔ سارسپریلا۔ سٹانم۔ سیپیا۔ سلینیئم - کالی کارب۔ کلکیریا۔ کونیم۔ نیٹرم میور۔ ہائیڈراسٹس (۳) آئیوڈیم۔ اسٹیگو - اگریکس۔ اورم مٹ۔ ایسٹک ایسڈ - پلساٹیلا۔ پلمبم - کاربوانیمی۔ کارڈو باد۔

کینتھرس- کیوپرم- لیڈم- ناجا- نیٹرم فاس+

☆ محض ایستادگیوں (Erections) سے کمزوری پیدا ہو جائے :اورم مٹ- کاربونیم سلف+

☆ ایستادگیوں کے دوران چکر آئیں: ٹرنٹولا-

☆ بے حس و حرکت ہو جائے- ایک قسم کی بے ہوشی طاری ہو' انزال کے بعد (Stupefaction): کاسٹیکم -

☆ پریشانی (Anxiety) انزال کے بعد لاحق ہو جائے: پٹرولیم- کاربوانیملس-

☆ پراگندہ دماغی- دماغ میں الجھن (Confusion) بکثرت انزال و احتلاموں کے بعد واقع ہو جائے: (۲) سیلینیئم -

☆ چڑچڑاپن (Irritaability)' انزالوں کے بعد پیدا ہو جائے : (۱) سٹافی سیگریا (۲) سیلیئم ٹائیگریم- نکس وامیکا (۳) اسٹلیگو - ڈیجی ٹیلس- سیلینیئم - کلیا- نیٹرم کارب-

☆ خوشی و مسرت یا زندہ دلی (Mirth) محسوس ہو انزال کے بعد: پیپر میتھائیسٹکم-

☆ خیالات جنسی (Sexual Thoughts) میں محصور رہے- بکثرت شہوانی خیالات آئیں: (۲) پلاٹینا- سٹافی سیگریا- فاسفورس- گریفائیٹس (۳) ایلوز- پکرک ایسڈ- کونیم-

☆ خیالات جنسی بہت تکلیف دہ ہوں: (۲) سٹافی سیگریا (۳) کونیم- گریفائیٹس-

☆ خیالاتِ جنسی جنسِ مخالف کے اعضائے تناسل کو خیالی طور پر دیکھے' جو بھی سامنے سے گزر رہا ہو اور اس سے چھٹکارا نہ پائے: (۱) سٹافی سیگریا-

☆ شہوانی خیالات سے ہی محض خوشی حاصل ہو: بیلاڈونا-

☆ دماغی سستی- کند ذہنی (Dullness / Sluggishness) انزال کے بعد ہو جائے : کاسٹیکم -

☆ ذہنی اضمحلال- دماغی کمزوری (Prostration of Mind) بکثرت انزال یا احتلاموں کے بعد ہو جائے: (۲) سیلینیئم (۳) کاربو وج-

☆ ڈر جائے جلد (Frightened)' رات کو احتلام ہو جانے کے بعد: ایلوز-

☆ رونا آئے- آنکھوں میں آنسو بھرے- رونی صورت بنائے (Tearful Mood /

Weeping) انزال کے بعد: ہپو مینس۔

☆ سستی۔ کام سے نفرت' آرام طلبی (Indolence) انزال کے بعد ہو: سیپیا۔ نیٹرم کارب۔

☆ غمگینی ' افسردگی' اداسی (Sadness/ Depression) چھا جائے' انزال کے بعد: (ا) نکس وامیکا (۲) پلساٹیلا (۳) اسٹیگو - اودرم مٹ۔ ڈائیسکوریا۔ ڈیجی ٹیلس۔ میگونیریا۔ فاسفورک ایسڈ - نیٹرم فاس۔ نیٹرم کارب۔ ہے میلس +

☆ چکر (Vertigo) آئیں' انزال کے بعد: بووسٹا۔ سارسپریلا۔ سیپیا۔ کاسٹیکم۔ کلکیریا۔ نیٹرم کارب +

☆ سردرد' بکثرت انزال یا بکثرت راتوں کو احتلام ہو کر منی ضائع ہو جانے (Pollutions (Excessive) سے ہو: (۲) کلکیریا۔ نکس وامیکا (۳) ایلومینا۔ بووسٹا۔ سٹافی سیگریا۔ سیلینیئم۔ سیپیا۔ کالی کارب۔ کوبالٹم۔ کونیم۔ لائیکو۔ لیکے سس۔ نیٹرم کارب۔ وائی اولا اوراٹا۔ ہے میلس -

☆ آنکھیں کمزور (Weak) انزال کے بعد: پلساٹیلا۔ جبورنڈی۔ سیپیا۔ کالی کارب۔ لیلیئم ٹائگر۔ نیٹرم میور +

☆ آنکھوں میں دھندلاہٹ' نظر دھندلی (Blurred) ہو جائے' انزال کے بعد: (ا) فاسفورس (۲) چائنا۔ کلکیریا (۳) لیلیئم ٹائگر +

☆ آنکھوں کے سامنے کہر (Fog/Mist) سی چھا جائے' نظر کہر آلود (Foggy) ہو' انزال کے بعد: سارسپریلا۔

☆ بصارت' نظر مدھم (Vision/ Dim) ہو جائے' انزال کے بعد: (ا) سیپیا (۲) لیلیئم ٹائگر (۳) کالی کارب۔ نیٹرم میور۔

☆ شکم میں تناؤ اور کھچاؤ (Tension) ہو' انزال کے بعد: سیپیا۔

☆ کنج ران (Inguinal Region) کے مقام پر سوئیاں چبھنے کا سا درد' انزال کے بعد ہو: پیٹرولیم۔

☆ پیشاب کی اچانک حاجت احتلام یا انزال منی کے بعد: بورکس۔ سلفر۔

☆ پیشاب کی اچانک حاجت ایستادگیوں (Erections) کے سبب ہو: (۲) کناس (۳) سپیشیا۔ کالی فاس۔ مشک +

☆ پیشاب کی نالی نائیزہ (Urethra) میں جھٹکے لگیں ، اینٹھن (Twitching) ہو جیسے انزال منی (Ejaculation) کے وقت ہوتا ہے: پیٹرولیم۔

☆ پیشاب کی نالی نائیزہ (Urethra) میں انزال منی سے درد ہو: پیپر میتھ - سارسپریلا - کوبالٹم۔

☆ پیشاب کی نالی نائیزہ (Urethra) میں احتلام سے صبح کو جاگنے پر جلندار درد ہو: کاربو اینی ملس۔

☆ پیشاب کی نالی نائیزہ (Urethra) میں ایستادگیوں کے دوران درد ہو: نائیٹرک ایسڈ۔

☆ پیشاب کی نالی نائیزہ (Urethra) میں ایستادگی کے بعد درد ہو: کنابس سٹائیوا+

☆ پیشاب کی نالی نائیزہ (Urethra) میں ایستادگیوں کے دوران پھوڑے جیسا (Sore) درد ہو. کینتھرس۔

☆ پیشاب کی نالی نائیزہ (Urethra) میں ایستادگیوں کے دوران جریان خون (Bleeding) ہونے لگے: (۲) کینتھرس۔

☆ پیشاب کی نالی نائیزہ (Urethra) میں ایستادگیوں کے دوران تناؤ یا کھچاؤ (Tension) ہو: (۱) کنابس سٹائیوا۔ کینتھرس+

☆ عورت کی پیشاب کی نالی میں سے پیشاب کرتے وقت ہوا (Air) نکلے: سارسپریلا۔

☆ دقتِ تنفس ، دمہ ، سانس مشکل سے آئے انزال کے بعد: (۱) سٹائی سیگریا (۲) کالفورس۔

☆ دل تیز دھڑکے (Palpitation) انزال کے بعد: (۲) سافوئیڈا۔

☆ پشت (Back) پر پسینہ آئے انزال کے بعد: سیلیشیا۔

☆ پشت میں انزال کے بعد ہلکا ہلکا درد (Aching) ہو: (۲) سٹائی سیگریا (۳) انٹم کروڈ۔ سارسپریلا۔ فاسفورک ایسڈ۔ کالی بروم۔ کوبالٹم۔

☆ پشت میں جلندار درد ہو انزال کے بعد: (۲) مرک۔ فاسفورس۔

☆ کمر کے مقام (Lumber Region) میں ہلکا ہلکا سا درد ہو انزال کے بعد: بے میلس۔

☆ چوتڑ کی ہڈی کے مقام (Sacral Region) میں درد ہو انزال کے بعد: (۲) گریفائٹس۔

☆ کمر کے مقام (لمبر ریجن) پر ہلکا ہلکا درد شدید ایستادگی (نعوظ) کے بعد ہو: میگنیشیا میور۔
☆ پشت (Back) میں کمزوری واقع ہو جائے۔ بکثرت انزال یا احتلاموں کے سبب: (۱) سیلینیئم (عورت میں لیکوریا سے کمر میں کمزوری واقع ہو جائے تو: (۱) گریفائٹس (۲) کونیم
☆ کمر (لمبر ریجن) میں کمزوری ہو جائے بکثرت انزالوں یا احتلاموں کے بعد: (۲) نیٹرم فاس (۳) فاسفورس۔ بے میلس۔
☆ جاڑا۔ سردی (Chill) لگے، رات کو احتلام ہونے یا انزال کے بعد: مرک۔
☆ پسینہ (Perspiration) آجائے، انزال کے بعد: (۲) سیپیا۔ کلکیریا (۳) پلسائیلا۔ سلفر۔
☆ نیند (Sleep) میں بے قراری ہو، انزال کے بعد: ایلوز۔
☆ نیند ابتر، نیند رک رک کر (Intrrupted) آئے، بار بار جاگے، احتلام ہونے سے: بچرولیم۔
☆ نیند نہ آئے، ایستادگیوں (Erections) کے سبب: سیپیا۔
☆ جلد (Skin) میں چیونٹیاں رینگنے جیسی رینگن ہو، ایستادگی کے دوران: ٹرنٹولا۔
☆ جلد (Skin) میں چیونٹیاں رینگنے جیسی رینگن ہو، انزال کے بعد: فاسفورک ایسڈ۔
☆ جلد (Skin) میں چیونٹیاں رینگنے جیسی رینگن ہو، شہوت سے، شہوانی جوش و تحریک سے: ٹرنٹولا۔ مزریم۔
☆ جوارح (بازو اور ٹانگیں۔ Limbs) میں اینٹھن، کڑل پڑیں (Cramps)، انزال منی کے بعد: بیوفو۔
☆ جوارح۔ بوجھل، بھاری محسوس ہوں، انزال کے بعد: پلسائیلا۔ فاسفورک ایسڈ۔
☆ جوارح یا گھٹنے اور ٹانگیں کانپیں (Trembling)، انزال کے بعد: (۱) نیٹرم فاس۔
☆ جوارح کانپیں، لرزیں، شہوانی تحریک کے دوران، شہوانی جوش سے، جوارح میں کپکی طاری ہو جائے: گریفائٹس۔
☆ جوارح میں کمزوری محسوس ہو، انزال کے بعد: (۲) فاسفورک ایسڈ۔
☆ بازو کمزور یا بازو بوجھل ہوں، انزال کے بعد: سٹافی سیگریا۔
☆ ہاتھ ٹھنڈے ہوں، انزال کے بعد: (۲) مرک۔
☆ پاؤں ٹھنڈے ہو جائیں، انزال کے بعد: ایلوز۔ نکس وامیکا۔

☆ رانوں میں درد ہو' انزال کے بعد: (۲) گریکس۔
☆ رانوں میں کمزوری واقع ہو جائے' انزال کے بعد: (۲) گریکس (۳) کلکیریا۔

۴۔ سُرعتِ انزال (EJACULATIO PRAECOX / PREMATURE EJACULATION/EARLY EJACULATION

"سرعتِ انزال" سے مراد کسی مرد کے عضو سے جماع کے دوران منی کا جلد خارج ہو جاتا ہے۔ یہ خرابی شادی شدہ زندگی میں نوجوانوں کی جنسی ناکامی اور جنسی کمزوری کی سب سے بڑی وجہ ہوتی ہے جو زندگی میں زہر گھول سکتی ہے۔ اس مرض کی حالت میں مرد جماع کے فعل کے دوران عورت کی شرمگاہ میں عضو تناسل داخل کرنے سے پہلے یا جنسی کھیل (ملاعبت) کے دوران یا عضو داخل کرتے ہی' یا عضو تناسل داخل کرنے کے فوراً" بعد منزل ہو کر ٹھنڈا پڑ جاتا ہے اور جماع کے فعل کا سلسلہ وہیں ادھورا ہی ٹوٹ جاتا ہے۔ اس طرح کی ادھوری مجامعت سے عورت بالکل ہی مطمئن نہیں ہوتی۔ مرد عورت کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ مباشرت کا فعل زیادہ سے زیادہ دیر تک جاری رکھا جائے نیز مرد یہ چاہتا ہے کہ اس کو انزال اسی وقت ہو جب ساتھ ہی عورت بھی جنسی طور پر لطف اندوز اور مطمئن ہو جائے۔ جب سرعتِ انزال کے باعث ایسا نہیں ہوتا تو اسے شدید صدمہ پہنچتا ہے اور وہ پریشان ہو جاتا ہے۔ اسی پریشانی کے عالم میں وہ نہ صرف اپنی بیوی کے بارے میں فکرمند اور خود شرمسار ہوتا ہے بلکہ خوفزدہ سا ہو کر سمجھتا ہے کہ اس میں وہ قوتِ مردی نہیں ہے جو ایک صحت مند نوجوان میں ہونی چاہئے۔ بہت سے جذباتی نوجوان جن کو جنسی علم کی آگاہی نہیں ہوتی' اس حالت کو نامردی سمجھ بیٹھتے ہیں۔ یہیں سے نوجوانوں میں زندگی بھر کے لئے ناامیدی اور احساسِ محرومی کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے اور یہیں سے شادی شدہ زندگی میں شگاف اور تلخی پیدا ہونے کا خطرہ لہرانا شروع ہو جاتا ہے۔

سرعتِ انزال کوئی خطرناک مسئلہ نہیں ہے اور نہ ہی یہ کوئی مرض ہے بلکہ محض حقیقت سے لاعلمی ہوتی ہے۔ یہ جنس کی ایک نفسیاتی الجھن ہے جسے گہرائی سے سمجھنے کی ضرورت ہے۔ یہ امر عیاں ہے کہ مرد بہت جلد شہوانی ترنگ اور جنسی بیداری محسوس کرتا ہے اور بہت جلد جنسی امنگ اور تناؤ کی حالت میں آ جاتا ہے۔ اگر وہ اپنی اس ولولہ انگیزی پر قابو نہ پاکر مباشرت کرتا ہے تو اسے انزال بھی بسرعت ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس عورت میں جنسی بیداری بہت آہستہ آہستہ ہوتی ہے۔

اور وہ فورا" شہوانی جوش یا جنسی تناؤ کی حالت میں نہیں آتی- اس لئے وہ جلدی یا فورا" جنسی تسکین بھی حاصل نہیں کرپاتی- مرد کا انحصار اپنے آپ پر ہوتا ہے جبکہ عورت مکمل طور پر مرد پر ہی منحصر ہوتی ہے-

مباشرت سے قبل ملاعبت یعنی جنسی چھیڑ چھاڑ کے کھیل کے ذریعے مرد ہی اسے جنسی بیداری کی حالت میں لاتا ہے- مرد ہی اس میں شہوت اور جنسی تناؤ کی حالت پیدا کرتا ہے- مرد ہی اسے مباشرت کے لئے تیار کرتا ہے اور آخر کار مرد ہی اسے مباشرت کے فعل کے ذریعے لذت گیری اور جنسی تسکین دیتا ہے- چنانچہ اس پورے کام میں کافی وقت صَرف ہوتا ہے- دراصل حقیقی مباشرت یعنی عضو تناسل داخل کرنے کے بعد انزال ہونے تک کا وقفہ عموما" آدھے منٹ سے لے کر دو تین منٹ تک کا ہی ہوتا ہے اور تقریبا" ۸۰ فیصد مرد اتنی دیر تک ہی مباشرت کرپاتے ہیں- یہ حالت نارمل اور قدرتی ہوتی ہے مگر چونکہ ہر نوجوان کے دل میں یہی آرزو مچلتی رہتی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ دیر تک اس شغل میں محو رہے- اس لئے نارمل دو تین منٹ کی حالت کو بھی وہ کم سمجھتا ہے اور اس کے دل میں یہ وہم بیٹھ جاتا ہے کہ وہ جنسی کمزوری کا مریض ہے- حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ وہ مکمل طور پر صحت مند ہوتا ہے- وہ فقط مباشرت سے پہلے بے تابی اور بے صبری کا مظاہرہ نہ کرے بلکہ جنسی چھیڑ چھاڑ اور بوس و کنار کے ذریعے بیوی میں جنسی امنگ اور شہوانی ترنگ پیدا کرے- اسے جنسی فعل کے لئے تیار کرے اور اس کے بعد حقیقی مباشرت کرے- ایسا کرنے سے عورت یقیناً پورے طور پر جنسی لطف اور آسودگی حاصل کرلیتی ہے اور اس کے لئے محض آدھے منٹ کا وقفہ بھی کافی ہوتا ہے-

عموما" سرعتِ انزال کی دو حالتیں ہوتی ہیں- (۱) جس میں مرد عضو تناسل داخل کرتے ہی فورا" منزل ہو جاتا ہے یا دخول کی کوشش میں ہی انزال ہو جاتا ہے اور ایستادگی (Erection) ختم ہو جاتی ہے اور (۲) جس میں عضو داخل کرنے کے بعد زیادہ دیر ضبط نہیں رکھ سکتا اور تھوڑی دیر میں منی خارج ہو جاتی ہے-

ان دونوں حالتوں کی وجوہات عموما" ذہنی یا نفسیاتی ہیں یا کبھی یہ جسمانی ہوتی ہیں- تاہم جسمانی وجوہات بھی نفسیاتی وجوہات کے ہمراہ پیدا ہوتی ہیں- جسمانی وجوہات میں غدہ مذی (پراسٹیٹ گلینڈ) کا ورم، پیشاب کی نالی میں ذکی الحسی یا سوزش، حشفہ کا بے حد حساس ہونا وغیرہ شامل ہیں- جن کا مناسب علاج کرنا چاہیے-

ذہنی یا نفسیاتی وجوہ یہ ہیں : (۱) علم جنسیات کی لاعلمی اور ناتجربہ کاری۔ (۲) عورت کی سرد مہری یا اس کا تعاون حاصل نہ ہونا۔ (۳) بہت دنوں تک مباشرت کا موقع نہ ملنا۔ (۴) وہم اور شک' مثلاً "احساسِ کمتری' ضعفِ باہ وغیرہ۔ (۵) جنسی غلطیاں اور غلط فہمیاں۔

ایسی ذہنی اور نفسیاتی وجوہ کو سوجھ بوجھ اور باہمی تعاون کے ذریعے دُور کیا جاسکتا ہے۔ شادی سے قبل ہر نوجوان مرد عورت کو جنس کے بارے میں ضروری علم و آگاہی حاصل ہونی چاہئے تاکہ سرعتِ انزال کے علاوہ بہت سی دیگر جنسی الجھنوں کو سلجھانے میں مدد مل سکے۔

شادی سے قبل بعض نوجوان خراب ماحول کے باعث کسی بھی طرح کی عورت کے جال زدر میں پھنس جاتے ہیں اور اس سے وصل کے تجربات میں بُری طرح ناکام ہو کر مریض بن جاتے ہیں۔ ایسی ناکامی کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ مثلاً "لڑکی یا عورت کا معیار کے مطابق نہ ہونا' جماع کی جگہ کا غیر محفوظ ہونا' ماحول کا ناپسند ہونا' مباشرت یا زنا کے فعل میں جلد بازی کرنا' اس فعل کے دوران کسی کے آجانے یا پکڑے جانے کا خوف' عورت کا تعاون حاصل نہ ہونا' کسی غلط عورت کے ساتھ فعل سے آتشک' سوزاک یا ایڈز جیسے کسی موذی مرض کے لگ جانے کا ڈر' فعلِ بد کے دوران کسی طرح کی رکاوٹ پیدا ہونا وغیرہ۔ علاوہ ازیں احساسِ کمتری' احساسِ جرم یا کسی طرح کا خوف' شک و شبہات' خود اعتمادی کا نہ ہونا وغیرہ نفسیاتی وجوہ۔ یہ سب کی سب ایسی باتیں ہیں جن کے سبب عضو تناسل میں مکمل ایستادگی پیدا نہیں ہوتی اور عضو داخل ہی نہیں ہوتا۔ اگر ایستادگی پیدا ہو جاتی ہے تو مذکورہ بالا کسی بھی وجہ سے یکایک ختم ہو جاتی ہے اور ساتھ ہی فوراً" انزال بھی ہو سکتا ہے۔ اس طرح کی ناکامی شعوری یا غیر شعوری طور پر نوجوانوں کے ذہن میں سما جاتی ہے اور پھر شادی کے بعد بھی اس ناکامی کا نفسیاتی اثر قائم رہتا ہے۔ آخر کار جب ایسا نوجوان شبِ عروسی میں اپنی نئی نویلی دلہن سے مباشرت کی کوشش کرتا ہے تو شعوری یا غیر شعوری طور پر ذہن میں سمائی ہوئی ناکامی فی الفور آڑے آجاتی ہے اور ایک بار پھر وہی ناکامی کی حالت سامنے آجاتی ہے جس سے وہ یا تو جماع کر ہی نہیں سکتا یا سرعتِ انزال کا شکار ہو کر ندامت سے پانی پانی ہو جاتا ہے۔

بعض مُردوں میں کسی وجہ سے جنسی امنگ اور شہوانی ترنگ اس قدر شدید ہوتی ہے کہ وہ خود پر قابو نہیں رکھ پاتے اور جنسی شدت کے سبب جماع کی کوشش میں سرعتِ انزال کا شکار ہو جاتے ہیں اور اسی طرح اگر کسی مرد کو کئی دن تک جماع کا موقع میسر نہیں آتا۔ کئی دن کے وقفے کے بعد اس کو موقع ملتا ہے۔ تو بھی اس میں شہوانی جوش و خروش موجود ہوتا ہے۔ اس حالت میں جماع

کے فعل میں اس کو بسُرعت انزال ہو جایا کرتا ہے اور یہ ایک قدرتی چیز ہے کیونکہ ایسے حالات میں مرد بمشکل اپنے جذبات پر ضبط رکھ سکتا ہے۔ اس حالت میں پریشان اور فکرمند نہ ہونا چاہئے کیونکہ چند گھنٹوں کے بعد وہ دوبارہ مباشرت کر کے مکمل کامیابی حاصل کر سکتا ہے بشرطیکہ وہ پہلے جماع کی ناکامی کا بوجھ اپنے ذہن پر سوار نہ کرلے۔

بیوی کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ مرد کو اگر اس کا تعاون حاصل نہ ہو' تب بھی مرد سرعت انزال' جنسی کمزوری یا نامردی کا شکار ہو سکتا ہے۔ مباشرت کے مکمل فعل کے دوران اگر بیوی سرد مہری کا مظاہرہ نہیں کرتی اور مرد کو سرگرم تعاون دیتی ہے تو پھر کوئی الجھن پیدا نہیں ہوتی۔ عورت کا سرگرم عمل ہو کر تعاون کرنا نہ صرف مرد کو جنسی تحریک اور لطف عطا کرتا ہے بلکہ مرد میں مکمل یقین اور اعتماد کے جذبات کو بھی بیدار کرتا ہے۔ کسی وجہ سے اگر مرد کو جلد انزال ہو جائے تو عورت ہرگز کسی ناراضگی کا اظہار نہ کرے' مرد کی اس عارضی ناکامی پر طنز نہ کرے اور نہ ہی پتھر کے صنم کی طرح چپ چاپ پڑی رہے' اسے مرد کے ساتھ ایسا پُر خلوص اور پریم بھرا سلوک کرنا چاہئے کہ وہ اپنی ناکامی کے متعلق سوچ ہی نہ سکے۔ وہ محسوس ہی نہ کر سکے کہ بیوی کو اس سے کوئی شکایت پیدا ہوئی ہے۔ بیوی کو چاہئے کہ وہ دوبارہ مرد کے ساتھ بھرپور محبت کرے' ہنس ہنس کر اور دل لگی کی باتیں کرے۔ ہلکی ہلکی گدگدی' بوسہ بازی' چھیڑ چھاڑ کے ذریعے اس کی دل جوئی کرے۔ اس پیار بھرے ماحول میں وقت گزرنے دے' چند گھنٹوں کے آرام کے بعد پھر سے بیوی خود ہی پہل کرے اور اس میں بوس و کنار سے تحریک پیدا کر کے مباشرت کی دعوت دے۔ عورت کے اس طرح کی محبت اور سرگرم تعاون سے مرد اس بار نہ صرف کامیاب مباشرت کر سکے گا بلکہ اس کے ذہن سے پہلی ناکامی کا اثر بھی محو ہو جائے گا۔ اسی طرح مباشرت سے قبل جنسی کھیل (ملاعبت) اور صبر و تحمل بہت اہم ہے۔ جنسی کھیل سے عورت مباشرت کے لئے آمادہ ہو جائے تو اسے بھی ساتھ ہی جنسی لطف اور تسکین حاصل ہو جاتی ہے۔ جلد بازی اور بے تابی سے بھی انزال بسرعت ہو جاتا ہے اس سے مرد خود سرعتِ انزال کا شکار ہو جاتا ہے اور رفیقہ "تشنہ" رہ جاتی ہے۔

کامیاب مباشرت سے جب فریقین (بیوی و شوہر) کو پوری طرح لطف' لذت اور تسکین حاصل ہو جاتی ہے تو عموماً" فوراً" ہی نیند کی دیوی ان کو اپنی آغوش میں لے کر لوری دینے لگتی ہے۔ جس سے جلد گہری نیند طاری ہو جاتی ہے۔ جب وہ صبح کو بیدار ہوتے ہیں تو خود کو تازہ و شگفتہ محسوس کرتے ہیں مگر جب مرد سرعتِ انزال کا شکار ہو اور رفیقۂ حیات لطف اندوز اور لذت گیر نہ ہو پائے تو

وہ کچھ عرصہ تک برداشت کرتی رہتی ہے پھر بار بار کی ناکامی سے اس کے دل و دماغ کو شدید صدمہ پہنچتا ہے۔ وہ چپ چاپ حسرت و یاس کا پیکر بن کر لیٹی رہتی ہے یا کروٹیں بدلتی رہتی ہے۔ رفیق تو سو جاتا ہے مگر رفیقہ رات بھر جاگتی اور کڑھتی رہتی ہے۔ یاد رہے کہ عورت کی جنسی خواہش خاموش سمندر کی طرح ہے جس کی مدوجزر کی موجیں پیچ و خم کھاتی اور اپنا سر کناروں سے ٹکراتی ہیں مگر ساحل سے باہر نہیں اُچھلتیں ۔ جنسی آسودگی سے محروم عورت بھی اپنی تسکین کے لئے پیچ و تاب کھاتی اور بے قرار ہوتی ہے۔ مگر وہ اپنے "جیون ساتھی" سے اس کا اظہار نہیں کیا کرتی۔ البتہ اسے کبھی حسد سے اور کبھی نفرت انگیز نگاہوں سے دیکھتی ہے، جس نے اپنی مسرت و راحت اور نیند کا سامان تو حاصل کر لیا مگر اسے اضطراب، گھبراہٹ، تذبذب اور بے خوابی کی چتا میں جلنے کے لئے چھوڑ دیا۔ چنانچہ وہ اپنے شوہر کو خود غرض، مطلبی، کٹھور اور ظالم انسان کے رُوپ میں دیکھتی اور اس سے راہِ فرار اختیار کرنے کے متعلق سوچتی رہتی ہے۔ اس ذہنی کشمکش (Mental Tension) کی وجہ سے وہ بہت سے اعصابی امراض کا بُری طرح شکار ہو جاتی ہے۔ بلڈ پریشر رہنے لگتا ہے۔ گھریلو زندگی میں زہر گھُل جاتا ہے۔ زندگی تلخ ہو کر جاتی ہے۔ حسد بیزاری اور نفرت کا احساس بڑھتا جاتا ہے۔ عورت کے کولہوں اور سر میں درد ہوتا رہتا ہے۔ سارے جسم پر سستی اور ماندگی چھائی رہتی ہے۔ بدن کا جوڑ جوڑ دکھتا ہے۔ پیڑو کے اندر کے اعضا میں سوزش اور ورم کی کیفیت ہوتی ہے۔ ذہن شیطانی وسوسوں کی آماجگاہ بن جاتا ہے۔ طوعاً" و کرہاً" کبھی گھر سے فرار ہونے یا ناجائز تعلقات استوار کرنے یا لڑائی جھگڑے کے شاخسانے کی نوبت آ جاتی ہے جو گھر شادی کے بعد محبت و مسرت سے مہکتے مسکراتے پھولوں کا گلشن ہونا چاہئے، وہ سرعتِ انزال کے مرض کے سبب اجڑنے لگتا ہے۔

سرعتِ انزال کے مرض کے ازالہ کے لئے بعض معالجین ڈاکٹر ٹونی سمتھ، ماسٹرس اینڈ جانسن وغیرہ نے ایک ترکیب لکھی ہے، جس کو "ترکیب عاصرہ" (نچوڑنے کی ترکیب۔ Squeeze Technique) کہتے ہیں۔ اس کے چند دن کے استعمال سے سرعتِ انزال پر قابو پا کر قوتِ امساک میں اضافہ کیا جاتا ہے۔

یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ آج کل گمراہ کن پروپیگنڈا بہت عام اور سب سے زیادہ خطرناک ہے۔ ذاتی فائدے، اپنی دکان چمکانے اور سادہ لوح نوجوانوں سے روپیہ بٹورنے کے لالچ میں آج کل بے شمار اشتہاری نیم حکیم، سنیاسی اور خود ساختہ "ماہرین جنسیات" غلط اور گمراہ کن پروپیگنڈا کر کے نوجوانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ ان کا مقصد بھٹکے ہوئے نوجوانوں کو صراطِ مستقیم دکھانا

اور ان کی مدد کرنا نہیں ہوتا بلکہ ان کے معمولی اور عام جنسی مسئلے کو ایک خطرناک بیماری کے رُوپ میں پیش کر کے دولت کمانا ہوتا ہے۔ یہ سازشی قسم کے اشتہاری لوگ پہلے تو نوجوانوں کے دل و دماغ میں غلط فہمیاں پیدا کرتے ہیں اور ان کو بیش قیمت نسخے' کُشتے' مقوی ادویہ اور لیپ کرنے کے طلا وغیرہ کے کورس استعمال کرنے کی تاکید کرتے ہیں۔ ایسی اشتہاری دوا کا کوئی اثر تو ہوتا نہیں البتہ ان کی ذہنی الجھن میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ فائدے کی بجائے الٹا نقصان ہوتا ہے۔ ان کی الجھن تو سلجھتی نہیں مگر وہ اپنی الجھن میں اور بھی زیادہ الجھ جاتے ہیں۔ اسی طرح بعض نوجوان سنی سنائی' بے تکی باتوں کا اثر بھی ذہن پر قبول کر لیتے ہیں اور ان پر یقین بھی کر لیتے ہیں۔ اس کا نتیجہ بھی ناکامی کے رُوپ میں ظاہر ہوتا ہے۔

کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اخباروں' رسالوں یا جنسی اشتہاروں میں خود ساختہ ماہرین جنسیات اور نیم حکیموں کا پروپیگنڈا ہو یا جنس (Sex) کے بارے میں ادھر ادھر سے سنی سنائی باتیں' ان پر ہرگز یقین نہ کرنا چاہئے کیونکہ اس سے جنسی غلط فہمیاں جنم لیتی ہیں اور غلط فہمیوں سے جنسی الجھنیں پیدا ہوتی ہیں۔ بدقسمتی سے مریض نیم حکیموں اور خود ساختہ ماہرین جنسیات کی لچھے دار باتوں اور بالکل بے اثر بلکہ محرک اور شہوت انگیز (Aphrodisiac) مضر ادویہ کی مدح سرائی سے جلد متاثر ہو کر ان پر امید قائم کر لیتے ہیں۔ مگر ان ادویہ کی نہ تو کوئی سائنسی قدر و قیمت ہوتی ہے نہ یہ فائدہ مند ہوتی ہیں بلکہ مریضوں کو فقط مایوسی کے بھنور میں غوطے کھانے کے لئے چھوڑ جاتی ہیں۔ لہٰذا کسی قابل ڈاکٹر سے ہومیوپیتھک بے ضرر ادویہ کے ساتھ علاج کروانا چاہیئے۔

علاج:

☆ سرعتِ انزال: انزال بہت جلد ہو جائے: (۱) زنکم۔ گریفائٹس۔ لائیکو پوڈیم (۲) بربرس۔ پلاٹینم ۔ جلسی میم۔ سلفر۔ سیپیا۔ سیلیشیا ۔ فاسفورس۔ فاسفورک ایسڈ ۔ کاربوج۔ کلکیریا۔ کونیم۔ کیلیڈیم۔ نیٹرم کارب۔ نیٹرم میور (۳) انڈیم۔ اناسوڈیم۔ الیوز۔ برومیم۔ بریٹا کارب۔ بورکس۔ پکرک ایسڈ ۔ کاربونیم سلف۔ یوجینیا+

☆ سرعتِ انزال' تھوڑی سی دیر کے لئے ایستادگی ہونے پر انزال ہو جائے: (۲) سلفر۔ فاسفورک ایسڈ ۔

☆ سرعتِ انزال' دُخول سے پہلے' عضو کے داخل ہونے سے قبل ہی دہلیز پر انزال ہو جائے یا بوس و کنار اور چھیڑ چھاڑ کے دوران ہی انزال ہو جائے: (۲) سلفر۔

۵۔ انزال کا دیر سے ہونا یا نہ ہونا۔ انزال روک مرض

(ANORGASMIA / INHIBITED EJACULATION)

"انزال روک مرض" کی یہ حالت شاذو نادر پیش آتی ہے۔ اس میں ایستادگی توصیح (نارمل) ہوتی ہے بلکہ طویل وقت تک رہتی ہے مگر انزال غیر طبعی طور پر تاخیر سے ہوتا ہے یا بالکل نہیں ہوتا۔ انزال کی اس قسم کا آغاز نفسیاتی طور پر ہوتا ہے جس کا ازالہ جنسی ہدایات (Sexual Consulting) پر مبنی ہوتا ہے یا یہ کسی دوسرے مرض کی پیچیدگی ہو سکتی ہے مثلاً ذیابیطس شکری یا طویل عرصہ سے شراب کی عادت کے اثرات وغیرہ علاوہ ازیں بعض ایلو پیتھک ادویہ مثلاً ہائی بلڈ پریشر کو ختم کرنے والی ادویہ کے استعمال سے بھی یہ انزال روک مرض ہو جاتا ہے۔

علاج:

☆ انزال ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہیپریا (۲) گریفس۔ زنکم۔ فلورک ایسڈ ۔ نیٹرم میور۔ ہائیڈروفوبینم (۳)۔ ۔ ۔ ۔ ۔ لیکے سس۔ مرک کار۔ ہائیڈراسٹس۔ یوجینیا۔

☆ کئی بار جوش (Orgasm) اور ایستادگی جاتی رہے، قبل اس کے کہ انزال ہو: یوجینیا۔

☆ کبھی شہوانی جوش کے بعد انزال ہو: کلکیریا۔

☆ انزال بڑی مشکل سے ہو: (۲) زنکم (۳) انتھرم۔ کاربونیم سلف۔ لیکے سس۔

☆ انزال نامکمل ہو، پوری طرح انزال نہ ہو پائے: (۲) گریفس۔ فارمیکا (۳) انتھرم۔ ایلوز۔ بربرس۔ برینا کارب۔ بلبم ۔ ڈیجی ٹیلس۔ زنکم۔ سلفر۔ کاربونیم سلف۔ ہائیڈروفوبینم ۔

☆ انزال نہ ہو، جماع کے دوران: (۱) گریفائٹس (۲) سورینم۔ کیلیڈیم۔ لائکو۔ ہائیڈروفوبینم ۔ یوجینیا (۳) اگنس ۔ برینا کارب۔ بیوفو۔ زنکم۔ فاسفورک ایسڈ ۔ کاربونیم سلف۔ کالی آئڈ۔ کالی سلف۔ کلکیریا۔ ملی فولیم۔ نیٹرم میور۔ ہائیڈراسٹس۔

☆ انزال نہ ہو، جماع کے دوران اگرچہ شہوت عروج (Orgasm) پر ہو: کنابس انڈیکا۔ گریفائٹس۔

۶- رجعی انزال (RETROGRADE EJACULATION)

انزال کی اس خرابی میں مثانہ کی گردن کا سوراخ (والو- Valve) ڈھیلا ہو جاتا ہے اور انزال کے وقت بند نہیں ہو پاتا۔ لہٰذا منی اس میں سے زور سے اچھلتے ہوئے پیچھے کو مثانہ میں چلی جاتی ہے۔ یہ عارضہ کسی اعصابی خرابی کے نتیجہ میں 'مثانہ کی گردن پر سرجری سے 'غدہ مثانہ (پراسٹیٹ گلینڈ) کو آپریشن کے ذریعے نکلوا دینے سے' یا پیڑو کے اندر بڑے آپریشن کے سبب' واقع ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں مریض کو اس وقت جماع کرنا چاہئے' جب اس کا مثانہ پیشاب سے لبریز ہو۔ ورنہ خالی مثانے میں منی زور سے اچھلنے کی وجہ سے مثانے کے منہ میں سے دھکیلتی ہوئی اندر چلی جاتی ہے اور باہر کو کم خارج ہوتی ہے جس سے رفیقۂ حیات کو استقرارِ حمل نہیں ہو سکتا اور اس کی گود اولاد سے محروم ہو جاتی ہے۔

علاج:

کاسٹیکم : رجعی انزال جو مثانے کی گردن کا سوراخ ڈھیلا ہو جانے کی وجہ سے ہو۔ مثانے کے سوراخ میں اعصابی کمزوری یا فالج ہو گیا ہو۔

سٹافی سیگریا ۲۰۰ : مثانے یا غدہ مثانہ (پراسٹیٹ گلینڈ) یا شکم کے آپریشن کے سبب' انزال منی' رجعتِ قہقری سے دوچار ہو یا کثرتِ جلق و جماع سے عضو ناکارہ اور مثانے کا سوراخ ڈھیلا ہو گیا ہو۔

آرنیکا ۲۰۰ : پیڑو کے اعضا میں چوٹ آنے' کچلے جانے یا آپریشنوں کی قطع و برید سے یہ نقص ہو۔

۷- ضُعفِ باہ- قوتِ مردمی کی کمزوری

(LOW SEX DRIVE/DECREASED LIBIDO,
LOSS OF VIRILITY/LACK OF SEXUAL PASSION

مرد میں جنسی بیداری (شہوت) نفسیاتی عوامل اور مردانہ جنسی ہارمون ٹیسٹو سٹیرون

دونوں سے ہی اثر انداز ہوتی ہے۔ اگر کسی مرد میں ٹیسٹوسیٹرون ہارمون کی مقدار بہت کم ہو تو وہ
جنسی افعال (Sex) میں بہت کم دلچسپی لیتا ہے اور اس میں جنسی بیداری کی لہر بمشکل اٹھتی ہے۔ تاہم
قوتِ مردی کی کمی یا ضعفِ باہ' زیادہ تر مریضوں میں ہارمون کی کمی معہ جسمانی کمزوری' دباؤ (Stress)
جنسی مشکلات' زندگی سے اکتاہٹ (Boredom) اور عدم اطمینان کے سبب نہیں ہوتا۔ بعض
ایلوپیتھک ادویہ مثلاً "ہائی بلڈ پریشر کی گولیاں' ڈپریشن ختم کرنے والی ادویہ' فکر مندی اور تشویش کے
تدارک کی ادویہ' قوتِ باہ کو کمزور کر دیتی ہیں۔ بڑھاپے کی عمر میں بھی ضعفِ باہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اغلام
بازی یا ترکِ جماع یا تجرد کی زندگی اپنانا' رنڈوا ہونا' یا جیون ساتھی کا بدصورت ہونا یا جنسی تعلقات کا
کشیدہ ہونا اس کے اسباب ہیں۔

جنس میں قدرتی طور پر دلچسپی ہی بعض مردوں کی شخصیت میں نارمل ہوتا ہے اور
ایسے مرد کے اپنی بیوی کے ساتھ جنسی تعلقات زیادہ شدومد کے نہیں ہوتے۔ اگر دونوں مرد عورت
اس سے مطمئن نہیں۔ تو اس سے ضعفِ باہ کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لیکن اس سے باہمی جنسی تعلقات
میں مشکلات کا سامنا ہو تو پھر اس کا علاج کرنا چاہیے۔

تھکاوٹ اور ذہنی دباؤ (ذہنی کشمکش) کے سبب بھی آدمی میں جنسی دلچسپیاں ختم ہو جاتی
ہیں۔ غمگینی یا افسردگی (ڈپریشن) کے باعث بھی قوتِ باہ میں ضعف آ جاتا ہے کیونکہ جنس میں
دلچسپی نہیں رہتی۔ ایک شرابی یعنی آدمی جو بڑی مقدار میں شراب کا رسیا ہو' ضعفِ باہ کا مریض بن
جاتا ہے۔ بعض جنسی مسائل مثلاً "ایستادگی کا نہ ہونا' سرعتِ انزال یا فقدانِ انزال' آتشک' سوزاک
وغیرہ کے شکار مردوں کو جنس میں دلچسپی نہیں رہتی اور اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ موٹے
آدمی یا ورزش نہ کرنے والے یا کاروباری پریشانیوں میں گھرے ہوئے لوگ اکثر ضعفِ باہ کا شکار
ہوتے ہیں اور اشتہاری سستی دواؤں کا بے تحاشا استعمال کر کے اپنی صحت کا ستیاناس کر لیتے اور مکمل
نامرد ہو جاتے ہیں۔

عموماً ۲۰ اور ۳۰ برس کی درمیانی عمر میں مردانہ قوتِ باہ ہمدوش ثریا ہو جاتی ہے یعنی
انتہائی عروج پر ہوتی ہے۔ بعض مرد ۳۰ اور ۴۰ سال کی درمیانی عمر میں قوتِ مردانگی میں بہت قوی
ہوتے ہیں۔ چالیس برس کی عمر کے بعد قوتِ باہ اکثر زوال پذیر ہو جاتی ہے۔ اگلے دس پندرہ سال تک
یہ زوال بتدریج ہوتا رہتا ہے۔ اکثر مرد ۶۰' ۶۵ سال کی عمر تک پہنچ کر کمزور اور نامردوں جیسے ہو جاتے
ہیں۔ ان میں نہ خواہشِ جماع رہتی ہے نہ قوتِ عمل' ایستادگی ختم ہو جاتی ہے اور ادویہ کا استعمال بھی

تقریباً" بے اثر ہو جاتا ہے۔ اسے دنیا ہیچ نظر آنے لگتی ہے' وہ اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہو جاتا ہے۔ اگر اولاد کی خاطر اس عمر میں شادی کر لے تو اولاد ہو یا نہ ہو' خود زندگی سے جلد دستبردار ہو جاتا ہے یا بعض نامراد امراض ورمِ غدہ مذی وغیرہ کے جال میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ شادی کی صحیح عمر ۲۰ تا ۳۰ سال ہی ہے۔ جس میں تمام قوتیں شاداب ہوتی ہیں۔ مگر یہ عام اصول ہے کہ بعض اچھی صحت والے بہادر مرد ایسے بھی ہیں جو اس سے زیادہ یا ستر سال سے زائد عمر ہو جانے پر بھی اولاد پیدا کرنے پر قادر ہوتے ہیں جن کو عمدہ صحت صاف ستھرا ماحول میسر آیا ہو' اور جنہوں نے ہمیشہ اپنی جوانی دیوانی کو نکیل ڈال کر رکھا ہو۔ بہرحال جماع پر قادر ہونے اور اولاد پیدا کرنے میں فرق ہے۔ جماع شہوت اور ایستادگی کے بغیر اور اولاد منی میں جرثوموں کے بغیر ممکن نہیں۔ عورتوں میں اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت ۴۵ سے ۴۸ سال کی عمر تک موجود رہتی ہے۔ البتہ وہ شہوت یا بغیر شہوت کے ساری عمر مباشرت کر سکتی ہے اور اس میں قوتِ باہ کی بھی کوئی وقعت نہیں۔ مرد ۶۸ سال کی عمر میں قوتِ باہ سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے اور نامردوں کے زمرے میں شامل ہو جاتا ہے۔

قوتِ باہ یا جنسی خواہش (Sexual Urge) مختلف مردوں میں بہت مختلف ہوتی ہے۔ بعض میں بہت کم ہوتی ہے اور بعض میں اس قدر زیادہ کہ ان کی ساری زندگی اسی محور کے گرد گھومتی ہے۔ اس کا اچھی صحت سے بھی کوئی تعلق نہیں۔ ایک دبلا پتلا کلرک جنسی طور پر ایک بھاری بھرکم کے باز (Boxer) چیمپئن سے زیادہ طاقتور ہو سکتا ہے یعنی بعض مردوں کے رویے' پیچے' الجھنیں' پریشانیاں یا خوف اُن میں جنسی خواہش کو دبا دیتے ہیں۔ اسی طرح عمر کے لحاظ سے بھی اس میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ یعنی مردوں میں ۵۰ سال کی عمر میں قوتِ باہ ختم ہو جاتی ہے جبکہ بعض مرد ۸۰ سال کی عمر میں جنسی طور پر "جوانمرد" بنتے رہتے ہیں۔ مثلاً" جرمن کے مشہور شاعر گوئٹے (Goethe) نے ۷۴ سال کی عمر میں ایک ۱۹ سالہ لڑکی الریق کی محبت میں گرفتار ہو کر اس سے شادی کی درخواست کی تھی۔ عموماً" شاعروں' فنکاروں' موسیقاروں' اور جذبات سے معمور ناول یا ڈرامہ نگاروں میں قوتِ باہ (Libido) زیادہ پائی جاتی ہے جبکہ دانشوروں' سیاستدانوں' منطق اور فلسفہ میں دماغ لڑانے والوں اور کھلاڑیوں میں یہ بہت کم ہوتی ہے۔

علاج:

☆ ضعف باہ۔ شہوت میں کمی: (۱) اگنس کاسٹس۔ برینا کارب۔ سٹافی سیگریا۔ سیلشیا۔

گریفائیٹس۔ لائیکو پوڈیم (۲) اگنیشیا - ایلومینا۔ ڈائیسکوریا۔ روڈو ڈینڈران۔ سلفر۔ سوریئم۔ سیپیا۔ فاسفورک ایسڈ - فیرم۔ کالی آئیڈ۔ کالی فاس۔ کالی کارب۔ کلیبیٹس - مگنیشیا کارب۔ میورٹک ایسڈ - نائیٹرک ایسڈ - نیٹرم میور۔ نیوفربینم - ہیپر (۳) ارجنٹم مٹ۔ ارجنٹم نائیٹ۔ اگریکس۔ امونیم کارب۔ انڈیگو۔ انڈیم۔ اوپیم۔ اورم۔ ایپس - ایکونائیٹ۔ بربرس۔ بورکس۔ بیلاڈونا۔ پٹرولیم۔ تھریڈن۔ نیوکریم۔ سائیکلیمن - سباڈیلا۔ سپونجیا - سیلینیئم - کاربالک ایسڈ - کاربو اینی ملس۔ کالی برومم۔ کالی سلف۔ کلکیریا فاس۔ نیٹرم فاس۔ ہیلی بورس۔

☆ شہوت مفقود۔ شہوت نہ ہو (Loss of Libido): (۱) اگنس - کاربونیم سلف۔ کالی بائیکرم (۲) آئیوڈیم۔ ارجنٹم نائیٹ۔ اگنیشیا - اناسوڈیم۔ بربرس۔ پلمبم - سلفر۔ سٹیبل۔ سوریئم۔ فاسفورک ایسڈ - کاربو وج۔ کالی برومیم۔ کالی کارب۔ کیپسیکم۔ کیمفر - گریفائیٹس۔ لائیکو۔ نائیٹرک ایسڈ - نیٹرم میور۔ نیوفریٹم - ہیلی بورس (۳) امونیم کارب۔ انا کارڈیم۔ انتھسرم۔ ایرنجم - ایلومینا۔ بیلاڈونا۔ تھوجا۔ ٹوبیکم سپونجیا - ٹانم۔ سلیشیا - سیبل سرولاٹا۔ سلینیئم - فیرم مٹ۔ فیرم فاس۔ فیرم میگنیکم - کاربالک ایسڈ - کاربواینی۔ کالی سلف۔ کالی فاس۔ لیکے سس۔ مارٹیکا۔ میورٹک ایسڈ - نکس ماسکاٹا۔ نیٹرم فاس۔ ہائیڈروفوبینم - ہیپر -

☆ بھاری بھرکم موٹے مردوں میں شہوت ختم ہو جائے: (۱) کالی بائی۔

۸- نامردی - عنانت (IMPOTENCY / IMPOTENCE AGONIA / ASYNODIA / INVIRILITY

نامردی کے مریض کو عضو (Penis) میں ایستادگی یا انتشار (نعوظ - Erection) نہیں ہوتا یا وہ ایستادگی کو قائم و برقرار نہیں رکھ سکتا یعنی نامرد شخص کے عضو میں کسی بھی وقت او کسی بھی حالت میں انتشار نہیں ہوتا اور اس لحاظ سے ہزاروں مردوں میں سے کوئی ایک بدقسمت م مکمل طور پر نامرد ہوا کرتا ہے جبکہ ذرا سی خرابی' ایستادگی میں ذرا کمی' جلق اور اغلام سے عضو میں کج یا کمزوری پا کر اور سرعتِ انزال کے مریض بھی اس وہم کا شکار ہو جاتے ہیں کہ اب وہ عورت قابل نہیں رہے۔ لہٰذا اشتہاری ادویہ کا بے تحاشا استعمال شروع کر دیتے ہیں یا خود ساختہ ماہر جنسیا

اور نیم حکیموں یا سنیاسیوں کے چکروں میں پڑ کر بالکل تباہ ہو جاتے ہیں۔ جو ایک المیہ ہوتا ہے۔

نامردی میں چار چیزیں پائی جاتی ہیں:

(۱) ضعفِ باہ۔ شہوت میں کمی (Lack of Libido): شہوت کم ہوتی ہے' ایستادگی کمزور یا مفقود ہوتی ہے یا نہ خواہش جماع' نہ طاقتِ عمل۔

(۲) سرعتِ انزال (Early Ejaculation): ایستادگی کے بغیر ہی یا تھوڑی دیر کے لئے ایستادگی ہو کر جلد انزال ہو جاتا ہے۔

(۳) قلتِ ارتکاز (Lack of Concentration): دخول سے قبل یا دخول کے فوراً بعد ایستادگی نہ رہے یا انزال ہو جائے۔

(۴) قلتِ منی (Oligospermia): منی کم مقدار میں پیدا ہو' منی کا اخراج نہ ہو یا منی کے کیڑے کم یا ناقص ہوں۔

یعنی نامردی دراصل جنسی فعل (مباشرت) کا مرض ہے۔ جس میں مرد مکمل طور پر جماع کا فعل شروع کرنے کے لئے ایستادگی حاصل کرنے' یا ایستادگی کو قائم رکھنے اور پوری طرح دخول کر کے مباشرت کے فعل کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں ناکام رہتا ہے۔ اس مرض کے اسباب یہ ہیں:

۱۔ نفسیاتی وجوہ (Psychogenic): نامردی میں مبتلا اکثر مرد نفسیاتی مریض ہوتے ہیں جس کی وجہ عارضی ہوتی ہے۔ مثلاً" تھکاوٹ' کوئی الجھن' دباؤ' کشمکش' خود اعتمادی کی کمی' مباشرت میں ناکامی کا خوف' جلد بازی اور مباشرت کے لئے پیچھے پڑ جانا (Hurry & Worry) جو وقتی اور عارضی وجوہ ہیں یا پھر یہ نفسیاتی وجوہ مستقل نوعیت کی ہوتی ہیں۔ مثلاً" بچپن کے کسی احساسِ جرم یا تفکرات کے نتیجے میں ہو یعنی شدید غمگینی (ڈپریشن) تشویش یا خوف جیسے مباشرت سے سوزاک یا آتشک ہو جانے کا خوف یا ناجائز مباشرت (زنا) کی صورت میں پکڑے جانے یا حمل قرار پا جانے کا خوف یا احساسِ گناہ یا مذہبی و اخلاقی (Ethical) پابندی' حسن شناسی یا جمالیاتی (Aesthetic) رکاوٹیں یا کسی اور قسم کے احساسات جو مباشرت کے فعل میں خرابی' بدمزگی اور بے ذوقی پیدا کریں۔ سب نفسیاتی بناء پر نامردی کا سبب بن جاتے ہیں۔ حسن پرستی یا جمالیاتی رکاوٹوں میں بیوی کو پسند نہ کرنا یا اس سے نفرت کرنا' بیوی کا بدصورت یا بے حجاب' بدکردار' بدمزاج یا چڑچڑی ہونا یا عشوہ طراز اور فریب باز ہونا اور شوہر کا اس کے رعب میں آ جانا۔ شوہر کا مرتبہ میں کم ہونا اور اپنی بیوی کے حسن' علیم' مالی حالت اور خاندانی صفات سے مرعوب ہو جانا وغیرہ شامل ہیں۔ بیماری' پریشانی یا بہت

تھکاوٹ کی حالت میں جماع کے فعل کو سرانجام دینے کی کوشش کرنا مگر فیل ہو کر شرم ' خفت اور سبکی کا شکار ہو جانا آئندہ مرد کو نامرد بنانے کا باعث ہو سکتا ہے۔

۲۔ ہارمونز کی خرابیاں (Endocrine Disorders): (i) ذیابیطس شکری (شوگر) کے مریضوں میں غالباً" سب سے زیادہ شکایت نامردی ہے۔ اور مرض شوگر ایک ہارمون انسولین میں خرابی کے باعث لاحق ہوتا ہے۔

(ii) دیگر امراض مثلاً" مرضِ سمند (Simmond's Disease) کبرالجورح (اکرومیگلی)' کشنگ سنڈوم' غدہ درقیہ کے فعل میں کمی یا بیشی (ہائیپو یا ہائیپر تھائی رائیڈزم)' مرض ایڈیلسن' جنسی کمزوری یا ضعفِ باہ (Hypogonadism) جو ہارمونز کی خرابیوں سے واقع ہوتے ہیں۔ مریضوں میں نامردی پیدا کر دیتے ہیں۔

۳۔ ضعفِ جگر (Chirrosis of Liver): مہلک کمی خون یا بھس (پرنیشں انیمیا)' ورم ابیض (لیوکیمیا) سے بھی نامردی لاحق ہو جاتی ہے۔

۴۔ اعصابی خرابیاں (Neurologic Disorders): ریڑھ کی ہڈی میں دق (Tabes Dorsalis)' ریڑھ کا جزوی فالج (Tabo Paresis) جس میں اعصابی حرکت ماؤف ہو جاتی ہے مگر حس باقی رہتی ہے۔ یا حرام مغز کو لاحق ہونے والی بیماریاں یعنی آتشک کی تمام اقسام' بکھری ہوئی سختی (Disseminated Sclerosis) اور بعض مریضوں میں ترقی پذیر عضلاتی اطروفیا (سوکھا۔ Atrophy) نیز کمر (Lumber) میں ریڑھ کے پہلے مہروں کے برابر سطح کے اوپر یا نیچے حرام مغز پر چوٹ آنا اور وہاں کے اعصاب کا ماؤف ہو جانا وغیرہ اعصابی خرابیوں کے باعث نامردی لاحق ہو جاتی ہے۔ کمر اور چوتڑ کی رگوں کے جال (Lumbo-Sacral Plexus)' ریڑھ کی ہڈی کے آخری زیریں حصے (Cauda Equina) یا مخروط نخاعی (Conus Medullaris) کی ساخت میں بوسیدگی (Damage) واقع ہونے سے بھی نامردی لاحق ہو جاتی ہے۔

تقریباً" ۸۰ فیصد مریض عصبی خرابیوں کے باعث نامردی میں مبتلا ہوا کرتے ہیں۔

۵۔ ادویہ (Drugs): بعض ایلو پیتھک ادویہ اور بعض سنیاسیوں کے کایا پلٹ کشتے یا نیم حکیموں کے جادو اثر طلسمی نسخے بھی مضر ہوتے ہیں اور نامردی پیدا کر دیتے ہیں۔ مثلاً" خواب آور یا سکون آور ادویہ (Phenobarbitone) کا طویل عرصہ تک استعمال برومائیڈز'

کمر میں شرکی اعصاب کا نظام
گردہ
شرکی عصب کی شاخ
White ramus communicans from second lumbar nerve to sympathetic trunk
Second lumbar nerve
کمر کا دوسرا عصب
Aortic plexus
منی کی نالیوں کا عصبی جال
Spermatic plexus
شکم میں شرکی اعصاب کا سلسلہ
Abdominal sympathetic chain
Inferior mesenteric plexus
زیر ناف اعصاب
Hypogastric nerves
Cord connecting abdominal and pelvic sympathetic
Hypogastric plexus
Right pelvic plexus
بایاں پیڑو کا عصبی جال
Left pelvic plexus
مثانے کے اعصاب کا جال
Vesical plexus
Visceral branch of second sacral nerve
Pelvic sympathetic trunk
Visceral branch of third sacral nerve
Branch from pelvic sympathetic trunk to pelvic plexus
Left pelvic plexus
Hemorrhoidal plexus
بواسیری جال
Branch from pelvic sympathetic trunk to pelvic plexus
Cavernous plexus
Nerves to corpus cavernosum penis
Nerves to corpus cavernosum urethrae

مارفین' کوکین' تمباکو نوشی' نشہ بازی' شراب خانہ خراب کی بے حد عادت' گوانتھی ڈین' یعنی غمگینی دُور کرنے والی ادویہ (Anti-Depressent Drugs)' نفسیاتی عوارض کا تدارک کرنے والی ادویہ (Anti-Psychotic Drugs)' ہائی بلڈ پریشر کو کم کرنے والی ادویہ (Anti-Hypertensive Drugs)' اور پیشاب آور ادویہ (Diuretic Drugs) بالخصوص ایسی ایلوپیتھک ادویہ ہیں جن کا زیادہ استعمال نامردی پیدا کر دیتا ہے۔ سنیاسی اور نیم حکیم اپنے نسخوں میں بہت تیز شہوت انگیز' محرک ادویہ استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً" کچلہ (نکس وامیکا)' سٹرکنین' یوہمبین' زنک فاسفائیڈ' کوکاکولا' ڈامیانہ' فاسفورس' کینتھریڈین وغیرہ جو وہ اپنی نام نہاد مقویات (Tonics) اور اکسیرات (Elixirs) میں شامل کرتے ہیں۔ ان کے تیزی سے مضر نتائج نکلتے ہیں اور مریض ان سے مستقل طور پر جنسی غدود کے افعال تباہ کر لیتا ہے۔

۶۔ عمر (Age): ۶۰' ۶۵ سال کی بڑھاپے کی عمر میں عام بوڑھے مردوں کو ایستادگی پیدا نہیں ہوتی جو غالباً" ان کے دوران خون میں تبدیلی یا سستی پیدا ہو جانے' یا کبھی کبھار مردانہ ہارمون ٹیسٹوسیٹرون کی کمی کے باعث واقع ہوتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ حقیقی نامردی ہے جو بوڑھوں کو ہارمون ٹیسٹوسیٹرون کی کمی سے واقع ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اس عمر میں خواہ مخواہ اشتہاری ادویہ کے چکر میں پڑکر وقت اور رقم کا ضیاع نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ فکرِ عقبیٰ اور یادِ خدا میں وقت صرف کرنا چاہیے۔

۷۔ عضوی اسباب (Organic Causes): دماغ اور حرام مغز پر چوٹیں آ جانا' اعضائے تناسل پر چوٹ آنا یا ان کا زخمی ہو جانا نامردی کا باعث بنتے ہیں۔

۸۔ جنسی وجوہات (Sexual Causes): ہر وہ چیز جو جنسی صحت مند زندگی میں رخنہ انداز ہو' نامردی کا سبب بنتی ہے۔ مثلاً" کثرتِ جلق و جماع' زنا' اغلام وغیرہ۔ نیز عزل جماعی و جلقی (Masturbatic / Coital Intterruptus) وغیرہ جنسی بداعتدالیاں' یا جماع سے بالکل باز رہنا' مجرد اور راہبانہ زندگی بسر کرنا نامردی کا باعث بنتے ہیں۔

مردانہ قوت باہ۔ جنسی قوت (POTENCY)

اس کے چار افعال کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ جنسی امنگ (Sexual Desire): جنسی خواہش یا شہوت (Libido)'

قوت باہ

Anatomy of potency

Sexual potency results from the combined action of (A) the endocrine system and (3) the sex-apparatus. The glands affecting potency are: pituitary, thyroid, suprarenal, testis, prostate, seminal vesicles and epididymis. The sex-glands dominate this system. The hormones which they set free 'eroticize" or "charge" the whole sex-apparatus, from the cerebral cortex to the genital organs. The other glands also aid in this charging process. From the cerebral cortex erotic impulses stream out and are directed by the cerebral centre to the spinal cord and so to the erection centre, which through the nervi erigentis causes the engorgement of the corpora cavernosa.
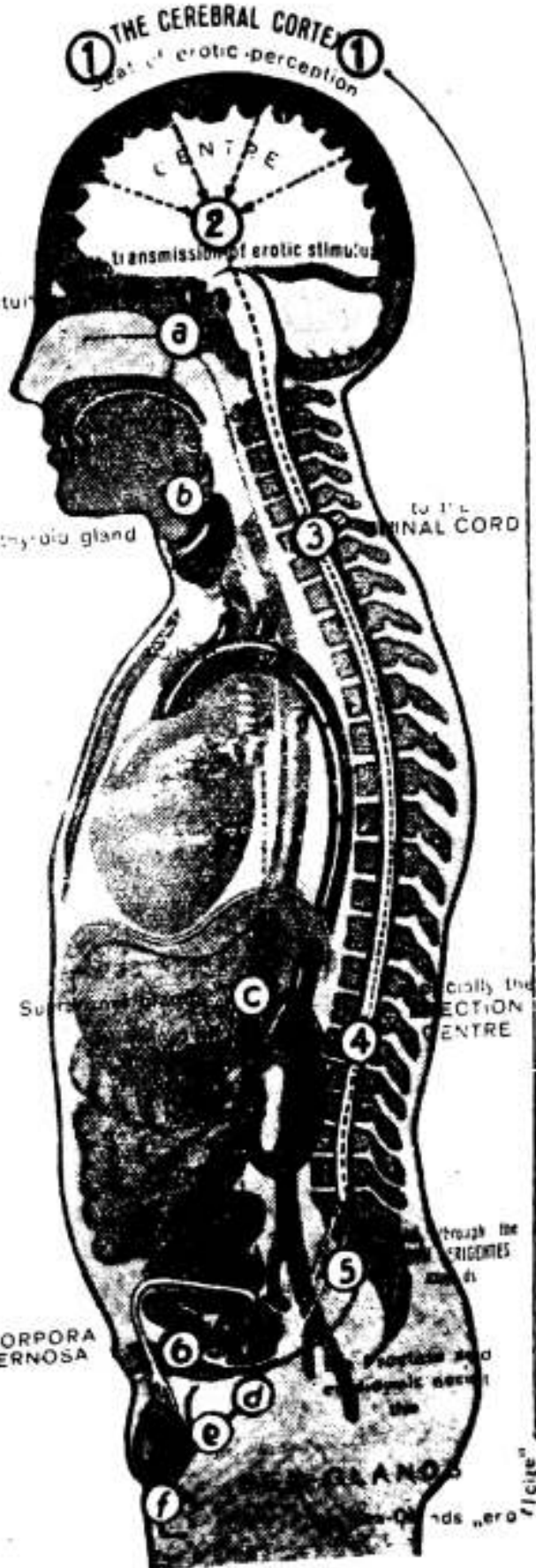
جنسی غدد اور ان کے معاون غدد کے ہارمونز کے ذریعے متحرک ہو کر بیدار ہوتی ہے۔ ان ہارمونوں سے دماغ، حرام مغز اور اعضائے تناسل میں خون کی گردش کے راستے تحریک پیدا ہوتی ہے اور ان میں جنسی جوش یا دباؤ (Stress) کی حالت پیدا ہوتی ہے۔ جسے جنسی شہوانیت (Eroticization) یا جنسی قوت (Sexual Charge) کہتے ہیں۔

۲۔ نعوظ۔ ایستادگی (Erection): سارے عضو تناسل کی ساخت اسفنج جیسی زم بافتوں (Tissue) یا اجسام کہفی (Corpora Cavernosa) پر مشتمل ہے۔ لہٰذا جب ان میں خون بھر جاتا ہے اور کمر (Lumber) کے مقام پر بالائی ریڑھ کے مہروں کے حرام مغز کے باریک اعصاب (Nervi Erigentes) کے زیر اثر خون کی رگیں پھیل کر خون کو اپنے اندر جمع کر لیتی ہیں تو عضو پھول کر تن جاتا ہے۔ یہ اعصاب (N. Erigentes) تین مختلف طریقوں سے متحرک ہوتے ہیں۔

(i) نفسیاتی (Psychical): جنسی تصاویر، جانوروں کے اختلاط یا کسی شہوانی منظر کو دیکھ کر یا شہوانی خیال کے سبب دماغ سے جنسی لہر اٹھ کر ریڑھ میں ان اعصاب کے ذریعے عضو کو ایستادہ کر دیتی ہے۔

(ii) ردِ عمل (Reflex): جنسی اعضا کو چھونے، مسلنے یا سہلانے سے یا بوس و کنار سے، یہ اعصاب متحرک ہو کر ایستادگی پیدا کر دیتے ہیں۔

(iii) از خود (Automatic): بغیر کسی نفسیاتی وجہ کے یا خزائن منی کے بھر جانے کے، یا مثانہ کے لبریز ہونے کے، از خود بلا وجہ ایستادگی واقع ہو جایا کرتی ہے۔ جیسے صبح کو جاگنے کے وقت، یا چھوٹے بچوں میں ہُوا کرتی ہے۔

۳، ۴۔ انتہائی شہوانی خواہش۔ انزال اور لطف (Orgasm and Ejaculation): ایستادگی کے بعد مباشرت میں حرکات (Push & Pull) کے سبب انتہائی جوش و خروش اور قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے انزال ہو کر بے حد لطف حاصل ہوتا ہے۔

انزال دو مرحلوں (Phases) میں واقع ہوتا ہے۔ (i) انتہائی جوش (Orgasm) کے دوران ایستادگی (Erection) کے ساتھ، منی کی نالیاں، خزائن منی اور غدہ مذی (پراسٹیٹ) کے عضلات بھینچ کر منی کو پیشاب کی نالی نائیزہ کے پچھلے غدہ مذی والے حصے میں دھکیل دیتے ہیں۔ اس کو

اخراج (Emission) کہتے ہیں اور پھر (ii) وہاں سے منی نائیزہ میں سے باہر خارج ہو کر رحم میں گرتی ہے۔ اس کو انزال (Ejaculation) کہتے ہیں۔

اگر ان دونوں مراحل میں سے کسی ایک میں خلل واقع ہو تو اس کا نتیجہ "نامردی" ہوتا ہے۔ نامردی کی بہت سی مختلف اقسام ہیں مگر سب سے عام قسم " ایستادگی نہ ہونا یا نامکمل ہونا" ہے۔

علاج:

☆ نامردی' ایستادگی نہ ہو : (۱) اگنس - بریٹا کارب- چائنا- سلفر- سیپیا- سیلینیئم- فاسفورس- کلکیریا کارب- کلکیریا سلف- کونیم- کیلیڈیم- لائیکو پوڈیم- میڈورینم- نکس وامیکا (۲) آئیوڈیم- ارجنٹم نایٹ- آگریکس- انٹم کروڈ- اوپیم- اوناسموزیم- ایلومینا- بیوفو- پلساٹیلا- پلمبم - تھوجا- سباڈیلا- سٹافی سیگریا- سیلیشیا- سورینم- فاسفورک ایسڈ - فائیٹولیکا- فلورک ایسڈ - فیرم- کاسٹیکم - کافیا- کالی برومیٹم- کوبالٹم - کونس کیکٹائی- کیمفر - گریفائیٹس- لیسی تھین- لیکے سس- مرک- مشک (ماسکس)- مگنیشیا کارب- نائیٹرک ایسڈ - نکس ماسکاٹا- نیٹرم فاس- نیٹرم میور- نیو فربیٹم - بے سیس - ہیلی بورس- یورینیم نائیٹریکم-

☆ نامردی آتشک کے سبب ہو: مرک-

☆ نامردی' ذیابیطس (شوگر) کے مریض میں: مشک (ماسکس)

☆ نامردی' سردی لگ جانے سے ہو جائے: مشک-

☆ نامردی' سوزاک کے بعد ہو جائے : (۲) اگنس - تھوجا (۳) سلفر- کوبالٹم - کیوبیبا- میڈورینم- ہائیڈراسٹس-

☆ نامردی شادی نہ کرنے' مجرد زندگی بسر کرنے یا عرصہ تک پردیس میں رہنے یا جماع کا موقع نہ ملنے سے ہو جائے: (۱) کونیم (۲) فاسفورس-

☆ نامردی' عمر سن پرانی' بہت عرصہ سے نامردی: لائیکو پوڈیم-

☆ نامردی' کے ساتھ عضو سکڑا ہوا' چھوٹا اور ٹھنڈا : (۱) اگنس - لائیکو پوڈیم (۲) بریٹا کارب- سلفر (۳) بربرس- کیپسیکم +

☆ نامردی عضو ڈھیلا ہو جائے جب تحریک ہو' جماع کے لئے آمادہ ہو کر شروع کرنے لگے جب

(ا) کیلیڈیم +

☆ نامردی عضو کے یکایک ڈھیلا ہو جانے سے طعن و طنز اور شرمندگی ہونے (Stultify) سے
ارجنٹم نائٹریکم۔ کیمفر +

☆ ایستادگی (Erection) سست' آہستہ آہستہ دیر سے ایستادگی آئے: (ا) بریٹا کارب (۲)
سیلینیم۔ کلکیریا۔

☆ ایستادگی شاذ و نادر ہی آئے' عضو بہت کم ایستادہ ہو: (۲) نیو فریلیٹم (۳) آرسنکم۔
کاربونیم سلف۔ لائکو۔ مرک کار۔

☆ ایستادگی نامکمل' عضو پوری طرح سخت اور ایستادہ نہ ہو: (ا) اگنس۔ سلفر۔ سیپیا۔
کونیم۔ گریفائٹس۔ لائکو (۲) اگریکس۔ بریٹا کارب۔ پٹرولیم۔ سلینیم۔ فاسفورس۔
فاسفورک ایسڈ۔ کلکیریا۔ کوبالٹم۔ کیلیڈیم۔ کیمفر۔ نکس ماسکاٹا۔ نکس وامیکا۔ نیٹرم
فاس۔ نیٹرم کارب۔ نیٹرم میور۔ نیو فریلیٹم۔ ہیپر۔

☆ ایستادگی نامکمل' جماع کے دوران: (ا) سلفر۔ لائکو۔ گریفائٹس (۲) سیپیا۔ فارمیکا۔
فاسفورس۔ فاسفورک ایسڈ۔ کونیم۔ کیمفر۔ ہیپر +

کیس: ڈاکٹر جارج رائل لکھتے ہیں کہ ایک توانا صحت مند تاجر میں شادی کے چار ماہ بعد ایستادگی کی طاقت ختم ہو گئی۔ اس لئے وہ جماع نہ کر سکتا تھا۔ اس کو کونیم ۱۲X کے پانچ پانچ قطرے صبح دوپہر شام اور رات یعنی دن میں چار بار دیئے گئے اور اس کا یہ نقص دو ہفتوں کے اندر جاتا رہا اور ایستادگی دوبارہ بحال ہو گئی۔

۹۔ جنون الشہوت

(SATYRIASIS / SATYROMANIA / LAGNESIS)

یہ ایک نفسیاتی جنسی خرابی (Psycho-Sexual Disorder) ہے جس میں جماع کی نہ رکنے والی خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس مرض میں مریض شدید نرگسیت (Narcissism) اور احساسِ کمتری کے جذبات سے معمور ہو جاتا ہے اور اس میں جماع کی زبردست خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔ مردوں میں بعض جنسی بے راہرویاں مثلاً "جلق' اغلام' زنا'

بکثرت شراب نوشی وغیرہ کے سبب بھی یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔
بالکل ایسی ہی ایک خرابی عورتوں میں پیدا ہو جاتی ہے جسے زنانہ جنون الشہوت (Nymphomania) کہتے ہیں۔ عورت جماع کے فعل کے لئے بیتاب ہو جاتی ہے۔ شرم و حیا اور صبر و تحمل کا دامن اس کے ہاتھ سے چھوٹ جاتا ہے۔ بے حیائی کی حرکتیں کرنے لگتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ کسی گہری نفسیاتی خرابی کے سبب ہوتا ہے۔ بعض عورتوں میں حیض میں یکایک رکاوٹ' شراب نوشی' طوائفیت' انگشت زنی کی بدعادات بھی یہ مرض پیدا کر دیتی ہیں۔ مردانہ اور زنانہ جنون الشہوت کی مثالیں ہم نے اپنی کتاب " نفسیاتی بیماریاں اور ان کا علاج" میں درج کی ہوئی ہیں' ان کا مطالعہ کر لیں۔

علاج:

☆ شدید شہوانی جوش (violent Orgasm) : (۱) انتھرم۔ بگرک ایسڈ۔ پلاٹینا۔ ٹوریکولینم ۔ زنکم۔ سلیشیا ۔ فاسفورس۔ کنابس انڈیکا۔ کینتھرس (۲) اناکارڈیم۔ بیوفو۔ ٹرنٹولا۔ سٹراموینم۔ فلورک ایسڈ۔ کالی بروم۔ گریفائیٹس۔ لیکے سس۔ نیٹرم ہائپو کلوروسم۔ ہائیڈروفوبینم (لائی سین) (۳) آرنیکا۔ اموینم کارب۔ انٹم کروڈ۔ ایکونائٹ۔ سٹانم۔ سلفر۔ کوپے وا۔ گریشی اولا۔ مائی گیل ۔ ماسکس (مشک) مرک۔

☆ شہوانی جنون (Satyriasis/Violent Sexual Mania): (۱) فاسفورس (۲) ٹرنٹولا۔

☆ شہوانی جنون جس کے ساتھ کانپے' کپکپی اور لرزہ ساطاری ہو جائے : (۱) پلاٹینا (۳) موینم کارب۔ گریفائیٹس +

عورتوں میں جنون (دیکھئے۔ اس کتاب کی جلد دوم میں امراض زنانہ کے تحت)

۱۰- جلق- خود لذتی- مشت زنی

(MUSTURBATION/ONANISM)

یہ کوئی مرض تو نہیں' البتہ نوجوانوں' خصوصاً" کنواروں اور رنڈووں کی ایک بے رہروی (Perversion) یا جنسی برائی ہے۔ جس میں دنیا بھر کے تقریباً" ۹۰ فیصد مرد اور ۶۵ فیصد

عورتیں اپنی عمر کے کسی نہ کسی حصہ میں مبتلا ہو جایا کرتی ہیں۔ (دیگر جنسی گمراہیوں کا ذکر ہماری کتاب "نفسیاتی بیماریاں اور ان کا علاج" میں دیا گیا ہے۔ یہاں ان کو دہرانا وقت کے ضیاع کے مترادف ہو گا)

جلق یا مشت زنی میں ہاتھ کے ذریعے منی کو خارج کر دیا جاتا ہے۔ منی کو باہر خارج کرنے کی ایک اور صورت جماع کے دوران عزل (Coitus Interruptus) ہے۔ ان ہر دو صورتوں کو جن میں منی مہبل سے باہر خارج ہوتی ہے۔ اصطلاحاً "(Onanism) کہتے ہیں۔

مجلوق لڑکوں میں زیادہ تر تعداد ان لڑکوں کی ہوتی ہے جو زیادہ جذباتی' زیادہ حساس' زیادہ ہوش مند اور زیادہ صحت مند ہوتے ہیں یا جن پر کسی طرح کا بوجھ یا ذمہ داری نہیں ہوتی۔ جن کو زیادہ آزادی میسر ہوتی ہے جن کو آرام و آسائش کے مواقع زیادہ حاصل ہوتے ہیں اور جدید ماحول میں شتر بے مہار کی طرح رہتے ہیں۔ علاوہ ازیں ان کو کوئی جنسی تعلیم و تربیت بھی حاصل نہیں ہوتی۔ عموماً" وہ جلق کی عادت کا بُری طرح شکار ہو جاتے ہیں۔ اس کے برعکس جسمانی و ذہنی طور پر کمزور' مطالعہ کے شوقین اور مذہبی نیک ماحول کے پروردہ نوجوان یا جو بچپن سے ہی مذہب پرست اور صاف ستھرا رہنے والے ہوں۔ ان کو جلق کی عادت نہیں ہوتی یا بہت کم ہوتی ہے۔

ماہرین کا خیال ہے کہ جلق ایک عام فعل ہے جسے کرنے سے نوجوان جنسی تناؤ یا شہوانی جوش و خروش سے نجات حاصل کرنے کی راہ ڈھونڈتے ہیں۔ جنسی لذت حاصل کرنے کے لئے جب حد اعتدال سے یہ فعل بڑھ جائے اور عادت بن جائے تو اس کا اثر ذہنی و جسمانی صحت پر پڑتا ہے۔ بار بار اس فعل کے سبب کمزوری' ذہنی انتشار (ٹمنشن) اور احساسِ جرم یا احساسِ کمتری پیدا ہو جاتا ہے اور یہ چیزیں کامیاب زندگی کی شاہراہ پر رکاوٹ ثابت ہو سکتی ہیں۔ عضو کے لچکیلے ریشے کمزور ہو کر ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ الیستادگی کمزور ہوتی ہے۔ حشفہ زُود حس اور جنسی غدد میں خلل واقع ہو جاتا ہے۔ جس سے سرعتِ انزال اور احتلام کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔

جلق کے بارے میں اشتہاری خود ساختہ ماہرین جنسیات اور نیم حکیموں کے غلط اور گمراہ کُن پروپیگنڈا پر کبھی یقین نہیں کرنا چاہئے۔ یہ لوگ معصوم زندگیوں سے کھیلتے ہیں اور ان کا مقصد صرف مضر صحت طاقت کی دوائیں فروخت کر کے دولت کمانا اور اپنی جعلی دکان کو چمکانا ہوتا ہے۔

اس بد عادت کے بد اثرات سے رہائی پانے کے لئے ہومیو پیتھک طریقہ علاج میں بہت اکسیر ادویہ شامل ہیں۔ ان کو استعمال کرنا چاہئے۔ عضوِ تناسل پر خارجی طور پر تازے ٹھنڈے پانی کی

دھار کچھ بلندی سے ڈالنی چاہئے۔ یہ اکثر بہت بہتر ثابت ہوتا ہے اور اگر یہ اعضا بالکل تباہ ہو چکے ہوں تو زیتون یا تلوں کے ایک اونس تیل میں آرنیکا مدر ٹنکچر ۳۰ قطرے، کینتھرس مدر ٹنکچر ۳۰ قطرے اور کیلنڈولہ مدر ٹنکچر ۳ قطرے شامل کر کے حل کر لیں اور اس کو بطور طلا عضو پر رات کے وقت اور صبح کو لگائیں۔ یہ خرابی کو جلد دُور کرنے میں مددگار ہوتا ہے۔

علاج : جلق کی ریپرٹری :

☆ جلق یا مشت زنی کی رغبت: (۱) انفترم۔ اور یجینم - یوفو۔ پلاٹینا۔ سٹافی سیگریا۔ لیکے سس (۲) اسٹلیگو - ٹوبر کولینم - سٹراموینم۔ فاسفورس۔ فاسفورک ایسڈ - نکس وامیکا (۳) اگنس - امبرا۔ پکرک ایسڈ۔ پلساٹیلا۔ تھوجا۔ ٹرنٹولا۔ چائنا۔ سلفر۔ سکیل کار۔ کلکیریا۔ کوکا۔ کوکولس۔ مرک۔ نیٹرم میور۔ ہائیوسس۔

☆ مشت زنی کے لئے تنہائی کی تلاش کرے: (۲) یوفو (۳) اسٹلیگو -

☆ کثرتِ جماع کے بعد جلق کی رغبت ہو: کاربوورج۔

☆ سوتے وقت نیند کے دوران جلق کی رغبت ہو: (۲) پلاٹینا (۳) تھوجا۔ کاربوورج۔ کیمفر -

☆ مشت زنی / جلق (Onanism) کے بعد مرگی کا دورہ پڑے: (۱) پلاٹینا (۲) یوفو۔ سلفر۔ لیکے سس - کلکیریا (۳) ایپس - پلمبم - ڈیجی ٹیلس۔ سٹافی سیگریا۔ سٹراموینم۔ سلیشیا۔ سیپیا۔ کالی بروم۔ کیلیڈیم۔ ناجا۔ نکس وامیکا۔

☆ جلق سے جسم میں رعشہ (Chorea) پیدا ہو جائے: (۲) کلکیریا۔ چائنا۔

☆ جلق یا مشت زنی (Onanism) سے تکلیفات پیدا ہو جائیں: (۱) ورجینیم - جلسی میم۔ چائنا۔ سٹافی سیگریا۔ سلفر۔ سیپیا۔ سلینیم - فاسفورک ایسڈ۔ کاکولس۔ کلکیریا۔ کونیم۔ نیٹرم فاس (۲) آئیوڈیم۔ ارجنٹم مٹ۔ امبرا۔ یوفو۔ پلساٹیلا۔ ڈیجی ٹیلس - سپائی جیلیا - فاسفورس۔ کاربوورج۔ کالی فاس۔ لائکو۔ مرک۔ مرک کار۔ مگنیشیا فاس۔ نکس وامیکا۔ نیٹرم میور۔ ہائیوسس (۳) آرسنکم۔ اگریکس۔ اناکارڈیم۔ انٹم کروڈ۔ ایلومینا۔ بووسٹا۔ پٹرولیم۔ پلمبم - سکوٹیلا۔ سلیشیا - کالی کارب۔ کلکیریا سلف۔ کیلیڈیم۔ مشک (ماسکس) نکس ماسکاٹا۔ نیٹرم کارب۔

☆ کثرتِ جلق و جماع وغیرہ سے پاگل پن (دیوانگی۔ Insanity) لاحق ہو جائے: (۲)

کاکولس-ہائیوسس (۳) بیوفو+

☆ جلق' مشت زنی سے غمگینی اداسی افسردگی (Sadness / Depression) چھا جائے: (۱) فاسفورک ایسڈ (۲) پلاٹینا-کونیم-نیٹرم میور (۳) اگریکس - جلسی میم-سارسپریلا-سٹافی سیگریا-سلیشیا - سلفر-کاکولس-کیلیڈنیم-نکس وامیکا-نیٹرم فاس-بے میلس +

☆ جلق (Onanism) کے بعد بد اثرات' لاپرواہی اور مردہ دلی (Apathy / Indifferance) پیدا ہو جائے: (۱) سٹافی سیگریا+

☆ سر درد ہو' جلق (Onanism) کے بعد: (۲) چائنا-سٹافی سیگریا-سیپیا-کلکیریا-کونیم (۳) پلساٹیلا-سپائی جیلیا - سلفر-فاسفورس-کاربوو ج-لائکو-مرک-نکس وامیکا-نیٹرم میور-

☆ پیشاب خود بخود بلاارادہ نکل جائے' مجلوق عادی نوجوانوں میں: سیپیا-

☆ غدہ مذی (Prostate Gland) میں تکلیفات پیدا ہو جائیں 'جلق کے بعد: ٹرنٹولا-

☆ دل تیز دھڑکے (Palpitation) جلق کے بعد: (۲) ڈیجی ٹیلس - فاسفورک ایسڈ-فیرم مٹ+

۱۱- مردانہ بانجھ پن (MALE INFERTILITY)

زنانہ و مردانہ بانجھ پن کی مکمل تفصیل اس کتاب "جنسی بیماریوں" کی جلد دوم میں "بانجھ پن" کے تحت دی گئی ہے-وہاں دیکھ لیں-اس کے اسباب اور علاج یہاں درج کئے جارہے ہیں-

۱- نامردی (Inpotance) : جو (الف) عضو تناسل میں نقائص (Malformations) یا عضو کی عدم موجودگی (ہیجڑا پن - Eunuchism) کے باعث اور (ب) نفسیاتی وجوہ (Psychic Causes) کے باعث ہوتی ہے-

۲- منی کے کیڑوں کا نہ بننا یا بہت کم بننا (Oligospermia OR Aspermia) : جب خصیے چھوٹے اور ان کے ریشے چھوٹے ہوں یا خصیے نرم ہوں یعنی جزوی طور پر کمزور اور سوکھے (Atrophic) ہوئے ہوں تو جرثومے نہیں بنتے یا کم بنتے ہیں- خصیوں کا چھوٹا ہونا یا سوکھ جانا اکثر ایک چوتھائی مریضوں میں گلسوؤں (Mumps)

کے زہر کے خصیوں میں منتقل ہونے' استسقائے خصیہ (ہائیڈروسیل)' متقل خصیہ کے مرض (خصیہ کا فوطہ میں نہ اترنا۔ Cryptorchism)' عکس ریز (X-rays) کے زیادہ لگ جانے سے اور کبھی کبھی دونوں خصیوں اور اغدیوس میں ورم کے نتیجے میں واقع ہوتا ہے۔ اور منی کے کیڑے مردہ ہو جاتے ہیں یا نہیں ہوتے یا جرثومے مطلوبہ مقدار سے کم ہوتے ہیں۔ آج کل نوجوان موہوم ضعف باہ کے علاج کے لئے ٹیسٹو سیٹرون ہارمون کے ایلو پیتھک ٹیکے لگوانے کے لئے سرگرداں رہتے ہیں۔ اس ٹیکے کے مضر اثرات ہوتے ہیں۔ منی میں جرثومے ختم ہو جاتے ہیں یا بہت کم رہ جاتے ہیں اور مریض بانجھ ہو جاتا ہے۔

۲۔ منی کی رسد میں نقص (Aspermia due to Faulty Sperm-Conducing Mechanism): مثلاً (i) پیشاب کی نالی تائیزہ میں ناسور (فیسچولا) ہونا۔ (ii) تائیزہ کا بہت تنگ (Tight Stricture) ہو جانا۔ (iii) دونوں مشترکہ انزالی نالیوں (Common Ejaculatory Ducts) یا قناتِ منویہ (Vasa Deferentia) کا مندمل زخم (Scar) سے بند ہو جانا۔ جس سے منی مباشرت کے دوران مہبل میں خارج نہیں ہوتی اور بانجھ پن کا سبب ہوتا ہے۔ (iv) ۱۵ فیصد بانجھ مردوں میں بانجھ پن سوزاک کی وجہ سے ہوتا ہے۔

(ب) نفسیاتی وجوہ میں شادی کا خوف' عورت سے نفرت' بیوی کا بدصورت ہونا' ذہنی الجھنیں اور کشاکش وغیرہ شامل ہیں۔ (نیز دیکھئے "زنانہ بانجھ پن" جنسی بیماریاں زنانہ جلد دوم میں)

علاج:

☆ نامردی کے سبب مردانہ بانجھ پن: (ا) اگنس کاسٹس۔ بریٹا کارب۔ چائنا۔ سلفر۔ سیپیا۔ سیلینیئم۔ فاسفورس۔ کلکیریا۔ کلکیریا سلف۔ کیلیڈیم۔ لائکو۔ میڈورینم۔ نکس وامیکا۔

☆ آتشک کے ساتھ نامردی کی وجہ سے بانجھ پن: مرک سال۔

☆ خصیوں میں سردی لگنے سے یا مرض شوگر کے باعث نامردی کے سبب بانجھ پن: ماسکس (مشک)

☆ سوزاک کے بعد نامردی سے: (ا) ایگرڈاسٹس (۲) اگنس ۔ تھوجا۔

منی پانی کی طرح پتلی ہو جب: نیٹرم فاس۔

☆ خصیوں کے سوکھ کر چھوٹے ہو جانے سے: (۱) کالی آیڈ (۲) آئیوڈیم اورم۔ جلسی

☆ میم۔ کاربوانیمی۔ کیپسیکم۔ لائی سین۔

☆ منی کے کیڑے مردہ ہوں یا نہ بنے ہوں (Azoospermism): آئیوڈیم۔ چائنم سلف۔ ڈمیانہ۔ سٹرکینم۔ کونیم۔

☆ سرعت انزال کے سبب: (۱) سلفر۔ سلینیئم۔ کیلیڈیم۔

☆ منی کی نالیوں کے سخت اور بند ہو جانے کے سبب: (۲) سفلینیئم۔ فاسفورک ایسڈ۔

☆ شہوانی جوش و تحریک کے بعد منی کی نالیوں کے سوج کر بند ہونے کے باعث: (۲) سارسپریلا۔

☆ موٹے آدمیوں میں شہوت مفقود ہونے کے سبب: (۱) کالی بائی۔

☆ منی کی نالیوں میں دق ہو جانے سے: (۱) پلساٹیلا۔ سپونجیا۔ سلیشیا۔

☆ شادی کا خوف ہو: لیکے سس۔ پلساٹیلا (CM طاقت میں ہر ہفتے دیں)

☆ عورت سے نفرت: پلساٹیلا۔

تفصیلات ادویہ (مردانہ بانجھ پن):

اگنس کاسٹس ۲۰۰ : مریض دموی مزاج، غیر حاضر دماغ اور لاپرواہ ہوتا ہے۔ پرانا پاپی جو مدت سے عیاشی میں پھنسا رہا ہو۔ سوزاک کے دب جانے کے بد نتائج، سوزاک کے بار بار دردوں سے بانجھ پن یا مکمل نامردی پیدا ہو چکی ہو۔ آلات تناسل ڈھیلے ڈھالے، چھوٹے اور سرد۔ نہ خواہش جماع ہو نہ طاقتِ عمل (سلینیئم۔ کیلیڈیم)

بریٹا کارب ۲۰۰ : غدہ مثانہ (پراسٹیٹ گلینڈ) یا خصیے سخت ہوں اور موٹے ضخیم ہو جائیں۔ مریض دماغی و جسمانی ہر دو طور پر کمزور ہو۔

چائنا ۲۰۰ : مریض بے حد کمزور۔ رطوبات زندگی خصوصاً" خون کے ضائع ہو جانے سے بے حد کمزوری، لرزہ، محنت سے نفرت اور چھونے سے ذکی الحس، ہوا کے جھونکوں سے ذکی

الحسی ' تمام کے تمام نظام عصبی میں حد درجہ ذکی الحسی -

سلفر ۲۰۰ : بانجھ پن۔ مریض عموماً دبلا پتلا' عصبی المزاج' سورک یعنی سورا کے مزاج والا' میلا کچیلا' تمام جسم میں مسلسل گرمی' آگ کی لہروں کی طرح جلن' دن کو پاؤں ٹھنڈے' رات کو تلوے اس قدر جلیں کہ پاؤں رکھنے کے لئے ٹھنڈی جگہ تلاش کرے (سنگونیریا۔ سیپی کولا) بستر سے پاؤں نکال باہر رکھے' ان کو ٹھنڈا کرنے کے لئے (میڈورینم) رات کو پنڈلیوں اور تلوؤں میں اینٹھن ہو۔ سرعتِ انزال' دخول سے قبل یا دخول کے فوراً بعد انزال ہو جائے جس سے حمل قرار نہ پائے۔

سیپیا ۲۰۰ : بانجھ پن مردانہ' حرارتِ غریزی کی کمی ہو۔ لالچی اور کنجوس قسم کا آدمی (لائکو) مزمن سوزاکی قطرہ (گلیٹ) قرحہ' زردی مائل جس سے کپڑے پر داغ پڑ جائے' پیشاب کی نالی کا منہ (احلیل) سوزاکی قطرہ سے صبح کو چپک جائے۔ اعضائے تناسل بہت کمزور اور تھکے ماندے۔

سیلینیئم ۲۰۰ : بانجھ پن نامردی کے ساتھ اور جنسی خواہش کے ہمراہ۔ خیالات شہوانی لیکن عملی طور پر نامردی (یکایک نامردی ہو جائے تو کلوریلم) ایستادگی مفقود' کمزور یا ایستادگی آہستہ آہستہ آئے۔ نامکمل ہو اور بہت جلد انزال ہو جائے۔ انزال کے ساتھ سرسراہٹ (شہوانی لہر۔ Thrill) بہت دیر تک قائم رہے۔ اکثر منی اور مذی خود بخود بیٹھی ہوئی حالت میں' پاخانے کے دوران اور نیند کے دوران قطرہ قطرہ گرے یا رسا کرے۔ قرحہ (کیلیڈیم) سرعتِ انزال کے باعث بانجھ پن ہو۔

فاسفورس ۲۰۰ : یہ دبلے پتلے' سرو قد' خوبصورت نفیس جلد والے' لمبی نازک پلکوں والے' سرخ حنائی بالوں والے اور تیز فہم کے مالک لوگوں کی عمدہ دوا ہے۔ بے حد کمزوری' نقاہت اعصابی کمزوری اور لرزہ (کپکپی) کے ساتھ' رطوبات زندگی کے ضیاع سے کمزوری و تھکن۔

کلکیریا سلف ۲۰۰ : مزمن آتشک کے سبب بانجھ پن' یا سوزاک کا پیپ دار درجہ میں۔ جریان منی کے ساتھ نامردی جس سے بانجھ پن ہو یا غدہ مثانہ (پراسٹیٹ گلینڈ) میں دنبل پیدا ہو کر پک جائے اور پیپ پیدا ہو جائے۔

کیلیڈیم ۲۰۰ : بانجھ پن جو دماغی افسردگی (ڈپریشن) کے ساتھ نامردی کی وجہ سے ہو' جنسی

خواہش کے ساتھ عضو ڈھیلا' کمزور' جب جماع کے لئے تحریک اور جوش ہو تو یکایک عضو ڈھیلا ہو جائے جس سے بہت شرمندگی محسوس کرے اور بانجھ پن کی صورت ہو یعنی حمل قرار نہ پا سکے یا سرعتِ انزال کے سبب بانجھ پن ہو۔

لائیکو پوڈیم ۲۰۰ : بانجھ پن نامردی کے ساتھ۔ نامردی جلق کے سبب یا کثرتِ جماع کے باعث اور عضو تناسل چھوٹا' مرجھایا ہوا' ٹھنڈا ہو کر رہ گیا ہو۔ سرعت انزال' انزال قبل از وقت' جلد دلیز پر ہو جائے (دخول سے قبل انزال ہو جائے تو سلفر) معمر اور بڑی عمر کے یا دوسری شادی والے مرد کو بے حد خواہشِ جماع ہو مگر استادگیاں نامکمل ہوں۔ کبھی مریض جماع کے دوران سو جائے۔

میڈورینم ۲۰۰ : دبے ہوئے یا غلط علاج شدہ سوزاک کے بداثرات سے پیدا شدہ جسمانی اور دماغی امراض۔ تمام جسم میں اندرونی طور پر لرزہ یا کپکپی۔ بے حد اعصابیت' گھبراہٹ' بے حد تھکاوٹ اور کمزوری' ضعف اور ناتوانی' جلد ٹھنڈی تاہم کپڑے اتار پھینکے' ہر وقت پنکھا کرنے کی خواہش۔

نکس وامیکا ۲۰۰ : عیاشی اور رنگ رلیوں کے بدنتائج' عیاشی اور شراب نوشی' منشیات' ادویات' تمباکو' تیز مصالحے دار غذا اور بسیار خوری سے تباہ شدہ' بے حد ذکی الحس۔

آئیوڈیم ۲۰۰ - IM : یہ ان بانجھ مردوں کی دوا ہے جن میں جنسی خواہش بہت ہو۔ شدید اور مسلسل ایستادگی آئے۔ جن کے خصیے سوکھ کر چھوٹے' سخت اور دردناک ہوں۔ اچھا کھانے پینے کے باوجود مریض مسلسل لاغر اور کمزور ہوتا جائے۔ خصیے چھوٹے اور بے عمل ہونے کے سبب بانجھ پن ہو۔

اورم مٹ ۲۰۰ : دبلے پتلے' لاغر اور غیر نشوونما یافتہ نوجوان' پست حوصلہ اور مردہ دل۔ جن کے خصیے چھوٹے چھوٹے غیر نشوونما یافتہ ہوں یا فوطہ میں نہ اترے ہوں۔ فوطہ بغیر خصیوں کی نشوونما کے محض لٹکی ہوئی دھجی معلوم ہو یا پارے کے بے جا استعمال اور آتشک کے بد اثرات کا شکار ہوں۔ خصیوں میں منی نہ بنے جس سے بانجھ ہو جائے۔

پلساٹیلا ۲۰۰ : حلیم الطبع' شریف اور بزدل بہت شرمیلا نوجوان' عورتوں سے خوف اور نفرت ہو۔ شادی کرنے سے ڈرے۔ کن پیڑوں کا زہر خصیوں میں منتقل ہو جائے۔ خصیے متورم ہوں۔ جس سے منی ناقص ہو یا نہ بنے اور بانجھ پن کی صورت ہو یا منی کی نالیوں کو دق (T.B) کا مرض ہو جائے۔

تھوجا ۲۰۰ : مریض آبی مزاج' جو رطوبت یا مرطب موسم برداشت نہ کر سکیں۔ جن میں سائیکوسس (سوزاکی عفونت) موجود ہو' جس سے تکلیفات پیدا ہوتی ہوں۔ سوزاک کے دب جانے یا اس کے غلط علاج سے (میڈورینم) یا چیچک کے ٹیکہ کے بداثرات سے پیدا شدہ تکلیفات (انٹم ٹارٹ۔ سلیشیا) کے شکار انسان' سوزاک دب جانے کے بعد بائی اور نقرس کے درد' غدہ مثانہ (پراسٹیٹ گلینڈ) میں ورم' نامردی سوزاک' فلطا جیسے (کنڈائی لوماٹا) اور دیگر بہت سی مزاجی تکلیفات پیدا ہو جائیں۔ سوزاک (سائیکوسس) کے سبب بانجھ پن ہو۔

جلسی میم ۲۰۰ : مریض غصیلا' چڑچڑا' ذکی الحس' مجلوق مرد کی اعصابی تکلیفات' ڈر' خوف' سنسنی خیز خبروں اور اچانک جذبات کے بداثرات کا شکار' عضلات میں توازن اور ہم آہنگی نہ رہے۔ بانجھ پن تمباکو نوشی سے واقع ہوا ہو۔

چائنینم سلف Q تا ۲۰۰ : بانجھ پن۔ منی میں کیڑے مفقود ہوں اور نفسانی خواہش (شہوت) میں کمی ہو یا شہوت دب گئی ہو۔

ڈمیانہ Q تا ۲۰۰ : مزمن مذی رستی رہے۔ نامردی' ضعف باہ' جنسی کمزوری' منی میں کیڑے موجود نہ ہونے کی وجہ سے مرد بانجھ ہو اور اس کی بیوی کو حمل قرار نہ پائے۔ منی کے کیڑے بنانے اور زندہ رکھنے کے لئے یہ اعلیٰ دوا ہے۔ مدر ٹنکچر ۵ قطرے دن میں تین بار مسلسل کئی ہفتے جاری رکھیں۔ لکھا ہے کہ پرانے زمانے میں مویشی جانوروں کی نسل رانی کے لئے سانڈ بیل اور گھوڑوں وغیرہ کو تولید منی بڑھانے کے لئے یہ پودا کھلایا جاتا تھا۔

سارسپریلا ۲۰۰ : سوزاک جو پارے کے استعمال سے دب گیا ہو۔ یا جو مرطوب سرد موسم میں رک جائے۔ اور اسے سے بائی کے درد شروع ہو جائیں۔ آلات تناسل میں ناقابل برداشت

تک پتلا پانی کی طرح پتلی منی کے احتلام ہوں - خون آمیز منی کا انزال' سوزاکی بانجھ پن' تیز شہوانی جوش و تحریک کے بعد منی کی نالیوں کے سوج کر بند ہو جانے کے سبب بانجھ پن ہو۔

پیونیا ۲۰۰ : بانجھ پن' سوزاک کے دب جانے کے بعد یا ورم خصیہ کے غلط علاج کے بعد۔ منی کی نالی میں دق کا ورم اور درد۔ خصیے متورم جن میں چوٹ لگنے کا سا درد ہو۔ جیسے کسی نے خصیوں کو پکڑ کر بھینچ دیا ہو۔ خصیوں میں ورم سے منی نہ بنے اور بانجھ پن ہو جائے۔

سٹرکینم ۲۰۰ : منی میں کیڑے موجود نہ ہوں۔ جنسی خواہش بہت زیادہ ہو یا خصیوں میں سوجن کے سبب بانجھ پن ہو۔

سفلینم CM-I M : جسم میں آتشک تکلیفات یا سفلس کی خلط (سفلیٹک میازم) کے سبب بانجھ پن' جب بہترین منتخب شدہ ادویہ بھی آتشک تکلیفات کو فائدہ نہ دیں۔ منی کی نالیوں کے سخت اور بند ہو جانے کے سبب بانجھ پن ہو جائے۔

سلیشیا ۲۰۰ : مریض میں حرارت غریزی کی کمی ہو' ہمیشہ سخت سردی محسوس کرے' سخت محنت اور ورزش کے دوران بھی جسمانی حرارت نہ بڑھے (لیڈم - سیپیا) بے حد تھکاوٹ اور کمزوری محسوس کرے اور لیٹ جانا چاہے۔ اعصابی کمزوری کے سبب بانجھ پن یا منی کی نالیوں میں دق (ٹی بی) کے باعث بانجھ پن۔

فاسفورک ایسڈ ۳۰ : رطوبات زندگی ضائع ہو جانے کے بعد بے حد کمزور' بے ذوق اور لاپرواہ' بے توجہ' چہرہ بیماروں جیسا فق پیلا' آنکھیں ڈوبی ہوئی اور آنکھوں کے گرد نیلے یا کالے حلقے' کثرت جلق و جماع' احتلام جریان انزال سے یعنی مریض اپنی بد اعمالیوں کے سبب بہت پریشان ہو' اعصابی کمزوری' مکمل لاپرواہی اور غنودگی کا شکار ہو۔ منی کی نالیوں کے سخت اور بند ہونے کی وجہ سے بانجھ پن ہو جائے۔

کاربو ویج ۲۰۰ : مریض کا دوران خون کمزور ہو یا رک جائے اور جسم میں حرارت غریزی بہت کم ہو جائے۔ مردنی چھا جائے' چہرہ نیلا ہو (انٹم ٹارٹ - کاربو ویج) خصوصاً" بوڑھے آدمیوں میں' رخسار نیلے' ہونٹ نیلے اور بے حد کمزوری ہو۔

کالی بائی ۲۰۰ : موٹے' بھاری بھرکم' ہلکے بالوں والے انسان جو نزلاوی' آتشکی یا سورای بیماریوں کا شکار رہتے ہوں۔ موٹے اور بھاری بھرکم آدمیوں میں شہوت یا خواہش جماع نہ رہے یعنی بانجھ پن ہو۔ خصیے سوکھ کر چھوٹے ہو جانے سے نامردی اور بانجھ پن۔

کالی آیڈ ۲۰۰ : جب خصیے سوکھ کر چھوٹے چھوٹے ہو گئے ہوں تو یہ سرتاج دوا ہے۔ آتشک کے سبب خصیے نشوونما نہ پائیں۔ چھوٹے اور بے عمل ہو کر رہ جائیں۔

کونیم ۲۰۰ اور اونچی طاقتیں : بانجھ پن۔ منی میں کیڑے موجود نہ ہوں اور ساتھ نامردی ہو۔ استادگی بالکل نامکمل یا استادگی بالکل نہ ہو۔ مباشرت کی طاقت نہ ہو۔ عورت کی موجودگی میں محض دیکھنے یا بوس و کنار سے انزال ہو جائے اور بانجھ پن پر منتج ہو۔

کیپسیکم ۲۰۰ : بلغمی مزاج 'اثرِ منعکسہ کی کمی خصوصاً" موٹے آدمیوں میں جو جلد تھک کر چور ہو جائیں۔ سست اور کاہل ہر قسم کی محنت سے ڈریں۔ ان کے خصیے سوکھ کر چھوٹے اور بے عمل ہو جائیں۔ جس سے بانجھ پن کا شاخسانہ ہو۔

لائی سین (ہائیڈرو فوبینم) ۲۰۰ : شہوت یا خواہش جماع کی زیادتی سے پیدا شدہ تکلیفات (خواہش جماع کو روکنے سے تکلیفات ہوں تو کونیم) خصیے سوکھ کر چھوٹے ہو جائیں' جن میں منی نہ بنے اور بانجھ پن پیدا ہو جائے۔

لیکے سس ۲۰۰ : پرانے غم' ڈر' خوف' پریشانی' حسد' ناکام محبت اور جلق کی عادت سے تکلیفات پیدا ہوں۔ مزاج میں غمگینی (ڈپریشن) ہو' پست حوصلگی اور آرام طلبی کی عادت ہو۔ شادی کا خوف (فوبیا) طاری ہو۔ (سی ایم طاقت میں دیں)

ماسکس ۲۰۰ : شدید شہوت' از خود انزال ہو جائے یا مرض شوگر (ذیابیطس) کے ساتھ نامردی کا شکار ہو (کوکا) قبل از وقت بڑھاپا چھا جائے یعنی نامردی اور بانجھ پن پیدا ہو جائے۔ مباشرت کے بعد متلی اور قے ہونے لگے۔ خصیوں میں سردی لگ جائے۔

مرک سال ۲۰۰ : رطوبات کے دب جانے کے بعد خصوصاً" سورا کے مریضوں میں اعصابی

تکلیفات اور بانجھ پن سوزاک یا آتشک کے سبب نامردی ہونے کی وجہ سے ہو۔

نیٹرم فاس CM/IM/۲۰۰ : منی پانی کی طرح پتلی جس سے حمل قرار نہ پائے۔ نیند میں رات کو بغیر خواب کے کئی کئی بار احتلام ہو جایا کرے۔ احتلام کے بعد کمزوری اور کپکپی سی ہو' ضعف باہ' نامردی' منی کے کیڑے مردہ ہو جائیں یا منی میں کیڑے نہ ہوں (Azoospermism) مردانہ بانجھ پن' مریض اولاد پیدا نہ کر سکے۔ مریض کا عموماً" معدہ خراب ہوتا ہے' اس میں کھٹاس اور تیزابیت اور زبان کی جڑ پر نمناک سنہری زرد میل کی تہہ جمی ہوتی ہے۔ ڈاکٹر کیٹ اونچی طاقت میں یہ دوا دینے کی سفارش کرتے ہیں۔ منی میں تیزابی مادے کی زیادتی کے باعث جرثومے مر جائیں۔

ہائیڈراسٹس ۲۰۰ : بیمار اور تباہ شدہ لوگ جن میں ہاضمہ اور جگر کی خرابیاں نمایاں ہوں یا جن کی صحت شراب خانہ خراب کے زیادہ استعمال سے تباہ و برباد ہو چکی ہو' کمزور شدہ مرد جن کے جسم سے لیسدار رطوبات خارج ہوتی ہوں۔ یعنی ناک سے بلغم' بہبل سے لیکوریا' حلق کا نزلہ وغیرہ گاڑھا' ناروار' لیسدار زرد رنگ کا خارج ہو۔ سوزاک کے بعد نامردی پیدا ہونے سے بانجھ پن ہو۔

۱۲۔ خصی کرنا۔ آختگی - CASTRATION

ORCHIDECTOMY - مردانہ OOPHORECTOMY - زنانہ

اس سے مراد مرد کے ایک یا دونوں خصیے (Testes) اور عورتوں کے ایک یا دونوں خصیۃ الرحم (Ovaries) کو آپریشن کے ذریعے نکال دینا ہے جس کے نتیجے میں دروں افرازی غدود کے ہارمونز (Endorine Hormones) یعنی ٹیسٹو سٹیرون اور ایسٹروجن بھی کی ہو جاتی ہے۔ آختگی دنیا کے قدیم ترین آپریشنوں میں سے ایک ہے۔ جو زمانۂ قدیم کے آغاز سے ہی معلوم تھا۔ غیرملکی قیدیوں کو خصی کر دیا جاتا تھا تاکہ وہ اس نسل کے لوگوں سے شادی کرنے سے باز رہ سکیں۔ کبھی آختگی کو مذہبی رسم کے طور پر تارک الدنیا راہب اور سادھو لوگ بروئے کار لاتے تاکہ شہوت یا جنسی خواہش ختم ہو جائے اور زہد و ریاضت کی زندگی آسانی سے بسر ہو جائے۔ اس طرح اپنے آپ کو ہیجڑا بنا لینے والوں میں سے اورجن اور سینٹ فرانکس (Origen & St. Francis) تھے۔

تاریخ کے مختلف ادوار میں لڑکوں کو ہیجڑا (Eunuchs) بنانے کے لئے خصی کر دیا جاتا تھا۔ بعد میں گرجا میں پنچم میں بلند ترین زنانہ آواز (Sopranos) میں بھجن گانے والے طائفہ کے نوجوان مردوں کو خصی کر دیا جاتا تھا تاکہ ان کی آواز تبدیل نہ ہو اور عورتوں کی آواز کی طرح سریلی رہے۔ خصی مرد (Castrati) اٹلی کے سترھویں اور اٹھارویں صدی کے ڈرامہ گھروں (Opera Houses) میں بہت مشہور تھے۔

آختگی چوٹوں یا خصیوں کے مرض کے کیسوں میں میڈیکل سرجری کے لئے بھی بہت اہم ہے۔ خصی مرد کو ہمیشہ ادنیٰ یا گھٹیا ہی نہیں سمجھا گیا بلکہ قدیم ایران میں ایسے مرد کو بے حد عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا اور ان کو عدالتوں میں اہم اور اعلیٰ ملازمت پر فائز کیا جاتا تھا۔

آختگی کو اگرچہ ہر دور میں بروئے کار لایا گیا تاہم جب قبل از بلوغت لڑکوں کو خصی کیا جاتا ہے تو بہت دور رس اثرات مرتب ہو جاتے ہیں۔ جوانی آنے کے بعد خصیوں کو نکال دیا جائے تو کوئی زیادہ علامات واقع نہیں ہوتیں کیونکہ خصیوں کی مکمل نشوونما ہو چکی ہوتی ہے۔ چوٹ' سوزش یا جراحت کے سبب اگر خصیوں کے افعال کو شروع ہی میں ضائع کر دیا جائے تو بعض قیمتی خصوصیات رونما ہو جاتی ہیں۔

جوانی سے قبل خصی لڑکوں کی چھاتی کبھی تنگ رہ جاتی ہے۔ خصی شدہ مرد زنانہ مزاج (Effeminate)' شرمیلا (Shy)' حلیم الطبع' شریف (Gentle)' ٹھنڈے دل و دماغ والا متحمل مزاج (Placid) اور لچک دار رویہ کا مالک' جس میں اکھڑپن نہ ہو' بن جاتا ہے۔ اس کی آواز صاف اور سریلی ہوتی ہے۔ اس کے سر پر خوبصورت بال یا حسین زلفیں تو ہوتی ہیں مگر اس کے چہرے پر داڑھی مونچھ' بغلوں میں بال اور زیر ناف پیڑو پر موہائے زہار نہیں اگتے۔ جسم موٹا اور گداز ہوتا ہے۔ خصوصاً کولہوں اور چوتڑوں پر چربی کی تہیں عورتوں کی طرح عام ہوتی ہیں اور عورتوں کی طرح پستان کا ابھار بھی نمایاں ہوتا ہے بعض مردانہ ثانوی جنسی خصوصیات میں کوئی تبدیلی نہیں آتی مگر جب جوانی پر ۱۶ سال کی عمر کے بعد آپریشن سے خصیوں کو نکال دیا جائے تو پھر جنسی ثانوی خصوصیات میں بھی تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ خصی کرنے سے انسان میں پوری کی پوری شخصیت ہی بدل جاتی ہے۔

جب خصیے مرض کا شکار ہوں یا ان کو چوٹ آگئی ہو تو بعض اوقات آپریشن ناگزیر ہو جاتا ہے۔ مثلاً غدہ مذی (پراسٹیٹ گلینڈ) کینسر میں مبتلا ہو گیا ہو تو اس کا آپریشن کر دیا جاتا ہے۔ آپریشن سے خصیے نکال دیئے جائیں تو جنسی قوت یا صلاحیت (Sexual Capacity) پر کوئی

اثر نہیں پڑتا بلکہ یہ جنسی خواہش پھر نمایاں کر دیتی ہے اور نہ ہی یہ ذہنی شکستگی (Mental Breakdown) کی اثر پذیری (Susceptibility) کو روکتی یا بڑھاتی ہے۔
آختگی کا بانجھ بنانے (Sterilization) سے فرق ہوتا ہے۔ بانجھ بنانے میں کانٹ چھانٹ نہیں کی جاتی۔ جنسی عضویات (Sexual Physiology) میں مداخلت نہیں ہوتی۔ اس میں صرف بچے پیدا کرنے کی صلاحیت (Procreative Capacity) کم ہو جاتی ہے۔
نر جانوروں کو بالعموم موٹا تازہ گول مٹول کرنے اور شریف بنانے (Gentle)' سرکشی اور منہ زوری کو ختم کرنے اور بچے پیدا کرنے کی صلاحیت کو روک دینے کے لئے خصی کر دیا جاتا ہے۔ مادہ جانوروں میں آختگی یا خصی پن (Castration Or Spaying) ان کے خصیہ الرحم (Ovaries) کو نکال دینے سے کرتے ہیں جسے جس کو طبی اصطلاح میں (Oophorectomy) کہتے ہیں۔ جانوروں کو خصی کرنے سے جو اثرات واقع ہوتے ہیں وہ ہزاروں سال سے دریافت شدہ ہیں۔ ہر کوئی جانتا ہے کہ ایک مضطرب شعلہ فشاں' چلبلا' شوخ' مستی بکھیرتا سانڈ گھوڑا (Flapping Penis Fiery Stallion) خصی کر دینے کے بعد تانگے کے گھوڑے (Cart-Horse) کی طرح شریف اور اصیل گھوڑا بن جاتا ہے اور ایک وحشی سرکش بیل (Wild Bull) ایک تربیت پذیر تابعدار بیل (Docile-Ox) میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

علاج:

☆ اگر خصیے یا خصیۃ الرحم نکال دیے گئے ہوں تو علاج ناممکن ہے۔ اور خصیے کچلے گئے ہوں تو معائنے کے بعد حسب علامات مناسب ہومیو پیتھک ادویہ دی جائیں۔ دیکھیں خصیوں پر چوٹ آنا۔

۱۳۔ مردانہ پستانوں کا بڑھنا اور دودھ اتر آنا

(GYNAECOMAZIA / GYNAECOMASTIA)

اس مرض میں کسی مرد کا ایک پستان یا دونوں (Breasts) بڑھ کر ابھر آتے ہیں اور یہ مرد کے خون میں ایک زنانہ جنسی ہارمون "ایسٹروجن" کی زیادتی کی وجہ سے ہوا کرتا ہے۔ عالم شباب میں بھی کسی کے پستان بڑھ کر زنانہ پستانوں کی طرح ہو جاتے ہیں اور ان میں دودھ پیدا ہو جاتا ہے۔

ایسے مرد زوردار قوت مردمی (Virile) کے حامل ہوتے ہیں۔ مردوں کی طرح بعض پستان دار جانوروں کے نروں بیل بکرا وغیرہ کے چوچوں میں بھی ابتدائی شکل کے نامکمل پستان پائے جاتے ہیں ممکن ہے یہ کسی پرانے زمانے کی یادگار ہوں۔

سامنے ایک ۵ سالہ لڑکے کی تصویر ہے جس کی چھاتیاں ہارمونز کے زیر اثر بڑھی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ ایسے نوجوان لڑکے عموماً زیادہ شرمیلے اور نازک مزاج ہوتے ہیں۔

بالغ لڑکا جس کی چھاتیاں بڑھی ہوئی ہیں

اس مرض کی وجوہات یہ ہیں:

۱۔ ہارمونز (Hormones) : ایسٹروجن ہارمون عورتوں میں ثانوی جنسی خصوصیات (Secondary Sexual Characteristics) پیدا کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہے اور یہ ہارمون عورتوں میں بڑی مقدار میں پیدا ہو جاتا ہے۔ جبکہ یہ معمولی مقدار میں مردوں میں پایا جاتا ہے۔ (ایسے ہی جیسے عورتوں میں مردانہ جنسی ہارمون اینڈروجن تھوڑی سی مقدار میں پیدا ہوا کرتا ہے) تاہم بعض مردوں میں ایسٹروجن غیر معمولی مقدار میں پیدا ہو جاتا ہے جس کا سبب پوری طرح معلوم نہیں ہے۔ اور کبھی یہ کسی مرض کی وجہ سے زیادہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر ہارمونز کے ذریعے غدہ مذی (پراسٹیٹ گلینڈ) کے کینسر کا علاج کیا جائے تو بھی مریض کے پستانوں میں تضخم ہو جاتا ہے۔

۲۔ امراض : خصیوں میں سہ جلدی رسولی (Teratoma) یا سلوی سرطی رسولی (Chorionepithelioma) کے پیدا ہو جانے' خصیے مفقود ہونے (Anorchism)' اور خصیوں کو خصی کرنے (Castration) کے بعد بھی مردانہ پستان بڑھ کر ضخیم ہو جاتے ہیں اور حلمہ (نپل) کی رنگت گہری سیاہ ہو جاتی ہے۔ خصیوں میں کینسری رسولی سے خون میں ایسٹروجن ہارمون کی سطح بلند ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے یہ مرض ہو جاتا ہے۔ بانجھ مردوں یا پھیپھڑوں کے کینسر کے مریض کے پستان بھی ضخیم ہو جاتے ہیں۔ (مزید تفصیل کے لئے دیکھئے ہماری کتاب "کینسر کے روپ بہروپ" خصیوں کا کینسر)

۳۔ عالم شباب۔ جوانی (Puberty): نوجوانی کے عالم میں مرد کے پستانوں کا بڑھ جانا بہت عام بات ہے۔ ایک یا دونوں پستان ذرا سا پھول جایا کرتے ہیں اور اکثر ان میں قدرے

دکھن (Tenderness) بھی ہوتی ہے۔ اس مرض کا شکار ایک چھوٹا لڑکا اس سے بڑا متفکر اور پریشان ہوتا ہے' والدین کو اسے باور کرا دینا چاہئے کہ اس سے اس کی مردانگی کو کوئی خطرہ نہیں۔ کبھی پیدائش کے وقت بھی بعض بچوں میں معمولی سا چھاتیوں کا ابھار پایا جاتا ہے۔ جوانی میں جو کبھی اس مرض سے صرف ایک پستان ہی متاثر ہوتا ہے' مصنوعی ہارمونز اور بعض ایلوپیتھک ادویہ مثلاً "ڈائی آکسین' سپائی رونو سیکٹون' اور سیمی ٹیڈین کے استعمال سے یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے استعمال سے خون میں جنسی ہارمونز کا توازن بگڑ جاتا ہے۔

۴۔ ادھیڑ عمر: جب یہ مرض ادھیڑ عمری میں واقع ہو۔ اکثر ۵۰ سال کی عمر کے بعد اور موٹے آدمی کو ہو تو اس کی چھاتیاں بہت زیادہ بڑھ جاتی ہیں۔ ایک قبیلے زولس (Zulus) کے ۵۵ سالہ سردار چنگواؤ (Chengwayo) کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کی ۴۰ بیویاں اور ۱۰۰ سے زائد بچے تھے۔ جن بچوں کی مائیں مرجاتی تھیں تو وہ خود اپنی چھاتیوں کے دودھ سے ان بچوں کو پالتا (Nuture) تھا۔ (دیکھئے تصویر)

gynæcomast,—Chengwayo, from a photograph by Schujelot.

اگرچہ یہ ایک افسانوی داستان معلوم ہوتی ہے تاہم کبھی کبھی ایسے واقعات دیکھنے میں آتے ہیں۔ یہ دودھ بوہلی (Colostrum) کی طرح کا مائع ہوتا ہے۔ اس کے چند کیس ایک مصنف مریم (Merriam) کی کتاب (Hayden's U.S. Geol.Survey, VI.p.666) میں بھی دیئے گئے ہیں۔

کیس : ایک خبر میں ہے کہ مصری شاہ لاہور کا عبدالرشید بٹ عورت تو نہیں مگر حیرت انگیز طور پر اس کی چھاتیوں سے دودھ بہتا ہے۔ اس کی عمر تقریباً" ۶۷ برس ہے اور اس نے کئی بچوں کو اپنا دودھ پلایا ہے جو اس وقت نہ صرف جوان ہیں بلکہ تندرست و توانا ہیں۔ ۹۲-۱۰-۱۵ کو روزنامہ پاکستان کے دفتر میں نمائندہ پاکستان سے باتیں کرتے ہوئے رشید بٹ نے اخبار کے متعدد کارکنوں کے سامنے اپنی چھاتوں سے دودھ رستا دکھایا۔ اس نے بتایا کہ وہ امرتسر میں پیدا ہوا اور جب اس کی عمر تقریباً" بارہ برس تھی تو ایک روز اس کی چھاتیوں سے دودھ نکلنا شروع ہو گیا جس پر وہ پریشان ہوا اور

اس نے اپنے استاد و والدین اور بہن بھائیوں کو صورت حال سے آگاہ کیا۔ جو اسے حکیموں اور پیروں وغیرہ کے پاس لے گئے مگر دودھ بند نہ ہوا۔ رشید بٹ نے بتایا کہ چند برس قبل میو ہسپتال کے ۲۰ کے قریب ڈاکٹروں نے اس کا معائنہ کیا تھا مگر انہوں نے بھی کہا کہ دودھ بند نہیں ہو گا۔ اس نے بتایا کہ وہ مکمل مرد ہے۔ ۴۵ برس قبل اس کی شادی ہوئی تھی اور اس کی بیوی کے بطن سے دو بیٹیاں ہوئیں۔ جو ۱۵ اور ۱۶ سال کی ہو کر مر گئی تھیں۔ بعد ازاں اس کی بیوی بھی فوت ہو گئی۔ تب اس نے فیصلہ کیا کہ وہ دوبارہ شادی نہیں کرے گا۔ انہیں دنوں اس کے بڑے بھائی کی بیوی فوت ہو گئی۔ جس کا چار پانچ ماہ کا بیٹا تھا۔ رشید نے بتایا کہ تب میں نے اس بچے کو اپنا دودھ پلا کر پالا پوسا۔ آج وہ جوان ہے اور اس کے بچے بھی ہیں۔ رشید بٹ نے بتایا کہ اس نے کئی یتیم بچوں کو اپنا دودھ پلایا ہے۔ جو ماشاء اللہ اب جوان ہیں۔ بچوں سے میری محبت قدرتی ہے۔ مجھے محلے کے تمام لوگ "تایا" اور "دادا" کہہ کر پکارتے ہیں۔ اس نے کہا کہ ہو سکتا ہو ڈاکٹروں کے نزدیک کسی مرد کی چھاتیوں میں دودھ اتر آنا بیماری ہو مگر میں سمجھتا ہوں کہ دودھ خدا کا نور ہے اور خدا تعالیٰ نے دودھ کا چشمہ میرے سینے سے جاری کیا ہے۔ جس کی یہ مرضی ہے کہ میں ان بچوں کو پالتا رہوں جن کے سروں سے ماؤں کا سایہ اٹھ جاتا ہے۔ (روزنامہ پاکستان ۹۲-۱۰-۱۶)

۵۔ ضعف جگر (Cirrhosis Of Liver): ضعف جگر کے بعض مریضوں میں بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جگر ایسٹروجن ہارمون کو جذب کرنے میں ناکام ہوتا ہے۔

۶۔ جذام۔ کوڑھ (Lepposy): جذام کے شکار مرد کے پستان اکثر ضخیم ہو جاتے ہیں۔ جو غالباً دونوں خصیوں کے سوکھ جانے کے نتیجے میں ہوتا ہے۔ کوڑھی شخص کے خصیے اکثر سوکھ (Atrophy) جایا کرتے ہیں۔

علاج:

علاج مذکورہ اسباب پر منحصر ہوتا ہے اگر ایلوپیتھک ادویہ استعمال کی جا رہی ہیں تو ان کا استعمال بند کر کے متبادل ہومیو پیتھک ادویہ سے علاج کرنا چاہئے۔ اگر یہ مرض کینسر، ضعف جگر یا جذام وغیرہ سے ہے تو ان کا مناسب علاج کر کے ان کا سد باب کر دینا چاہئے۔ حسب ضرورت عمل جراحی سے بھی مدد لی جا سکتی ہے۔ کھانے کے لئے مندرجہ ذیل ہومیو پیتھک ادویہ کا استعمال مفید ہوتا ہے۔

مرک سال ۲۰۰ : ڈاکٹر کینٹ اپنے میٹریا میڈیکا میں لکھتے ہیں کہ ایک سولہ سالہ لڑکے کی

چھاتیاں نوجوان دوشیزہ کی طرح ابھر آئیں اور ان سے دودھ آنے لگا۔ اس لڑکے کو مرک سال دوا دے کر درست کر دیا گیا۔

سپونجیا ۲۰۰ : اگر مرض خصیوں میں کینسر کی وجہ سے ہو۔ (اورم۔ پلساٹیلا)

زنثولا ۲۰۰ : جب خصیوں میں سخت رسولی موجود ہو۔ (سوریئم)

کالی آئیڈ ۲۰۰ : جذامی (کوڑھ والے) شخص میں جب خصیے سوکھ جائیں (نیز کاربوانیملس)

۱۴۔ دوزوجگی (HERMAPHRODITISM)

یہ ایک پیدائشی مرض ہے جس میں مردانہ و زنانہ دونوں اندرونی جنسی غدود (Gonads/Testes & Ovaries) کسی ایک ہی مرد یا عورت میں موجود ہوتے ہیں۔ مگر بیرونی اعضائے تناسل (Genitalia) صاف نمایاں طور پر مردانہ یا زنانہ نہیں ہوتے۔

صادق دو زوجگی (True H.) انتہائی طور پر کمیاب ہے اور اس کی وجہ بھی معلوم نہیں۔ اس میں متاثرہ بچوں کی اکثریت بطور نر کے پرورش کی جاتی ہے کیونکہ زیادہ تر عورت کے مقابلہ میں بیرونی مردانہ اعضاء دکھائی دیتے ہیں۔ بارتھولومیو ہسپتال کے عجائب گھر میں ایک نوجوان کا نمونہ موجود ہے جس کے بیرونی اعضاء مردانہ تھے۔ ذکر اور فوطہ نارمل نشوونما یافتہ تھے مگر خصیے فوطہ میں نہ اترے تھے۔ نوجوان کا عورت کے رحم سے بڑا رحم موجود تھا اور رحم کے دونوں طرف خصیۃ الرحم تھے۔ اس قسم کے لوگ شاذونادر ہوتے ہیں۔ ان کے جنسی غدود سوکھے ہوئے پژمردہ بے کار ہوتے ہیں۔

دیگر کیسوں میں جنسی غدد میں جزوی طور پر خصیے اور خصیۃ الرحم دونوں نسیجات (ٹشو) پر مشتمل ہوتے ہیں۔

کاذب دو زوجگی : ایک زیادہ عام خرابی کاذب دو زوجگی (Pseudo H.) ہے جس میں صرف ایک جنس کے اندرونی جنسی غدد (Gonads) موجود ہوتے ہیں مگر بیرونی اعضائے تناسل جنس مخالف کی مانند (مردانہ یا زنانہ) ہوتے ہیں۔ یہ مرض ہارمونز میں عدم توازن کی وجہ سے

ہوتا ہے۔ مثلاً جیسا کہ پیدائشی طور پر کلاہ گردہ کا موٹا ہونا یعنی بیش نموئیت (Congenital Adrenal Hyperplasia) میں واقع ہوتا ہے۔ اس عارضے میں خصیۃ الرحم (Ovaries) کنج ران کی نالی (Inguinal Canal) میں سے نیچے اتر کر شفران کبیرہ (بڑے لبوں - Labia Majora) میں آجاتے ہیں اور اگر بظر بڑا اور موٹا ہو گیا ہو تو یہ مردانہ عضو (Penis) کی مانند دکھائی دیتا ہے۔ اس حالت کو ٹھیک اصطلاح میں زنانہ کاذب دو زوجگی کہا جاتا ہے۔ (Feminine Pseudohermaphroditism)

دیکھئے تصویر۔ یہ عورت شادی شدہ تھی اور ایک حمل ساقط ہو گیا تھا۔

اس کے برعکس قسم میں خصیے فوطے کے اندر نہیں اتر پاتے اور عضو (Penis) کی نشوونما ناقص ہوتی ہے۔

نتیجتاً اس میں پیشاب کا سوراخ نیچے کی طرف بن جاتا ہے۔ جو بظاہر عورت کے احلیل (Meatus) کی مانند دکھائی دیتا ہے اور اصطلاحاً اس کو مردانہ کاذب دو زوجگی (Male P. H) کہا جاتا ہے۔

تبدیلیٔ جنس کے بعد

تبدیلیٔ جنس سے پہلے

کیس نمبر ۱ : ایک گاؤں چکوڑی ضلع گجرات کے حکیم اللہ دتہ کو گھر ۱۴ اگست ۶۲ء کو ایک لڑکی عظیم نے جنم لیا۔ ۲۰ سال کی عمر میں وہ دستکاری سکول میں استانی بن گئی۔

کچھ عرصہ بعد اس میں جنس کی تبدیلی کا عمل شروع ہوا تو اس کے والدین اسے سول ہسپتال کھاریاں لے گئے۔ جہاں انہیں میو ہسپتال لاہور لے جانے کا مشورہ دیا گیا۔ میو ہسپتال لاہور میں ڈاکٹر اسلم، ڈاکٹر فرخ خان اور ڈاکٹر سجاد حسین نے اس کی جنس کی تبدیلی کا عمل تیز کیا اور چوبیس مارچ کو اس کا پہلا آپریشن کیا گیا۔ چند دنوں بعد تک اس کا آخری آپریشن ہو گیا اور عظیم اختر مکمل طور پر محمد عظیم الرحمان بن گیا۔ اس کی لمبی مونچھوں اور مردانہ وجاہت دیکھ کر احساس نہیں ہوتا کہ وہ کبھی لڑکی تھا۔ اس کے والدین اور بہن بھائی اس کی تبدیلی جنس پر خوش ہیں۔ عظیم کی پرانی سہیلیاں آج

بھی پرانی محبت سے اسے ملتی ہیں۔ اس طرح اس کے پرانے دوستوں میں نئے دوستوں کا اضافہ ہو گیا ہے۔ (نوائے وقت ۸۴-۱۰-۱۱)

کیس نمبر ۲ : رحیم یار خان کی ۱۷ سالہ لڑکی رخسانہ جنسی تبدیلی کے بعد ایک آپریشن کے مراحل سے گزر کر ایک ماہ میں لڑکی سے لڑکا بن گئی۔ ایک ماہ کے اندر اس کی داڑھی مونچھیں نکل آئیں۔

کیس نمبر ۳ : نشتر ہسپتال ملتان میں تحصیل بھکر کی تیرہ سالہ حلیمہ بی بی کے آپریشن کے بعد اس کی جنس تبدیل کر دی گئی۔ جنس تبدیل ہونے کے بعد حلیمہ بی بی کا نام محمد اقبال رکھا گیا ہے۔

نوائے وقت کو ایک ملاقات میں محمد اقبال (سابقہ حلیمہ بی بی) نے بتایا کہ تین ماہ قبل اس کے پیٹ میں شدید تکلیف ہوئی۔ جس پر والد نے مقامی طبیب کو دکھایا مگر اسے بیماری کی سمجھ نہ آئی۔ چنانچہ وہ اسے نشتر ہسپتال ملتان لے گیا جہاں ایک لیڈی ڈاکٹر نے اس کا تفصیلی معائنہ کر کے بعد وارڈ میں منتقل کر دیا جہاں آپریشن کے بعد اس کی جنس تبدیل کر دی گئی۔ محمد اقبال نے جو اپنی جنس تبدیل ہونے پر خوش تھا' بتایا کہ وہ اپنے والدین کو اس بات پر رضامند کرے گا کہ اس کی شادی اس کی خاص سہیلی سے کی جائے' جو اس کے ساتھ اکثر رہتی ہے۔

کیس نمبر ۴ : اٹلی کے ایک شخص کروسٹیو کے متعلق ڈاکٹروں کا اندازہ ہے کہ وہ مصنوعی طور پر حاملہ بھی ہو سکتا ہے۔ لندن کے ایک اخبار مرر کی اطلاع کے مطابق پچاس سالہ کروسیٹو ہرنیا کے آپریشن کے لئے ایک دواخانے میں داخل ہوا جہاں معائنہ کے بعد پتہ چلا کہ وہ بظاہر تو مکمل طور پر مرد ہے لیکن اندرونی طور پر اس کے پیٹ میں ایسے اعضاء بھی موجود ہیں جن کی بناء پر اسے عورت قرار دیا جا سکتا ہے۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ اس کے جسم میں رحم اور ایسے تمام اعضاء موجود ہیں کہ جن کی بناء پر اصولاً" اسے مصنوعی طور پر حاملہ کیا جا سکتا ہے تاہم یہ کہنا بہت قبل از وقت ہو گا کہ یہ تجربہ

کامیاب ہو سکتا ہے یا نہیں۔ ماہرین امراض نسواں کا خیال ہے کہ جب گروسیتو شکم مادر میں تھا اس وقت شکم مادر میں ایک لڑکی کی پرورش بھی شروع ہوئی تھی لیکن ان جڑواں بچوں میں سے گروسیتو کی ولادت ہوئی اور نامعلوم عوامل کی بناء پر جڑواں لڑکی کے اعضاء بھی گروسیتو کے بدن میں شامل ہو گئے۔ (نوائے وقت ۸۳-۶-۲۰)

علاج:

☆ عمل جراحی سے صورت حال درست کیا جاتا ہے۔ اور عورت کے چہرہ پر داڑھی مونچھ ہوں تو ہماری کتاب "جلدی بیماریاں" میں دیئے گئے طریقے کے مطابق علاج کریں۔

☆ اگر حمل کے دوران ہر دو ہفتے بعد حاملہ کو کلکیریا فاس ایم اور سیپیا ایم کی ایک ایک خوراک باری باری دی جاتی رہے تو کوئی ایسی پیچیدگی پیدا نہیں ہوتی اور بچہ تندرست و توانا اور خوبصورت پیدا ہوتا ہے۔

☆ حاملہ کو دودھ اور زود ہضم غذا دی جائے۔ ہر قسم کے جذبات 'رنج و غم' فکر موت پر پریشانی وغیرہ 'کریہہ اور نفرت انگیز مناظر' بدصورت تصویریں اور ٹی وی کے کارٹون دیکھنے سے پرہیز لازم ہے۔

باب 8

شادی ۔ طبّی نقطۂ نظر سے

(MARRIAGE)

ایک مرد اور عورت کے درمیان جسمانی (Physical)، ذاتی (Personal) اور قانونی (Legal) بندھن (نکاح) کا نام شادی ہے۔ اس میں فریقین (شوہر اور بیوی) کو جیون ساتھی کے طور پر رشتۂ ازدواج میں باندھ دیا جاتا ہے اور ان میں جنسی تعلقات یا مباشرت کی جائز صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ شادی یا نکاح کے بغیر مرد و عورت کے جنسی تعلقات ناجائز، غیر قانونی اور قابل تعزیر ہوتے ہیں۔ بہرکیف یہاں طبی نقطۂ نگاہ سے شادی سے متعلق بعض نکات کا بیان ہے۔

زمانہ قدیم میں شادیاں موزوں ہونے کی بجائے محض حسن، خوبصورتی، دولت اور اتفاق پر مبنی ہوا کرتی تھیں اور اب عصر حاضر میں بھی یہی حال ہے کہ یا تو شادیاں ماں باپ کی مرضی یا ان کی پسند یا ناپسند کی بناء پر ہوتی ہیں، جن میں موزونیت سے زیادہ دیگر اسباب کا دخل ہوتا ہے۔ مثلاً "باہمی میل جول کی جگہ یا اپنے قبیلے اور برادری میں یا باہمی اُنس، ربط یا حُسن و جمال اور لڑکے لڑکی میں عشق و محبت یا دولت کی فراوانی کے پیشِ نظر شادیاں کر دی جاتی ہیں اور یہ بالکل نہیں دیکھا جاتا کہ لڑکی اور لڑکا ایک دوسرے کے لئے موزوں ہیں یا نہیں یا شاذ و نادر اس کا خیال رکھا جاتا ہے اور شادیاں یونہی ہو جاتی ہیں۔ جس کا نتیجہ ناموزونیت کی وجہ سے آئندہ نسل میں چکر کی طرح چلنے لگتا ہے۔ پاگل پن، کم عقلی، جنسی امراض، جسمانی نقائص وغیرہ اولاد در اولاد منتقل ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اگر ہم اپنا زاویہ نگاہ اور اسلوبِ زندگی کو ذرا بدل کر موزوں رشتے تلاش کر لیں تو ان قباحتوں سے آئندہ نسلیں محفوظ ہو سکتی ہیں۔ بعض لوگ حسن یا دولت کی خاطر بیوقوف اور کمتر ذہانت کے مرد یا عورت سے شادی کر لیتے ہیں، جس سے اولاد کم عقل اور عالی ظرفی سے محروم پیدا ہوتی ہے۔ یہ ناموزوں اور بے تکی شادیوں کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اسی لئے بڑے آدمیوں کی اولاد اکثر ان پڑھ اور نکمی رہ جاتی ہے۔ اگر

باقاعدگی کے ساتھ اصولِ قدرت کے مطابق جوڑے لگائے جائیں تو انسانوں میں شعور و ذہانت کا گراف بڑھتا چلا جائے گا۔

لیکن ناموزوں مرد عورت کی شادی اور نامناسب عمر میں شادی کرنے کی اہمیت کو اکثر نظر انداز کر دیا جاتا ہے یا اس کو بڑی تنگ نظری سے دیکھا جاتا ہے۔ گویا یہ دو افراد کے ملاپ یا اتحاد (Union) کا اپنا مسئلہ ہے۔ معالجین کی ذمہ داری میں بہرحال یہ بات شامل ہے کہ شادی کے مقصد کو صحت مندانہ خطوط پر استوار کیا جائے تاکہ مسرور زندگی بسر کی جا سکے اور آئندہ نسلیں بھی اس سے مستفیض ہوں۔ صرف ایک اچھا معالج ہی ہے جو انسانی فطرت کا نبض شناس ہوتا ہے' جو انسانی فطرت کو خوب جانتا' سمجھتا اور اس کے تاریک پہلوؤں کو بنظرِ غائر دیکھتا ہے اور انسانی معاشرے میں شادی وغیرہ سماجی کاموں کی صحیح سمت میں راہنمائی کر سکتا ہے۔

چنانچہ شادی کے بہت سے بے حد اہمیت کے مسائل کے حل کو بیان کیا جاتا ہے۔

۱۔ شادی کے قابل عمر (MARRIAGEABLE AGE)

شادی بقائے نسل کے لئے ایک حیاتیاتی (بیالوجیکل) ضرورت ہوتی ہے جس کی تکمیل ۲۰ تا ۲۵ سال کی عمر میں ہونا نہایت ضروری ہے کیونکہ یہ انسان کے لئے بہارِ شباب کا رنگین موسم ہوتا ہے۔

آغازِ جوانی میں جسم انسانی کے تمام اعضاء یکایک پھوٹ پڑتے ہیں اور بڑی تیزی سے بڑھنے لگتے ہیں اور ساتھ ہی خوابیدہ جنسی احساس انگڑائی لے کر بیدار ہو جاتا ہے' تمام اعضائے جسم' دل' دماغ' جنسی اعضاء وغیرہ میں فروغ اور عقل و شعور میں پختگی پیدا ہو جاتی ہے اور کم سن لڑکا لڑکی ایک بھرپور نوجوان مرد یا عورت میں تبدیل ہو کر زندگی کے فرائض سے عہدہ برآ ہونے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ جسم کے تمام نظاموں میں ہلچل اور ہیجان برپا ہو جاتا ہے۔ دل میں نئی نئی امنگیں اور ولولے جنم لیتے ہیں۔ دماغ میں عجیب و غریب خیالات اور دلکش تصورات ابھرتے ہیں۔ یہی عمر شادی کے لئے موزوں ہوتی ہے۔ عورت کی شادی کے لئے ۲۰ تا ۲۵ سال کی عمر انتہائی موزوں ہوتی ہے۔ اگرچہ حیض کا سلسلہ جوانی کے آغاز میں ۱۴ سے ۱۶ سال کی عمر تک شروع ہو جاتا ہے تاہم عورت کی جسمانی ساخت ۲۰ یا ۲۱ سال کی عمر میں کامل ہوتی اور پختگی کو پہنچتی ہے جو شادی کی مناسب ترین عمر ہے کیونکہ اس عمر میں اس کی صحت و ثبات کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوتا۔ ورنہ چھوٹی عمر میں یا تاخیر سے ہونے والی شادیاں اکثر عورت کو بار بار خطرات اور مشکلات سے دوچار کرتی رہتی ہیں۔

۲۔ چھوٹی عمر میں یا قبل از وقت شادی

(PRECOCIOUS MARRIAGE)

انسان کے علاوہ تمام جاندار (حیوانات و نباتات) اپنی پوری نشو و نما حاصل کرنے کے بعد اپنی نسل بڑھانے (افزائش نسل۔ Reproduction) کا عمل شروع کر دیتے ہیں۔ لہٰذا انسان افزائش نسل کے لئے شادی کرتا ہے۔ اگر قانونِ قدرت کے برعکس بہت چھوٹی عمر میں شادی ہو تو جسمانی نشو و نما رک جاتی ہے۔ جسمانی قوتیں کامل نہیں ہوتیں' صحت خراب اور کمزور ہو جاتی ہے۔ چھوٹی عمر کی شادیاں عموماً" بانجھ پن کا سبب ہوتی ہیں اور ایسے جوڑوں (بیوی و شوہر) کے بچے پیدا نہیں ہوتے اگر بچے پیدا ہو بھی جائیں تو بہت کمزور' معذور اور پست قد (Puny) ہوتے ہیں جو جلد مرجایا کرتے ہیں' ان بچوں کی شرح ہلاکت نسبتاً" بہت زیادہ ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں چھوٹی عمر میں شادی سے ماں اور بچے کو ولادت کے دوران بہت زیادہ خطرات و مصائب کا سامنا ہوتا ہے۔ کیونکہ عورت کے پیڑو کی ہڈیوں کی تکمیل اور باہمی ربط و ضبط بالعموم ۲۰ سال کی عمر میں واقع ہوتا ہے جب ماں کے پیڑو کی ہڈیاں بچوں کی با آسانی ولادت کے لئے مخصوص شکل و صورت اور پوری گنجائش حاصل کر لیتی ہیں۔ یاد رہے کہ مرد اور عورت دونوں کے پیڑو کی ہڈیوں میں بالغ ہونے پر تھوڑا سا فرق پایا جاتا ہے۔ مرد کے مقابلے میں عورت کے پیڑو کے جوف (خلاء) میں کافی گنجائش ہو جاتی ہے' اس کے پیڑو کے دونوں قطر چوڑے اور اندر و باہر کے راستے یا گزر گاہیں کشادہ ہو جاتی ہیں جو عورت کے شکم میں بچے کی پرورش اور بچے کی ولادت کے لئے بے حد اہم ہیں۔ جب تک عورت کی ہڈیوں کی ساخت اور نشو و نما مکمل نہیں ہوتی ان میں پختگی بھی پیدا نہیں ہوتی۔ عورت میں ہڈیوں میں پختگی پیدا ہونے کا عمل بالغ ہونے کے کئی سالوں بعد مکمل ہوتا ہے لہٰذا جب تک لڑکی یا لڑکے کا جسم بھر کر مضبوط نہ ہو جائے اور قد و قامت کامل نہ ہو جائے۔ ان کو شادی کے قابل (Nubile) نہ سمجھا جائے۔ شادی کے لئے لڑکی کی موزوں عمر ۲۰ تا ۲۵ سال اور لڑکے کی عمر ۲۲ تا ۲۵ سال ہے۔

۳۔ زیادہ عمر کی یا تاخیر سے شادی (LATE MARRIAGE)

مرد اور عورت جیون ساتھی بن کر زندگی کو مکمل کرتے اور خوشگوار بناتے ہیں۔ شاہراہ زندگی کے سفر پر صحت' خوشی اور زندگی کے حسن یا اخلاق کے حصول کے لئے دونوں کا ایک دوسرے

پر انحصار ہوتا ہے اور بھرپور خوشگوار زندگی ماں باپ بننے سے شروع ہوتی ہے۔ اگر شادی کے قابل ہونے کے باوجود شادی نہ ہو تو زندگی نامکمل اور بے مزہ ہوتی ہے۔ شادی کے بعد مرد یا عورت ایک دوسرے کی زندگی کو مکمل کرتے ہیں' تب دماغ میں آرزوئیں لہراتی اور دل میں تمنائیں مچلتی ہیں۔ پدریت کی شفقت اور مادریت کی ممتا انگڑائیاں لیتی ہے۔ جسم کے رگ و ریشہ میں مسرور زندگی کے لئے جوش و جذبہ پیدا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ شادی اگر بروقت' موزوں اور مسرت آفرین ہو تو عمر کو طول بخشتی ہے۔ یہ بات مسلمہ ہے کہ مجرد لوگوں یعنی کنوارے مردوں (Celibates) اور بیوہ عورتوں (Widows) کے مقابلے میں شادی شدہ مسرور زندگی بسر کرنے والوں کی شرح ہلاکت بہت کم ہے۔ جبکہ زندگی کی شاداب قوتوں کو دبائے رکھنے والے غیر شادی شدہ لوگ مقابلتاً" زیادہ جلدی مر جاتے ہیں یعنی شادی کے نتیجے میں شاد زندگی بسر کرنے والوں کی عمر لمبی اور جسمانی قوت بڑھ جاتی ہے کیونکہ جب افزائش نسل کی جبلت مضبوط ہوتی ہے تو قوتِ حیات اور قوتِ مردانگی بھی قوی تر ہو جاتی ہے اور جسمانی تنظیم کاری (Organism) یا کارکردگی آخر تک قائم رہتی ہے۔

یہ امر محقق ہے کہ جن ماؤں کی شادی ۲۰ سال سے کم عمر میں یا ۳۰ سال سے زیادہ عمر میں ہوئی ہو' ان ماؤں کی اور ان کے پیدا ہونے والے بچوں' دونوں کی جان کو سخت خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ چھوٹی عمر کی شادی کے خطرات پہلے بیان ہوئے' ۳۰ سال کی عمر پانے کے بعد شادی ہو تو بچوں کی پیدائش اور پرورش (ولادت و رضاعت) کے سلسلے میں ماں کی تکلیفات و مشکلات بے حد بڑھ جاتی ہیں کیونکہ پھر عورت کے پیڑو کی ہڈیاں سکڑ کر گزرگاہیں تنگ ہو جاتی ہیں اور بچہ بڑی مشکل سے اکثر بڑے آپریشن کے ذریعے پیٹ چاک کر کے (عملِ قیصری- سیزیرین سیکشن) سے پیدا کرنا پڑتا ہے۔ نیز اگر ۳۵ سال کی عمر تک بچہ پیدا نہ ہو تو زنانہ اعضاء خصوصاً" پستان کینسر کا شکار ہو جاتے ہیں۔

۴۔ جوڑوں (خاوند بیوی) کی عمروں میں فرق

(DISPROPORTIONATE AGE)

شادی کے لئے بیوی اور شوہر یا دلہن اور دولہا کو ہم عمر ہونا چاہئے۔ شوہر کو عام طور پر عمر میں ذرا بڑا ہونا چاہئے۔ جب حالات موافق ہوں تو دونوں کی عمروں میں ۳ تا ۵ سال سے زیادہ فرق نہ ہونا چاہئے۔ اس سے زیادہ فرق سے اجتناب کرنا چاہئے۔ کامیاب شادی وہی ہوتی ہے' جس میں دونوں شوہر اور بیوی ہم عمر نوجوان ہوں کہ ان میں بھرپور جنسی امنگ ہوتی ہے اور جنسی خوشی' دل

گی وغیرہ سے اپنی زندگی کو پُر لطف بنا لیتے ہیں۔ بہت زیادہ ۱۵، ۲۰ سال یا زیادہ فرق والی شادیوں کے مشاہدات سے معلوم ہوا کہ ان جوڑوں (Pairs) کو کبھی حقیقی جنسی لطف (Sexual Joy) میسر نہیں آیا تھا۔ بیوی نوجوان، کنواری، خوبصورت، ہنس مکھ، مزاحیہ طبیعت کی مالک ہو، جو شوہر سے کھیلے اور ہنسے ہنسائے، تو گھر بھر کو کشتِ زعفران بنائے رکھتی ہے۔ بوڑھی، بیوہ، بدصورت (Ugly)، بیمار، چڑچڑی بیوی سے گھر میں کشمکش کے سائے لہراتے رہتے ہیں اور سکون یا خوشی بمشکل میسر آتی ہے۔ اس میں برکت بھی نہیں ہوتی۔

۵۔ بیمار سے شادی (ILLNESS)

اخلاقی اوصاف اور جسمانی خصوصیات بچوں میں والدین سے ورثہ میں منتقل ہو کر آتی ہیں۔ مثلاً ''ایک تپ دق (T.B) کی مریضہ شادی کے بعد کوئی سو گنا زیادہ اپنے مرض کو بچوں میں منتقل کر دیتی ہے اور اس کا سراغ صرف ایک معالج ہی لگا سکتا ہے۔ لہٰذا شادی سے پہلے ایسے لوگوں کا معالج سے رابطہ اچھا ہوتا ہے۔ تاکہ معائنہ کر کے وہ مریض کو شادی کا صحیح مشورہ دے سکے اور آئندہ نسل کو موروثی مرض سے بچا سکے۔ کیونکہ موروثی امراض کا فروغ بچوں کی قوتِ حیات، صحت و ثبات اور مسرت و انبساط کی زندگی کے لئے تباہ کن ہو سکتا ہے۔ پھر ان میں جب تک افزائشِ نسل کا عمل جاری و ساری رہے گا تب تک مرض تقسیم در تقسیم ہو کر بچوں میں منتقل ہوتا رہے گا اور ان کو ہلاک کرتا رہے گا۔ اس ہلاکت آفرینی کو روکا نہیں کیا جا سکتا۔

۶۔ عشقیہ یا رومانوی شادی
(ROMANTIC / LOVE MARRIAGE)

شادی میں ازدواجی الفت و محبت (Conjugal Affection) کی بڑی اہمیت ہے جبکہ عشق یا رومان (Erotic Passion) اکثر وقتی جوشِ محبت یا جذباتی اُبال ہوتا ہے۔ جس میں محبت کے وعدے محبوب کے ہونٹوں سے یوں ادا ہوتے ہیں جیسے پھولوں کے ساغر سے شہد کے قطرے، مگر بعد میں ذرا سی بدگمانی سے سارے خواب چکنا چور ہو جایا کرتے ہیں۔ کیونکہ ایک دوسرے سے بہت سی توقعات وابستہ ہوتی ہیں۔ جو پوری نہیں ہو سکتیں۔ لہٰذا محبت نفرت میں بدل جاتی ہے اور دونوں اپنی شخصیتیں کھو دیتے ہیں۔ مستقل، پائیدار اور مضبوط فطری ازدواجی محبت،

باہمی احترام' اعتماد اور وقار پر منحصر ہوتی ہے اور عشق یا جنسی کشش سے بہتر ہوتی ہے۔ یہ اوصاف پائیدار ہوتے ہیں اور دیر تک زندہ رہتے ہیں۔ فطری ازدواجی محبت اچھے مستحسن افعال پر زور دیتی ہے' یہ باہمی تعاون' رواداری' خود انضباطی' اچھی تقلید اور احسن جذبات کو ہم آہنگ کرنے کی راہنمائی کرتی ہے کہ اچھی سوجھ بوجھ اور بہتر احساسات کے ساتھ مل کر زندگی کے سفر کا آغاز کیا جائے جوان کے انفرادی مزاجوں' ذوق اور طبعی خاصہ (Idiosyncracyes) کے ساتھ انجام پائے۔

۷۔ شادی میں جسمانی و روحانی ہم آہنگی (PHYSICAL & SPIRITUAL HARMONY IN MARRIAGE)

جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے کہ شادی بقائے نسل کے لئے ایک اہم حیاتیاتی ضرورت ہے' اس ازدواجی رشتے کی مضبوطی اور ہم آہنگی کے لئے فریقین (شوہر و بیوی) کی باہمی پسند' ہم مذاق یا مزاج آشنا ہونا اور دونوں کا اخلاقی و جسمانی لحاظ سے موزوں و مناسب ہونا ناگزیر ہوتا ہے۔ بوالہوسی اور نفس پرستی کی بجائے فریقین میں پیار و محبت' عزت و احترام' خدمت و عقیدت' باہمی مفاہمت و تحمل' حمایت و تحفظ' ہمدردی و شفقت کے جذبات نیز باہمی اشتراک و تعاون اور خیال و مقاصد کے عامات کا ہونا کامیاب اور مسرور شادی کے لئے ضروری ہے' اور ایسی شادی قدرت کا انعام ہوتا ہے جس سے زندگی کے سفر کی کٹھن راہیں آسان بن جاتی ہیں' زندگی سدا بہار ہو جاتی ہے اور روحانی خوشی میسر آتی ہے۔

۸۔ عمزادوں کی شادی (MARRIAGE OF COUSINS)

عم زادوں کی باہم شادیوں کے حق میں اور خلاف بہت سے دلائل ہیں۔ ایک عام اندیشہ یہ ہے کہ عم زادوں (Cousins) چچا' پھوپھی' ماموں' خالہ کے بچے یا قریبی رشتہ داروں کے بچوں کی باہم شادیوں سے خطرناک حد تک نقائص کے حامل بچے پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً" (i) ایسی شادیوں سے بچے کم پیدا ہوتے ہیں اور اولاد گھٹ جاتی ہے۔ (ii) شیر خوارگی کے زمانے میں زیادہ بچے مرتے ہیں اور (iii) جسمانی نقائص۔ کمزوری' کم عقلی' حماقت' پیدائشی اندھاپن وغیرہ کے ساتھ ۲ فیصد معذور بچے پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے خونی رشتوں میں شادی نہ کرنی چاہئے۔ اکثر مذاہب میں اور امریکہ کی کئی ریاستوں میں چچا' ماموں وغیرہ کی اولاد سے شادی کرنا قانوناً" ممنوع ہے۔ بہرحال اگرچہ یہ ایک

حقیقت ہے' تاہم اس کے خدشات اس قدر زیادہ نہیں' جس قدر سمجھے جاتے ہیں- ان شادیوں میں اصل خطرہ یہ ہے کہ جب بیوی اور شوہر قریبی رشتہ دار ہوں گے تو ان دونوں کے جین (Genes) اوسط سے کہیں زیادہ ویسے ہی (Same) ہوں گے اور اگر دونوں کے جینز میں کوئی جین بیمار یا خراب (Bad) ہو تو خفیہ مغلوب (Recessive) جین کے غلبہ پانے کے اوسط سے کہیں زیادہ چانس ہوں گے اور ان کا بچہ یکساں خراب جینز کی دوگنی تعداد (Double Dose) حاصل کر لے گا- مگر تحقیقات ـــ ۔ ورہ بالا نقائص بالترتیب یہ معلوم ہوئے ہیں- (i) ۴ فیصد کمی- (ii) صرف ۷ فیصد بانجھ پن- (iii) ۲ فیصد معذور بچے تھے جو بہت کم نتائج ہیں-

پہلے نمبر کے یا پہلوٹھی کے عم زادوں (First Cousins) کی باہم شادیوں کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچوں میں موروثی نقائص اوسط سے کافی زیادہ ہوتے ہیں جبکہ دوسرے اور تیسرے نمبر کے' یعنی دوسری یا تیسری پشت کے عم زادوں کی شادیوں میں یہ خطرہ کم سے کمتر ہوتا جاتا ہے- دوسرے نمبر (پشت) کے عم زادوں کی شادیوں میں جن میں سے ۳۲ میں سے ایک جین مشترکہ اور تیسرے نمبر والوں میں ۱۲۸ میں سے ایک جین مشترکہ ہوتا ہے تو ان کے ہونے والے بچوں میں قدرتی طور پر پہلے نمبر کے کزنوں کے مقابلے میں بہت کم ناقص بچے پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے مگر یہ بھی ان سے بہت زیادہ ہے جب بیوی اور شوہر باہم رشتہ دار نہیں ہوتے اور جن نقائص میں دماغی کمزوری' بہرہ پن' ککا پن (Albinism) اور بونا پن (Dwarfism) شامل ہیں- پہلے نمبر کے کزنوں میں گونگے بچے ۱:۵ ہوتے ہیں اور کبھی کبھی یہ تناسب زیادہ بھی ہو جاتا ہے- اسی طرح پہلے کزنوں کی شادی سے بچوں کو اندھراتا (شب کوری) ۱:۶ یا ۱:۷ ہے اور بہت سے ایسے قریبی رشتہ داروں کی شادیوں میں یہ تناسب اور بھی زیادہ ہوتا ہے- جن ممالک میں عم زادوں کی شادیوں میں کمی ہوتی جا رہی ہے' ان میں یہ نقائص بھی کم ہوتے جا رہے ہیں-

امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ حدیث شریف کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ قریبی رشتہ دار بیوی سے اولاد کمزور اور ضعیف پیدا ہوتی ہے کیونکہ قریبی رشتہ دار بیوی و شوہر میں شہوانی جوش اور ولولہ ماند پڑ جانے سے شہوت ضعیف ہو جاتی ہے- شہوت ہمیشہ نظر اور لمس (دیکھنے اور چھونے) کی قوت (حس) سے بیدار ہو کر اٹھتی ہے- اور ان حواس کا اثر اس وقت قوی ہوتا ہے جب معاملہ نیا اور اجنبی ہو- کیونکہ جو عورت (چچا' پھوپھی زاد' ماموں یا خالہ زاد) ایک خاندان میں ایک عرصہ تک نظروں کے سامنے رہتی ہے- اس کو دیکھتے دیکھتے مساوات یا بے رغبتی پیدا ہو جاتی ہے- جس کا اثر

کامل نہیں ہوتا اس لئے اس پر شہوت اچھی طرح نہیں ابھرتی' عورتوں میں بھی یہی چیز کارفرما ہے اور مردوں میں بھی۔ قریبی رشتہ داروں میں اکثر آپس میں ایک شرم و حیا یا عزت و احترام یا جھجک کا جذبہ موجود ہوتا ہے جو جنسی کھیل میں جنسی مذاق' دل لگی' چھیڑ چھاڑ' شہوانی امنگ اور ولولے کو روکتا ہے۔ اس لئے شہوت کمزور اور نتیجتاً اولاد کمزور ہوتی ہے جبکہ اجنبی فریقین میں اس کے برعکس معاملہ ہوتا ہے۔

ایک انگریز محقق لکھتے ہیں کہ بچپن سے ہی ساتھ ساتھ زندگی بسر کرنے والے انسانوں کے درمیان شہوانی احساسات (Erotic Feelings) غیر معمولی طور پر مفقود ہوتے ہیں بلکہ جب مباشرت کے فعل کے متعلق خیال کیا جائے تو دیگر بہت سے معاملات کی طرح جنسی بے توجہی (Sexual Indifference) نفرت کے پورے احساس کے ساتھ اجاگر ہوتی ہے۔ جو لوگ بچپن ہی سے ساتھ ساتھ اکٹھے رہ رہے ہوں' وہ اصولی طور پر نزدیکی رشتہ دار ہوتے ہیں۔ لہٰذا ان میں ایک دوسرے سے جنسی تعلقات پیدا کرنے سے نفرت محرمات کے درمیان مباشرت سے ممانعت کے رواج (Taboo) اور قانون کی پابندی کے سبب ہے۔ اس سلسلے میں بعض دیگر ماہرین نے بھی اپنے تجربات بیان کئے ہیں۔

ماہر جنسیات ڈاکٹر ہیولاک ایلس لکھتا ہے کہ ایک جگہ اکٹھے پروان چڑھنے والے لوگوں کے تمام بصری' سمعی اور لمسی (Vision, Hearing & Touch) حواس مسلسل استعمال سے ست (ڈل) ہو جاتے ہیں اور ان لوگوں میں باہم محبت و عشق' جنسی بیداری اور شہوانی جوش و خروش سے محرومی' بے توجہی اور بے رغبتی پیدا ہو جاتی ہے بلکہ ایک سکول میں اکٹھے تعلیم پانے والے لڑکوں اور لڑکیوں میں شہوانی احساسات کا فقدان ہوتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ فن لینڈ کے سکول کی ہیڈ مسٹریس نے ایک دفعہ بذریعہ خط یہ بات لکھی تھی کہ سکول کے نوجوان لڑکوں نے بتایا کہ ان کو بھی یہ خیال نہیں آیا کہ وہ کسی ایسی لڑکی سے شادی کریں گے جو ان کی کلاس فیلو (ہم جماعت) ہو۔ بعض لڑکوں نے کہا کہ ہمارے اپنے سکول کی لڑکیاں پھوہڑ اور جعلی یا بدصورت (Ugly) ہیں جبکہ دوسرے سکولوں کی لڑکیاں اصلی (Real) یعنی خوبصورت اور دیدہ زیب ہیں۔ وہ اپنی کلاس کی لڑکیوں کی طرف التفات نہیں کرتے مگر وہ دیگر کلاسوں کی لڑکیوں کے متعلق بہت شہوانی احساسات رکھتے ہیں۔

مراکش کے بربر قبیلے (Berber) کے ایک استاد سے جب پوچھا گیا کہ کیا ان کے قبیلے

میں کزنوں سے شادی کی جاتی ہے تو اس نے برملا کہا کہ تم کو اس لڑکی سے کیسے رغبت اور محبت ہو سکتی ہے جو ہمیشہ تمہاری نظروں کے سامنے رہی ہو۔ ایک ماہر ادیب لکھتے ہیں کہ نیوزی لینڈ کے موری (Maori) قبیلے کے نوجوان بھائی بہنیں ہمیشہ ایک ہی بستر پر اکٹھے سوتے ہیں۔ جیسے وہ بچپن سے ہی سویا کرتے ہیں نہ صرف بغیر کسی گناہ کے ارتکاب کے بلکہ بغیر کسی اس قسم کے خیال کے بھی۔ عربی میں ایک مشہور کہاوت ہے کہ نئے شخص یا اجنبی سے ہی آنکھ بھرتی ہے یا نیا چہرہ ہی نرالا اور دل موہ لینے والا ہے۔ اس لئے اجنبی سے شادی بہتر ہوتی ہے۔ ان ماہرین کا کہنا ہے کہ نچلے درجے کے جانوروں میں بھی یہی ہے کہ ساتھی جانور باہم شہوت بھڑکانے میں ناکام رہتے ہیں اور اجنبی جانور کو جنسی تسکین کے لئے تلاش کرتے ہیں۔ مثلاً" فاختہ قسم کے پرندوں (Doves) کے ماہر نے بتایا کہ ایک ہی گھونسلے میں نر مادہ شاذ و نادر ہی ملاپ کرتے ہیں گویا ایک ہی گھونسلے میں پروان چڑھنے والے ان پرندوں میں باہم ملاپ ممنوع ہے۔ شہد کی مکھی اس مقصد کے لئے چھتے سے باہر اڑ جاتی ہے۔ پردار چیونٹیاں عروسی پرواز کر کے دوسرے جھنڈ (Swarm) میں شامل ہو جاتی ہیں۔ پالتو ساتھی جانوروں میں جنسی خواہش ست (ڈل) ہو جاتی ہے اور وہ اجنبیوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ ایک ماہر مونٹیگنی کو گھوڑوں کے اصطبل کے سائیس نے بتایا کہ ایک ساتھ پروان چڑھنے والے گھوڑے اور گھوڑیاں کبھی باہم التفات نہیں کرتے مگر اجنبی گھوڑے کو کسی اجنبی گھوڑی کے پاس لایا جائے تو شہوت سے مغلوب ہو کر ہنہناتا ہے' بیتاب اور مضطرب ہو جاتا ہے۔ بعض ماہرین نے کتوں' بطخوں وغیرہ کے متعلق بھی ایسے ہی تجربات بیان کئے ہیں۔

اکثر ماہرین کا یہ بھی خیال ہے کہ ایک ہی خون والے رشتہ دار افراد' جیسے پہلے عم زاد (فسٹ کزن) اور دوسرے عم زادوں (سیکنڈ کزنز) کی شادیوں کے نتائج آئندہ نسلوں میں ہر جسمانی نقص کو قائم رکھتے ہیں۔ بلکہ ان میں شدت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ خاندانی کوتاہیاں' کمزوریاں یا نقائص جو زیادہ اہم نہیں ہوتے' قریبی رشتہ داروں کی شادی سے مستحکم ہو جاتے ہیں اور پھر آگے چل کر اصل مرض کی تکمیل کر دیتے ہیں۔ مثلاً" جن خاندانوں میں تپ دق (ٹی بی) ہو تو یہ پیدا ہونے والے بچوں میں منتقل ہو کر کسی انتہائی تباہ کن مرض کی بنیاد بن جاتی ہے اور جسم بری طرح اس کا شکار ہو جاتا ہے۔ دق کے علاوہ آباؤ اجداد سے آیا ہوا کوئی جلدی مرض (Skin Disease) بڑی تیزی سے بچوں میں منتقل ہونے کا رجحان رکھتا ہے۔ اسی طرح بچوں کی ایک بڑی تعداد جو اعضائے حواس (Senses) کے نقائص کے ساتھ اندھی' بہری' گونگی وغیرہ پیدا ہوتی ہے۔ قریبی رشتہ داروں کی باہم

شادی کا شاخسانہ ہوتی ہے۔ ایک ماہر یقین سے کہتے ہیں کہ اولین عم زادوں (فرسٹ کزنز) کی باہمی شادی بلاشبہ پیدائشی گونگے بہرے بچوں کی پیدائش کا ایک بڑا سبب ہے اور اس سے اکثر نظر اور ذہن متاثر ہوتے ہیں یعنی بچے زیادہ تر اندھے اور ذہنی طور پر معذور پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً "ایک قریبی رشتہ دار جوڑے کا مرد مزدور تھا اس کے ۹ بچوں میں سے ۸ گونگے اور بہرے تھے اور وہ جسمانی طور پر اتنے کمزور تھے کہ تین بچے چل پھر بھی نہ سکتے تھے۔ حالانکہ یہ بچے جڑواں (توام) بھی نہ تھے اور الگ الگ پیدا ہوئے تھے۔ ایک اور شخص کے ۸ میں سے ۴ بچے معذور تھے۔ ان میں سے ایک بچہ گونگا' بہرہ اور کمزور نظر والا تھا۔ دوسرا بچہ گونگا' بہرہ اور اندھا تھا۔ دو بچے گونگے' بہرے اور احمق (Idiotic) تھے۔ یہ اس قسم کے واقعات ہیں جو خونی رشتہ داروں میں شادیوں کے خطرے سے خبردار کرتے ہیں۔

امریکی ایسوسی ایشن برائے جدید سائنس کی ایک حالیہ رپورٹ (۱۹۹۷) میں ہے کہ "قریبی رشتہ داروں (چچا' ماموں' پھوپھی' خالہ زاد) کی شادیوں سے سماجی اقتصادیات سے زیادہ ثقافتی نقصانات ہوتے ہیں' جبکہ ان سے صحت پر بھی منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ چنانچہ امریکہ میں نہ صرف ان شادیوں پر پابندی ہے بلکہ بعض ریاستوں میں ان کو جرم سمجھا جاتا ہے اور خلاف ورزی کرنے والوں کو جرمانے کیے جاتے ہیں۔ امریکی سائنس دانوں کے مطابق قریبی رشتہ داروں کے مابین شادیوں سے بچوں میں پیدائشی اندھے پن اور بہرے پن کے خطرات کے علاوہ بچوں میں ذہانتی نسبت یا عقلی معیار (Intelligence Quotient) بھی کمزور ہوتا ہے نیز ۱۶ فیصد بچے ۱۱ سال کی عمر کو پہنچنے تک موت کا شکار ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات ۱۶ فیصد نوجوان ۱۳ سے ۲۲ سال کی عمر میں مر جاتے ہیں۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے۔ اس کے باوجود امریکہ سمیت مغربی ممالک میں قریبی رشتہ داروں میں شادیوں کا رواج بڑھ رہا ہے۔

اس کے برعکس ماہرین کے ایک طبقے کا قول ہے کہ خونی رشتہ داروں کی باہم شادی بذاتِ خود کسی قباحت کا باعث نہیں بنتی۔ جدید تحقیقات کے مطابق دراصل جو ان میں برائی پیدا ہوتی ہے۔ وہ محض رشتہ داری کی وجہ سے نہیں ہوتی بلکہ ناموزونیت کے باعث پیدا ہوتی ہے۔ یعنی دماغ یا جسم کا کوئی قابلِ اعتراض نقص یا نمایاں کیفیت جو مرد عورت دونوں میں پائی جاتی ہو۔ یقینی طور پر جنین بچے میں دوگنی ظاہر ہوگی۔ اس لئے ان دونوں کی شادی ناموزوں ہوگی۔ وہ خاندان جن کے افراد میں غیر معمولی طور پر اچھی چیزیں یا "جوہر" موجود ہوتے ہیں۔ ان میں باہم شادیوں سے

"جوہر" مزید تواتر کے ساتھ بڑھتے ہیں۔ یعنی جن خاندانوں میں صحت مند اور اعلیٰ صفات کے لوگ پیدا ہوتے ہیں۔ ان میں عمزادوں کی شادیوں سے اعلیٰ نسل کے 'بہترین صفات کے مالک اور ذہین بچے پیدا ہوتے ہیں کیونکہ ان میں ماں باپ کی طرف سے اعلیٰ جین دوگنی تعداد میں جمع ہوجاتے ہیں اور تواتر سے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ بعض ایسے خاندانوں میں نسل در نسل خون کے رشتوں میں شادیاں ہوتی چلی آ رہی ہیں اور نتائج بے حد عمدہ اور قابل تعریف نکلے ہیں۔ مثلاً "دہلی کے شیخ الحدیث اور مفتیوں کے خاندان' علماء' حکیموں اور قاضیوں کے خاندان وغیرہ جہاں ذہانت اور خاندانی خصوصیات محض اس وجہ سے برقرار ہیں کہ اپنے ایک کنبہ میں شادیاں ہوتی رہی ہیں اور طباعی یا نسلی خصوصیات "ضرب" کھاتی چلی جاتی ہیں۔ "تقسیم یا نفی" واقع نہیں ہوتی۔ یعنی اعلیٰ ذہانت' فطانت' مصوری' موسیقی' فنکاری' شاعری وغیرہ صفات ماں باپ دونوں کی طرف سے متواتر اولاد میں چلی جاتی اور ان کو "جوہر قابل" بنا دیتی ہے۔

قدیم تاریخ شاہد ہے کہ قدیم مصریوں اور عبرانیوں میں خونی رشتہ داروں کے مابین شادیوں کا عام رواج تھا اور ان سے نہایت عمدہ نتائج بر آمد ہوئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جو عہد قدیم کے بہت بڑے انسان تھے۔ اسی قسم کی قریبی شادی سے پیدا ہوئے۔ انجیل میں اور بھی اس کی کئی مثالیں ملتی ہیں جن میں قریبی رشتہ داروں سے اعلیٰ نسل پیدا ہوئی۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی اولین عم زاد (فرسٹ کزن) حضرت راحیل علیہا السلام والدہ حضرت یوسف علیہ السلام سے اور حضرت لیاہ علیہا السلام سے شادی کی تھی' ان سے بڑی اعلیٰ اور شجاع اولاد پیدا ہوئی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی فرسٹ کزن (چچا زاد بہن اور عیسائیوں کے نزدیک سوتیلی بہن (Half-Sister) جن کے ماں یا باپ ایک ہی ہوں)' حضرت سارہ علیہا السلام سے شادی کی تھی جن سے حضرت اسحاق علیہ السلام پیغمبر خدا پیدا ہوئے۔ حضرت عمران نے اپنی چچی سے شادی کی اور وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام' حضرت ہارون علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام کے باپ دادا (Sire) تھے۔ قدیم مصر کے شاہی خاندانوں میں بھائی اور بہنوں کے درمیان شادیوں سے شاہی نسل پیدا کرنے کا رواج تھا۔ ملکہ قلوپطرہ (Cleopatra) ایسی ہی بھائی بہنوں کی ۶ نسلوں کی شادی سے پیدا ہوئی تھی' وہ بڑی کامیاب ملکہ تھی۔

سب سے بڑھ کر یہ بات ہے کہ دینِ فطرت اسلام نے قریبی عم زادوں کی شادیوں کو ممنوع قرار نہیں دیا۔ اس لئے یہ بالکل صحیح اور اصولِ فطرت کے عین مطابق ہے۔ اسلام نے جن

محرمات سے شادی کو ممنوع قرار دیا ہے'ان کے علاوہ جس سے چاہیں اپنی موزونیت کو مدنظر رکھ کر شادی کی جا سکتی ہے۔

اگر کوئی چیز ناموزوں نہ ہو تو بہترین نتائج نکل سکتے ہیں' پھر قریب ترین عزیز جیسے چچا کا پہلوٹھی کا لڑکا' اور تایا کی پہلوٹھی کی لڑکی ایک دوسرے کے لئے بہترین جوڑا ہوتے ہیں۔ بلکہ ایک بالکل غیر و اجنبی جوڑے کے مقابلے میں پہلوٹھی کے ان عم زادوں میں شادی بہترین نتائج کا موجب ہوگی۔ یاد رہے کہ نسلی وراثت کا قانون جو اولاد پر منتقل اور منتج ہوتا ہے۔ دو طرفہ ہے' یکطرفہ نہیں ہے۔ صحت' خوبصورتی' ذہانت' دماغی افتاد' عمدہ خصائل اور اخلاقی اوصاف یقیناً اولاد میں دوگنے پیدا ہوں گے بشرطیکہ یہ صفات اور جوہر ماں باپ دونوں میں موجود ہوں' بالکل اسی طرح بیماریاں' جسمانی عیب' پاگل پن' بے عقلی' بے شرمی اور بد اخلاقیاں بھی دوگنی بچوں کو ودیعت ہوں گی' خواہ ماں باپ قریبی رشتہ دار ہوں یا بالکل اجنبی' قدرت کا قانون دونوں کے لئے یکساں اور ہموار ہے۔ پس جو چیز شادی کرنے سے پہلے ذہن میں آنی چاہئے' وہ یہ نہیں ہے کہ وہ آپس میں قریبی عزیز ہیں بلکہ یہ کہ وہ طبیعت' مزاج' جسم اور دماغی و اخلاقی لحاظ سے موزوں جوڑا ہیں یا نہیں۔ لوگ اسی کو "سنجوگ" اور "سہاگ" کہتے ہیں۔ اگر موزوں جوڑا ہیں' خواہ وہ قریبی رشتہ دار ہوں یا اجنبی' تو ان کی اولاد ذہین' فطین' حسین' صحت مند اور قابلِ دید ہوگی۔

شادی کے لئے بیوی (CHOICE OF WIFE)

امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی معرکتہ الآراء کتاب "احیاء العلوم" میں لکھا ہے کہ شادی کے لئے عورت میں آٹھ خوبیاں ہونی چاہئیں۔ (i) خوب صورت' حیادار' پردہ دار ہو۔ (ii) خنس مکھ' خوش اخلاق اور سلیقہ شعار ہو۔ (iii) نیک سیرت' وفادار اور دیندار ہو۔ (iv) کم مہر والی' سمجھ دار اور کفایت شعار ہو۔ (v) کنواری' نوجوان' تعاون پسند' ہوشیار ہو۔ بیوہ اور بوڑھی نہ ہو۔ (vi) عالی نسب یعنی اعلیٰ حسب نسب والی' تعلیم یافتہ اور دیانت دار ہو۔ نیک بخت' معزز خاندان سے ہو۔ (vii) اپنی قریبی رشتہ دار نہ ہو۔ (viii) بانجھ نہ ہو' صاحب اولاد ہو۔

امام موصوف رحمتہ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں کہ چھ قسم کی عورتوں سے شادی نہ کرنی چاہئے۔

۱۔ انانہ: جو دائم المریضہ ہو' ہر وقت کراہتی رہے اور آہ آہ' ہائے ہائے کرتی رہے'

اپنے سر کو پٹی یا دوپٹے سے باندھے رکھے کہ ایسی عورت میں کچھ برکت نہیں بلکہ نحوست پھیلاتی ہے۔

۲۔ منانہ : جو شوہر پر احسان جتاتی رہے کہ میں نے تیرے لئے یہ کیا' وہ کیا۔ حیلہ باز' متکبر ہو۔

۳۔ حنانہ : وہ بیوہ عورت جو پہلے شوہر اور اس کی اولاد پر فریفتہ رہے۔ ان کے گن گاتی اور ان کو یاد کرتی رہے۔

۴۔ براقہ : جو دن رات فیشن پرستی اور بناؤ سنگھار (میک اپ) میں لگی رہے یا آئینہ کے سامنے بیٹھی رہے یا معمولی باتوں پر روٹھ جائے اور اکیلے کھائے پئے' ہر چیز سے اپنا حصہ وصول کرے' نازو ادا والی' نخرے باز اور عشوہ طراز ہو۔

۵۔ حداقہ : جو حریص اور لالچی ہو۔ جو چیز دیکھے' اس کی خواہش کرے۔ شوہر سے ہر وقت کوئی نہ کوئی مطالبہ کرتی رہے۔ بازار سے سرخی پاؤڈر خرید کر لائے' کھانے پینے کی اشیاء' قیمتی لباس اور زیورات وغیرہ خریدنے کے مطالبات جاری رکھے۔

۶۔ شداقہ : جو بہت باتونی اور جھگڑالو ہو۔ ہر وقت بک بک جھک جھک کرتی رہے۔ گھر بار' اولاد' قسمت سب کو کوستی رہے اور معمولی باتوں پر جھگڑا کرنے سے باز نہ آئے۔

شادی کا مرضیاتی پہلو : شادی سے خوف :

بعض لوگوں' مردوں یا عورتوں کو شادی کرنے سے خوف آتا ہے' جسے شادی کا لایعنی خوف (فوبیا۔Phobia) کہتے ہیں۔ اس کا تفصیلی ذکر ہماری کتاب "نفسیاتی بیماریاں اور ان کا علاج" میں دیکھئے۔ کبھی انسان کے شعور پر بلاوجہ کوئی خوف مسلط ہو جایا کرتا ہے۔ ایسا ہی ایک شادی کا خوف ہے۔ مندرجہ ذیل ایک کیس سے اس کی وضاحت ہوتی ہے۔

کیس نمبر ۱ : ایک دوشیزہ لکھتی ہے "مجھے شادی کے محض خیال سے ہی شدید الجھن ہوتی ہے جو اکثر نفرت میں بدل جاتی ہے۔ جب کوئی میری شادی کی بات کرتا ہے تو میرے تن بدن میں آگ سی لگ جاتی ہے۔ جی چاہتا ہے کہ اس کو سخت سے سخت جواب دوں' اسی کشمکش میں لوگوں کے ساتھ بدتمیزی بھی سرزد ہو جاتی ہے۔ جب میرے لئے کوئی رشتہ آتا ہے تو عام لڑکیوں کے برعکس میں سخت پریشان اور بے چین ہو جاتی ہوں۔ ساری خوشی غم میں بدل جاتی ہے۔ بار بار رونے کو جی چاہتا ہے گھر والوں کے ڈر سے بڑی مشکل سے اپنے جذبات پر قابو میں رکھتی ہوں۔ شوہر' سسر' ساس' نند' دیور

کے الفاظ سنتی ہوں تو گھن آتی ہے اور طبیعت سخت بیزار ہو جاتی ہے۔ جب کہیں والدین رشتہ طے کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو میں رشتہ نہ ہونے کی دعائیں کرتی ہوں۔

کیس نمبر ۲ : ایسے ہی بعض شرمیلے' بزدل مردوں کا حال ہے۔ ایک انجینئر شادی سے اس قدر خوفزدہ تھا کہ عورت اور شادی کے نام سے تھر تھر کانپنے لگتا۔ اس نے ساری عمر شادی نہ کی۔ اس کے نوکر نے بتایا کہ اس کے صاحب نے پیرس سے ربڑ کی عورت منگوا رکھی ہے۔

علاج:

☆ شادی کا محض خیال ہی ناقابل برداشت ہو (Wedlockphobia): (۱) پلساٹیلا (۲) لیکے سس۔ پکرک ایسڈ۔

☆ مرد کو عورت سے نفرت اور شرم ہو (Androphobia / Apandria) بزم اپوا یا محفلِ نسواں میں شریک نہ ہو سکے' بلکہ عورت سے شادی کے خیال سے ہی الجھن اور گھبراہٹ ہونے لگے: (۲) پلساٹیلا۔ ڈائیسکوریا۔ لیکے سس (۳) مونیا کارب۔ پٹیشیا۔ نیٹرم میور۔

☆ مرد کو عورتوں سے قدرتی نفرت اور خوف آئے' لہٰذا شادی نہ کر سکے (Gynephobia): (۲) پلساٹیلا۔

☆ اپنی ہی جنس سے نفرت ہو' عورت کو عورتوں سے اور مرد کو مردوں سے: ریفے نس۔

☆ متضاد جنس سے نفرت' مرد کو عورت سے اور عورت کو مرد سے شدید نفرت ہو' جس سے دونوں شادی نہ کریں: (۲) پلساٹیلا (۳) سلفر۔ لائکو+

☆ مردہ دلی ہو' مرد کو عورت سے اور عورت کو مرد سے لاپروائی (Indifference) پیدا ہو گئی ہو' لہٰذا شادی نہ کرے: تھوجا۔

☆ مرد بے حد شرمیلا (Shy)' بزدل اور ڈرپوک۔ عورت اور شادی کا نام بھی نہ سن سکے' پریشان ہو جائے: (۱) پلساٹیلا CM

تفصیلات ادویہ :

پلساٹیلا ۔ CM : شادی سے نفرت پلساٹیلا کی زبردست علامت ہے۔ مرد نہ صرف

شرمیلا اور بزدل ہوتا ہے بلکہ اس کے دل میں یہ موہوم بات بری طرح جم جاتی ہے کہ بیوی سے مباشرت کرنا نہایت گندہ اور مکروہ فعل ہے۔ لہٰذا وہ شادی کرنے سے گریزاں اور متنفر ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی نوجوان لڑکی کسی مرد کی موجودگی کو خطرناک سمجھتی ہے۔ اگرچہ وہ بہت نرم مزاج کی' خوش اخلاق' فرمانبردار اور ہنس مکھ یا اشکبار ہوتی ہے۔ تاہم اس میں نمایاں چڑچڑا پن ہوتا ہے۔ اگرچہ جھگڑالو نہیں ہوتی تاہم نہایت زود رنج اور تنگ مزاج ہوتی ہے اور اس کو شادی کا محض خیال ناقابل برداشت ہوتا ہے۔ (اگر وہ حاسد' بد اخلاق اور خود پسند ہو تو لیکے سس)

لیکے سس IM : اس دوا کا مریض خود پسندی' خود نمائی یعنی تکبر اور نرگسیت کا بری طرح شکار ہوتا ہے۔ وہ اپنے متعلق خوش فہمی یا غلط فہمی میں مبتلا ہوتا ہے۔ بغض' کینہ' حسد' سنگدلی اور انتقام لینے کی سب باتیں اس میں یوں ہوتی ہیں . . . . . . ہن کی مختلف شکلیں ہیں۔ خود غرضی' اپنی ذات سے عشق (نرگسیت)' ذہنی خلل سے لے کر پاگل پن تک کی حالت اس میں پائی جاتی ہے۔ لہٰذا وہ کسی "جیون ساتھی" و بیچ سمجھتا ہے . . شادی کے فقط خیال کو بھی برداشت نہیں کر سکتا۔

پکرک الیسڈ ۲۰۰ : مریض دماغی کمزوری اور ذہنی الجھنوں کا بری طرح شکار ہوتا ہے۔ ذرا سی دماغی محنت' پڑھنے لکھنے' سوچنے یا کسی کام سے تھک کر چور ہو جاتا ہے۔ سر درد' اعضا میں بھاری پن' چکر آنے لگتے ہیں۔ لہٰذا وہ شادی کی ذمہ داریوں سے گریز اور نفرت کرتا ہے اور اس سلسلے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔

☆ ☆ ☆

باب 9

مباشرت۔جماع،جنسی فعل،وظیفہ زوجیت

(COITION/COITUS/SEXUAL ACT/ S. INTERCOURSE)

تمام زندہ اشیاء (حیوانات ونباتات) میں مباشرت (ملاپ) کا عمل سب سے اہم ہے جس سے زندگی قائم ہے۔ ملاپ یا مباشرت کے لئے قدرت نے نر اور مادہ کو جنسی اعضا دیئے ہیں۔ان اعضاء کے فعل یا اختلاط میں بیک وقت "دو اور لو" (Give & Take) کا اصول کارفرما ہے۔ نر کے اعضائے جنسی "دیتے" اور مادہ کے "لیتے" ہیں۔ ہمارے اس "لین دین" کے عمل کو "عمل مباشرت" کہتے ہیں جو زندگی کے سلسلے کو نسل در نسل قائم رکھنے کا ذریعہ ہے۔

قدرت نے مباشرت کو لطف بخش اور پُرکیف اسی لئے بنایا ہے کہ سلسلۂ افزائش نسل بخوبی اور باآسانی جاری رہے۔ انسان تو انسان، حیوان بھی ملاپ کرنے پر بہت حظ اور لطف محسوس کرتے ہیں، یہ افزائش نسل کا سلسلہ صدیوں سے چلا آرہا ہے۔ زمانہ قدیم میں تو بانجھ عورت کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا اور جو مرد اولاد پیدا کرنے کے قابل نہ ہوتا تھا، اسے طنز و طعن کے تیروں سے چھلنی ہونا پڑتا۔ مگر اب گذشتہ نصف صدی سے یہ نظریہ "منصوبہ بندی" مہم کے سبب کافی تبدیل ہوتا جارہا ہے اور بے اولاد ہونا عیب نہیں رہا بلکہ خود حمل قرار نہ پانے کی تدابیر اختیار کی جاتی ہیں۔ مانع حمل آلات اور ادویات استعمال کی جاتی ہیں۔ یعنی شادی کا مقصد خصوصاً مغربی دنیا میں اولاد پیدا کرنا نہیں سمجھا جاتا بلکہ مباشرت کو حظ اور لذت کے حصول کے لئے بے تحاشا کیا جاتا ہے۔ جس سے انسانی اقدار اور اوصاف بُری طرح متاثر ہو رہے ہیں۔

ماحول :

شادی کے بعد مباشرت کوئی ایسا فعل نہیں ہے' جسے کھلے عام کسی بھی جگہ کیا جاسکے ورنہ اس سے حیوانی ذہن کی غمازی' ذہنی واخلاقی پستی اور بے عقلی کی عکاسی ہوتی ہے بلکہ یہ فعل عقل و خرد' شرم وحیا اور غیرت کا متقاضی ہے۔ ایک ذاتی معاملہ ہے' جس کے لئے مناسب موقعہ' ماحول اور جگہ حاصل ہونی چاہئے۔ کیونکہ اس سے جھجک' مداخلت یار کاوٹ کا اندیشہ نہیں ہوتا۔ مباشرت کی جگہ کا محفوظ' ماحول پُرکشش اور معطر ہونا چاہئے۔ ایسا ماحول قدرتی طور پر جنسی جذبات میں بیداری اور تلاطم پیدا کرتا ہے اور مسرت آفرین ہوتا ہے۔ جہاں تک ممکن ہو مباشرت اندھیرے میں یا مدھم روشنی میں کرنی چاہئے تاہم یہ مرد اور عورت دونوں کی پسند اور ذاتی دلچسپی کا معاملہ ہے۔ حدیث مبارکہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روشنی یا دن کے اجالے میں مباشرت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

سہاگ رات :

ہمارے معاشرے میں شادی کے بعد اکثر دولہا اور دلہن کی پہلی ملاقات شب زفاف یا سہاگ رات کو حجلۂ عروسی میں ہوتی ہے۔ اسی رات نوجوان لڑکا اور لڑکی اپنی حقیقی جنسی زندگی کا آغاز کرتے ہیں اور باہم جسمانی قربت حاصل کرتے ہیں۔ یہ لمحات ان کی آئندہ زندگی کے لئے اہم اور فیصلہ کن ہوتے ہیں۔ شب عروسی یا سہاگ رات میں حتی الامکان ماحول رنگین' دلکش اور خوشبوؤں سے بسا ہوا ہونا چاہئے۔ سہاگ رات کا لفظ ہی ایسا ہے جس سے بے پناہ رنگینی جھلکتی ہے۔ سرور اور خوشی کا فوارہ اچھلتا ہے اور دلکشی نمایاں ہوتی ہے۔ جنسی امنگ اور ولولہ پیدا ہوتا ہے۔ خوشبو خصوصاً "مشک کی خوشبو جنسی جذبات میں تڑپ اور شدت پیدا کرتی ہے۔

حجلۂ عروسی میں ایسا پُرکیف ماحول نئی نویلی دلہن کو ایک عجیب قسم کا گہرا ذہنی سکھ اور راحت مہیا کرتا ہے اور یہی راحت محبت کو جنم دیتی ہے۔ یہ مسرت آمیز جذبوں کا باعث بنتی ہے اور تسکین سے ہمکنار کرتی ہے۔ بیوی بن کر مرد کے گھر آنے والی لڑکی اس گھر اور شوہر کے لئے نئی اور اجنبی ہوتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ مرد پریم بھرے سلوک کے ذریعے اس کے ارمانوں سے مچلتے اور دھڑکتے دل میں پیار اور اعتبار کے جذبات پیدا کرے۔ پیار بھری دل لگی اور مزاحیہ باتوں سے اُنس اور اپنائیت کا جذبہ پیدا کر کے اس کی جھجک اور حجاب کو دُور کرے۔ یاد رہے کہ کوئی بھی

دلہن یہ ہرگز نہیں چاہتی کہ پہلی ملاقات پر اس کا شوہر ایک بدقماش' نشہ باز یا شرابی لعنتی کے رُوپ میں اس کے سامنے پیش ہو بلکہ نفاست پسند اور نازک مزاج بیوی تو ایک تمباکو نوش شوہر کی بدبُو سے بھی سخت نفرت اور گھبراہٹ محسوس کرتی ہے اور ایسے شوہر کو ساری عمر کا "جان کا روگ" سمجھتی ہے۔ اکثر ذہنی کشمکش میں مبتلا ہو کر دائمی مریضہ بن جاتی ہے۔ (دیکھئے کیس ہماری کتاب "درد اور درماں" میں)

حجلۂ عروسی میں مرد اپنی رفیقہ کے جسم کو حاصل کرنا چاہتا ہے۔ مگر وہ جھجک اور شرم محسوس کرتی ہے۔ شرمیلی ہونے کی وجہ سے "نہ نہ" کرتے ہوئے بھی اپنا جسم اسے سونپ دیتی ہے۔ اگر دونوں بیوی اور شوہر کو جنس (Sex) کی صحیح تعلیم حاصل ہے تو وصل کے یہ پریم بھرے لمحے ان کو لطف و راحت اور کامیابی کے احساسات سے لبریز کر دیتے ہیں لیکن جنس کی آگاہی سے اگر وہ محروم ہوں تو یہ لمحات بوجھ بن سکتے ہیں اور ان کی جنسی زندگی کا آغاز ہی مایوسی اور بے اعتمادی سے ہوتا ہے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جنسی تعلیم سیکھنے کی کوئی ضرورت نہیں' فطرت خود ہی سکھا دیتی ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔ جنسی معلومات حاصل نہ ہونے کی صورت میں انسان پوری مسرت حاصل نہیں کر سکتا اور نہ ہی سہاگ رات کے اور بعد ازاں جنسی زندگی کے تقاضوں سے عہدہ برآ ہو سکتا ہے۔

جنسی فعل میں مرد عموماً عورت کا جسم حاصل کرنے کے لئے جلد بازی کرتا ہے جبکہ عورت میں پیش رفت آہستہ آہستہ ہوتی ہے۔ اگر مرد صبر و تحمل سے کام نہ لے اور حیوانوں کی طرح جلد بازی سے کوُد پڑے تو عورت کے دل و دماغ کو سخت ٹھیس پہنچتی ہے اور اس کے جذبات کے نازک آبگینے چکنا چور ہو جاتے ہیں۔ جلد بازی سے حقیقی جنسی لطف بھی حاصل نہیں ہوتا اور یہ کھیل فی الفور ختم ہو جاتا ہے چنانچہ یہ جلد بازی بہت مہنگی پڑتی ہے۔

کبھی سہاگن میں خاص قسم کی جھجک یا حجاب ہوتا ہے یا وہ ناز و نخرے والی ہوتی ہے' چنانچہ وہ انکار یا مزاحمت بھی کرتی ہے اور ساتھ ساتھ پیش قدمی بھی کرتی ہے۔ جنسی کھیل اور محبت بازی میں عورت کا ناز و نخرہ اور دلبرانہ ادائیں بہت اہم ہوا کرتی ہیں۔ اس کا عارضی انکار آتش شوق کو بھڑکا دیتا ہے۔ مرد میں چھا جانے کا اور عورت میں خود سپردگی کا احساس پیدا ہونے لگتا ہے۔ دونوں ایک مقناطیسی کشش سے ایک دوسرے کی طرف کھنچے چلے جاتے ہیں اور بالآخر ہم آغوش ہو جاتے ہیں۔ یہ افزائش نسل کے لئے بار آوری (Fertilization) کا ذریعہ ہوتا ہے' جو معاشرے کی اہم ضرورت ہوتی ہے۔

جس طرح تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے اسی طرح کامیاب مباشرت میں بھی دو طرفہ تعاون ضروری ہے۔ اگرچہ جنسی تعلقات قائم کرنے اور کامیاب بنانے کے لئے مرد کی ذمہ داری زیادہ ہے اور اسی کو اس فعل میں زیادہ سرگرم عمل ہونا پڑتا ہے مگر عورت کے تعاون کے بغیر نہ تو یہ سلسلہ جاری رہ سکتا ہے اور نہ کامیاب ہو سکتا ہے لہٰذا جائز اور مناسب بات یہی ہے کہ کامیاب جنسی تعلقات کے لئے عورت خاموش تماشائی بن کر نہ رہے بلکہ مرد کو بھرپور جنسی تعاون فراہم کرے۔

جنسی فعل (مباشرت) ایک دوڑ (Race) کی طرح ہے۔ دونوں بھاگنے والے شانہ بشانہ یکساں رفتار سے تیز دوڑتے ہوئے ایک ہی منزل تک اکٹھے پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مرد چونکہ فطری طور پر تیز دوڑنے والا ہے اور عورت کمزور بھی ہوتی ہے۔ خصوصاً پہلی رات کو نئی نویلی دلہن اس دوڑ میں بالکل ناتجربہ کار ہوتی ہے۔ اس لئے اکثر پیچھے رہ جاتی ہے جبکہ مرد بہت آگے نکل جایا کرتا ہے۔ لہٰذا مرد اگر اپنے ساتھی کو ساتھ لے کر منزل پر پہنچنا چاہتا ہے تو اس کی خاطر اپنی رفتار کو کم کرے یا رک رک کر اس کو بھی ساتھ لے کر چلے۔ پھر زندگی کی اگلی دوڑوں میں وہ اتنی مہارت حاصل کر لیتی ہے کہ اس کا ساتھ بخوبی دے سکے۔

اچھی اور سمجھ دار عورتیں ساری زندگی اپنے مرد کو بھرپور اور پُرخلوص تعاون دے کر زندگی کو خوشگوار اور گھریلو ماحول کو شاندار بنائے رکھتی ہیں۔ خوش بخت اور خوش خلق بیویاں ہر ہفتے ایک دو بار مباشرت کا موقعہ خود ہی فراہم کر کے اپنے شوہر کی محبوبہ اور شاہراہ زندگی کی بہترین ہم سفر ثابت کرتی رہتی ہیں۔ مگر بعض پھوہڑ عورتیں متاہل زندگی میں جب مباشرت کا موقع میسر آتا ہے تو اسے کھو دینے کی کوشش کرتی ہیں۔ جس سے گھریلو ماحول اکثر تلخ اور دونوں میں باہم ناچاقی رہتی ہے۔

ہر انسان اپنے حالات' اپنی ضروریات' اپنی جنسی خواہشات اور اپنی جسمانی قوت کو مدنظر رکھ کر جتنی بار چاہے' مباشرت کر سکتا ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ دونوں یعنی عورت اور مرد کی رضامندی موجود ہو۔ نئی نئی شادی کے دنوں میں بہت سے نوجوان لڑکے لڑکیاں روزانہ ایک یا زیادہ بار مباشرت کرتے ہیں اور متواتر کئی دنوں تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اس سے ان کی صحت پر کوئی خاص اثر نہیں پڑتا مگر بعد کی زندگی میں عورت کو یونہی کھلونے کی طرح استعمال کرنے سے دونوں کی صحت متاثر ہو سکتی ہے۔ چنانچہ ہفتے عشرے میں ایک دو بار سے زیادہ مباشرت کمزوری اور ضعف باہ وغیرہ کا موجب ہوتی ہے۔ کثرتِ مباشرت سے جب صحت بُری طرح برباد ہو جاتی ہے تو دستِ تاسف ملنا اور ٹھنڈی آہیں بھرنا پڑتی ہیں۔ جس طرح ایک ناسمجھ بچہ کھلونے سے کھیلتا اور اسے توڑتا پھوڑتا ہے

اور آخر کار منہ بسور کر رونے کے لئے بیٹھ جاتا ہے۔

مباشرت کے مراحل

ماہرین نے نارمل طور پر مباشرت کے فعل کو چار مدارج (Stages) یا مراحل (Phases) میں تقسیم کر رکھا ہے۔ (۱) بیداری۔ (۲) دخول۔ (۳) انزال اور (۴) سکون۔ مباشرت کے دوران یہ مراحل خود بخود ایک سے دوسرے میں مدغم ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ان کی تفصیل یہ ہے:

ا۔ بیداری یا نعوظ (AROUSAL/ERECTION)

مباشرت کی ابتدا اس طرح ہوتی ہے کہ شوہر بیوی کی طرف دیکھتا ہے اور بیوی اس کی طرف دیکھتی ہے۔ دونوں کی نظریں ٹکراتی ہیں اور کشش پیدا ہوتی ہے۔ اشارے کنایے سے بات چلتی ہے۔ دلوں میں وصل کی ایک امنگ مچلتی ہے۔ ایک سنسنی خیز احساس جسم کے رگ و ریشہ میں بجلی کی طرح اتر جاتا ہے۔ تمام قسم کے اختلافات بھول جاتے ہیں اور قربت کا جذبہ لہرانے لگتا ہے۔ مرد پہلے ہاتھ بڑھاتا ہے۔ اس مرحلے میں عموماً" شہوت کو جگانے اور بھڑکانے کے لئے ملاعبت (Foreplay/Caress/Fondle) یعنی جنسی کھیل کھیلا جاتا ہے۔ پیار بھری سرگوشیاں ہوتی ہیں۔ پیار سے ایک دوسرے سے بغل گیر ہونا' دبانا' چومنا' ہاتھ پھیرنا وغیرہ سے محظوظ ہوتے ہیں۔ اس طرح مرد بہت جلد جنسی بیداری یا شہوانی جوش حاصل کر لیتا ہے اور فوراً" ہی اس فعل کے لئے تیار ہو جاتا ہے لیکن عورت کی حالت اس کے برعکس ہوتی ہے۔ وہ خود بخود جنسی بیداری (شہوت) محسوس نہیں کرتی اور نہ ہی اس فعل کے لئے کوئی پیش قدمی کرتی ہے بلکہ اس کو جنسی کھیل اور چھیڑ چھاڑ (ملاعبت۔ سیکس تکنیک۔ Sex Technique) کے ذریعے جنسی طور پر بیدار کرنا پڑتا ہے۔ جو ہر شوہر کی ذمہ داری ہے۔ اس کی اہمیت نہ صرف انسانوں میں بلکہ حیوانات خصوصاً" پرندوں مور' لائیر و غیرہ میں بہت زیادہ ہے۔ جو ملاپ سے قبل اپنی مادہ کو مختلف اداؤں' کرتبوں' نغموں اور رقصوں سے اس فعل کے لئے راغب کرتے ہیں۔ اس طرح انسان بھی چھیڑ چھاڑ اور ہنسی خوشی کی مزاحیہ باتوں سے عورت کو گرماتا ہے۔ جنسی کھیل میں پیار بھرے تتلی بوسہ سے لے کر بھرپور بوسہ تک کے بوسوں کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ بوسہ جنسی محبت کے کارواں میں سپہ سالار

کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس سے جنسی بیداری کے علاوہ بے پناہ جنسی لطف اور حظ بھی حاصل ہوتا ہے اور جذبات کے سمندر میں طوفانی لہریں اٹھنے لگتی ہیں۔ جنسی اعضاء میں خون بھر جاتا ہے اور وہ تن کر جنسی فعل کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ بعض غدودوں سے چکنی رطوبتیں خارج ہو کر اعضاء کو تر یا چکنا کر دیتی ہیں تاکہ اس فعل میں آسانی پیدا ہو جائے۔

کبھی بعض عوامل کی بناء پر عورت میں جنسی بیداری انتہا تک نہیں پہنچتی۔ مثلاً" جب اسے کوئی پریشانی ہو یا کوئی صدمہ۔ یا چوٹ آجانے کا خوف ہو۔ بعض شرم و حیا کے باعث اپنے جسم کو کھولنے' دکھانے یا چھونے سے ہچکچاتی ہیں۔ لہٰذا اس عدم تعاون اور مزاحمت سے جنسی بیداری سے محروم ہو جاتی ہیں۔ یا ان کے ذہن میں کوئی خوف کارفرما ہوتا ہے۔ جیسے حمل و زچگی کا خوف' یا جسمانی تکلیف کا خدشہ وغیرہ جو مباشرت کے وقت اس کو جنسی طور پر سرگرم عمل ہونے سے روکتا ہے اور مکمل جنسی بیداری پیدا نہیں ہوتی۔

جنسی مزاج کے لحاظ سے عورتیں الگ الگ قسم کی ہوتی ہیں۔ جنسی خواہش سے لبریز شہوانی مزاج عورت ایک دو منٹ میں ہی مباشرت کے لئے پوری طرح تیار ہو جاتی ہے اور ایسی عورتوں کی تعداد بہت کم ہے۔ عام جنسی خواہش رکھنے والی عورتوں کے ساتھ کم از کم دس پندرہ منٹ تک جنسی کھیل (ملاعبت) جاری رکھنا پڑتا ہے۔ شادی کے فوراً" بعد سہاگ رات یا ایام عروسی کے حالات اور بھی مختلف ہوتے ہیں۔ ان حالات میں عورت کے ساتھ قدرتی طور پر بہت سی وجوہات وابستہ ہو سکتی ہیں مثلاً" ایک نئی زندگی کے آغاز کا احساس' جنسی زندگی سے متعلق حقائق سے لاعلمی' بعض ذہنی و جسمانی غلط فہمیاں' مباشرت کے بارے میں کوئی خوف یا پریشانی وغیرہ۔ ان حالات میں عورت کی فطری شرم اور جھجک بھی شامل ہوتی ہے جس سے وہ مرد کو اپنا تعاون نہیں دیتی۔ لہٰذا انتظار کی گھڑیاں مزید طویل ہو جاتی ہیں۔ ممکن ہے نصف گھنٹہ لگ جائے لیکن اگر پہلی رات کی مباشرت کامیاب ہو جائے تو پھر وہی عورت بعد میں دس بارہ منٹ میں جنسی طور پر بیدار اور مباشرت کے لئے تیار ہو جایا کرتی ہے۔

۲۔ دخول (INTROSMISSION / PENETRATION)

جنسی بیداری کے بعد جب بحر جذبات میں طوفان برپا ہو جاتا ہے تو دخول کا مرحلہ آجاتا ہے۔ دونوں ذہنی و جسمانی طور پر پوری طرح تیار ہوتے ہیں۔ مرد کو دخول کے لئے پہلا قدم اس

وقت آگے بڑھانا چاہئے جب رفیقہ آمادہ اور خواہاں ہو۔ جیسا کہ پہلے بتایا گیا کہ جنسی مزاج کے لحاظ سے تمام عورتیں ایک جیسی نہیں ہوتیں۔ بعض جنسی بیداری (شہوانی لہر) آنے کے باوجود اس کا اظہار نہیں کرتیں۔ بعض میں معمولی سا ردِ عمل ہوتا ہے۔ بعض کسی ادا یا اپنی نازک حرکات سے اس کا اشارہ دیتی ہیں۔ کبھی کوئی بے ساختہ مرد سے لپٹ جاتی اور دخول کے لئے بے حد خواہش مند ہوتی ہے۔ چنانچہ مرد کو دخول کر دینا چاہئے۔ دخول کے بعد مباشرت کے عمل کو سرگرم کرنے کے لئے دھکم پیل یعنی آگے پیچھے دھکیلنے کی حرکات /(Thrusts/To & Fro Movement/ Push & Pull) بہت اہم ہوتی ہیں۔ جس سے لطف دوبالا ہوتا ہے۔

دخول یا مباشرت کے لئے مشرقی اور مغربی دنیا میں بہت سے آسن یعنی طریقے (Attitudes/Positions) رائج ہیں۔ پرانے شاستروں میں کم از کم سو۱۰۰ طریقے بیان کئے گئے ہیں۔ ان میں سے بہت کم، صرف ۱۹ آسن آسان اور قابلِ عمل ہونے کی وجہ سے اختیار کئے جاتے ہیں۔ مگر بحیثیت مجموعی ان تمام طریقوں کو دو مرکزی طریقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ (۱) رُوبرو طریقہ (Face To Face Position/Converse/Venus Observa): اس میں مرد اور عورت دونوں کا منہ آمنے سامنے ہوتا ہے یعنی دونوں کا منہ مخالف سمت میں ہوتا ہے اور (۲) پشت رُو (Face To Back/Averse): اس میں مرد کا منہ عورت کی پشت کی طرف ہوتا ہے۔ جس طرح جانوروں کی دنیا میں یہ طریقہ ہے کہ سب جانور اپنی مادہ کی پشت کی طرف سے ملاپ کرتے ہیں۔ اس میں خرابی یہ ہے کہ فریقین بوس و کنار نہیں کر سکتے، حالانکہ بوس و کنار ہی جانِ وصل ہے۔

انسانوں میں مباشرت کے تمام کے تمام طریقے ان دو بنیادی طریقوں کی ہی مختلف شکلیں ہیں۔ جیسے مرد عورت کا اُوپر نیچے لیٹ کر، کروٹ کے بل لیٹ کر، بیٹھ کر، کھڑے ہو کر، جھک کر، پیچھے کی طرف سے یا کسی اور خاص انداز (Posture) سے جماع کرنا۔ بہتر طریقہ وہی ہے جو آسان ہو جس سے دونوں مرد عورت زیادہ سے زیادہ جنسی لطف حاصل کر سکیں اور ان کو جنسی تسکین بھی حاصل ہو جائے۔ شادی شدہ زندگی کے ابتدائی دور میں دو عام طریقے اوپر نیچے لیٹ کر یا پہلو کے بل لیٹ کر بہتر ہوتے ہیں کیونکہ مرد عورت دونوں محبت کے اس کھیل یعنی بوس و کنار میں پوری طرح حصہ لے سکتے ہیں۔ عموماً اس میں مرد اوپر اور عورت نیچے چت لیٹتی ہے۔ یہ طریقہ قدرے غیر منصفانہ ہے کہ عورت کو مرد کے جسم کا بوجھ سہارنا پڑتا ہے۔ اگر عورت نازک اندام ہو تو مرد کو نیچے اور عورت کو

اُوپر ہونا بہتر ہوتا ہے۔ اس طرح عورت حسب منشا حرکات کر سکتی ہے۔ حمل سے بچنا ہو تو بچ سکتی ہے۔ وہ مرد سے پوری طرح لپٹ سکتی ہے یا گود میں رانوں پر بیٹھتی ہے۔ بعض لوگ اس آسن کو اس لئے ناپسند کرتے ہیں کہ عورت کمتر ہو کر مرد کے اُوپر رہے مگر یہ ایک فرسودہ نظریہ ہے۔ جس کی کوئی وقعت نہیں۔ زندگی کے سفر میں دونوں ہم پلہ لازم و ملزوم اور یکساں قدر و منزلت رکھتے ہیں۔ مغربی دنیا میں عورت مرد کے اوپر لیٹ کر یا گود میں بیٹھ کر جماع کرنے کو ترجیح دیتی ہے کیونکہ وہ بالخصوص شہوانی مزاج عورتیں خود ہی سرگرمی سے یہ فعل سرانجام دیتی ہیں اور مختلف حرکات (Copulatory Movements) بھی کر سکتی ہیں۔ مرد کو اس میں کوئی خاص کوشش نہیں کرنی پڑتی اس لئے مرد کو جلد انزال بھی نہیں ہوتا۔

کھڑے ہو کر جماع کرنے کا طریقہ نقصان دہ ہوتا ہے۔ ماہرین نے بہت سی مثالوں سے خبردار کیا ہے کہ اس طریقے سے عورت مرد کے اعضائے تناسل بری طرح زخمی ہو جاتے ہیں۔ ان میں ناسور (فسچولا) سیلانِ خون' سکتہ' مرگی' غشی' قوما ہو کر فریقین جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ باقی نئے نئے طریقے تجربہ کار لوگ مباشرت میں جدت اور نرالا پن پیدا کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ نئی نئی شادی والے نوجوان لڑکے لڑکیوں کو کبھی ایسے تجربے نہیں کرنے چاہئیں۔ کیونکہ اس میں ناکامی کا اندیشہ بھی ہو سکتا ہے۔ یعنی عورت کے لئے تشنہ اور ناآسودہ رہنے کا احتمال زیادہ ہوتا ہے جو ناکام مباشرت کا نتیجہ ہوتا ہے۔

۳۔ شہوانی جوش اور انزال

(ORGASM & EJACULATION)

دخول کے بعد جب جماعی حرکات سے اس فعل کو گرمایا جاتا ہے تو شہوانی جوش و خروش اور جنسی امنگ اپنے عروج کو پہنچ جاتی ہے۔ مرد کے غدہ مذی (پراسٹیٹ گلینڈ) سے ایک رطوبت "مذی" اور کاپر زغدو سے ایک رطوبت "ودی" خارج ہوتی ہے۔ جن کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ ان غدد کی رطوبات خارج ہونے کو "اخراج" (Emission) کہتے ہیں۔

پھر خصیوں' غدہ مذی اور عضو تناسل کے ساتھ منسلک نالیوں میں عضلاتی حرکات یا انقباضات (Contractions) ہوتے ہیں جو منی (Sèmen) کو عضو تناسل کے راستے باہر عورت کے رحم میں دھکیل دیتے ہیں اور اس کے ساتھ انتہائی مسرور کن احساسات

(Voluptuous Sensations) واقع ہوتے ہیں۔ مرد میں اس ولولہ انگیز' شہوانی جوش (Orgasm) کے بعد منی خارج ہونے کو انزال (Ejaculation) کہتے ہیں۔

عورت میں دخول کے بعد جماعی حرکات سے شہوانی ترنگ کی لہریں عروج پر پہنچنے سے مہبل (Vagina) کا بیرونی سوراخ (Introitus) کئی بار باقاعدہ تال کے ساتھ (Rhythmically) اور زور سے بھینچا سکڑتا ہے۔ برتولین غدد کی رطوبت سے مہبل چکنی اور تر ہوتی ہے۔ پھر بظر (Clitoris) سے ایک انتہائی سنسنی خیز احساس پیدا ہو کر سارے جسم میں پھیل جاتا ہے۔ عورتوں میں یہ مرحلہ دس سیکنڈ اور بعض میں ایک منٹ تک رہتا ہے۔

دخول سے فوراً" بعد کی حالت بے حد عجیب اور پُر لطف ہوتی ہے۔ دونوں کے جسم اور دماغ میں اچانک کئی تبدیلیاں رونما ہو جاتی ہیں۔ فرطِ شہوت سے برقی رو کی مانند لہریں سارے جسم میں دوڑنے لگتی ہیں۔ ایک عجیب سا کیف آور نشہ طاری ہو جاتا ہے۔ اس نشہ آور کیفیت میں ڈوب کر وہ شاید خود کو بھی بھول جاتے ہیں۔ پلکیں جھک جاتی ہیں اور جسم میں میٹھے میٹھے جوش اور تناؤ کا سماں ہوتا ہے۔ جذبات کو ایک عجیب سی راحت ملتی ہے۔ ایک عجیب سے لطف کا احساس ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت کچھ ہوتا ہے۔ جنسی تناؤ اور حرکات میں تیزی سے اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ یہ حرکات کبھی آہستہ اور رک رک کر اور کبھی دھکے یا جھٹکے (Thrusts) کی شکل میں واقع ہوتی ہیں۔ دونوں کی کوشش عضو (Penis) کو زیادہ سے زیادہ گہرائی تک پہنچانے کی ہوتی ہے۔ سمندر کی طوفانی لہروں کا سا تلاطم ہوتا ہے۔ عورت کے سارے جسم پر عجیب سنسنی خیز احساس چھا جاتا ہے۔ اس کا سانس بے ترتیب ہو جاتا ہے' منہ سے "سی سی" کی آوازیں نکلتی ہیں۔ پھر وہ لمحات آ جاتے ہیں کہ بے قابو ہو کر سنسنی خیز احساس کے ساتھ مرد سے منی فوارے (Jet) کی طرح اچھل کر جھٹکوں کی صورت میں عورت کے اندر جا گرتی ہے۔ عورت بھی ساتھ ہی لحہ بھر پہلے یا بعد جنسی تسکین کا احساس کرتے ہوئے بھیگ جاتی ہے اور انزال (Ejuculation) کا مرحلہ مکمل ہو جاتا ہے۔

عورت کے جسم میں نہ تو مرد کی منی (Sperm) جیسی کوئی چیز ہوتی ہے اور نہ مرد کی طرح اس میں سے کسی طرح کا اخراج ہوتا ہے۔ اس لئے مرد کو حاصل ہونے والی جنسی تسکین جیسی چیز عورت کو حاصل نہیں ہوتی۔ عورت کو حاصل ہونے والی جنسی تسکین ایک جنسی عمل نہیں' صرف ایک احساس ہوتا ہے۔ جس کا تعلق جنسی بیداری اور جوش کے ساتھ ملاعبت (Foreplay/Love-Making) سے ہوتا ہے۔ جنسی تسکین حاصل نہ ہونے یا بہت کم حاصل

ہونے کی وجہ سے جو کہ مجلوق، نامرد اور سرعتِ انزال کے شکار مردوں کی بیویوں کو شاذ و نادر حاصل ہوتا ہے۔ عورتوں کی ذہنی و جسمانی صحت پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے وہ اس فعل سے متنفر، مزاجی طور پر چڑچڑی، ذہنی طور پر بے حد جذباتی، ہسٹریا اور درد شقیقہ کی مریضہ بن جاتی ہیں۔

بعض مردوں اور عورتوں میں انزال نہیں ہوتا۔ ان میں اس مرحلے سے محظوظ ہونے کی صلاحیت مفقود (Anorgasmia) ہوتی ہے۔ عورتوں میں یہ حالت عام ہے۔ اس فقدان کا سبب دونوں مرد و عورت میں جنسی خواہش کا معدوم ہونا ہے۔ ۳۰ تا ۵۰ فیصد عورتیں اپنی زندگی میں اس عارضہ کا شکار رہتی ہیں۔ ۱۰، ۱۵ فیصد تو ہر حالت میں اس سے دوچار ہوتی ہیں۔ بعض کبھی کبھی یا خاص حالات میں شہوانی جوش یا انزال (Orgasm) سے محروم ہوا کرتی ہیں، اکثر عورتوں میں مردوں کے مقابلے میں شہوانی خواہش و شہوت بڑی دیر سے آتی ہے۔ اندازہ ہے کہ مباشرت کے وقت اوسط مرد میں تین منٹ سے بھی کم وقت میں اور عورت کم از کم ۱۳ منٹ کے بعد جنسی فعل کے لئے تیار ہوتی ہے۔ اگر مرد سرعت انزال کا مریض ہو تو عورت بمشکل جنسی بیداری کو پہنچ پاتی ہے اور پھر دیر سے ہی واپس آتی ہے۔

دیکھیے آگے ایک گراف جس میں مرد عورت میں مباشرت کے فعل کے عروج و زوال کو دکھایا گیا ہے۔

۴۔ اختتامیہ۔ سکون اور خاموشی

DEPLETION / RESOLUTION / LULL

انزال سے لذت گیر ہونے کے بعد مرد کا شہوانی جوش و خروش جلد ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ ستادگی ختم ہو جاتی ہے اور وہ عورت سے الگ ہو کر پُر سکون حالت میں لیٹ جاتا ہے۔ عضو ڈھیلا (Detumescent) ہو کر رہ جاتا ہے اور خصیے نیچے لٹک جاتے ہیں۔ لیکن عورت جنسی آسودگی حاصل کرنے کے بعد آہستہ آہستہ ٹھنڈی ہوتی ہے (جیسا کہ گراف میں دکھایا گیا ہے) اور کچھ دیر تک مرد کے ساتھ لپٹی رہتی ہے، پھر اس سے الگ ہو کر پُر سکون لیٹ جاتی ہے۔ بظر سکڑ کر چھوٹا ہو جاتا ہے۔ مہبل بتدریج سکڑتے سکڑتے جلد تنگ ہونے لگتی ہے۔ رحم جو نیچے آیا ہوتا ہے، اوپر اپنی جگہ پر چلا جاتا ہے اور یوں یہ سارا کھیل تماشا ختم ہو جاتا ہے پھر دونوں عورت مرد اس آخری مرحلہ میں پُرسکون اور خاموش لیٹ جاتے ہیں، جلد ہی نیند کی دیوی ان کو لوری دینے لگتی ہے اور وہ گہری نیند کی

مباشرت کے فعل کا گراف یا خاکہ
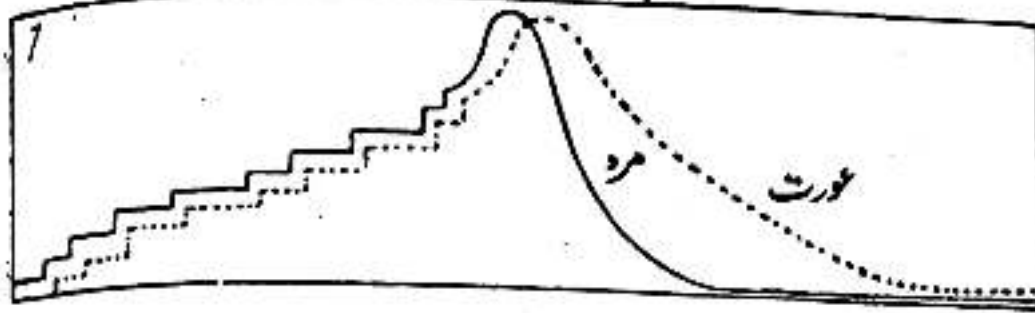
Curve 1. Normal course in both partners. Both have a simultaneous rise and climax, the latter falling off slightly more quickly in the man than in the woman.

(i) شوہر و بیوی دونوں میں شہوانی خواہش کے لئے پیش رفت نارمل اور قدم بقدم یکساں ہے۔ مرد کو قدرے پہلے انزال ہو جاتا ہے۔
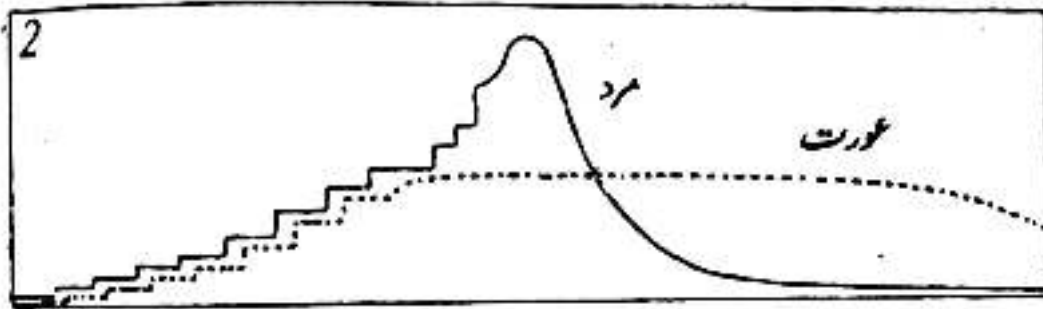
Curve 2. Shows absence of orgasm in the female. A certain level of excitement is reached, but the process stops and no climax is obtained, while the man has a normal orgasm.

(ii) عورت میں شہوانی جوش مفقود ہے۔ اس کو ذرا سی تحریک ہوتی ہے۔ کہ تکمیل ختم ہو جاتا ہے اور لطف اندوز نہیں ہو پاتی۔ البتہ مرد کو نارمل انزال یا لطف حاصل ہو جاتا ہے۔
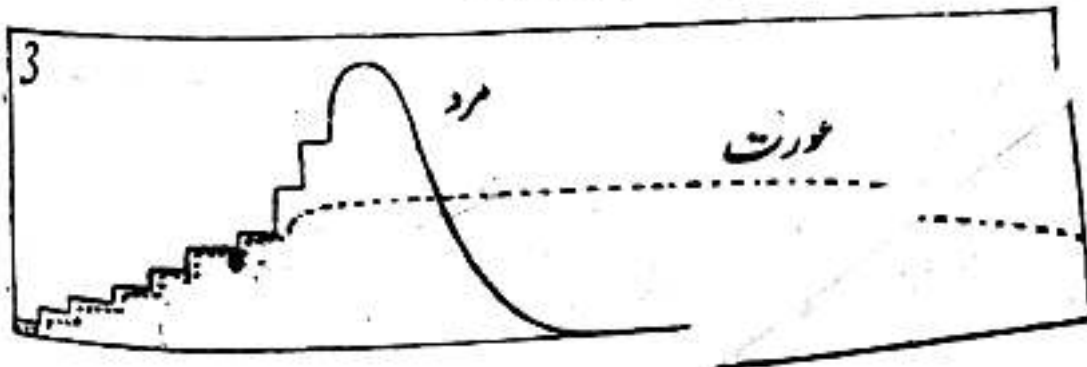
(iii) یہاں بھی عورت کو شہوانی جوش نہیں ، جب کہ مرد میں شہوت تیزی سے عروج پر پہنچ کر بسرعت انزال ہو جاتا ہے۔ عورت میں ذرا سی شہوانی خواہش ہی اٹھ رہی ہے مگر انزال یا لطف ابھی حاصل نہیں ہوتا

آغوش میں چلے جاتے ہیں۔

مباشرت کے اثرات۔ فوائد و نقصانات (COITAL EFFECTS)

ترکِ مباشرت اور کثرتِ مباشرت دونوں کے بداثرات واقع ہو جایا کرتے ہیں۔ اس لئے مباشرت کے لئے اعتدال کی راہ اختیار کرنا ازحد ضروری ہے۔ شادی نہ کرنا اور مجرد راہبانہ زندگی بسر کرنا یا پھر کثرتِ مباشرت کرنا صحت و ثبات کے اصولوں کے سراسر منافی ہے۔

ترکِ مباشرت سے ضعف پیدا ہو جایا کرتا ہے۔ کیونکہ نفس اس فعل کو بھول جاتا ہے جس طرح کہ کوئی عورت بچے کو چھاتیوں سے دودھ پلانا چھوڑ دے تو اس کی چھاتیاں خشک ہو کر لٹک جاتی ہیں۔ لہٰذا اعتدال پسند، صحت مند مرد اور عورت کو باقاعدگی کے ساتھ کچھ دنوں کے وقفے سے مباشرت کا فعل جاری رکھنا چاہئے۔ کیونکہ اس سے جسم پر مفید اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ جسمانی عضلات میں نشوونما، ذہن میں سکون کی فضا اور جنسی اعضاء کی نوک پلک میں درستگی پیدا ہوتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بہت سی عورتوں کی شادی سے قبل چھاتیاں ناپید تھیں جو شادی کے بعد ابھر کر سرفراز ہو گئیں یا حیض کی بے قاعدگیوں کا شکار تھیں، شادی کے بعد ان سے نجات پا گئیں۔ بہت سے سوکھے اور جسیم یا رُوکھے سوکھے، دبلے پتلے مرد عورتیں شادی کے بعد ہرے بھرے اور خوبصورت (نارمل) ہو گئے۔ عام جسمانی توانائی اور عمومی قوت میں اضافہ ہو گیا۔ چہرہ پُر رونق ہو گیا اور خوبصورتی چھا گئی اور جسم بھر میں رعنائی اور چمک دمک پیدا ہو گئی۔ وزن مناسب حد تک قائم ہو گیا۔ ساری ذہنی الجھنیں بھی سلجھ گئیں، نفسانی کشمکش اور دباؤ جو شادی سے پہلے نوجوانوں پر مسلط ہوتا ہے، وہ سب دُور ہو گیا۔ شادی سے مرد عورت کی تمام صلاحیتیں بھی اجاگر ہو جاتی ہیں۔

اگر بیوی اور شوہر ایک دوسرے سے دلچسپی رکھتے ہوں تو آخری وقت تک ان میں باہم محبت قائم رہتی ہے۔ اگر ان میں جنسی کشش اور جنسی تعلق باقی نہ بھی رہے تو بھی آپس میں محبت ضرور رہتی ہے۔ البتہ بڑھاپے میں یہی تعلق اور محبت ایک دوسرے کی خدمت میں تبدیل ہو جایا کرتی ہے۔ چنانچہ انسانوں کا یہ جنسی تعلق جانوروں سے مختلف ہوتا ہے۔ جانوروں کا تعلق صرف وقتی طور پر مخصوص موسم پر ہوتا ہے۔ مگر انسان کا ساری عمر تعلق قائم رہتا ہے۔ ورنہ وہ حیوانوں کی صف میں داخل ہو جاتا ہے۔

جب مباشرت کے فعل کا آغاز کرتے ہیں تو دونوں مرد و عورت کے سانس کی آواز بلند

اور رفتار تیز ہو جاتی ہے۔ جنسی فعل کے دوران یہ شرح رفتہ رفتہ بڑھ جاتی ہے۔ جب جنسی فعل عروج پر ہو اور انزال ہونے والا ہو تو سانس کی رفتار نارمل سانس سے دوگنا ہو جاتی ہے۔

مباشرت کے دوران دل کو بڑی سخت مشقت جھیلنی پڑتی ہے۔ مباشرت کے پہلے مرحلے میں شہوانی بیداری کے دوران دل کی دھڑکن تیزی سے بڑھ جاتی ہے اور شہوانی جوش کے مرحلے میں یہ بڑھ کر ۲۰۰ ضربات فی منٹ ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد کم ہو جاتی ہے۔ دل دھڑکنے کی طرح انقباضی (Systolic) بلڈ پریشر بھی بڑھ کر انزال کے مرحلے میں عروج پر جا پہنچتا ہے اور یہ عورت کی نسبت مرد میں زیادہ نمایاں حالت ہوتی ہے۔ گھوڑی' کتیا اور دیگر جانوروں کے رحم ایام مستی (Rut/Estrus) کے دوران چھوٹے چوڑے اور نرم ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح عورتوں کا رحم شہوت (Orgasm) کے دوران چھوٹا' چوڑا اور نرم ہوتا اور پیڑو میں نیچے اتر آتا ہے۔ رحم کا منہ وقفے وقفے سے کھلتا رہتا ہے اور رحم سے لعابی رطوبت (Mucus) نکلتی رہتی ہے۔

بعض امراض جماع کے باعث ایک دوسرے مرد یا عورت کو لگ جاتے ہیں۔ بعض چھوتدار امراض کبھی کبھی جماع کے دوران جیون ساتھی میں منتقل ہو جاتے ہیں۔ مثلاً" آتشک' سوزاک' اعضائے تناسل کے مسے' نملہ اور نرم مسے' پیڑو کی خارش اور جوئیں' پھپھوندی' ایڈز وغیرہ۔ چنانچہ ایسے کسی مرض میں مبتلا مرد یا عورت کے ساتھ مباشرت کرنا خطرے سے خالی نہیں ہوتا۔ کسی طوائف یا کال گرل سے بھی ہرگز جنسی تعلقات قائم نہ کرنے چاہئیں کیونکہ وہ بھی اکثرا مراض خبیثہ آتشک' سوزاک' ایڈز وغیرہ کا شکار ہوتی ہیں۔ یہ امراض نہ صرف زانی لوگوں کو لگ جاتے ہیں بلکہ ان کی اولاد بھی پیدائشی طور پر ان امراض کو لے کر پیدا ہوتی ہے۔

بعض حالات میں جماع کا فعل بڑا پُر درد (Dyspareunia) ہوتا ہے۔ خصوصاً" عورت کو سخت تکلیف اٹھانا پڑتی ہے۔ البتہ دردناک جماع سے دونوں مرد عورت متاثر ہو سکتے ہیں۔ مباشرت کے دوران درد جنسی اعضا کے اردگرد باہر ہوتا ہے یا پیڑو کے اندر گہرائی میں۔ بیرونی طور پر درد جماع سے منتقل شدہ امراض' نملہ کے دانے' سوزاک یا قبا پوش جراثیم کی چھوت (Chlamydial Infections) کے سبب عضو تناسل پر یا فرج کے اردگرد ہوا کرتا ہے۔ کبھی دونوں مرد عورت میں جرثومہ کش ادویہ (Spermicides) کے استعمال کی وجہ سے جلن کا احساس ہوتا ہے۔ مردوں میں عضوی خرابیوں کے باعث جماع کے دوران بیرونی اعضا میں درد ہوا کرتا ہے۔ مثلاً" عضو کی شدید ایستادگی (Chordee) یا ضیق الغلفہ (Phimosis) ورم غدہ

مثانہ (پراسٹیٹ گلینڈ) میں سوزش کے سبب تیز چبھو نچے کا سا درد عضو تناسل کے سرے حشفہ سے اٹھتا ہے۔ غدہ مثانہ میں ورم کے سبب دُرد دُور دُور تک سارے پیڑو میں ہوتا ہے اور جلن بھی ہوتی ہے۔

بعض عورتوں میں وضع حمل کے وقت جب سیون پھٹ جائے یا اس کی سلائی کرنے سے تنگ ہو جائے یا زخم اچھی طرح مندمل نہ ہوا ہو تو مباشرت کے دوران عورت کو درد ہوتا ہے۔ عورت میں غدد وُدی (برتھولین غدد) کی رطوبت میں کمی کے باعث اگر فرج تر اور نرم نہ ہو خصوصاً جب عورتوں کو سن یاس کا زمانہ ہو تو شرمگاہ خشک ہونے کی وجہ سے جماع دردناک ہوتا ہے۔ نفسیاتی جنسی مشکلات بھی جماع کے دوران درد کا سبب ہوتی ہیں۔ مثلاً "تشنج المہبل (Vaginismus) کے مرض میں مہبل اینٹھ کر تنگ ہو جاتی ہے اور عضو کو اپنے اندر داخل ہونے سے روک دیتی ہے۔ اس مرض کی ابتدا بھی عموماً نفسیاتی ہوتی ہے۔ (اس کی پوری تفصیل اس کتاب کی دوسری جلد کے زنانہ حصہ میں دیکھیں)

عورتوں میں پیڑو کے اندر عوارض مثلاً " ریشہ دار رسولیاں (Fibroids)' رحم کی بجائے کسی اور جگہ استقرار حمل' یا پیڑو کے اندر ورمی مرض کے سبب یا خصیۃ الرحم کی کسی خرابی مثلاً " خصیۃ الرحم کی کیسہ دار رسولیاں (Cysts)' کے سبب جماع کے دوران اکثر گہرا درد ہوتا ہے۔ رحم کے اندر ایک عارضی جھلی (Endometriosis) پیدا ہو جاتی ہے' جس کے سبب حیض اور جماع کے دوران عورت کو گہرا درد ہوتا ہے۔ پیڑو کی وریدوں کے پھول جانے (Varicose) اور خصیۃ الرحم (Cervix) میں رسولیاں یا انفیکشن بھی عورت میں جماع کے دوران گہرائی میں درد کا باعث ہوتی ہے۔ ورم مثانہ عموماً" جماع کے دوران درد کا سبب ہوتا ہے خصوصاً" عورتوں میں' علاوہ ازیں پیشاب کے متعلقہ دیگر اعضا میں انفیکشن سے بھی دوران مباشرت دُرد ہوا کرتا ہے۔

علاج :

مباشرت کی ریپرٹری :

☆ مباشرت کے دوران تکلیفات میں اضافہ ہو جایا کرے : (۲) سلینیئم ۔ کالی کارب۔ کینتھرس۔ گریفائیٹس (۳) سافوٹیڈا۔ اناکارڈیم۔ بریٹا کارب۔ پلاٹینا۔ تھوجا۔ سیپیا۔ فیرم۔ کیلیڈیم۔ لائکو پوڈیم۔

☆ مباشرت کے بعد تکلیفات بڑھ جائیں: (۱) اگریکس۔ سیلیشیا۔ سیپیا۔ کالی فاس۔ کالی کارب۔ کلکیریا (۲) ایپس۔ بووسٹا۔ پٹرولیم۔ چائنا۔ سٹافی سیگریا۔ سڈرن۔ سلیشیم۔ فاسفورس۔ فاسفورک ایسڈ۔ کونیم۔ کیلیڈیم۔ گریفائٹس۔ نائیٹرک ایسڈ۔ نکس وامیکا۔ نیٹرم فاس۔ نیٹرم کارب (۳) ارجنٹم نائیٹریکم۔ اسافوٹیڈا۔ اگنس کاسٹس۔ امونیم کارب۔ اناکارڈیم۔ انتھرم۔ بریٹا کارب۔ بورکس۔ پلسم۔ تھریڈن۔ ترنٹولا۔ روڈو ڈنڈران۔ کینتھرس۔ لائکو۔ ماسکس۔ مگنیشیا میور۔ نیٹرم میور۔

☆ شہوت یا نفسانی خواہش یا جنسی جوش' شہوانی تحریک (Libido/ Sexual Desire/Salacity) سے تکلیفات بڑھ جائیں: (۱) لیلیئم ٹائیگرینم (۲) بیوفو (۳) سارسپریلا۔

☆ جنسی خواہش کی تحریک کو روکنے یا شہوت دب جانے سے تکلیفات میں زیادتی ہو: (۱) ایپس۔ پلسائیلا۔ کونیم۔ کیمفر (۲) فاسفورک ایسڈ۔ کاربونیم آکسیجنٹم۔ لیلیئم ٹائگر۔ ہیلی بورس (۳) بربرس۔ پکرک ایسڈ۔ پلاٹینا۔ کلکیریا۔

☆ خواہش نفسانی کے دب جانے سے تکلیفات میں کمی یا افاقہ ہو: کیلیڈیم۔

☆ شہوانی تحریک یا جنسی جوش سے جمود (Catalepsy) کا دورہ پڑے: (۲) پلاٹینا۔ کونیم (۳) سٹرامونیم۔

کثرتِ جماع :

☆ کثرتِ جماع (Sexual Excesses) کے بعد تکلیفات پیدا ہوں: (۱) اگریکس۔ سٹافی سیگریا۔ سلفر۔ سیلیشیا۔ سیپیا۔ سلینیئم۔ فاسفورس۔ فاسفورک ایسڈ۔ کاربوویج۔ کالی فاس۔ کلکیریا۔ کونیم۔ لائکوپوڈیم۔ نکس وامیکا۔ نیٹرم فاس۔ نیٹرم میور (۲) آرسنکم۔ آئیوڈیم۔ بووسٹا۔ پلسائیلا۔ جلسی میم۔ چائنا۔ چائنینم آرس۔ ڈیجی ٹیلس۔ سائی جیلیا۔ کلکیریا۔ کلکیریا سلف۔ لیلیئم ٹائگر۔ مرک۔ مشک (ماسکس)۔ نائیٹرک ایسڈ۔ نیٹرم کارب (۳) آرنیکا۔ ایپکاک۔ اسافوٹیڈا۔ اگنس۔ اگنیشیا۔ اناکارڈیم۔ انٹم کروڈ۔ اوپیم۔ اورم۔ اکونائٹ۔ الیومینا۔ برائی اونیا۔ بریٹا کارب۔ بورکس۔ بیلاڈونا۔ پٹرولیم۔ پلاٹینا۔ پلمبم۔ تھوجا۔ ڈلکامارا۔ رسٹاکس۔ روٹا۔ روڈوڈنڈران۔ رینن کولس

بلب۔ زنکم۔ سائینا۔ سباڈیلا۔ سٹانم۔ سکوئیلا۔ سمبوکس۔ سکیل کار۔ کاربوانی۔ کاسٹیکم۔ کافیا۔ کاکولس۔ کالی بروم۔ کالی کارب۔ کالی نائیٹ۔ کیپسیکم۔ کیلیڈیم۔ کیمولا۔ کنابس سٹائیوا۔ کینتھرس۔ گریفائیٹس۔ لیڈم۔ مزریم۔ مگنیشیا میور۔ ویلریانہ۔

☆ کثرتِ جماع کے بعد ہسٹریا (اختناق الرحم۔ Hysteria) ہو جائے: (۲) فاسفورک ایسڈ (۳) گریکس۔ اناکارڈیم۔ سیپیا۔ لیکے سس۔

☆ کثرتِ جماع کے بعد بھول جانا۔ حافظہ ختم' یاد نہ رہے (Forget): (۲) فاسفورک ایسڈ۔ نیٹرم فاس (۳) کیلیڈیم۔

☆ کثرتِ جماع یا جلق سے دیوانگی اور پاگل پن واقع ہو جائے (Insanity): (۲) کاکولس۔ ہیموسس (۳) بیوفو۔

☆ کثرتِ جماع و جلق و زنا وغیرہ (Sexual Excesses) سے دماغی علامات پیدا ہو جائیں: (۱) سٹافی سیگریا۔ سیپیا۔ فاسفورس۔ فاسفورک ایسڈ۔ کلکیریا۔ لائکو۔ نکس وامیکا (۲) آئیوڈیم۔ بووسٹا۔ پلساٹیلا۔ چائنا۔ سلیشیا۔ کاربوو ج۔ کالی کارب۔ کونیم۔ مرک۔ نیٹرم کارب (۳) آرسنکم۔ اسافوئیڈا۔ اگریس۔ اورم۔ ایلومینا۔ پٹرولیم۔ تھوجا۔ جائینم آرس۔ زنکم۔ سپائی جیلیا۔ سلفر۔ سلینیئم۔ کالی سلف۔ کالی فاس۔ کاکولس۔ کیلیڈیم۔ لیلیئم ٹائگر۔ مگنیشیا میور۔ نائیٹرک ایسڈ۔ نیٹرم میور۔

☆ <u>کثرتِ مباشرت</u>: سردرد کثرت جماع سے: (۱) گریکس۔ سلیشیا۔ کلکیریا۔ سیپیا (۲) بووسٹا۔ پلساٹیلا۔ تھوجا۔ چائنا۔ سٹافی سیگریا۔ سلفر۔ نکس وامیکا۔ نیٹرم کارب (۳) آرنیکا۔ پیپر یمیتھائی سٹکم۔ سپائی جیلیا۔ فاسفورس۔ فاسفورک ایسڈ۔ کاربوو ج۔ کالی کارب۔ کونیم۔ لیکے سس۔ مرک۔ نیٹرم فاس۔ نیٹرم میور۔

☆ آنکھوں کی قدرتی چمک دمک زائل ہو جائے (Dull/Lusterless) کثرتِ جماع کے بعد: (۱) سٹافی سیگریا۔

☆ آنکھوں میں سرخی۔ آنکھیں سرخ (Red) رہیں کثرت جماع کے بعد بد اثرات: (۱) سٹافی سیگریا۔

☆ آنکھوں میں کمزوری' آنکھیں کمزور (Weak) ہو جائیں۔ کثرت جماع کے بعد: (۲) چائنا۔

کلکیریا (۳) اوپاس۔ جلسی میم۔

☆ کانوں کی سماعت (Hearing) ناقص اور کمزور (Impaired) ہو جائے کثرتِ جماع سے نیٹرولیم۔

☆ مثانہ (Bladder) میں تشنج یا اینٹھن کے دورے (Spasms) پڑیں کثرتِ جماع کے بعد: (۲) نکس وامیکا۔

☆ اعضائے تناسل (Genitals) کثرتِ جماع کے بعد خصیوں (Tests) سوکھ جائیں: (۱) سٹافی سیگریا۔

☆ کثرتِ جماع کے بعد فوطہ پر شہوانی خارش ہو: (۱) سٹافی سیگریا۔

☆ کثرتِ جماع کے بعد مشت زنی کی رغبت پیدا ہو جائے: کاربو وج۔

☆ کثرتِ جماع سے رحم میں ورم ہو جائے: (۲) چائنا۔

☆ پشت، کمر (Back) میں درد ہو، کثرتِ جماع سے: (۱) سٹافی سیگریا۔ فاسفورک ایسڈ۔ نکس وامیکا (۲) پلساٹیلا۔ چائنا۔ سلفر۔ سیپیا۔ فاسفورس۔ نیٹرم فاس۔ نیٹرم میور (۳) آرسنکم۔ کاربو وج۔ کلکیریا۔

☆ پشت میں کھینچنے جیسا (Drawing) درد، کثرتِ جماع سے ہو: (۲) آرسنکم۔

☆ کمر یا پشت میں کمزوری واقع ہو جائے کثرتِ جماع کے بد اثرات کے سبب: (۱) سلینیئم۔ فاسفورک ایسڈ۔ نکس وامیکا (۲) کلکیریا۔ فاسفورس۔ نیٹرم میور (۳) گریکس۔

☆ جوارح (بازو اور ٹانگیں۔ Limbs) بھاری، بوجھل ہو جائیں کثرتِ جماع کے بعد: (۲) پلساٹیلا۔

☆ جوارح مفلوج ہو کر رہ جائیں کثرتِ جماع کے بعد: (۲) رسٹاکس۔ نکس وامیکا۔ نیٹرم میور۔

☆ جوڑوں میں کمزوری واقع ہو جائے کثرتِ جماع کے بعد: سٹافی سیگریا۔

☆ ٹانگوں پر فالج گر جائے کثرتِ جماع کے بعد: (۱) نکس وامیکا (۲) فاسفورس۔ نیٹرم میور۔

☆ مباشرت: مباشرت کے بعد غش کھا جائے، بے ہوشی یا غشی (Faintness) طاری ہو جائے: (۱) گریکس (۲) ایگنیشیا۔ سیپیا۔ نیٹرم فاس (۳) اسافوٹیڈا۔

☆ مباشرت کے دوران ارتجاجی تشنجی دورہ (Clonic Spasm) پڑے: (۲) بیوفو۔

☆ مباشرت کے بعد دورہ پڑے: (۲) اگریکس۔
☆ جماع کے بعد عورتوں کے جسم میں رعشہ (Chorea) پیدا ہو جائے: (۲) اگریکس۔ سنڈ رن۔
☆ حجلۂ عروسی یا سہاگ کی عیش و عشرت اور رنگ رلیوں کی راتیں منانے سے پیدا شدہ تکلیفات (Revelry/Spree/Orgy/Reveling Nights): (۱) نکس وامیکا (۲) آرسنکم۔ پلساٹیلا۔ کاربو وج۔ لارو سریس (۳) اپیکاک۔ امبرا۔ انٹم کروڈ۔ برائی اوانیا۔ رسٹاکس۔ کالمیا۔ کا لچیکم۔ لیڈم۔
☆ بوس و کنار کرتے وقت جسم کانپے لرزہ پیدا ہو جائے: کیپسیکم۔
☆ جماع کے بعد خون میں جوش' غلبۂ خون یا بلڈ پریشر ہائی ہو جائے: (۲) سیپیا۔ امونیم کارب۔
☆ جماع کے بعد جسم بھر میں کوٹے پیٹے جانے کا احساس ہو یا شکستہ ہو کر رہ جائے: (۱) سیلیشیا۔
☆ جماع کے بعد جسم میں سستی' ماندگی و کاہلی واقع ہو جائے: (۱) کلکیریا (۲) اگریکس۔
☆ جماع کے بعد کمزوری لاحق ہو جائے: (۱) سیلینیم۔ کلکیریا (۲) اگریکس۔ ڈیجی ٹیلس۔ سیلیشیا۔ سیپیا۔ فاسفورس۔ فاسفورک ایسڈ۔ کالی فاس۔ کالی کارب۔ کونیم۔ گریفائیٹس۔ نیٹرم میور (۳) بربرس۔ چزولیم۔ ٹرنٹولا۔ چائنا۔ سٹافی سیگریا۔ کلیمیٹس۔ لائیکو۔ لیلیئیم ٹائیگر۔ مشک۔ نائیٹرک ایسڈ۔
☆ جماع کے بعد خواہش جماع بڑھ جائے۔ انزال یا احتلام بار بار ہونے لگے: (۱) نیٹرم میور (۲) فاسفورک ایسڈ۔
☆ اکساہٹ یا جوش (Excietment) پیدا ہو جائے' جماع کے بعد: (۲) کلکیریا کارب۔
☆ ہشاش بشاش خوش و خرم (Gay&Happy) ہو جائے' جماع کے بعد: نیٹرم میور۔
☆ بھول جانا' یاد نہ رہے (Forget)' جماع کے بعد: (۲) سکیل کار۔
☆ بے صبری (Discontent)' جماع کے بعد بے اطمینان اور بے صبرا ہو جائے: (۲) کلکیریا۔
☆ بے حوصلہ شدہ ہمت ہار جائے (Discourged)' جماع کے بعد: سیپیا۔
☆ بے ہوشی (Unconscious)' بے ہوش ہو جائے' جماع کے بعد: (۲) اگریکس۔ ڈیجی

ٹیلس (۳) سافونیڈا۔

☆ بے چینی' گھبراہٹ (Restless/Nervousness) پیدا ہو جائے' جماع کے بعد: (۱) کلکیریا (۲) سیپیا (۳) پٹرولیم۔ ڈیجی ٹیلس - سٹائی سیگریا۔ کوپے وا۔ مزریم۔

☆ پریشانی (Anxiety) جماع کے بعد ہو: سیپیا۔

☆ پریشانی اور گھبراہٹ' عورتوں میں جماع کے خیال سے ہی پیدا ہو جایا کرے: (۲) کریازوٹ۔

☆ پریشانی' خواہش جماع کو مدت تک روکنے سے یا شادی نہ کرنے اور مجرد زندگی بسر کرنے سے پیدا ہو جائے: (۲) کونیم۔

☆ پراگندگی' دماغ الجھا ہوا' یکسوئی نہ رہے (Confusion) جماع کے بعد: (۲) فاسفورک ایسڈ (۳) بووسٹا۔ روڈوڈنڈران۔ سلینیئم - سیپیا۔ فاسفورس۔ کلکیریا۔ کاسٹیکم۔ مزریم۔

☆ چڑچڑا (Irritable) ہو جائے' جماع کے بعد: (۱) سلیشیا۔ سیپیا۔ کلکیریا (۲) پٹرولیم۔ چائنا۔ فاسفورس۔ کالی کارب۔ نیٹرم کارب (۳) اگریکس۔ بووسٹا۔ تھوجا۔ ڈیجی ٹیلس - سٹائی سیگریا۔ سلینیئم - فاسفورک ایسڈ۔ کالی فاس۔ کلکیریا سلف۔ کیلڈیم۔ گریفائٹس۔ مگنیشیا میور۔ نائٹرک ایسڈ۔ نکس وامیکا۔ نیٹرم میور۔

☆ جماع کے بعد چڑچڑا پن میں کمی ہو: ٹرنٹولا۔

☆ چونکے۔ چونک اٹھے یکایک (Start) جماع کے بعد: سیپیا۔

☆ شگفتہ' مسرور' قہقہہ بار' جماع کے بعد دل میں خوشی اور مسرت لہرائے' شگفتگی اور خوش طبعی (Exhilaration) پیدا ہو: بورکس۔

☆ دماغی سستی۔ کند ذہن (Dull) جماع کے بعد ہو جائے: (۲) سیپیا۔

☆ ڈر اور خوف (Fear) عورت میں جماع کا خوف بلکہ جماع کے خیال سے ہی حواس باختہ ہو جائے: (۲) کریازوٹ۔

☆ ڈر اور خوف (Fear) ڈرپوک مرد کو عورت سے خوف آئے' عورتوں سے بے حد شرمائے' جھجکے' شادی کرنے سے ڈرے: (۱) پلساٹیلا۔

☆ شادی کا خوف شادی کا محض خیال ہی ناقابل برداشت ہو' شادی سے نفرت اور گھبراہٹ ہو (Idea of Marriage): (۲) پلساٹیلا۔ لیکے سس (۳) پکرک ایسڈ۔

☆ عورت سے نفرت (Averse To Woman): (۲) پلساٹیلا۔ لیکے سس۔ ڈائیسکوریا (۳) مونیا کارب۔ بٹپیشیا۔ نیٹرم میور۔

☆ غمگینی، افسردگی، اداسی، ڈپریشن (Sadness/Depression) جماع کے بعد اداسی اور افسردگی چھا جائے: (۲) سیپیا۔ نیٹرم میور (۳) سٹانی سیگریا۔ کلکیریا۔ کونیم۔

☆ اداسی اور غمگینی شہوانی جوش یا جنسی اکساہٹ (Sexual Excietment) کے بعد وارد ہو جائے: (۲) ٹرنٹولا۔

☆ غمگینی جو خواہش جماع کو روکنے یا شادی نہ کرنے، مجرد رہنے سے یا پرہیز گاری (Continence) سے طاری ہو جائے: (۱) کونیم (۲) بیلاڈونا۔ سٹرامونیم۔ ہیموس س۔

☆ محنت و مشقت کے کام کرے، امنگ بڑھ جائے (Industrious) جماع کے بعد: کلکیریا فاس۔

☆ نفرت (Hatered) عورتوں سے، مرد کو عورت سے شادی کرنے سے نفرت: (۱) پلساٹیلا۔

☆ چکر آئیں (Vertigo) جماع کے بعد: سیپیا۔ فاسفورک ایسڈ۔

☆ سر: سر یا پیشانی میں بھراؤ (Fulless) جماع کے بعد: فاسفورس۔

☆ سر درد، جماع کرنے سے ہو: (۱) سیلیشیا۔ سیپیا۔ کالی کارب۔ کلکریا (۲) بووسٹا۔ پٹرولیم۔ فاسفورس۔ لائیکو۔ نیٹرم کارب (۳) آرنیکا۔ ارجنٹم نائٹ۔ اگریکس۔ پلساٹیلا۔ چائنا۔ ڈیجی ٹیلس۔ سٹانی سیگریا۔ کیلیڈیم۔ گریفائٹس۔ نیٹرم میور۔

☆ سر درد، خواہش جماع کو روکنے سے، مجرد زندگی بسر کرنے سے: (۲) پلساٹیلا۔ کونیم۔

☆ سر درد، شہوت کے وقت، جماع کی خواہش پر ہو: سیپیا۔

☆ سر درد، آنکھوں کے اوپر، جماع کے بعد: کسٹوریم۔ سڈرن۔

☆ سر درد، بائیں آنکھ کے اوپر، جماع کے بعد: سڈرن۔

☆ آنکھ: آنکھوں میں تناؤ (Tension) ہو، جماع کے بعد: (۲) سیلیشیا۔ کلکیریا (۳) اگریکس۔ سیپیا۔ فاسفورس۔

☆ آنکھوں میں درد (Pain) ہو، جماع کے بعد: ایسڈ سپرنگ۔ نیٹرم میور۔

☆ آنکھیں چندھیائیں، روشنی برداشت نہ ہو۔ فوٹو فوبیا (Photo - Phobia) جماع کے

بعد: (۱) کالی کارب (۲) چائنا۔ گریفائیٹس (۳) ایپس۔ سلیشیا۔ سیپیا۔ فاسفورس۔ کالی فاس۔ کلکیریا کارب۔

☆ آنکھیں کمزور (Weak) ہوں' جماع کے بعد: (۱) کالی کارب (۳) کالی فاس۔

☆ نظر (بصارت) مدھم (Vision Dim) ہو جائے' جماع کے بعد: (۱) سیپیا۔ فاسفورس۔ کالی کارب (۲) چائنا۔ سلیشیا۔ کالی فاس (۳) نیٹرم فاس۔

☆ کان: کانوں میں' آبشار سے پانی گرنے جیسی یا تیزی سے گزرنے جیسی' جھپٹ (Rushing) کی سی آواز آئے یا بادل گرجنے جیسی (Roaring) آوازیں آئیں' جماع کے دوران: گریفائیٹس۔

☆ کانوں میں گرجن گرجنے جیسی آواز (Roaring) آئے' جماع کے بعد: ڈیجی ٹیلس۔ کابو وج۔

☆ کانوں میں گھنٹی بجنے جیسی آواز یا گھنٹہ کی ٹن ٹن جیسی آواز (Ringing) سنائی دے' جماع کے بعد: (۲) ڈیجی ٹیلس۔

☆ منہ۔ معدہ: منہ کا ذائقہ خون کا سا ہو' جماع کے دوران: ہورا۔

☆ منہ کا ذائقہ سرانڈ کا سا' جماع کے بعد: ڈیجی ٹیلس۔

☆ زبان میں لکنت پیدا ہو جائے' جماع کے بعد: سٹرن۔

☆ دانت میں درد ہونے لگے' جماع کے بعد: ڈیفنی انڈیکا۔

☆ دانت درد کو افاقہ ہو' جماع کرنے کے بعد: کیمفر۔

☆ بھوک مٹ جائے' جماع کے بعد: (۲) اگریکس۔

☆ پیاس بہت لگے' جماع کے بعد: یو جینیا۔

☆ معدہ خراب ہو جائے' جماع کے بعد: (۲) ڈیجی ٹیلس۔

☆ معدے میں درد ہونے لگے' جماع کے بعد: (۲) فاسفورک ایسڈ۔

☆ قے (Vomiting) ہو' جماع کے بعد: ماسکس (مشک)

☆ متلی (Nausea) ہو' جماع کے دوران: سلیشیا۔

☆ متلی ہو' جماع کے بعد: کالی کارب۔ ماسکس۔

☆ شہوانی بوس و کنار' چوما چاٹی /Amorous Caresses / Sexual-Love)

(Kissing) سے متلی ہونے لگے: انٹم کروڈ۔ سباڑیلا۔

☆ شکم: پیٹ پر پسینہ آئے' جماع کے بعد: اگریکس۔

☆ شکم میں زیر ناف (Hypogastrium) مقام میں درد' جماع کے بعد ہو: (۲) الیم سیپیا۔

☆ نچلے شکم میں کنج ران کے مقام (Inguinal Region) پر درد ہو' جماع کے بعد: تھریڈن۔

☆ شکم میں اینٹھن بھرا (Crampy/Griping) درد' جماع کے دوران ہو: گریفائیٹس۔

☆ جگر: جگر (Liver) میں درد' جماع کے دوران ہونے لگے: گریفائیٹس۔

☆ جگر میں درد' جماع کے بعد ہو: کاسٹیکم۔

☆ مقعد و مبرز: مبرز (Rectum) میں مروڑ اٹھے' پاخانہ کی حاجت' جماع کے بعد: نیٹرم فاس۔

☆ مقعد (Anus) میں خارش ہو' جماع کے بعد: اناکارڈیم۔

☆ مقعد میں درد ہونے لگے' جماع کے بعد: کاسٹیکم۔

☆ مقعد میں جلندار درد ہو' جماع کے بعد: سیلیشیا۔

☆ مقعد میں سوئیاں چبھنے کا سا درد جماع کے دوران ہو: کلکیریا۔

☆ عیاشی (Debauch) سے دست (ڈائریا) لگ جائیں' زنا' شراب و کباب یا رنگ رلیاں منانے سے اسہال لگ جائیں: (۱) نکس وامیکا (۲) انٹم کروڈ۔

☆ مقعد میں سکڑن بھینچن یا بندش (Constriction) ہو' جماع کے دوران: مرک کار۔

☆ سیون (Perineum) میں درد ہونے لگے' جماع کے بعد: ایلومینا۔

☆ مثانہ: نئی شادی شدہ دلہن کو سہاگ رات میں جماع کے بعد پیشاب بار بار درد بھرا آئے: (۱) سٹافی سیگریا (۲) ایریجیئم۔ کنابس سٹائیوا۔

☆ پیشاب از خود بلا ارادہ نکل جایا کرے' جماع کے بعد: سلڈرن۔

☆ پیشاب رک رک کر آئے (Interruped)' جماع کے بعد: (۲) فاسفورک ایسڈ۔

☆ پیشاب رک رک کر آئے' دردناک ایستادگیوں (Painfull Erections) کے ساتھ: (۲) انٹم کروڈ۔

☆ پیشاب کی بلا وجہ غیر طبعی حاجت (Morbid Desire) رات کو' جماع کے بعد: (۲) نیٹرم م۔

فاس۔

☆ مثانہ میں ہلکا ہلکا درد ہو' جماع کے بعد: (۲) ایلم سیپا۔

☆ غدہ مذی: غدہ مذی (Prostate Gland) میں درد ہونے لگے' جماع کے بعد: (۲) ایلم سیپا۔ سورینم (۳) ایلومینا۔ سلینیئم ۔ کیپسیکم۔

☆ غدہ مذی میں دبانے والا (Pressing) درد ہو' جماع کے دوران: (۲) ایلومینا۔

☆ نائیزہ: پیشاب کی نالی (Urethra) میں خارش یا سرسراہٹ (Tickling/Itching) ہو' جماع کے بعد: نیٹرم فاس۔

☆ پیشاب کی نالی نائیزہ کے منہ پر سوراخ (احلیل ۔Meatus) میں پھوڑے جیسا (Sore) درد ہو: (۲) بورکس (۳) کاس کریلا۔

☆ پیشاب کی نالی میں درد رک جائے' جماع کے دوران: (۱) اناگیلس ۔

☆ پیشاب کی نالی میں جلندار درد ہو' جماع کے دوران: (۲) کینتھرس (۳) گریکس۔ انٹم کروڈ۔ تھوجا۔ سلفر۔ کریازوٹ۔ ککلیریا۔ مرک۔

☆ پیشاب کی نالی میں جلندار درد ہو' جماع کے بعد: (۱) سلفر (۲) سیپیا۔ کینتھرس (۳) بربرس۔ سلفورک ایسڈ ۔ نیٹرم فاس۔

☆ پیشاب کی نالی میں جلندار درد ہو' جماع کے بعد' جب پیشاب کرے: (۲) کاسٹیکم ۔

☆ احلیل (سوراخ۔ منہ Meatus) میں جلندار درد ہو' جماع کے بعد: (۲) ککلیریا (۳) نیٹرم فاس۔

☆ پیشاب کی نالی میں سے خون بہنے لگے (Bleeding)' جماع کے دوران: (۲) کاسٹیکم ۔

☆ اعضائے تناسل (مردانہ و زنانہ (Male & Female Genitals): احتلام ہو جائے' جماع کے بعد: (۱) نیٹرم میور (۲) اگنس ۔ ڈیجی ٹیلس ۔ روڈوڈنڈران۔ فاسفورس۔ فاسفورک ایسڈ۔ ککلیریا کارب۔ گریفائیٹس۔ نیٹرم فاس (۳) مونیا کارب۔ برائی اونیا۔ بریٹا کارب۔ جلسی میم۔ سیپیا۔ کالی کارب۔

☆ ایستادگی' جماع کے بعد: (۲) سیپیا۔

☆ درد بھری ایستادگی (کارڈی) ہو' جماع کے بعد' رات کے وقت : برائی اوانیا۔ کیلیڈیم۔ گریشی اولا۔
☆ ایستادگی نامکمل' جماع کے دوران عضو ڈھیلا ہو : (۱) سلفر۔ گریفائٹس۔ لائکو (۲) سیپیا۔ فارمیکا۔ فاسفورس۔ فاسفورک ایسڈ۔ کونیم۔ کیمفر۔ ہیپر۔
☆ انزال نہ ہو' جماع کے دوران : (۱) گریفائٹس (۲) کیلیڈیم۔ لائکو۔
☆ عضو تناسل پر خارش ہو' جماع کے بعد' شام کو: لائکو پوڈیم۔
☆ عضو تناسل پر خارش ہو' جماع کے دوران : سیپیا۔
☆ عضو تناسل پر تیز' جلندار خارش ہو' جماع کے دوران : (۱) کریازوٹ۔
☆ منی کی نالیوں (سپرمٹک کارڈز) میں درد ہو' جماع کے بعد : ارنڈو۔ تھریڈن۔
☆ حشفہ میں ذکی الحسی (Sensitive)' جماع کے بعد: یو جینیا۔
☆ اعضائے تناسل میں کمزوری ہو جائے' جماع کے بعد' پیشاب کرنے کے بعد جیسے انزال ہو جائے گا: (۲) بربرس۔
☆ گدگدی اور سرسراہٹ (Tickling) ہو' جماع کے دوران جس سے عضو تناسل کو فرج سے باہر کھینچ لینے پر مجبور ہو جائے۔ کلکیریا کارب۔
☆ گدگدی یا سرسراہٹ حشفہ (Glans) میں ہو اور عضو کو باہر نکال لینا پڑے : بینزوک ایسڈ۔
☆ عورت کو جماع کے بعد لیکوریا ہے: سیپیا۔ نیٹرم کارب۔
☆ عورتوں میں جماع کے بعد استحاضہ' حیض کے علاوہ سیلان خون ہو : (۱) ارجنٹم نایٹ۔ کریازوٹ (۲) آرنیکا۔ آرسنکم۔ ٹرنٹولا۔ سیپیا۔ ہائیڈراسٹس۔
☆ عورت کی شرم گاہ میں تپکن یا پھڑکن (Pulsation) ہو' جماع کے بعد : (۲) نیٹرم کارب۔
☆ عورت کو جماع سے نفرت سی ہو' جماع کے دوران لطف نہ آئے اور نہ ہی جماع میں حصہ لے' بے حرکت پڑی رہے : (۱) سیپیا۔ کاسٹیکم۔ نیٹرم میور۔
☆ عورت کو خصیۃ الرحم میں درد ہونے لگے' جماع کے بعد : (۲) ایپس - پلاٹینا۔ سٹافی سیگریا۔
☆ عورت کو رحم میں درد ہو' جماع کے بعد: (۲) پلاٹینا۔

☆ عورت کو رحم میں درد ہو' جماع کے دوران :(۲) فیرم فاس۔ ہیپر۔

☆ عورت کو رحم میں درد ہو' جماع کے دوران پھوڑے کا سا:(۱) پلساٹیلا۔ سیپیا۔

☆ عورت کو مہبل میں درد ہو' جماع کے دوران :(۱) رجنثم نائٹ۔ سیپیا۔ نیٹرم میور۔ لائی سین (۲) بربرس۔ پلاٹینا۔ سٹافی سیگریا۔ کریازوٹ۔

☆ نئی نویلی دلہن کی ہبل میں شب زفاف کو چیر آجائیں' درد ہو اور بار بار پیشاب کی حاجت ہو: (۱) سٹافی سیگریا۔

☆ عورت کی مہبل میں پھوڑے کا سا درد ہو' جماع کے دوران :لائی سین۔

☆ عورت کی مہبل میں پھوڑے کا سا درد ہو' جماع کے دوران' جس کے باعث جماع کرنا ممکن ہو:(۱) رسٹاکس (۲) پلاٹینا۔ رسٹاکس۔

☆ عورت کی مہبل میں درد بھری اینٹھن (Vaginimus) ہو' جماع کے دوران جس سے جماع ناممکن ہو: (۱) کیکٹس گرینڈ یفلورا۔

☆ عورت کے رحم اور خصیۃ الرحم میں ورم ہو جائے' شرم گاہ سوج جائے' کثرت جماع کے بعد:(۲) کاجاٹا۔

☆ سینہ (Chest): دقت تنفس (Difficult Breaathing) سانس مشکل سے آئے' جماع کے دوران :(۲) امبرا۔ سٹافی سیگریا (۳) رنڈو۔ اسافوئیڈا۔ ایتھوزا۔ سیپیا۔ کونیم۔

☆ دقت تنفس' جماع کے بعد :(۲) ڈیجی ٹیلیس ۔ سڈرن۔

☆ دقت تنفس' جماع کے اختتام پر (۲) سٹافی سیگریا۔

☆ دمہ(Asthma) والا سانس' جماع کے دوران :امبرا۔ ایتھوزا۔

☆ دمہ' جماع کے بعد ہو:(۲) سافوئیڈا (۳) سڈرن۔ کالی بائی۔

☆ کھانسی ہو' جماع کے بعد :ٹرنٹولا۔

☆ سینہ پر پسینہ آئے' جماع کے بعد :اگریکس۔

☆ دل میں درد ہو' جماع کے بعد :(۲) ڈیجی ٹیلیس ۔

☆ دل تیز دھڑکے (Palpitation)' جماع کے دوران :(۱) فاسفورس (۲) فاسفورک ایسڈ۔ کلکیریا۔ لائیکو (۳) کروٹن ٹگ۔ وسکم البم۔

☆ دل تیز دھڑکے' جماع کے بعد :(۲) ڈیجی ٹیلیس۔ سیپیا (۳) مونیا کارب۔

☆ دل تیز دھڑکے' شہوانی جذبہ (Sexual Excietment) سے: (۲) فاسفورک ایسڈ۔

☆ دل تیز دھڑکے' عورتوں کو دیکھنے یا گفتگو کرنے سے: (۲) پلساٹیلا۔

☆ سینہ میں سکڑن' تناؤ' دباؤ (Tightness/Tension/Constriction) ہو' جماع کے بعد: سٹافی سیگریا۔

☆ کمر۔ پشت: پشت (Back/Dorsum) میں درد ہو' جماع کے بعد: (۱) نائیٹرک ایسڈ (۲) مہیل سرولاٹا (۳) کنابس انڈیکا۔

☆ پشت میں جلندار درد ہو صبح کے وقت' جماع کے بعد' جسے حرکت کرنے' چلنے سے افاقہ ہو اور آرام کی حالت میں اضافہ: مگنیشیا میور۔

☆ پیٹھ کے مقام (Dorsal Region) میں جلندار درد ہو' جماع کے بعد: (۳) مگنیشیا میور۔

☆ کمر کے مقام (Lumber Region) میں درد ہو' جماع کے بعد: کنابس انڈیکا۔ نائیٹرک ایسڈ۔

☆ کمر کے مقام پر ہلکا ہلکا درد ہو' جماع کے بعد: کنابس انڈیکا۔

☆ چوتڑ کے مقام (Sacral Region) میں درد ہو' جماع کرنے سے: (۱) سلیشیا۔ سیپیا (۲) اگریکس۔ پٹرولیم۔ فاسفورس۔ کالی کارب۔ کلکیریا فاس۔ نیٹرم کارب (۳) سٹافی سیگریا۔ کلکیریا کارب۔

☆ دمچی (Coccyx) میں درد ہونے لگے' جماع کے دوران: کالی بائی۔

☆ ریڑھ کی ہڈی (Spine) میں درد ہو' جماع کے بعد: نائیٹرک ایسڈ۔

☆ جاڑا۔ بخار: سردی (Chill) لگے' جماع کے بعد: نیٹرم میور۔

☆ بخار (Fever) کے بعد خشک بخار ہو جائے' جماع کے بعد: (۲) نکس وامیکا۔

☆ بخار ہو جائے' جماع کے بعد: گریفائیٹس۔ نکس وامیکا۔

☆ پسینہ (Perspiration): پسینہ آئے' جماع کے بعد: (۱) سیپیا۔ گریفائیٹس (۲) اگریکس۔ کلکیریا۔ یوجینیا (۳) چائنا۔ سلینیئم۔ نیٹرم کارب۔

☆ نیند (Sleep): نیند نہ آئے' جماع کے شہوانی خیالات سے: کلکیریا۔

☆ نیند نہ آئے' جماع کے بعد: سلیشیا۔ سیپیا۔ کلکیریا۔ کوپے وا۔ نائیٹرک ایسڈ۔

☆ نیند مستی بھری آجائے' جماع کے دوران آنکھیں نہ کھلیں یعنی نیند بری طرح چھا جائے' جب جماع کرنے میں مشغول ہو (عجیب علامت): (۲) لائکو پوڈیم (۳) بریٹا کارب۔
☆ جلد (Skin): جلد میں جلن یا جلندار خارش ہونے لگے' جماع کے بعد: (۲) گریکس۔
☆ جلد میں بلا بخار حدت اور گرمی پیدا ہو جائے' جماع کے بعد: (۲) گریفائٹس۔
☆ جوارح: (بازو اور ٹانگیں-Limbs) بوجھل یا بھاری ہو جائیں' جماع کے بعد: پیوفو۔
☆ جوارح میں تشنج (Convulsion) ہو' جماع کے بعد: بیوفو۔
☆ جوارح میں خارش' کھجلی یا سرسراہٹ (Tingling) ہو' جماع کے بعد: اگریکس۔
☆ جوارح میں ہلکا ہلکا درد ہو' جماع کے بعد: نوبر کولینم۔
☆ جوارح میں پھوڑے جیسا (Sore) درد ہو' جماع کے بعد: (۱) سیلیشیا (۳) نوبر کولینم۔
☆ جوارح میں فالج ہو جائے' جماع کے بعد: فاسفورس۔
☆ جوارح میں لرزہ ہو' بازو اور ٹانگیں کانپیں (Trembling)' جماع کے بعد: (۲) اگریکس۔
☆ جوارح میں رعشہ (Chorea) بڑھ جائے' جماع کے بعد: (۲) سڈرن۔
☆ بازو کے اگلے حصے میں بھاری پن' یا موڑنے پر پھوڑے کا سا درد ہو' جماع کے بعد: سہانکا۔
☆ کندھوں اور بازوؤں پر پسینہ آجائے' جماع کے بعد: اگریکس۔
☆ رانوں میں کھینچنے جیسا (Drawing) درد ہو' جماع کے بعد: نائٹرک ایسڈ۔
☆ رانوں اور ٹانگوں (گھٹنے سے نیچے - Legs) میں کمزوری ہو جائے' جماع کے بعد: (۲) کلکیریا۔
☆ رانیں اور ٹانگیں کانپیں' کپکپائیں' جماع کے بعد: (۱) کلکیریا۔
☆ گھٹنوں (Knees) میں کمزوری ہو جائے' جماع کے بعد: (۱) کلکیریا (۲) سپیا (۳) اگریکس - پٹرولیم - سیلیشیا - کالی کارب - کونیم - لائکو۔
☆ ٹانگیں (Legs) ٹھنڈی ہوں' جماع کے بعد: (۲) گریفائٹس۔
☆ پنڈلی (Calf) میں اینٹھن (Cramp) ہو' جماع کے دوران: (۲) گریفائٹس۔
☆ پنڈلی میں اینٹھن ہو' جماع کے بعد: کالوسنتھ۔
☆ پنڈلی یا پاؤں میں اینٹھن ہو' جب جماع کا قصد کرے' جماع کے لئے آمادہ ہو: (۲) کیوپرم
☆ پاؤں کمزور اور لنج ہو کر رہ جائیں' جماع کے بعد۔ کلکیریا فاس۔

باب 10

امراضِ خبیثہ VENERAL DISEASES

SEXUALLY TRANSMITTED DISEASES (STD)

امراض خبیثہ مرد عورت کے جنسی ناجائز تعلقات یعنی بہت سے مردوں عورتوں کو ناپاک مباشرت (Impure Coition/Venery) کی پاداش میں لاحق ہوتے ہیں۔ تقریباً" ۱۹۶۵ء سے قبل تک امراضِ خبیثہ صرف دو چار امراض آتشک حقیقی، آتشکی مجازی (شینکرائیڈ) سوزاک، لمفاوی دانہ دار رسولی کو ہی سمجھا جاتا تھا۔ مگر آج کل یہ امراض تو صرف ۱۰ فیصد مریضوں میں پائے جاتے ہیں۔ جبکہ ان کے علاوہ بہت سے دیگر امراض خبیثہ بھی دریافت ہو چکے ہیں۔ جو کبھی کبھی مباشرت کے دوران چھوت (Infection) سے فریقین کو لگ جاتے ہیں۔ یہ دوسری عالمگیر جنگ کے دوران بہت بڑھ گئے تھے، پھر کم ہو گئے۔ پھر ۱۹۶۰ء اور ۱۹۷۰ء کے عشروں میں کھانے والی مانع حمل ادویہ کے استعمال سے ان امراض خبیثہ میں اضافہ ہو گیا۔ کیونکہ مانع حمل گولیوں اور دیگر چیزوں مثلاً "فرنچ لیدر، غلاف، رفالہ (Condoms) وغیرہ کے استعمال سے استقرار حمل کا خدشہ نہ رہا اور غیر مسلم ممالک میں زنا، اغلام وغیرہ جنسی گمراہیاں (Preversions) بکثرت پیدا ہو گئیں، جس سے امراض خبیثہ بھی روز افزوں ہو گئے۔ چنانچہ ۱۹۸۲ء میں ایک بدنام زمانہ مرض ایڈز بھی منظر عام پر آ گیا۔ اب اغلام کی قبیح عادت میں ملوث مردوں میں ہی صرف آتشک کا مرض دیکھا جاتا ہے۔

عصر حاضر میں امراض خبیثہ، جماع سے متعلق یا جماع سے پیدا شدہ امراض کی فہرست درج ذیل ہے۔

۱۔ آتشک حقیقی۔ باد فرنگ۔ شینکر۔ (Syphilis/Chancre/Hard Chancre)

۲۔ آتشک مجازی۔ آبلہ فرنگ۔ شینکر۔ (Chancroid/Soft Chancre)

۳۔ سوزاک۔ گنوریا۔ (Gonorrhoea)

۴۔ جماعی لمفاوی رسولی۔

(Chlamydial Infection/Lamphogranuloma Venereum)

۵۔ کنج ران کی دانہ دار رسولی۔ (Granuloma Inguinale)

۶۔ مرض ٹرائیکو مونیاسس (Trichomoniasis)

۷۔ نملہ اعضائے تناسل

(Herpes Genital Due to Herpes Simplex Virus)

۸۔ شرمگاہ کی نمناک فطر۔ پھپھوندی (اُرلی)

(Vulvovaginitis/Candidiasis/Candida Infection)

۹۔ نرم مستہ۔ (Molluscum Contagiosum)

۱۰۔ اعضائے تناسل کے مسے۔ (Genital Warts)

۱۱۔ متعدی خارش۔ (Scabies)

۱۲۔ پیڑو کی جوئیں۔ (Pubic Lice)

۱۳۔ ورم جگر سائی۔ (Viral Hepatitis)

۱۴۔ ایڈز۔ (Hiv Infection & Aids)

اب ان کی تفصیل اور علاج آگے درج کیا جاتا ہے۔

☆ ☆ ☆

(۱) آتشک ۔ سفلس

(SYPHILIS/LUES/THE POX/BAD BLOOD)

یہ ایک خطرناک متعدی مرض ہے۔ جو امراض خبیثہ کے زمرے میں سرفہرست آتا ہے۔ اور یہ ساری دنیا کے میڈیکل پیشہ میں انگریزی لفظ "سفلس" کے نام سے مروج ہے۔ جس کے معنی "محبت کے ساتھ" (With Love) ہیں اور یونانی میں اس کے معنی غلیظ اور گندہ کے ہیں۔ کیونکہ اس مرض کی عفونت یا نام نہاد جراثیم (Treponema Pallidum/ Spirochaeta Pallida) جنسی اختلاط (جماع۔ Coitus) یا بوس و کنار (Sexual Caresses) کے دوران مریض مرد یا عورت سے کسی زخم یا خراش کے راستے فریق ثانی کے جسم میں منتقل (Transmit) ہو جاتے ہیں۔ یہ جراثیم لہروں جیسی شکل کے (Spiral/Wave Like) صرف خوردبین کی مدد سے دیکھے جا سکتے ہیں۔ یہ بہت پرانا مرض ہے۔ توریت کے زمانے میں یہودیوں کے شکار ہونے کا ذکر ہے۔

(۱) آتشک صرف جسم کے متاثرہ حصے یا عضو کو چھونے سے لگتی ہے مگر زکام اور تپ دق (T.B.) کی طرح ہوا کے ذریعے یہ جراثیم (Spirochate/Treponemes) منتقل نہیں ہوا کرتے۔ ہومیو پیتھی میں اس مرض کو ایک عفونت (سفلس میازمہ۔ Syphilis Miasima) کا شاخسانہ گردانا جاتا ہے جبکہ ایلو پیتھی میں مذکورہ بالا نام نہاد جراثیم کو اس مرض کا سبب سمجھا جاتا ہے۔ ان جراثیم کی تعداد ۶ تا ۲۶ ہوا کرتی ہے۔ یہ چابک (Whip) کی شکل کے ہوتے ہیں۔ اور سانپ کی مانند آگے پیچھے چلتے ہیں۔ جب تندرست جسم کے ساتھ، جہاں کوئی خراش یا زخم موجود ہو یا جہاں جلد کی جھلی نہایت نازک اور ملائم ہو، جراثیم سے متاثرہ کوئی حصہ جسم لگتا ہے تو یہ جراثیم اس جگہ سرایت کر جاتے ہیں اور مرض آتشک (سفلس) پیدا کر دیتے ہیں۔ پھر چند ہفتوں کے بعد اس جگہ زخم (Sore/Chancre) پیدا ہو جاتا ہے۔ جو سخت ہوتا ہے۔ نظام غدد ماؤف ہو جاتا ہے۔ غدد سخت ہو جاتے اور بڑھ جاتے ہیں۔ ان میں نہ درد، نہ سرخی، نہ گرمی ہوتی ہے۔ یہ بدفعل کے بغیر بھی پیدا ہو سکتی ہے۔

(۲) اگر شوہر یا بیوی کو یا کسی مرد یا عورت کو یہ مرض ہو تو جماع اور بوس و کنار سے

ایک دوسرے کو یہ مرض لگ جاتا ہے۔ اس سے آلات تناسل کے علاوہ حلمہ (نپل) منہ 'زبان' ہونٹ وغیرہ بھی ماؤف مرض ہو جاتے ہیں۔ اعضائے تناسل پر زخم پیدا ہو تو ماؤفہ طرف کنج ران کے غدود پھول جاتے ہیں جو شاذونادر ہی پکتے ہیں۔ (۳) اغلام سے مقعد یا سیون (Anus/Perineum) پر آتشکی زخم (شینکر۔Chancre) پیدا ہو جاتا ہے۔ (۴) کثیر مرض فاحشہ عورتوں اور پیشہ ور طوائفوں سے زناکار اور بدکار مردوں کو لگ جاتا ہے۔ (۵) آتشک زدہ مریضوں یا آتشک کے شکار والدین کا بچوں کو بوسے دینے 'یا مریضہ دایہ کا دودھ پلانے سے بچوں میں یہ مرض سرایت کر جاتا ہے۔ (۶) مریض کی مستعمل اشیاء تولیہ 'چمچہ 'گلاس 'برتن 'حقہ 'سگریٹ' بچوں کے کھلونے 'کپڑے وغیرہ استعمال کرنے سے بھی یہ مرض تندرست انسانوں کو لگ جاتا ہے۔ (۷) سرجنوں اور ڈاکٹروں کو گندے اوزاروں' سرنج وغیرہ استعمال کرنے اور دستانے نہ پہننے سے یہ مرض لگ سکتا ہے۔

عموماً" کہا جاتا ہے کہ یہ مرض کرسٹوفر کولمبس امریکہ سے ۱۴۹۳ء میں واپسی پر سپین لایا تھا۔ پھر تیزی سے یہ سارے یورپ میں پھیل گیا اور اس کے خوفناک کردار (Roll of Horror) میں فرانس کے شاہی خاندان کے اکثر افراد کو متہم کیا جاتا ہے۔

اقسام آتشک :

آتشک کی دو بڑی اقسام ہیں۔ (۱) پیدائشی اور (۲) اکتسابی۔

ا۔ پیدائشی آتشک (Congential Syphilis): اگر ماں آتشک کا شکار ہو تو وہ اپنے بچے میں یہ مرض منتقل کر سکتی ہے۔ ایسی صورت میں بالعموم حمل گر جاتا ہے یا بچہ قبل از وقت پیدا ہو جاتا ہے یا مقررہ وقت پر مُردہ حالت (Stillborn) میں پیدا ہوتا ہے۔ اگر وہ نارمل حالت میں پیدا ہو جائے تو زندگی کے مختلف اَدوار یا عمر کے مختلف اوقات میں اس میں آتشک کی علامات رونما ہو سکتی ہیں۔ مثلاً"

ا۔ پیدائش کے وقت : ایسے بچے کمزور اور بندر صورت نظر آتے ہیں۔ ہتھیلیوں اور تلوؤں کی جلد پر سرخی مائل آبلے (Rash/Blebs) ہوتے ہیں جن میں خارش نہیں ہوتی۔ یہ چھالے جلد پھوٹ جاتے ہیں اور زخم بن جاتے ہیں۔ عموماً" ہاتھ پاؤں پر یہ آبلے بچے کے جلد چل بسنے کے غماز ہوتے ہیں۔

۲۔ پہلے ایک ماہ کے دوران ان پر سرخ داغ نمودار ہوتا ہے۔ بچے کو زکام ہو جاتا ہے یا اس کو پیشاب میں خون آتا ہے۔ زکام سے نتھنے سرخ' ناک میں کھرنڈ' ناک بند اور دودھ نہ پی سکنا' علامات لاحق ہوتی ہیں۔ یہ داغ (Spots) چہرے' چوتڑ' ہتھیلیوں اور تلوؤں پر زیادہ ہوتے ہیں۔

۳۔ پہلے تین چار ماہ کے دوران بازوؤں اور ٹانگوں کا فالج' ہونٹوں کے کنارے پر چیریا پھٹ جانا' خصیوں یا مقعد کے اردگرد پھوڑے پھنسیوں کا پیدا ہونا وغیرہ علامات پیدا ہو جاتی ہیں تلی بڑھ جاتی ہے۔ اس کو ٹٹولنے سے یہ سخت رسولی کی طرح محسوس ہوتی ہے۔

۴۔ چھ تا بارہ ماہ کی عمر تک کھوپڑی اور دیگر ہڈیوں کے سروں پر ورم آجاتا ہے۔ ماؤفہ جگہ میں ورم' سرخی اور درد ہو سکتا ہے۔ بچوں کو آنکھوں کی بیماریاں ہو سکتی ہیں۔ بچوں میں اندھے پن اور بہرے پن کا امکان بھی ہو سکتا ہے۔ بال گرتے اور ناخن جھڑ جاتے ہیں۔

۵۔ دوسرے سال کے دوران بچے کی ناک چپٹی' دانت نکونے اور تالو اونچا ہوتا ہے۔ انگلیوں میں سوجن ہو جاتی ہے۔ ناک کی گھوڑی (ہڈی) بیٹھ جاتی ہے یعنی ناک پچک کر نیچے ہو جاتی ہے۔ ناک اور نرخرہ کے متاثر ہونے سے بچہ ناک سے سوں سوں (Snuffles) کرتا رہتا ہے۔ مزمن نزلہ ہوتا ہے۔

۶۔ بچپن میں یعنی ذرا بڑے بچوں میں گھٹنوں کے جوڑ موٹے اور ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔ بچپن اور مابعد بعض دانتوں کی شکل و صورت بگڑ جاتی ہے۔ اعصابی خرابیاں' حافظہ کی کمزوری اور ذہانت کی کمی واقع ہو جاتی ہے۔ جلد کے نیچے سختی پیدا ہو کر گول گول دانے نکل آتے ہیں۔ جلد کا رنگ تانبے کی طرح سرخ یا نیلالا زرد یا موم (Waxy) کا سا ہو جاتا ہے یا جلد میں کسی قسم کے داغ یا چنے (Patches) بن جاتے ہیں۔ (جلد کی یہ حالت پیدائشی آتشک کے لئے مخصوص ہے جبکہ اکتسابی آتشک میں یہ حالت نہیں ہوتی) سر کے بال گر جاتے اور گنجاپن واقع ہو جاتا ہے۔ ناخن بدوضع اور کبھی انگلیاں سڑنے لگتی ہیں۔ دانت بھی سڑنے لگتے ہیں۔ غدد جاذبہ پھول جاتے اور جگر بڑھ جاتا ہے۔ اگر یرقان ہو کر ہفتوں' مہینوں سفید پاخانہ یا سیاہ پیشاب آئے تو یہ آتشک کی علامت ہو سکتی ہے۔ کبھی فالج (پولیو) اور سوکھا پن (مراسمس) آتشک کی نمود ہوتی ہے۔ آنکھ کے عصب باصرہ کا فالج ہو کر بچہ اندھا یا بھینگا ہو سکتا ہے۔ دماغی طور پر بچہ کند ذہن' ڈل اور عام بچوں سے بہت پیچھے یا پھسڈی رہ جاتا ہے۔ لوزتین سوج جاتے ہیں۔ یا سوء المزاج (Malaise) یا پاگل (Mad) ہو جاتا ہے۔ کان خراب اور مکمل طور پر بہرے ہو جاتے ہیں۔ آنکھ کی پتلی میں ورم اور زخم' ہاضمہ کی خرابیاں' کمی خون (انیمیا)

بھس لاغری اور نشوونما میں کمی۔ یہ سب کی سب علامات پیدائشی آتشک کی کارستانیاں ہوتی ہیں۔

احتیاطی تدابیر کے تحت یعنی بطور حفظ ماتقدم حمل سے قبل یا حمل کے دوران' مشکوک یا آتشک کی مریضہ کو ہر ماہ ہومیو پیتھک دوا " سیفلینیئم سی ایم " کی خوراک دینا اکثر اس کے ہونے والے بچے کو اس مرض سے نجات دلا دیتا ہے۔

۲۔ اکتسابی آتشک (Acquired Syphilis) : یہ آتشک مذکورہ بالا ناپاک مباشرت کے سبب لاحق ہوتی ہے۔ علامات کے لحاظ سے اس کے تین مراحل یا درجات ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ ابتدائی درجہ یا پہلا مرحلہ:(Primary Stage)

۲۔ ثانوی درجہ یا دوسرا مرحلہ:(Secondary Stage)

۳۔ مخفی یا پوشیدہ درجہ:(Latent Stage)

۴۔ ثلاثی یا تیسرا درجہ:(Tertiary Stage)

۱۔ ابتدائی درجہ : اس درجے میں آتشک کی سب سے پہلی علامت ایک زخم یا قرحہ (Chancre) ہے' جو اس جگہ پر نمودار ہوتا ہے جو آتشکی عفونت یا جراثیم کے ساتھ چھو گیا ہو۔ ۲۵ فیصد سے زائد صورتوں میں یہ زخم اعضائے تناسل پر پیدا ہوتا ہے۔ یہ مباشرت یا بوس و کنار کے بعد ۱۸ تا ۲۱ دن کے اندر اندر مرد کے عضو تناسل (Penis) پر پیدا ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی عضو تناسل کے آس پاس کے غدد جاذبہ (لمفاوی غدد) بھی متورم ہو جاتے ہیں۔ اس زخم کا چاروں طرف کا کنارہ ابھرا ہوا اور بیچ کا حصہ گہرا ہوتا ہے۔ مگر عورت میں یہ زخم عورت کی شرمگاہ کے لبوں (شفران ۔ Labia) کے اندر کی جانب بظر (Clitoris) پر یا رحم کی گردن پر نمودار ہوتا ہے اور عموماً" مریضہ کو اس کی موجودگی کا علم نہیں ہوتا۔ اعضائے تناسل کے علاوہ یہ زخم ہونٹوں' زبان' انگلیوں پر بھی ہو سکتا ہے۔ کنج ران کے غدد جاذبہ پھول جاتے ہیں۔ یہ زخم دیگر عام قسموں کے پھوڑوں سے بہت مختلف ہوتا ہے۔ اس زخم (شینکر ۔ Chancre) کی نمایاں خصوصیات یہ ہیں:

۱۔ یہ زخم بہت سخت پھوڑا سا ہوتا ہے۔ پھوڑے کی گرہ چنے یا مٹر کے دانے کے برابر یا کبھی اس سے بڑی ہوتی ہے۔ یہ بغیر مواد کے ایک سخت گول زخم ہوتا ہے۔ جسے طبی زبان میں بادہ فرنگ (شینکر ۔ Chancre) کہتے ہیں۔

۲۔ اس کو دبانے سے درد نہیں ہوتا۔ نہ ہی اس میں ورم یا سوزش ہوتی ہے۔

۳۔اس کو چھیلا جائے یا یہ خود پھٹ جائے تو اس سے شفاف مائع خارج ہوتا ہے۔

۴۔ عموماً" یہ زخم پھوڑے کی شکل میں ایک ہی ہوتا ہے۔ایک سے زیادہ شاذ و نادر ہی ہوتے ہیں۔

۵۔اس میں سے نکلنے والے مواد میں بے شمار جراثیم پائے جاتے ہیں۔اگر چھوا جائے تو چھونے والے شخص میں یہ جراثیم سرایت کر جاتے ہیں۔

۶۔ یہ زخم چار تا چھ ہفتوں میں مندمل ہو جاتا ہے۔اور اپنا داغ یا نشان چھوڑ جاتا ہے۔ پھر کافی عرصہ تک مرض کے آثار عارضی طور پر غائب رہتے ہیں اور پھر دوسرے درجے میں رونما ہوتے ہیں۔

۲۔ ثانوی درجہ : ابتدائی زخم (شینکر) رونما ہونے کے بعد چھ ماہ بعد دوسرا مرحلہ شروع ہوتا ہے۔اس مرحلے میں مرض پر دو مرد عورت میں یکساں طور پر نمایاں ہوتا ہے۔ عورتوں کو تو اس کی موجودگی کا علم ہی دوسرے مرحلے میں ہوتا ہے۔اس مرحلے میں جسم کے کئی اعضا مرض کا شکار ہو جاتے ہیں۔سارے جسم کی جلد پر چھ تا آٹھ ہفتے کے دوران بے شمار چھوٹے چھوٹے دانے (Rupia/Rash) نکل آتے ہیں جن کا رنگ سرخی مائل تانبے جیسا ہوتا ہے۔ مخاطی جھلی (میوکس ممبرین) پر زخم پیدا ہو جاتے ہیں۔غدد جاذبہ بڑھ جاتے ہیں۔ان کو ہاتھ سے دبا کر ٹٹولا جا سکتا ہے۔کبھی گردن پر پھلبہری ظاہر ہو جاتی ہے۔ مریض کو طبیعت میں خرابی (Malaise) سردرد' بخار' کمزوری اور گلے کی خرابی کی شکایت رہتی ہے۔ہڈیوں میں آوارہ درد خصوصاً" رات کے وقت ہوتے ہیں۔ ہونٹوں کے کناروں' باچھوں' مقعد' عورتوں کی شرمگاہ پر یا پستانوں کے نیچے چھوٹے چھوٹے دانے پیدا ہو جاتے ہیں۔جن میں درد نہیں ہوتا۔ بعض مریضوں کو بالخورہ ہو کر کہیں کہیں سے بال جھڑ جاتے ہیں۔ آتشک کا مرض خون میں بھی سرایت کر جاتا ہے۔ خون کے خوردبینی مشاہدے سے اس میں بے شمار نام نہاد آتشکی جراثیم دیکھے جاتے ہیں۔اس مرحلے کے دوران مریض میں مرض کو پھیلانے کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے۔لہٰذا یہ مرحلہ نسبتاً" زیادہ محتاط رہنے کا تقاضا کرتا ہے۔ حاملہ عورتوں کا حمل کبھی ساقط ہو جایا کرتا ہے۔ نمناک جگہوں مثلاً" فرج' سیون وغیرہ پر دانے جراثیم کی ٹیم کے ساتھ مل کر بہت بڑھ جاتے اور ثعلطاحیوں (کنڈائی لوماٹا) کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔

۳۔ مخفی درجہ : اس مرحلے میں دانے یا نشانات مرض غائب ہو جاتے ہیں اور کئی

سال (اوسطاً ۳ سال) تک مرض آتشک کی کوئی علامت نمایاں نہیں ہوتی۔

۳۔ ثلاثی (تیسرا) درجہ: یہ مرحلہ دوسرے درجے سے عموماً دو سال بعد شروع ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ دوسرے درجے کی علامات تیسرے درجے میں مدغم ہو جاتی ہیں یعنی ان دونوں مرحلوں کے درمیان آتشک کے آثار اور علامات ختم نہیں ہوتیں۔ اس تیسرے درجے میں ایک خاص یا مثالی قسم کی بے درد سخت گلٹی یا پھوڑا صمغیہ (Gumma) پیدا ہو جاتا ہے۔ اس جگہ ٹوٹ پھوٹ اور شکست و ریخت' گلنے سڑنے' مردہ ہو جانے اور ریشے بننے (Fibrosis) کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔ پھر اس میں عضوی تبدیلیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس حالت میں جلد' عضلات' منہ' غذا کی نالی' پھیپھڑے' دل' دماغ' جگر' خصیے ' ہڈیاں وغیرہ خاص طور پر مبتلائے مرض ہو جاتے ہیں۔ ان ماؤف جگہوں میں درد نہیں ہوتا۔ اگر یہ پھوڑا (گما) ہڈی میں پیدا ہو جائے تو حرکت کرنے سے ناقابل برداشت درد جاگ اٹھتا ہے۔ اگر دل میں ہو جائے تو دل کا مرض ہو جاتا ہے۔ زخم کے مندمل ہو جانے کے بعد جو نشان یا داغ (Scar) باقی رہ جاتا ہے۔ وہ چھونے سے موی کاغذ (Tissue-Paper) جیسا محسوس ہوتا ہے۔ جلد میں آتشکی زخم (S.Ulcers) دقی سفلائیڈز' آتشکی لیوپس اور دیگر دانے نکل آتے ہیں۔ ریڑھ کی دق' لڑکھڑاہٹ (Locomotor Ataxia) اور عمومی فالج (GPI) اس تیسرے درجے میں لاحق ہوتے ہیں۔

اس تیسرے درجے کے آخر میں دماغ آتشک کا شکار ہو جاتا ہے جس سے مریض کو فالج ہو جاتا ہے اور ذہن کمزور ہو جاتا ہے۔ کبھی مریض کی ذہنی سطح ایک چند سال کے ننھے بچے کے برابر ہو جاتی ہے۔ اگر اس وقت بھی علاج نہ کیا جائے تو مریض ۳ سال میں چل بستا ہے۔

اگر پہلے درجہ میں ہی مناسب علاج شروع کر دیا جائے تو مرض کے دوسرے اور تیسرے درجے کے آنے کی نوبت نہیں آتی۔ آج کل آتشک کا مرض اس قدر عام نہیں' جتنا بیسویں صدی کے آغاز میں تھا کیونکہ اس وقت لوگ زیادہ تر ان پڑھ ہوتے تھے اور شرم و حیا کے مارے خصوصاً مستورات اپنی فطری شرم کی وجہ سے اپنے مرض کو معالجین پر ظاہر نہیں کرتی تھیں۔ مگر آج کل لوگ اکثر تعلیم یافتہ اور محتاط ہیں۔ اس لئے وہ اپنے اس مرض کے اظہار سے نہیں شرماتے اور معالج کو صاف صاف بتا کر بروقت علاج کروا لیتے ہیں۔ نیز حفظان صحت کا معیار بھی بہتر ہو گیا ہے۔ ذرائع ابلاغ بھی لوگوں کو پاکیزہ زندگی بسر کرنے کے فوائد اور اندھا دھند جماع اور ...ے نقصانات سے آگاہ کرتے رہتے ہیں۔ یہ سارا آتشک حقیقی کا بیان تھا۔

۲۔ آتشک مجازی ۔ آبلہ فرنگ (شینکرائیڈ۔ سافٹ شینکر)

-Chancriod / Soft Chancre

مباشرت کے دوران ایک قسم کی مخصوص ہمیت یا جراثیم (Haemophilus Ducreyi) اعضائے تناسل پر کسی خراش یا زخم میں سے جسم میں داخل ہو جاتے ہیں اور دو تا سات دن میں عضو تناسل پر زخم کی صورت میں مرض نمودار ہو جاتا ہے۔ ایک طرف کے غدد جاذبہ متورم ہو کر زخم بن جاتے ہیں۔

علاج۔ آتشک کی ریپرٹری۔

* جلد پر آتشک کے دانے (Syphilitic Eruptions) (1) آرسنکم آیڈ' سفلینیم' کالی آیڈ' مرک' مرک آیڈربرم' مرک آیڈ فلیو س۔ مرک کار' نائیٹرک ایسڈ۔ (2) اورم' تھوجا' سلیشیا' فائی ٹولیکا' فلورک ایسڈ' کالی بائی' گوائیکم' لائکو' لیکے سس' ہیپر (3) آرسنکم البم' ارجنٹم نائٹ' بڈیاگا' پٹرولیم' پلاٹینا' ڈلکامارا' رسٹاکس' ریومکس' سارسپریلا' سٹافی سیگریا' سٹلینجیا' سیپیا' کالی کلور' کریازوٹ+
* آتشک کے دانے (Rupia)- (1) آرسنکم البم' (2) سفلینیم' فائی ٹولیکا' فلورک ایسڈ' کالی آیڈ' گریفائیٹس' مزریم' سیلنڈریم' نیٹرم سلف' نیٹرم میور۔ (3) الیومینا' بورکس' پٹرولیم' تھوجا' رسٹاکس' سٹافی سیگریا' سلفر سلیشیا' سیپیا' کاسٹیکم' کالی کارب' کلکیریا' کلیمٹیس' کیموملا' لائکو' مرک' نائیٹرک ایسڈ' نیٹرم کارب+
* آتشک کے بد اثرات۔

* آتشک سے چکر آئیں۔ (1) اورم مٹ'۔

* درد سر:(1) تھوجا' (2) اورم' سفلینم' کالی آیڈ' مرک' نائیٹرک ایسڈ' (3) اسافوئیڈا' فائی ٹولیکا' فلورک ایسڈ' لیدم' مزیریم' ہپر۔
* آتشک سے آنکھوں میں سوزش اور درد' آتشک آشوب چشم:(1) اسافوئیڈا' فائی ٹولیکا' کالی آیڈ' مرک' مرک کار' نائیٹرک ایسڈ' (2) آرسنکم' اورم' سنائی نیگریا' سفلینم' سنابرس' کلیمٹیس' گریفائیٹس' مرک آیڈ فلیوس' مرک سائی ہپر (3) آرجنٹم مٹ' ارجنٹم نائیٹ' اورم میور' اورم میور نیٹرونیٹم' تھوجا+
* آتشک سے ناک گل سڑ جائے:(2) سلیشیا' کالی بائی۔
* آتشک سے ناک بند ہو' ناک کے ذریعے سانس نہ لے سکے؛ فائی ٹولیکا۔
* آتشک میں ناک سے بدبُو (Ozaena) آئے: (1) اورم' سلیشیا' نائیٹرک ایسڈ' ہپر' (2) اسافوئیڈا' اورم میور' سفلینم' فائی ٹولیکا' کالی آیڈ' مرک (30 کروٹیلس ہری+
* آتشک سے چہرہ بگڑ جائے' چہرہ زرد' بدرنگ ہو جائے: (1) لیکے سس۔ (2) مرک کار' نائیٹرک ایسڈ۔
* چہرے پر دانے (Rash):- سفلینم۔
* چہرے پر آتشک کے دانے' ابھار' داغ' (1) سفلینم' کالی آیڈ' مرک' مرک کار۔ (2) آرسنکم آیڈ' اورم' سلفر' سلیشیا' سنابرس' فائی ٹولیکا' فلورک ایسڈ' کالی بائی' لائیکو' لیکے سس' نائیٹرک ایسڈ۔ ہیپر (3) سیپیا' کریازوٹ+
* منہ کے اندر داغ (Patches) (2) کالی آیڈ' مرک' مرک کار' نائیٹرک ایسڈ۔ (3) سنگونیریا' مرک آیڈربرم' ہائیڈروکوٹا ئل۔
* منہ میں آتشک کے زخم (Ulcers Syphil icusi) (1) سفلینم' کالی آیڈ' مرک' کالی بائی' مرک' ہیپر' (2) اورم' اورم میور' فائی ٹولیکا' فلورک ایسڈ' لیکے سس' مرک آیڈربرم' (3) ہائیڈراسٹس۔
* منہ کے اندر تالو میں آتشک کے زخم۔ (1) اورم مٹ (2) اورم میور۔ (3) سفلینم کالی آیڈ' ہیپر۔
* ۔۔ن بالائی جھلی (Velum) میں آتشک کے زخم۔ (2) فائی ٹولیکا' فاسفورک

ایسڈ' کالی آئیڈ' مرک' مرک سائی' نائیٹرک ایسڈ' (3) ڈرو سرا' سفلینیم' ہپوزین۔

- حلق میں آتشک کی تکالیف۔ (1) اورم میور' کالی آئیڈ' مرک' مزریم' نائیٹرک ایسڈ' ہیپر (2) آر سنکم آئیڈ' اسافوٹیڈا' اورم مٹ' فائی ٹولیکا' فلورک ایسڈ' کالسیا' کالی بائی' لائیکو' لیکے سس۔ (3) سفلینیم۔
- حلق میں کوا (Uvula) پر آتشک کے زخم (2) اورم' فلورک ایسڈ' کالی بائی' مرک' مرک سائی' نائیٹرک ایسڈ' (3) فائی ٹولیکا۔
- قبل از وقت بوڑھا ہو جانے والے آدمیوں کو اسہال آئیں جن کی طبیعت آتشک سے یا پارہ کے بے جا استعمال سے بری طرح گر چکی ہو۔ (Dyscrasia) (2) فلورک ایسڈ۔
- آتشک کے مریضوں کی پیشاب کی نالی نازہ (Urethra) سے سوزا کی مواد خارج ہو۔ (1) اورم (2) مرک کار (3) مرک' سنابرس۔
- آتشک کے مریضوں کو البومن آمیز پیشاب آئے (1) اورم میور (2) اورم مٹ' اورم میور نیٹرونیم' مرک کار۔ (3) اورم آئیڈ' سارسپریلا' کالی آئیڈ' کالی بائی' نائیٹرک ایسڈ۔
- آتشک کے باعث نامردی ہو جائے۔ مرک+
- اعضائے تناسل مردانہ پر آتشک کے دانے۔ (1) نائیٹرک ایسڈ (2) آر سنکم آئیڈ۔ (3) مرک۔
- نرخرہ (Larynx) پر آتشک کا ورم۔ (2) آئیوڈیم' سٹلنجیا' مرک' مرک آئیڈ ریبرم' نائیٹرک ایسڈ' ہیپر+
- پشت پر آتشکی داغ۔ سفلینیم۔
- جوارح (بازو اور ٹانگوں) میں آتشکی بائی کے درد (1) کالی آئیڈ' (2) فلورک ایسڈ' فائی ٹولیکا' فلورک ایسڈ' مرک' نائیٹرک ایسڈ' (30) کالسیا'' کالی بائی۔
- ہاتھوں کی انگلیوں میں آتشکی بائی کے درد (2) آر سنکم' آر سنکم آئیڈ' سیلینیم' مرک' (3) اورم' فاسفورس+
- جلد پر آتشک کی چنبل (1) آر سنکم آئیڈ' فائی ٹولیکا (2) آر سنکم

سارسپریلا' کوریلم ریزم' نائیٹرک ایسڈ۔ (3) اورم' تھوجا' کالی بروم۔

* جلد پر آتشک کے بثور (Pustules)- (2) کالی بائی۔
* جلد پر چھتری نما یا گوبھی کے پھول جیسی آتشک کی پیدائشیں (Fungus / Cauliflower Syphilitic Growths)- (1) آرسنکم آیڈ' سلیشیا' لیکیسس' مرک' مرک کار' نائیٹرک ایسڈ' (2) آرسنکم' آیوڈیم' منسی نیلا' (3) اورم' اورم میور' اورم میور نیٹرونیٹم' تھوجا' شافی سیگریا+
* جلد پر آتشک کے فلطاہیے' کنڈائی لوماٹا (Syphiltic Condylomata) (1) نائیٹرک ایسڈ۔ (2) تھوجا۔ سنابرس۔ مرک۔ (3) اورم۔ اورم میور۔ اورم میور نیٹرونیم۔ شافی سیگریا۔ کالی ایسڈ+
* جلد پر آتشک کے مسے (Syphiltic Warts) (1) نائیٹرک ایسڈ (2) اورم۔ تھوجا۔ مرک ہیپر۔ (3) اورم میور۔ اورم میور نیٹرولیٹم - شافی سیگریا+
* جلد پر آتشک کے زخم (Ulcers) (1) آرسنکم' آیوڈیم' تھوجا' فائی ٹولیکا' کالی آیڈ' مرک' مرک کار' نائیٹرک ایسڈ' (2) اورم' اورم میور' اورم میور نیٹروشیم' پٹرولیم' سارسپریلا' شافی سیگریا' سٹلنجیا' سٹس' سفلینیم' کاربوج' کالی بائی' کالی کلور' کروٹیلس کاس' لیکیسس' مرک آیڈ ربرم' ہیپر (3) انتھرم' ریوکس' سٹرامونیم' لیک کینم۔ مزریم+ شافی سیگریا+
* آتشک کی عمومی ادویہ - اینٹی سفلس (Anti- Syphilis) (1) آرسنکم آیڈ' اورم مٹ' اورم میور نیٹروشیم' سٹلنجیا' سفلینیم' سلیشیا' فائی ٹولیکا' کالی آیڈ' کالی سلف' مرک' مرک آیڈ ربرم' مرک آیڈ فلیوس ' مرک کار' نائیٹرک ایسڈ (2) آرسنکم البم' آرسنکم فلیوم' اسافوٹیڈا' آیوڈیم' تھوجا' سارسپریلا' شافی سیگریا' سلفر' سلفر آیڈ' سنابرس' فاسفورس' فاسفورک ایسڈ' فلورک ایسڈ' کاربوانیمی' کالی آرس' کالی بائی' کالی کلور' کلکیریا آیڈ' کلکیریا سلف' کونیم' لیڈم' لیکیسس' مزریم' ہیپر' (3) ارجنٹم میٹیلکم' بڈیاگا' بینزوک ایسڈ' پٹرولیم' کاربووج' کروٹیلس ہری' کلیمیٹس' کوریلم ربرم' گوائیکم+

تفصیلات ادویہ:-

آرسنکم البم 200- آتشک کا گوشت خور زخم جس سے گوشت گل سڑ جائے (Phagadenic Chancre)- زخم نیلگوں جس میں شدید جلن ہو اور زخم گوشت کو کھاتا جائے۔ مایوس کن کیس جس کے ساتھ اس دوا کی عام مزاجی علامات بھی موجود ہوں۔

* اسافوٹیڈا 30- پنڈلی کی ہڈی کی آتشک جس میں رات کے وقت درد ہوں۔ زخم بے حد ذکی الحس ہوں اور پتلی بدبودار پیپ خارج ہو ہڈی گل سڑ کر بوسیدہ اور مردہ ہو جائے اور اس میں رات کو انتہائی شدید درد ہوں۔ پارہ کے استعمال کے بعد پیدا شدہ بداثرات کے لئے یہ دوا استعمال ہوتی ہے۔

اورم میٹیلکم 200- ثانوی آتشک' نیز شیر خوار بچوں کی آتشک' پارے کے استعمال کے بعد یہ دوا دی جاتی ہے۔ آتشک کے باعث منہ میں زخم' ناک اور منہ کے تالو کی ہڈیاں گل سڑ جائیں۔ ناگوار بدبودار رطوبت اور ہڈیوں کے ٹکڑے خارج ہوں۔ آنکھوں کے گرد چہرے کی ہڈیوں میں درد ہو۔ مراق اور مالیخولیا ہو جائے۔زندہ رہنے کی تمنا نہ رہے اور خودکشی کرنے کی خواہش پیدا ہو جائے۔ کبھی اورم میور دوا زیادہ مفید ہوتی ہے بالخصوص آتشک والے سوزاک میں+

* سلفر 200- حشفہ اور غلفہ (Glans & Prepuce) پر گہرے پیپ دار زخم۔ جن میں جلن ہو۔ غلفہ سرخ اور حشفہ پر پھنس جائے۔ ضیق الغلفہ (فائموسس)۔ غدو سخت ہو جائیں یا پک جائیں۔

* کالی آئیوڈ۔ رسولی (گما) جس میں اعصاب ملوث ہوں۔ آتشک کے دانے (روپیا (Rupia پیدا ہو جائیں۔ گلٹیاں یعنی بغیر مواد کے دانے (Papular Eruption) جو کھوپڑی پر اور نیچے پشت پر ہوں۔ ہڈیوں میں درد ہو' ناک اور پیشانی کی ہڈیوں میں جلن اور تپکن (تھرابنگ) ہو۔ سبزی مائل زرد خراشدار سوزشی زکام ہو۔ آتشک حقیقی (شینکر) کے زخم جن کے کنارے سخت ہوں اور گاڑھی' دہی جیسی پیپ خارج ہو۔ زخم گوشت کو گہرائی تک کھا جائیں۔

** کور یلیم ربرم۔ جب سوزا اور سفلس مخلوط ہوں۔ حشفہ اور اندرون

غلفہ سرخ چھپے زخم بن جائیں جو انتہائی ذکی الحس ہو' ہتھیلیوں اور انگلیوں پر ملائم تانبے کے رنگ کے داغ نمودار ہو جائیں۔ مرجان یا مونگے (Coral) کے رنگ جیسے سرخ زخم (شینکرز) ہوں۔

اس دوا کا مقابلہ درج ذیل ادویہ سے کریں اور فرق دیکھیں۔

* فلورک ایسڈ۔ آتشک کے زخم منہ اور حلق میں بن جاتے ہیں۔ آتشک بوسیدگی اور مردہ پن سے گوشت گل سڑ کر تباہ ہو جاتا ہے اور اس میں جلندار اور سوراخ کرنے جیسے درد ہوتے ہیں۔ رطوبت پتلی' سوزشی خارج ہوتی ہے۔ بازو اور ٹانگوں کی ہڈیوں میں درد ہوتے ہیں۔ ہتھیلیوں پر سرخ ابھرے ہوئے چٹے یا داغ بن جاتے ہیں۔

کالی بائیکرو میکم 200- ناک' منہ اور حلق میں سوراخ دار زخم ہوتے ہیں۔ جن کے گرد تانبے جیسی سرخ رنگت ہوتی ہے۔ یہ زخم (شینکرز) سخت اور گہرے ہوتے ہیں۔ حشفہ (گلانس' سر ذکر) پر کانٹے چبھنے اور خارش ہوتی ہے۔

* ہیپر سلفر 200- مسوڑھوں کی سیمابی آتشک کی بیماریاں' ہڈیوں میں درد' زخموں (شینکرز) سے جلد خون بہہ نکلے۔ زخموں کے کنارے اٹھے ہوئے اور اسفنجی' پارے کے بے جا استعمال کے بداثرات زخم کے کنارے سرخ' ذکی الحس اور چبھن دار درد جو رات کے وقت ہوں+

* کینتھرس 30- جب آتشک اور سوزاک (سفلس اینڈ سائکوسس) مخلوط ہو جائیں۔ پنکھے کی شکل کے اور انجیر نما مسے پیدا ہوں۔ ذکر (Penis) سوج گیا ہو۔ غدوددں میں شدید خارش ہو۔ منہ کی چھت پر اور زبان کی نوک پر چھوٹے چھوٹے زخم ہوں جو دائیں طرف ہوں اور ناک سے زکام بہے' نتھنوں کے پچھلے حصے سے تاردار مواد خارج ہو۔ زخم (شینکرز) سرخ' سوجے ہوئے ہوں جن میں سے پتلی پیپ کا اخراج ہو' زخم سخت اور کنارے اوپر اٹھے ہوئے مگر ذکی الحس نہ ہو۔ یعنی ان کو چھونے سے درد نہ ہو۔

* لائیکو پوڈیم 200- حلق میں دائیں جانب سیاہ' سلیٹی مائل' زرد زخم ہوں۔ آتشک کے زخم (شینکرز) کامل جو آہستہ آہستہ بڑھیں اور ان میں درد بھی نہ ہو۔ جن کے کنارے موٹے اور گول ہوں۔ ٹانگوں پر زخم جو مندمل ہونے میں نہ آئیں۔ رات کے وقت لیپ کرنے یا پٹی کرنے سے جلن ہو اور پھاڑنے جیسا درد ہو۔ سنہری زرد رنگ کی پیپ کا اخراج ہو۔

* لیکیس 200- سخت زخم (شینکرز) فاسد (گنگرین والے) یا گوشت خور (جس سے گوشت گل سڑ جائے)۔ جو منہ کے اندر نرم تالو' حلقوم اور گلے کے اندر ہو جائیں۔ زخم جو اردگرد سے نیلے ہوں۔ رات میں ہڈیوں میں درد ہو۔ ٹانگوں پر چھپے زخم ہوں۔ پنڈلی کی ہڈی (ٹبیا) سڑ کر بوسیدہ ہو جائے۔ ذکی الحس اور سرمئی رنگ کے نیلگوں زخم چھونے سے ان میں جلن ہو۔ پارے کے بے جا استعمال کے بداثرات پیدا ہو چکے ہوں۔

* مرک بن آئیوڈائیڈ 30- غلفہ کے سامنے والے حصہ پر سخت اور سرخ سوجن یا گلٹی۔ اس قدر موٹی اور سخت جیسے لکڑی اور اس کے درمیان آتشک کا زخم (ہارڈ شینکر) ہو۔ جس میں بالکل درد نہ ہو۔

* مرک پروٹو آئیوڈائیڈ 30- بے درد زخم (شینکرز) جس کے ساتھ کنج ران کے غدود بری طرح سوج گئے ہوں اور ان میں پکنے اور پیپ پڑنے کا کوئی رجحان نہ ہو۔

* مرک کار 200- باقاعدہ سخت ہنٹرین زخم (شینکر) جس کے نیچے چربیلی جڑ ہو۔ بے حد درد' سوجن اور ورم ہو' گوشت کو کھا جانے والے اور رینگتے ہوئے آگے بڑھنے والے زخم' جو چند ہی دنوں میں آدھا عضوِ تناسل کھا جائیں۔

مرک سال 200- نرم زخم (سافٹ شینکر یا شینکرائیڈ)۔ جو گہرا ہونے کی بجائے سطحی ہو' اس کی جڑ گندی اور چربی والی ہو اور بدبودار رطوبت کا اخراج ہو۔

* مزیریم 200- رات کو پنڈلی کی ہڈی میں درد' پنڈلی کو ذرا سا چھونا بھی ناقابلِ برداشت ہو۔

اس دوا کا درج ذیل ادویہ سے مقابلہ کریں اور فرق دیکھیں۔

* سٹلنجیا 30- شدید درد بالخصوص لمبی ہڈیوں میں' سر پر اور پنڈلی کی ہڈیوں پر گومڑیاں اور گلٹیاں (Nodes) رات کو اور مرطوب موسم میں اضافہ۔ اس کے ساتھ چھیل ڈالنے والا زکام بھی ہو۔

* فاسفورک ایسڈ 30- پارے کے استعمال اور آتشک کے باعث ہڈیوں میں ورم' رات کو درد جیسے ہڈیوں کو چاقو سے کھرچا جا رہا ہو۔

* تائیٹولیکا 30- آتشک کے سبب بائی کا درد (رہیومیٹزم) جو لمبی ہڈیوں کے درمیان کو یا ہڈیوں کے عضلات جڑنے کی جگہ کو ماؤف کریں۔

* کاربوریٹی ملس 200- پارے کے بے جا استعمال کے بعد مزاجی یا تیسرے درجے کی آتشکِ ثلاثی لاحق ہو جائے۔ جلد پر خصوصاً چہرہ پر تانبے کے رنگ کے سرخ چٹے' داغ ہوں۔ سخت گلٹی (بوبو۔ Buho) ہو۔ یاد رہے کہ مرک' مرک آئیوڈ' مرک بن آئیڈ' مرک کار' آرسنکم آئیڈ میں یہ گلٹیاں (بوبوز Buhoes) زخم بن جاتی ہیں اور ان سے خراشدار رطوبت نکلتی ہے اور جلن ہوتی ہے۔ مگر بڈگایا میں یہ گلٹی سخت ہوتی ہے اور سوراخ ہو کر خراب ہو جاتی ہے۔)

* کاربوویج 30- اونچے کناروں والے آتشک کے زخم جن میں سے پتلا سوزشی بدبودار پانی خارج ہو۔ چھونے سے آزادانہ خون بہے۔

* نائیٹرک ایسڈ 200- زخم جو گہرائی کی نسبت محیط میں زیادہ پھیلتے جائیں۔ سیمابی آتشک یعنی پارے کے بے جا استعمال کے بعد بداثرات کے شکار مریضوں میں ہو۔ گوشت کو کھا جانے والے زخم (شینکرز) بکثرت دانے بننے کے ساتھ۔ جن میں جلد خون بہے۔ جن کے کنارے اوپر اٹھے ہوئے اور کٹے پھٹے (Ragged) ہوں۔ درد جیسے پھانس (پھلتر) چبھی ہو۔ گلٹیاں (Buboes) جن میں پک کر پیپ پڑ جائے۔

اس دوا کا مقابلہ اور فرق درج ذیل ادویہ میں دیکھیں۔

* تھوجا IM:- حشفہ اور غلفہ پر تر پیدائشوں کے ساتھ زخموں (شینکرز) میں پھانس یعنی پھلتریں چبھنے جیسے درد ہوں۔
* شافی سیگریا 200:- پارے کے غلط استعمال کے بعد زخم (السرز) پیدا ہوں۔ جن میں سے پتلی' سوزشی خراشدار رطوبت خارج ہو۔ نیچے ہڈی ماؤف مرض ہو جائے۔ نرم' نمناک پیدائشیں (موہکے' مسے وغیرہ) اور خشک انجیر نما مسے اعضائے تناسل کے آس پاس پیدا ہو جائیں۔

تجربات و مشاہدات

کیس 1:- ڈاکٹر رچرڈ ہیوگس لکھتے ہیں ایک آتشک اور پارے کے استعمال کے بداثرات کا شکار مریض میرے پاس آیا۔ میں نے اسے اورم مٹ نمبر ا کا سفوف کھانے کے لئے دیا ایک ہفتہ بعد وہ پھر آیا مرض بالکل ختم ہو چکا تھا اس نے آتے ہی خوشی سے پکار کر کہا' "یقیناً آپ نے مجھے "آبِ حیات" دیا تھا۔"

کیس 2:- ڈاکٹر فارئیر برنوویل لکھتے ہیں ایک 30 سالہ عورت کئی سال سے پارے اور آتشک (Mercurio-Syphilis) کی شکار تھی۔ اس کی ناک غائب تھی اور اس سے ملحقہ حصے رفتہ رفتہ نرم' بوسیدہ اور انقسام پذیر ہو رہے تھے اور ان میں سے بدبو آتی تھی۔ ایک رات کو اس جگہ مریضہ کو سوراخ کرنے جیسا درد ہو رہا تھا۔ اور بہت پست ہمت دکھائی دیتی تھی۔ میں نے اورم مٹ 200 کی دو خوراکیں دیں کہ دوسری خوارک کمزوری محسوس کرنے پر لے لے۔ ایک سال سے بھی کم عرصہ میں وہ بالکل صحت یاب ہو گئی۔ اس نے ایک مصنوعی ناک بھی لگوائی کہ کبھی کبھار دیکھنے والے اس کے فرق کو محسوس نہیں کر سکتے تھے۔

کیس 3:- ڈاکٹر پرونیل لکھتے ہیں کہ ایک شخص ثانوی آتشک میں مبتلا تھا۔ اس کے منہ کے تالو میں آتشک کے زخم (شینکر) کے ساتھ ورم تھا اور خدشہ تھا کہ یہ واحد زخم اور دوسرے سرخ داغ تالو کی گہرائی تک پہنچ کر

سوراخ پیدا کر دیں گے۔ مریض کو باری باری ہر ہفتے ایک خوراک مرک کار 3x، نائیٹرک ایسڈ نمبر 3، اورم میور نمبر 3 اور مزیم نمبر 3 ادویہ دی گئیں۔ مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ زخم کا ورم بڑھتا رہا اور دماغ تک پہنچ گیا۔ جس سے مریض کے خیالات میں پراگندگی، حوصلہ میں بے حد کمی۔ اور حافظہ میں کمزوری واقع ہو گئی۔ اس کو گوائیکم نمبر 3 دی گئی۔ جس سے افاقہ شروع ہو گیا۔ دو ہفتے بعد زخم غائب ہو گیا۔ دماغ صاف ہو گیا۔ مسرت و راحت واپس آ گئی اور حافظہ لوٹ آیا۔ اور مریض شفا سے ہمکنار ہو گیا۔

کیس 4 :- ڈاکٹر نیش لکھتے ہیں۔ ایک عورت کو گہرے سوراخدار اور باقاعدہ کناروں والے زخم تھے۔ ایک زخم نے منہ میں نرم تالو کو چھید ڈالا تھا اور خطرہ تھا کہ سارا تالو چھد جائے گا۔ یہ زخم آتشک کا دکھائی دیتا تھا۔ مریضہ کا ایک عرصہ سے ایلوپیتھک طریقہ سے علاج ہو رہا تھا۔ زخم سے تھوڑا سا لیسدار اور تاردار مواد خارج ہوتا تھا۔ کالی بائکرم 30 نے 3 ہفتوں میں مستقل طور پر شفایاب کر دیا۔ زخم مکمل طور پر بھر گیا اور عام صحت بہترین ہو گئی۔

کیس 5 :- ڈاکٹر اڈمنڈ کارلیٹن لکھتے ہیں۔ ایک مریض ابتدائی آتشک (پرائمری سفلس) میں مبتلا تھا۔ وہ جب زمین پر رکھے ہوئے پاؤں کو اٹھانے کی کوشش کرتا تو محسوس کرتا جیسے پاؤں مقناطیس پر رکھا ہو اور درد پاؤں سے بتدریج دل کی طرف بڑھتے۔ جسم کا ہر جوڑ اور پٹھ اور ہاتھ پاؤں اکڑے ہوئے اور دکھتے تھے۔ رات کو ٹھنڈے پسینے آتے۔ بھوک نہیں لگتی تھی اور مریض بے حد لاغر تھا۔ لیڈم پال 200 نے تیزی سے مکمل طور پر صحتیاب کر دیا۔

کیس 6 :- ڈاکٹر ای۔ کارلیٹن مزید لکھتے ہیں۔ ایک 37 سالہ مریض آتشک مجازی (سافٹ شینکر) میں مبتلا تھا۔ شرم کے مارے وہ میرے پاس علاج کے لئے نہ آیا۔ حتیٰ کہ اس کے حشفہ (گلانس پینس) اور غلفہ (پری پیوس) پر بھی زخم پیدا ہو

گئے۔ پھر وہ آیا۔ وہ بے حد غمگین' بے حوصلہ' پریشان' خوفزدہ اور خود اعتمادی سے محروم تھا وہ ذہنی یا جسمانی طور پر جلد تھک کر چور ہو جاتا کہ اپنی چارپائی کو بھی پرے نہ دھکیل سکتا۔ اس کا قدر حساس تھا کہ کسی قسم کا درد برداشت نہ ہوتا۔ یہاں تک کہ دردوں کا خیال کرتا تو وہ درد اپنے اندر بھی محسوس کرتا۔ رات کے وقت تمام تکلیفات بڑھ جاتیں۔ کان بہنے اور جلدی پھنسیوں کا بھی شکار تھا۔ میں نے اسے اورم مٹ سی ایم طاقت میں دی' بے حد فائدہ ہوا' وہ کچھ دنوں کے لئے اپنے کام پر چلا گیا اور پھر دوا لینا چھوڑ دیا۔ ابھی ایک ننھا سا زخم باقی تھا اور حلقہ پر سوجن و دکھن تھی۔ کنج ران میں بڑی بڑی گلٹیاں موجود تھیں اور حلق بھی قدرے دکھتا تھا۔ پھر جلدی ہی ان علامات میں اضافہ ہو گیا۔ پاؤں جیسے مقناطیس پر رکھے ہوں جو ان کو اوپر اٹھانے کی کوشش کرنے پر محسوس ہوتے' نیز احساس جیسے ان میں کانٹے یا سوئیاں چبھ رہی ہیں۔ درد تیزی سے سرتاپا لپکتے تھے۔ جسم کا ہر حصہ اور جوڑ اکڑا ہوا اور درد ناک تھا۔ رات کو پسینے آتے تھے' بھوک کالعدم اور لاغری بہت تھی۔ لیڈم پال 200 دی گئی جس نے مریض کو تیزی سے شفا یاب کیا۔

کیس 7 :- ڈاکٹر جی ایس آدم لکھتے ہیں۔ ایک 20 سالہ عورت' شرابی' بیمار' آتشک کا شکار اور بے چین تھی' کپڑے پھاڑ دیتی' مسلسل بے ربط گفتگو کرتی' نیند نہ آتی' جب کوئی اس کے نزدیک آتا تو بے حرمتی کے لئے فحش اور غلیظ گالیاں بکتی' آتشک کے بداثرات کے سبب اس کی یہ حالت تھی' وہ نائیٹرک ایسڈ 2 کے مسلسل استعمال سے درست ہو گئی۔

کیس 8 :- ڈاکٹر جان ایچ کلارک لکھتے ہیں۔ ایک نوجوان عورت چیچک کے ٹیکے لگنے (ویکسی نیشن) کے بعد جذامی / آتشک (Lepra- Syphilis) کا شکار ہو گئی۔ اس کے بازو پر بڑے بڑے خونی پھوڑے ہو گئے جو مندمل ہونے میں نہ آتے تھے۔ چہرے پر آگ جیسے سرخ موٹے موٹے دانے (Rash) پیدا ہو گئے۔ سلفینیم اے ایم طاقت میں سوتے وقت دی گئی۔ جس سے جلد رُو بصحت ہو گئی۔ بازو کے

پھوڑے جلد مندمل ہو گئے اور چہرہ بھی پھنسیوں سے پاک ہو گیا۔

کیس 9 :- ایک شخص کو 25 سال سے آتشک کا مرض تھا۔ اب اس کی جلد کے چھلکے اتر رہے تھے۔ جب وہ باہر دھوپ میں جاتا تو جسم کے برہنہ حصے سرخ ہو جاتے اور ہاتھ اور انگلیاں سوج جاتی تھیں۔ اس کو سیفلینیم اور مرک ویوس دوائیں دی گئیں۔ جب اسے مرک ویوس 10 ایم طاقت میں دی گئی تو اسے بہت افاقہ ہوا۔ پھر کوئی بہتری نہ ہوئی اور اس میں یہ علامت پیدا ہو گئی کہ سوتے میں اس کی زبان اور ہونٹوں میں کھچاوٹ محسوس ہوتی تھی۔ یہ علامت اس کو پہلے بھی تھی مگر اس نے بتائی نہ تھی۔ اس کو فائیٹولیکا دوا دی گئی جس سے وہ صحت یاب ہو گیا۔

کیس 10:- فلاڈلفیا کے ڈاکٹر گرام نے بہت سے ثانوی' آتشک کے مریضوں کو اور جو مریض آتشک کے سبب کمیِ خون (بھس) کے شکار تھے۔ ان کا علاج پارے (مرکری) کے مرکبات سے نہیں ہو رہا تھا' ان کو کیلوٹروپس مدر ٹنکچر دے کر شفایاب کر دیا۔

کیس 11 :- ڈاکٹر کلارک لکھتے ہیں' ایک مریض کو خطرناک اور ترقی یافتہ آتشک تھا' جس سے اس کے تمام ناخنوں کے سرے بے حد موٹے ہو گئے تھے۔ ان کو کیلوٹروپس مدر ٹنکچر کے 5 قطرے فی خوراک دیئے گئے۔ جس سے وہ مکمل طور پر صحت یاب ہو گیا۔

(۳)سوزاک۔ گنوریا۔ طمانچہ

(GONORRHOEA/CLAP/BLENORRHAGIA/A DOSE)

یہ مرض ایک قسم کی عفونت یا نام نہاد جرثومہ (Neisseria Gonorrhoea/Gonococcus) سے پیدا ہوتا ہے۔ اور مرد عورت کو ایک دوسرے سے جنسی اختلاط (جماع) کے ذریعے لگ جاتا ہے۔ اس خبیث مرض (Venereal Disease) میں پیشاب کی نالی نائیزہ کے اگلے حصہ کی استری لعابی جھلی ایک مخصوص عفونت یا وائرس سے متورم ہو جاتی ہے۔ آتشک (سفلس) کی طرح اس کا شمار بھی امراض خبیثہ میں ہوتا ہے۔ چنانچہ اس مرض کو انسانیت کے منہ پر ایک طمانچہ (The Clap) کا نام دیا گیا ہے کیونکہ یہ مباشرت کے دوران فریق ثانی کو لگ جاتا ہے۔ آج یہ دنیا بھر میں دوسرا سب سے عام مرض ہے جس کا علاج ضروری ہے اس کے علاج کے لئے بعض مشکلات حائل ہیں۔ مثلاً" مدت حضانت کی کمی' بسرعت انتقال' بار بار انفیکشن کا خطرہ' تشخیص میں دشواری بالخصوص عورتوں میں کہ ان میں کوئی ظاہری علامت نہیں ہوتی وغیرہ جس سے علاج میں تاخیر ہو جاتی ہے۔

یہ مرض اعضائے تناسل سے جسم کے دیگر اعضاء میں بھی منتقل ہو جاتا ہے مثلاً" مقعد' جوڑوں میں' مثانے میں اور کبھی کبھی دل یا دماغ میں بھی بسیرا کر لیتا ہے۔ آتشک کے برعکس سوزاک مرد اور عورت میں مختلف علامات رونما کرتا ہے۔ مگر عموماً" اس مرض میں مردوں کی نائیزہ سے ایک پیپ دار رطوبت خارج ہوتی ہے اور ایک ایسی ہی رطوبت عورتوں کے عنق الرحم اور شرمگاہ سے خارج ہوا کرتی ہے۔ شدید یا حاد مراحل میں غالباً" عورت اس سے بہت زیادہ متاثر ہوتی ہے اور جس مرد سے بھی وہ جماع کرتی ہے اسے بھی مبتلائے مرض کر دیتی ہے۔ البتہ بعد کے مزمن درجات میں عورت کے ساتھ مباشرت سے یہ صورت حال کم واقع ہوتی ہے۔ عورتیں خصوصاً" زناکار عورتیں سوزاک کے شکار مردوں سے یہ مرض بہت جلد حاصل کر لیتی ہیں۔

مردوں میں سوزاک :

مردوں میں عضو تناسل کے اگلے چھ انچ حصے میں نائیزہ شدید سوزش سے متورم ہو جاتی

ہے اور فوری علاج کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ سوزش مزید پیچھے نہ چلی جائے۔ اس کی سب سے پہلی علامات کسی اس مرض میں مبتلا عورت سے مباشرت کے تقریباً ۳ دن بعد (یا ۲ تا ۱۰ دن بعد) ظاہر ہونا شروع کر دیتی ہیں۔ اکثر جماع کے بعد دوسرے دن ہی نائیزہ کے سوراخ احلیل میں جلن اور دکھن ہونے لگتی ہے۔ احلیل میں خارش اور سرخی پیدا ہو جاتی ہے۔ احلیل کے دونوں لب باہم چپک جاتے ہیں۔ پہلے مریض بے خبر اور لاپرواہ ہوتا ہے۔ جب یہ رطوبت نکلنے لگتی ہے تو چوکنا ہوتا ہے اور توجہ مرکوز کرتا ہے۔ شروع میں یہ رطوبت لیس دار پتلی ہوتی ہے پھر جلد ہی گاڑھی کثیر اور زرد رنگ کی ہو جاتی ہے۔ ایک دو دن میں نائیزہ اندر سے متورم ہو جاتی ہے اور پیشاب کرنے پر درد اور جلن ہوتی ہے۔ کبھی کبھار پیشاب میں رکاوٹ ہو جاتی ہے۔ حاد مرحلے میں طبیعت ناساز اور خفیف سا بخار ہو جاتا ہے اور کبھی کنج ران کے لمفاوی غدود دکھتے ہیں، ۱۰ تا ۱۴ دن بعد حاد (شدید) علامات کم یا ختم ہو جاتی ہیں اور مرض ختم ہو جاتا ہے یا پھر یہ مرض مہینوں بلکہ سالوں چلتا ہے کیونکہ صبح کو ہر روز شبنمی رطوبت یعنی شبنم کے قطرے کی مانند سفید گاڑھی پیپ نکلتی رہتی ہے۔

پیچیدگیاں : اس میں مندرجہ ذیل مقامی پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں:

۱۔ نائیزہ کے اگلے حصہ میں ورم : نائیزہ کے اندر ایک چھوٹا سا چھالا بن جاتا ہے۔ کبھی حشفہ اور غلفہ کی اندرونی جھلی متورم ہو کر بڑی تکلیف دیتی ہے۔ غیر مختون مرد (غیر مسلم جن کا ختنہ نہیں ہوتا) کو ضیق الغلفہ کا مرض (Phimosis) لاحق ہو جاتا ہے۔

۲۔ نعوظ سوزاکی (کارڈی ۔ Chordee) : عضو تناسل کے اجسام کہفی (Corpora Cavernosa) اور جسم اسفنجی (Corpus Spongiosum) میں سے کسی ایک میں سوزاک کا زہر سرایت کر کے ورم پیدا کر دیتا ہے۔ رات کو بستر گرم ہونے پر عضو میں شدید ایستادگیاں واقع ہو کر عضو نیچے کو جھک جاتا ہے یا ایک جانب کو خم کھا جاتا ہے اور بے حد درد ہوتا ہے۔ نیند اچاٹ ہو جاتی ہے۔ مریض سخت کربناک حالت میں کروٹیں بدلتا ہے۔

۳۔ ورم غدد کاپر (Cowperitis): کبھی کبھی وذی کی رطوبت پیدا کرنے والے غدودوں میں ورم ہوتا ہے۔

۴۔ نائیزہ کے پچھلے حصہ میں ورم : غلط علاج سے، ربڑ کی نلکی یا سلائی ڈالنے کے سبب سوزاک کا ورم نائیزہ کے اگلے حصے سے پچھلے حصے میں چلا جاتا ہے۔ بار بار فوری حاجت کے ساتھ پیشاب آنے لگتا ہے۔ پیشاب کے آخر پر ذرا سا خون بھی نکلتا ہے۔ سیون کے مقام میں ہلکا ہلکا درد ہوتا

مردوں میں سوزاک کی
چھوت کے مقامات
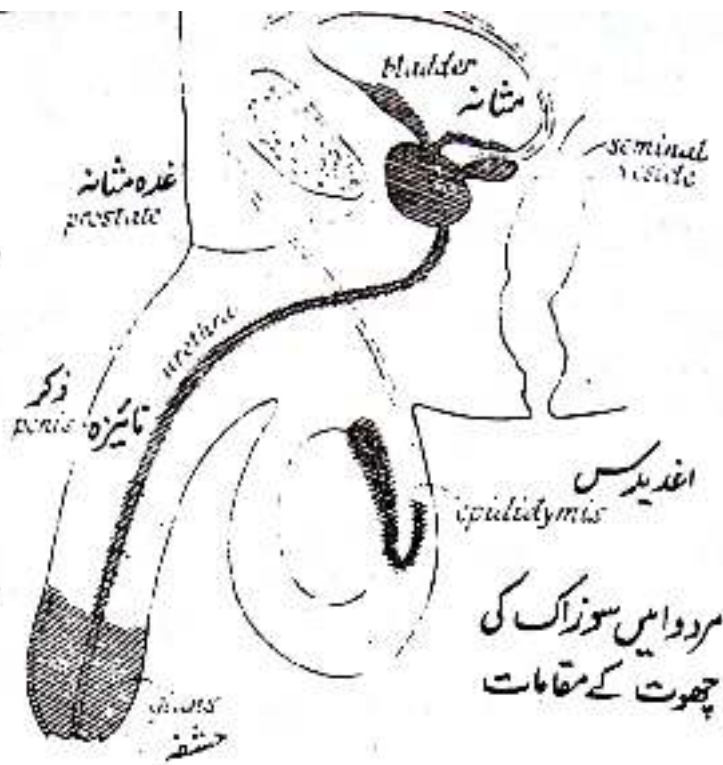
Fig. 4. GONO...AL INFECTION OF MALE GENITAL TRA... ...gram showing areas which are commonly involve... ...of the infection. In the foreskin there i... ...the urethra, urethritis; in the epid...mis, ... the prostate, prostatitis and prosta... ...and in the bladder, cystitis.

عورتوں میں سوزاک کی چھوت کے
مقامات: (1) قاذف، (2) بیض، (3) جوف رحم
(4) دیوار رحم (5) گردن رحم -
(6) سوراخ حبل، (7) دیوار حبل -
(8) برتولین غدد (9) شفران کبیرہ -
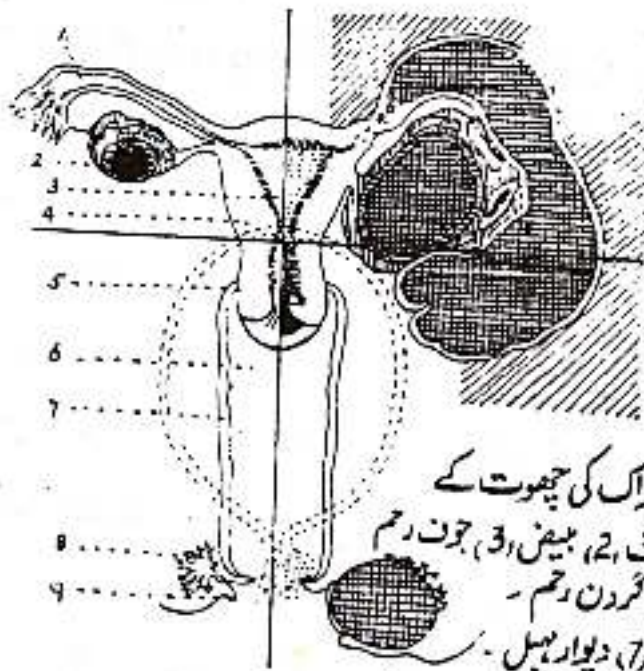
Fig. 5. GONORRHŒAL INFECTION OF THE FEMALE GENITAL TRACT (areas shaded on the unnumbered side are those commonly involved). 1. Fallopian tube. 2. Ovary and broad ligament. 3. Cavity of uterus (or womb). 4. Wall of uterus. 5. Cervix. 6. Cavity of vagina. 7. Wall of vagina. 8. Bartholin's gland in the vulva. 9. External labia.

ہے۔دردناک ایستادگیاں ہوتی ہیں۔پہلی دفعہ کے پیشاب کے بعد پھر پیشاب گدلا ہوتا ہے۔

۵۔حاد ورم غدہ مذی (Prostatitis): غدہ مذی کے اندر والی نائیزہ (یعنی نائیزہ کا پچھلا حصہ) غدہ مذی اور کیسۃ المنی (Seminal Vesicle) تینوں میں سوزش ہو جاتی ہے۔گویا یہ تگڈم ورم (Traid) ہوتا ہے۔ان تینوں میں سے کسی ایک کی علامات غالب ہوتی ہیں پھر عقبی نائیزہ مزمن ورم میں مبتلا ہو جاتی ہے متورم غدہ مذی سے پاخانہ کرنے میں دقت اور تکلیف کا سامنا ہوتا ہے۔

۶۔ورم اغدیدس (Epididymitis): اس ورم سے بالعموم زیریں شکم اور کنج ران میں درد ہوتا ہے جو مجاری منی (منی لے جانے والی نالی Vas Deferens) میں سوزش کے باعث ہوتا ہے۔اس سے منی کے کیڑے بھی مرجاتے ہیں۔اور مرد بانجھ یعنی اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہو جاتا ہے۔

۷۔ورم پیندا مثانہ (Basal Cystitis): مثانے کے نچلے حصے میں عموماً سوزش ہو جاتی ہے۔بار بار پیشاب آنے لگتا ہے اور پیشاب کے آخر پر درد ہوتا ہے۔

۸۔نائیزہ کی تنگی۔سٹرکچر (Stricture): سوزاک کے بعد نائیزہ میں چھالے کی جگہ نالی کے چھلکے (Flakes) پھنس جانے سے یا سکڑن سے کئی جگہوں پر نائیزہ تنگ ہو جاتی ہے یا نائیزہ کی رطوبت (گلیٹ ۔ Gleat) کی مختلف مقدار جو اکثر ہر روز صبح کو شبنم کے قطرہ کی طرح نکلتی ہے' کے سبب پیشاب بند ہو جاتا ہے یا رک رک کر آتا ہے۔مریض کو پیشاب کے لئے بہت زور لگانا پڑتا ہے اور ایسی ہی مشکل ۵۰ سالہ بوڑھوں کو غدہ مذی بڑھ جانے کے سبب پیش آیا کرتی ہے مگر نائیزہ کی تنگی نسبتاً کم عمر کے مردوں یا عالم شباب میں زیادہ ہوا کرتی ہے۔پیشاب کی دھار بہت پتلی اور پیشاب کا اخراج طویل ہو جاتا ہے اور پیشاب کے آخر پر قطرہ قطرہ آنے لگتا ہے۔نائیزہ میں تنگی کی جگہ سے اوپر کشادہ جگہ سے پیشاب رس رس کر ٹپکتا ہے۔

۹۔سوزاکی مسے (Gonorrhoeal Warts): کبھی کبھی حشفہ (Glans) یا (Prepuce) پر سوزاکی زہر کے وائرس (انفیکشن) سے مسے پیدا ہو جاتے ہیں۔

۱۰۔انتقال مرض: سوزاک کا زہر دیگر اعضائے جسم میں منتقل ہو کر ان کو مبتلائے مرض کر دیتا ہے چنانچہ ریڑھ' مثانے' ٹخنے' ایڑی' جوڑوں کی ہڈیوں کے غلاف اور عضلات میں ورم اور درد (رہیومیٹزم) ہو جاتا ہے۔دل کی اندرونی جھلی میں خصوصاً دل کے مسام (والوز) میں

ورم ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی سمیت خون سے جسم پر زہریلے پیپ بھرے پھوڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ مزمن حالت میں آنکھوں کے انگوری پردوں اور اجسام سیلری میں ورم ہو جاتا ہے۔

سوزاک کا مزمن یا خفیہ درجہ (Latent Stage): مزمن سوزاک میں رطوبت بڑی متضاد قسم کی ہوتی ہے اور یہ صرف سخت محنت و کثرت یا شراب نوشی کی کثرت کے بعد خارج ہوا کرتی ہے۔ یہ رطوبت مخصوص نوعیت کی گاڑی اور سفیدی مائل رنگ کی ہر روز صبح کو شبنم کے قطرے کی مانند (The Morning Dew Drop) خارج ہوتی ہے۔

عورتوں میں سوزاک (GONORRHOEA IN WOMEN)

عورتوں میں سوزاک زیادہ تر نائیزہ نالی میں برتولین غدود (Bartholin's Glands) اور عنق الرحم (رحم کی گردن) میں لاحق ہوتا ہے اور ان سے خارج ہونے والی رطوبت سے فرج بھی متحرک یا ماؤف مرض ہو جاتی ہے۔ فرج میں دکھن' حدت' جلن یا کھجلی ہوتی ہے اور پیشاب کرتے وقت جلن یا جھلس دینے والا درد بھی ہوتا ہے۔ پیڑو میں بوجھ کا احساس ہوتا ہے۔ بعض مریضاؤں میں فرج بکثرت رطوبت آنے سے سوج جاتی ہے۔

عورتوں کے سوزاک کی پیچیدگیاں

(COMPLICATIONS IN FEMALE)

۱۔ ورم فرج و مہبل (Vulvitis Vaginitis): سوزاک کا ورم فرج و مہبل اکثر چھوٹی لڑکیوں کو ہوتا ہے جو عنفوان شباب سے کم عمر کی ہوں۔ جوان لڑکیاں عموماً" اس سے بچ جاتی ہے۔ بچیوں کا یہ مرض کافی عسیر العلاج ہوتا ہے اور عود کر کے آجاتا ہے۔ یہ براہ راست کسی چھوت (انفیکشن) کا نتیجہ ہوتا ہے۔ مثلاً" بچی کسی سوزاک کے شکار بڑے مریض کے پاس سوتی ہو یا کسی بالغ مریض کے ہاتھوں کو لگی ہوئی رطوبت سوزاک سے چھو گئی ہو' تو اس کو بھی سوزاک ہو جاتا ہے۔ ایسے بچوں کو سکول یا کھیل کے میدان میں دیگر بچوں سے الگ رکھنا چاہئے۔

۲۔ عنق الرحم کا ورم (Cervicitis): یہ کبھی بے ساختہ خود بخود ہو جاتا ہے یا سوزاک کی چھوت رحم کی گردن کو بری طرح خستہ و شکستہ (Erosion) کر دیتی ہے۔

۳۔ قاذف نالیوں کا ورم (Salpingitis): اگر سوزاک کا علاج نہ کیا جائے تو یکایک زیریں شکم میں درد ہونے لگتا ہے جو اس امر کا مظہر ہوتا ہے کہ رحم کے ساتھ منسلک قاذف نالیوں (Fallopian Tubes) میں سوزاک کا زہر سرایت کر گیا ہے جس سے بخار اور درد ہوتا ہے۔ مرض کا پہلا حملہ تو چند دنوں میں ختم ہو جاتا ہے یا ورم باریطون اور ورم خصیتہ الرحم پیدا کر دیتا ہے۔ ورم باریطون سے ایک یا دونوں قاذف نالیوں میں پیپ پڑ جاتی ہے یا دنبل بن جاتی ہے اور ورم خصیتہ الرحم (Oophoritis/Ovaritis) میں عورت کے انڈے ضائع ہو جاتے ہیں یا قاذف نالیاں بند ہو کر عورت کے انڈے (Ovum) کو رحم میں جانے سے روک دیتی ہیں جس سے عورت بے اولاد یا بانجھ ہو جاتی ہے۔ چنانچہ یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ دنیائے مغرب کے زناکار لوگوں کے مادر پدر آزادانہ جنسی تعلقات خصوصاً" عورتوں کے لئے سنگین خطرہ ہیں کیونکہ اگر وہ سوزاک کے زہر سے متاثر ہو جائیں تو نہ صرف امراض خبیثہ میں مبتلا ہو جاتی ہیں بلکہ اولاد جیسی نعمت سے بھی ان کی گود محروم ہو جاتی ہے اور خاندانی مسرتیں اور خوشیاں میسر نہیں آسکتیں۔

۴۔ ورم مبرز (Proctitis): مبرز میں سوزاک کے زہر کی سرایت مردوں اور عورتوں دونوں میں ہوتی ہے اور عورتوں کی مقعد و مبرز میں یہ نسبتاً" زیادہ ہوتی ہے۔ لہٰذا اغلام اور لواطت سے سوزاک کا طمانچہ بے حد برا ثابت ہوتا ہے جس سے زندگیاں تباہ ہو جاتی ہیں۔

۵۔ مزمن ورم رحم (Chronic Endometritis): سوزاک کے زہر کی سرایت سے کبھی رحم کی اندرونی استری جھلی میں ورم ہو جاتا ہے جس سے کثرت حیض' استحاضہ (رحم سے حیض کے علاوہ بار بار بکثرت سیلان خون ہونا) اور قدرے وقتِ حیض (حیض کا تکلیف یا بہت درد کے ساتھ آنا) کی تکلیفات معہ کمر درد واقع ہو جاتی ہیں۔ کثرت جماع' کمزوری یا بچہ جننے سے دوبارہ خصیتہ الرحم متورم ہو جایا کرتے ہیں۔ سوزاکی مسے عام نہیں ہوتے۔ کبھی کبھی' بڑے بڑے اور کثیر التعداد پیدا ہو جاتے ہیں۔

۶۔ برتھولین غدد کے دنبل (Bartholinian Abacess): برتھولین غدود فرج میں مہبل کے سوراخ کے نیچے' مردوں میں غدد ودی (کاپر گلینڈز) کے مشابہ غدود ہوتے ہیں جن سے رطوبت نکل کر فرج کو تر رکھتی ہے۔ یہ غدود سوزاک کے زہر سے متاثر ہو کر متورم ہو جاتے ہیں اور ان میں پھوڑے بن جاتے ہیں۔ جن میں درد ہوتا ہے اور پیپ نکلتی ہے۔

۷۔ لیکوریا: سفید پانی (Trichomoniasis/Leucorrhoea/Whites)

سوزاک زدہ تقریباً ۳۰ فیصد عورتوں کو (جن میں ۴ فیصد کنواری ہوتی ہیں) لیکوریا کی شکایت بہت عام ہوتی ہے۔

۸۔ نوزائیدہ بچوں کا آشوب چشم: اگر ماں کو سوزاک ہو تو اس کے پیدا ہونے والے بچے کی آنکھوں کو سوزاک کا زہر لگ جانے سے آنکھیں دکھنے لگتی ہیں۔ پیدائش کے وقت اگر مناسب احتیاط نہ کی جائے تو تقریباً ۳۰ فیصد بچے اندھے ہو جاتے ہیں۔ ولادت کے فوراً بعد یا تیسرے دن نوزائیدہ بچے کی دونوں آنکھیں ماؤف مرض دیکھی جاسکتی ہیں۔ ولادت کے بعد پہلے چار ہفتوں میں نوزائیدہ بچے کی آنکھوں سے کیسی ہی رطوبت نکلے' خواہ یہ صاف پانی ہی ہو' اسے ڈاکٹر کو دکھا لینا چاہئے۔

سوزاک سے آنکھ کی ملتحمہ جھلی میں ورم (Conjunctivitis) سے پہلے پانی خارج ہوتا ہے اور جلدی ہی یہ پانی گاڑھا اور پیپ دار ہو جاتا ہے۔ آنکھوں کے پپوٹے سرخ ہو کر سوج جاتے ہیں اور کنارے باہم جڑ جاتے ہیں یا باہر کو الٹ جاتے ہیں۔ گاڑھی زرد رنگ کی ریم نکلتی ہے۔ ملتحمہ جھلی خون افشاں سرخ ہو جاتی ہے۔ آنکھ کا شفاف پردہ قرینہ (Cornea) میں زخم پیدا ہونے کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے' جسے ہرگز نظرانداز نہ کرنا چاہئے۔

۹۔ نوجوانوں میں سوزاکی ورم ملتحمہ (G.C. in Adults) :-

سوزاک کے زہر سے آلودہ ہاتھ کی انگلیوں کو آنکھوں سے لگانے یا آنکھیں ملنے سے لاحق ہوتا ہے۔ اکثر ایک آنکھ چند گھنٹوں کے اندر اندر ماؤف مرض ہو جاتی ہے۔ بے حد درد ہوتا ہے اور پپوٹے بری طرح سوج جاتے ہیں۔ اگر قرینہ بھی اس کی زد میں آجائے تو نظر میں نقص پیدا ہو جاتا ہے۔

سوزاک کا علاج :

ہر قسم کی شراب' قہوہ' گرم مصالحے' تیز نمک مرچ' نسوار' تمباکو نوشی اور دیگر منشیات سے قطعی پرہیز لازم ہے۔ جب تک مواد جاری رہے' سخت مشقت' کسرت' مباشرت' طویل سفر' سائیکل کی سواری' جھٹکوں' دھکوں' ہچکولوں سے بچنا چاہئے۔

علاج۔ ☆ تریاق سوزاک (اینٹی سائیکوسس ادویہ Anti Sycosis) :- (1) ارجنٹم مٹ' ارجنٹم نائٹ' تھوجا' سٹافی سیگریا' سیپیا' کالی سلف' میڈورینم' نائٹرک ایسڈ' نیٹرم سلف۔ (2) آسٹریاز' آیوڈیم' اگریکس' ایپس' برئیٹا کارب' ڈلکامارا'

سارسپریلا' سلفر' سلیشیا' سیکیل کار' سیلینیم' فائی ٹولیکا' فلورک ایسڈ' فیرم' کاسٹکم' فلکیریا' گریفائیس' لائکو' لیکے سس' مزریم' مینکنم۔ (3) ارجنیا' ایلومن' اناکارڈیم' انٹم ٹارٹ' انٹم کروڈ' اورم' ایلومینا' برائی اونیا' پیٹرولیم' پلساٹیلا' سباٹا' سابرس' کاربوانیج۔ کاربونم سلف' کاربووج' کالی کارب' کونیم' کیمولا' مرک' ہیپر' یوفریشیا۔

☆ سوزاک دبا ہوا۔ (Gonorrhoea Suppressed):- (1) تھوجا' میڈورنیم۔ (2) پلساٹیلا' سارسپریلا' سٹافی سیگریا' فلکیریا' کلیمٹیس' نائیٹرک ایسڈ۔ (3) اگنس' اورم' برومیم' بنزوک ایسڈ' ڈفی انڈیکا' زنکم' کالمیا' کروٹیلس ہری' مرک مزریم' ورٹیرم البم۔

☆ سوزاک کے بداثرات۔ سوزاکی آشوب چشم (آنکھ آنا۔) (1) پلساٹیلا' نائیٹرک ایسڈ۔ (2) انٹم ٹارٹ' تھوجا' سپائی جیلیا' سلفر' مرک۔

☆ سوزاک کے دب جانے سے مثانہ کا نزلہ' لعابی مواد خارج ہو (Mucopus Cartarrh):(2) پلساٹیلا' تھوجا' میڈونیم۔ (3) بنزوک ایسڈ' سلیشیا' کیوبے با۔ ☆ سوزاک دب کر پیشاب کی نالی سے خون بہے۔ (1) پلساٹیلا۔

☆ دبے ہوئے سوزاک کے سبب گھٹنوں میں ورم۔ (2) میڈورنیم۔ (3) سلیشیا۔ ☆ سوزاک دب جانے کے بعد پیشاب کی نالی (لورتھرا) بھنچ جائے۔ (1) پلساٹیلا۔

☆ جوراح (بازو اور ٹانگوں) میں جوڑوں کا بائی کا درد ہو۔ (1) تھوجا' میڈوررنیم۔ (2) پلساٹیلا' سارسپریلا' سلفر' سیپیا' فائیٹولیکا' کلیمٹیس' کوپے وا' لائکو۔ (3) ڈفی' کالمیا' کروٹیلس ہری' کونیم۔

☆ سوزاک دب جانے کے بعد ٹخنوں میں درد ہو۔ (2) میڈورنیم۔ (3) تھوجا۔

☆ ۔ سوزاک سے گھٹنوں میں درد۔ (1) میڈورنیم۔ (2) کلیمٹیس۔

☆ سوزاک ہونے کے بعد نامردی ہو جائے' نعوظ نہ ہو۔ (2) اگنس کاسٹس' تھوجا' ☆ سوزاک کے بعد خصیے سخت ہو جائیں۔ (1) روڈوڈنڈران (2) ایلومینا' کلیمٹیس' میڈورنیم۔ (3) سلفر' کوپے وا۔

☆ سوزاک دب جانے کے بعد' خصیے متورم ہو جائیں' سوج جائیں۔ (1)

پلساٹیلا، کلیمیٹس، میڈروئیم۔ (2) اگنس، روڈوڈنڈران، سپونجیا، کالی سلف، کونیم، مرک، مزریم، نائیٹرک ایسڈ، ہے میلس۔

☆ پرانے سوزاک کے ساتھ فوطہ (Scrotum) سوج جائے:۔ برومیم۔

☆ سوزاک کے باعث عورتوں کو لیکوریا آئے:۔(1) پلساٹیلا، نائیٹرک ایسڈ۔ (2) اورم میور، پلاٹینا، کنابس سٹائیوا۔ (3) تھوجا، سیپیا، کوپے وا۔

* سوزاک دب جانے کے بعد دست (ڈائیریا) لگ جائیں۔ (1) میڈورینم

☆ مردوں کی پیشاب کی نالی میں سوزاک ہو۔ رطوبت نکلے، شبنم کے قطرے جیسی، مزمن (Gleety) : (1) اگنس، الیومن، ایلومینا، تھوجا، پٹرولیم، سلفر، سیپیا، سیلینیم، کالی آئیڈ، کالی کلور، نیٹرم میور۔

☆ سوزاکی رطوبت خارج ہو :- (1) پٹرو سلینم، پلساٹیلا، تھوجا، زنکم، ڈیجی ٹیلس، سیپیا، فیرم فاس، کالی کلور، کینتھرس، میڈورینم، نائیٹرک ایسڈ، نیٹرم سلف۔ (2) اگنس، الیومن، اناگیلس، انٹم کروڈ، ایلومینا، بسمتھ، بورکس، پٹرولیم، پریرا، بلسم، ٹرنٹولا، چلیڈونیم، سڈرن، سلفر، سلیشیا، سنابرس، سورینم، فاسفورس، فائی ٹولیکا، فیرم آئیڈ، کالو فائیلم، کالی آئیڈ، کالی سلف، کلکیریا، کلیمیٹس، کوبالٹم، کیموملا، کیوبے با، مزریم، نیٹرم میور+

☆ سوزاکی رطوبت، کپڑے پر داغ ڈال دے :- (2) نیٹرم میور۔

☆ صاف رطوبت :- (2) نیٹرم میور۔

☆ گاڑھی رطوبت :- ارجنٹم مٹ، ایلومینا، پلساٹیلا، سلفر، سورینم، کالی آئیڈ، کلیمیٹس، کنابس سٹائیوا، مرک، مرک کار، نیٹرم سلف، ہائیڈراسٹس، ہیپر۔

☆ گوند جیسی۔ (2) گریفائیٹس۔

☆ لیسدار پیشاب کے بعد : (2) نائیٹرک ایسڈ۔

تفصیلات ادویہ۔

☆ **ایکو نائیٹ 3 x**:- سوزاک کا ورمی درجہ۔ گرم، جلندار، سرخ اور صاف یا خون آمیز پیشاب آئے، جو مشکل سے خارج ہو اور ذہنی علامات (گھبراہٹ، خوف وغیرہ) ہمرکاب ہوں۔ نعوظِ سوزاکی (کارڈی)۔

ایکونایٹ کا مقابلہ مندرجہ ذیل ادویہ سے کریں اور فرق نوٹ کریں۔

☆ فیرم فاس 6x- سوزاک کا ورمی درجہ جس کے ساتھ پیشاب کی نالی نائیزہ میں جلن اور حدت ہو۔ پیشاب قلیل المقدار پانی جیسا' لعابی نیز خونی آئے۔ نعوظ سوزاکی یعنی رات کو تکلیف دہ ایستادگی ہو۔ (کارڈی)۔

☆ جلسیمیم 200- سوزاک کا ورمی درجہ جس کے ساتھ نائیزہ میں شدید دکھن اور جلن ہو۔ خفیف سا' دودھیا رنگ کے مواد کا اخراج ہو اور شدید ایستادگیاں (نعوظ) ہوں' سوزاکی جوڑوں کا درد اور ورم خصیہ ہو جائے۔

☆ کنابس انڈیکا 200- سوزاک کا پہلا درجہ جس کے ساتھ نعوظ سوزاکی (کارڈی) شدید ایستادگیاں اور بڑھی ہوئی شہوت یا جنسی شہوانی خواہش ہو۔ زرد مواد خارج ہو اور پیشاب کرنے سے پہلے' دوران اور بعد پیشاب کی نالی میں جلن اور ڈنگ لگنے کے ساتھ بار بار پیشاب آئے۔

☆ . کنابس سٹائیوا 200- یہ دوا ایکونایٹ کے بعد کام آتی ہے جب مرض ٹھہر گیا ہو اور پتلی' زرد' پیپ دار رطوبت خارج ہو۔ پیشاب کرتے وقت جلن ہو اور ٹیسیں پڑیں۔ نعوظ سوزاکی (کارڈی) یعنی تیز ایستادگیاں ہوں۔ نائیزہ میں اور غلفہ میں دکھن ہو جو بہت سوجا ہوتا ہے کہ چھوا نہیں جا سکتا اور مریض ٹانگیں چوڑی کر کے آہستہ آہستہ چلتا ہے۔

☆ ارجنٹم نائیٹریکم 200- یہ دوا کنابس سٹائیوا کے بعد کام آتی ہے جب مواد گاڑھا' پیپ دار اور کثیر المقدار بن گیا ہو اور پیشاب کرتے وقت کاٹنے جیسے درد مقعد کو لپکتے ہوئے جائیں۔

☆ پلساٹیلا 200- پکا ہوا سوزاک جس میں درد زیادہ نہ ہو۔ گاڑھا' سادہ غیر سوزشی' زرد رنگ کا یا مخصوص طرز کا' زردی مائل سبز مواد خارج ہو۔ سوزاک کے دب جانے سے سوزاکی ورم خصیہ ہو جائے جس سے اس کی نالی (Cord) میں تیز' گھسیٹنے جیسا درد ہو۔ یہ دوا دبے ہوئے مواد کو بحال کر کے درد کو سکون دیتی ہے۔ لیکن اگر غدود سخت ہیں۔ یا پتھر کی طرح سخت ہو جائیں۔ تو پھر اس دوا پلساٹیلا کی بجائے کلیمیٹس مرض کو ختم کرے گی۔

پلساٹیلا کا مقابلہ مندرجہ ذیل ادویہ سے کریں۔

☆ کیوبے با 30- سوزاک کے پہلے درجہ کے بعد بکثرت' گاڑھا' زردی مائل سبز مواد اور جلن و کاٹنے جیسے درد کے ساتھ ابھی باقی ہوتا ہے۔ (پلساٹیلا میں مواد گاڑھا بے درد آتا ہے۔)

☆ ہائیڈراسٹس 30- پیشاب کی نالی (یورتھرا) میں دکھن یا درد کے بغیر، کثیر المقدار' مسلسل گاڑھا زرد یا سبز مواد نکلتا رہتا ہے۔ مواد لیسدار چپکنے والا ہوتا ہے (کالی بائی کی طرح کا) جس کا احساس پیشاب کرنے کے بعد ہوتا ہے۔ جیسے ایک قطرہ نائیزہ نالی کے بہت پچھلے حصے میں باقی رہ گیا ہو۔ جو جلن اور بیزاری پیدا کرے اور اسے خارج کرنے کے لئے مریض بے ثمر کوشش کرتا اور متفکر رہتا ہے۔

☆ ارجنٹم مٹ 200- سوزاک کے پرانے ضدی کیس' بغیر کسی دکھن اور درد کے گاڑھا زرد مواد خارج ہو۔ دائیں خصیے میں بے حد سختی اور ورم' جس میں کچلنے جیسا درد ہو۔ چلتے وقت پینٹ یا پاجامہ سے درد بڑھ جائے۔ (ایسا ہی درد ارجنٹم نائیٹریکم میں ہوتا ہے)

☆ ہیمے میلس 30-. سوزاک سے ورم خصیہ' خصے سوجے ہوئے اور چھونے سے ان میں انتہائی درد ہو۔ آدھی رات کے بعد اضافہ۔

☆ نیٹرم میور 200-. مزمن' پرانا سوزاک' جس میں صاف یا زرد پیپ کا شبنم جیسا قطرہ (گلیٹ) نکلے اور پیشاب کرنے کے بعد کاٹنے جیسا درد ہو۔

☆ نیٹرم سلف 200-. سوزاک کے ضدی کیس' جو شفایاب ہونے میں نہ آئیں۔ عضو تناسل بے حس ہو اور گاڑھی زردی مائل یا سبزی مائل پیپ خارج ہو۔

☆ کالی سلف 30- سوزاک کے ترقی یافتہ کیس۔ جس کے ساتھ سبز یا زرد' گاڑھی یا پتلی اور لیسدار پیپ خارج ہو۔

☆ لیتھم کارب 30- سوزاک جس کے ساتھ گاڑھی' وافر' سبزی مائل زرد رطوبت یکے بعد دیگرے خونی پیشاب کے ساتھ خارج ہو۔

☆ پٹرولیم 30-: پیشاب کے بعد سوزاکی پیپ کا آخری قطرہ نکلے' زرد

یا سفید پیپ نکلے اور نائیزہ کے پچھلے نصف حصے میں بے حد خارش ہو۔ اس علامت میں یہ دوا پیٹرو سلینم کے مشابہ ہے۔ جس میں اس علامت کے علاوہ پیشاب کرنے کی نہ رکنے والی یکایک خواہش اور نائیزہ میں تکلیف دہ سرسراہٹ و خارش اور عضو تناسل کی جڑیں درد ہوتا ہے۔

☆ میڈورنیم 1000-: سوزاک کے دب جانے سے مزمن تکلیفات پیدا ہو گئی ہوں۔ تو یہ ایک مفید دوا ہے۔ جس کے استعمال سے سالوں پرانا سوزاک' مزمن قرحہ یعنی شبنمی قطرہ (کرانک گلیٹ) کی صورت میں واپس لوٹ آتا ہے اور بالآخر بغیر دوا کے یا کسی اور مظہر دوا کے استعمال سے یہ سوزاک شفا سے ہمکنار ہو جاتا ہے۔

نیز یہ دوا وافر مقدار میں زرد رنگ کی پیپ کے اخراج کے لئے بھی استعمال ہوتی ہے جب یہ پیپ صبح کے وقت بافراط ہو اور پیشاب کے سوراخ احلیل کو گوند کی طرح باہم چپکا دے۔

☆ سلفر 200- گاڑھا' پیپ دار' یا پتلا' آبی شبنمی قطرہ (گلیٹ) خارج ہو۔ جس کے ساتھ جلن ہو اور ٹیس پڑے اور پیشاب کے سوراخ احلیل کا منہ اندر سے شوخ سرخ ہو۔ غلفہ متورم اور سخت ہو اور حشفہ کی گردن پر بری طرح پھنس گیا ہو (فائیموسس- Phimosis) (اگر غلفہ سخت نہ ہو تو ڈیجی ٹیلس)+

☆ سیپیا 200- بلا درد و جلن مزمن لعابی رطوبت (میوکس) خارج ہو۔ دودھیا یا زردی مائل رطوبت نکلے' پیشاب گدلا اور بدبودار آئے۔

☆ تھوجا 200- غدہ مذی (پراسٹیٹ گلینڈ) کی تکالیف کے ساتھ پرانے عرصہ سے لٹکے ہوئے کیس' قرحہ یا قطرہ (گلیٹ)- فلطاحیہ (کنڈائی لوماٹا)' غدہ مذی کی تکلیفات' پتلا سبزی مائل اخراج۔ حشفہ پر سرخ داغ اور گوشت خور زخم۔ نائیزہ نالی میں پیچھے سے آگے تک یکایک سوئیاں چبھیں۔ یا یہ احساس ہو کہ پیشاب کا ایک قطرہ سارے نائیزہ نالی میں سے گزر رہا ہے جس کے ساتھ کاٹنے جیسا درد ہو اور پیشاب کی دھار پھٹ کر فوارے کی طرح نکلے+

☆ چمافیلا 30- کھسر نائیزہ' جس میں سے پیپ دار یا خون آمیز' رسی جیسا

(Ropy) مواد خارج ہو اور نائیزہ سکڑ کر تنگ ہو جائے۔ پیشاب کی دھار پھٹ کر نکلے یا پیشاب قطرہ قطرہ گرے اور پیشاب نکالنے کے لئے زور لگانا پڑے۔

☆ ڈیجی ٹیلس 30- عسیرالبول۔ پیشاب مشکل سے قطرہ قطرہ آئے اور پیشاب کی بار بار حاجت ہو بالخصوص جب کھڑا ہو یا بیٹھا ہو۔ نائیزہ میں جلن ہو اور اس میں سے گاڑھا' چمکدار زرد رنگ کا' پیپ آمیز مواد خارج ہو۔ حشفہ سوجا ہوا اور اس کی سطح پر وافر گاڑھی پیپ ہو۔ غلفہ پھولا ہوا اور اس میں سوراخ ہو جائیں جن میں سے خوناب (سیرم) خارج ہو۔ نعوظ سوزاکی (کارڈی)' شدید ایستادگیاں' اگر غلفہ سخت ہو گیا ہو تو یہ دوا مفید نہ ہو گی بلکہ سلفر کارگر ہو گی۔

☆ کلیمیٹس 30- نائیزہ تنگ ہو جائے (سٹرکچر)- پیشاب کا بہاؤ من موجی ہوتا ہے۔ یعنی کم اور کبھی زیادہ بہتا ہے' پیشاب خارج کرنے کے لئے دیر تک کموڈ پر بیٹھ کر انتظار کرنا پڑے۔ پھر نائیزہ کی نالی کے ساتھ ساتھ جلن اور شدید درد کے ساتھ صرف چند قطرے پیشاب نکلے۔ جو ایک رسی (Cord) کی طرح محسوس ہو۔ دبانے سے درد ہو۔ حشفہ میں درد ہو۔ جس کے بعد ایک مکمل بغیر درد کے پیشاب کی دھار چل پڑے۔ سوزاک کے سبب ورم خصیہ ہو جائے جس سے خصیے درد ناک' سوجے ہوئے اور پتھر کی طرح سخت ہوں۔ دائیں خصیے کی نالی (Cord) ذکی الحس ہو۔ اکثر یہ دوا پلسائیلا کے ناکام ثابت ہونے کے بعد استعمال ہوتی ہے' جو شفا کو مکمل کر دیتی ہے۔

☆ کوپے وا 30-: پیشاب کی دھار پتلی آتی ہے۔ جب پیشاب حشفہ تک پہنچتا ہے تو خارش' جلن اور شدید درد ہوتا ہے۔ پتلا' دودھیا مواد یا بڑی مقدار میں چپچپا آؤں (میوکس) یا خون اور آؤں آمیز مواد پیشاب میں سے خارج ہوتا ہے۔ پیشاب میں سے تیز بو آتی ہے۔

☆ کوبے با 30- دیکھئے اوپر پلسائیلا کے تحت۔

☆ کیپسیکم 30- سوزاک میں سفید دودھ کی بالائی جیسی' گاڑھی' پیپ دار' زرد رطوبت آئے اور دو پیشابوں کے درمیانی وقفے کے دوران پیشاب کی نالی نائیزہ میں سوئیاں چبھیں اور جلن ہو اور ماؤفہ اعضاء بے حد ذکی الحس ہوں۔ بوڑھے

لوگ جن میں حوصلہ اور قوتِ برداشت نہ رہی ہو اور وہ گول مٹول' پلپلے یا تھلتھلے اور سردی سے ذکی الحس طبیعت کے مالک ہوں۔ ان لوگوں کے سوزاک کے لئے یہ عمدہ دوا ہے۔

☆ کینتھرس 30- سوزاک میں جب سوزش مثانے تک پھیل جائے جس سے مثانے میں شدید کو تھن اور مروڑ اٹھے۔ پیشاب کرنے سے مریض گویا جھلس کر رہ جائے اور پیشاب قطرہ قطرہ آئے جس کے ساتھ انتہائی درد اور ناقابل برداشت کو تھن یا مروڑ ہو۔ پیشاب سے قبل' دوران اور بعد ساری پیشاب کی نالی جھلس جائے اور جل اٹھے۔ پیشاب اکثر خون آمیز آئے اور سوزاکی مواد زرد پیپ یا خون آمیزلعابی پیپ ہو۔

کینتھرس کے بعد مرک کار اور مرک سال بہتر کام کرتے ہیں۔ جب رات کے وقت مواد جو سبز رنگ اور پیپ دار ہوتا ہے' زیادہ مقدار میں خارج ہونے لگے تو کینتھرس کے بعد مرک کار بہتر کام کرتا ہے۔ مرک کار میں مثانے میں زیادہ شدید اینٹھن یا مروڑ' جلن اور سوجن ہوتی ہے۔ جو کنابس سٹائیوا کے مشابہ ہوتی ہے۔

مرک سال میں دو پیشابوں کے درمیانی وقفے کے دوران زیادہ جلن اور ٹیسیں ہوتی ہیں جو کنابس سٹائیوا کے مشابہ ہوتی ہیں۔ البتہ مواد کی نوعیت میں فرق ہوتا ہے۔ اگر ایستادگیاں بہت شدید ہوں تو پھر کینتھرس کے بعد کنابس انڈیکا بہتر دوا ہوتی ہے۔

☆ مرکیورس کار 200- سوزاک سے غلفہ متورم اور گہرے بینگنی رنگ کا ہوتا ہے۔ مگر پھلاوٹ یا سوجن (اوڈیمہ) ڈیجی ٹیلس کے مقابلے میں کم ہوتی ہے اور حشفہ گرم' چھونے سے درد ناک' اور دیکھنے میں گہرے سرخ رنگ کا ہوتا ہے مواد سبزی مائل بالخصوص رات کے وقت خارج ہوتا ہے۔ ضیق الغلفہ' غیر مسلم نامختون کا غلفہ تنگ ہو کر حشفہ پر چپک کر پھنس جاتا ہے (Phimosis)- یا زوضیق الغلفہ (پیرافائیموسس- یعنی غیر مسلم اور نامختون مریض کے غلفہ کا حشفہ سے پیچھے ہٹ کر حشفہ کا ننگا ہو جانا اور حشفہ کی گردن پر پھنس جانا۔) ہو جائے۔

سوزاک کے چند کیس

کیس 1

ڈاکٹر جارج رائل لکھتے ہیں۔ ایک سوزاک میں مبتلا نوجوان میرے پاس آیا۔ اس کے حلقہ کے نیچے زخم تھے۔ جن میں سے بکثرت جریان خون ہو رہا تھا۔ اس کے عضو تناسل کی جلد پر مسے تھے۔ جن کو وہ قینچی سے کاٹ Clipping دیا کرتا تھا۔ پیشاب کی نالی نائیزہ سے بافراط مواد خارج ہوتا تھا اور پیشاب کرتے وقت جلن ہوتی تھی۔ کنج ران میں درد ناک گلٹیاں (بوبوز) تھیں' اس کی آنکھوں کی ملتحمہ جھلی میں سوزاکی ورم بھی تھا۔ اس کو مرک سال نمبر 3 ہر 3 گھنٹہ بعد دی گئی۔ عضو کو پارے کے 2000:1 محلول سے دھویا گیا اور مرک سال نمبر3 کا سفوف ساری جگہ پر چھڑک دیا گیا ماؤفہ اعضاء پر دن میں دوبار یہ مرہم پٹی کی جاتی رہی۔ 3 ہفتوں میں مکمل شفا ہو گئی۔

کیس 2

ڈاکٹر کلارک لکھتے ہیں۔ ایک مریض کو سوزاک کے کئی حملے ہو چکے تھے اور پیشاب کی نالی بھی تنگ (سٹرکچر) ہو گئی تھی۔ اس کا علاج کاسٹک وغیرہ کے ساتھ جلانے اور سلور نائیٹریٹ کے استعمال سے ہوا تھا۔ وہ میرے پاس آیا۔ اس کو سلیشیا مارینہ نمبر 3 دوا دن میں 3 بار دی جاتی رہی تو وہ جلد صحت یاب ہو گیا۔

کیس 3

ڈاکٹر رچرڈ ہیوس لکھتے ہیں۔ ایک شخص خراب آواز کے سبب میرے پاس آیا۔ اسے گانے یا لکچر دینے کا شوق تو نہ تھا۔ تاہم وہ چاہتا تھا کہ اس کی آواز ٹھیک ہو جائے کیونکہ پچھلے ایک سال سے بولتے وقت آواز بڑی موٹی اور بھدی تھی۔ ہر صبح اس کو کھانس کھانس کر بکثرت سیاہی مائل گاڑھا بلغمی مواد خارج کرنا پڑتا۔ اس نے مزید بتایا کہ اسے کئی بار سوزاک ہوا ہے اور ذرا سی سردی لگنے سے پیشاب کی نالی میں سے مواد خارج ہونے لگتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کی صحت

اچھی تھی۔ تھوجا نمبر 30 سے بہت جلدی بہتری شروع ہو گئی۔ چند ہفتوں میں سوزاکی مواد ختم ہو گیا اور آواز بھی بخوبی صاف ہو گئی۔

کیس 4

چند بچوں میں سے ایک کے بارے میں ڈاکٹر رابرٹ فارلے لکھتے ہیں کہ بستر پر سلانے کے دو گھنٹے بعد بچہ جھلاّ اٹھتا' وہ نہ بولتا نہ کوئی جواب دیتا بلکہ نوکر کو تھپڑ یا ٹانگیں مارتا۔ بالآخر معلوم ہوا کہ اگر اسے اٹھا کر پیشاب کے برتن Closet پر بٹھا دیا جائے تو وہ فوراً" پیشاب کر لیتا ہے اور پھر سو جاتا ہے۔ اس کے بائیں کولہے کے جوڑ میں ابتدائی سوزش بھی تھی۔ اس کی مجموعی علامات کے مطابق اسے تھوجا 200 دی گئی۔ پہلی رات کو تکلیف بہت کم تھی اور دو ماہ میں بچہ بالکل شفایاب ہو گیا۔ اس بچے کی پیدائش سے قبل اس کے باپ کو سوزاک ہوا تھا جس کے لئے سوزاک کے ٹیکے لگائے گئے تھے۔

کیس 5

ڈاکٹر اے۔ ڈبلیو۔ ہول کمب لکھتے ہیں۔ ایک 40 سالہ آدمی کا سوزاک 3 ماہ قبل مقامی علاج کے باعث دب گیا تھا۔ وہ نالی کیتھرو کے بغیر پیشاب نہیں کر سکتا تھا۔ پیشاب میں زیادہ تر خالص خون ملا ہوتا پیشاب صرف اس صورت میں کر سکتا تھا جب بیٹھ کر گھٹنے پھیلا کر پیشاب کرتا۔ سیون میں بے حد دکھن ہوتی تھی۔ کرسی پر سیدھا نہیں بلکہ اطراف میں بیٹھ سکتا تھا۔ اس کو زنکم مٹ لاکھ (سی ایم) طاقت میں دی گئی۔ 5 دن بعد سیون کا درد جاتا رہا۔ ہر طرح سے بخوبی پیشاب کر سکتا تھا' پیشاب کی نالی نائیزہ میں سے بکثرت سفیدی مائل مواد بھی خارج ہوا اور مریض رو بصحت ہو گیا۔

کیس 6

ڈاکٹر یوناہن کے پاس ایک سوزاک کا شکار سرکاری افسر آیا' جو پہلے صحت مند تھا مگر اب روز بروز کمزور ہوتا جا رہا تھا۔ اسے شوگر کا مرض بھی تھا۔ تھوجا

200 کی ایک خوراک دی گئی۔ دو ہفتے بعد اس کا سوزاک اور شوگر دونوں ختم ہو چکے تھے۔ شفایاب ہو کر وہ ڈاکٹر موصوف کا شکریہ ادا کرنے آیا۔

(۴) کنج ران کے غدد جاذبہ کے زخم

(LYMPHO-GRANULOMA INGUINALE/
L. VENEREUM/CLIMATIC BUBO)

اگرچہ یہ دنیا کے منطقہ حارہ کے گرم ممالک کا اہم ترین مرض خبیثہ (Venereal Disease) ہے۔ تاہم معتدل آب و ہوا کے ممالک میں بھی کافی ہے جہاں مخلوط آبادیوں میں سفید فام اور سیاہ فام (White & Negro Rece) نسلیں رہتی ہیں۔ یہ مرض انگلینڈ کے ان ملاحوں، جہاز رانوں اور بحری مسافروں یا بحر نوردوں میں ہوتا ہے جو سمندر کے دور دراز کے سفر سے لوٹتے ہیں۔ ان میں ایک قسم کے جراثیم وائرس (Chlamydia) سے کنج ران کے لمفاوی غدد میں انفیکشن ہو جاتی ہے۔ جو جماع سے ان کی بیویوں میں منتقل ہو کر اور سرجنوں میں آپریشن کے دوران منتقل ہو کر مبتلائے مرض کر دیتی ہے۔

۷ تا ۱۰ دن کے زمانہ حضانت (Incubation Period) کے بعد یہ مرض عضو تناسل پر ایک آبلے، دانے یا زخم کی شکل میں شروع ہوتا ہے جو بتدریج غائب ہو جاتا ہے۔ مگر کنج ران کے غدد جاذبہ کلی [illegible] ہوتے ہیں۔ یہ پھوٹ جاتے ہیں اور سوراخ دار زخم بن جاتے ہیں۔ جن سے گاڑھا زردی مائل [illegible] ہوتا ہے۔ یہ سوراخ یا زخم مہینوں بلکہ سالوں رہتے ہیں۔ کبھی لمفاوی نالیوں میں [illegible] عضو تناسل اور فوطہ میں فیل پا کا مرض (Elephantiasis) لاحق ہو جاتا ہے۔ کبھی جنسی طور پر گمراہ لوگوں کو اغلام وغیرہ کے نتیجے میں مقعد اور مبرز میں یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔

عورتوں کی فرج میں اس مرض سے کنج ران کی گلٹیاں (Bubo) ہو جاتی ہیں۔ شرمگاہ سوج جاتی ہے اور مبرز میں غدد بڑھ جاتے اور پک جاتے ہیں۔ مقعد متورم ہو جاتی ہے اور مقعد کا سوراخ بند ہو جاتا ہے۔ پرانی مریضاؤں میں [illegible] (Elephantiasis of Vulva) ہو جاتا ہے یا مبرز کے اندرونی حصے میں دنبل پھوڑے [illegible] کا ناسور (Fistula) اور سیون میں بد گوشت رسولیاں (پولی پس) جیسی پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

نیز اس مرض میں اکثر جوڑوں میں سوزش' احمرار حقوی (Erythema-nodosum) اور احمرار اطرافی (E.Multiform) عضو تناسل پر اور ہبس میں زخم پیچیدگیاں واقع ہوجاتی ہیں۔

علاج۔ ☆ کنج ران کے غدود سوج جائیں۔ (1) بڈیاگا' ڈلکامارا' سلفر' کلکیریا' کلیمٹس' لیکے سس' مرک' مرک کار' نائیٹرک ایسڈ' ہیپر۔ (2) آیوڈیم' اورم' ایپس' برٹا کارب' برٹا میور' بیلا ڈونا' بیوفو' پلساٹیلا' تھوجا' ٹوبرکولینم' چلیڈونیم' رسٹاکس' سٹافی' سیگریا' سفلینم' سلیشیا' فایٹولیکا' فیرم' کاروانی' کالی آیڈ' کالی کارب' کلکیریا فاس' کیوپرم' گریفائیٹس' مرک' مرک آیڈربرم' مرک آیڈ' فلیوس' نیٹرم کارب' ہائیڈرو فوبینم' سپونزین۔

☆ کنج ران کے مقام پر پھوڑے (Boils)۔ (2) نائیٹرک ایسڈ۔ (3) آرسنکم' رسٹاکس' سٹرا مونیم' فاسفورس' مرک۔

☆ کنج ران کے غدودوں میں ورم اور سوزش (2) پلساٹیلا' رسٹاکس' سلیشیا' مرک' مرک آیڈربرم۔ (3) بیلا ڈونا' بیوفو' ڈلکامارا' کاروانی' کلیمٹس' گریفائیٹس۔

☆ کنج ران کے مقام سے اٹھ کر درد پیڑو میں جائے۔ لیلیم ٹائگر۔ ☆ منی کی نالی کے ساتھ ساتھ جائے۔ (2) نیٹر میور ☆ خصیوں میں جائے۔ (2) ڈایسکوریا' ہائیڈراسٹس' نیٹرم میور ☆ ران میں جائے۔ آرسنکم' ارجنٹم نائٹ' اورم' ایلوز' برائی اونیا' بربرس' پلاٹینا' تھوجا' روڈو ڈینڈران' سیپیا' سیکیل کار' کالوسنتھ' لاروسریس' لائیکو' لیلیئم' ٹائگر۔

☆ کنج ران کے مقام میں جلندار درد؛ کالی آیڈ۔

☆ کنج ران کے غدود پک کر درد کریں۔ (2) سلیشیا' کلیمٹس (3) تھوجا جلسی میم' سنبل' مرک' کیپسیکم۔ ہیپر۔

☆ کنج ران کے غدودوں میں زخم پڑ جائیں۔ (2) چلیڈونیم' کاروانی' کالی آیڈ' مرک' ہیپر۔ (3) انتھرم' بڈیاگا' برٹیا میور+

☆ کنج ران میں کٹی ہوئی گلٹیوں (Incised Buhoes) سے زخم بن جائیں۔
(2) کاربوانی (3) چلیڈونیم۔

☆ بد (گلٹی- Buho) کنج ران اور بغل کے لمفاوی غدد میں سوزش، سوجن اور تضخم (ہائپرٹرافی)۔ جو اکثر پک جاتے ہیں اور ان میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ عموماً یہ مرض آتشک مجازی ((شینکرائیڈ) سوزاک (گنوریا) اور مباشرتی دانہ دار لمفاوی غدد کے مرض (وینیرل لمفو گریتو لوما) کے ہمراہ ہوتا ہے۔ یعنی کنج ران کی گلٹیاں متورم ہو جاتی ہیں (Buhoes)- (1) بیوفو، سنابرس، ہیپر۔ (2) سیلیشیا، کاربوانی، کالی آئیڈ، مرک، نائیٹرک ایسڈ۔ (3) آرسنکم، آرسنکم آئیڈ، آئیوڈیم، اورم، اورم میور، اورم میوئیٹ نیٹم، بڈیاگا، برٹیا میور، بیلا ڈونا، ٹرنو لاکیوبا، چلیڈونیم، زنکم، سلفر، فائی ٹولیکا، کالی کلور، کروٹیلس ہری، کلیمیٹس، میسی کینم، لیکے سس۔

☆ کنج ران میں گلٹی (بد) جو پک رہی ہو اور پیپ پڑ رہی ہو۔ (1) لیکے سس، ہیپر۔ (2) آئیوڈیم، اورم، سلفر، سیلیشیا، کاربوانی، کالی آئیڈ، مرک، مرک آئیڈرم۔ (3) بیوفو، ٹرنولاکیوبا، چلیڈونیم، کالی کلور، نائیٹرک ایسڈ۔

☆ گلٹی جو مدت سے ہو اور مندمل نہ ہو۔ (2) سلفر، کاربوانی ملس۔

☆ گلٹی (Buho) جس میں جلن ہو۔ (2) آرسنکم، ٹرنو لاکیوبا، کاربوانی ملس۔
(3) آرسنکم آئیڈ، بیلا ڈونا۔

☆ سوزاک دب جانے کے بعد گلٹیاں (Buhoes) بن جائیں۔ (2) اورم (3) اورم میور، برٹیا میور، بیوفو، زنکم، مرک، میڈورنیم، ہیپر+

(۵) کنج ران کی دانہ دار رسولی- کنجِ ران میں گلٹیاں

(GRANULOMA VENEREUM / GRANULOMA INGUINALE)

یہ مرض کنج ران کے غدود ... کے متورم ہو جانے سے بالکل ایک مختلف مرض ہے۔ ۳- ماہ کے زمانہ حضانت کے بعد کنج ران کی جلد گانٹھ کی طرح موٹی ہونے لگتی ہے جو بالآخر پک کر بدبو دار زخم

بن جاتا ہے۔ یہ بے حد چھوتدار مرض ہے۔ اور اس کی چھوت سے بالخصوص جماع کے ذریعے مرد عورت کے اعضائے تناسل' ذکر' فرج' شفران صغیرہ (فرج کے اندرونی چھوٹے لب) یا چڑھوں (Groin) میں پھیل جاتا ہے۔ اس مرض کا سبب ایک قسم کا جراثیم (Denovania Granulomatis/Donovan Bodies) کو سمجھا جاتا ہے۔ یہ ایک بہت مزمن اور دیرینہ مرض ہو جاتا ہے۔ اس میں غدد جاذبہ جلائے مرض نہیں ہوتے۔

☆ علاج: کنج ران میں پھٹی ہوئی گلٹیوں کے زخم (Buboes): (۲) کاربو اینی ملس (۳) چلیڈونیم۔

☆ مردانہ عضو پر بدبودار زخم: (۱) نائیٹرک ایسڈ (۲) مرک۔

☆ حشفہ (Glans) پر یا حشفہ کی نوک (Tip) پر زخم: (۱) نائیٹرک ایسڈ - مرک سال۔

☆ غلفہ (Prepuce) پر زخم: (۱) اورم میور - مرک سال - مرک کار۔

☆ عورت کی مہبل (Vagina) میں دانہ دار رسولیاں (Granulataion): (۲) تھیوجا۔ نائیٹرک ایسڈ (۳) کرٹنولا - سٹانی سیگریا۔

(۲) ٹرائی کو مونس انفیکشن Trichomonas Infection

یہ مرض ایک قسم کی ریشیت Tricomonas Vaginalis کے سبب شوہر اور بیوی کو مجامعت کے ذریعے لگتا ہے۔

علامات۔ (عورتوں میں)۔ مرض کی شدید حاد حالت میں مہبل (Vagina) متورم ہو جاتی ہے اور سفید رنگ کا پانی خارج ہوتا ہے۔ خارش بھی ہوتی ہے۔ کچھ عرصہ بعد تحت یعنی شدید علامات ختم ہو جاتی ہیں مگر سفید پانی (لیکوریا) کا اخراج جاری رہتا ہے۔

(مردوں میں)۔ پیشاب کی نالی (نائیزہ- یورتھرا) متورم ہو کر رطوبت نکلتی ہے۔ کچھ وقت کے بعد علامات زیادہ رونما نہیں ہوتیں اور مرض مخفی رہتا ہے۔

علاج۔ ☆ سوزاک سے عورتوں کو لیکوریا آئے۔ (1) پلساٹیلا' نائیٹرک ایسڈ۔ (2) اورم' پلاٹینا' کنابس سٹائیوا۔ (3) تھوجا' سیپیا' کوپے وا۔

(۷) اعضائے تناسل مردانہ وزنانہ کی نملہ

Herpes Progenitalis

اس میں اعضائے تناسل مردانہ و زنانہ پر نملہ کے آبلوں کی یلغار ہو جاتی ہے۔ مردوں میں سرِ ذکر (حشفہ ۔ Glans) اور گھونگھٹ یا غلافِ سرِ ذکر (غلفہ ۔ Prepuce) کے نشیب (Sulcus) میں اور کبھی پیشاب کی نالی نائیژہ (Urethra) میں نملہ کے آبلے پیدا ہو جاتے ہیں اور عورتوں میں نملہ کے آبلے شفران (Labia) بظر (Clitoris) اور عنق الرحم (Cervix) پر پیدا ہوتے ہیں۔

یہ آبلے پھوٹ کر زخم بن جاتے ہیں۔ کنجِ ران کے عدو جاذبہ متورم ہو جاتے ہیں اور دیگر علامات مثلاً" بخار' کمزوری اور پیشاب میں جلن واقع ہو جاتی ہیں۔ نملہ کا یہ مرض کسی تحریک مثلاً" بخار' عورتوں کو حیض آنا' کسی جوش و جذبہ یا ہیجانی حالت' جنسی اختلاط (جماع ۔ Coitus) یا کثرتِ کار' کسی صدمہ (Shock) یا چوٹ وغیرہ کے شاخسانہ کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے۔

☆ اعضائے تناسل مردانہ پر نملہ کے دانے۔ (1) پٹرولیم (2) ٹیلیوریم' ڈلکامارا' سیپیا' کروٹن ٹگ' گریفائیٹس' (3) انتھرم' سارپریلا' سلیشیا' فاسفورک ایسڈ' کروٹیلس ہری' نائٹرک ایسڈ' نیٹرم میور۔

☆ گھونگھٹ (Prepuce) پر نملہ کے دانے۔(2) پٹرولیم' تھوجا' ڈلکا مارا' رسٹاکس' سارسپریلا' سیپیا' فاسفورک ایسڈ' گریفائیٹس' مرک' نیٹرم کارب' (3) آرسنکم' کاسٹیکم' کالی آئیڈ۔

☆ فوطہ (scrotum) پر نملہ کے دانے:۔(1) پٹرولیم' ڈلکامارا' (2) کالی کارب' کروٹن ٹگ' کلکیریا کارب' گریفائیٹس (3) انتھرم' ٹیلیوریم' سنابرس' کروٹیلس ہری۔

☆ فوطہ اور رانوں کے درمیان نملہ کے دانے:۔(1) پٹرولیم (2) نیٹرم میور' یوپٹوریم پرفولیٹم۔

☆ اعضائے تناسل زنانہ پر نملہ کے دانے:۔(1) پٹرولیم' سیپیا' (2) ڈلکامارا (3) بیوفو' تھوجا' سپجرس' کاربوویج' کاسٹیکم' کالی کارب' کریازوٹ' مرک' نکس وامیکا' نیٹرم میور۔

(۸) سفید ارلی یا پھپھوندی

(CANDIDA ALBICANS/FUNGUS/THRUSH)

سفید ارلی یا پھپھوندی (Candida Albicans/Fungus/Thrush) منہ اور مہبل (Vagina) کے اندر پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ جلد پر بعض دیگر جگہوں پر بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ حمل کے دوران مرض ذیابیطس کی شکار مستورات کو اور حاملہ کو ہارمونی تبدیلیوں کے باعث یا مانع حمل گولیاں یا ادویہ کھانے والی عورتوں کو یہ مرض زیادہ ہوا کرتا ہے۔ عورتوں کی نسبت مردوں کو یہ مرض بہت کم ہوتا ہے اور وہ بھی صرف غیر مسلم نامختون (Uncircumcised) مردوں کو ہوتا ہے۔ ختنہ نہ ہونے سے ان کے حشفہ کی گردن غلفہ (Prepuce) کے نیچے سفید ارلی یا لحن (Smegma) پیدا ہو جایا کرتی ہے۔ مباشرت کے دوران فریقین (عورت سے مرد اور مرد سے عورت) میں منتقل ہو کر مبتلائے مرض کر دیتی ہے۔ عورت کی مہبل میں سے سفید گاڑھی بدبودار پنیر جیسی (Cottage Cheese) رطوبت (لیکوریا) خارج ہوتی ہے۔ شدید خارش اور جلن ہوتی ہے۔ پیشاب کرتے وقت سخت تکلیف ہوتی ہے۔ بہرکیف بعض عورتوں میں کوئی علامت نہیں ہوتی ہے۔ مردوں میں ورم حشفہ ہو جایا کرتا ہے۔

صرف برطانیہ میں ہر سال مباشرت سے منتقل ہو کر شکار ہونے والے ساٹھ ہزار مریض خصوصی امراض کے ہسپتالوں میں داخل ہوتے ہیں۔

عموماً" ناقص یا کمزور قوت مدافعت (Impaired Immune Systems) کے لوگ اس مرض سے دوچار ہوتے ہیں۔

علاج :-

* شرمگاہ (Vulva) پر جلندار خارش ہو۔ (1) امونیم کارب' کلکیریا کارب' (2) ارٹیکا یورنیس' اورم میور' بربرس' کالی آئیڈ (3) انتھرم۔
* حمل کے دوران خارش ہو۔ (1) سیپیا' کیلیڈیم' (2) فلورک ایسڈ' کلکیریا' مرک' ہیلونائس (2) ارٹیکا یورنیس امبرا' کلوریلم۔
* لیکوریا سے خارش ہو۔ (1) سیپیا' کریازوٹ' کلکیریا' نائٹرک ایسڈ (2) سبائنا' سلفر' (3) آرسنکم' چائنا' آئیوڈیم' کالی آرس' کیوبے با' کیوارارے' ہائیڈراسٹس
* شام کو یا رات کے وقت ہو۔ یا ٹھنڈ لگ جانے سے ہو اور چلنے سے

خارش بڑھ جائے۔ 2) نائیٹرک ایسڈ۔

* پیشاب لگ جانے سے خارش بڑھ جائے' مرک۔
* سرد موسم میں شرمگاہ پر خارش ہو۔ ڈلکامار۔
* مہبل (ویجائنا) میں شام کے وقت لیکوریا سے خارش ہو (1) کریازوٹ۔
* فرج کے لبوں کے درمیان خارش ہو (1) کریازوٹ (2) سلفر۔
* جماع کے بعد مہبل میں خارش (1) نائیٹرک ایسڈ (2) اگریکس۔
* جماع کے بعد سوزش' بدبودار لیکوریا' (1) سیپیا+

(۹) نرم مَسّہ۔ مولسکم Molluscum

مولسکم' کے لفظ معنی نرم کے ہیں۔ پس یہ ایک نرم مسّہ یا دانہ ہوتا ہے۔ یہ دانے یکے بعد دیگرے مزید نکلتے رہتے ہیں۔ یعنی یہ ایک چھوتدار (Contagious) مرض ہے۔ یہ نرم' گلابی رنگ کے' گول گنبد نما' 2 تا 5 ملی میٹر قطر کے دانے (Papules) ہوتے ہیں۔ ان کے مرکز میں چھوٹا سا گڑھا ((Pit)) ہوتا ہے۔ جس میں ایک سوارخ ہوتا ہے۔ سوراخ پر ایک نقطہ کے مشابہ ڈاٹ (Plug) موجود ہوتا ہے اگر اس کا علاج نہ کیا جائے تو دو تین ماہ میں بڑھ کر یہ چنے کے دانے کے برابر ہو جاتا ہے۔ شروع شروع میں یہ دانے سخت اور گوشت کے رنگ کے ہوتے ہیں۔ جب بڑے ہوتے ہیں تو نرم اور سفیدی مائل ہو جاتے ہیں۔ یہ چہرے' بازو اور اعضائے تناسل پر نکلتے ہیں۔ تاہم ہر جگہ پیدا ہو سکتے ہیں اور جلد کے کافی حصے پر پھیل جاتے ہیں۔ یہ ہونٹوں' زبان اور منہ کی لعابی جھلی پر پیدا ہو سکتے ہیں۔ بچوں میں بالعموم چہرے اور شکم پر اور بڑے لوگوں میں اعضائے تناسل پر نکلتے ہیں۔ یارانوں کے اندرونی طرف پیدا ہو جاتے ہیں۔

یہ ایک بے ضرر وائرس کی انفیکشن سے پیدا شدہ چمکدار' موتی جیسا سفید گروپ میں یا اکیلا گول بڑا مسّہ (چھوٹی گولی۔ Tiny Lump/Papule) ہے۔ یہ با آسانی باہم جلد کے چھونے یا کسی سے یا مباشرت کے دوران براہ راست انفیکشن سے منتقل ہو جاتا ہے۔

علاج۔ نرم مسّہ (مولسکم)۔ (2) کلکیریا آرس (3) برائی اونیا' تیوکریم' سلفر

کالی آئیڈ' کلکیریا' لائکو' مرک سلف' نیٹرم میور۔

☆ اعضائے تناسل مردانہ پر۔ (2) سیپیا+

☆ اعضائے تناسل زنانہ پر سرخ رنگ کا موٹا سا اور نرم بڑا سامسّہ۔ موسکر۔

(1) نیٹرم سلف۔

(۱۰) اعضائے تناسل کے مسّے

(GENITAL WARTS / VERRUCAE)

مسے (موہکے۔ ٹوول۔ Wart) یہ چھوتدار مرض ہے جو ایک انسان سے دوسرے انسان کو لگ جاتا ہے۔ مسے ایک عفونت یا سمہ (وائرس۔ Virus) کے سبب پیدا ہوتے ہیں اور جلد کے کسی بھی حصہ پر مختلف شکل وصورت کے پیدا ہو سکتے ہیں۔ مسّہ ایک عام 'چھوتدار' بے ضرر جلد کی بالائی تہہ یا لعابی جھلی (میوکس ممبرین) پر ایک دانے کی شکل میں پیدا ہوتا ہے۔ مسوں کی جڑ' بیج یا شاخیں نہیں ہوتیں۔ ان کی کم از کم تیس ۳۰ مختلف اقسام ہیں جو مختلف جگہوں پر مثلاً "ہاتھوں' عنق الرحم یا اعضائے تناسل وغیرہ پر پیدا ہوتی ہیں۔ ان کا مفصل ذکر ہماری کتاب "جلدی بیماریاں اور ان کا علاج" میں دیکھیں۔

اعضائے تناسل پر مسے نرم' پھیلے ہوئے' گلابی رنگ کے گوبھی کے پھول جیسی شکل کے (Cauliflower-Like) مردوں' عورتوں کے اعضائے تناسل پر پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو مہبل کے سوراخ اور مقعد کے اردگرد اور عضو تناسل (Penis) پر پیدا ہوتے ہیں اور مباشرت کے دوران ایک وائرس کے باعث فریق ثانی میں منتقل ہو جاتے ہیں۔ جماع میں انفیکشن لگنے کے ۱۸ماہ بعد یہ مسے پیدا ہو سکتے ہیں۔ برطانیہ میں اس مرض کے چالیس ہزار سے زائد کیس سالانہ بتائے جاتے ہیں۔

اگر شوہر یا بیوی کے اعضائے تناسل اور مقعد کے اردگرد یہ مسے پائے جائیں تو ان کو فوری طور پر علاج کروانا چاہئے کیونکہ اس سے عورت کے رحم کی گردن (عنق الرحم) پر کینسر ہو جانے کا سابقہ رجحان سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے دونوں شوہر اور بیوی کا طبی معائنہ کرواتے رہنا چاہئے۔ یہ مرض بیوی سے شوہر اور شوہر سے بیوی کو وائرس کی انفیکشن کے ذریعے منتقل ہو جاتا ہے اور بار بار عود کر آتا ہے۔

☆ علاج: مرد کے اعضائے تناسل اور مقعد پر مسے' جن سے با آسانی خون بہے: (۱) نائٹرک ایسڈ۔

☆ مرد کے اعضائے تناسل پر گوبھی کے پھول جیسے مسے: (۱) نائیٹرک ایسڈ (۲) لیک کینم۔
☆ عضو تناسل کی پشت یا کمر پر اخروٹ نما سخت (Butter-Cupshaped) مسّہ: (۱) سبائنا۔
☆ اعضائے تناسل زنانہ پر مسے: (۱) تھوجا۔ نائیٹرک ایسڈ۔ نیٹرم سلف (۲) کریازوٹ (۳) سٹافی سیگریا۔ سیکیل کار۔ ... نیس ... میڈ ... س۔ کیوبے با۔ گریفائٹس۔ لیک کینم۔ مرک۔
☆ عنق الرحم پر مسے کی شکل کے: (۲) تھوجا۔
☆ عنق الرحم پر ... جن سے خون بہے: تھوجا۔ مرک۔
☆ عنق الرحم پر مسے جن سے پانی نکلے: تھوجا۔ سیکیل کار۔
☆ عنق الرحم پر مسے گوبھی کے پھول جیسے: (۱) تھوجا (۲) فاسفورس۔ کریازوٹ۔ گریفائٹس (۳) فلی آرس۔ کروٹیلس ہری۔ لیک کینم۔
☆ . فرج پر بڑا سا موٹا گوشت بھرا نرم سرخ رنگ کا (Red Fleshy) مسّہ: (۱) نیٹرم سلف۔

(۱۱) متعدی خارش۔ جرب۔ (SCABIES)

یہ ایک جلدی مرض ہے۔ جو ایک ننھی جان مکڑی (Sarcoptes Scabei/Mite) پیدا کرتی ہے۔ یہ انسان کی جلد میں سرنگیں (Burrows) بنا کر اس میں انڈے دیتی ہے۔ سرنگ کی جگہ پر ذرا سی سلیٹی رنگ کی چھلکے دار سوجن ہو جاتی ہے۔ عموماً" یہ ہاتھوں کی انگلیوں کے درمیان' کلائیوں پر بازوؤں کے خم میں' پیڑو اور اعضائے تناسل اور کولہوں پر واقع ہوتی ہے اور ان جگہوں پر شدید خارش خصوصاً" رات کے وقت ہوتی ہے۔ مریض کھجلا کھجلا کر جلد کو زخمی کر لیتا ہے۔ یہ مرض زیادہ تر شیر خوار بچوں اور نوجوانوں میں ہوتا ہے۔

یہ وبائی مرض ہے۔ گھر میں ایک شخص کو ہو تو اس کے کپڑوں' بستر وغیرہ کے استعمال سے یکے بعد دیگرے سب افراد اس کا شکار ہو جاتے ہیں۔ بیوی یا شوہر کو ہو تو مباشرت سے ایک دوسرے کو لگ جاتا ہے۔

☆ علاج: متعدی خارش (Scabies): (۱) آرسنکم۔ سلفر۔ سورینم۔ سیپیا۔ سیلینیئم۔ کاربونیم سلف۔ کاربوو ج۔ کاسٹیکم۔ کالی سلف (۲) آشریاز۔ انٹم کروڈ۔ بریامیور۔ ڈلکا مارا۔ زنکم۔ سلفیورک ایسڈ۔ سیلیشیا۔ فاسفورک ایسڈ۔ ... زوٹ۔ کلکیریا۔ کلیمیٹس۔ کیوپرم۔ گریفائٹس۔ لائکو۔ لیپے ... س۔ مرک۔ نیٹرم کارب۔ وریٹرم۔ ہیپر۔

☆ خشک خارش: (۱) سیلیشیا - سیپیا (۲) سلفر - سورینم - لیڈم - مرک - ورینٹرم - ہیپر -
☆ تر خارش (Scabies): (۲) گریفائیٹس -
☆ خارجی طور پر، خارش کی جگہ پر لیڈم پال مدر ٹنچر (بغیر پانی ملائے) لگائیں -

(۱۲) پیڑو کی جوئیں

(PEDICULOSIS PUBIS / PUBIC LICE)

جوئیں انسان کے جسم پر، سر میں اور پیڑو میں بسیرا کر کے جسم کا خون چوستی رہتی ہیں - پیڑو کی جوئیں زیر ناف جلد کے ساتھ چپکی رہتی ہیں اور لیکھیں (Hyts) پیڑو کے بالوں (موہائے زہار) کے ساتھ چمٹی رہتی ہیں - یہ جوئیں پیڑو کی جلد سے خون چوستی ہیں اور اس سے خارش، بیزاری اور بے چینی پیدا ہوتی ہے - مباشرت سے یہ جوئیں بیوی یا شوہر میں منتقل ہو جاتی ہیں - تدارک کے لئے زیر ناف بالوں کو استرے (Razor) کے ساتھ مونڈھنا اور جسم کی صفائی رکھنا ناگزیر ہوتا ہے - بھارت کی سکھ قوم بال نہیں مونڈھاتی، ان میں یہ مرض عام ہے -

☆ علاج: جوئیں پڑنے کی رغبت کو ختم کرنے کے لئے یہ ادویہ کھانے کو دیں -
☆ (۲) سباڈیلا - سلفر - سورینم - لائکو - مرک (۳) آرسنکم - امونیا کارب - اولینڈر - سٹافی سیگریا - لیکے سس - نائیٹرک ایسڈ - ونکا مائیز -

(۱۳) سمائی ورم جگر (VIRAL HEPATITIS)

ہر قسم کا ورم جگر (جگر میں سوزش) وائرس کی انفیکشن کی وجہ سے ہوتا ہے - متاثرہ خون لگانے (انتقال خون) سے یا اس کی سرنج سے یا ورید میں دوا چڑھانے، نقش و نگار بنانے (Tattooing) یا ایکوپنکچر کی خراب سوئیوں کے استعمال سے یہ مرض ہو جاتا ہے - جس سے ضعف جگر ہو کر یرقان ہو جاتا ہے - مریض سے مباشرت، ویکسین کے ٹیکے، خراب سرنج سے انجکشن، بد فعلیوں، منشیات، شراب وغیرہ سے قطعاً پرہیز لازم ہے -

☆ علاج: ورم جگر مزمن: (۱) لائیکو۔ نیٹرم سلف (۲) آرنیکا۔ سلفر۔ سورینم۔ فاسفورس۔ کارڈوس۔ کارنس۔ لیکے سس۔ نائیٹرک ایسڈ۔ نیٹرم میور۔

(۱۴) مرض ایڈز

Aids / Accquired Immunodeficiency Syndrome

"ایڈز" ایک طویل طبی اصطلاح "اکوایرڈ امینو ڈیفی شنسی سنڈروم" کا مخفف لفظ ہے۔ جس کو اردو زبان میں "جسم کے مدافعتی نظام کے انحطاط کا مجموعہ علامات" کہتے ہیں۔ یعنی ایڈز بہت سی علامات کا مجموعہ ہے جو طبعی یا ذاتی نہیں ہوتیں بلکہ اکتسابی یا حاصل کردہ علامات ہوتی ہیں۔ دو تین سال کے عرصہ میں یہ مرض ترقی پذیر رہتا ہے۔ یہ مرض انسانی جسم کے مدافعتی نظام کو ناکارہ بنا دینے والے ایک ایچ وی آئی نامی وائرس (HVI / Human Immuno Defichncy Virus) سے پیدا ہوتا ہے۔ جس سے انسان کی قوتِ مدافعت ختم ہو جاتی ہے۔ اس مرض میں خوابیدہ وائرس، ریٹیت یا جراثیم دوبارہ متحرک ہو جاتے ہیں۔ چونکہ انسان میں قوتِ مدافعت ختم ہوتی ہے۔ اس لئے کئی مختلف امراض ایک ساتھ حملہ آور ہو جاتے ہیں۔ ایڈز کے حملہ کے بعد انسان 18 تا 25 ہفتوں کے درمیان بے بس ہو کر چل بستا ہے۔ ماہرین کے بقول ایڈز کے 43 فیصد مریض لا علاج ہوتے ہیں۔

یہ اس بیسویں صدی کا انتہائی خطرناک مرض ہے۔ طبی ماہرین ایڈز کو عہدِ جدید کا سب سے زیادہ ہلاکت آفرین مرض قرار دیتے ہیں۔ سب سے پہلے 1981ء کے موسم خزاں میں کیلیے فورنیا یونیورسٹی میں لاس اینجلس کے ڈاکٹر گوٹلاپ نے اس پُراسرار مرض کو دریافت کیا۔ اس کے پاس چار نمونیہ کی قسم کے مریض یکساں علامات میں مبتلا ہو کر آئے۔ جن کا مدافعتی نظام تباہ ہو چکا تھا۔ چاروں کی عمر تیس سال سے کم تھی اور عادی مغلم (لونڈے باز فاعل یا مفعول

(Catamite / Sodomite تھے۔ ڈاکٹر موصوف نے اس مذموم مرض کو معلوم کر کے اس کی مفصل رپورٹ محکمہ صحت کے ذریعے شائع کرا دی۔ جس پر سانفرانسسکو اور نیو یارک کے ڈاکٹروں نے بھی اپنے ایسے ہی بہت سے مریضوں کا انکشاف کیا جو عادی امرد پرست اور نمونیہ کے شکار تھے۔ تین ماہ کے قلیل عرصے میں ایسے ہی ایک سو سے زائد مریض ایڈز میں مبتلا پائے گئے۔ پھر یہ تعداد بڑھتی چلی گئی اور دیگر ممالک سے بھی اس مرض کے شکار مریض منکشف ہو گئے اور اس مرض کی وجوہات کا پتہ بھی چلایا گیا۔ اس کو ڈاکٹروں اور ماہرین نے "ایڈز" یا "اغلامی طاعون" کا نام دیا۔

ماہرین کے خیال کے مطابق اس مرض کا اصل مرکز وسطی افریقہ ہے۔ جہاں پہلے سبزی مائل رنگ کے بندر سے اس مرض کے جراثیم انسانوں میں منتقل ہوئے۔ یہ بندر انسانوں میں گھل مل کر رہتا ہے اور اکثر یہ انسانوں کو کاٹ بھی لیتا ہے۔ وہاں کے لوگ اس بندر کا گوشت بھی بڑی رغبت سے کھاتے ہیں۔ جس سے یہ مرض وہاں کے باشندوں کو غالباً" اس "حرام خوری" کی پاداش میں ہو گیا اور 1960ء کے عشرے میں ان لوگوں میں اس مرض کا انکشاف ہوا۔ پھر یہ مرض افریقہ سے امریکہ میں پہنچا جس کا انکشاف 1981ء میں ہوا۔ اس سے قبل دنیائے طب کو اس مرض کا علم نہ تھا۔

ایڈز کا زہر (وائرس) مریض میں زیادہ تر خون اور جنسی رطوبات میں پایا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ وائرس تھوک، آنسو، پسینہ اور پیشاب میں بھی پایا جاتا ہے مگر ان رطوبتوں سے مرض نہیں پھیلتا۔

اس مرض کی وجوہات یہ بتائی گئی ہیں۔

1- فرانس کی لیڈی ڈاکٹر متھرون نے کہا ہے کہ ہم جنسی پرستی (لواطت)، امرد پرستی (اغلام)، انتقال خون اور منشیات کی عادت یہ چاروں ایڈز کے بنیادی اسباب ہیں۔ ایڈز میں مبتلا مریضوں سے بوس و کنار یا جماع کرنا، اس کے لعاب، آنسو یا منی کو چھونا بھی خطرناک ہو سکتے ہیں۔

2- ماہرین کی رپورٹوں میں کہا گیا ہے کہ "یہ مرض بعض ممالک میں روزافزوں

بدکاری، عیاشی، فحاشی، بے رہروی، یا ہم جنس پرستی کا شاخسانہ ہے۔ اغلام یا ہم جنس پرستی کے علاوہ دیگر لوگ بھی اس مرض کا شکار ہو سکتے ہیں۔ البتہ امریکہ میں 73 فیصد لوگ ہم جنس پرستی کے سبب اس مرض میں مبتلا ہوئے۔ مردوں کے علاوہ عورتیں بھی اس مرض کا شکار ہو رہی ہیں۔ زانی مرد طوائفوں یا آبرو باختہ عورتوں سے یہ مرض حاصل کر کے اپنی بیویوں میں منتقل کر دیتے ہیں اور ایسی عورتوں کے بچے بھی پیدائشی طور پر اس مرض کا شکار ہوتے ہیں۔

3- منشیات کے عادی نشہ باز لوگ اس مرض کا بُری طرح شکار ہو جاتے ہیں۔ بالخصوص وہ نشہ باز جو انجکشن کے ذریعے منشیات کا استعمال کرتے ہیں۔ ان کا جسم بہت جلد ایڈز کی رمیّت (وائرس) کو قبول کر لیتا ہے۔ امریکہ کے مطابق 17 فیصدی مریض نشہ آور ٹیکے لگانے کے باعث اس مرض کا شکار ہوئے۔ لندن میں ایک ایسے ہی ایڈز کے شکار شادی شدہ جوڑے کے بچہ پیدا ہوا ہے۔ جو پیدائشی ایڈز زدہ ہے۔ اس بچے کا ماں باپ جنسی عیاشی کی ادویہ استعمال کیا کرتے تھے۔

4- وراثت: امریکہ میں تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ وہاں 13 سال سے کم عمر کے امریکی بچوں میں بھی ایڈز کا مرض پایا گیا ہے اور ان کو یہ مرض اپنے ہم جنس پرست والدین سے ورثہ میں ملا ہے۔ سروے رپورٹ کے مطابق امریکہ میں 73 فیصد لوگ ہم جنس پرست ہیں۔ جن میں بڑے بڑے عہدوں پر متمکن لوگ، فلمی اداکار اور مشاہیر بھی شامل ہیں۔ یورپ میں بھی یہ لعنت عام ہے۔ براعظم ایشیا میں مذہبی روایات کو قائم رکھنے والے مذہب پرست لوگ زیادہ ہیں۔ اس لئے ایشیا میں یہ مرض کم یاب ہے، تاہم باہر سے امریکہ اور یورپ وغیرہ سے آ کر مریض ایشیا میں بھی یہ مرض پھیلا رہے ہیں یا ایشیا کے جن ممالک میں مثلاً" تھائی لینڈ میں، عصمت فروش طوائفوں کا کھلا کاروبار ہے۔ وہاں یہ مرض عوام میں پھیلتا جا رہا ہے۔ زناکار اور بدکار والدین کے بچوں میں یہ مرض منتقل ہوتا جا رہا ہے اور وہ معصوم ناکردہ گناہوں کی سزا پاتے ہیں۔ چنانچہ ایڈز کی آفت سے امریکہ اور یورپ کی نام نہاد تہذیب

نو کے لوگ اپنی بداعمالیوں' رنگ رلیوں اور جنسی کجرویوں کی پاداش میں اب قہر خداوندی کی زد میں آ گئے ہیں۔ وائٹ ہاؤس امریکہ کے ایک ممتاز رکن پیٹرک جے بیکانن نے 1981ء میں خوب کہا تھا۔ کہ جن ہم جنس پرستوں نے فطرت کے خلاف علم بغاوت بلند کر رکھا تھا۔ اب فطرت ان سے انتقام لینے کے در پے ہے۔ اب ایسے "باغیوں" کو اپنی بداعمالیوں کو ترک کر کے تائب ہو جانا چاہئے۔

5- انتقال خون سے بھی یہ مرض ایک مریض سے دوسرے شخص کو لگ جاتا ہے۔ امریکہ سے درآمد شدہ خون مشرق وسطیٰ میں بعض لوگوں کو لگایا گیا تو وہ ایڈز میں گرفتار ہو گئے۔ ماہرین نے مشاہدہ کیا ہے کہ انتقال خون خصوصاً" ہم جنس پرست' لوگوں سے خون کا عطیہ لے کر دیگر تندرست افراد کو دیا گیا تو ان کے جسم کا قدرتی مدافعتی نظام بالکل برباد اور ناکارہ ہو گیا اور وہ اس مرض میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو گئے۔ چنانچہ آسٹریلیا کی حکومت نے ہمجنس پرست افراد کے خون کے عطیہ کو قانوناً" ممنوع قرار دے دیا ہے۔ کیونکہ ایسا خون لگانے سے لوگ بالخصوص بچے جلد ہلاک ہو جاتے ہیں۔

6- یہ بھی مشاہدہ میں آیا کہ ٹیکہ لگانے والی سرنج (سوئی) بھی خطرناک ثابت ہوتی ہے۔ ایک ہی سوئی کے ساتھ مختلف قسم کے لوگوں --- نشہ باز' زناکار' ہم جنس پرست ہیجڑوں' شرابیوں' ٹی بی اور کینسر وغیرہ کے مریضوں کو ٹیکہ لگانے کے بعد دیگر لوگوں کو بھی یہ مرض ہو جاتے ہیں۔ خصوصاً" ایڈز کا مرض ہو جاتا ہے۔ اسی طرح خون کا مرض ہیموفیلیا کے مریض جن کے زخموں سے مسلسل خون رستا رہتا ہے۔ ایڈز کا جلد شکار ہو جاتے ہیں۔

7- بعض ماہرین کا خیال ہے کہ مغربی ممالک سے درآمد شدہ سیکنڈ ہینڈ لنڈے بازار کے کپڑوں میں بھی ایڈز کے جراثیم ہوتے ہیں جن کے استعمال کرنے سے ایڈز کا خطرہ ہے۔ مگر تاحال اس امر کی شہادت نہیں مل سکی۔

8- جراحتی آلات۔ اپریشن کرنے کے لئے استعمال ہونے والے آلات اور ناک کان چھیدنے والے اوزار اگر کسی ایڈز کے مریض کے استعمال شدہ ہوں' تو ان آلات کو دوبارہ تندرست انسانوں پر استعمال کرنے سے ان کو یہ

ن ہو جاتا ہے۔

9- حمل اور زچگی۔ اگر کوئی عورت ایڈز کی مریضہ ہو تو حمل اور ولادت کے
ن وہ ایڈز کو اپنے بچے میں منتقل کر دیتی ہے اور بچہ ایڈز زدہ پیدا ہوتا
ہے۔

10- جنسی فعل۔ جنسی افعال (بوس و کنار، جماع، زنا، اغلام) مغربی، ترقی یافتہ
اور مادر پدر جنسی آزادی والے ممالک اور افریقی ممالک میں بے رہروی کے
باعث ایڈز کے مرض کو پھیلانے میں ایک بہت بڑا ذریعہ ہیں۔ ایڈز کا وائرس
کسی بھی متاثرہ شخص سے اس کے جنسی ساتھی میں داخل ہو جاتا ہے۔ یعنی
غیرہم جنسوں (Hetrosexuals) میں مرد سے عورت کو اور عورت سے مرد کو،
ہم جنس پرستوں (Hetrosexuals) میں مرد کو مرد سے اور عورت کو عورت
سے یعنی فاعل و مفعول دونوں کو اور دو زوجیوں
(Bisexuls,Hermaphrodits) کو ایک دوسرے سے بے رہروی کے باعث
یہ مرض لگ جاتا ہے۔

علامات مرض ایڈز۔ ایڈز ایک عجیب و غریب، چھوتدار مرض ہے۔ جو
مسلسل ایک سے دوسرے شخص میں پھیلتا چلا جا رہا ہے۔ ایڈز کا وائرس انسانی جسم
کے خلیات ٹی سیلز (T-Cells) پر حملہ کر کے خلیہ کے مرکزہ (نیوکلس-Neuculus)
میں داخل ہو جاتا ہے اور خلیہ مرنا شروع ہو جاتا ہے۔ یہ سفید خلئے ہمارے جسم کو
متعدی بیماریوں سے محفوظ رکھتے ہیں۔ جب ایڈز کے سبب یہ خلئے بیمار ہو جاتے
ہیں۔ تو جسم میں قوتِ مدافعت پیدا کرنے کی استعداد ختم ہو جاتی ہے۔ ایڈز کا
وائرس کافی عرصہ تک جسم میں چھپا رہتا ہے اور کبھی تو کئی سالوں تک خوابیدہ رہتا
ہے اور پھر اس کے بعد اس کی علامات رونما ہوتی ہیں۔ مریض پہلے شدید کمزوری،
نقاہت، اضمحلال اور قوت میں انحطاط محسوس کرتا ہے۔ پھر جسم سکڑنے اور سمٹنے
لگتا ہے اور پھر لاغر ہو جاتا ہے اور مریض سوکھ کر کانٹا ہو جاتا اور جاں بحق ہو جاتا
ہے۔

یہ مرض متعدد علامات کا مجموعہ ہے۔ تاہم بعض مریضوں میں بظاہر کوئی

علامت دکھائی نہیں دیتی۔ یا برائے نام علامات رونما ہوتی ہیں اور ان کے جسم میں "پرامن بقائے باہمی" کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ مگر وہ مریض اپنے اس مرض کو میل ملاپ کے ذریعے مسلسل دوسرے لوگوں میں منتقل کرتے رہتے ہیں۔ بعض مریضوں کے خون کے معائنہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے جسم کا مدافعتی نظام سخت دباؤ یا افسردگی (ڈپریشن) کا شکار ہے اور ان کی طبیعت گری گری سی رہتی ہے۔ زندگی سے نفرت ہو جاتی ہے اور ذہن پر خودکشی کے خیالات لرانے لگتے ہیں۔ اس مرض کے 50 تا 70 فیصد مریضوں میں جسم بھر کے غدد جاذبہ (لمفاوی غدد) سوج جاتے ہیں۔ خون کے اجزا متاثر ہو جاتے ہیں' خون کے خلیوں میں تجمد ہونے کی کمی کے باعث زیر جلد خون کے دھبے پڑ جاتے ہیں۔ جیسے فرفورا (Purpura) کہتے ہیں۔ مریض میں خون کی کمی ہو جاتی ہے۔ ان مریضوں میں شدید (اکیوٹ) علامات میں بخار' نقاہت' پسینہ کی کثرت' عضلات و جوڑوں میں درد' بھوک کی کمی' متلی' اسہال' غدد جاذبہ کا ورم اور حلق کی سوزش شامل ہیں۔ بعض مریضوں کو جسم پر دانے نکل آتے ہیں۔ اعصابی عوارض اکثر مریضوں میں پک پڑتے ہیں۔ بعض میں منہ آ جاتا ہے۔ مسوڑھے گل جاتے ہیں اور منہ کی لعابی جھلی پر زخم نمودار ہو جاتے ہیں۔ متلی اور جگر متورم ہو جاتے ہیں۔ نگلنے میں دقت' سینہ میں درد' غذا کی نالی میں زخم اور متلی ہوتی ہے۔ غدد جاذبہ کی رسولی اور سرطانی رسولی بھی ہو سکتی ہے۔

مریض کمزوری' تھکن' بخار' پریشانی اور افسردگی کی شکایت کرتا ہے۔ جب مرض ترقی کرتا ہے اور اعضاء میں انحطاط شروع ہو جاتا ہے۔ جس سے وزن کم ہونے لگتا ہے۔ پیٹ میں اپھارہ' دست' کمزوری اور بخار رہتا ہے۔

ایڈز کے مریض کی جلدی امراض میں وائرس انفیکشن' نملہ کی داد (ہرپز نکس)' لحمی سرطان (کپوسی مارکوما)' نملہ منطقیہ (ہرپززوسٹر اور نرم پھوڑا) (مولسکم (Molluscum Contasiosum شامل ہیں۔

پھیپھڑوں کے امراض مثلاً" پھیپھڑوں کی جھلی کی تراوش' حجاب منصف کے غدد کا متورم ہونا' تپ دق' غدد جاذبہ کی سوجن' متعدی داد (فنگس انفیکشن) اور

لمی سرطان (کپوسی سارکوما۔ Kaposi Sarcoma) شامل ہیں۔
اعصابی علامات میں اعصابی درد' دماغی غلافی جھلیوں کا ورم اور دماغی استداد میں کمی (ڈیمنشیا ۔DEMANTIA) شامل ہیں۔
کینسر۔ ایڈز کے مریضوں میں لمی سرطان (کپوسی سارکوما)' مرض ہا ہکن یعنی غدو جاذبہ کا سرطان اور غیر ہا ہکنی سرطان غدو جاذبہ پائے جاتے ہیں۔

علاج۔ مندرجہ ہومیو پیتھک ادویہ حسب علامات دی جائیں تو یہ بہت کارگر ثابت ہوتی ہیں۔
☆ آرسنکم البم' آرسنکم آئیوڈ' سٹافی سیگریا' نکس و امیکا۔ (2) آئیوڈیم' اگریکس' ڈیجی ٹیلس' اوپیم' چاینا' سلفر' سلینیم' سیپیا' سلیشیا' فاسفورس' فاسفورک ایسڈ' کاربوانی' کاربوویج' کاسٹیکم' کروٹیلس ہری' کاکولس' کالی کارب' کلکیریا کارب' کلکیریا فاس' کونیم' گریفائٹس' کیمفر' لیکے سس' نیٹرم آرس' نیٹرم فاس' نیٹرم میور' وریٹرم البم۔

☆ ☆ ☆

فہرست (جلد دوئم)

زنانہ بیماریاں (گائناکالوجی اور مڈوائیفری) صفحہ نمبر

باب 5 : شرمگاہ کے غدد کے عوارض

ورم۔ دنبل۔ ناسور۔ رسولیاں۔

باب 6 : قاذف نالیوں کے عوارض

ورم۔ بند ہو جانا۔ گل سڑ جانا۔ رسولیاں۔ پھٹ جانا۔

باب 7 : خصیتہ الرحم کے عوارض

سوزش۔ درد۔ جگہ سے کھسک جانا۔ پانی پڑ جانا (استقا) رسولیاں۔ بٹ جانا۔ سیلان خون۔ سرطان۔ کاذب جھلی۔ سوکھ جانا۔ زخم پڑنا۔

باب 8 : رحم کے عوارض

درد رحم۔ ورم۔ ورم عنق الرحم۔ رحم کی اندرونی جھلی کی سوزش۔ ورم صفاق رحم۔ دنبل پھوڑا۔ زخم۔ کینسر۔ گوشت خورہ۔ خارش۔ پھنسیاں۔ ناسور۔ رحم کا پھٹ جانا۔ مسے۔ بدگوشت۔ بتوڑیاں۔ رسولیاں۔ سادہ اور سرطانی رسولیوں کا تفصیلی علاج اور تفصیلات ادویہ وکیس۔ رحم کا سکڑ کر چھوٹا ہو جانا۔ رحم کا شحمی انحطاط (فیٹی ڈیجنریشن) رحم میں سے ہوا خارج ہونا۔ رحم کا بڑھ جانا۔ رحم کا منہ بند ہو جانا۔ رحم میں پانی پڑ جانا (استقا) رحم کا ٹل جانا۔ اپنی جگہ سے گر جانے کی اقسام۔ خروج رحم۔ میلان رحم۔ انقلاب رحم۔ رحم کا الٹ جانا۔ سیلان الرحم (لیکوریا)

باب 9 : سن بلوغت۔ تبویض۔ حیض اور بارآوری

جوانی دیوانی۔ حیض کی عمر۔ مزاج۔ خاندانی ماحول۔ نسل۔ قوم۔ موروثی اثرات۔ آب و ہوا۔ ہارمونز وغیرہ۔ ثانوی جنسی خصوصیات۔ حیض کی علامات۔ فوائد۔ حائضہ کی حفظ صحت۔ عورت کا دور زندگی اور حفظ صحت۔

باب 10 : حیض کی خرابیاں اور علاج

قبل از بلوغت حیض۔ قلت حیض۔ حیض سے قبل تناؤ۔ حیض سے قبل دوران یا بعد کی ذہنی و جسمانی تکلیفات اور ان کا علاج۔ بے قاعدہ حیض۔ حیض کا تاخیر (لیٹ) سے آنا۔ عوضی حیض۔ بندش حیض۔ بندش حیض کی ریپرٹری و تفصیلات ادویہ۔ کثرت حیض و علاج۔ دردناک حیض۔ استحاضہ۔ حیض کی جملہ شکایات کی ادویہ کی تفصیلات۔ اختتام حیض (سن یاس)

باب 11 : عورتوں کے مخصوص عوارض

سرد مہری۔ جنون الشہوت۔ مباشرت۔ دردناک مجامعت۔ اختناق الرحم (ہسٹریا) بانجھ پن۔ ضبط ولادت (برتھ کنٹرول)

باب 12 : زمانہ حمل

بار آوری۔ استقرار حمل کی نشانیاں اور تشخیص۔ حمل کی میعاد۔ حمل کی علامات۔ جنین (خام بچہ) کی نشو ونما۔ انول (مشیمہ) توام (جڑواں) بچے۔ حاملہ کی نگہداشت۔

باب 13 : حمل کی پیچیدگیاں اور ان کا علاج

قے اور متلی۔ تھوک کی زیادتی۔ وریدیں پھول جانا۔ بواسیر۔ شرمگاہ کی خارش اور لیکوریا۔ حاملہ کی قبض۔ اسہال۔ تشنجی دورے۔ ذہنی و نفسیاتی خرابیاں۔ نیند کی خرابیاں۔ سر، دانت اور پستان میں درد۔ ہاتھ، پاؤں، رانوں کا سن ہو جانا۔ حاملہ کے جوارح اور کمر میں درد۔ غشی اور ہسٹریائی دورے۔ حاملہ کی ادویہ خوری، تمباکو نوشی، منشیات کی بد عادات کے اثرات و علاج۔ کمی خون یا بھس۔ دل تیز دھڑکنا۔ حاملہ کا پیٹ لٹک جانا۔ جگر و پیشاب کی خرابیاں۔ ہضم کی خرابیاں۔ جنین بچے کا رحم میں مر جانا۔ کثیر التعداد توام بچے۔ خام بچے یا قبل از وقت پیدائش۔ جھوٹا حمل۔ حمل خارج از رحم (رحم سے باہر تجویف میں)۔ اسقاط حمل۔

باب 14 : دایہ گیری۔ (مڈوائفری)

الٹرا ساؤنڈ کے بد اثرات۔ جھوٹے درد زہ۔ وضع حمل کا آغاز اور عمل' درجات۔ غیر طبعی ولادت یعنی بچے کا بے رخ ہونا۔ پشت سر' چہرہ' ابرو' چوتڑ کے بل پیدا ہونا اور دوسری پیچیدگیاں۔ عمل قیصری (سیزیرین آپریشن) کی ضرورت۔ قبل از ولادت سیلان خون۔ عسر ولادت (بچہ کا بمشکل پیدا ہونا) درد زہ وغیرہ۔ ان کا علاج تفصیلات ادویہ اور کیس۔

باب 15 : زمانۂ زچگی

زچہ کی دیکھ بھال۔ زچگی کے عوارض۔ ولادت کے بعد سیلان خون۔ انول کا اندر رک جانا۔ خون نفاس کی خرابی۔ زچگی کا بخار۔ دودھ کا بخار۔ زچہ کی اداسیاں۔ عفونتی دیوانگی۔ رحم کا پھٹ جانا۔ رحم کا الٹ جانا۔ رحم کا سکڑ کر اپنی جگہ پر نہ آنا۔ سیون کا پھٹ جانا۔ زچہ کی ٹانگ کا سفید ورم۔

باب 16 : حمل اور زچگی کی ریپرٹری

باب 17 : پستان کے امراض اور علاج

موٹے پھولے ہوئے پستان۔ چھوٹے سوکھے ہوئے پستان۔ ڈھیلے لٹکے ہوئے پستان۔ متورم پستان۔ پستانوں پر چوٹ آنا۔ پستانوں میں درد ہونا۔ پستان میں دنبل پھوڑا۔ پستان کے زخم۔ پستان کا ناسور۔ پستان کی رسولی۔ پستان کا کینسر و علاج۔

باب 18 : دودھ کے عوارض

دودھ کا رک جانا۔ دودھ جم جانا۔ دودھ کی کمی یا سوکھ جانا یا پیدا نہ ہونا۔ دودھ زیادہ پیدا ہونا۔ دودھ کا ذائقہ خراب ہونا۔ دودھ اور پستانوں کی ریپرٹری۔

باب 19 : نومولود اور ننھے بچوں کی بیماریاں

نومولود بچے اور نشوونما۔ نومولود کی نگہداشت۔ غذا' ماں کا دودھ بہترین۔ گائے بھینس کا دودھ۔ بچے کو دودھ پلانے کی مشکلات۔ یومیہ دودھ کی مقدار۔ مخلوط غذائیں۔ نومولود بچوں کے عارضی نقائص یا عوارض۔ سر کی رسولیاں۔ تالو کے سوراخ۔ سر کے بال' جسم کے بال' آنکھ' کان' منہ' زبان' چھاتی' اعضائے تناسل' جوڑ اور ہڈیاں وغیرہ۔ بچے کی حرکات۔ جلد کی رنگت اور پیدائشی نشان وغیرہ۔

ننھے بچے: معذور بچے' چھوٹے سروالے دولے شاہ کے چوہے۔ بونے بچے۔ پیدائشی احمق اور بے وقوف بچے اور ان کا علاج۔ نرینہ بچے' نرینہ اولاد۔ بچے کی جنس لڑکا یا لڑکی۔ تعین' پرانا قیاس۔ موجودہ سائنسی نظریہ۔ کروموسومز اور جین۔ ہومیو پیتھک ادویہ۔

رنگین بچے: نیلے بچے۔ پیلے بچے (یرقان): مسمان بچے یا مردہ بچے پیدا ہونا۔ آر۔ ایچ فیکٹر۔ مرض انحراف۔ موروثی آتشک کے اثرات۔ علاج۔ امدادی تدابیر۔ ننھے بچوں کی ریہہ ڑی۔ عام علامات اور ان کا علاج۔

فہرست کتب

ادارہ "زمزم طبی مطبوعات" گوجر اکیڈمی' 255/Z ہاؤسنگ کالونی' شیخوپورہ

مولفہ: ہومیو ڈاکٹر ابو اختر اشفاق احمد چودھری

1- کینسر کے روپ اور بہروپ اور ان کا علاج (باتصویر) جدید ایڈیشن اضافہ شدہ [illegible]

2- نفسیاتی بیماریاں اور ان کا علاج (باتصویر) نیا ایڈیشن اضافہ شدہ

3- درد اور درماں (باتصویر) نیا ایڈیشن اضافہ شدہ [illegible]

4- کمپریٹو میٹریا میڈیکا (باتصویر) نیا ایڈیشن اضافہ شدہ [illegible]

5- ذیابیطس اور اس کا علاج (باتصویر) نیا ایڈیشن اضافہ شدہ [illegible]

6- بلڈ پریشر اور اس کا علاج- دوسرا ایڈیشن [illegible]

7- غدہ مثانہ کے عوارض اور ان کا علاج (باتصویر) [illegible]

8- جنسی بیماریاں جلد اول (مردانہ و خبیثہ) باتصویر [illegible]

9- جنسی بیماریاں جلد دوم (زنانہ) گائناکالوجی و مڈوائفری (باتصویر ضخیم) [illegible]

10- جسم انسانی میں بننے والی پتھریاں اور علاج (باتصویر رنگین)

11- جسم انسانی پر وقت' موسم' شفق اور چاند کے قدرتی اثرات اور علاج (باتصویر) 35/-

12- بائیو کیمک میٹریا میڈیکا (معہ علم نجوم) باتصویر [illegible]

13- جلدی بیماریاں اور ان کا علاج- (باتصویر- ضخیم) زیر طبع

14- اعصابی بیماریاں اور ان کا علاج (باتصویر) زیر طبع

15- بواسیر اور مقعد کی دیگر بیماریاں و علاج (باتصویر) زیر طبع

16- بول بستری اور دیگر امراض بول و علاج- زیر طبع

17- راقیتی غدد (ہارمونی غدود) کی خرابیاں اور علاج (باتصویر) زیر طبع

زمزم سیریز
جنسی بیماریاں اور ان کا علاج
(جلد دوئم ۔ زنانہ)
(GYNAECLOGY & MIDWIFERY / OBSTETRICS)
گائناکالوجی اور مڈوائفری

زمزم سیریز

جنسی بیماریاں اور ان کا علاج

(جلد دوئم۔ زنانہ)

(GYNAECOLOGY & MIDWIFERY / OBSTETRICS)

گائناکالوجی اینڈ مڈوائفری

ہومیو ڈاکٹر ابو اختر اشفاق احمد چودھری

زمزم طبی مطبوعات' گوجر اکیڈمی۔ لاہور/شیخوپورہ

255۔ زیڈ" بلاک' ہاؤسنگ کالونی' شیخوپورہ فون:51074(04931)

نام کتاب: جنسی بیماریاں اور ان کا علاج (زنانہ۔ گائنا کالوجی' مڈ وائفری)

مولف: ڈاکٹر ابو اختر اشفاق احمد چودھری

طبع اول: ستمبر 1999ء

تعداد: 1100

ناشر: ڈاکٹر ایم۔ ایچ۔ طارق

کمپوزنگ: محمد عامر صدیق Ph: (042) 270650

قیمت: 200 روپے

ملنے کا پتہ :

زمزم طبی مطبوعات' گوجر اکیڈمی۔ لاہور / شیخوپورہ

255۔ زیڈ بلاک' ہاؤسنگ کالونی' شیخوپورہ فون:(04931)51074

اسٹاکسٹ: رحیم ہومیو سٹور و کلینک بالائی منزل ۱۵ نئی انارکلی لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

ہمارے وطن عزیز پاکستان میں زیادہ تر لوگ ہومیو پیتھک طریقہ علاج کو مفید' بداثرات سے پاک' آسان اور سستا علاج سمجھ کر اپناتے ہیں اور بفضلہ تعالیٰ جلد اور باآسانی شفا سے ہمکنار ہو کر معمول کے مطابق زندگی بسر کرنے لگتے ہیں۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ہومیو پیتھی کی تعلیم' اور علاج کو عام کیا جائے اور اس مقصد کے لئے اپنی قومی زبان اردو میں آسان اور عام فہم انداز میں ہر موضوع پر کتب لکھی جائیں۔ تاکہ اس مہنگائی کے دور میں لوگ باآسانی ہومیو پیتھک طریقہ علاج سے مستفیض ہو سکیں۔ چنانچہ اسی مقصد کے پیش نظر ادارہ "زمزم طبی مطبوعات' گوجرا کیڈمی" نے ایسی ہی کم قیمت' معلوماتی اور دلچسپ انداز میں کتب شائع کرنے کا عزم بالجزم کر رکھا ہے اور اس سلسلے کی کئی کتب شائع بھی ہو چکی ہیں۔ یہ کتاب بھی اسی سلسلے "زمزم سیریز" کی ایک کڑی ہے۔ امید ہے کہ یہ ہمارے طبی لٹریچر میں ایک مفید اور گرانقدر اضافے کا باعث ہو گی۔

ہومیو پیتھی میں جنسی امراض سے متعلق ایک آدھ پرانے ڈھنگ کی کتاب کے سوا کوئی مکمل اور نئے دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ کتاب میری نظر سے نہیں گزری۔ لہٰذا میں اس سلسلے میں کوئی کتاب لکھنا چاہتا تھا۔ مگر چونکہ اس موضوع "جنس" میں زیادہ تر باتیں شرمناک ہوتی ہیں۔ اس لئے یہ معاملہ معرض التوا میں پڑا رہا۔ کئی احباب اور قارئین نے بھی توجہ مبذول کرائی اور مشورہ دیا بلکہ بعض دوست تو میرے گھر آئے اور تاکیداً کہا کہ یہ کتاب ضرور لکھنی چاہئے۔ کیونکہ عصر حاضر میں جنسی بیماریاں بری طرح چھائی ہوئی ہیں۔ نیز کہا کہ اب یہ شرمناک باتیں نہیں رہیں کیونکہ ابتدائی تعلیم کے سکولوں اور بڑے کالجوں تک میں اناٹومی' فزیالوجی' طب قانون (جیورس پروڈنس) فقہی مسائل وغیرہ کے مضامین میں یہ سب کچھ پڑھایا جاتا ہے۔ بلکہ مقدس کتب میں بھی ایسے مسائل اور واقعات کا ذکر موجود ہے۔ لہٰذا جنسی بیماریوں اور ان کے علاج کے متعلق جاننا بے حد ضروری ہے۔ چنانچہ میں نے اس پر خامہ فرسائی شروع کر دی اور آج یہ کتاب دو جلدوں میں (جلد اول مردانہ وخبیثہ بیماریاں اور جلد دوم زنانہ بیماریاں) آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

ہمارے وطن عزیز پاکستان میں زیادہ تر لوگ ہومیو پیتھک طریقہ علاج کو مفید ' بداثرات سے پاک ' آسان اور سستا علاج سمجھ کر اپناتے ہیں اور بفضلہ تعالیٰ جلد اور باآسانی شفا سے ہمکنار ہو کر معمول کے مطابق زندگی بسر کرنے لگتے ہیں۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ہومیو پیتھی کی تعلیم ' اور علاج کو عام کیا جائے اور اس مقصد کے لئے اپنی قومی زبان اردو میں آسان اور عام فہم انداز میں ہر موضوع پر کتب لکھی جائیں۔ تاکہ اس مہنگائی کے دور میں لوگ باآسانی ہومیو پیتھک طریقہ علاج سے مستفیض ہو سکیں۔ چنانچہ اسی مقصد کے پیش نظر ادارہ "زمزم طبی مطبوعات" گوجرا کیڈمی" نے ایسی ہی کم قیمت ' معلوماتی اور دلچسپ انداز میں کتب شائع کرنے کا عزم بالجزم کر رکھا ہے اور اس سلسلے کی کئی کتب شائع بھی ہو چکی ہیں۔ یہ کتاب بھی اسی سلسلے "زمزم سیریز" کی ایک کڑی ہے۔ امید ہے کہ یہ ہمارے طبی لٹریچر میں ایک مفید اور گرانقدر اضافے کا باعث ہوگی۔

ہومیو پیتھی میں جنسی امراض سے متعلق ایک آدھ پرانے ڈھنگ کی کتاب کے سوا کوئی مکمل اور نئے دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ کتاب میری نظر سے نہیں گزری۔ لہٰذا میں اس سلسلے میں کوئی کتاب لکھنا چاہتا تھا۔ مگر چونکہ اس موضوع "جنس" میں زیادہ تر باتیں شرمناک ہوتی ہیں۔ اس لئے یہ معاملہ معرض التوا میں پڑا رہا۔ کئی احباب اور قارئین نے بھی توجہ مبذول کرائی اور مشورہ دیا بلکہ بعض دوست تو میرے گھر آئے اور تاکیداً کہا کہ یہ کتاب ضرور لکھنی چاہئے۔ کیونکہ عصر حاضر میں جنسی بیماریاں بری طرح چھائی ہوئی ہیں۔ نیز کہا کہ اب یہ شرمناک باتیں نہیں رہتیں کیونکہ ابتدائی تعلیم کے سکولوں اور بڑے کالجوں تک میں اناٹومی ' فزیالوجی ' طب قانون (جیورس پروڈنس) فقہی مسائل وغیرہ کے مضامین میں یہ سب کچھ پڑھایا جاتا ہے۔ بلکہ مقدس کتب میں بھی ایسے مسائل اور واقعات کا ذکر موجود ہے۔ لہٰذا جنسی بیماریوں اور ان کے علاج کے متعلق جاننا بے حد ضروری ہے۔ چنانچہ میں نے اس پر خامہ فرسائی شروع کر دی اور آج یہ کتاب دو جلدوں میں (جلد اول مردانہ و خبیثہ بیماریاں اور جلد دوم زنانہ بیماریاں) آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

کیس کو ریپرٹرائز کرنے اور انتخاب ادویہ میں ترجیحات کے پیش نظر کینٹ ریپرٹری کی طرح ادویہ کو تین درجوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ اول درجے کی ادویہ اہم' دوسرے درجے کی اوسط اور تیسرے کی اوسط سے کم درجے کی ہیں۔ نیز اہم علامات اور ادویہ کو جلی قلم سے لکھ کر نمایاں کر دیا گیا ہے۔ کتاب کو آسان بنانے کی خاطر عام فہم' سادہ الفاظ اور ساتھ ساتھ انگریزی زبان کے مترادفات' مفید گراف' اشکال اور ضروری تصاویر کو شامل کر دیا گیا ہے۔

امید ہے یہ کتاب طلباء اور مبتدی ڈاکٹروں کے لئے مشعل راہ کا کام دے گی۔

میں اپنے فرزندان ہومیو ڈاکٹر محمد اختر محمود لالی اور ہومیو ڈاکٹر محمد حامد طارق لالی کا مشکور ہوں' جو ان کتب کی تالیف و اشاعت میں میرا ہاتھ بٹاتے ہیں۔ میں ان حضرات کا بھی تہ دل سے مشکور ہوں جن کی نگارشات سے میں نے استفادہ کیا۔

قارئین سے گذارش ہے کہ وہ ان کتب کو مزید بہتر انداز میں پیش کرنے کے لئے اپنے قیمتی مشوروں اور آراء حسنہ سے نوازتے رہیں۔

خادم فن

ڈاکٹر ابو اختر اشفاق احمد چودھری

۹,۹,۱۹۹۰

فہرست

صفحہ نمبر

صفحہ نمبر

ے وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ

(اقبال رحمۃ اللہ علیہ)

باب 1

اعضائے تناسل زنانہ

(FEMALE GENITALS)

نسل رانی اور بچوں کی پیدائش کے لئے قدرت نے تمام جانداروں (حیوانات' نباتات) کو جوڑا جوڑا (نر اور مادہ) بنایا ہے اور ان کو جداگانہ اعضائے تناسل دیئے ہیں۔ جن کے باہمی اتصال اور اشتراک عمل سے بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ قاعدہ اور قانون ادنیٰ جانوروں اور پودوں سے لے کر اعلیٰ جانوروں بلکہ اشرف المخلوقات یعنی انسان تک کے لئے ہے۔ البتہ چند ایک صورتیں اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں۔

انسان اور جانوروں کے الگ الگ نرینہ اور مادینہ اعضائے تناسل ہیں۔ انسان کے نرینہ اعضائے تناسل کا ذکر اس کتاب "جنسی بیماریاں مردانہ" (جلد اول) میں گزرا۔ یہاں "جلد دوم" میں اعضائے تناسل زنانہ کی تفصیل دی گئی ہے۔

شاذونادر بعض عورتوں کے اعضائے تناسل دو دو ہوتے ہیں۔ مردوں میں ایسا کوئی کیس میڈیکل ہسٹری میں نہیں۔ البتہ ایسی عورتوں کے کیس موجود ہیں۔ ڈاکٹر کیمل اور ڈاکٹر پیٹرسن نے اپنے ایک کیس میں بتایا ہے کہ ایک نوجوان عورت کے بیرونی اور اندرونی اعضائے رکب' فرج' شفران' بظر' مہبل' رحم' خصیۃ الرحم وغیرہ مکمل طور پر دو دو تھے۔ اس کی ریڑھ کی ہڈی کا نچلا سرا بھی دو شاخہ تھا۔ البتہ اس کے چوتڑ اور مقعد نارمل ایک ہی تھے۔ پیڑو کافی کشادہ تھا۔ اس کے ہر دو رحم اور فرجین میں سے بچے پیدا ہوتے تھے۔ (دیکھئے تصویر)

ایسا ہی ایک قدرت کا کرشمہ 1992ء میں شارجہ کے الزہراء ہسپتال میں ایک لڑکی کو جنم دینے والی ایک خاتون میں ماہر لیڈی ڈاکٹر ارملا نے معلوم کیا۔ لیڈی ڈاکٹر موصوفہ نے بتایا کہ 12 ہزار خواتین پر کئے گئے سروے اور اس کے 25 سالہ تجربے میں یہ اپنی نوعیت کا واحد کیس ہے۔ یہ عورت ایک مقامی فضائی کمپنی میں ملازم ہے۔ یہ شادی کے اڑھائی سال بعد حاملہ ہوئی۔ دوران حمل اسے کچھ غیر معمولی تکلیفات کا سامنا ہوا اور وہ اس ہسپتال میں آئی۔ طبی معائنے سے معلوم ہوا کہ عورت کے

نہ صرف دو رحم ہیں بلکہ دیگر اعضائے تناسل بھی ایک کی بجائے دو دو ہیں۔ بچہ اس کے دائیں رحم میں تھا۔ حمل کے 37 ویں ہفتے دوہرے اعضائے تناسل کے باعث صورت حال بگڑ گئی اور خلاف معمول اسقاط حمل کی خطرناک صورت پیدا ہو گئی چنانچہ فوری آپریشن کر کے زچہ و بچہ کی زندگی بچالی گئی۔

بعض جانوروں اپوسم' کینگرو' سانپ' کچھوا' بچھو' چھپکلی وغیرہ کے نر کا عضو تناسل دو شاخہ (Forked) ہوتا ہے۔ لہٰذا ان کی مہبل اور رحم بھی ڈبل یعنی دو ہوتے ہیں۔ اسی طرح بعض جانور دو زوجیا (Hermaphrodite) ہوتے ہیں۔ مثلاً" صدفے' گھونگے' کیچوے وغیرہ۔ ان میں نرینہ اور مادینہ دونوں قسم کے اعضائے تناسل مختلف جگہوں پر ہوتے ہیں۔ دو فرد باہم ملاپ کر کے ایک دوسرے کو بار آور کرتے ہیں۔ مثلاً" دو کیچوے ملاپ کے دوران ایک دوسرے کی مخالف سمتوں میں جمع ہو کر ایک دوسرے کو بارور کر دیتے ہیں۔ اسی طرح ہر گھونگھے کے دونوں قسم کے نرینہ' مادینہ اعضا اس کی گردن میں ہوتے ہیں۔ جب دو گھونگھے سرراہ ملتے ہیں تو کچھ راز و نیاز کے بعد باہم گلے ملتے ہیں اور ایک دوسرے کو بارور کر کے اپنی اپنی راہ لیتے ہیں۔ بہرحال یہ ایک طویل کہانی ہے جسے طوالت کے خوف سے نظر انداز کیا جاتا ہے۔

عورتوں کے امراض جنسی ان کے اعضائے تناسل سے متعلق ہوتے ہیں اور اعضائے تناسل زنانہ کی تفصیل یہ ہے:

"عورتوں کے اعضائے تناسل کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ (1) بیرونی اعضائے اور (2) اندرونی اعضاء۔

1۔ **بیرونی اعضاء** : جن کو زیر ناف دونوں رانوں کے درمیان ذرا سا کھول کر باہر سے دیکھا جا سکتا ہے اور ان کو اوپر کی طرف رکب' اطراف میں بڑے لبوں اور نیچے سیون کی حدود کے اندر مجموعی طور پر "شرمگاہ یا فرج یا اندام نہانی (Vulva/Pudendum-femininum) کہا جاتا ہے۔ اس میں رکب' شفران کبیرہ (بڑے لب)' شفران صغیرہ (چھوٹے لب)' بظر' دہلیز فرج' قید فرج (چنٹ)' احلیل (پیشاب کا سوراخ)' مہبل کا سوراخ' پردہ بکارت' سیون' برتھولین غدد وغیرہ شامل ہیں۔

2۔ **اندرونی اعضاء** : یہ اعضاء پیڑو کے اندر واقع ہیں اور باہر سے دیکھنے سے نظر نہیں آتے۔ چنانچہ مہبل' عنق الرحم' رحم' قاذفین' خصیۃ الرحم وغیرہ اندرونی اعضاء ہیں۔

ان بیرونی اور اندرونی اعضاء کو یہاں مختصر بیان کر دیا جاتا ہے۔

پیڑو (عانہ۔Pelvis) : یہ شکم کے زیر ناف مقام (ہائپو گاسٹرک ریجن) کے درمیان ایک قسم کا
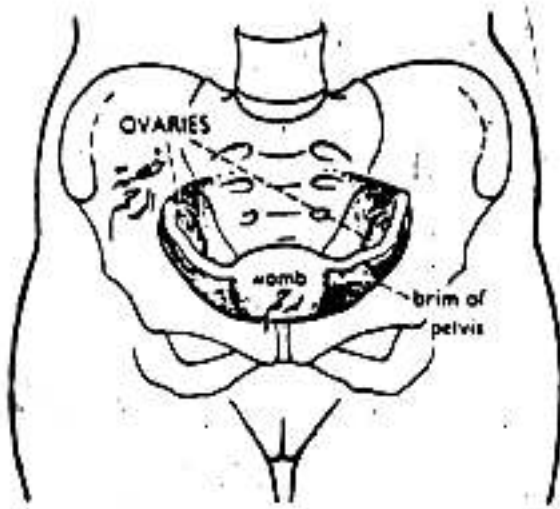
زنانہ پیڑو

بائیں طرف سے پیڑو کے اعضاء
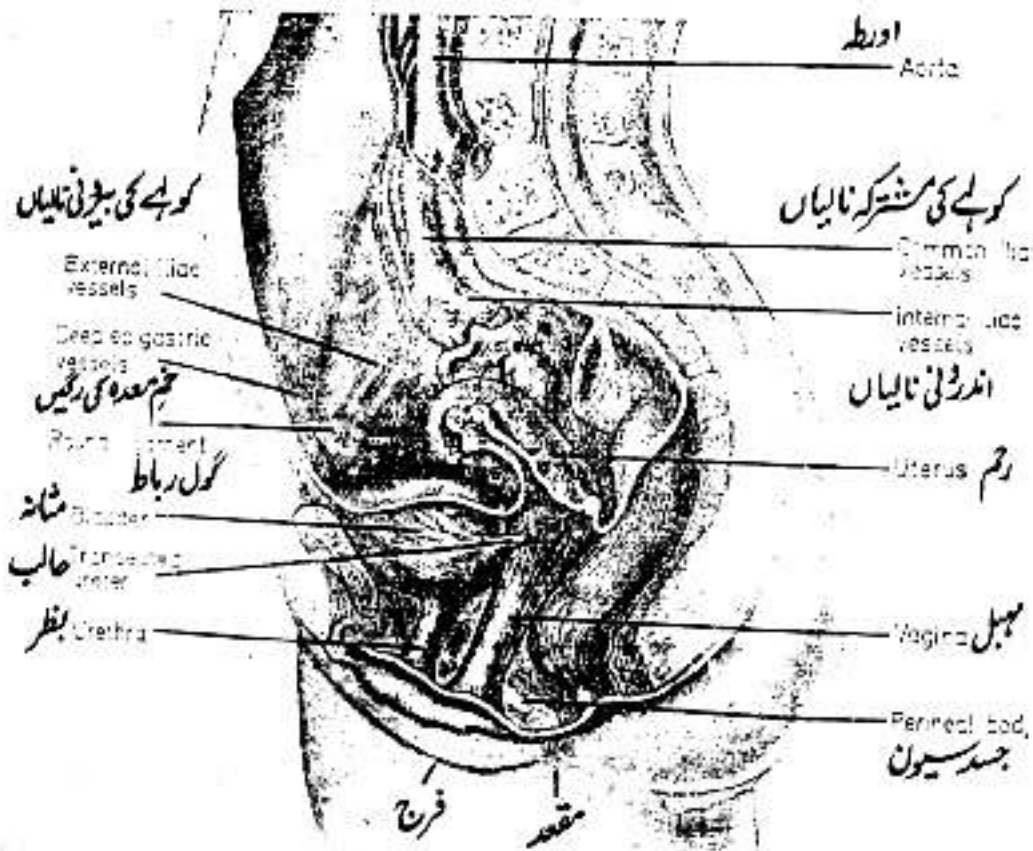
Pelvic organs seen laterally in a left off-central saggital plane. In t mid-line the Pouch of Douglas is deeper than illustrated with its anter wall more obviously related to the upper third of the vagina.

جوف (خلا) ہے جس کے اندر زنانہ آلات تناسل رکھے گئے ہیں۔ یہ خلا دو بے نام ہڈیوں، چوتڑ کی ہڈی (سیکرم) اور دمچی کی ہڈی کے سرے کے اندر محدود ہے۔ ہڈیوں کے اس حصار (Pubic Ring) کے اندر یہ نرم و نازک اعضاء بیرونی چوٹوں اور اثرات سے محفوظ رہتے ہیں۔ بچپن میں لڑکیوں کا پیڑو ان کی عمر کی نسبت سے کہیں زیادہ چھوٹا اور تنگ ہوتا ہے۔ پھر جوں جوں عمر بڑھتی جاتی ہے، پیڑو بھی کشادہ ہوتا جاتا ہے۔ پھر وادی شباب میں قدم رکھتے ہی بہت کم عرصہ میں یہ حیرت انگیز طور پر بڑھ جاتا ہے اور مردوں کے مقابلے میں عورتوں کا پیڑو عالم شباب میں چند ماہ میں کافی کشادہ ہو جاتا ہے تاکہ حمل کے دوران شکم میں بچے کے لئے کافی جگہ مہیا ہو سکے۔ بچپن اور جوانی میں ہڈیوں کی دق سے، چوٹیں آنے یا مسلسل ایک ہی وضع پر لیٹے یا بیٹھے رہنے سے پیڑو تنگ ہو جاتا ہے، جس سے یا تو حمل قرار نہیں پاتا، یا بچے کی ولادت کے وقت سخت مشکل پیش آتی ہے۔ کبھی بڑے آپریشن (عمل قیصری) سے بچہ پیدا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے عورتوں میں پیڑو کی صحیح نشو و نما کی بے حد اہمیت ہے۔

رکب۔ جبل زہرہ۔ (مانس وینیرس۔Mons Veneris) : یہ پیڑو کے مقام پر شرمگاہ کے اوپر تقریباً" 3 انچ چوڑی اور آدھ انچ موٹی نرم و گداز اور چربی دار ذرا بلند جگہ ہے۔ جس پر جوانی آنے پر بال اگ آتے ہیں۔ اس جگہ بکثرت چربی کی وجہ سے اس کی بلندی قائم رہتی ہے جو بیرونی اعضائے تناسل کو چوٹوں سے بچاتی ہے اور اندرونی اعضاء کو سردی کے اثرات سے محفوظ رکھتی ہے۔ سن یاس میں یہ چربی تحلیل ہو جاتی ہے اور بال بھی پیدا نہیں ہوتے۔ اگر عالم شباب میں یہ بال (موہائے زہار) بہت کم پیدا ہوں یا بال سفید ہوں تو اس عورت کو بانجھ سمجھا جاتا ہے۔ رکب کے علاوہ بڑے لبوں کے باہر کی طرف اور سیون پر بھی بالغ ہونے پر بال اگ آتے ہیں۔ صفائی کی خاطر اور خارش یا جوؤں سے بچنے کے لئے ان کو ہر ہفتے عشرے میں بال صفا وغیرہ سے صاف کرنا ضروری ہوتا ہے۔

رکب کی ساخت میں یہ غدد پائے جاتے ہیں : (غدود، غدہ کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ صحیح لفظ غدہ ہے اور اس کی جمع غدد (Glands) ہے۔

چربی کے غدد (Sebaceous Glands) : ان غدد میں ایک خاص قسم کی چکنی رطوبت نکل کر رکب کی جلد کو نرم اور چمکدار رکھتی ہے۔

پسینہ کے غدد (Sweat Glands) : یہ غدد پسینہ پیدا کرتے اور اندرونی گندے مادوں کو پسینہ کی شکل میں خارج کرتے ہیں۔ ایک قسم کے مخصوص پسینہ کے بڑے غدود
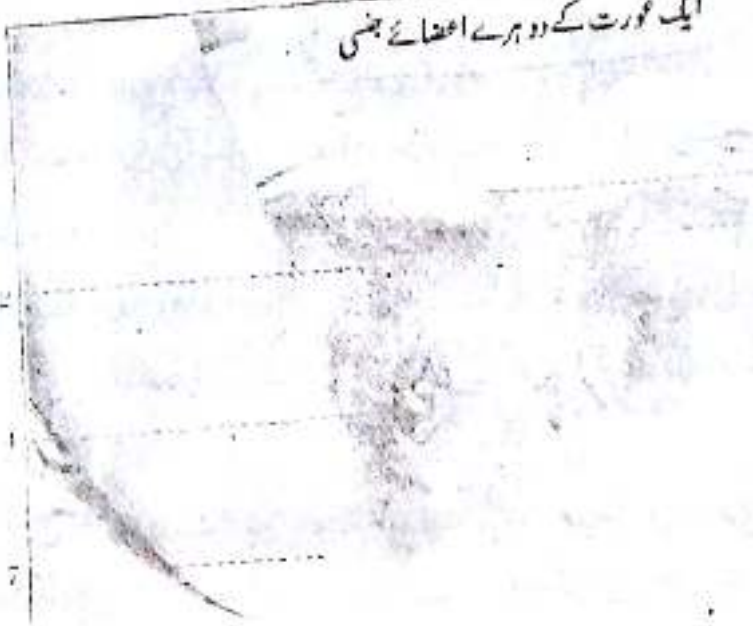
(Apocrine Glands) بڑے لبوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ جن سے پسینہ کی مخصوص بدبو آیا کرتی ہے اور فرج کی ایک کمیاب عروقی رسولی (Hidradenoma) بھی ان غدد میں غالباً" پیدا ہو جایا کرتی ہے۔

بالوں کے غدود (Hair Follicles) : رکب، بڑے لبوں کے باہر کی طرف اور سیون پر جہاں بال اگتے ہیں، یہ غدود پائے جاتے ہیں۔ یہ غدد بالوں کے پیدا کرنے والے مادے کو قائم رکھتے ہیں جس سے بال اگتے ہیں۔

شفران کبیرہ۔ بڑے لب (Labia Majora) : یہ جلد کی دو ابھری ہوئی منڈیریں یا تہیں (Folds) ہیں۔ جو رکب کے نچلے کنارے سے شروع ہو کر سیون تک چلے جاتے ہیں اور فرج کے شگاف (Pudendal Cleft) کو گھیرے ہوئے ہیں۔ ان میں چربی کی مختلف مقدار ہوتی ہے اور یہ لب عورت کے عالم شباب یعنی بچے پیدا کرنے کے زمانے میں خوب نشو و نما یافتہ اور نمایاں ہوتے ہیں۔ عنفوان شباب سے قبل بچپن کی زندگی میں لڑکیوں اور سن یاس کے بعد بوڑھی خواتین کے بڑے لبوں میں چربی کی مقدار کم ہوتی ہے۔ اس لئے ان کے بڑے لب کم ابھرے ہوئے اور کافی کھلے ہوئے ہوتے ہیں۔ جوانی کے زمانے میں صحت مند دوشیزہ کے یہ لب موٹے، ابھرے ہوئے اور باہم اچھی طرح ملے ہوئے ہوتے ہیں اور دیگر اعضاء کو ڈھانپے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان کے باہر کا حصہ جسم کی باقی جلد کا سا ہوتا ہے اور اندرونی حصہ بلغمی جھلی کا بنا ہوا گلابی یا سرخ رنگ کا، نرم و نازک، بغیر بالوں کے، نمناک یا تر ہوتا ہے۔ عورتوں میں یہ دونوں بڑے لب مردوں میں فوطہ (Scrotum) کے قائم مقام ہوتے ہیں۔

شفران کبیرہ رکب سے شروع ہو کر بظر، ا حلیل، مہبل کے سوراخ وغیرہ کو درمیان میں لیتے ہوئے نیچے اور پیچھے کو گزرتے ہوئے مقعد کے سوراخ سے تقریباً" ایک انچ پہلے سیون میں ختم ہو جاتے ہیں۔ اوپر جہاں سے یہ شروع ہوتے ہیں، اس جگہ کو مجمع مقدم (Anterior Commissure) اور نیچے جہاں یہ لب ختم ہوتے ہیں، اسے مجمع موخر (Posterior Commissure) کہتے ہیں۔ بڑے لبوں میں پائے جانے والے چربیلے غدد کی تراوش سے یہ اندر سے تر اور چکنے رہتے ہیں۔ ان کی ساخت میں چربی، خانہ دار جھلی، شریانیں، وریدیں، اعصاب اور کچھ عضلاتی ریشے بھی پائے جاتے ہیں، جس کی وجہ سے یہ لب سردی یا نفسانی خواہشات پر مردوں کے فوطوں کی طرح سکڑ جاتے ہیں۔ ان کی رنگت جسم کے رنگ سے قدرے گہری یا سیاہی

مائل ہوتی ہے اور ان سے عورتوں کے نازک و ذکی الحس اعضاء' مثلاً" بظر وغیرہ پوشیدہ رہنے کی وجہ سے غیر ضروری رگڑ اور چوٹوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ فرج کے بڑے لب صرف عورت میں ہوتے ہیں یا معمولی سے اورنگ اوتان بندر کی مادہ میں۔ فرج کا شگاف (Pudendal Cleft) عورت اور تمام پستاندار جانوروں میں لمبوترا (اوپر سے نیچے کو) ہوتا ہے اور دانتوں سے کترنے والے جانوروں میں گول۔ لگڑبگڑ ایک واحد مثال ہے جس میں یہ چوڑے رخ (مستعرض) ہوتا ہے۔

شفران صغیرہ۔ چھوٹے لب۔ نمفی (Labia Minora/Nymphae) : یہ تقریباً" ڈیڑھ دو انچ لمبی مخاطی جھلی کی سرخ رنگ کی تہیں ہیں جو بڑے لبوں (شفران کبیرہ) کے اندرونی جانب واقع ہیں۔ ان کا تعلق اندر کی طرف مہبل کے منہ کے سوراخ (Vaginal Introitus) سے ہوتا ہے اور باہر کی طرف بڑے لبوں کے ساتھ۔ یہ دونوں چھوٹے لب بظر سے شروع ہو کر نیچے ترچھے طور پر آتے ہیں اور فرج کے سوراخ کو درمیان میں لیتے ہوئے معدوم ہو جاتے ہیں۔ یہ اوپر کے پاس دو حصوں میں تقسیم ہو کر بظر کا گھونگھٹ (غلفہ بظر ۔ Prepuce of Clitoris) اور نیچے بظر کی لگام (لجام بظر ۔ Frenulum) بناتے ہیں اور پچھلی طرف باہم مل کر قید الفرج (چنٹ- فارشیٹ۔ Fourchette) بناتے ہیں۔ شفران صغیرہ کے زیریں حصے آزاد ہوتے ہیں۔ نشو ونما اور جوانی کے زمانے میں' بالخصوص موٹی لڑکیوں میں یہ چھوٹے دونوں لب' بڑے لبوں کے اندر چھپے رہتے ہیں اور بڑے لبوں کو کھولے بغیر دکھائی نہیں دیتے۔ البتہ بچے کی ولادت کے بعد کچھ عرصہ تک اور بڑھاپے کی عمر میں یہ چھوٹے لب بڑے لبوں سے الگ اور قدرے باہر نکلے ہوئے نظر آتے ہیں۔ بعض حبشی عورتوں میں یہ بہت بڑھ جاتے ہیں۔ جن کو جراحی کے عمل سے (ختنہ سے) کاٹ دیا جاتا ہے۔ جس کا ذکر آگے آئے گا۔ چھوٹے لبوں پر بال نہیں پائے جاتے۔ ان کے اندر چربی اور پسینے کے غدد اور اعصاب (Nerves) بکثرت ہونے کی وجہ سے ذکاوت حس پائی جاتی ہے۔ ان میں وریدیں (Veins) اور لچکیلے ریشے (Erectile Tissue) ہوتے ہیں۔ اس لئے جنسی خواہش یا مباشرت کے تحت ان میں خیزش (ایستادگی- Erection) پیدا ہو جاتی ہے۔ ان لبوں میں چربی یا بالوں کے غدود نہیں پائے جاتے۔ جوانی میں ان لبوں کا رنگ سرخی مائل ارغوانی اور سطح چکنی و ملائم ہوتی ہے مگر بڑھاپے کی عمر میں ان کا رنگ بھورا (براؤن) ہو جاتا ہے اور سطح بھی ملائم اور چکنی نہیں رہتی بلکہ کھردری اور خشک ہو جاتی ہے۔ چھوٹے لبوں کو انگریزی میں نمفی (Nymphae) بھی کہتے ہیں' جس کے معنی "معشوق" یا "حور" کے ہیں۔

چنٹ۔ قید فرجی۔ (فارشیٹ Fourchette) : یہ ایک ہلال شکل کی جلد کی پتلی تہ (Fold)

ہے۔ جو بڑے لبوں کے نچلے مقام اتصال کی اندرونی سطح پر ہوتی ہے اور بڑے لبوں کو کھول کر دیکھی جا سکتی ہے۔ اکثر یہ وضع حمل کے دوران پھٹ جاتی ہے۔ اس کے اور پردہ بکارت کے مابین ایک چھوٹا سا کشتی نما نشیب " حفرہ زورقیہ "(Fossa Navicularis) واقع ہے۔

بظر ۔ ٹنہ (کلائی ٹورس۔ Clitoris) : یہ چھوٹے لبوں (Nymphae) کے بالائی مقام اتصال کے درمیان، بڑے لبوں کے اوپر کی طرف ملنے والے مقام (مقام اتصال) سے تقریباً" نصف انچ نیچے ایک چھوٹے سے ابھار کی شکل کا عضو ہے۔ یہ ایک غلفہ (Prepuce) سے ڈھکے ہوئے سر (حشفہ - Glans) اور جلد کے نیچے ایک دھڑ (Body) پر مشتمل ہوتا ہے اور یہ عورتوں میں مردوں کے عضو تناسل (Penis) کے قائم مقام ہوتا ہے، یہ پیڑو کی ہڈی "ارتفاق العانی" (Symphysis Pubis) کے ساتھ ایک معلق وتر (Suspensory Ligment) کے ذریعہ منسلک ہوتا ہے۔ ساقین کہنی (Crura Cavernosa) بظر کو پیڑو کی ہڈی کے نچلے کنارے میں شریانی شاخوں (Pubic Rami) کے ساتھ وابستہ کر دیتے ہیں۔

بظر میں بہت زیادہ اعصابی ریشے (Nerve Endings) ہوتے ہیں۔ اس لئے بظر انتہائی حساس، نازک یا اثر پذیر (Sensitive) ہوتا ہے۔ شہوت کے وقت یا مباشرت کے دوران یہ ایستادہ (Erect) ہو جاتا ہے اور عورتوں میں انزال یا لطف (Orgasm) پیدا کرنے میں نہایت اعلیٰ کردار ادا کرتا ہے۔ اس میں شہوت اور نعوظ (ا-ستادگی) کے سبب عورتوں میں اسے عضو تناسل (Penis) کے قائم مقام سمجھا جاتا ہے۔ مگر اس میں فرق یہ ہے کہ مرد کے عضو کے حشفہ میں پیشاب کرنے کا سوراخ ہوتا ہے اور اس کی پیشاب کی نالی نائیزہ عضو کے اندر سے گزرتی ہے جبکہ بظر میں نالی اور پیشاب کا سوراخ نہیں ہوتا بلکہ اس سے الگ ہوتا ہے۔ تاہم بظر کے سر پر ذرا سا گڑھا دیکھنے میں آتا ہے۔ سائنس دانوں کا خیال ہے کہ بہت قدیم زمانے میں غالباً" عورتوں میں پیشاب کی نالی اس کے اندر سے گزرتی تھی۔ نیز بظر بالعموم اتنا چھوٹا ہوتا ہے کہ چھوٹے لبوں کی بالائی تہوں میں مستور رہتا ہے اور بظاہر دکھائی نہیں دیتا مگر بعض شہوت پرست عورتوں اور بالخصوص افریقہ کے گرم علاقوں کے بعض قبائل مینڈنگو اور ابو (Mandingo & Ibbo) وغیرہ کی عورتوں کا کافی بڑا ہوتا ہے اور شفران کبیرہ (بڑے لبوں) سے کئی انچ (5'4 انچ) باہر نکلا ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کو عمل جراحی (ختنہ) سے کاٹ دیا جاتا ہے۔ عورتوں کے ختنہ کا ذکر آگے آئے گا۔

مادہ جانوروں میں بھی مختلف سائز کا بظر پایا جاتا ہے۔ چھچھوندر (Mole) کا بظر کافی بڑا ہوتا ہے کہ بظاہر نر و مادہ میں تفریق مشکل ہوتی ہے۔ اس کے بظر اور بعض بندروں (Apes) کے بظر

میں سوراخ ہوتا ہے جس کے اندر سے پیشاب کی نلی گزرتی ہے۔

دہلیز فرج (Vestibule) : یہ ایک تکونی اور چکنی سطح ہے جو مبل کے سوراخ کے اوپر اور بظر کے نیچے واقع ہے۔ اس کے دونوں طرف چھوٹے لبوں کا بالائی حصہ اور جونک کی مانند دو لمبے غدود سے ہوتے ہیں۔ دہلیز میں لعابی رطوبت پیدا کرنے والے غدد بکثرت پائے جاتے ہیں۔ جن سے رطوبت نکل کر اس جگہ کو تر اور چکنا رکھتی ہے۔

احلیل۔ پیشاب کا سوراخ (Urinary Meatus) : یہ ایک چھوٹا سا باریک سوراخ ہے جو بظر سے تقریباً" ایک انچ نیچے اور مبل کے سوراخ سے نصف انچ اوپر مخاطی جھلی کی چھوٹی سی بلندی کے درمیان ذرا سے نشیب کی صورت میں واقع ہوتا ہے۔ سوراخ مختلف شکل کا گول یا لبوتری جھری وغیرہ جیسا ہوتا ہے۔ پیشاب کی نلی تائیزہ آدھ انچ لمبی ہوتی ہے۔

مبل کا منہ۔ سوراخ (Vaginal Orifice/Introitus Vaginae) : یہ پیشاب کے سوراخ احلیل کے نیچے بے قاعدہ شکل کا بڑا سا سوراخ چھوٹے لبوں کے درمیان واقع ہے۔ اس کا سائز مختلف عورتوں میں مختلف ہوتا ہے۔ باکرہ یعنی کنواری لڑکیوں میں کافی تنگ بیضوی شکل کا ہوتا ہے اور اس سوراخ کا بیشتر حصہ پردہ بکارت سے ڈھکا رہتا ہے۔ یہ سوراخ مباشرت کرنے' حیض و نفاس کا خون خارج ہونے اور وضع حمل کے وقت نوزائیدہ بچے کے برآمد ہونے کا راستہ ہے۔

پردہ بکارت۔ عذرا۔ (ہائی من۔ Hymen) : یہ ایک باریک نازک جھلی یا پردہ ہے۔ جو نسیج واصل (Connective Tissue) کے ریشوں سے بنا ہوا ہلالی شکل کا ہوتا ہے اور اس پر مخاطی جھلی کا استر ہوتا ہے۔ یہ پردہ پیشاب کے سوراخ کے نیچے مبل کے منہ پر محیط ہوتا ہے۔ دوشیزہ (کنواری) لڑکیوں میں مبل کے سوراخ پر یہ اس طرح چھایا ہوتا ہے کہ مقعد کے کنارے کی طرف ذرا سی دراز (Slit) رہ جاتی ہے جو مختلف عورتوں میں مختلف سائز کی ہوتی ہے لیکن عموماً" یہ اتنی ہوتی ہے کہ اس میں سے ایک انگلی گزر سکے۔ کبھی یہ پردہ ہلالی شکل کی بجائے گول ہوتا ہے اور مبل کے سوراخ کو ہر طرف ڈھانپے ہوئے ہوتا ہے۔ اس کے درمیان میں ایک سوراخ یا دو سوراخ (Biforis) یا کئی چھوٹے چھوٹے سوراخ (Cribiform) ہوتے ہیں۔ کبھی کوئی سوراخ نہیں ہوتا اور مبل کا پورا منہ بند (Imperforate) ہوتا ہے جس سے خون حیض خارج نہیں ہو پاتا اور بنوک نشتر اس میں شگاف کرنا پڑتا ہے تاکہ خون حیض کو خارج کر کے مریضہ کی تکلیف کو دور کیا جا سکے۔ کبھی سوراخ دندانے دار (Denticular) ہوتا ہے۔ کبھی اس کے کنارے جھالر کی طرح (Fimbriated) ہوتے ہیں۔

پردہ بکارت بچپن میں تنا رہتا ہے اور جوانی میں ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ مختلف عورتوں میں مختلف شکل کا ہوتا ہے۔ بعض میں جھالر کی طرح، بعض میں دیوار کی طرح بالکل عمودی، بعض میں اس قدر سخت اور دبیز کہ مباشرت کے دوران دخول مشکل ہوتا ہے اور شگاف دینا پڑتا ہے۔ بعض میں اس قدر نرم و نازک اور باریک ہوتا ہے کہ مباشرت میں قطعاً" رکاوٹ نہیں بنتا۔ عموماً" پردہ بکارت سہاگ کی پہلی رات سے قبل تک محفوظ رہتا ہے۔ پھر مباشرت سے پھٹ کر زائل ہو جاتا ہے۔ تاہم اس پردے کی موجودگی ہمیشہ عصمت یا دوشیزگی کی دلیل نہیں ہے کیونکہ کبھی یہ اتنا نازک اور کمزور ہوتا ہے کہ مباشرت سے قبل ہی کسی معمولی صدمے، کود پھاند، گھوڑے یا سائیکل کی سواری یا کونتھنے چھینکنے سے خود بخود پھٹ جاتا ہے۔ کبھی خون حیض کی تیزی یا تیزابیت وغیرہ سے گل سڑ کر ختم ہو جاتا ہے۔ شاذونادر کسی لڑکی کا پیدائشی طور پر یہ مفقود و معدوم ہوتا ہے۔ بعض میں اتنا سخت اور موٹا ہوتا ہے کہ مباشرت کے وقت دخول کے باجود نہیں پھٹتا۔ البتہ وضع حمل پر بالکل ختم ہو جاتا ہے۔ پردہ بکارت کے سخت اور مضبوط ہونے کے سلسلے میں ڈاکٹر جیمز بکلیر گرے نے کئی سالوں سے جنسی زندگی گزارنے والی شادی شدہ عورتوں اور پیشہ ور طوائفوں کے بارے میں لکھا ہے کہ ان کا پردہ بکارت صحیح و سالم پایا گیا۔

بعض اقوام، یہود، ٹونگا (Tonga)، فجی (Fi ji)، سماؤ (Samao) اور بعض غیر مہذب قبائل میں پردہ بکارت کو خاص امتیازی درجہ حاصل ہے اور ان میں دلہن کی عصمت فقط پردہ بکارت کی موجودگی پر ہی تصور کی جاتی ہے۔ چنانچہ اس کے بارے میں عجیب و غریب رسومات (Rites) پائی جاتی ہیں۔

پردہ بکارت صرف عورت کا ہی طرہ امتیاز نہیں ہے بلکہ یہ جھلی کئی مادہ جانوروں بندر، لنگور، مرموسٹ، ریچھ، لگڑ بگڑ، کتیا، بلی، گھوڑی، بعض گوشت خور جانور، چھچھوندر یا جگالی کرنے والے جانوروں میں مختلف قسم کی پائی جاتی ہے۔ چھچھوندر اور امریکی چوہے گنی پگ میں مہبل کے منہ پر ہر وقت رہتی ہے۔ ملاپ سے پھٹ کر دوبارہ اور پھر وضع حمل کے بعد دوبارہ پیدا ہو جاتی ہے۔

پردہ بکارت میں چونکہ خون کی رگیں اور اعصاب کی شاخیں بکثرت ہوتی ہیں۔ اس لئے اس کے پھٹنے کے وقت خون نکل آتا ہے اور تکلیف بھی ہوتی ہے۔ کبھی بڑا تیز سیلان خون ہوتا ہے۔ بچے کی ولادت کے دوران مہبل کے بہت زیادہ کھلنے پر چیر آجاتے ہیں اور پردہ بکارت بہت دور تک کھنچ جاتا ہے۔ بعد ازاں اس کے چھوٹے پھٹے ہوئے کنارے (Tags) جو عموماً" 3 تا 5 ہوتے ہیں، مندمل ہو کر مہبل کے منہ پر چند سرخی مائل مسوں (گوشت پارے۔ لحمیات آسیہ)

(Carunculae Myrtiformes) کی شکل میں رہ جاتے ہیں۔

غدد برتھولین (Bartholine's Glands) : یہ مٹر کے دانے کے برابر یا نصف انچ قطر کے دو چھوٹے چھوٹے گول یا بیضوی شکل کے سرخی مائل غدود ہیں جو مردوں کے "غدود وی" (کاپر گلینڈز) کے قائم مقام ہوتے ہیں۔ یہ مہبل کے منہ کے نزدیک واقع ہوتے ہیں۔ ان ہر دو میں سے تقریباً آدھ انچ لمبی نالی نکل کر پردہ بکارت کے نیچے اور سامنے چھوٹے لبوں کے اندرونی جانب کھلتی ہے۔ ان غدد میں سے ایک لیسدار رطوبت نکلتی ہے جو شہوت یا جنسی تحریک کے وقت بہت زیادہ خارج ہوتی ہے اور مباشرت کے دوران مہبل کو چکنا اور تر کر دیتی ہے۔ جس سے مباشرت میں آسانی ہوتی ہے۔

سیون۔ عجان (Perineum) : سیون اگرچہ اعضائے تناسل زنانہ میں شامل نہیں ہے۔ تاہم بچے کی ولادت کے وقت اس کا کردار بہت اہم ہوتا ہے۔ یہ مہبل (Vagina) اور مقعد (Anus) کے سوراخوں کے درمیان ایک ڈیڑھ انچ لمبی جگہ ہے۔ اس جگہ کی جلد کے نیچے ایک چربی دار مضبوط جوڑنے والی بافت کا مخروطی جسم (Perineal Body) ہے۔ جس میں پھیلنے اور کشادہ ہونے کی بڑی گنجائش ہوتی ہے۔ چنانچہ بچے کی ولادت کے وقت اس کے بخوبی پھیل جانے کے باعث بچے کے برآمد ہونے کے لئے راستہ کافی کشادہ ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی بچے کے مشکل سے پیدا ہونے پر بعض عورتوں میں سیون پھٹ جایا کرتی ہے۔

یہ بیرونی اعضائے تناسل زنانہ کا ذکر تھا۔ اب اندرونی اعضاء کی تفصیل دی جاتی ہے۔

مہبل (Vagina) : یہ تقریباً "5'6 انچ لمبی اور دو انچ چوڑی خونی رگوں سے مملو عضلاتی نالی ہے جو کہ مہبل کے منہ سے شروع ہو کر قدرے پیچھے کی طرف خم کھاتی ہوئی، فم رحم (رحم کے منہ) کے ساتھ جا ملتی ہے۔ مباشرت کے دوران یہی مردانہ عضو کو قبول کرتی ہے۔ یعنی عضو اس کے اندر سماتا ہے۔ اسی کے راستے خون حیض اور وضع حمل کے وقت بچہ خارج ہوتا ہے۔ یہ شروع کے مہبل کے منہ والے حصے میں تنگ، درمیان میں کشادہ اور پچھلے حصہ میں پھر قدرے تنگ ہو جاتی ہے۔ یہ نالی عام حالات میں لچکیلے عضلاتی ریشوں کے سکڑے رہنے کی وجہ سے ربڑ کی ٹیوب کی طرح بند سی رہتی ہے۔ اس کی ساخت میں اندر کی طرف سرخ مخاطی جھلی کی بہت سی آڑی شکنیں یا تہیں پائی جاتی ہیں۔ جو رحم کے منہ کے مقام پر زیادہ ہوتی ہیں۔ ان شکنوں (Transverse Folds) کے باعث مباشرت کے وقت بہت لذت اور لطف حاصل ہوتا ہے۔ نیز منی جلدی مہبل سے باہر نکل نہیں پاتی۔ یہ شکنیں بانجھ یا بے اولاد عورتوں (Nulliparae) کی مہبل کی دیواروں میں نمایاں پائی

جاتی ہیں۔ جنھوں نے کوئی بچہ نہ جنا ہو' یہ شکنیں ان عورتوں میں نہیں ہوتیں' جنھوں نے کئی بچے جنے ہوں' مہبل عضلاتی بافت پر مشتمل ہوتی ہے جو بہت زیادہ لچکدار ہوتی ہے۔ اس سے مباشرت اور ولادت کے دوران مہبل ربڑ کی ٹیوب کی طرح کھنچ جاتی اور پھیل جاتی ہے اور پھر دوبارہ سکڑ کر اپنی اصلی حالت پر آجاتی ہے۔ چنانچہ بچے کی ولادت کے وقت مہبل اتنی کشادہ ہو جاتی ہے کہ اس میں سے بچہ بہ آسانی گزر کر باہر آجاتا ہے۔ مباشرت کے دوران یہ مردانہ عضو کے سائز کے مطابق کھلتی ہے اور عضو کے چھوٹے بڑے ہونے سے فریقین کے لطف اور لذت میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ مہبل میں رطوبت پیدا کرنے والے کوئی غدود نہیں کھلتے بلکہ اس کو تر رکھنے کے لئے رطوبات مہبل کی لعابی جھلی اور عنق الرحم کی جھلی سے خارج ہوتی ہیں۔

رحم۔ بچہ دانی (Womb/Uterus/Metra/Hystera) : عورتوں میں پیڑو کے اندر الٹی ناشپاتی کی شکل کا' اندر سے کھوکھلا نہایت اہم عضو ہے۔ بقائے نسل کی ذمہ داریوں کا بہت بڑا حصہ اسی سے متعلق ہے۔ اس سے حیض کا خون آتا ہے۔ اس کے اندر نطفہ قرار پاتا اور بچہ تیار ہو کر ولادت تک پرورش پاتا ہے۔ عورت کی صحت اور تندرستی کا راز عورت کے رحم و خصیۃ الرحم کی صحت میں مضمر ہے۔ عورتوں کے اکثر امراض رحم کی خرابیوں کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔

رحم عورت کے پیڑو کے خلا میں مثانہ اور مبرز (ر یکٹم) کے درمیان چند رباطات (Ligments) کے ذریعے اپنی جگہ پر قائم ہے۔ اس کی شکل کشمیری ناشپاتی کی طرح مخروطی یا نارنگی کی طرح گول ہوتی ہے۔ بچپن میں گول' جوانی میں مثلث و مخروطی اور ادھیڑ عمر اور بڑھاپے میں قدرے لبوتری ہوتی ہے۔ بچپن میں اس کی نشوونماست ہوتی ہے مگر عنفوان شباب پر بڑی تیزی سے بڑھ کر یہ جسیم ہو جاتا ہے۔ صحت مند دوشیزہ کے رحم کی لمبائی تقریباً "3.5 انچ' چوڑائی 2.5 انچ' موٹائی 1.5 انچ یعنی (3.5x6.5x9 سنٹی میٹر) اور وزن ایک اونس ہوتا ہے۔ اس میں حمل قرار پانے کے بعد سائز اور وزن میں بتدریج اضافہ ہوتا جاتا ہے حتیٰ کہ حمل کے آخری ایام میں اس کی لمبائی دس بارہ انچ' چوڑائی آٹھ نو انچ اور وزن تقریباً" ڈیڑھ کلو (3 پونڈ) ہوتا ہے۔ پھر وضع حمل (بچہ پیدا ہونے) کے بعد 21 سے 40 دن (سوا مہینہ) تک بتدریج سکڑتے سکڑتے رحم اپنی اصلی شکل' حجم اور وزن پر تقریباً" آجاتا ہے۔ بوڑھی خواتین میں رحم بہت سکڑ کر دو انچ لمبا اور ڈیڑھ انچ چوڑا رہ جاتا ہے اور اس کا منہ بھی تقریباً" بند رہ جاتا ہے۔ نارمل حالت میں یہ آگے کو جھکا ہوتا ہے کہ عورت اگر سیدھی کھڑی ہو تو رحم زمین کے متوازی ہوتا ہے اور مثانے کے اوپر جھکا ہوا پایا جاتا ہے۔

رحم ساخت کے لحاظ سے (i) عنق الرحم (گردن۔ سروکس) (ii) جسم رحم (باڈی) (iii) قاع

اعضاء زنانہ اندرونی
تاذف
رباط خصیہ
تاذف
خصیۃ الرحم
شریان
عنق الرحم
رحم
جھالر
مہبل
تاذف نالی کے حصے
Divisions of the uterine tube.
قاع
Fundus
خلالی حصہ
Interstitial portion
تنگ حصہ
Isthmus
خزانہ
Ampulla
Fimbriae
جھالر
Ovary
خصیۃ الرحم
Ovarian fimbria
رحمی سنجاف
رحم
عنق الرحم
مہبل
قاع
Fundus
قرن
Cornua
جسد رحم
Corpus
اندرونی منہ
Internal Os
رحمی شجریات
Arbor Vitae
عنق الرحم
Cervix
External Os
بیرونی منہ
مہبل
رحم کے حصے
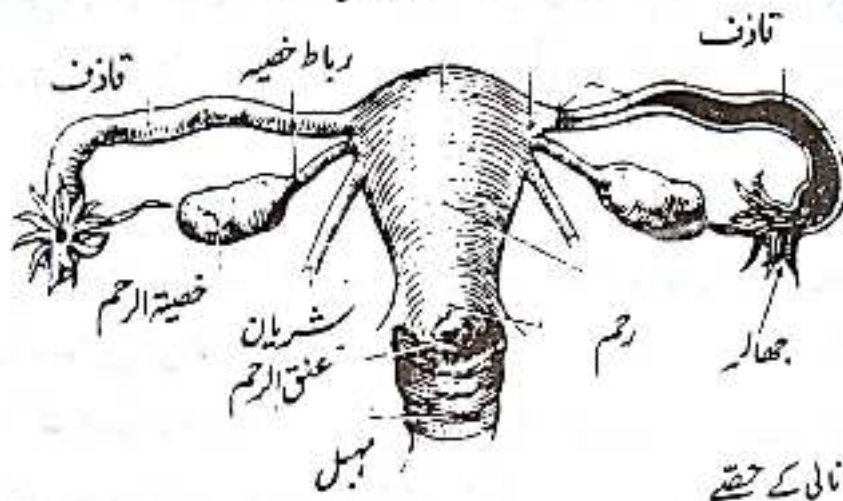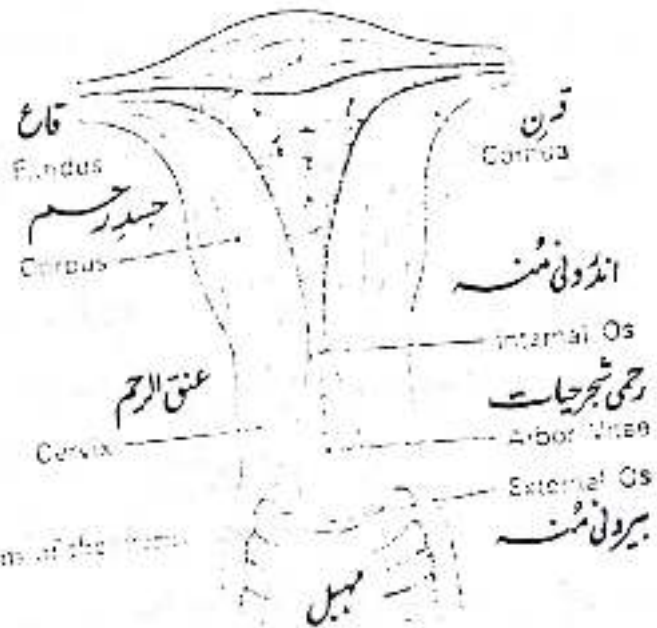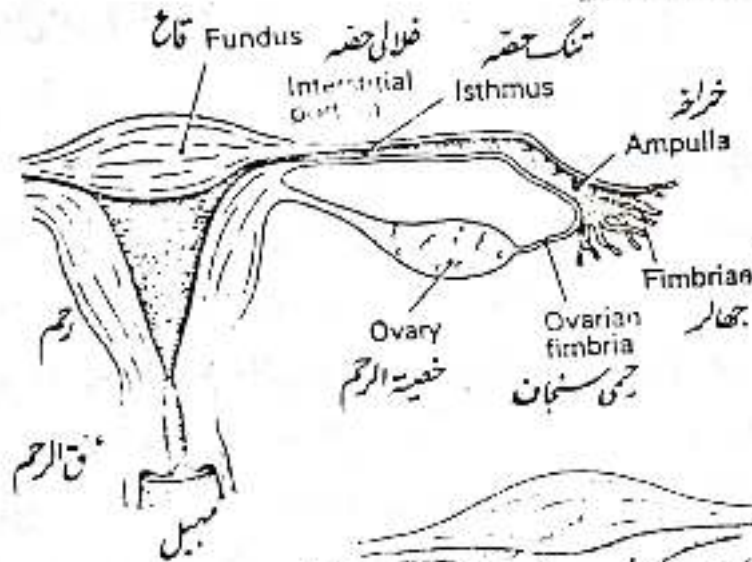
الرحم (پیندا۔ فنڈس) اور (iv) جوف رحم (خلا۔ کیویٹی) پر مشتمل ہے اور رحم کی شکل الٹی رکھی ہوئی صراحی کی مانند ہے، جس کا پیندا اوپر اور گردن نیچے کی طرف ہوتی ہے۔ (دیکھئے تصاویر) اس کا منہ مبل میں کھلتا ہے۔

انسان (عورت)، بندریا، تھیلی دار مادہ جانوروں کا ایک ہی رحم ہوتا ہے جبکہ ہاتھی، وھیل مچھلی، اونٹ، بلی، میناتی (بنت البحر) ہائی ریکس، چھوٹے خرگوش (Conies) اور دانتوں سے کترنے والے مادہ جانوروں کے دو دو، تین تین خانوں والے رحم ہوتے ہیں۔

1- عنق الرحم (Cervix) : یہ رحم کا وہ نچلا گول و تنگ حصہ ہے۔ جس کے زیریں حصے کے چاروں طرف مبل کا بالائی حصہ محیط ہوتا ہے۔ یعنی رحم کی گردن کا کچھ حصہ مبل کے اندر گھسا رہتا ہے اور اس حصہ کو رحم کا مبلی حصہ (Vaginal Portion) کہتے ہیں اور عنق الرحم کا جو حصہ مبل سے باہر رہتا ہے، اس کو بالائی مبلی حصہ (Supra Vaginal Portion) کہتے ہیں۔ رحم کی گردن (عنق الرحم) تقریباً" نصف انچ لمبی ہوتی ہے۔ اس کا خلا (جوف) اگلے اور پچھلے مقام کی نسبت درمیان سے کشادہ ہوتا ہے۔ بیرونی سوراخ (منہ) جو مبل کے اندر ہوتا ہے۔ بیرونی فم رحم (External Os Uteri) کہلاتا ہے۔ یہ کنواری لڑکیوں میں گول اور بند ہوتا ہے اور بچے والی عورتوں میں آڑا ترچھا ہو جاتا ہے۔ اس کے آگے اور پیچھے دو لب (شفۃ الرحم) ہوتے ہیں۔ اگلا چھوٹا و موٹا اور پچھلا لب لمبا اور پتلا ہوتا ہے۔ عنق الرحم کے اندرونی سوراخ کو جو رحم کے اندر کھلتا ہے۔ رحم کا اندرونی منہ (Internal Os Uteri) کہتے ہیں اور یہ حمل کے دوران کھل کر رحم کا زیریں حصہ بن جاتا ہے۔ یہاں مخاطی جھلی (میوکس ممبرین) کا استر ہوا کرتا ہے اور اسی مخاطی جھلی سے بنی ہوئی آڑی تہیں (Transverse Folds) بکثرت ہوتی ہیں۔ زمانہ حمل میں رحم میں کھچاؤ کے سبب یہ تہیں کم ہو جاتی ہیں۔

تھیلی دار جانوروں (اوپسم۔ کنگرو) کا رحم بالکل سادہ ہوتا ہے جس میں عنق الرحم نہیں ہوتی۔ اس لئے ان کا بچہ صرف تھوڑے سے وقت کے لئے رحم میں ٹھہر سکتا ہے اور ایک کیڑے کی صورت میں رحم سے باہر آکر پیٹ پر لگی تھیلی میں آکر پستان منہ میں لئے پرورش پاتا ہے۔

2- جسم رحم (Body) : یہ رحم کا درمیانی حصہ ہے۔ اس کی اگلی سطح چپٹی ہوتی ہے، جس کے تین چوتھائی حصہ پر آبدار جھلی صفاق (Peritioneum) ملفوف ہوتی ہے اور چھوٹی آنتوں کے بیع مثانہ سے الگ رہتی ہے مگر اس کا نچلا ایک چوتھائی حصہ مثانے سے متصل ہوتا ہے۔ جسم رحم پچھلی سطح محدب اور آبدار جھلی سے ملفوف ہوتی ہے۔ جسم رحم کی لعابی جھلی (میوکس ممبرین)

سوائے ایام حیض کے نرم، ملائم اور چمکدار ہوتی ہے۔ حیض کے دوران یہ خراب (ڈل) اور بے حد بدلی ہوئی ہوتی ہے۔

3- **قاع الرحم** (قعر رحم۔ Fundus) : یہ رحم کا بالائی چوڑا محدب سرا ہے۔ جو پیڑو کے جوف کے بالائی حلقے سے قدرے نیچے واقع ہے۔ آبدار جھلی (پیری ٹونیم) اس کے چاروں طرف ملفوف (گھیرے ہوئے) رہتی ہے۔ اس کے دونوں جانب دائیں اور بائیں ایک ایک قاذف نالی (فیلو پین ٹیوب) اس میں آکر کھلتی ہے۔

4- **جوفِ رحم** (خلا۔ Cavity) : یہ رحم کی اندرونی کھوکھلی جگہ (خلا) ہے۔ جو رحم کو عموداً کاٹ کر دیکھنے سے نظر آتی ہے۔ اس کے بالائی حصہ (قاع الرحم) میں قاذف نالیاں اور نیچے فم رحم کا سوراخ ہوتے ہیں۔ کنواری لڑکیوں میں یہ زیادہ تنگ ہوتا ہے۔ مگر بچے والی مستورات میں یہ خلا نسبتاً فراخ ہو جاتا ہے۔

رحم کی ساخت : رحم کی دیواریں کنواری عورتوں میں نصف انچ موٹی ہوتی ہیں۔ مگر بچے والی عورتوں میں دیواروں کی موٹائی کم ہو جاتی ہے۔ یہ دیواریں تین پردوں، جھلیوں (Layers) (i) بیرونی (ii) وسطی اور (iii) اندرونی سے بنی ہوتی ہیں۔

(i) **بیرونی پردہ** (Perimetrium) : یہ صفاق جھلی (پیری ٹونیم) سے بنتا ہے اور سارے رحم پر غلاف کی مانند پھیلا ہوتا ہے۔

(ii) **وسطی پردہ** (Myometrium) : یہ عضلاتی ریشوں سے بنتا ہے، اس میں خونی رگیں، لمفاوی نالیاں، نسیج واصل (Connective Tissue) اور اعصاب بھی موجود ہوتے ہیں۔ بچے کی ولادت کے وقت سکیڑنے والی حرکات اسی میں پیدا ہوتی ہیں۔

(iii) **مخاطی پردہ** (Endometrium) : یہ اندرونی جھلی ہے جو مخاطی جھلی (میوکس ممبرین) اور رحم کے تمام اندرونی خلا میں چسپاں ہوتی ہے۔ یہ کافی موٹی ہوتی ہے اور وسطی پردے کے ساتھ خوب پیوستہ ہوتی ہے۔ اس میں بہت سی لعابی گلٹیاں پائی جاتی ہیں۔ ان گلٹیوں کی نالیوں کے منہ رحم کے اندرونی خلا میں مساموں کی طرح نظر آتے ہیں۔ اس پردے پر روئیں دار جھلی کا استر ہوتا ہے۔ ان رووں میں سے ایک قسم کی پسینہ جیسی رطوبت رستی رہتی ہے۔ ایام حیض کے دوران یہ جھلی موٹی ہو جاتی ہے اور حیض کے خون کے ساتھ گل سڑ کر اکھڑتی اور کٹ کٹ کر خارج ہوتی ہے اور حیض دردناک ہوتا ہے۔ حیض کے بعد آرام رہتا ہے اور پھر دوسرے حیض کے دوران یہ جھلی ہر ماہ

نئی پیدا ہو جایا کرتی ہے۔ حمل کے دوران یہ بہت موٹی ہو جاتی ہے اور رحم میں ریزینہ جھلی (Decidua/Chorion) بناتی ہے۔ ریزینہ نرم و نازک (اسفنجی) جھلی ہے جس کے اندر جنین بچہ لپٹا ہوتا ہے اور بچے کی ولادت پر اتر جاتی ہے۔ مخاطی جھلی میں تیزی سے دوبارہ پیدا ہونے کی زبردست صلاحیت ہے۔ حیض کے بعد چند دنوں کے اندر اندر اور وضع حمل کے بعد تین ہفتوں کے اندر اندر یہ اپنی مرمت کر کے صحیح سالم اور مکمل ہو جاتی ہے۔

رحم کے رباطات۔ بندھن (Appendages/Ligments) : رحم کو اپنی جگہ پر قائم رکھنے کے لئے مختلف قسم کے 4 جوڑے (8 عدد) رباط یا بندھن پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے 3 جوڑے (6 عدد) تو دراصل پیڑو کے اندر استر کرنے والی صفاق جھلی (آبدار جھلی۔ بار۔ٹون۔ پیری ٹونیم) کی تہیں (چنٹیں۔Folds) ہوتی ہیں۔ مثلاً ان رحم کو آگے کی طرف مثانے کے ساتھ قائم رکھنے والے دو رباط (رباط رحمی مثانی۔Vesicouterine Ligments)(ii) رحم کو پیچھے کی طرف سے مبرز (ر۔یکٹم) کے ساتھ اور چوتڑ کی ہڈی (سیکرم) کے ساتھ قائم کرنے والے دو رباط (iii)(Sacrouterin Lig:) رحم کے اطراف میں دو چوڑے رباط (رباط عریض۔Broad Lig:) ہیں۔ ان کے علاوہ دو گول رباط (رباط مستدیر۔Round Lig:) ڈوریوں (Cords) کی مانند رحم کے اصلی اور حقیقی بندھن ہیں۔ جو رحم و قاذف نالی کے مقام اتصال کے نچلے اور سامنے والے حصے سے شروع ہو کر پہلو کی طرف اور سامنے کو ترچھے ہوتے ہوئے کنج ران کے قریب صفاق جھلی کے سوراخ سے باہر آکر رکب اور شفران کبیرہ (بڑے لبوں) میں ختم ہو جاتے ہیں۔ یہ عام حالات میں تو ڈھیلے رہتے ہیں مگر زمانہ حمل میں رحم کے بڑھ جانے کی وجہ سے تن کر رحم کو سہارا دیتے ہیں۔

تمام رباطات میں نسیج الحاقی (Connective Tissue)' لچکدار اور عضلی ریشے (Elastic Muscles) ہوتے ہیں۔ اس لئے سارے رباطات زمانہ حمل میں کھنچ کر تن جاتے ہیں اور پھر بچے کی پیدائش کے بعد واپس اپنی اصلی حالت میں آجاتے ہیں۔

خصیۃ الرحم۔ مبیض ۔بیضہ دانی (Ovaries) : یہ عورت کے پیڑو میں بادام کی شکل کی دو چھوٹی چھوٹی بے حد اہم سفید گلٹیاں ہیں۔ جو عورتوں میں مردوں کے خصیوں کے قائم مقام ہوتی ہیں۔ ہر ایک خصیۃ الرحم (Ovary) تقریباً" 35 ملی میٹر لمبا' 25 ملی میٹر چوڑا اور 18 ملی میٹر موٹا ہوتا ہے۔ ہر ایک کا وزن اور حجم بچپن' جوانی اور بڑھاپے میں قدرے مختلف ہوتا ہے۔ ایام حیض کے دوران مختلف درجات میں اس کی شکل اور سائز میں بہت فرق ہوتا ہے۔ خصیۃ الرحم کا رنگ موتی جیسا سلیٹی (Pearly Gray) ہوتا ہے جو مردانہ خصیوں کی طرح مضبوطی سے کسی بیرونی غلافی جھلی "

طبقہ بیضا" (Tunica Albuginea) کے سبب ہوتا ہے اور اس کی سطح ذرا سی شکن دار ہوتی ہے۔
سن یاس کے بعد خصیۃ الرحم سکڑ کر پژمردہ ہو جاتے ہیں اور جھریاں یا شکنیں خوب نمایاں ہو جاتی ہیں'
جوانی آنے سے قبل یہ چھوٹے چھوٹے اور جوانی کی نسبت زیادہ لمبوترے ہوتے ہیں۔

دونوں خصیۃ الرحم کا کام ہرماہ ایک بیضہ انثیٰ (انڈہ) پیدا کر کے قاذف نالیوں کے ذریعے رحم میں پہنچانا ہوتا ہے۔ نیز یہ زنانہ جنسی ہارمونز (ایسٹروجن اور پروجیسٹرون) بھی پیدا کرتے ہیں۔ یہ دونوں خصیۃ الرحم پیڑو میں دائیں اور بائیں طرف ایک ایک صفاق جھلی (پیری ٹونیم) کے ذریعے چوڑے رباط کی پچھلی دیوار کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں۔

خصیۃ الرحم کے اوپر تلے دو حصے ہوتے ہیں۔ (i) اوپر یا باہر والا حصہ "قشرہ" (Cortex) اور (ii) اندرونی نیچے والا حصہ مغز (میڈولا- Medulla) مغز والے حصہ میں ریشہ دار بافت' خون کی رگیں' لمفاوی نالیاں' اعصاب وغیرہ پائے جاتے ہیں۔ باہر والے حصے قشرہ (کارٹیکس) میں نسیج الحاقی (کونکٹو ٹشو) ہوتا ہے جسے نسیج اساسی (سٹروما- Stroma) بھی کہتے ہیں۔ اس میں ہزاروں کی تعداد میں چھوٹے چھوٹے دانے یا بلبلے "حویصلات گراف" (Graffian Vesicles Follicals) پائے جاتے ہیں۔ ان میں عورت کے انڈوں کا "بیج" پایا جاتا ہے۔ عنفوان شباب سے قبل یہ بہت باریک ہوتے ہیں۔ اور عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ بتدریج بڑے ہوتے جاتے ہیں۔ پھر عالم شباب تک ان میں سے تقریباً "40'30 بلبلے (حویصلات) اتنے بڑھ جاتے ہیں کہ بغیر خوردبین کے دیکھے جاسکتے ہیں۔ یہ اپنی جسامت کے لحاظ سے یکساں نہیں ہوتے۔ جب دوشیزہ لڑکی کو پہلی بار حیض (Menarche) آتا ہے۔ اس وقت پندرہ بیس حویصلات (فولیکلز) خصیۃ الرحم کی بیرونی سطح پر چھوٹے چھوٹے بلبلوں (آبلوں) کی شکل میں نمودار ہو جاتے ہیں اور ان میں سے جو سب سے پختہ اور بڑا ہوتا ہے۔ ہرماہ بیرونی سطح کے قریب آجاتا ہے۔ پھر یہ پھٹ کر اس میں سے انڈہ (Ovum) خارج ہو جاتا ہے۔ خالی حویصلہ (فولیکل) زرد رنگ اختیار کر لیتا ہے اور ایک ہارمون پروجیسٹرون خارج کرتا ہے۔ اسے "جسم اصفر" (Corpus Luteum) کہتے ہیں۔ انڈا خارج ہونے کے فوراً بعد یہ پھول جاتا ہے اور حیض ختم ہونے کے بعد سوکھ جاتا ہے اور سفید نشان باقی رہ جاتا ہے۔ سن یاس تک یہ سارے سفید نشانات میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

جب انڈا خارج ہوتا ہے تو اس وقت قاذف نالی کا جھالر اس کو اپنی گود میں لے کر قاذف نالی میں پہنچادیتا ہے اور یہ آہستہ آہستہ رحم کی طرف بڑھنے لگتا ہے اور بالآخر مرد کے نطفہ (جرثومہ منی) کے ساتھ مل کر حمل قرار پاتا ہے ورنہ یونہی خارج ہو جاتا ہے۔

خصیۃ الرحم کے حویصلات (فولیکلز) دو زنانہ جنسی ہارمون پیدا کرتے ہیں۔ (i) ایسٹروجن اور (ii) پروجیسٹرون۔ یہ دونوں ہارمون غدہ نخامیہ (پچوئیٹری گلینڈ) کے اگلے حصہ کے دو جنسی ہارمون گوناڈوٹرافک ہارمون (Gonadotrophic H:) FSH اور LH کے زیر اثر پیدا ہوتے ہیں اور ان کے سبب عورتوں میں جوانی (بلوغت) کی علامات مثلاً حیض آنا' پستان ابھرنا' شہوت آنا' زیر ناف بال اُگنا وغیرہ رونما ہوتی ہیں۔

مردوں کی طرح عورتوں میں بھی تین متفرق راحیین (ہارمون) کے نظام پائے جاتے ہیں۔ (i) زیر عرشہ کے نظام کے ہارمون۔ (ii) غدہ نخامیہ کے اگلے حصہ کے ہارمون اور (iii) خصیۃ الرحم کے ہارمون۔

1- زیر عرشہ (ہائپو تھلمس) سے خارج ہونے والے ہارمون۔ : زیر عرشہ (HypothalamusH:) سے ایک ہارمون گوناڈو ٹرافین ریلیزنگ ہارمون (Gonadotropin Releasing Hormone) پیدا ہوتا ہے جسے لیوٹی نائیزنگ ہارمون / ریلیزنگ ہارمون (Luteinizing/Releasing Hormone) بھی کہتے ہیں۔

2- غدہ نخامیہ کے اگلے حصہ کے ہارمون (Anterior Pituitary H:) : اس سے دو ہارمون جن کو حویصلہ کو متحرک کرنے والا ہارمون (Follicle Stimulating H:) اور لیوٹی نائیزنگ ہارمون (Lueitinizing H:) کہتے ہیں اور یہ دونوں زیر عرشہ کی تحریک سے پیدا ہوتے ہیں۔

3- خصیۃ الرحم کے ہارمون (Overian H:) : دو قسم کے ہارمون ایسٹروجن (اسٹراڈیول Estrogen/Estradiol) اور پروجیسٹرون (Progesterone) غدہ نخامیہ کی تحریک سے پیدا ہو کر براہ راست خون میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اور ان سے عورتوں کی ثانوی جنسی خصوصیات کا ظہور ہو جاتا ہے۔ مثلاً عورت کے چہرے پر حسن و جمال اور شگفتگی' شرم و حجاب' خوش اخلاقی' ناز و ادا یا ناز و نخرہ' شیریں بیانی اور دلفریب مسکراہٹیں' بدن کے رنگ و روپ میں نکھار' چھاتیوں کا دلکش ابھار' جنسی اعضا میں نسلی استعداد' حیض کا ادرار' پیڑو کی ہڈیوں میں بالیدگی اور زیر ناف موہائے زہار کی روئیدگی وغیرہ ان ہی ہارمونز کی مرہون منت ہے۔

تقریباً ہر 28 دن کے وقفے سے غدہ نخامیہ کے اگلے حصہ سے گوناڈوٹراپک ہارمونز نکل کر خصیۃ الرحم میں نئے حویصلات پیدا کرنے لگتے ہیں۔ بالآخر ایک حویصلہ پختہ ہو جاتا ہے اور حیض کے آغاز سے چودھویں 14 دن ٹپک پڑتا ہے۔ یعنی پک کر حویصلہ سے خارج ہو جاتا ہے۔ حویصلات

کے بڑھتے وقت زیادہ تر ایسٹروجن خارج ہوتا ہے۔

تبویض (Ovulation) یعنی انڈا پک کر خارج ہونے کے بعد جسم اصفر (کارپس لیوٹیم) بن جاتا ہے۔ جس سے زنانہ ہارمونز ایسٹروجن اور پروجیسٹیرون کی بہت بڑی مقدار خارج ہوتی ہے۔ مزید دو ہفتوں کے بعد جسم اصفر میں انحطاط پیدا ہو جاتا ہے اور خصیۃ الرحم کے دونوں ہارمون ایسٹروجن اور پروجیسٹیرون میں بہت زیادہ کمی واقع ہو جاتی ہے اور حیض آنا شروع ہو جاتا ہے اور پھر خصیۃ الرحم کا حیض کا نیا چکر (Cycle) آجاتا ہے۔

گول منہ والی مچھلیوں اور بہت سی (Teleosts) میں دو خصیۃ الرحم ایک ہی جگہ باہم متصل ہوتے ہیں۔ پرندوں اور بندریا میں صرف بایاں خصیۃ الرحم مکمل ہوتا ہے۔ جل تھلیوں (Amphibia) اور ہوامیہ (Reptilia) میں خصیۃ الرحم کھوکھلے ہوتے ہیں۔

قاذف نالیاں۔ قاذفین۔ نفرین۔ فیلوپین ٹیوبز

(Fallpian Tubes/Uterine Tubes) : قاذف نالی کی شکل بیرونی طرف کشادہ ہو کر شہنائی (Trumpet) کے مشابہ ہوتی ہے۔ اس لئے اس کو نفیر یا بوق بھی کہتے ہیں۔ یہ رحم کے دونوں طرف ایک ایک باریک 4'5 انچ (10 سینٹی میٹر) لمبی رحم اور خصیۃ الرحم کے درمیان واقع ہیں اور ان کو آپس میں ملاتی ہیں اور خصیۃ الرحم سے بیضہ (انڈا) کو لے کر رحم تک پہنچاتی ہیں۔ قاذف رحم کے بالائی گوشہ سے شروع ہو کر رحم کے چوڑے رباط سے گزر کر خصیۃ الرحم کے اوپر کی طرف ختم ہو جاتی ہے۔ پس اس کا ایک سرا پہلو کے حصے کے بالائی طرف اور دوسرا پیٹ کی صفاق جھلی (پری ٹونیم) کے جوف میں کھلتا ہے۔ شروع ہونے کی جگہ پر یہ نالی تنگ ہوتی ہے۔ لیکن اس کا آخری نصف حصہ بتدریج کشادہ ہو کر شہنائی کی مانند پھیل جاتا ہے۔ اس کے آخری پھیلے ہوئے سرے پر جھالر (Fringe) کی مانند بہت سے زائدے ہوتے ہیں جو پھول کی پنکھڑیوں کی طرح ہوتے ہیں۔ ان زایدوں میں سے ایک زایدے کی پنکھڑی یا شاخ خصیۃ الرحم کے قریب تک پہنچتی ہے۔ یہ شاخیں ایک بحری جانور ساگر پھول (Sea Anemone) کی ٹانگوں کی طرح حرکت کرتی ہیں اور اکثر یہ پکڑ لینے کے قابل ہوتی ہیں اور دور تک حرکت کرتی ہیں ان شاخوں کو جھالر یا سنجاف (Fimbriae) کہتے ہیں۔ اسی مناسبت سے قاذف کے اس جھالر والے سرے کو "طرف مشرشر" (Infundibulum/Fimbriated Extremity) کہتے ہیں۔ جب عورت کے انڈے کا غلاف پک کر پھوٹتا ہے تو قاذف نالی کا یہ جھالر دار سرا خصیۃ الرحم پر اپنی شاخوں یا ٹانگوں کے ذریعے لپٹ انڈے کو اپنی آغوش میں یعنی تحویل میں لے لیتا ہے۔ جہاں سے وہ قاذف میں پہنچتا ہے اور وہاں

سے آگے جرثومہ منی اگر اس حد تک پہنچا ہوا ہو تو اسے بار آور کر دیتا ہے' ورنہ انڈا تھی دامن رحم میں پہنچ جاتا ہے۔ قاذف نالی کے اندر جھریاں سی ہوتی ہیں۔ جو کبھی ورم کی حالت میں باہم جڑ جاتی ہیں اور قاذف کے اندرونی راستے کو بند کر دیتی ہیں۔ اگر دونوں طرف کی نالیوں کے سوراخ اس طرح سے بند ہو جائیں تو انڈا رحم میں نہیں آسکتا اور نہ پنپ سکتا ہے اور عورت بانجھ رہ جاتی ہے یعنی حمل قرار نہیں پا سکتا۔

رحم کی طرف قاذف نالیوں کی ساخت بھی ان 3 پردوں (جھلیوں) پر مشتمل ہے۔ (i) بیرونی صفاق۔ آبدار جھلی (پیری ٹونیم) (ii) درمیانی عضلاتی اور (iii) اندرونی لعابدار جھلی (میوکس ممبرین)

پستان۔ ثدی (MAMMAE)

سیون کی طرح پستان بھی براہ راست اعضائے تناسل زنانہ میں شامل نہیں ہیں۔ تاہم اعضائے تناسل زنانہ کی تحریک سے ان میں نشوونما اور پختگی پیدا ہوتی ہے۔ ان کی تحریک سے خود اعضائے تناسل زنانہ بھی کسی قدر متحرک اور مشتعل ہوتے ہیں نیز جو تغیرات مختلف اوقات بچپن' جوانی' شادی' حمل' رضاعت اور سن یاس میں اعضائے تناسل پر رونما ہوتے ہیں۔ ان سب تغیرات کا اثر بالواسطہ پستانوں پر بھی پڑتا ہے۔ اس لئے پستانوں کو اعضائے تناسل کی صف میں جزو اضافی کے طور پر شمار کیا جاتا ہے۔

ان کی تفصیل یہ ہے :

پستان سینے پر نصف کروں کی مانند تیسری پسلی سے چھٹی پسلی تک دو غدودی خوشنما ابھار ہیں۔ بچپن میں یہ مردوں کی طرح برائے نام ہوتے ہیں۔ جوانی میں بتدریج بڑھ کر مدور' سخت اور گداز ہو جاتے ہیں۔ ان کی شکل' رنگ' حجم' وزن وغیرہ مختلف عورتوں میں مختلف ہوا کرتا ہے۔ حمل اور رضاعت کے زمانے میں قدرے بڑے ہوتے ہیں۔ بڑھاپے میں پژمردہ ہو کر لٹک جاتے ہیں۔ عورت کی خوبصورتی اور دلکشی کا راز بڑی حد تک اس کی چھاتیوں کے صحت مند خوشنما ابھار میں مضمر ہے۔ یہ دوشیزگی میں محض آرائشی ہوتے ہیں اور حسن و زیبائش کو چار چاند لگاتے ہیں۔

ہر ایک پستان کے سامنے وسط سے کسی قدر نیچے ایک چھوٹی سی مخروطی شکل کی سیاہی مائل گلابی بلندی' حلمہ یا سرپستان (Nipple) ہوتا ہے۔ گورے رنگ کی دوشیزاؤں میں حلمہ کے گرداگرد گلابی رنگ کا اور گندمی رنگ کی دوشیزاؤں میں سیاہی مائل گلابی رنگ کا ایک خوشنما دائرہ "ہالہ" (Areola) ہوتا ہے۔ قرار حمل کے بعد ہالہ کا رنگ متغیر ہو کر سیاہی مائل ہو جاتا ہے۔ وضع حمل سے کچھ دنوں بعد اگرچہ ہالہ کی سیاہی کم ہو جاتی ہے تاہم دوشیزگی کے زمانے کی اصلی گلابی رنگت

The growing breast
ابھرتا پستان
عالم شباب
ADULT
وسط شباب
MID PUBERTY
عنفوان شباب
EARLIEST
PUBERTY
ریشہ دار پردہ (باٹکوپر صاحب)
حلمہ
ہالہ
چربی
سطحی چربی
پستانوی غدود
عقبی چربی
پستان کی تفصیل
سینے کا بڑا عضلہ
PECTORALIS
MAJOR
MUSCLE
جلد
SKIN
غدد
GLANDS
دودھ کی نالی
LACTIFEROUS
DUCT
LACTIFEROUS
SINUS
سوراخ
SEPTA
پردہ
NIPPLE
حلمہ
ہنسلی کی ہڈی
CLAVICLE
رباط معلقہ
SUSPENSORY
LIGAMENTS
ADIPOSE
TISSUE
چربی
PECTORALIS
MAJOR
MUSCLE
سینے کا بڑا عضلہ
چھٹی پسلی
SIXTH RIB
GLANDS
غدد
دودھ کی نالی
LACTIFEROUS
DUCT
شاخیں
BRANCHES
AREOLA
ہالہ
SEPTA
پردہ
NIPPLE
سوراخ
LACTIFEROUS SINUS
فص
LOBE

پستان کے غدد جاذبہ
عورت میں زائد پستان (نیل) کے مقامات
Types of nipples
اقسام حلمات پستان کی
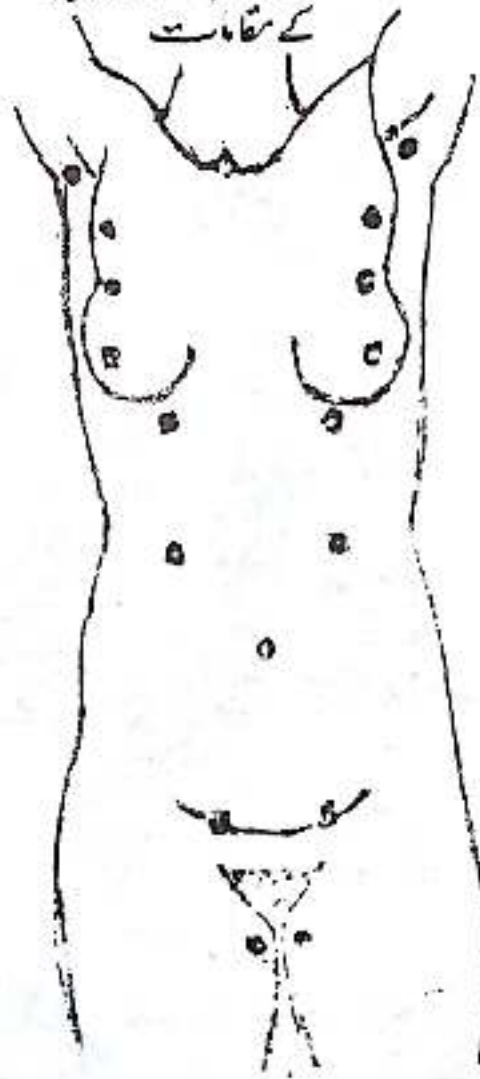
واپس نہیں لوٹ سکتی جو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے معدوم ہو جاتی ہے۔ حلمہ کی سطح شکن دار اور ناہموار ہوتی ہے۔ اس پر ننھے ننھے' بے قاعدہ ابھارا ہوتے ہیں' ہر حلمہ میں عموماً" سولہ باریک باریک سوراخ ہوتے ہیں' جن میں سے بچے کو دودھ پلاتے وقت دودھ کا اخراج ہوتا ہے۔

ہر پستان گلٹی دار ساخت کے پندرہ بیس لوتھڑوں (فصوص) پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ لوتھڑے باہم ایک ریشہ دار جھلی سے وابستہ ہوتے ہیں۔ یہ جھلی ہر لوتھڑے کو الگ الگ کرتی ہے۔ پھر ان لوتھڑوں میں مزید مختلف چھوٹے چھوٹے لوتھڑے ہیں جو چھوٹے چھوٹے گول دانوں کے مجموعے ہوتے ہیں اور سب الحاقی ریشوں اور رگوں کے ذریعے باہم مربوط ہوتے ہیں۔ درمیان سے دودھ کی نہایت باریک باریک نالیاں نکل کر حلمہ کی طرف چلتی ہیں اور شاخ در شاخ باہم ملتی اور بڑی ہوتی ہوئی فصیص کی تعداد کے مطابق پندرہ بیس (عموماً" سولہ) تک رہ جاتی ہیں۔ یہی "دودھ کی نالیاں" ہیں۔ یہ حلمہ کے قریب پہنچ کر ہالہ کے نیچے کشادہ ہو جاتی اور ایک چھوٹا سا حوض بناتی ہیں۔ پھر تنگ ہو کر حلمہ میں ختم ہو جاتی ہیں اور ان نالیوں کے منہ (سوراخ) حلمہ کی سطح پر دکھائی دیتے ہیں۔ ان میں سے دودھ صرف اس وقت نکلتا ہے۔ جب دودھ دبا کر نکالا جائے یا بچہ منہ میں لے کر چوسے' اگر خود بخود دودھ بہے تو یہ مرض ہے۔ جس عورت کے بچہ مردہ پیدا ہو اس کے قدرتی طور پر دودھ نہیں ہوتا اور اگر ہو جائے تو وہ اصلی دودھ نہیں ہوتا۔ بعض مستورات کے بچہ کی ولادت سے قبل ہی دودھ اتر آتا ہے۔ یہ بھی اصلی دودھ نہیں ہوتا کیونکہ اس میں دودھ کے اجزاء مفقود ہوتے ہیں۔ بہرحال اصلی دودھ کی تراوش اس وقت ہوتی ہے جب حاملہ کے وضع حمل کے بعد بچہ پستانوں کو چوستا ہے۔ اس سے ماں کے بدن میں انعکاسی رد عمل واقع ہو کر فوراً" تھوڑا سا بخار ہونے کے بعد دودھ بننے لگتا ہے نیز رحم مادر میں سکڑن اور بھینچن پیدا ہو کر خون نفاس کم ہو جاتا ہے اور رحم سکڑ کر اپنی اصلی حالت میں آنے لگتا ہے۔ رحم کے سکڑنے سے جنین کی جھلی (مشیمہ) بھی باہر نکل آتی ہے۔ چنانچہ وضع حمل کے فوراً" بعد بچہ کو زچہ کے پستانوں سے دودھ پلانا ضروری ہوتا ہے۔

پستانوں کی ساخت میں پیدائشی طور پر یا غیر طبعی کئی قسم کے نقائص (Malformations) ہو سکتے ہیں۔ (دیکھئے تصویر) مثلاً" پستانوں کا کم و بیش ہونا' کبھی ایک یا دو مزید پستانوں (Polymastia) کا یا سر پستان (حلمات-Nipples) کا بغل' ران کی بیرونی طرف یا کسی اور غیر معمولی جگہ پر پیدا ہو جانا جو بالعموم ابتدائی نامکمل شکل میں ہوتے ہیں' تاہم کبھی کسی میں دودھ بھی ہو سکتا ہے۔ شاذ و نادر کبھی پستان بالکل معدوم (Amazia) بھی ہوتے ہیں۔ کبھی کسی نوجوان لڑکے کی چھاتیاں غیر معمولی طور پر بڑھ کر (Gynecomastia) ایک دوشیزہ کی مانند ابھر آتی ہیں۔ یہ بالکل بے مقصد ہوتی ہیں تاہم ان

شکستہ لکیر کے ساتھ ساتھ عورت میں زائد پستان ہو سکتے ہیں۔

ACCESSORY BREASTS. The breast line [illegible] the positions in which additional breasts can [illegible] some women. The 'breasts' are usually [illegible]

—An accessory and functioning breast on the left thigh. (After G. J. A. Witkowski.)

ران پر زائد پستان جس سے بچہ دودھ پی رہا ہے

نابالغ لڑکا جس کی چھاتیاں بڑھی ہوئی ہیں

بغل میں زائد پستان
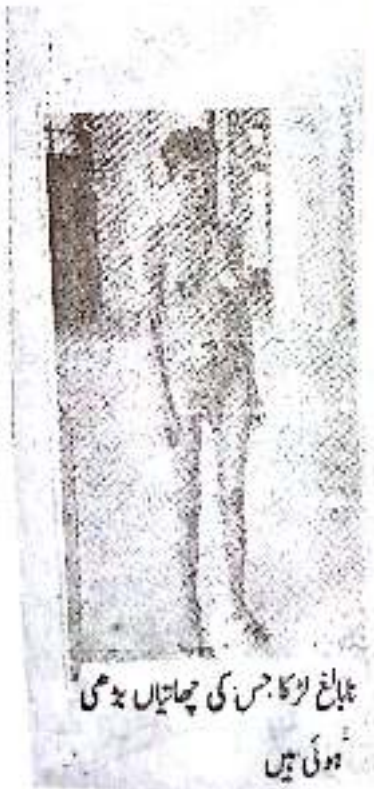
Fig. —Showing accessory breast in the axilla.

17 سالہ لڑکی میں بایاں پستان نہیں ہے۔ صرف ایک پستان ہے

ایک پانچ سالہ لڑکی جو قبل از وقت جوان ہوگئی۔ پستان بھی ابھر آئے۔
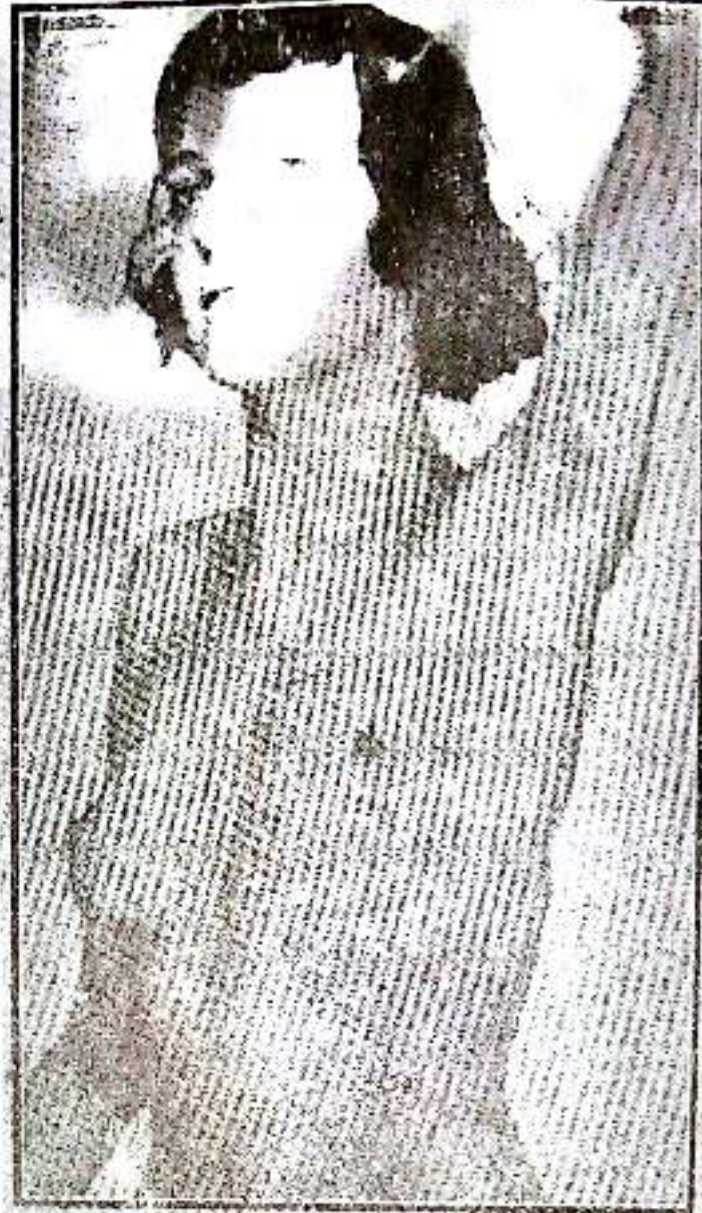
—ABSENCE OF LEFT BREAST IN A GIRL AGED SEVENTEEN.
The nipple is present.

ایک دو سالہ لڑکی کی چھاتیاں بڑھی ہوئی

بے تحاشا بڑھے ہوئے پستان

پستانوں کی مختلف اشکال کی تفصیل

DESCRIPTIONS OF THE VARIOUS FORMS OF BREASTS.

	ساغرنما BOWL-SHAPED a f m s	نیم دائرہ HEMISPHERICAL a f m s	نوکیلے CONICAL a f m s	تھیلی نما PURSE-SHAPED a f m s	
FIRM					ٹھوس گداز و سرفراز
SAGGING					لٹکے ہوئے آویزاں
PENDENT					جھکے ہوئے سرنگوں
TYPES OF FORM					اقسام
	BOWL-SHAPED	HEMISPHERICAL	CONICAL	PURSE-SHAPED	

میں کبھی دودھ (Androgalactozemia) بھی اتر آتا ہے۔ ایسی صورت میں لڑکے کے اعضائے تناسل کی نشو و نما ناقص ہوتی ہے۔ کبھی کسی عورت کے پستان غیر طبعی طور پر بہت بڑھ (عظم اثدی۔ Hypertrophy) جاتے ہیں' جس کی وجہ سے ان میں نہ صرف حسن و زیبائش میں فرق آ جاتا ہے بلکہ ان میں دودھ کی پیدائش بھی کم ہو جاتی ہے' کبھی یہ اس حد تک بڑھ جاتے ہیں کہ جب مریضہ بیٹھتی ہے تو اس کے گھٹنوں کے اوپر سے لٹکتے ہوتے ہیں۔ ایک ایسی ہی ساڑھے سولہ سالہ لڑکی کے دونوں پستان بہت بڑھ گئے کہ ان میں بائیں پستان کا وزن ساڑھے نو پونڈ اور دائیں پستان کا وزن 9 پونڈ تھا۔ جن کو آپریشن سے کاٹ دیا گیا۔ کبھی پستان اپنے طبعی حجم سے بہت چھوٹے (صغر اثدی۔ Atrophy) رہ جاتے ہیں' جس سے ابھار نمایاں نہیں ہوتا۔ اگر خلقی طور پر یہ چھوٹے ہوں تو ایسی عورت کے اولاد نہیں ہوتی۔

فنکاروں اور ماہرین انسانیات نے عورتوں کے نشو و نمایافتہ پستانوں کی مختلف اشکال اور اقسام (Forms) بنا رکھی ہیں جن کو یہاں تصویر میں دکھایا گیا ہے۔ مگر ان میں کوئی بھی قسم سائنسی بنیاد نہیں رکھتی۔ محض مختلف نسلوں کی عورتوں کی جسمانی ساختوں یا دیگر تقابلی مطالعات کی بناء پر ان کی چھاتیوں کی شکل و صورت میں فرق دکھایا گیا ہے۔ یہ اقسام ڈاکٹر ایچ۔ ایچ۔ پلاس' اور ڈاکٹر ایم۔ آر۔ برٹلز کی معرکتہ الآراء ضخیم کتب "عورت' 3 جلدیں" میں دی گئی ہیں۔ ان میں عورت کے پستانوں کو یوں تقسیم کیا گیا ہے۔

1- سائز کے مطابق (According to Size): (A) شاندار۔ عمدہ (Ample or Luxuriant):(F) گداز۔ ٹھوس (Full):(M) اوسط۔ معتدل (Moderate):(S) چھوٹے' ناکافی سائز (Small Scant)

2- گداز پن کے مطابق (As per Firmness):(1) گداز (Firm):(2) پلپلے۔ خمیدہ (Sagging):(3) ڈھلکے یا لٹکے ہوئے (Pendent)

3- شکل و صورت کے لحاظ سے (As per Form):(1) ساغر نما (Bowl-Shaped):(2) نصف کرہ (Hemispherical) : (3) نوکیلے' مخروطی (Conical) : (4) تھیلی نما (Purse-Shaped)

4- تصویر کی آخری سطر میں اوپر سے دیکھنے پر ہر پستان کی شکل بظاہر اس طرح دکھائی دیتی ہے۔ (دیکھئے تصاویر)

★ ★ ★

باب 2

شرم گاہ کے عوارض

(DISORDERS OF VULVA)

1- شرم گاہ کی خارش۔ حکتہ الفرج۔ (VULVAL ITCHING VULVAL PRURITIS / ITCHING OF VULVA)

اس مرض میں عورت شرمگاہ کے مقام پر شدید خارش' جلن اور سوزش کی تکلیف میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ جس سے وہ خصوصاً" رات کو بہت بے چین ہو کر اس جگہ کو بار بار زور زور سے کھجلاتی ہے اور شرمگاہ کو زخمی کر لیتی ہے۔ غسل نہ کرنا خصوصاً" شرمگاہ کے بالوں کی صفائی نہ کرنا' حیض کی خرابیاں' حیض بند ہونا' لیکوریا' ذیابیطس' زمانہ حمل' سن یاس' بواسیر' سوزاک' رحم اور مبیض کی بیماریاں' پیٹ کے کیڑے جو مقعد سے نکل کر شرمگاہ میں داخل ہو جاتے ہیں' مزاجی سی بیماریاں مثلاً" یرقان' سمیت بول (یوریمیا) اور مرض ہاجکن' قلت کی بیماریاں مثلاً" فولاد کی کمی' کمی خون' فاسد کمی خون یا بھس' معدہ میں ہائیڈرو آکسائیڈ کی کمی' وٹامن اے اور بی کی کمی۔ شرمگاہ کی جلد کی بیماریاں مثلاً" داد' خشک خارش' جوئیں پڑنا' سوتی کیڑے' نملہ (ہرپز)۔ لمسی ورم جلد مثلاً" صابن' ادویہ' کیمیکلز' چنبل' یا مانع حمل گولیاں چھلے' پچکاریاں اور فرنچ لیدر' لیپ' مرہم وغیرہ ادویاتی رد عمل' پنسلین' لائکن پلانس' رگڑ (انٹر ٹریگو) بلڈ شوگر' سرطانی رسولیاں۔ نفسیاتی وجوہ' غصہ' طیش' احساس جرم' جنسی آسودگی سے محرومی' احساس محرومی' احساس عدم تحفظ' کینسر یا حمل کا خوف سب شرمگاہ کی خارش کا سبب ہوتے ہیں۔ مرض بو ون (Bowin)' گوشت خور پھوڑے (Rodent Ulcer)' پیگٹ روگ (Paget's Disease) اور برتھولین رسولی کے ساتھ بھی خارش ہوتی ہے۔ ان کا ذکر شرمگاہ کی رسولیوں میں دیکھیں۔

علاج :

☆ **شرمگاہ پر خارش :** (1) امبرا۔ امونیم کارب۔ پٹرولیم۔ پلاٹینا۔ ٹرنٹولا۔ رسٹاکس۔

سلفر۔ سلیشیا۔ سیپیا۔ کلکیریا۔ کیلیڈیم۔ مرک سال۔ نائیٹرک ایسڈ۔ (2) آرمیکا یوریس۔ اگریکس۔ اناکارڈیم۔ انٹم ٹارٹ۔ اورم میور۔ انا سموڈیم وغیرہ۔

☆ شام کے وقت یا رات کے وقت یا ٹھنڈ لگ جانے سے : (2) نائیٹرک ایسڈ۔

☆ رات کو بستر میں : ریفےنس۔ کلکیریا۔

☆ بیٹھنے سے زیادتی ہو اور لیٹنے سے کمی ہو : (2) بربرس۔

☆ پیشاب کرتے وقت ہو : (2) تھوجا۔ سلیشیا۔

☆ پیشاب شرمگاہ کو لگ جانے سے خارش میں زیادتی ہو : (1) مرک۔

☆ سرد موسم میں ہو : ڈلکامارا۔

☆ ٹھنڈ لگ جانے سے : (2) نائیٹرک ایسڈ۔

☆ چلنے سے زیادتی ہو : (1) نائیٹرک ایسڈ۔ (2) تھوجا۔ کاسٹیکم۔ (3) بربرس۔

☆ جلندار خارش ہو : (1) امونیم کارب۔ کلکیریا کارب۔ (2) ارمیکا یوریس۔ اورم میور۔ بربرس۔ کالی آئیڈ۔ (3) استھرم۔ بربرس۔

☆ کھجلانے سے زیادتی ہو : (3) امونیم کارب۔ انا سموڈیم۔

☆ کھجلانے سے کمی ہو : کروٹن ٹگ۔

☆ شہوانی خارش جسے کھجلانے سے مزہ آئے اور تسکین ملے : (1) اور یجینم۔ پلاٹینا۔ (2) اگریکس۔ بیوفو۔ زنکم۔ کافیا۔ کالی بروم۔ کلکیریا۔ کیلیڈیم۔ کیستھرس۔ لیکے سس۔ لیلیم ٹائگر۔

☆ ناقابل برداشت خارش : (1) امبرا۔ (2) اگریکس۔ امونیم کارب۔ کلکیریا۔

☆ دونوں لبوں (شفران) کے درمیان خارش ہو : (1) کریا زوٹ۔ (2) سلفر۔

☆ لیکوریا کے ساتھ شرمگاہ میں خارش ہو : (1) سیپیا۔ کریا زوٹ۔ کلکیریا۔ نائیٹرک ایسڈ۔ (2) اناکارڈیم۔ انا سموڈیم۔ سباینا۔ سلفر۔ فلورک ایسڈ۔ کاربو وج۔ کاسٹیکم۔ کالی بائی۔ کالن سونیا۔ مرک۔ نیٹرم میور۔

☆ حیض آنے سے قبل شرمگاہ پر خارش ہو : (1) گریفائیٹس۔ (2) سلفر۔ لیلیم ٹائگر۔ مرک۔

☆ حیض کے دوران : (2) امبرا۔ امونیم کارب۔ پٹرولیم۔ زنکم۔ سلیشیا۔ کاربو وج۔ کاسٹیکم۔ کافیا۔ کالی بروم۔ کالی کارب۔ کریا زوٹ۔ کلکیریا۔ کونیم۔ لائیکو۔

☆ **حیض کے بعد شرمگاہ پر خارش ہو :** (1) ٹرنٹولا۔ نائیٹرک ایسڈ۔ (2) زنکم۔ سلیشیا فاسفورک ایسڈ۔ فیرم۔ کونیم۔ کیکشیا کارب۔ نیٹرم میور۔

☆ **حمل کے دوران شرمگاہ میں خارش ہو :** کیلیڈیم۔ امبرا۔ کریازوٹ۔

☆ **شرمگاہ کے بال (موہائے زہار) جھڑ جائیں بکھر جائیں :** (1) نیٹرم میور۔ (2) زنکم۔ سیلنیئم۔ نائیٹرک ایسڈ۔ (3) رسٹاکس۔ سلفر۔ ہیلی بورس۔

☆ **فرج پر بہت پسینہ آئے :** (2) پٹرولیم۔ تھوجا۔ سلفر۔ لائیکو۔ مرک۔

☆ **فرج میں تپکن (Palsation) ہو :** (2) بیلا ڈونا۔ کلکیریا فاس۔ کوکس کیکٹائی۔ لیک کینم۔ مرک۔ (3) ایلومینا۔ اپس۔ پرونس۔ نیٹرم کارب۔

تفصیلات ادویہ :

امبرا گریشیا (عنبر) 30 : شرمگاہ پر شدید خارش، ناقابل برداشت خارش، جس کے ساتھ شرمگاہ میں پھوڑے کا سا درد ہو اور سوج جائے۔ شرمگاہ میں خارش مقعد میں خارش کے ساتھ ہو۔ مریضہ انتہائی شرمیلی اس کا چہرہ با آسانی شرم کے مارے شفق کی طرح سرخ ہو جائے۔ موسیقی سن کر اس کی تمام علامات بڑھ جائیں۔ موسیقی سن کر رونا آئے۔ عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ بہت کمزور ہوتی جائے، انتہائی ذکی الحس، جھٹ گھبرا جائے، چہرہ گلاب کی طرح سرخ، زندگی سے نفرت ہو جائے۔ حیض کے دوران شرمگاہ میں خارش۔ حمل کے دوران فرج اور مہبل میں خارش۔

امونیم کارب 30 : شرمگاہ پر ناقابل برداشت خارش ہو۔ حیض کے دوران شرمگاہ پر خارش، شرمگاہ پر خارش، سوجن اور جلن ہو۔ اپنے شوہر اور دوسرے مردوں سے نفرت کرے۔ حیض کے دوران تھکی ماندی خصوصاً" رانوں میں تھکن ہو۔ جمائیاں آئیں اور سردی لگے۔

پٹرولیم 30 : شرمگاہ پر خارش حیض کے دوران ہو۔ شرمگاہ پر خارش، درد اور نمی ہو۔

پلاٹینا 30 : شرمگاہ پر شہوانی خارش جسے کھجلانے سے مزہ آئے۔ جس کے ساتھ رحم اور خصیۃ الرحم کی خرابیاں ہوں۔ شہوت تیز اور مالیخولیا۔ شرمگاہ بہت ذکی الحس۔ مریضہ خود کو برتر سمجھے اور دوسروں کی توہین کرے اور حقیر سمجھے۔

ٹرنٹولا 30 : شرمگاہ پر حیض کے بعد خارش ہو، شرمگاہ پر شدید خراش جو شرمگاہ کے اندر دور تک ہو اور رات کو بڑھ جائے۔ شرمگاہ بے حد ذکی الحس، شہوت بھڑکی ہوئی۔

رسٹاکس 30 : شرمگاہ پر خارش ہو جو تیز سوزشی سیلان حیض سے ہو۔ شرمگاہ پر زہرباد ی ورم

اور بے حد خارش ہو۔

سلفر 30 : شرمگاہ پر خارش دونوں لبوں (شفران) کے درمیان ہو' خارش لیکوریا کے ساتھ ہو۔ خارش حیض آنے سے قبل ہو۔ بڑی تکلیف وہ خارش شرمگاہ پھنسیوں سے بھری ہوئی ہو' مہبل میں جلن (لائیکو)

سیپیا 30 : شرمگاہ میں شدید خارش لیکوریا کے ساتھ ہو۔ شرمگاہ متورم اور سوجی ہوئی' لیکوریا بہے' نیچے کو بوجھ اور دباؤ ہو اور شرمگاہ چھل جائے۔ شفران کے اندر کی طرف تر خارشی دانے' فرج سرخ اور دکھے۔

سلیشیا 30 : دودھیا رنگ کا تیز خراشدار لیکوریا آئے جس سے شرمگاہ اور مہبل (Vulva & Vagina) میں خارش ہو۔ پیشاب کرتے وقت' حیض سے قبل اور بعد شرمگاہ میں خارش ہو۔

کلکیریا 30 : شرمگاہ میں جلندار خارش' شہوانی جسے کھجلانے سے مزہ آئے اور ناقابل برداشت ہو۔ حیض سے قبل اور دوران شرمگاہ میں جلن اور خارش ہو۔ رات کو بستر میں شرمگاہ پر خارش ہو۔ دودھیا لیکوریا کے ساتھ شرمگاہ میں خارش ہو۔

کیلیڈیم 200 : حمل کے دوران فرج میں (امبرا۔ کریا زوٹ) اور مہبل میں خارش' شہوانی جسے کھجلانے سے مزہ آئے اور تسکین ملے۔ خارجی طور پر ہائیڈروجن پر آکسائیڈ کے محلول (12:1) سے فرج کو دھویا جائے۔

مرک سال 200 : شرمگاہ میں چھالے پیدا ہونے یا اکوتہ (اگزیما) سے خارش ہو۔ خارش اور جلن جو پیشاب کرنے کے بعد بدتر اور ٹھنڈے پانی کے ساتھ دھونے سے بہتر ہو۔ حیض سے قبل شرمگاہ پر خارش ہو۔ خراشدار' چھیل دینے والا سبزی مائل خون آمیز لیکوریا آئے' جس سے شرمگاہ میں خارش ہو۔

نائیٹرک ایسڈ 200 : شرمگاہ میں زخم' سوزاکی یا آتشکی زخم' آبلے اور چھالے' بدبودار لیکوریا بہے' مہبل میں سوئیاں چبھیں۔ شرمگاہ میں خارش۔ شام کے وقت یا رات کو یا ٹھنڈ لگ جانے سے ہو۔ شرمگاہ کی خارش میں چلتے وقت زیادتی ہو' حیض کے بعد شرمگاہ میں خارش ہونے لگے۔ متعفن آبی تاردار لیکوریا کے ساتھ شرمگاہ پر خارش ہو۔

آرسنکم البم 30 : شرمگاہ پر خارش جو مزمن اکوتہ (اگزیما) کے سبب ہو یا تیز خراشدار'

جلندار' بدبودار' پتلا لیکوریا بہنے کے ساتھ۔

بورکس 30 : یہ اس مرض کی ایک اعلیٰ دوا ہے۔ شرمگاہ پر اگزیما اور خارش ہوتی ہے۔

برائی اونیا : شرمگاہ میں بے حد خشکی اور حدت موجود ہو اور خارش ہو (لائیکوپوڈیم)

کریازوٹ 200 : سخت بدبودار' چھیل ڈالنے والے لیکوریا کے ساتھ شرمگاہ میں دونوں لبوں شفران (Labia) کے درمیان خارش ہو (سلفر) حیض کے دوران خارش۔ فرج کے اندر اور باہر جلن اور دکھن۔ فرج کے اندر اکل' گوشت کو گلا دینے اور کھا جانے والی (Corrosive) خارش اور شفران پر جلن اور سوجن۔ شفران اور رانوں کے درمیان شدید خارش ہو۔

کونیم 200 : تیز' سوزشی' دودھیا رنگ کا لیکوریا بہے جو شرمگاہ میں خارش اور درد پیدا کر دے' حیض کے بعد شرمگاہ پر اور اردگرد خارش ہو۔ پیشاب کرنے کے بعد لیکوریا بہے۔

کاربوو ج 30 : شرمگاہ سفید دہی جیسے مادے سے لبریز ہو جس کے سبب شدید خارش ہو۔

گریفائیٹس 200 : شرمگاہ پر چھیلن اور آبلے پیدا ہو جائیں جن سے خارش ہو۔ حیض آنے سے قبل شرمگاہ پر خارش ہونے لگے' فرج کے اردگرد خارش ہو۔

لائیکوپوڈیم 30 : مہبل میں خارش' جلن اور کترنے جیسے درد ہو۔ دودھیا' خراشدار لیکوریا بہے۔

امدادی تدابیر :

☆ مریضہ کو نیم گرم تازہ پانی یا ٹھنڈے پانی سے شرمگاہ کو دھونا چاہیے۔ ڈیٹول یا کاربالک صابن اور گرم پانی سے دھونا بھی مفید ہوتا ہے۔

☆ خالص کاربالک ایسڈ ایک حصہ کو 100 گنا پانی میں حل کر کے شرمگاہ کو دن میں تین چار بار دھوئیں۔

(مزید تفصیلات کے لئے ہماری کتاب "جلدی بیماریاں اور ان کا علاج" دیکھیں)

کیس : ڈاکٹر کلارک لکھتے ہیں۔ ایک خاتون کی شرمگاہ اور مہبل میں شدید خارش کئی ہفتوں سے تھی۔ اس نے خارش کرتے کرتے گوشت کو چھیل پھاڑ دیا تھا۔ شرمگاہ متورم ہو گئی تھی۔ شفران اور اردگرد کی جگہ سرخ اور سوجی ہوئی تھی۔ اور اس پر پتلی سفید دہی کی مانند تہہ جمی ہوئی تھی۔ متورم عنق الرحم سے رطوبت ٹپک رہی تھی۔ یعنی خارش سے پتلا البیومن آمیز لیکوریا بہہ رہا تھا اور یہ مہبل میں جم گیا تھا۔ جس نے شرمگاہ اور مہبل کی اندرونی لعابی جھلی کو چھوٹے چھوٹے دہی کی مانند

ٹکڑوں سے ڈھانپ دیا تھا۔ اس کو ہیلو نائس دوا دی گئی جس سے وہ جلد رو بصحت ہو گئی۔

2- شرمگاہ کے دانے۔ پیپ دار پھنسیاں۔ بثور فرج۔

(VULVAE PUSTULAE - ولوی پسچولی)

اس مرض میں شرمگاہ پر اور ارد گرد پیپ بھری پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان میں سوزش اور خارش ہوتی ہے جس سے مریضہ بڑی تکلیف سے دوچار رہتی ہے۔ شرمگاہ کے لبوں کو کھول کر دیکھنے سے یہ دانے خصوصیات اور جسامت وغیرہ کے لحاظ سے مختلف دکھائی دیتے ہیں۔

علاج :

☆ پیپ بھرے دانے۔ بثور (چیچک نما) : (2) انتھرم۔ (3) انٹم ٹارٹ۔ اورم میور۔ برائی اونیا۔ مرک۔ نائیٹرک ایسڈ۔

☆ حیض سے قبل نکل آئیں : اورم میور۔

☆ سخت، سیاہ رنگ کے : برائی اونیا۔

☆ سرخ رنگ کے : انتھرم۔

☆ شرمگاہ پر پھنسیاں، سرخ رنگ کی (Pimples) : (2) تھوجا۔ سلفر۔ کیلیڈیم۔ گریفائیٹس۔ مرک۔

☆ جلندار : ایلومینا۔ کلکیریا۔

☆ درد بھری : تھوجا۔ سلیشیا۔

☆ فرج کے اندرونی لبوں پر : گریفائیٹس۔

☆ زہر بادی : (1) گریفائیٹس۔

☆ نملہ کے دانے، صفراوی : (1) پٹرولیم۔ سیپیا۔ (2) ڈلکامارا۔

☆ نملہ کے آبلے ہر بار سردی لگنے سے ہو جائیں : (2) ڈلکامارا۔

☆ حیض سے قبل نملہ : (2) ڈلکامارا۔ (3) اورم۔ وریٹرم۔

☆ حیض کے دوران : (2) گریفائیٹس۔ مرک۔ (3) ایلم سٹائیوا۔ پٹرولیم۔ کاسٹکم۔ لائیکو۔ نیپر۔

☆ چھوٹے لبوں (شفران صغیرہ۔ Nymphae) پر پھنسیاں : گریفائیٹس۔

☆ سفید دانے (Aphthae) شرمگاہ پر : کالو فائلم۔

3- شرمگاہ کی دق- ٹی بی

(TUBERCULOSIS OF FEMALE GENITALS

دنیا کے بعض علاقوں میں پھیپھڑوں کی دق ہے- ایسے ماحول میں عورتوں کے اندرونی اعضائے تناسل بھی ٹی بی میں مبتلا ہو جاتے ہیں- 18 اور 53 سال (اوسطاً 28 سال) کی درمیانی عمر میں یہ مرض دیکھا جاتا ہے- عموماً یہ پہلی بار اسقاطِ حمل یا وضع حمل کے موقع پر منکشف ہوتا ہے- 12 فیصد بچیوں کے اعضائے تناسل میں یہ ہوتا ہے- 90 فیصد سے زیادہ اس ٹی بی کی شکار عورتوں کو قاذف نالیوں (فیلوپین ٹیوبز) میں یہ مرض پایا جاتا ہے- ثانوی دق میں زیر ناف شکم میں شدید درد ہوتا ہے- بخار ہو جاتا ہے اور مریضہ کا مزاج ابتر' چڑچڑا ہو جاتا ہے- قاذف نالیوں کے باہر کی طرف یا اردگرد چھوٹے چھوٹے باجرے کے دانے کے برابر دقی دانے (Tubercles) پیدا ہو جاتے ہیں-

رحم کی اندرونی جھلی میں دق کا ورم ہو جو 5 فیصد مریضہ عورتوں میں ہوتا ہے تو وہ حاملہ نہیں ہو پاتیں اور بانجھ رہ جاتی ہیں- ان میں سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ ان میں بار آوری نہیں (Infertility) ہوتی-

اعضائے تناسل میں ٹی بی کے باعث یہ علامات واقع ہوتی ہیں- (i) بار آوری نہ ہونا : جس سے مریضہ اولاد سے محروم رہتی ہے- (ii) حیض کی خرابیاں : 50 فیصد مریضائیں حیض کی خرابیوں کا شکار ہوتی ہیں- 40 فیصد کو کثرتِ حیض یا بے اعتدال حیض آتا ہے اور 10 فیصد کو قلتِ حیض کی شکایت ہوتی ہے- 20 تا 29 سال کے درمیان عمر کی نوجوان عورت قلتِ حیض اور پیڑو کے اعضاء میں سوجن کی شکایت کرے تو ان اعضاء میں ٹی بی ہونے کی دلیل ہے- (iii) درد : 20 فیصد مریضاؤں کو درد ہوتا ہے- اگر قاذف پر ٹھنڈا دنبل پھوڑا ہو جائے تو حیض دردناک' دقت سے آتا ہے- بخار' بھوک کی کمی' متلی' قے' زبان پر میل کی تہہ اور قبض کی علامات ہوتی ہیں- قاذف کے دنبل کو کبھی غلطی سے اپنڈکس کا ورم سمجھ لیا جاتا ہے- (iv) صفاق جھلی (Peritioneal Involvement) : جب صفاق جھلی دق کا شکار ہو تو مریض بخار کے ساتھ رات کے پسینوں' وزن کی کمی اور معدے اور آنتوں کی خرابی میں مبتلا ہو جاتا ہے- (v) قاذف نالیوں کی دق سے ناسور ہو جاتا ہے- شاذونادر فرج کو' ثانوی طور پر مبل اور عنق الرحم کو بھی دق لاحق ہو جاتی ہے-

علاج :

☆ اعضائے تناسل زنانہ کی دق (ٹوبر کلز) : (2) کاربالک ایسڈ۔ کلکیریا۔ مرک۔ (3) فاسفورس۔

☆ دِقّی دانے (ٹوبر کلز) جن میں ڈنک لگیں اور جلن دار درد ہو : (2) کلکیریا۔

4- شرمگاہ کے زخم۔ قروح الفرج۔ ولول السر (VULVAL ULCERS)

اس مرض میں شرمگاہ میں پیپ دار زخم بن جاتے ہیں۔ مریضہ کو شدید تکلیف کا سامنا ہوتا ہے۔ زخموں سے پیپ یا خون بہتا ہے۔ ماؤفہ جگہ متورم اور دردناک ہوتی ہے۔ آتشک کے زخم امتیازی خصوصیات وعلامات کے سبب مختلف شکل وصورت کے ہوتے ہیں۔ ان کا مفصل ذکر۔ "امراض خبیثہ" کے تحت دیکھیں۔ شرمگاہ کے زخموں کے اسباب یہ ہیں۔ سہاگ رات میں جماع سے زخم' ولادت کے وقت کے غیر مندمل زخم' ضبط ولادت وغیرہ کے سلسلے میں مانع حمل گولیاں' چھلے حمول و فرزجوں کے استعمال سے زخم' پھنسیوں کے زخم' ورم' سوزش وغیرہ کے زخم۔

نملہ کے زخم (Herpes Genitals) چھوٹے چھوٹے آبلوں کی شکل میں فرج کے اندر چھوٹے لبوں شفرانِ صغیرہ کی اندرونی سطح پر اور بظر (Clitoris) کے مقام پر پیدا ہو جاتے ہیں۔ آبلوں کے اردگرد جگہ متورم ہوتی ہے۔ یہ آبلے انتہائی دردناک ہوتے ہیں۔ اور پھوٹ کر زخم بن جاتے ہیں۔ اس کے ہمراہ آنکھ کے پردہ عنبیہ (آئرس) میں ورم اور منہ میں زخم بھی پائے جاتے ہیں۔

شرمگاہ میں دق (ٹی بی) کے سبب کبھی کبھار زخم یا موٹا ہو جانا (ہائپر ٹرافی) دیکھنے میں آتے ہیں۔ زخم مزمن صورت اختیار کر لیتے ہیں۔

شرمگاہ کا فیل پا (Elephantiasis Vulvae) اس مزمن مرض میں غدد جاذبہ کی نالیوں میں رکاوٹ سے جلد کی بافتیں بہت بڑھ جاتی ہیں۔ یہ مرض منطقہ حارہ کے ممالک میں عام ہوتا ہے۔ غدد جاذبہ بار بار متورم ہو جاتے ہیں۔ زیادہ تر اس مرض کا حملہ ٹانگوں' فوطہ اور شرمگاہ میں بظر پر ہوتا ہے۔ کبھی کبھی چھوٹے اور بڑے لب (شفران) بھی اس کا شکار ہو جاتے ہیں۔

علاج :

☆ اعضائے تناسل زنانہ پر زخم (Ulcers) : (1) البومن۔ سلیشیا۔ مرک۔ نائیٹرک ایسڈ۔ (2) ارجنٹم نائٹ۔ اسافوٹیڈا۔ پلساٹیلا۔ تھوجا۔ سورینم۔ سیپیا۔ لائیکو۔ لیکے سس۔

مرک کار۔ میورئٹک ایسڈ۔ ہیپر۔(3) آر سنکم۔ سلفر۔ ایلومینا۔

☆ خارش والے زخم : کاربووج۔

☆ نملہ کے زخم (Herpetic) : (1) پٹرولیم۔ سیپیا۔

☆ نملہ ہربار سردی لگنے سے یا حیض کے دوران نمودار ہو : (2) ڈلکامارا۔

☆ آبلے (Vesicles) : (1) رسٹاکس۔(2) سیپیا۔ گریفائیٹس۔

☆ حیض کے دوران آبلے : سٹافی سیگریا۔ سلفر۔ گریفائیٹس۔

☆ حیض کے بعد آبلے پیدا ہو جائیں : گریفائیٹس۔

☆ پیپ بھرے دانے (Rash/Pustules) فرج پر پیدا ہو جائیں : (2) گریفائیٹس۔

☆ فرج پر زہربادی دانے پیدا ہو جائیں : (1) رسٹاکس۔

☆ شرمگاہ کا فیل پا ہو جائے : (1) سلیشیا۔

☆ مہبل میں زخم نئی نویلی دلہن کو شب زفاف میں ہو جائیں' جن سے بار بار پیشاب کی حاجت ہو' جماع نہ کر سکے : (1) سٹافی سیگریا۔

☆ شفران کے کناروں پر دقی زخم' دق کی رسولیاں (ٹوبر کلز) : فاسفورس۔

☆ فرج میں دقی عقود (ٹوبر کلز) : (2) کاربالک ایسڈ۔ کلکیریا۔ مرک۔(3) فاسفورس۔

☆ فرج میں دقی عقود (ٹوبر کلز) جن میں سوئیاں چبھیں اور جلندار درد ہو : (2) کلکیریا۔

☆ فرج میں کیسوی رسولیاں (Cysts) : (2) سبائنا۔

5- شرمگاہ کا پھٹ جانا۔ انشقاق الفرج۔ ریپچر آف ولوا

(RUPTURE OF VULVA)

اس مرض میں شرمگاہ کے منہ پر پردہ بکارت (Hymen)' یا دلیز فرج (Vestibule) یا سیون (Perineum) وغیرہ کسی جگہ سے پھٹ جاتی ہے۔ تو اس کو انشقاق الفرج کہتے ہیں' شب زفاف میں جماع کے وقت باکرہ دلہن کا پردہ بکارت پھٹ کر خون نکل آتا ہے' درد بھی ہوتا ہے۔ یہ ایک طبعی (نارمل) صورت ہوتی ہے اور یہ زخم ایک دو دن میں خود بخود مندمل ہو جاتے ہیں۔ مجامعت سے اور زوردار حرکات (Thrusts) سے احتراز کرنا چاہیے۔ کبھی گھوڑے کی سواری یا سائیکل کی طویل مسافت سے' بچپن کی شادی' نازک مزاج دوشیزہ لڑکیوں کا پردہ بکارت پھٹ کر زائل ہو جاتا ہے۔ چند دن میں اس کی تکلیف دور ہو جاتی ہے۔ اسی طرح کسی حادثے یا حاملہ کی شرمگاہ یا سیون بچے کی پیدائش پر پھٹ جاتی ہے۔ جس کے لئے کبھی سرجری کی ضرورت ہوتی ہے۔ کافی درد

ہوتا ہے اور خون بھی کافی نکلتا ہے۔ (نیز دیکھئے آگے سیون کا پھٹ جانا)

علاج :

☆ **عمل جراحی کے مطابق :** سلائی کر کے صورت حال کو درست کیا جاتا ہے۔ اور آرنیکا یا کیلنڈولا مدر ٹنکچر لوشن (20:1) لگایا جاتا ہے۔

☆ **سٹافی سیگریا 200 :** کھانے کے لئے اس کی خوراک صبح' دوپہر' شام دی جاتی ہے اور اس کی مرہم لگائی جاتی ہے۔

6- شرمگاہ کی وریدوں کا پھول جانا۔ دوالی الفرج

(VEINS VARICOSE OF VULVA)

اس مرض میں شرمگاہ کی شفران' مبل اور فم رحم کی وریدوں میں خون جمع ہو جاتا ہے اور یہ موٹی ہو کر ابھر آتی ہیں اور کبھی پھٹ کر ان سے شدید سیلان خون ہوتا ہے' بہت خون ضائع ہو جانے سے مریضہ ہلاک بھی ہو سکتی ہے۔ وریدیں پھولی ہوئی ہوں تو مریضہ مجامعت کے وقت بہت تکلیف محسوس کرتی ہے اور چلنے پھرنے میں بھی دقت کا سامنا ہوتا ہے۔ اس جگہ بوجھ اور کبھی ٹیس بھرا درد ہوتا ہے۔ شرمگاہ کے علاوہ حمل کے دوران مریضہ کی ٹانگوں کی وریدیں بھی پھول جاتی ہیں اور گانٹھوں کی طرح ابھر آتی ہیں اور چلنا پھرنا دوبھر ہو جاتا ہے۔

شرمگاہ کی وریدوں کے پھولنے کا عارضہ حمل کی ایک پیچیدگی کے سوا شاذ و نادر دیکھنے میں آتا ہے۔ جو عورتیں بہت موٹی اور بھاری بھرکم ہوں یا جنہوں نے بہت سے بچے جنے ہوں یا جب رحم نیچے اتر آیا ہو تو ایسی عورتوں کو یہ مرض اکثر بار بار ہوتا ہے۔ وضع حمل کے بعد جب حمل کا بوجھ ختم ہو جاتا ہے تو وریدیں اپنی اصلی حالت میں آ جایا کرتی ہیں۔

علاج :

☆ **شرمگاہ کی وریدیں پھول جائیں :** (2) تھوجا۔ زنکم۔ کاربو وج۔ کلکیریا۔ لائکو۔ نکس وامیکا۔ ہے میلس۔ (3) امبرا۔ ایکونایٹ۔

تفصیلات ادویہ :

تھوجا 30 : شرمگاہ کی وریدیں پھول جائیں۔ شرمگاہ اور مبل بے حد ذکی الحس' چھونا برداشت نہ ہو۔

زنکم 30 : شرمگاہ اور شفران (بڑے لبوں) کی وریدیں پھول جائیں اور گانٹھیں پڑ جائیں۔ رانوں میں اور گھٹنوں کے نیچے ٹانگوں کی وریدیں بھی پھول کر گانٹھیں بن جائیں۔ پاؤں میں مسلسل رعشہ کے ساتھ سرسراہٹ ہو۔ حمل ساقط ہونے کی رغبت ہو۔ زچگی کے دوران جنون الشہوت۔ مریضہ اداسی' غمگین (ڈپریشن)' بے چینی' سردی' ریڑھ میں دکھن اور پاؤں میں چلبلاہٹ کا شکار ہوتی ہے۔ پاؤں کو نچلا نہ رکھ سکے۔

کاربو وج 30 : شرمگاہ سوجی ہوئی اور اس کی وریدیں ابھری ہوئی اور پیشاب دردناک آئے۔ شرمگاہ میں چھالے۔ مریضہ کو جن بھوتوں کا خوف ہوتا ہے اور اندھیرے سے نفرت کرتی ہے۔

کلکیریا کارب 30 : مریضہ اپنے مخصوص مزاج کی موٹی' پلپلی' سرد مزاج ہوتی ہے۔ شرمگاہ کی وریدیں ابھری ہوتی ہیں۔ پاؤں ٹھنڈے اور چپچپے ۔ شرمگاہ پر شدید کھجلی اور پھوڑے کا سا درد ہو۔ شفران پر گانٹھیں بن جائیں' جن میں جلن اور ڈنک لگنے جیسے درد ہوں۔

لائیکو پوڈیم 200 : شرمگاہ کی وریدیں موٹی ہو کر ابھر آئیں اور متورم ہو جائے۔ کبھی کبھی فرج کے اردگرد تیز درد ہو۔

نکس وامیکا 30 : شرمگاہ کی وریدیں پھول جائیں جو شکم کے بڑا ہونے کے ساتھ اور بواسیر کے ساتھ ہو۔ مریضہ قبض کا شکار ہوتی ہے۔ بار بار زور لگا کر پاخانہ آتا ہے' نیچے کو بوجھ پڑا ہوتا ہے۔

ہیمے میلس 30 : شرمگاہ کی وریدیں پھولنے کا شدید عارضہ۔ وریدوں سے خون بہنے کا خدشہ ہو تو یہ عموماً" بہترین دوا ہوتی ہے۔ ہر تین چار گھنٹے بعد ایک خوراک دیں اور ہیمے میلس مدر ٹنکچر 1 حصہ 4 حصے نیم گرم پانی میں ملا کر مقامی طور پر لگایا جائے۔

امدادی تدابیر :

اگر ٹانگوں کی وریدیں پھولی ہوں تو پاؤں کی انگلیوں سے لے کر گھٹنے سے ذرا اوپر تک پٹی باندھنی چاہئے۔ اگر گھٹنے سے اوپر مرض چلا گیا ہو تو کولہے تک پٹی باندھی جائے۔ پٹی سے نیچے کپڑے کی تہوں (Compresses) کو پھولی ہوئی وریدوں پر رکھا جائے اور ان کو ہیمے میلس لوشن (ایک حصہ ہیمے میلس کے تیز مدر ٹنکچر کو 4 حصے پانی میں ملا کر) سے تر رکھا جائے یا صبح اور رات کو ماؤفہ حصوں کو اس لوشن سے دھویا جائے۔ وریدوں یا شریانوں کو باندھنے والے ریشمی دھاگے (Ligatures) مثلاً" گیٹس (Garters) سب کے سب ہٹا دیئے جائیں۔ مریضہ آرام سے ٹانگیں ذرا اونچی کر کے لیٹی رہے۔ صبح کو اٹھنے سے پہلے عام لچکدار (Elastic) جرابیں پہن لینا بھی ممد ثابت ہوتا ہے۔

7- شرمگاہ کی رسولیاں اور کینسر

(TUMOURS OF VULVA & CANCER)

شرمگاہ کے کناروں پر یا لبوں کے اندر مٹر کے برابر رسولیاں نمودار ہو جاتی ہیں۔ یہ سائز میں بڑھ کر چلنے پھرنے میں تکلیف دہ ہوتی ہیں۔ یہ کئی قسم کی ہوتی ہیں۔ بعض بے درد' بعض دردناک' بعض میں جلن اور شدید خارش ہوتی ہے۔ مریضہ کھجلا کر زخمی کر لیتی ہے اور ان سے بدبودار رطوبت خارج ہوتی ہے۔ بعض دبا کر دیکھنے سے سخت اور بعض بالکل نرم چربی کی طرح محسوس ہوتی ہیں۔ بعض بدبودار مواد والی سرخ ہوتی ہیں' بعض خاکی بغیر مواد کے مگر خارش ہوتی ہے۔ بعض سرطانی' بعض سادہ۔ کبھی آہستہ آہستہ بتدریج بڑھتی ہیں۔ کبھی برق رفتاری سے بڑھ کر انڈے کے سائز کی ہو جاتی ہیں۔

ریشہ دار رسولیاں (Fibroma) : یہ اولاد پیدا کرنے کی عمر میں عورت کے عموماً بڑے لبوں پر 15 پونڈ تک بڑے سائز کی رسولی ہو جاتی ہے۔ جس کی جلد کے ساتھ ایک لمبی گردن بن جاتی ہے۔

چربیلی رسولیاں (Lipoma) : یہ فرج کے چھوٹے لبوں پر یا جبل زہرہ (Mons Veneris) پر ایک بڑی سی لمبی گردن کی رسولی ہوتی ہے۔ یہ شاذونادر ہوتی ہیں۔

حلیمہ رسولیاں (Papilloma) : مسہ دار تنہا یا کئی گلٹیاں ہوتی ہیں۔ یہ سادہ ہوتی ہیں' خبیث نہیں ہوتی۔ یہ بالعموم لیکوریا' حمل یا صفائی نہ کرنے کے سبب رونما ہوتی ہیں۔ یہ عموماً فرج کے عقبی حصے پر' سیون اور چوتڑوں پر جبل زہرہ' بڑے لبوں پر اور کبھی کبھی مہبل کے اندر پیدا ہوتی ہیں۔ اس کے تدارک کے لئے حفظان صحت کے معیار اور لیکوریا سے نجات کے لئے بھرپور توجہ دینی چاہئے۔ ان میں نوکدار غلطہ جیسے (Condylomata Acuminata) اور سادہ حلیمہ رسولیاں شامل ہیں۔ سادہ رسولیاں لمبی گردن اور گوبھی کے پھول جیسی مخصوص شکل کی ہوتی ہیں۔

کینسر' سرطانی رسولیاں (کارسی نوما۔ Carcinoma) : عموماً 50 سال سے زیادہ عمر کی خواتین اور کبھی 20'25 برس کی نوجوان مستورات شرمگاہ کے کینسر کا شکار ہوا کرتی ہیں۔ یہ رسولی عموماً ابتدائی گلٹی ہوتی ہے اور اکثر تقشر (لیوکو پلاکیا) کے بعد لاحق ہوتی ہیں۔ ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ پہلے شدید خارش ہوتی ہے پھر درد ہوتا ہے اور رطوبت خارج ہوتی ہے۔ ثانوی انفکشن واقع ہو جاتی ہے' معائنہ سے کم گہرا زخم یا سخت رسولی پائی جاتی ہے۔

یہ کینسر 12 فیصد بے اولاد عورتوں (Nulliparae) کو ہوتا ہے۔ 43 فیصد کو بڑے لبوں پر' 20'

فرج پر لمبی گردن والی رسولی

فرج پر نرم ریشہ دار رسولی
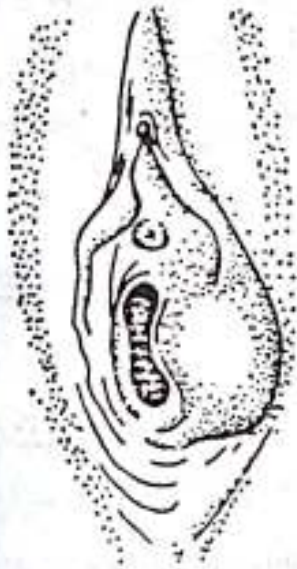
فرج میں سرطانی رسولی
کینسر Carcinoma of the vulva.

Bartholin's abscess.
برتھولین میں دنبل

بظر میں ریشہ دار رسولی

FIBROMYOMA CLITORIDIS

فیصد کو چھوٹے لبوں پر، بظر پر 20 فیصد اور سیون پر کبھی کبھار اور شاذونادر احلیل اور برتھولین غدد پر واقع ہوتا ہے۔

لحمی سرطان (Sarcoma) : یہ سرطان ہر عمر میں اور اوسطاً 40 سال کی عمر میں شرمگاہ پر ایک پھیلی ہوئی سوجن یا لمبی گردن والی مقامی رسولی کی شکل میں ہوتا ہے۔ رسولی پھٹ کر زخم بن جاتی ہے۔ یہ آس پاس سرایت کرتی ہوئی کنج ران میں جاکر اسے کھوکھلا کر دیتی ہے، پھر جسم میں منتقل ہو جاتی ہے۔ سوجن کے علاوہ جلن اور درد ہوتا ہے۔

انگور کے خوشہ جیسی لحمی رسولی (Grapelike Sarcoma) : یہ رسولی چھوٹی بچیوں کی مہبل کے سوراخ میں پیدا ہو کر فرج سے باہر نکل آتی ہے۔ یہ اردگرد کی بافتوں میں سرایت کر جاتی ہے۔ اس کی تفصیل عنق الرحم کے تحت آئے گی۔

بووَن کی سرطانی رسولی (Bowen's Disease) : پہلے یہ ایک بہت سست رفتار، سخت، ابھرا ہوا، سرخ داغ شرمگاہ پر رونما ہوتا ہے اور محدود جگہ پر خشک یا اگزیما والی سطح پر نمودار ہوتا ہے۔ پھر جلدی سرطان (کارسی نوما) بن جاتا ہے۔ سخت خارش ہونے پر اس کی طرف توجہ مبذول ہوتی ہے۔

گوشت خور رسولی (Rodent Ulcer/Basal Cell Carcinoma) : یہ شرمگاہ پر پھیلنے والے سرطان (کینسر) کی ایک کمیاب گوشت خور پھوڑا یا رسولی ہے۔ یہ چہرے پر پھوڑے کے مشابہ ہوتی ہے۔ مریضہ میں ایک چھوٹی سی گلٹی شرمگاہ پر پائی جاتی ہے جو زخم بن جاتی ہے اور آبی رطوبت خارج ہوتی ہے۔ یہ مندمل ہونے میں نہیں آتی۔

پیگٹ روگ (Paget's Disease) : شرمگاہ کا یہ مرض شاذونادر ہوتا ہے۔ اس میں بظر (Clitoris) کے آس پاس ایک سفید، سخت، ذرا سی ابھری ہوئی جگہ پر شدید خارش ہوتی ہے۔ یہ گہرائی میں سرطانی رسولی (کارسی نوما) ہوتی ہے، جس طرح پستان کے حلمہ (نپل) میں۔

کالی رسولی۔ سرطان اسود (Melanoma) : یہ سرطانی رسولی بظر، چھوٹے یا بڑے لبوں (شفران) پر 50 اور 60 سال کی عمر کے درمیان اوسطاً 54 سال کی عمر میں اور کبھی کبھار 30 سال سے کم عمر میں پیدا ہوتی ہے۔ یہ سیاہی مائل نیلی یا کالی بھوری، عموماً نرم، ملائم، چمکدار سطح والی سوجن یا گلٹی ہوتی ہے۔ یہ تیزی سے زخم بن جاتی ہے۔ اس میں جلن ہوتی ہے اور خون آمیز بودار رطوبت خارج ہوتی ہے۔ اس کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ اس سے مریضہ تقریباً ڈیڑھ سال میں چل بستی ہے۔ یہ رسولی خون کی گردش کے ساتھ دوسرے اعضاء میں منتقل ہو جاتی ہے اور اگر یہ کنج ران کے غدد

جاذبہ (لمفاوی غدو) میں نفوذ کر جائے اور پھر وہاں سے اوپر کو لے اور کمر کے غدد میں پھیل جائے تو لمفاوی نالیوں میں سے یہ منتقل ہوتی ہے۔ کبھی کنج ران کے غدود بری طرح سوج جاتے ہیں۔

برتھولین کی کیسہ دار رسولی (Bartholin's Cyst) : فرج کو تر رکھنے والے غدود ودی (بارتھولین گلینڈز) کی رطوبت خارج کرنے والی نالی اگر تراوش کے ساتھ بند ہو جائے تو ایک کیسہ دار رسولی (Cyst) بن جاتی ہے جو چھوت (انفکشن) کا شکار ہو جاتی ہے۔ یہ شرمگاہ کے بڑے لبوں (Labia Major) کی پچھلی تہہ کے نیچے ایک دردناک (Tender) گلٹی ہوتی ہے۔

علاج :

☆ **آلات زنانہ کی رسولیاں (Tumors) :** (1) لائیکو پوڈیم۔ (2) کلکیریا۔ نائیٹرک ایسڈ۔ (3) کوکس کیکٹائی۔

☆ **کیسہ دار (Cystic) رسولیاں :** (2) سبائنا۔ سلیشیا۔ گریفائیٹس۔ (3) برائٹا کارب۔ روڈوڈینڈران۔ سلفر۔ سیپیا۔ کاربونیم سلف۔ کالی کارب۔ کلکیریا کارب۔ لائیکو پوڈیم۔ نائیٹرک ایسڈ۔

☆ **تنی ہوئی سیدھی رسولی (Erectile Tumor) :** (2) تھوجا۔ فاسفورس۔ کاربو اینی۔ کاربو ویج۔ لیکے سس۔ نائیٹرک ایسڈ۔ (3) آرسنکم۔ پلاٹینا۔ سلفر۔ سلیشیا۔ سیپیا۔ کریازوٹ۔ لائیکو۔

☆ **جلندار :** (2) تھوجا۔ کاربو اینی۔ (3) کلکیریا۔

☆ **جن میں سے خون بہے :** (2) فاسفورس۔ (3) آرنیکا۔ پلساٹیلا۔ تھوجا۔ کریازوٹ۔ کوکس کیکٹائی۔ لیکے سس۔

☆ **جن میں خارش ہو یا چبھن ہو ڈنگ لگیں (Sticking) :** (2) نائیٹرک ایسڈ۔

☆ **جن میں کانٹا سا چبھے (Pricking) یا جو نیلے رنگ کی یا سخت ہوں :** (2) کاربو ویج۔

☆ **سخت (Hard) رسولیاں :** (2) کاربو ویج۔

☆ **سرطانی (کینسر) کی رسولیاں :** (1) آرسنکم۔ آرسنکم آیوڈ۔ تھوجا۔ سلیشیا۔ سیپیا۔ فاسفورس۔ فائیٹولیکا۔ کاربو اینی۔ کاربو ویج۔ کریازوٹ۔ کلکیریا۔ کونیم۔ گریفائیٹس۔ لائیکو پوڈیم۔ لیکے سس۔ میورکس۔ ہائیڈراسٹس۔

☆ **فرج میں کیسوی رسولیاں (Cysts) :** (2) سبائنا۔

☆ **فرج پر بدگوشت (Polypus) :** لائیکو پوڈیم۔

(نیز دیکھئے ہماری کتاب "کینسر کے روپ اور بہروپ" اور ان کا علاج)

8- شرمگاہ کی سوزش۔ ورم الفرج

(VULVITIS / INFLAMATION OF VULVA)

شرمگاہ پر حادثاتی چوٹ آنے یا کثرتِ مباشرت یا اجتماعی زنا بالجبر (Gang-Rape) خصوصاً کنواری لڑکیوں کے ساتھ زنا بالجبر وغیرہ کے صدمات سے شرمگاہ متورم ہو جاتی ہے۔ وضع حمل (بچہ جننے) کے بعد بھی شرمگاہ متورم ہو جاتی ہے۔ شرمگاہ کی صفائی نہ کرنے، موہائے زہار میں جوئیں پڑنے اور خارش وغیرہ سے شرمگاہ میں سوزش ہو جاتی ہے۔ بچپن اور نوخیزی میں لڑکیوں کی شادی نہ کر دینی چاہئے بلکہ الہڑ جوانی اور بھرپور شباب آنے پر شادی کرنی چاہئے۔ جب ان کے اعضائے تناسل پوری طرح نشو و نما حاصل کر چکے ہوں۔ بعض اقوام یا خاندانوں میں جلد شادیاں کرنے کا رواج ہے۔ جس سے نوعمر لڑکیوں کو کئی عوارض اور مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

جسم میں دیگر اعضاء کی جلدی سوزش کی طرح، فرج بھی بعض حالات میں متورم ہو جاتی ہے۔ مثلاً "اگزیما" چنبل اور کسی صابن یا گندے زیر جامہ پاجامہ یا مصنوعی کیمیاوی ریشوں کے کپڑے سے بنی ہوئی شلوار کے لگ جانے سے الرجی کے سبب شرمگاہ پر سوزش ہو جاتی ہے۔ بعض جسمانی بیماریاں اس کا سبب ہوتی ہیں۔ مثلاً" مرض ذیابیطس (شوگر)، چھپاکی، خون کے غربالی جالدار مادہ کی کثرت (Reticulosis) کے بعض عوارض اور کوئی بھی عارضہ جو یرقان کا باعث ہو۔ ان سے جلن اور خارش ہو کر شرمگاہ متورم ہو جاتی ہے۔ مقامی طور پر صفائی نہ کرنے سے مثلاً" بالوں کی صفائی نہ کرنے، لیکوریا یا حیض نفاس کی رطوبات، جوئیں پڑ جانے، مقعد کے کیڑے یا بکٹیریا فرج میں آجانے یا پھپھوندی لگنے وغیرہ کے سبب شرمگاہ میں خارش کے سبب ورم ہو جاتا ہے۔ جلن، خارش اور پھلاوٹ (اوڈیما) ہو جاتی ہے۔ فرج سوجی ہوئی اور سرخ دکھائی دیتی ہے۔ چنانچہ کیلنڈولہ محلول (20:1) کے ساتھ بار بار اچھی طرح شرمگاہ کو دھونا چاہئے یا نیم گرم سادہ پانی سے دھو کر ہومیوپیتھک ہیمکال پاؤڈر چھڑکنا چاہئے۔ شلوار یا پاجامہ کے نیچے کاٹن کا زیر جامہ پہننا چاہئے اور ناخنوں کے ساتھ تیز کھجلانے سے پرہیز کرنا چاہئے۔

شرمگاہ پر سرخباد (زہرباد۔ Erysipeles) سے، چھوٹی لڑکیوں میں سوزاکی جراثیم کے سبب اور بوڑھی خواتین میں ایسٹروجن ہارمون کی کمی وغیرہ کے باعث بھی شرمگاہ متورم ہو جاتی ہے۔ پیڑو اور شرمگاہ کے آس پاس جگہوں کے بالوں کی جڑوں میں ورم ہو کر چھوٹے چھوٹے پھوڑے (Furunculosis) بن جاتے ہیں، ان میں درد ہوتا ہے۔ کبھی دونوں رانوں کے درمیان کی جلد

آپس میں رگڑ کھاجاتی ہیں اور چھیلن اور خراش (Intertrigo/Chaffing) پیدا ہو جاتی ہے۔ فرج کی جلد نرم اور گیلی، متورم، سوجی ہوئی، گرم اور چمکدار، شوخ سرخ ہو جاتی ہے۔ مریضہ کو سخت خارش اور جلن محسوس ہوتی ہے۔ کیلنڈولہ لوشن سے دھونا، کیلنڈولہ مرہم لگانا یا ہیمکال پاؤڈر چھڑکنا مفید ہوتا ہے۔

فرج کی چرمراہٹ کا عارضہ (Kraurosis Vulvae) بوڑھی خواتین میں لاحق ہوتا ہے۔ فرج کی جلد سوکھ کر کمزور ہو جاتی ہے۔ زیر ناف بال گر جاتے ہیں۔ جلد چمڑے کی طرح ملائم (Smooth) اور صاف دکھائی دیتی ہے اور اس میں شدید جلن ہوتی ہے۔

تقشّر (Leukoplakia Vulvae) بوڑھی عورتوں کا ایک اور عارضہ ہے، جس میں شرمگاہ اور اس کے آس پاس کی جلد سے چھلکے اترتے ہیں اور شدید جلن ہوتی ہے۔ جب مرض بڑھ جائے تو شرمگاہ کی جلد پر جھریاں، چھلکے دار سفید داغ بن جاتے ہیں جو ابھرے ہوئے اور خشک ہوتے ہیں اور بعد میں چیر آ جاتے ہیں۔ یہ عارضہ کینسر ہونے سے قبل واقع ہوتا ہے اور تقریباً 50 فیصد کینسر کی مریضاؤں میں کینسر کا سبب ہوتا ہے۔

برتھولین غدد کی چھوت (Infection of Bartholin's Glands) : حاد سوزاک میں برتھولین غدد سوج جاتے ہیں اور دکھتے ہیں اور ان کی نالی سے پیپ خارج ہوتی ہے۔ شدید کیسوں میں یہ غدود پیپ سے بھر کر برتھولین دنبل (B/Abscess) بن جاتا ہے جو پک کر چھوٹے لبوں (Nymphae) کے اندر پھٹ جاتا ہے اور عارضی طور پر ایک اندھا ناسور (Blind Fistula) بن جاتا ہے۔ پھر یہ دنبل پھوڑے بار بار بنتے رہتے ہیں اور سخت ہو جاتے ہیں۔ اس قسم کے ناسور میں ہمیشہ سخت غدود محسوس کیا جا سکتا ہے۔ برتھولین کے غدد میں ورم بلاشبہ سوزاکی قسم کا ہوتا ہے، جس کے نتیجے میں انفکشن سے برتھولینی کیسہ دار رسولی (B. Cyst) پیدا ہو جاتی ہے۔

پیشاب کی نالی نائیزہ کے اردگرد اور اس کے نیچے غدودوں میں انفکشن عموماً مزمن ورم نائیزہ کے نتیجے میں سوزاکی جراثیم کی بناء پر ہوتی ہے، جس سے شرمگاہ (مہبل و فرج) متورم ہو جاتی ہے۔

عمر کے لحاظ سے جوانی سے قبل لڑکپن میں شرمگاہ میں ورم لڑکیوں میں بہت عام ہوتا ہے۔ چھوٹی لڑکیاں شرمگاہ کو ناخنوں کے ساتھ بار بار کھجلا کر یا کوئی چیز اس کے اندر دے کر، سخت یا تنگ کپڑے سے، مقعد کے کیڑے شرمگاہ میں داخل ہو جانے کے بعد کھجلانے کے رجحان سے، بیکٹیریا یا بالا نما کیڑوں (Monilia) اور کبھی کبھی سوزاکی جراثیم سے جلن اور خارش ہوتی ہے، جس سے شرمگاہ میں سوزش ہو جاتی ہے۔

جوانی کی عمر میں بچے پیدا کرنے والی نوجوان عورت بہت سی مہبل کی ورمی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ مثلاً"

1- چابک دار پروٹوزا ٹرائیکوموناز (Trichomonas) شرمگاہ کی مہبل میں منتقل ہو کر عموماً" مباشرت کے ذریعے شرمگاہ کو متورم کر دیتے ہیں' مردوں میں بھی یہ مرض ہوتا ہے۔ جب تک دونوں شوہر اور بیوی کا علاج نہ ہو تو یہ مرض جماع کے ذریعے بار بار ہو جاتا ہے۔ اس مرض کو جڑ سے اکھاڑنا مشکل ہوتا ہے۔ اعصابی اور جذباتی کشمکش سے مرض کو لاحق ہونے میں مدد ملتی ہے۔ مریض کو شرمگاہ پر شدید جلن' مہبل سے پانی نکلنے' جماع کے دوران تکلیف ہونے اور کبھی بار بار پیشاب کرنے اور درد کے ساتھ پیشاب آنے کی تکلیف ہوتی ہے۔ بکثرت بدبودار اور اکثر جھاگدار پتلا پانی جس میں چھوٹے چھوٹے ہوا کے بلبلے (Bu`bbles) شامل ہوتے ہیں' خارج ہوتا ہے۔ رحم کی گردن (Cervix) پر اور اس کے آس پاس' چھوٹے چھوٹے نقطہ دار سیلان خون کے نقطے یا دھبے ہوتے ہیں اور مہبل کا منہ (Introitus) اور دیواریں بہت متورم ہو جاتی ہیں۔ شرمگاہ سوج کر موٹی اور سرخ ہو جاتی ہے۔ مریضہ بہت تکلیف اٹھاتی ہے' چلنے سے درد بڑھتا ہے اور جلن کے سبب نیند اڑ جاتی ہے۔

2- نمناک فطر (Moniliasis / Candidiasis) : شرمگاہ میں انفکشن اس مرض میں ایک قسم کی خمیر نما پھپھوندی (Yeast-Like Fungus-Candida Albicans) سے سوزش ہو جاتی ہے۔ یہ عموماً" بالائی آلات تنفس' آنتوں اور عورتوں کی شرمگاہ میں لاحق ہوتی ہے اور کئی قسم کی خرابیاں مثلاً" منہ آنا (Thrush)' شرمگاہ کی سوزش اور جلد میں سوزش پیدا کر دیتی ہے۔ بالخصوص موٹی عورتیں یا جو عورتیں پسینہ سے شرابور رہیں' حاملہ خواتین' مرض شوگر کی شکار عورتیں یا جو عورتیں ایلوپیتھک کی انٹی بائیوٹک ادویہ استعمال کرتی ہیں' اس مرض میں مبتلا ہوا کرتی ہیں۔ اس میں شرمگاہ پر نمایاں سرخ داغ بن جاتے ہیں۔ شرمگاہ پھول جاتی (اوڈیمہ) ہے۔ اور اس کے ساتھ شدید خارش ہوتی ہے۔ انفکشن زیادہ تر حاملہ عورتوں کو شاید بل کی تیزابیت (Acidity) پر گلائی کوجین کے اثر کے سبب ہوتی ہے اور غالباً" اسی وجہ سے حمل روکنے' ضبط تولید یا رحم میں عارضی جھلی پیدا ہونے (Endometeriosis) کے تدارک کے لئے اور پروجسٹوجین استعمال کرنے والی عورتوں میں ذیابیطس کے ہمراہ یہ مرض بار بار لاحق ہو جاتا ہے۔ فرج سرخ' سوجی ہوئی اور اس میں سے سفید دہی کی مانند مادہ شرمگاہ کے لبوں (شفران) کی اندرونی سطح پر چپک جاتا ہے۔ شدید خارش' جلن کا احساس' بار بار پیشاب کی حاجت' بمشکل پیشاب اور تکلیف دہ جماع' مہبل پیلی اور خشک' جھریوں والی تہوں پر

پنیر کے کریم کی مانند گاڑھی چپاں ہونے والی رطوبت' اس کی علامات ہیں۔

بڑھاپے میں سن یاس کے بعد مہبل میں ورم (Atrophic Senile Vaginitis) ہو سکتا ہے جو بوڑھی خواتین میں ہارمون کی تبدیلیوں سے واقع ہوتا ہے۔ مہبل کے اندر جھلی پتلی ہو جاتی ہے اور اتھلے (کم گہرے) زخم بن جاتے ہیں' جن سے کبھی خون بہتا ہے' دکھن ہوتی ہے اور جماع کرتے وقت تکلیف ہوتی ہے۔

مرض شوگر کے ساتھ ورم فرج (Diabetic Vulvitis) اکثر پھپھوندی لگنے کی پیچیدگی ہوتی ہے۔ شرمگاہ اور اس کے اردگرد کی جلد سرخ ہو جاتی ہے اور گائے کے کچے گوشت جیسی (Beefy) دکھائی دیتی ہے۔ جلد موٹی اور بھورے رنگ کی ہو جاتی ہے۔ سخت خارش ہوتی ہے جسے کھجلانے سے جلد چھیل کر چھوٹی چھوٹی خراشیں آ جاتی ہیں' جن میں سے رطوبت نکلتی ہے۔ بالوں کی جڑیں متورم اور پھوڑے بن جاتے ہیں۔ شوگر کی مریضہ کی شرمگاہ کا ورم مخصوص نوعیت کا دکھائی دیتا ہے۔ سوزش دور دور تک آس پاس کی جلد تک پھیلی ہوتی ہے۔ بڑے لبوں (شفران کبیرہ) کی جلد کا رنگ بھورے داغوں کے ساتھ عجیب مخصوص سلیٹی (Gray) ہوتا ہے جبکہ چھوٹے لبوں پر چھوٹے چھوٹے غیر واضح شکل کے زخم بن جاتے ہیں اور شرمگاہ کی ساری جلد پر رطوبت جم کر چھلکے (Scales) بن جاتے ہیں۔

ناسور : پیشاب کے ناسور (فیسچولا) کے نتیجے میں ثانوی ورم فرج ہو جاتا ہے۔ جلد نرم' گیلے چمڑے جیسی اور متورم ہو جاتی ہے۔ یہ ورم اکثر پھیل کر مقعد کے گرد اور نیچے رانوں پر چھا جاتا ہے۔

بعض عوارض شرمگاہ کو کبھی کبھی متورم کرنے والے ہیں۔ مثلاً (i) ونسینٹ کا درد (Vincent's Angina) منہ اور گلے کی لعابی جھلیوں کے متورم ہونے کی طرح شرمگاہ میں بھی ایسا ہی عارضہ ہو جاتا ہے اور یہ دونوں منہ اور فرج میں اکٹھے بھی لاحق ہو سکتے ہیں۔ (ii) شرمگاہ کی دق (ٹی بی) اور (ii) شعاع فطریت (Actinomycosis) جس میں ایک سست رفتار والے دار رسولی بن جاتی ہے جو پیپ پڑ کر پک جاتی ہے اور اس میں زرد دانوں پر مشتمل گاڑھی چکنی پیپ نکلتی ہے۔

کبھی کبھار مریضہ کے کنج ران میں داد (رنگ وارم۔ Tinea Cruris) پیدا ہونے سے شرمگاہ متورم ہو جاتی ہے یا پیڑو کے بالوں میں جوئیں پڑ جانے سے شدید خارش ہوتی ہے۔ کپڑوں کی جوئیں اور مباشرت سے پیڑو کی جوئیں شرمگاہ کو متورم کرتی ہیں۔ جسے فرانس میں "محبت کی تتلی" (Butterfly of Love) کہا جاتا ہے۔ شرمگاہ پر نملہ کے صفراوی آبلے (ہرپز-Herpez) - کبھی بعض چیزیں لگانے سے مثلاً" شرمگاہ پر ادویہ کے محلول کو دھار باندھ کر ڈالنا (نطول)

پچکاری کرنا۔ (ڈوش- Douche) یا محلولات سے دھونا' پاؤڈر کریم یا مرہم لگانا' بعض صابنوں سے دھونا' ضبط حمل کے لئے ربڑ (فرنچ لیدر۔ Condom) کا استعمال وغیرہ سے شرمگاہ پر سوزش ہو جاتی ہے۔

بعض امراض مثلاً" خشک خارش (Seborrhoea)' لائیکن پلانس' رگڑ (انٹر ٹریگو)' چنبل' برص (Vitiligo)' مزمن جلدی سوکھا (Atrophy)' قشریت (Kraurosis)' تقشر (لیوکو پلاکیا) مسے اور فلط شیے (Condylomata) وغیرہ میں شرمگاہ پر ورم ہو جاتا ہے۔ (دیکھئے ہماری کتاب جلدی بیماریاں)

علاج :

☆ ورم شرمگاہ (فرج) : (1) آرسنکم۔ رسٹاکس۔ کریا زوٹ۔ مرک۔ (2) اسافوٹیڈا۔ ایپس۔ ایکو نائٹ۔ بیلا ڈونا۔ پٹرولیم۔ تھوجا۔ سیپیا۔ فیرم فاس۔ کالی کارب۔ کلکیریا۔ کوکس کیکٹائی۔ لائیکو۔ مرک کار۔ نائیٹرک ایسڈ۔ نیٹرم میور۔ (3) اگنیشیا۔ امبرا۔ انتھرم۔ برائی اونیا۔ ٹرنٹولا۔ سٹافی سیگریا۔ سلفر۔ فیرم۔ فیرم آرس۔ کاربو وج۔ کالن سونیا۔ کونیم۔ نکس وامیکا۔ نیٹرم سلف۔

☆ فرج لال سرخ (Red) ہو جائے : (2) بیلا ڈونا۔ سلفر۔ سیپیا۔ کاربو وج۔ ہیلو نائس۔ (3) آرسنکم۔ اورم میور۔ ثلائیوریا۔ کالی بائی۔ کلکیریا۔ لیڈم۔ مرک۔ ہائیڈروکوٹائل۔

☆ ورم فرج زہربادی : (1) رسٹاکس۔ (2) ایپس میلیفیکا۔

☆ ورم فرج حیض کے دوران ہو : ایکو نائٹ۔ بیلا ڈونا۔ سلفر۔ سیپیا۔ کلکیریا۔ مرک۔ نائیٹرک ایسڈ۔ نکس وامیکا۔

☆ ورم فرج کثرت جماع کے بعد : (2) سٹافی سیگریا۔ چائنا۔

☆ ورم مہبل (Vaginitis) : (2) ایکو نائٹ۔ کوکس کیکٹائی۔ کیورارے۔ مرک۔ نیٹرم آرسنکم۔ ہے میلس۔ (3) اورم میور۔ ایلومینا۔ بیلا ڈونا۔ سیپیا۔ کالو فائلم۔ ہائپریکم۔

☆ شرمگاہ سوجی ہوئی (Swollen) : (1) آرسنکم۔ ہلساٹیلا۔ رسٹاکس۔ کریا زوٹ۔ نائیٹرک ایسڈ۔ (2) آرٹیکایورنز۔ اسافوٹیڈا۔ امبرا۔ امونیم کارب۔ ایپس۔ پوڈوفائلم۔ تھوجا۔ سیپیا۔ فاسفورس۔ فیرم آیڈ۔ کاربو وج۔ کالن سونیا۔ کلکیریا۔ کینتھرس۔ گریفائیٹس۔ لیک کینم۔ لیلیم ٹائگر۔ مرک۔ نیٹرم سلف۔ ہیلو نائس۔ (3) آرسنکم آیڈ۔ آرنیکا۔ اورم۔ اورم میور۔ اورم سلف۔ بیلا ڈونا۔ برائی اونیا۔ ڈیجی ٹیلس۔ کاربو انیمی۔

کالوسنتھ۔ کالی بائی۔ کلکیریا سلف۔ کلکیریا فاس۔ کنابس سٹائیوا۔ کوکس کیکٹائی۔ کونیم۔ گاسپیم۔ لیکے سس۔ میفائیٹس۔ نکس وامیکا۔

☆ استسقائی سوجن، شرمگاہ پھول کر موٹی ہو جائے (Oedema) : (2) آرمیکا یورنز۔ فاسفورس۔ مرک۔ گریفائیٹس۔ نائیٹرک ایسڈ۔ (3) ا۔پس۔

☆ حیض سے قبل شرمگاہ سوج جائے : (2) سیپیا۔ (3) لایکو۔

☆ حیض کے دوران شرمگاہ سوج جائے : چائنا۔ زنکم۔ سٹافی سیگریا۔ سلفر۔ سیپیا۔ گریفائیٹس۔ لایکو۔

☆ حمل کے دوران فرج سوج جائے : (2) پوڈوفائلم۔ مرک۔

☆ فلغمونی سوجن (Phlegmonous) : (2) مرک۔

☆ فرج کے اندرونی چھوٹے لب (Nymphae) سوج جائیں : (2) ایپس۔ (3) چائینم سلف۔ مرک۔ نائیٹرک ایسڈ۔

☆ لبوں (Labia) کے درمیان سوجن : یوپین۔

☆ مہبل (Vagina) سوج جائے : (1) نائیٹرک ایسڈ۔ (2) آئیوڈیم۔ اگریکس۔ فیرم آئیڈ۔ کریا زوٹ۔ کیورارے۔ نکس وامیکا۔ (3) الیومن۔ پلساٹیلا۔ فیرم۔ کلکیریا فاس۔ کنابس سٹائیوا۔ کوکس کیکٹائی۔ مرک۔

☆ کثرتِ جماع سے شرمگاہ سوج جائے : (2) چائنا۔ سٹافی سیگریا۔ آرنیکا۔

9- شرمگاہ کے چھوٹے لبوں کا لمبا ہو جانا۔ تعظم شفران صغیرہ

(ENLARGEMENT OF NYMPHAE)

اس مرض میں افریقہ کے قبائل یا حبشی نژاد اور گرم ممالک کی عورتوں کے چھوٹے لب (شفران صغیرہ۔ Nymphae) پیدائشی طور پر چمگادڑ کے پروں کی طرح بڑے بڑے ہو کر شرمگاہ (Vulval Cleft) سے باہر نکل آتے ہیں۔ ان عورتوں کا بظر (Clitris) بھی بہت بڑھ کر مردانہ عضو کے سائز کا ہو جاتا ہے۔ شفران صغیرہ اور بظر کے یوں بڑھ کر لمبا ہو جانے سے ان عورتوں کو مباشرت اور پیشاب کرتے وقت بہت دقت اور تکلیف کا سامنا ہوتا ہے۔ چھوٹے لبوں کے بڑھے ہونے کے سبب مباشرت کے دوران دخول کے وقت عضو (Penis) کے ساتھ اور اس کے دباؤ سے یہ اندر کو کھنچ کر مریضہ کو درد اور تکلیف سے دوچار کر دیتے ہیں۔ بظر کے بڑھ جانے سے پیشاب کا سوراخ بند ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ہاتھ کی مدد سے اس کو اوپر اٹھا کر پیشاب کرنا پڑتا ہے۔ اس کا ایک واقعہ

زنانہ ختنہ کی ضرورت بظر کا بڑھ جانا شفران
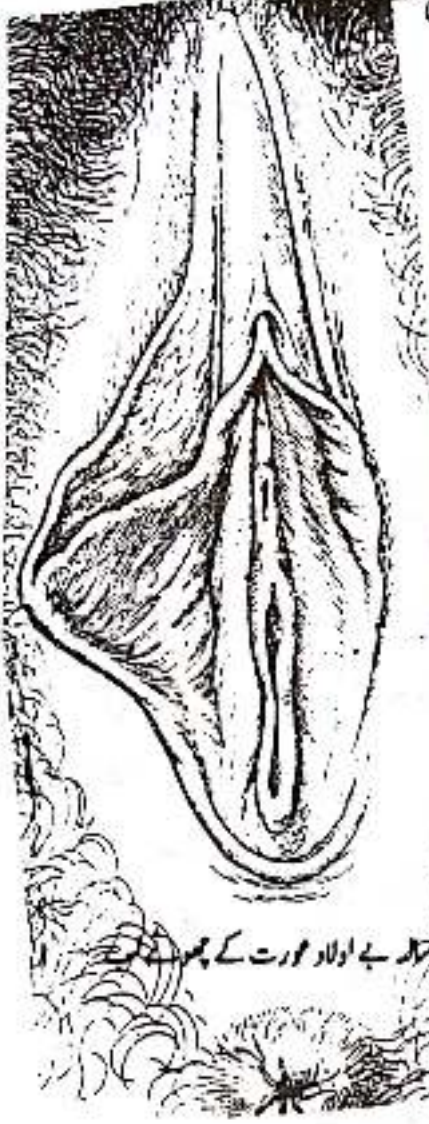
ایک بچہ کی 18 سالہ حبشی ماں کا متضخم البظر

30 سالہ بے اولاد عورت کے چھوٹے

کئی بچوں کی 25 سالہ ماں کے چھوٹے لب بڑھے ہوئے

جی۔ آر۔ سکاٹ نے اپنے "انسائیکلوپیڈیا آف سیکس" میں بھی لکھا ہوا ہے۔ منطقہ حارہ یا افریقہ کے بعض ممالک میں عورتوں کے ختنہ (خفضاء) کا قدیمی رواج ہے۔ غیر مسلم ممالک میں طوائفوں کو کثرت زنا کے سبب اور آتشک کی مریضہ عورتوں میں بھی بعض کے شفران صغیرہ بڑھ جاتے ہیں۔ ایسی عورتوں میں جلق یا باہم مقاربت کی علت پیدا ہو جاتی ہے۔ (دیکھئے تصاویر)

عورتوں کا ختنہ (خفضاء- Excision) کرنے سے اس صورت حال سے نجات مل جاتی ہے۔

مردوں کے ختنہ (اعذار- Circumcission) میں غلفہ (Prepuce) کاٹ دینے کی طرح عورتوں کے بڑھے ہوئے فالتو چھوٹے لب اور بظر کو چمٹی کے ساتھ پکڑ کر قینچی یا استرے (Razor) سے کاٹ دیا جاتا ہے۔ عورتوں کے ختنہ کے طریقے اور تصاویر ڈاکٹر ایچ۔ ایچ۔ پلاس اینڈ ایم۔ اینڈ آر۔ برٹلز نے اپنی معرکتہ الاراء کتاب "عورت" (Woman, By H.H. Ploss & M. & R. Bartles Vol: I) میں دی ہوئی ہیں۔

عراق، کویت اور صحرائے عرب میں بھی عورتوں کے ختنے کا رواج رہا ہے۔ چنانچہ "مشکوٰۃ شریف" کی ایک حدیث میں بھی اس کا ذکر ہے اور ایک انگریز مصنف ڈکسن نے اپنی کتاب "صحرا کے عرب" (The Arab of the Desert by H.R.P. Dickson) میں اس کا ذکر کیا ہے۔

مصر میں عورتوں کے ختنہ کی رسم عام ہے۔ مصر کے کچھ علاقوں میں 95 فیصد لڑکیوں کا ختنہ کیا جاتا ہے۔ اس رسم کے تحت ان کے بظر کا کچھ حصہ یا سارا بظر کاٹ دیا جاتا ہے۔ تاکہ ان کی شادی کی جاسکے۔ حال ہی میں مصر کی سماجی جماعتوں اور انسانی حقوق کی تنظیم نے اس رسم کے خلاف مہم شروع کی تھی۔ ان کے دباؤ کے تحت اب جولائی 1996ء میں حکومتِ مصر نے سرکاری ہسپتالوں میں لڑکیوں کے ختنہ پر پابندی عائد کر دی ہے۔ وہاں کی ایک بڑی عدالت کے مفتی نے بھی وزارتِ صحت کی اس پابندی کو درست قرار دیا ہے کیونکہ اسلامی قانون کے تحت نسوانی ختنہ لازم نہیں ہے۔

کبھی چھوٹی لڑکیوں میں پیدائشی طور پر بظر کے سر پر غلاف (Preupce) سا ہوتا ہے۔ یہ فالتو گوشت ڈھیلا اور پلپلا ہوتا ہے۔ جس سے لڑکی میں چربیلے مادے رک کر جلن، خارش اور بیزاری پیدا ہوتی ہے اور انگشت زنی (سحق) کی رغبت پیدا ہو جاتی ہے، چنانچہ غلاف کو چمٹی کے ساتھ پکڑ کر استرے سے کاٹ دیا جاتا ہے یعنی ختنہ کر دیا جاتا ہے۔ (نیز دیکھئے مردوں کا ختنہ۔ تاریخی، مذہبی اور طبی نقطہ نگاہ سے۔ کتاب جنسی بیماریاں (مردانہ) حصہ اول میں)

علاج :

☆ عمل جراحی سے چھوٹے لبوں اور بظر کو کاٹ دیا جاتا ہے۔ کھانے کے لئے شافی ٹیکریا

200 کی ایک خوراک پہلے دیں۔ مقامی طور پر کیلنڈولہ Q یا سٹافی سیگریا کی مرہم (ویسلین ا اونس میں سٹافی سیگریا 20Q قطرے ملا کر) زخم پر لگائیں۔ اس سے زخم جلد مندمل ہو جاتے ہیں۔

10- شرمگاہ کے لبوں کا کچلا جانا۔ رض شفران

(LABIA CONTUSION)

کسی حادثہ میں چوٹ آنا' گھوڑے اور سائیکل کا طویل سفر' کثرت جماع' جماع کی بے احتیاطی' کنواری (ناکتخدا) لڑکی سے زنا بالجبر (Gang Rape) وضع حمل کے وقت مشکل سے ولادت ہونا وغیرہ حالات کے سبب شرمگاہ کے لب کچلے جا سکتے ہیں۔ اس سے چلنے پھرنے پر مریضہ کو دردناک صورت حال کا سامنا ہوتا ہے۔

تفصیلات ادویہ :

آرنیکا 200 : کھانے کے لئے صبح و شام ایک ایک خوراک دی جائے اور آرنیکا مرہم مقامی طور پر لگائی جائے۔ یا لوشن سے (آرنیکا مدر ٹنکچر 1 حصہ 10 حصے پانی میں ملا کر) دھویا جائے۔

ہائیپریکم 200 : ہر 8 گھنٹے بعد ایک خوراک کھلائی جائے۔ اور اس کے لوشن سے دھویا جائے۔

11- شفران کی رسولیاں۔ ٹیومرز آف لیبیا (LABIAL TUMORS)

بعض اوقات شرمگاہ کے چھوٹے یا بڑے لبوں میں کیسہ نما (Cystic)' سخت (ہارڈ) لمی (سارکوما) یا سرطانی (کارسی نوما) قسم کی رسولیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جن کا علاج ضروری ہوتا ہے۔

علاج :

☆ دیکھئے پیچھے شرمگاہ کی رسولیاں۔

12- شرمگاہ کے لبوں کا چپک جانا۔ التصاق الشفرتین۔ اینکی لوکولپس

(ANKYLOCOLPOS)

شرمگاہ کی صفائی پر توجہ نہ دینے یا شرمگاہ سے لیس دار رطوبت لیکوریا وغیرہ خارج ہوتے رہنے سے شرمگاہ میں جالا سا لگ کر اس کے لب آپس میں جڑ جاتے ہیں۔ جس سے جماع کے وقت عضو کا دخول مشکل سے ہوتا ہے۔ کبھی یہ لب باہم اس قدر چپک جاتے ہیں کہ خون حیض کا اخراج بھی

ناممکن ہو جاتا ہے۔ عموماً" غیر مسلم اقوام جن میں استنجا اور طہارت کا ناقص رواج ہے اور پانی کی بجائے ٹشو کاغذ سے اعضاء کو صاف کرتے ہیں' ان کی غلیظ عورتیں اس مرض کا شکار ہوتی ہیں۔ کبھی شرمگاہ کے لبوں کے زخم مندمل ہونے پر یا کاذب جھلی پیدا ہونے سے یہ صورتِ حال معرضِ وجود میں آجاتی ہے۔

علاج :

☆ ہاتھ کی انگلیوں پر کیلنڈولہ مرہم لگا کر یا گول نوکیلی سلائی کے ساتھ فرج کے لبوں کو آہستہ آہستہ کھولا جائے۔ اور انگلی پر مرہم لگا کر آہستہ آہستہ اندر دھکیل کر پھرائی جائے یا حسب ضرورت عمل جراحی سے کام لیا جائے۔ شرمگاہ کی صفائی پر خصوصی توجہ دی جانی چاہیے۔

مندرجہ ذیل ادویہ کھانے کے لئے دیں۔

☆ اگر گاڑھی سفید لئی (Paste) جیسا لیکوریا آئے تو بورکس 30 دن میں چار بار دیں۔

☆ اگر لیکوریا دودھ کی بالائی (Cream-Like) جیسا آئے تو : (1) پلساٹیلا۔ (2) ڈ ریلیم۔ سیکیل کار۔ کلکیریا فاس۔ کلکیریا کارب۔ نیٹرم فاس۔ (3) ایلومینا۔ سیپیا۔ میں سے حسبِ علامات منتخب کر کے دوا دیں۔

نیز دیکھئے لیکوریا کا بیان جو آگے ایک باب میں دیا گیا ہے۔

13- سوزش شفرتین۔ شرمگاہ کی لبوں میں ورم

(INFLAMATION OF LABIA)

اس مرض میں شرمگاہ کے لب بعض مختلف وجوہ کی بناء پر متورم ہو جاتے ہیں۔ اکثر نئی نویلی دلہنیں کثرتِ مباشرت سے اس کا شکار ہو جاتی ہیں۔ معمولی ورم ہو تو یہ خود بخود درست ہو جاتا ہے لیکن کبھی بڑھ کر پھوڑے کا روپ دھار لیتا ہے' جس میں گرمی' سرخی اور جلن ہوتی ہے اور بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی ہے۔

علاج :

☆ کثرتِ جماع سے لب ہائے فرج سوج جائیں' متورم ہو جائیں : (1) سٹافی سیگریا۔ (2) پلاٹینا۔ چائنا۔ ہے میلس۔

☆ زہرباد کی وجہ سے : (1) رسٹاکس۔

مقامی طور پر سٹافی سیگریا کی مرہم لگائی جاتی ہے۔

14- تضخم البظر۔ ٹنہ کا بڑا ہو جانا

(CLITORISMUS / HYPERTROPHY OF CLITORIS)

اس مرض میں بعض عورتوں بالخصوص منطقہ حارہ کے ممالک میں حبشی اور دیگر کالی عورتوں کا بظر (اور چھوٹے لبہائے فرج) بے تحاشہ بڑھ کر ضخیم ہو جاتے ہیں' جس سے جماع میں مزاحمت یا تکلیف اور پیشاب کے اخراج میں دقت ہوتی ہے۔ کبھی بظر بہت بڑھ کر مردانہ عضو کی طرح ہو جاتا ہے اور ہر وقت ایستادگی سے تکلیف کا باعث ہوتا ہے۔ دو ایسی عورتیں باہم مقاربت بھی کر سکتی ہیں یا جلق لگاتی ہیں۔

ان ممالک میں عورتوں کا ختنہ (اعذار۔ خفضاء۔ Excision) کرنے کا رواج زمانہ قدیم سے ہے۔ حال ہی میں مصر کے مفتی نے فتویٰ دیا ہے کہ مصر کے علاقوں کی عورتیں' جو وہاں ختنہ رسماً" و مذہباً" ضروری کرواتی ہیں' اب ختنہ نہ کروائیں کیونکہ اس سے بعض لڑکیاں زخمی یا ہلاک ہو جاتی ہیں اور اسلامی قانون کے تحت نسوانی ختنہ لازم نہیں ہے۔

کبھی کسی مریضہ میں بظر کے فیل پا ہونے (Elephantiasis)' ریشہ دار رسولیوں (Fibroid Growth)' کیسوی پیدائش (Cystic Development)' سرطانی رسولی (Carcinoma) اور تضخم (جسامت میں بڑھ جانے۔ Hypertrophy) کے سبب بظر میں کانٹ چھانٹ (Excision) کی ضرورت ہوتی ہے۔

ایک بچے کی ۱۸ سالہ حبشی ماں ۔ متورم بظر

علاج :

☆ عمل جراحت سے صورت حال کو درست کیا جاتا ہے۔ عمل جراحی کے بعد زخموں کو جلد مندمل کرنے کے لئے سٹاف تیگریا 200 کھانے کے لئے اور کیلنڈولہ مرہم مقامی طور پر لگانے کے لئے دی جاتی ہے۔

15- فریسموس-بظر کی مستقل ایستادگی-جنون الشہوت

(PERSISTENT ERECTION OF CLITORIS - NYMPHOMANIA)

بعض عورتوں کے بظر کے اسفنجی حصہ میں اجتماع خون ہو جانے کی وجہ سے بلا ضرورت بلکہ ہر وقت بظر میں تندی اور خیزش یعنی انتشار کی حالت (Erection) رہا کرتی ہے۔ عموماً یہ مرض ان عورتوں کو ہوتا ہے' جن کا بظر غیر معمولی طور پر بڑھ کر ضخیم ہو گیا ہو اور اس میں خون بھر گیا ہو۔ اس طرح یہ ایستادہ اور سرخ ہو جاتا ہے۔ معمولی طور پر چھونے یا کپڑوں وغیرہ کی رگڑ سے اس میں ایستادگی پیدا ہو جاتی ہے۔ نیز خواہش جماع بہت بڑھ جاتی ہے۔ جو بار بار جماع کرنے کے باوجود فرو نہیں ہوتی۔

علاج :

☆ دیکھئے "جنون الشہوت" (Nymphomania) کے تحت

16- پردہ بکارت کی سختی-صلابتِ عذرا-صلابتِ غشاءِ بکارت

(HARD & STRONG HYMEN)

بعض لڑکیوں میں پردہ بکارت پیدائشی طور پر دبیز اور مضبوط ہوتا ہے۔ ہر طرح کی اچھل کود اور کود پھاند کے علاوہ سہاگ رات کو جماع کرنے سے بھی زائل نہیں ہوتا اور مجامعت کے فعل میں دشواری اور تکلیف کا باعث بن جاتا ہے۔ بہت کم عورتوں میں یہ نازک صورتِ حال واقع ہوا کرتی ہے۔ اگر کئی بار مجامعت کے باوجود یہ زائل نہ ہو تو بنوک نشتر اس میں چیر پھاڑ کر دی جاتی ہے۔ اگر نشتر کے استعمال میں کوئی ہچکچاہٹ یا قباحت ہو تو تھوڑا سا پسا ہوا شیشہ نمک لے کر شہد میں ملا لیا جائے اور اس مرکب کو بھگو کر کپڑے کی بتی بنا کر شرمگاہ میں رکھیں۔ اس سے پردہ بکارت نرم اور کمزور ہو جاتا ہے۔ پھر جماع کرنے سے باآسانی پھٹ کر دخولِ عضو کے لئے راستہ مہیا کر دیتا ہے۔

علاج :

سٹافی سیگریا 30 : شب زفاف میں پردہ بکارت کے پھٹنے سے' نشتر کی مدد سے چیرنے سے زخم ہوں۔ جن کو جلد مندمل کرنا مقصود ہو۔ یہ دوا ہر چار چار گھنٹے بعد کھانے کے لئے دی جائے۔ کیلنڈولہ مرہم یا سٹافی سیگریا کی مرہم متاثی جگہ پر لگائی جائے پھر جماع کے وقت تحمل' مرہم یا کوئی اور مزلق چیز لگا لی جائے۔

17- بندش پردۂ بکارت۔ انغلاق العذرا

(IMPERFORATE HYMEN)

اس میں پردۂ بکارت میں جو خلقی طور پر حیض خارج ہونے کے لئے سوراخ ہوتا ہے۔ وہ بہت باریک یا بالکل بند ہوتا ہے اور خونِ حیض خارج نہیں ہو پاتا۔ اور اندر ہی جمع ہو کر تکلیف کا باعث بن جاتا ہے۔ خونِ حیض رحم یا مہبل کے اندر محبوس ہو کر عموماً" مریضہ کو سردرد، پیڑو میں بوجھ، ہاتھ پاؤں میں اکڑن اور زیرِ ناف شکم میں دباؤ اور درد جیسے عوارضات میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اس کے ازالہ کے لئے پردہ بکارت کو بنوکِ نشتر چیر کر خونِ حیض کے اخراج کے لئے راستہ بنا دیا جاتا ہے۔ جس کے بعد مریضہ کی دیگر علامات بھی ختم ہو جاتی ہیں۔

تفصیلاتِ ادویہ :

سٹائی سیگریا 30 : پردہ بکارت کے چیرنے سے پیدا شدہ زخم کے لئے ہر چار گھنٹے بعد کھانے کو دیں اور مقامی طور پر اس دوا کی مرہم لگائیں۔

18- پردہ بکارت کا پھٹ جانا، چر جانا۔ انشقاق پردہ بکارت

(LACERATION OF HYMEN)

بعض اوقات معمولی حرکات سے مثلاً" ہلکی کود پھاند، چھلانگ لگانے، زور سے کو نتھنے، کھانسنے، چھینکنے، قہقہے لگانے یا گھوڑے اور سائیکل پر سواری کرنے سے لڑکیوں کا پردہ بکارت پھٹ جاتا ہے۔ جس سے ذرا سا جریان خون ہونے لگتا ہے۔ کبھی شریان کا منہ کھل کر زیادہ سیلان خون ہو جاتا ہے۔ جس سے بہت سا خون ضائع ہو کر کمزوری اور بھس کا عارضہ ہو جاتا ہے۔ مقامی طور پر سٹائی سیگریا کی مرہم لگائی جائے۔

تفصیلات ادویہ :

فاسفورس 30 : جب کافی سیلان خون ہو اور خون نہ رکے۔ ہر ایک گھنٹے بعد دیں، جب خون رک جائے تو دوا بند کر دیں۔

چائنا 200، کلکیریا فاس 200، فیرم فاس 30 : خون ضائع ہو جانے کے بعد باری باری ہر چار گھنٹے بعد تین تین خوراکیں دیں۔ اس سے خون کی کمی پوری ہو جائے گی۔

19- شرمگاہ کا فتق۔ فتق استحیائی۔ پوڈنڈل ہرنیا

(PUDENDAL HERNIA)

اس مرض میں پیٹ کی دیوار کمزور ہو جاتی ہے یا رطوبت کی زیادتی کے باعث مجری ارسیہ ڈھیلا ہو جاتا ہے یا قناۃ الارسیہ پیدائش کے بعد پوری طرح بند نہیں ہوتی۔ تو اس میں سے آنتوں کا کچھ حصہ پیڑو کے اعضاء رحم، خصیۃ الرحم یا قاذفین (Fallopin Tubes) وغیرہ کا کچھ حصہ کھسک کر بجائے فرج میں اتر آتا ہے۔ کبھی یہ قناۃ الارسیہ کی راہ اور کبھی مہبل (Vagina) کے راستے میں سے بھی گزر کر اتر آتا ہے۔ اول الذکر راہ سے اگر اترے تو فتق الارسیہ یا فتق شفران کبیرہ کہتے ہیں اور اگر موخر الذکر راہ میں سے اترے تو فتق مہبلی یا فتق شفرتان صغیرہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

معائنہ سے شرمگاہ کے لبوں (شفران)، کنج ران یا مہبل کے قریب ایک رسولی نما ابھار نظر آتا ہے۔ جو کھڑا ہونے، یا چلنے پھرنے سے زیادہ ہو جاتا ہے اور لیٹنے کی حالت میں کالعدم یعنی تقریباً غائب ہو جاتا ہے۔ اگر اس کو دبا دیا جائے تو نرم محسوس ہوتا ہے اور گڑگڑاہٹ کی قسم کی ایک مخصوص آواز کے ساتھ اوپر چڑھ کر اندر گھس کر غائب ہو جاتا ہے۔

زور دار کام کرنا، کالی کھانسی، دائمی قبض، بھاری وزن اٹھانا، وضع حمل (بچہ کی پیدائش) کے وقت زور لگانا وغیرہ اس مرض کے اسباب ہیں۔ مریض کو اچھلنا، کودنا، پھاندنا، چھلانگ لگانا، زور سے قہقہہ لگانا یا زور سے کھانسنا، پاخانہ کے وقت کو نتھنا اور زور لگانا اور کثرت جماع وغیرہ سے پرہیز لازم ہے۔

فتق (ہرنیا) کے مقامات

تفصیلات ادویہ :

دیکھئے "رحم گرنا" یا "ٹل جانا" کے تحت

علاج :

☆ **شرمگاہ کا فتق** (Hernia) : (1) لائیکو پوڈیم۔ نکس وامیکا۔
☆ **دردناک** : (2) ایلو مینیا۔ سلیشیا۔ (3) اورم۔ فاسفورس۔
☆ **ذکی الحس** : (1) لیکے سس۔ (2) بیلاڈونا۔ نکس وامیکا۔ سلیشیا۔
☆ **جس میں سوئیاں چبھیں** : سیپیا۔
☆ **جس کے ساتھ قے آئے** : (2) ٹو بیکم۔ (3) ایکو نائٹ۔ آرسنکم۔ بیلاڈونا۔ لیکے سس۔ وریٹرم۔
☆ **پھنسا ہوا** : (1) اوپیم۔ بیلاڈونا۔ نکس وامیکا۔ (2) ٹو بیکم۔

20- سیون کا پھٹ جانا۔ شقاقِ عجان (RUPTURE OF PRINEUM)

بچپن کی شادی' کم سنی میں حمل کا ہونا' ابتدائی حمل میں بچہ کا بڑے سائز کا ہونا یا بچے کا سر غیر معمولی طور پر بڑا ہونا' قبل از وقت ولادت کا ہونا' حمل کا رحم میں نہ ہونا بلکہ غیر طبعی ہونا' وضع حمل کے وقت بہت دیر ہونا اور زور آزمائی کرنا وغیرہ حالات میں عورت کی سیون پھٹ سکتی ہے۔ کبھی یہ اتنی زیادہ پھٹ جاتی ہے کہ مقعد اور مبل کے سوراخ دونوں آپس میں مل کر شگاف بنا دیتے ہیں۔

علاج :

☆ عمل جراحت سے پھٹی ہوئی سیون کو سی دیا جاتا ہے اور مقامی طور پر کیلنڈولہ اور سٹافی سیگریا کی مرہم لگائی جاتی ہے۔ کھانے کے لئے آرنیکا' سٹافی سیگریا' سلیشیا' کلکیریا فلور ادویہ دی جاتی ہیں۔

باب 3

مہبل کے عوارض

(AFFECTIONS OF VAGINA)

مہبل کو ان عوارض کا سامنا ہوتا ہے۔ خارش۔ خروج۔ ڈھیلا پن۔ تنگی۔ حاد سوزش۔ مزمن سوزش۔ تشنج۔ زخم۔ ناسور۔ بندش۔ آتشک حقیقی و مجازی۔

ان کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

1- مہبل کی خارش۔ حکۃ الفرج یا مہبل

(PRURITUS VULVAE VAGINA)

اس مرض میں فرج پر یا مہبل میں شدید قسم کی خارش ہوتی ہے۔ مریضہ بار بار کھجلانے کے لئے مجبور ہوتی ہے۔ کبھی اس قدر شدید خارش ہوتی ہے کہ وہ کھجلا کھجلا کر اسے چھیل ڈالتی ہے۔ جس سے جلن اور درد ہوتا ہے۔ یہ خارش دراصل کسی مرض کی علامت ہوتی ہے۔ زمانۂ حمل میں اور سن یاس کے دوران' بہت سی جلدی بیماریوں میں' اگزیما یا تفنشر (لیوکو پلاکیا) کے ساتھ' شرمگاہ میں ناقص نشوونما (Dystrophia)' مہبل یا رحم کا گر جانا یا باہر نکل آنا' بوڑھی عورتوں کا ورم مہبل' بواسیر' مقعد میں چیر آنا (Fissure) اور پیٹ کے کیڑے وغیرہ عوارض میں' مہبل میں خارش ہوا کرتی ہے۔ کبھی عموماً" چھوٹی عمر کی بچیوں کی مقعد سے سوتی کیڑے (چُرنے) نکل کر فرج میں داخل ہو جاتے ہیں' جس سے شدید خارش ہوتی ہے۔ کبھی نفسیاتی مسائل اور الرجی بھی اس کا سبب ہوتی ہے۔ بعض مستورات کو حمل کے آخری دنوں میں خارش ہوتی ہے۔ سن یاس میں اکثر بوڑھی خواتین کو یہ خارش ہو جاتی ہے جو ہارمونز کے نظام میں گڑبڑ' الرجی یا کسی نامعلوم وجہ سے ہو سکتی ہے۔ اندام نہانی کے آس پاس یا ٹانگوں کے درمیان اکوتہ (اگزیما) یا داد (Ring-Worm) سے بھی یہ خارش ہو سکتی ہے۔

علاج :

☆ **مہبل میں خارش** : (1) سیپیا۔ کریازوٹ۔ کیلیڈیم۔ نائیٹرک ایسڈ۔ (2) اورم میور۔ برومیم۔ ٹرنٹولا۔ سلفر۔ فیرم آیڈ۔ کلکیریا۔ کلکیریا سلف۔ کونیم۔ کیسٹیرس۔ لایکو ۔ لیلیئم ٹائیگرینم۔ مرک۔ میڈورنیم۔ ہائیڈروکوٹائل۔

☆ **شام کے وقت** : کریازوٹ۔

☆ **جماع کے بعد** : (1) نائیٹرک ایسڈ۔

☆ **حیض سے قبل** : (2) گریفائیٹس۔

☆ **حیض کے دوران** : (2) کونیم۔

☆ **حیض کے بعد** : کاسٹیکم۔ کریازوٹ۔

☆ **حمل کے دوران** : (2) کیلیڈیم۔

☆ **شہوانی خارش**' جس کو کھجلانے سے مزہ آئے اور تسکین ملے (Voluptuous) : (1) کریازوٹ۔ (2) کیلیڈیم۔ لیلیئم ٹائیگر۔

☆ **جس سے انگشت زنی کی رغبت ہو** : (1) اوری جینم۔ (2) پلاٹینا۔ ٹوبر کولینم۔ جلسی میم۔ کیلیڈیم۔ گریشی اولا۔ لیکے سس۔

☆ **مہبل میں تپکن** (Pulsation) : (2) الیومینا۔ مرک۔

☆ **جب لیٹنے سے افاقہ ہو** : مرک۔

☆ **مہبل میں جھٹکے لگیں صبح کے وقت' اوپر کی طرف کو** (Jerking) : سیپیا۔

☆ **مہبل میں سوتی کیڑے مقعد سے نکل کر داخل ہو جائیں اور خارش کریں** : (2) سلفر۔ سلیشیا۔ (3) فیرم مٹ۔

تفصیلات ادویہ کے لئے دیکھیں سابقہ باب "شرمگاہ کی خارش"

2- مہبل کا ورم۔ سوزش۔ ویجائناٹیس

(INFLAMATION OF VAGINA / VAGINITIS)

اس مرض میں مہبل میں سوزش ہو جاتی ہے۔ شروع میں یہ سوزش حاد یا شدید (Acute) ہوتی ہے۔ پھر پرانی یعنی مزمن (Chronic) ہو جاتی ہے۔ یہ مرض ہر عمر میں ہو سکتا ہے۔ یہ 5 قسم کی ہوتی ہے۔ (1) مخصوص۔ (2) غیر مخصوص۔ (3) ایسٹروجن کی کمی سے۔ (4) ثانوی ورم مہبل۔ (5)

شاذونادر اقسام۔

(1) **مخصوص ورم مہبل** (Special Vaginitis)

(i) **سوزاک اور دیگر امراض خبیثہ** : جن کے باعث مہبل متورم ہو جاتی ہے۔ سوزاک آتشک وغیرہ امراض خبیثہ کی تفصیل جلد اوّل میں امراض مردانہ وخبیثہ میں دیکھیں

(ii) **ٹرائیکو مونس انفکشن** (Trichomoniasis) : یہ مرض ایک قسم کی چھوت یا سمیت ٹرائی کو مونس ویجا نیلس (Trichomonas Vaginalis) کے سبب شوہر کو اور بیوی کو مجامعت کے ذریعے لگتا ہے۔ عورتوں میں حاد حالت میں مہبل متورم ہو جاتی ہے۔ مہبل سے بکثرت' پتلا' کریم رنگ کا یا قدرے سبز رنگ کا' جلندار اور جھاگ کی طرح ہوا کے بلبلوں والا پانی خارج ہوتا ہے۔ مہبل' دردناک (Tender)' ہوتی ہے۔پانی کے اخراج سے شدید خارش اور سوزش ہوتی ہے۔ مہبل کی محراب (Vault) اور گردن رحم کا مہبلی حصہ پر اکثر کئی چھوٹے چھوٹے سٹرابری پھل کے نقطوں جیسے داغ بن جاتے ہیں اور کبھی رحم کی گردن کی سطح چھل جاتی (Erosion) ہے۔ مریضہ کو پیشاب بار بار اور بمشکل آتا ہے۔ پیشاب کی نالی نائیزہ میں بھی معمولی سا ورم دکھائی دیتا ہے۔ (نیز دیکھیں شرمگاہ کا ورم اور امراض خبیثہ جلد اوّل میں)

(iii) **نمناک فطر** (Moniliasis / Candidiasis) : اس پھپھوندی سے مہبل میں ورم ہو جاتا ہے۔ اس کی تفصیل پہلے شرمگاہ کے ورم میں دیکھیں نیز امراض خبیثہ جلد اوّل میں)

(2) **عام یا غیر مخصوص ورم مہبل** (Non-Specific Vaginitis)

اس میں ورم مہبل کا آغاز اور فروغ کے متعلق مختلف خرابیوں کا ذکر ہے۔ چنانچہ بعض کیمیاوی اشیاء (کیمیکل ادویہ' پچکاریاں (Douches)' پوٹلیاں یا حمول (Pessaries)' شافہ' بتیاں' پنبہ یا فرزجے (Tampons)' چوٹ کی دوائیں' مرہم اور خارجی اشیاء مثلاً" مانع حمل گولیاں' ربڑ کے چھلے' فرنچ لیدر' نیز شرمگاہ کے آپریشن' چوٹیں وغیرہ سب کے سب مہبل میں ورم پیدا کرتے ہیں۔ جلن اور خراش کے ساتھ مہبل سرخ' سوجی ہوئی' نازک ذکی الحس ہو جاتی ہے اور اکثر پیشاب بار بار اور تکلیف کے ساتھ آتا ہے۔ ورم خفیف یا شدید' حاد یا مزمن ہوتا ہے۔ مختلف رنگ' قوام اور مقدار کا اخراج ہوتا ہے۔

(3) **ایسٹروجن ہارمون کی کمی سے ورم مہبل** (Oestrogen Deficiency)

ایسٹروجن کی کمی سے عدم حیض کے زمانے میں یعنی چھوٹی بچیوں کی فرج اور مہبل میں اور

بوڑھی عورتوں کو سن یاس کے بعد شرمگاہ اور مہبل میں ورم ہوتا ہے۔

بچپن میں : عموماً عمر کے پہلے 5 سال میں، مگر ہر لڑکی کو بالغ ہونے سے قبل یہ مرض ہو سکتا ہے جو اعضائے تناسل کی صفائی سے لاپروائی یا کسی چیز کا مہبل میں داخل کرلینا، پیٹ کے سوتی کیڑوں کا مقعد سے نکل کر مہبل میں جانا اور خارش کا سبب بننا، بہنوں یا دوسرے بچوں کے ہاتھوں، بیت الخلاء (Toilet) کے برتنوں یا کپڑوں کی چھوت سے، یہ مرض ہوتا ہے۔ شرمگاہ سرخ، سوجی ہوئی اور بکثرت پیپ کے ساتھ بھیگی ہوئی ہوتی ہے۔ اس میں دکھن اور جلن ہوتی ہے۔ چلبلاہٹ کے ساتھ بچی مسلسل اپنے ہاتھ سے شرمگاہ کو کھجلاتی رہتی ہے۔

بڑھاپا : بوڑھی خواتین میں ورم مہبل (Senile Vaginitis) ایسٹروجن ہارمون کی کمی کے نتیجے میں واقع ہوتا ہے۔ اس میں مہبل کی اندرونی جھلی پتلی، روکھی سوکھی، خشک اور سرخ اور متورم ہو جاتی ہے۔ پیپ دار اور اکثر ذرا سا خونی رنگ کا اخراج ہوتا ہے۔ جس سے شرمگاہ متورم اور اس کی جلد چھل جاتی ہے اور دکھتی ہے۔ پیشاب بار بار اور تکلیف سے آتا ہے۔ احلیل کا سوراخ اکثر کر بند ہو جاتا ہے اور احلیل میں مزمن ورم گلٹی (Caruncle) کی مانند دکھائی دیتا ہے۔ مہبل میں سرخ داغ ہو جاتے ہیں، جن کو ذرا سا پونچھنے سے خون بہتا ہے اور مہبل کی محراب کے مقام پر مہبل کی نلی باہم چپک کر بند ہو جاتی ہے۔ طبیعت گری گری اور مضمحل ہوتی ہے۔ مریضہ کمزور، ناتواں ہو جاتی ہے۔ کمر اور پنڈلیوں میں درد ہوتا ہے۔ چلنے پھرنے سے تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ خصوصاً جب لبہائے فرج (شفران) چھل جائیں اور متورم ہوں۔ بخار بھی ہو جاتا ہے۔ کچھ عرصہ بعد مہبل کی متورم جھلی سے بدبودار سفید پانی (لیکوریا) بہنے لگتا ہے اور مرض مزمن بن جاتا ہے۔ مزمن حالت میں لیکوریا بہتا رہتا ہے، مریضہ بیزار اور چڑچڑی ہو جاتی ہے اور وہ کمزوری، نقاہت، بھوک کی کمی، قبض، کمر میں ہلکے ہلکے درد کا شکار ہو جاتی ہے۔

(4) ثانوی ورم مہبل (Secondry Vaginitis)

اس میں ورم مہبل کی وہ تمام اقسام شامل ہیں جس میں ابتدائی سبب مہبل سے متعلق ہونا ضروری نہیں ہوتا۔

(i) خارجی چیز (Foreign Body) : بعض خارجی اشیاء مثلاً رحم کو خارج (Prolapse) ہونے یا انقلاب کے لئے ربڑ کے چھلے (Pessary) کا استعمال، مانع حمل گولیاں، فرزجے، کیمیاوی چیزیں، پچکاریاں کرنے، سنکھیا کی پوٹلیاں وغیرہ مہبل میں رکھنے سے ورم ہو جاتا ہے۔ جو ان چیزوں کے استعمال سے پہلے نہیں ہوتا۔

(ii) چھوت یا انفکشن : مثلاً" بچہ کی ولادت کے صدمات' سیون پھٹنے' ناسور (فسچولا) وغیرہ کے بعد مزمن ورم ہو جاتا ہے۔

(iii) کینسر بھی ثانوی طور پر ورم مہبل کا باعث ہوتا ہے۔

(5) شاذ اقسام (Rare Forms)

ہوا بھر جانے والا ورم مہبل میں شاذ و نادر ہوتا ہے۔ اس میں مہبل کی دیواریں چھوٹے چھوٹے ہوا کے آبلوں یا بلبلوں سے پھول جاتی ہیں۔ جو فاسد سرایت یا کینسر کو ظاہر کرتے ہیں۔ البتہ اس میں زخم نہیں بنتے۔ مہبل سوجی ہوئی ہوتی ہے اور کثیر المقدار پانی خارج ہوتا ہے۔

علاج :

☆ ورم مہبل : (2) ایکونائٹ۔ بیلا ڈونا۔ سیپیا۔ کوکس کیکٹائی۔ کیورارے۔ مرک۔ ہیے میلس۔ (3) اورم میور۔ ایلومینا۔ کالوفائلم۔ ہائپریکم۔

☆ مہبل کا ناسور (فسچولا) : (1) سلیشیا۔ کلکیریا۔ (2) اسارم۔ پلساٹیلا۔ کاربو وج۔ لائیکو۔ لیکے سس۔ نائیٹرک ایسڈ۔ (3) کاسٹیکم۔

☆ مہبل سے رطوبت آنا : (دیکھئے لیکوریا)

☆ مہبل میں سوجن (Swelling) : (1) نائیٹرک ایسڈ۔ (2) آیوڈیم۔ اگریکس۔ فیرم آئیڈ۔ کریازوٹ۔ کیورارے۔ نکس وامیکا۔ (3) الیومن۔ پلساٹیلا۔ فیرم۔ کلکیریا فاس۔ کنابس سٹائیوا۔ کوکس کیکٹائی۔ مرک۔

☆ مہبل میں دانے (Granulation) : (2) ایلومینا۔ نائیٹرک ایسڈ۔ (3) ٹرنٹولا۔ سٹافی سیگریا۔

☆ مہبل بھنچ جائے (Contraction) : (2) سیپیا۔ کریازوٹ۔

☆ مہبل میں آبلے (Vasicles) : (1) رسٹاکس۔ (2) سیپیا۔ گریفائیٹس۔ (3) سٹافی سیگریا۔ سلفر۔ لائیکو۔ نیٹرم سلف۔

☆ مقعد کے کیڑے مہبل میں چلے جائیں (Ascarides) : (2) سلفر۔ سلیشیا۔ (3) فیرم۔

☆ مہبل میں بد گوشت (Polypus) : (1) کلکیریا۔ (2) پلساٹیلا۔ ٹیوکریم۔ (3) پٹرولیم۔ سٹافی سیگریا۔ سورینم۔ فاسفورک ایسڈ۔ مرک۔

تفصیلات کے لئے دیکھیں "شرمگاہ ..."

3- مہبل کا باہر نکل آنا۔ خروجِ مہبل۔ نتوءِ المہبل۔ پرولیپسس ویجائنی (PROLAPSUS VAGINAE)

اس مرض میں مہبل کی اندرونی جھلی یا پوری مہبل اپنی جگہ سے کھسک کر نیچے آجاتی ہے۔ پہلی صورت میں مریضہ کو مہبل میں درد، کھچاوٹ اور اس کے اندر کسی نرم چیز کے اٹک جانے کا احساس ہوتا ہے۔ سیون پر بوجھ، جماع اور پیشاب پاخانہ کرتے وقت تکلیف ہوتی ہے۔ اگر مہبل ہی باہر نکل آئے تو یہی تکلیفات شدید ہوا کرتی ہیں اور درد چوتڑوں اور پنڈلیوں تک لپکتا ہے۔ خصوصاً جماع اور پاخانہ کرتے وقت بے حد درد ہوتا ہے۔ مریضہ کی ٹانگوں کو کھول کر دیکھنے سے مہبل یا اس کی جھلی سرخ سرخ باہر نکلی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ یہ مرض کثرتِ جماع، لیکوریا، حیض وغیرہ کثرت رطوبات سے، فرج ڈھیلی ہو جانے سے، دشوار وضعِ حمل سے یا بچے کا غیر طبعی وضع پر پیدا ہونے کے سبب ہوا کرتا ہے۔

خروج مہبل اور خروج رحم (رحم کے باہر نکل آنے) میں فرق ہوتا ہے۔ اس کو یاد رکھنا چاہیے کہ مہبل سرخ گولے کی شکل میں باہر نکلی ہوئی ہوتی ہے اور دبانے سے نرم محسوس ہوتی ہے اور رحم کا منہ اپنی جگہ پر برقرار ہوتا ہے لیکن خروج رحم کی صورت میں رحم کا باہر نکلا ہوا حصہ گول نہیں بلکہ سرخ مخروطی شکل کا ہوتا ہے اور دبا کر دیکھنے سے سخت محسوس ہوتا ہے اور نیچے کی طرف رحم کا منہ ہوتا ہے۔

علاج :

- ☆ **خروجِ مہبل** : (1) سیپیا۔ (2) شانم۔ سلفر۔ فیرم۔ کریا زوٹ۔ لیکے سس۔ مرک۔ نکس وامیکا۔ نیٹرم میور۔ (3) اوپیم۔ الیومینا۔ بیلاڈونا۔ ہلیم۔ تھوجا۔ چمافیلا۔ سلفیورک ایسڈ۔ کلکیریا آرس۔ وریٹرم البم۔
- ☆ **پاخانہ کرنے کے دوران مہبل باہر نکل آئے** : شانم۔
- ☆ **بھاری بوجھ اٹھانے سے خروج مہبل ہو** : (2) نکس وامیکا۔
- ☆ **حمل کے دوران مہبل باہر آجائے** : (2) فیرم۔ (3) کلکیریا آرس۔

4- مہبل سے ہوا کا اخراج (PHYSOMETRA / FLATUS)

دیکھیے اگلے باب میں "رحم کا پھولنا"

5- مہبل کا ڈھیلا ہو جانا۔ استرخاءِ مہبل۔ مہبل کی فالجی کیفیت

(RELAXATION OF SPHINCTER VAGINAE)

مہبل ربڑ کی طرح لچکیلے ریشوں سے بنی ہوتی ہے۔ جماع اور بچے کی پیدائش کے لئے یہ حسب ضرورت کھل جاتی ہے۔ اور پھر ربڑ کی طرح سکڑ کر اپنی پہلی شکل پر آجاتی ہے۔ اس کا یہ فائدہ ہے کہ مردانہ عضو چھوٹا ہو یا بڑا' یہ اس کے مطابق اس پر فٹ ہو جاتی ہے۔ جس سے فریقین میں لطف و لذت میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ دوسرا یہ کہ بچے کی ولادت کے وقت خوب کھل کر بچے کو گزرنے کی سہولت مہیا کرتی ہے اور پھر سکڑ کر اصلی ہیئت اختیار کر لیتی ہے۔ مگر کثرت جماع کی رنگ رلیوں' وضع حمل کی بے احتیاطیوں' لیکوریا وغیرہ کا بکثرت بہتے رہنا' بڑھاپے یا عرصہ تک بچے کو چھاتیوں سے دودھ پلاتے رہنے سے عام جسمانی کمزوری ہونے کے نتیجے میں مہبل کے عضلاتی ریشے' خصوصاً" مہبل کے سوراخ کے سکیڑنے والے چھلے (عاصرۃ المہبل۔ Sphincter Vaginae) کے کمزور اور ڈھیلا ہو جانے سے اس میں پوری طرح سکڑنے کی قوت نہیں رہتی۔ لہٰذا مہبل کشادہ اور ڈھیلی ہو جاتی ہے۔ جس سے لذت مباشرت مفقود ہو جاتی ہے۔ اور عورت خروج مہبل یا خروج رحم وغیرہ امراض کا بھی شکار ہو جاتی ہے۔ اگر کثرت رطوبات کے سبب فالجی کیفیت ہو گئی ہو تو جماع کے دوران مہبل سے بکثرت رطوبات یا پانی بہتا ہے۔ جو بعض مریضاؤں میں اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ فوارے کی طرح اس کی دھاریں نکلتی ہیں اور بار بار صاف کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔

علاج :

☆ مہبل کے سوراخ کا ڈھیلا ہو جانا : (2) اگریکس۔ امبرا۔ ٹوبر کولینم۔ سلفر۔ سیپیا۔ نیرم۔ کالی کارب۔ کلکیریا۔ کیلیڈیم۔ لائیکو پوڈیم۔ نیٹرم کارب۔ (3) آرسنکم۔ سٹافی سیگریا۔ سیلینیا۔ کروکس۔ مرک۔ میگنیشیا میور۔ میور ٹک ایسڈ۔ نیٹرم میور۔

☆ کثرت جماع کے بعد : (1) سیپیا۔ نیٹرم میور۔ کلکیریا۔ لائیکو۔ کیلیڈیم۔

☆ لیکوریا کے سبب : دیکھئے لیکوریا (سیلان الرحم)

☆ شرمگاہ (Vulva) کشادہ اور کھلی محسوس ہو : سیل سرولاٹا۔

6- مہبل کا تنگ ہونا۔ تضیق المہبل

(NARROWNESS OF VAGINA)

بچپن میں چھوٹی بچیوں میں تو فطری طور پر عضلات کی سختی اور شرمگاہ کی نشوونما مکمل نہ

ہونے کی وجہ سے مہبل چھوٹی اور تنگ ہوتی ہے مگر جوانی کے عالم میں جسمانی نشوونما کے مکمل ہونے کے بعد بھی فرج قصیر اور تنگ رہے تو یہ مرض کی صورت ہے' جس میں شادی کے بعد مباشرت کے وقت عضو داخل نہیں ہو سکتا یا سخت تکلیف سے دخول ہوتا ہے اور کبھی دلہن کے ساتھ زبردستی کی جائے تو وہ درد اور تکلیف کے مارے بے ہوش ہو جاتی ہے۔ اس سے نفسیاتی اور سماجی مسائل پیدا ہو جاتے ہیں اور ناچاقی کی نوبت آ جاتی ہے۔

اس مرض کے اسباب میں خشک و قبض کرنے والی دواؤں اور غذاؤں کا استعمال' مہبل کی خشکی' فرج میں کسی زخم کے مندمل ہونے کے بعد عضلات کا سخت اور موٹا ہو جانا' مریضہ کی عمر چھوٹی ہونا یا اس کا نازک مزاج ہونا یا پردہ بکارت سخت و مضبوط ہونا وغیرہ پایا جاتا ہے۔

علاج :

☆ مہبل کی خشکی : (1) سیپیا۔ نیٹرم میور۔ لائیکو پوڈیم۔ (2) آرسنک۔ ایکو نائٹ۔ بربرس۔ بیلاڈونا۔ پلساٹیلا۔ فیرم۔ گریفائیٹس۔ (3) سپائی رنتھس۔ لائیکو پس۔

☆ حیض کے دوران مہبل میں خشکی : (2) گریفائیٹس۔

☆ حیض کے بعد مہبل میں خشکی' جس سے جماع نہ کر سکے : (2) سیپیا۔ لائیکو پوڈیم۔ (3) بربرس۔ نیٹرم میور۔

☆ مہبل میں سکڑن : (1) کیکٹس گرینڈ یفلورا۔ (2) پلساٹیلا۔ (3) چائنا۔ کریازوٹ۔

☆ مہبل سخت ہو جائے : (2) پلساٹیلا۔ چائنا۔ سلیشیا۔ فیرم۔ لائیکو پوڈیم۔ (3) بیلا ڈونا۔ پٹرولیم۔ سلفر۔ سیپیا۔ کلکیریا۔ کلیمیٹس۔ کونیم۔ مرک۔ کلینشیا میور۔

☆ مہبل میں گانٹھیں (Nodules) پڑ جائیں اور تنگ ہو جائے : (2) اگریکس۔

7۔ مہبل کا کینسر۔ سرطان مہبل (CARCINOMA OF VAGINA)

خود ہونے والا مہبل میں ابتدائی سرطان بے حد کم ہے۔ 55 اور 60 سال کی عمر کے درمیان بوڑھی خواتین کو اور کبھی 20 اور 30 سال کی عمر میں مستورات میں ہوتا ہے۔ یہ ایک سخت زخم کی صورت میں یا گوبھی کے پھول کی مانند سے یا رسولی کی شکل میں نمودار ہوتا ہے۔ یہ نمایاں سخت گلٹی مہبل کی دیوار میں گہرائی تک سرایت کر جاتی ہے۔ بعد میں مبرز یا مثانہ تک پہنچ کر ناسور (Fistula) کی شکل بنا دیتی ہے۔ یہ سرطانی رسولی تیزی سے مقامی غدد جاذبہ (لمفاوی غدد) میں سرایت کر کے جلد ہی چوتڑ (سیکرم) کے زیر ناف شکم کے اور رحم کے آس پاس کے غددوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی

ہے۔ یاد رہے کہ جو مستورات مانع حمل ربڑ کے چھلے' حمول یا پوٹلیاں وغیرہ (Pessaries) استعمال کرتی ہیں' ان کی مہبل میں زخم ہو کر کینسر کا سبب بنتا ہے۔

مہبل میں دیگر اعضاء سے منتقل ہو کر آنے والا کینسر (سیکنڈری کارسی نوما) کم ہے۔ مثلاً عنق الرحم' رحم' مثانہ اور مبرز کے کینسر منتقل ہو کر مہبل پر یلغار کر دیتے ہیں۔

اس سرطان میں درد ہوتا ہے۔ مباشرت کے بعد خون بہنے لگتا ہے اور پھر مہبل سے خون آمیز بدبودار رطوبت خارج ہوتی ہے۔ جب یہ ترقی یافتہ ہو کر مثانے اور مبرز تک پھیل جاتا ہے تو مہبل سے مثانہ تک یا مہبل سے مبرز تک ناسور بن جاتا ہے' زیر ناف پیڑو میں اور کمر میں' چوتڑ کی ہڈی (سیکرم) کے اعصاب یا کمر و چوتڑ کے اعصابی جال (Lumbo-Sacral Plexus) کے ملوث ہونے کے نتیجے میں درد ہوتا ہے۔ انجام بہت بُرا ہوا کرتا ہے۔

تفصیلات ادویہ :

کریازوٹ (200 اور اونچی طاقتیں) : مہبل میں سوئیاں چبھنے اور گولی لگنے کا سا درد ہو اور اس کے بعد پریشانی اور کپکپی طاری ہو جائے۔ جماع کے دوسرے دن سیاہی مائل خون بکثرت بہنے لگے۔ رانوں کے اور شفران کے درمیان شدید خارش اور جلن کا احساس جیسے فرج سے کوئی چیز باہر نکل رہی ہے۔ مہبل سے سیاہ رنگ کا جما ہوا خون بہے یا تیز بدبودار' خون آمیز' پتلی خراشدار رطوبت نکلے' جس سے قبل کمر میں درد ہو' رات کو بدتر' مریضہ عورت دبلی پتلی' سرو قد' اپنی عمر سے زیادہ لمبی' اداس' چڑچڑی' بگڑے ہوئے رنگ رُوپ والی ہوتی ہے۔

8- مہبل کی درد بھری اینٹھن۔ تشنج المہبل (VAGINISMUS)

اس مرض میں مہبل کے عضلات اچانک غیر ارادی طور پر سکڑ کر بے حد درد کرتے ہیں۔ مہبل بے حد ذکی الحس ہوتی ہے کہ معائنہ کے لئے مہبل کو چھونا یا جماع کے لئے عضو کو داخل کرنا ناممکن ہوتا ہے۔ عموماً اعصابی مزاج' نروس (Nervous)' نازک مزاج عورتیں جو جلد گھبرا جائیں' اس مرض کا شکار ہوتی ہیں۔ اس کی زیادہ تر نفسیاتی وجوہ ہیں۔ اس کی مزید تفصیل آگے عورتوں کے مخصوص عوارض کے تحت "دردناک مباشرت" میں دیکھیں۔

علاج :

☆ **تشنج المہبل :** (1) کیکٹس گرینڈی فلورا۔ (2) اکیٹیشیا۔ ایکو نائیٹ۔ بربرس۔ بیلا

ڈوبل۔ پلساٹیلا۔ سلیشیا۔ فیرم فاس۔ کینتھرس۔ لائیکو۔ نیٹرم میور۔ سیپیا۔ سیلس۔ (3) پلاٹینم۔ بلمبم۔ بلسی میم۔ فیرم۔ کالی برومم۔ کاکولس۔ کونیم۔ مرک۔ میگنیشیا فاس۔ نکس وامیکا۔

تفصیلات ادویہ :

کیکٹس200 : تشنج المہبل' جماع کے دوران ہو' جس کی وجہ سے جماع ناممکن ہو جائے۔

پلاٹینا200 : جماع کے دوران مہبل میں دردناک اینٹھن ہو' جس کے مارے عورت مباشرت نہ کر سکے۔

9- مہبل کے زخم۔ قروح مہبل (VAGINAL ULCERS)

اس مرض میں مہبل کے اندر زخم بن جاتے ہیں۔ جن میں سے پیپ' خون یا اس قسم کی کوئی رطوبت رستی رہتی ہے۔ یہ زخم مہبل یا رحم سے کوئی تیزابی رطوبت بہنے' ورم ہونے یا پھنسیوں کے پک کر پھوٹ جانے' یا کسی چوٹ' کثرتِ مباشرت یا ربڑ کے چھلے' صدمہ یا رگڑ آنے سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ دق' سوزاک اور آتشک وغیرہ سے بھی یہ زخم پیدا ہو جاتے ہیں۔ کینسر کے علاج میں ایکسرے یا ریڈیم کی شعاعوں کے استعمال کے بعد' حمل گرانے کے لئے پوٹاشیم پرمینگنیٹ کی ٹکیاں مہبل میں رکھنے سے بھی زخم پیدا ہو جاتے ہیں۔

علاج :

☆ **مہبل کے زخم :** (1) الیومن۔ شائی سیگریا۔ سلیشیا۔ مرک۔ نائیٹرک ایسڈ۔ (2) ارجنٹم نائیٹ۔ اسافوٹیڈا۔ پلساٹیلا۔ تھوجا۔ سورینم۔ لائیکو۔ لیکے سس۔ مرک کار۔ میوریٹک ایسڈ۔ ہیپر۔

☆ نیز دیکھئے "شرمگاہ کے زخم" سابقہ باب میں

10- مہبل کا ناسور۔ ناسور مہبل۔ ویجائینل فسچولا

(VAGINAL FISTULA)

مہبل کے زخموں کا بروقت علاج نہ کیا جائے۔ تو مندمل ہونے کی طرح ان پر انگور سا آکر زخم کا منہ تنگ یا بند ہو جاتا ہے۔ جس سے اس کے مواد کے اخراج کے لئے ایک سرنگ نما زخم بن جاتا ہے اور مسلسل رستا رہتا ہے۔ اس کو ناسور کہتے ہیں۔ پوری کوشش اور سلیقہ سے علاج کیا جائے تو یہ

ناسور درست ہو جاتا ہے ورنہ غفلت سے یہ اس قدر گہرا ہو جاتا ہے کہ مہبل کی دیوار کو گلا کر چھیدتا ہوا مثانہ یا مبرز (ریکٹم) تک پہنچ جاتا ہے۔ جس سے پیشاب اور پاخانہ کا کچھ حصہ مہبل کے راستے خارج ہونے لگتا ہے اور عسیر العلاج ہوتا ہے یا آپریشن کی ضرورت پڑتی ہے۔

عنق الرحم کا کینسر (کارسی نوما) مثانے یا مبرز پر یلغار کر کے ناسور کا سبب ہوتا ہے۔ یہ ناسور مثانے اور مہبل کے درمیان، یا رحم اور مہبل کے درمیان یا مبرز اور مہبل کے درمیان واقع ہو جاتے ہیں۔ (دیکھئے تصویر صفحہ ۸۲ پر)

علاج :

☆ مہبل کا ناسور : (1) سلیشیا۔ کلکیریا۔ (2) اسارم۔ پلساٹیلا۔ کاربو وج۔ لائیکو۔ لیکے سس۔ نائیٹرک ایسڈ۔ (3) کاسٹیکم۔

☆ اگر ضرورت ہو تو عمل جراحی سے صورت حال کو درست کیا جائے۔

تفصیلات کے لئے دیکھئے "رحم کا ناسور" کے تحت آگے ایک باب میں۔

11- مہبل کا بند ہو جانا۔ رتق۔ اٹریشیا (ATRESIA)

اس مرض میں ایک سخت قسم کی عضلاتی جھلی مہبل کے سوراخ پر یا اندر رحم کے منہ پر یا فرج اور رحم کے منہ کے درمیان پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے شرمگاہ کا سوراخ بند ہو جاتا ہے۔ یہ جھلی اگر مہبل کے منہ پر ہو تو جماع کے دوران عضو اس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اگر یہ جھلی فرج اور رحم کے درمیان واقع ہو تو عضو پورا داخل نہیں ہو سکتا اور نامکمل دخول ہوتا ہے اور اگر جھلی رحم کے سوراخ (منہ) پر ہو تو عضو پورا داخل ہو جاتا ہے مگر رحم سے حیض کا خون باہر نہیں آ سکتا اور جماع کے بعد منی کے کیڑے رحم کے اندر داخل نہیں ہو سکتے جس سے مریضہ کو حمل قرار نہیں پا سکتا۔ کبھی اس جھلی میں ذرا سا سوراخ ہوتا ہے۔ جس سے خون حیض تھوڑا تھوڑا تکلیف کے ساتھ آتا ہے اور منی کے کیڑے اس میں سے رحم کے اندر داخل ہو کر قرار حمل ہو جاتا ہے مگر بچے کی ولادت کے وقت سخت تکلیف ہوتی ہے، جس کی کبھی تاب نہ لا کر مریضہ چل بستی ہے۔

کبھی یہ مرض پیدائشی ہوتا ہے اور کبھی مہبل کے زخم مندمل ہو کر گوشت موٹا ہو جاتا ہے اور کھرنڈ (Scars) بن جاتے ہیں، جس سے مہبل تنگ یا بند ہو جاتی ہے یا متحرک سادہ رسولیاں (Cysts) ہو جاتی ہیں یا جھلی متورم ہو کر مہبل بند (Atresia) ہو جاتی ہے۔ حیض دردناک، وقت کے ساتھ، کبھی بہت کم اور کبھی بالکل نہیں آتا۔ علاج ناممکن ہو جاتا ہے۔ جن مستورات کو آپریشنوں

کے ذریعے بچے پیدا ہوں یا جن کا خروج رحم (Prolapsis) کے لئے آپریشن ہوا ہو یا عنق الرحم کے کینسر کا آپریشن یا تابکاری علاج (ریڈیو تھراپی) ہوا ہو یا جلانے والے کیمیکلز (Chemical Burns) کے بعد مندمل شدہ زخم ہوئے ہوں تو ان کا گوشت موٹا ہو کر یا مہبل سکڑ کر تنگ (Stenosis) ہو جاتی ہے۔

علاج :

☆ مہبل کا تنگ یا بند ہونا : (2) سیپیا۔ کریازوٹ۔

☆ خناقی جھلی جیسی تراوش (Diphtheritic Exudation) : (2) کالی بائی۔ لیک کینم۔ (3) ایپس۔ سیپیا۔ مرک سائی۔

☆ مہبل کی تنگی۔ سکڑن (Stenosis) : (1) کیکٹس گرینڈی فلورا۔ (2) پلساٹیلا۔ (3) پلاٹینم۔ کریازوٹ۔

☆ ذرا سا چھو جانے سے مہبل سکڑ کر تنگ ہو جائے : (1) کیکٹس۔

☆ حسب ضرورت عمل جراحی سے جھلی کو کاٹ دیا جائے۔ اور کیلنڈولہ مرہم یا شافی سیگریا مرہم مقامی طور پر لگائی جائے۔ زخموں کو جلد مندمل کرنے کے لئے کھانے کے لئے شافی سیگریا 200 صبح و شام ایک ایک خوراک دی جائے۔

12- مہبل کی رسولیاں (TUMOURS OF VAGINA)

مہبل میں ریشہ دار رسولی (Fibroma)' عضلاتی رسولی (Myoma) اور چربیلی رسولی (Lipoma) سادہ رسولیاں ہیں اور شاذونادر لاحق ہوتی ہیں۔

مہبل کی سرطانی رسولی (سارکوما۔ Sarcoma) کبھی کبھار بچپن میں پیدا ہو جاتی ہے' تیزی سے زخم بن جاتی ہے اور خون آمیز رطوبت خارج ہوتی ہے۔ بعد ازاں عنق الرحم' مثانے اور مبرز میں نفوذ کر جاتی ہے۔ دوسرے اعضاء میں شاذونادر منتقل ہوتی ہے۔ انجام اچھا نہیں ہوتا۔

انگور کے خوشہ جیسی لمحی سرطانی رسولی (Grap-Like Sarcoma) : چھوٹی بچیوں کی مہبل میں پیدا ہو کر مہبل کو بھر دیتی ہے اور فرج سے باہر نکل آتی ہے۔ یہ تیزی سے اردگرد کی بافتوں میں سرایت کر جاتی ہے۔ انجام بُرا ہوتا ہے۔

تھیلی دار پلپلی رسولیاں (Cysts) : مہبل میں عام نہیں ہوتی۔ یہ عموماً چھوٹی ہوتی ہیں۔ البتہ 3 انچ قطر کی بھی ہو سکتی ہیں۔ جب تک یہ مہبل کے سوراخ میں نہ آجائیں یا جماع کے وقت درد

نہ کریں تو یہ کوئی علامت پیدا نہیں کرتیں۔

علاج :

☆ ریشہ دار رسولیاں (فائیبرائیڈز) : (1) لائیکو۔ (2) کلکیریا۔ نائیٹرک ایسڈ۔

☆ سیدھی' تنی ہوئی رسولی (Erectile) جلندار : (2) تھوجا۔ کاربوانیمل۔ (3) کلکیریا۔

☆ ڈنگ لگتے یا خارش والی : (2) نائیٹرک ایسڈ۔

☆ سخت نیلے رنگ کی' جس میں کانٹا سا چبھے : (1) کاربووج۔

☆ جس میں سے خون بہے : (2) فاسفورس۔ (3) آرنیکا۔ پلساٹیلا۔ تھوجا۔ کریازوٹ۔ کوکس کیکٹائی۔ لیکے سس۔

☆ کیسہ دار پلپلی رسولیاں (Serous / Cysts) : (1) سلیشیا۔ (2) لائیکو۔ (3) پلساٹیلا۔ روڈوڈینڈران۔

ڈاکٹر ڈسپنسر ایم ظفر
ڈی۔ایچ۔ایم۔ آر۔ آئی خان

مہبل کے ناسور ☆ ☆ ☆

Fistulae. ناسور
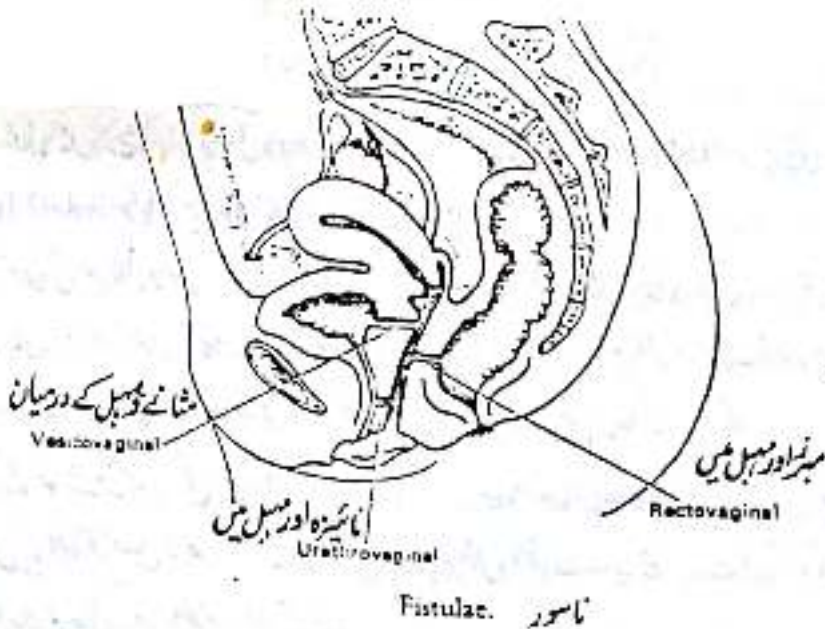
باب 4

زنانہ نائیزہ واحلیل کے عوارض

(AFFECTIONS OF URETHRA & MEATUS)

1- زنانہ نائیزہ کا ورم۔ ورم نائیزہ۔ یو تھرائیٹس (URETHRITIS)

اس مرض میں پیشاب کی نلی نائیزہ کے اندر کی استری لعابی جھلی سرخ اور متورم ہو جاتی ہے۔ ایسا ہی ورم اور سرخی پیشاب کے سوراخ احلیل (ثقبہ البول Meatus) پر بھی دیکھا جاتا ہے۔ کبھی ورم کے سبب احلیل (پیشاب کا سوراخ) بند ہو جاتا ہے۔ یہ ورم حاد (Acute) ہوتا ہے یا مزمن (Chronic) ۔

ورم کسی پتھری کے پھنس جانے' سوزاک کے زہر سے' کوئی خراشدار دوا لگانے سے یا کسی آلے یا پیشاب کرانے والی سلائی کے استعمال سے لاحق ہوا کرتا ہے۔ پیشاب کرتے وقت مریضہ نائیزہ میں جلن اور درد محسوس کرتی ہے۔ بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی ہے۔ پیشاب تھوڑا تھوڑا آتا ہے اور پورا کھل کر نہیں آتا۔ فرج کا معائنہ کرنے سے پیشاب کا سوراخ متورم اور سرخ دکھائی دیتا ہے۔ دبانے سے بعض اوقات ذرا سی ریپ بالخصوص سوزاک کے سبب خارج ہوتی ہے۔

علاج :

☆ ورم نائیزہ : (1) ارجنٹم نائیٹریکم۔ ژ بنتھنا۔ کنابس سٹائیوا۔ کینتھرس۔ (2) آرسنکم۔ اورم۔ ایکو نائیٹ۔ پیٹرو سیلینم۔ پیٹرولیم۔ تھوجا۔ چمافیلا۔ سباٹا۔ سلفر۔ کالی آئیڈ۔ کوپے وا۔ کیکٹس۔ کیوبے با۔ مرک کار نکس وامیکا۔ ہیپر۔ (3) یو وسٹا۔ پریرا بریوا۔ ڈیگم۔ یوکریم۔ کیپسیکم۔ گریے نیٹم۔

☆ احلیل کا سوراخ سرخ دکھائی دے : (2) بلسی میم۔ سلفر۔ کیکٹس۔ لیڈم۔ ہیپر۔

☆ نائیزہ میں جلندار' گولی لگنے کا سا درد جو سوزاک کے ساتھ بڑھا ہو : (2) ارجنٹم

نائیٹریکم۔(3) کنابس سٹائیوا۔

☆ **پیشاب کے سوراخ احلیل میں ورم :** (1) سلفر۔ کنابس سٹائیوا۔ (2) کلکیریا۔ کوپے وا۔ نائیٹرک ایسڈ۔ ہیپر۔ (3) ایری جیرن۔ ایلوپینا۔ بووسٹا۔ پریرا بریوا۔ تھوجا۔ ٹوبیکم۔ جیکارنڈا کاروبا۔ رسٹاکس۔ فاسفورک ایسڈ۔ کالی بائی۔ کلکیریا فاس۔ کنابس انڈیکا۔ کینتھرس۔ لیڈم۔ میڈورینم۔ نیٹرم میور۔ یوپیٹوریم پرپوریم۔

☆ **پیشاب کی نالی نائیزہ سے ہوا (Air) نکلے جب پیشاب کرتی ہو :** سارسپریلا۔

☆ **پیشاب کی نالی نائیزہ میں جلن (Irritation) ہو :** (1) سٹافی سیگریا۔ (2) لیلیم ٹائیگرینم۔ کلیمیٹس۔ (3) بیلاڈونا۔ پائیرس امریکانا۔ پاپولس ٹری مو۔ چمافیلا۔ سٹرامونیم۔ کیکٹس۔ کیوبے با۔ ہائیڈروکوٹائیل۔ ہیلوناس۔

☆ **پیشاب کے سوراخ احلیل (Meatus) میں جلن ہو :** کالی بائیکرم۔

☆ **پیشاب کی نالی نائیزہ میں جیسے کوئی گولی لڑھک رہی ہو (Ball Rolling Feeling) :** لیکے سس۔

(نیز دیکھئے "سوزاک کا ورم اور رطوبت" امراض خبیثہ کے تحت جلد اوّل میں)

2۔ احلیل کا دنبل۔ پیشاب کے سوراخ کا پھوڑا (PERIURETHRAL ABSCESS)

اس مرض میں احلیل پر دنبل پھوڑا نکل آتا ہے۔ جو نائیزہ کے اندر پھوٹ جاتا ہے۔ زچہ عورت کو بچے کی ولادت کے وقت زہریلے مادے کی سرایت کرنے یا جراثیمی چھوت لگ جانے سے یہ مرض ہوا کرتا ہے۔ حاد پھوڑا سرخ ہوتا ہے' ساتھ فرج بھی سرخ ہو جاتی ہے۔ پھر پھوڑا پک کر خود بخود پھوٹ جاتا ہے۔ ہاتھ میں پکڑ کر دبائیں تو نائیزہ کے منہ سے پیپ نکلتی ہے۔ پیشاب درد سے آتا ہے اور جب پھوڑا پرانا ہو کر مزمن ہو جائے تو ناسور (Fistula) کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

علاج :

☆ **دنبل پھوڑا اور ناسور :** (1) سلیشیا۔ کلکیریا۔ (2) آشریاز۔ ہلماٹیلا۔ کاربوویج۔ لائیکو۔ لیکے سس۔ نائیٹرک ایسڈ۔ (3) کاسٹیکم۔

تفصیلات کے لئے دیکھئے "رحم کا ناسور"

3- نائیزہ کا باہر نکل آنا۔ نتوء نائیزہ

(PROLAPSIS OF URETHAL MUCOSA)

اس مرض میں احلیل کی گول لعابی جھلی سوراخ سے باہر نکل کر لٹک جاتی ہے اور یہ صورت حال نائیزہ میں ورم اور مقامی خراش کے باعث رونما ہوتی ہے۔ پیشاب کے سوراخ (احلیل) پر ذکی الحس، سرخ رنگ کا ابھار سا ہوتا ہے۔ جس سے پیشاب بار بار جلن کے ساتھ آتا ہے۔ بآسانی خون بہنے لگتا ہے۔ احلیل کی لعابی جھلی کا یہ گول حلقہ (Circular Ring) عموماً چھوٹی لڑکیوں یا سن یاس کے بعد بوڑھی عورتوں میں دیکھنے میں آتا ہے۔ یہ مرض 60 فیصد لڑکیوں میں، 25 فیصد سن یاس والی عورتوں میں اور باقی 15 فیصد صرف جوان یعنی بچے جننے کی عمر کی عورتوں میں پایا جاتا ہے۔ عموماً کسی مشقت کے کام کے وقت، بہت زیادہ زور لگانے یا کھانسی کے شدید دورے کے دوران یکایک احلیل کی لعابی جھلی سوراخ سے باہر لٹک پڑتی ہے۔ پیشاب کرنے پر جلندار درد ہوتا ہے۔ مریضہ کو پیشاب کی یکایک حاجت ہوتی ہے اور کبھی کبھی پیشاب کی بار بار حاجت ہونے لگتی ہے۔ کبھی ذرا سا خون بھی نکل آتا ہے۔

اس مرض اور احلیل کی رسولی (Caruncle) میں یہ فرق ہے کہ رسولی ایک ساق کے ساتھ پیدا ہوتی ہے اور اس کا ابھار نمایاں ہوتا ہے اور اس مرض کی نسبت رسولی میں درد بہت زیادہ (Tender) ہوتا ہے۔

علاج :

☆ عورت کی نائیزہ باہر نکل آئے اور احلیل میں درد ہو : (2) سارسپریلا۔ لیک کینم۔

4- احلیل کی رسولی۔ سلعۃ الاحلیل۔ گوشت پارہ

(URETHRAL CARUNCLE / TUMOUR OF MEATUS)

اس مرض میں خصوصاً سن یاس میں بوڑھی خواتین کو پیشاب کی نلی نائیزہ کے سوراخ (احلیل Meatus) کی پچھلی دیوار میں گوشت کی بنی ہوئی سرخ رنگ کی سادہ گول یا بیضوی ساقدار یا بے ساق مٹر کے دانے کے برابر گلٹی (Caruncle) پیدا ہو جاتی ہے یا اس سوراخ کے اوپر نیچے یا دائیں بائیں کبھی سادہ اور کبھی سرطانی چھوٹی سی غلوی، خونی، چربیلی یا لحمی رسولیاں، سرسوں کے دانے سے لے کر چنے کے دانے کے سائز کی پیدا ہو جاتی ہیں۔ کبھی یہ آتشک کی سمیت کے باعث پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان سے پیشاب کے اخراج میں تکلیف اور دقت ہوتی ہے۔ پیشاب تھوڑا تھوڑا بار بار آتا ہے۔

معمولی سی تحریک یا رگڑ سے خون بہنے لگتا ہے۔ احلیل اور نائیزہ سرخ، سخت اور ذکی الحس ہوتی ہے، اس لئے جماع کے وقت مریضہ کو بے حد تکلیف کا سامنا ہوتا ہے۔ یہ چھوٹی سی گلٹی شوخ سرخ رنگ کی ہوتی ہے اور اس سے با آسانی خون بہنے لگتا ہے۔ جس سے حیض کے خون کا دھوکہ ہو جاتا ہے۔ اس میں درد خصوصاً مباشرت کے دوران سخت درد (Dyspareunia) ہوتا ہے۔

عورتوں کی پیشاب کی نالی مردوں کی نالی سے زیادہ چوڑی ہوتی ہے اور گلٹی پیدا ہونے سے یہ زیادہ کھل کر فراخ ہو جاتی ہے۔ اگر اس سے تکلیف نہ ہو تو اس کو بالکل چھیڑا نہیں جاتا۔ اور اگر یہ زیادہ حساس ہو اور جماع یا پیشاب کرتے وقت درد کرے تو آپریشن سے نکال دیا جاتا ہے۔

ہومیو پیتھک طریقہ علاج عطیہ خداوندی ہے۔ اس میں اس مرض کا شافی علاج موجود ہے اور آپریشن کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ مندرجہ ذیل ادویہ کھانے سے یہ خود بخود زائل ہو جاتی ہے۔

علاج :

☆ (2) یوکلپٹس۔ تھوجا۔ (3) ٹیوکریم۔ کنابس سٹائیوا۔ یوپیٹوریم پرپ۔

تفصیلات ادویہ :

یوکلپٹس 30 : مریضہ کے پیشاب کے سوراخ میں پارۂ لحم پیدا ہو جائے اور احلیل کے ارد گرد زخم ہو جائیں۔ کثرتِ پیشاب اور بہت زیادہ یوریا کا اخراج ہو۔

تھوجا 30 : یہ مختلف مسوں، گلٹیوں، رسولیاں وغیرہ پیدائشیوں کے پیدا ہو جانے کی سرتاج دوا ہے۔ خصوصاً چیچک کے ٹیکے لگوانے کے بعد اور آبی مزاج (Hydrogenoid Constitution) لوگوں میں۔ ایسی عورتوں کی فرج، مبل، احلیل اور سیون پر مسے پیدا ہو جائیں۔ عورتیں جو جذباتی طور پر ذکی الحس ہوں اور جو موسیقی اور دلسوز گانے سن کر روئیں اور ان پر کپکپی طاری ہو جائے۔

ٹیوکریم پریوریم 30 : بدگوشت رسولیاں، احلیل، مقعد اور ناک میں بتوڑیاں (Polypi) پیدا ہو جائیں، جن کو کھجلانے کی خواہش ہو۔ شام کے وقت بستر میں خارش اور مسلسل جلن ہو۔

باب 5

شرمگاہ کے غدود کے عوارض

(DISEASES OF VULVOVAGINAL GLANDS)

1- ورم غدد فرج

(INFLAMATION OF VULVOVAGINAL GLANDS)

جیسا کہ پہلی جلد میں غدد ودی (کاپر گلینڈز) کے عوارض کے تحت ذکر ہوا کہ عورتوں کے مہبل کے اندر دو برتھولین غدود (Bartholine's Glands) ہوتے ہیں، جن سے ایک لعابی مادہ نکل کر جماع کے وقت فرج کو تر کر دیتا ہے، جس سے عورت کو جماع کے وقت سہولت ہو جاتی ہے اور بظر (Clitoris) کے نزدیک دو غدود (Skene's Glands) ہوتے ہیں۔ جن سے ایک کھاری مادہ نکلتا ہے جو مباشرت کے وقت دہلیز فرج (Vestibule) میں پیشاب کے جمع شدہ قطروں کو بے اثر کر دیتا ہے اور اس طرح منی کے جرثومے پیشاب کے تیزاب کے تباہ کن اثرات سے محفوظ رہتے ہیں۔ کبھی ان غدد میں ورم ہو جاتا ہے یا ان پر چوٹ آ کر سوزش ہو جاتی ہے۔ جس سے یہ غدد سرخ، سخت، سوجے ہوئے، متورم اور دردناک ہو جاتے ہیں۔ اس میں صفائی کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔

علاج :

☆ ایکونائٹ۔ بیلاڈونا۔ آرنیکا۔ فیرم فاس۔

2- شرمگاہ کے غدودوں کا دنبل

(ABSCESS OF VULVOVAGINAL GLANDS)

شرمگاہ کے غدد متورم ہو کر سوج جاتے ہیں اور دنبل کی شکل بن جاتی ہے، جس میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ سوزاک کا زہر وغیرہ اس کا سبب ہوا کرتا ہے۔ غدد نرم، گرم، سرخ اور دبانے سے دردناک ہوتے ہیں۔ مریضہ کو بخار بھی ہو جاتا ہے۔

علاج :

☆ ایکونایٹ۔ بیلاڈونا۔ فیرم فاس۔

3۔ شرمگاہ کے غدد کا ناسور۔ سوراخ

(SINUS OF VULVOVAGINAL GLANDS)

شرمگاہ کے غدود کا دنبل پھوڑا جب پرانا ہو جائے تو ناسور کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اس میں سے پیپ خارج ہوتی ہے۔ گہرائی میں ہونے کی وجہ سے یہ مندمل نہیں ہوتا اور بار بار پھوڑا بن کر رستا رہتا ہے۔

علاج :

☆ کلکیریا۔ کلکیریا سلف۔ سلیشیا۔ ہیپر۔

4۔ شرمگاہ کے غدد کی رسولیاں

(TUMORS OF VULVOVAGINAL GLANDS)

کبھی شرمگاہ کے غدد میں دق کی یا پلپلی رسولیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور ان میں مخصوص قسم کے زہریلے مادے یا عفونت سرایت کر جاتی ہے۔ دقی رسولیوں میں دبانے سے درد ہوتا ہے۔ پلپلی (Cystic) رسولیوں میں درد نہیں ہوتا۔ پلپلی (Cystic) جلد کے ساتھ چسپاں نہیں ہوتی اور ہلانے سے ادھر ادھر ہل جاتی ہیں۔

علاج :

☆ دقی رسولیاں (ٹیوبر کلز) : (2) کاربالک ایسڈ۔ کلکیریا۔ مرک۔ فاسفورس۔
☆ پلپلی کیسہ دار رسولیاں (Cysts) : (2) سبائنا۔ سلیشیا۔ گریفائٹس۔

تفصیلات ادویہ :

ایکونایٹ 3x : غدد فرج میں سوزش اور دنبل ہونے کی اعلیٰ ابتدائی دوا ہے۔ مرض کے شروع میں جلدی جلدی دو چار خوراکیں دینے سے سوزش اور ورم کی کیفیت ختم ہو جاتی ہے۔ مرض یکایک شروع ہو کر تیزی سے بڑھتا ہے اور کبھی بخار بھی ہو جاتا ہے۔ سردی لگنے' تیز سرد ہوا یا ٹھنڈے پانی کے استعمال سے 'ڈر یا غصہ سے حیض دب کر سوزش ہو جائے۔ مریضہ خوف اور بے چینی سے دوچار

ہو۔

بیلاڈونا 30 : اجتماع خون' غدودوں میں خون جمع ہو کر سوزش ہو جائے۔ ان میں گرمی' سرخی' چپکن (تھرابنگ)' درد اور جلن ہو۔ شرمگاہ کے غدود دنبل پھوڑوں کی صورت اختیار کر لیں۔ پیڑو یعنی نیچے کو دباؤ اور بوجھ۔

فیرم فاس 6x : یہ ایکونائٹ اور بیلاڈونا کی درمیانی دوا ہے۔ غدد متورم اور سرخ' چھونے اور جھٹکا لگنے سے تکلیف میں زیادتی ہو جائے۔ مریضہ کو جماع سے نفرت ہو جائے۔ نیز سوزش پیدا کرنے والا لیکوریا آئے۔ حیض بے قاعدہ' درد بھرا آئے۔ پیڑو میں نیچے کو دبانے والا درد ہو۔

کلکیریا 30 : خنازیری مزاج کی' موٹی تازی' غبارے کی طرح پھولی ہوئی مگر کمزور تھکی ماندی مستورات کی شرمگاہ کے غدود متورم اور ان میں دنبل پیدا ہو جائیں۔ جو پک جائیں اور مزمن ہو کر ناسور کی صورت اختیار کر لیں۔

سلیشیا 30 : شرمگاہ کے غدد متورم اور پک کر ان میں پیپ پڑ جائے۔ پھر یہ ناسور کی شکل اختیار کر لیں۔

نیز دیکھئے شرمگاہ کے ناسور۔

باب 6

قاذفین کے عوارض

(DISORDERS OF FALLOPIAN TUBE/SALPINX)

یہ رحم کے دائیں بائیں دو "قاذف نالیاں" ہیں' جن میں سے عورت کا انڈا (Ovum) خصیۃ الرحم سے رحم کے اندر جاتا ہے۔ یہ رحم کے بالائی گوشے سے شروع ہو کر رحم کے چوڑے بند سے گزر کر خصیۃ الرحم (Ovary) کے اوپر کی طرف ختم ہوتی ہیں۔ ہر ایک قاذف نالی (Salpinx) تقریباً" 4 انچ (10 تا 11.5 سنٹی میٹر) لمبی ہوتی ہے۔ (تصویر دیکھیں) اور ہر ایک کے چار حصے ہوتے ہیں۔

(i) درمیانی حصہ (Interstitial Portion) : یہ رحم کی دیوار میں سے گزرتا ہے اور اندر سے تنگ ترین ہے۔

(ii) تنگ نائے (Isthmus) : یہ درمیانی حصہ سے ذرا چوڑا ہوتا ہے۔

(iii) فراخہ (Ampulla) : یہاں قاذف کشادہ ہو جاتی ہے۔

(iv) جھالر۔ سنجاف (Infundibulum) : جھالر انگلی نما ابھاروں (Fimbriae) پر مشتمل ہے جس کا صفاق کے خلا سے رابطہ ہوتا ہے۔ اس میں جھالری سرا خصیۃ الرحم کے نیچے منسلک (Fimbria Ovarica) ہوتا ہے۔

1- سوزش قاذف۔ ورم قاذفین۔ سالپنجائیٹس

(SALPINGITIS / INFLAMATION OF FALLOPIAN TUBE)

یہ ایک کثیرالوقوع مرض ہے جس میں کبھی ایک قاذف نالی اور کبھی دونوں قاذفین متورم ہو جاتی ہیں۔ یہ ورم حاد ہوتا ہے یا مزمن۔ یہ ورم سخت سردی لگ جانے' آتشک یا سوزاک کا زہریلا مادہ رحم کے راستے قاذفین تک جا پہنچنے' وضع حمل یا اسقاط حمل کے دوران بے احتیاطی کی وجہ سے فاسد مادے اور تعفن کا قاذفین تک پہنچ جانے' سرخ بخار' دق (ٹی بی) یا کینسر کے سبب ہوا کرتا ہے۔

ورم زائدہ اعور (اپنڈے سائیٹس) کے براہ راست تعلق سے بھی یہ ورم ہو جاتا ہے۔

علامات : کمر اور پیڑو میں اکثر درد رہتا ہے جس سے کام کاج کرنا اور چلنا پھرنا دوبھر ہو جاتا ہے۔ مریضہ کمزور اور لاغر ہو جاتی ہے۔ قبض عموماً ہوتا ہے۔ حیض بند یا تکلیف سے آتا ہے۔

ورم اگر شدید (حاد) ہو تو تیز بخار چڑھ جاتا ہے۔ ماؤفہ قاذف کے مقام پر حدت اور جلن کے ساتھ درد ہوتا ہے۔ ٹٹولنے یا دبا کر دیکھنے سے ورم سخت محسوس ہوتا ہے۔

ورم جب پرانا (مزمن) ہو جائے تو حیض میں دشواری ہوتی ہے۔ پاخانہ کرتے وقت یا جماع کے وقت مریضہ کو پیڑو میں قاذفین کے مقام پر درد بہت محسوس ہوتا ہے۔ کمر میں درد، صحت خراب، مثانے میں جلن، مروڑ اور بانجھ پن علامات واقع ہو جاتی ہیں۔

علاج :

☆ ورم قاذفین : ایکونائٹ۔ بیلا ڈونا۔ پلاٹینا۔ پلساٹیلا۔ چائنا۔ سبائنا۔ سٹافی سیگریا۔ کیمو ملا۔ میڈورینم۔

تفصیلات ادویہ :

ایکونائٹ 3x : قاذف نالی متورم ہو جائے جب یکایک خون حیض رک جائے (پلساٹیلا) شروع میں ہی یہ دوا بار بار دی جاتی ہے۔

بیلا ڈونا 30 : قاذف نالی میں ورم، سوزش، حدت، جلن، سوجن اور درد ہو۔ (دائیں قاذف متورم)

پلاٹینا 30 : قاذف نالیاں متورم ہوں، بکثرت سیلان خون (ہموریج) کے بعد (چائنا) اور کثرت جماع کے بعد (چائنا۔ سٹافی سیگریا۔ ہے میلس)

پلساٹیلا 30 : قاذفین نالی میں ورم اور سوزش پاؤں بھیگ جانے کے بعد، حیض یکایک رک جانے کے بعد (ایکونائٹ)

چائنا 200 : ورم قاذفین، سیلان خون کے بعد اور کثرت جماع کے بعد (پلاٹینا)

سبائنا 200 : قاذفین متورم ہو جائیں وضع حمل (بچہ جننے) کے بعد (سیکیل کار۔ نکس وامیکا)

سٹافی سیگریا 200 : قاذفین متورم ہوں کثرت مباشرت کے بعد (پلاٹینا۔ چائنا۔ ہے میلس)

کیمو ملا 30 : قاذفین میں سوزش ہو جائے غصہ اور روٹھ جانے کے سبب (اگر بے حد خوشی کے

سبب ہو تو کافیا)

میڈورینم 200 : قاذفین میں سوزش ہو جائے' سوزاک دب جانے کی وجہ سے (نیز کینتھرس)

2- قاذف کا بند ہو جانا۔ رتق القاذف۔ انسداد قاذف۔

اٹریشیا آف سالپی نکس (ATRESIA OF SALPINX)

اس مرض میں ایک قاذف نالی یا دونوں قاذفین کا سوراخ بند ہو جاتا ہے' جو یا تو پیدائشی بند ہوتا ہے یا کسی مرض آتشک یا سوزاک کے زہر (سپتیت) کے باعث یا عصبی کھچاؤ یا اینٹھن کے سبب ہوتا ہے یا آس پاس کسی مَسے یا رسولی کے دباؤ یا زخم مندمل ہونے کے باعث بند ہوتا ہے۔

اس سے مریضہ کے شہوانی جنسی جذبات یا خواہش جماع میں کمی آ جاتی ہے۔ حیض تکلیف سے آتا ہے' اگر دونوں قاذفین بند ہو جائیں تو اس عورت کا بیضہ (Ovum) رحم میں نہیں آسکتا اور وہ بے اولاد رہ جاتی ہے۔

علاج :

☆ قاذف سوزش کے سبب بند ہو جائے : (1) ایکو نائٹ۔ ایپس۔ بیلا ڈونا۔ پلاٹینا۔ پلساٹیلا۔ چائنا۔ سبائنا۔

☆ قاذف سوزاک یا آتشک کے دب جانے سے بند ہو جائے : (1) میڈورینم۔ (2) کینتھرس۔

☆ قاذف نالی اعصابی کھچاؤ' اینٹھن یا غصہ کے سبب بند ہو جائے : (1) کیموملا۔ کیکٹس۔

☆ قاذف نالی جذباتی جوش (Emotional Excitement) کے سبب بند ہو جائے : (2) ہیوسس۔

☆ قاذف نالی وضع حمل کے بعد بند ہو جائے : (2) سبائنا۔ نکس وامیکا۔

☆ قاذف نالی میں کوئی مَسے یا رسولی ہونے سے بندش ہو جائے : (1) تھوجا۔ سلفر۔ سبائنا۔ سیپیا۔ سلیشیا۔ لیکے سس (دائیں میں) ہیپر۔

☆ قاذف نالی کسی شخص' ساس' سسر یا شوہر کی بدسلوکی' بے عزتی یا توہین سے بند ہو جائے : (2) کالوسنتھ۔

☆ قاذف نالی غصہ کے سبب سوزش ہونے سے بند ہو : (2) کیمولا۔ (بے حد خوش ہونے کے سبب ہو تو : کافیا)

☆ قاذف نالی میں پنیر جیسے مادہ کے جمع ہونے سے : (2) ہیلونائیس۔

3- قاذفین کا گل سڑ جانا۔ آکلتہ القاذفین

(EROSION OF FALLOPIAN TUBES)

اس مرض میں قاذف' دونوں قاذفین کے اندر ورم ہو کر یا سوزاک یا آتشک کے زہر سے زخم پڑ جاتے ہیں اور کبھی گل سڑ کر بوسیدہ ہو جاتی ہیں۔ قاذفین اور کمر میں درد ہوتا ہے۔ تیزابی قسم کی بدبودار رطوبت کا اخراج ہوتا رہتا ہے۔

علاج :

☆ قاذفین کا گلنا سڑنا : (1) سیکیل کار۔ (2) آرسنکم۔ کریازوٹ۔

تفصیلات ادویہ :

سیکیل کار 200 : یہ دوا بوڑھی' ضعیف العمر اور سوء المزاج (Scrawny) عورتوں کے لئے مفید ہے۔ کمزوری' گھبراہٹ اور لاغری نمایاں ہوتی ہے۔ ان کا رحم اور قاذف نالیاں گل سڑ جاتے ہیں اور ان سے مسلسل پانی کی طرح' پتلا' بدبودار' سیاہ رنگ کا خون رِس رِس کر بہتا رہتا ہے اور غنغاریہ (گنگرین) کی صورت بن جاتی ہے۔

آرسنکم البم 30 : یہ دوا جسم کی تمام بافتوں پر گہرا اثر کرتی ہے۔ اعضائے تناسل زنانہ' قاذف نالیاں' رحم' خصیۃ الرحم وغیرہ کے گل سڑ کر گنگرین بننے کے لئے اکسیر دوا ہے۔ مریضہ میں کمزوری' تھکن' بے قراری اور خوف طاری ہو جاتا ہے۔ تھوڑے تھوڑے پانی کی بار بار پیاس لگتی ہے۔

کریازوٹ 200 : کمزور' غیر نشوونمایافتہ' چڑچڑے مزاج کی مستورات کا رحم' مہبل' خصیۃ الرحم اور قاذف نالیاں گل سڑ جائیں اور گنگرین واقع ہو جائے۔ گلا سڑا بدبودار اور جلا دینے والا مواد بکثرت خارج ہو۔

نیز دیکھئے "رحم کا کینسر"

4- قاذف نالیوں میں رسولیاں پیدا ہونا۔ سلعات القاذفین

(TUMOURS OF FOLLOPIAN TUBES)

اس مرض میں قاذف نالی کے جھالردار سرے (Infundibulum) کے قریب رسولی پیدا ہو جایا کرتی ہے۔ بیک وقت دونوں قاذفین میں رسولیاں بہت کم پیدا ہوتی ہیں۔ عموماً صرف ایک طرف ہی رسولی پیدا ہوتی ہے۔ سائز میں یہ رسولی چنے کے دانے کے برابر یا بیر کے برابر یا بڑھ کر سیب اور نارنگی کے برابر ہو جاتی ہے۔ ان کے سرے پر ایک چھوٹی سی دو تین انچ لمبی ڈنڈی (Pendicule) بھی پائی جاتی ہے۔ ان رسولیوں میں شفاف' پتلی اور قدرے لیسدار رطوبت بھری ہوتی ہے۔ ان سے حیض کی خرابیاں واقع ہو جاتی ہیں۔

قاذف نالی میں سرطانی رسولی (کارسی نوما) شاذونادر ہوتی ہے۔ اگر ہو جائے تو انجام برا ہوتا ہے۔ ثانوی سرطان بہت عام ہے۔ جو رحم سے اس میں منتقل ہو جاتا ہے۔

تفصیلات ادویہ :

کونیم 200 : زخم والے کینسر (Scirrhus) کی رسولی کی بہترین اور اکسیر دوا ہے۔ مریضہ کمزور جسم اور کمزور حافظہ والی' جس کا دل تیز دھڑکے اور جسم کپکپائے۔ محفلوں اور بزم آرائی سے گریزاں' غمگین (ڈپریشن) اور بزدل' ڈرپوک' شرمگاہ کے اردگرد خارش' شہوت کو روکنے اور دبانے کے بداثرات کا شکار۔

لیکے سس 200 : یہ دوا عورتوں کے اعضائے تناسل پر گہرا اثر کرتی ہے۔ سن یاس کے عوارض' دل دھڑکے اور گرمی کی لہریں اٹھیں' تمتماہٹ ہو۔ چھوٹے چھوٹے زخموں سے غیر منجمد سیاہ رنگ کا بکثرت خون بہا کرے۔ مریضہ بے حد حاسد' باتونی' صبح کے وقت غمگین' کسی سے ملنے کی خواہش نہ ہو' کوئی کام کرنے کو جی نہ چاہے۔

ہائیڈراسٹس 30 : قاذف میں رسولیاں' مریضہ کمزور اور لاغر' دل تیز دھڑکے' ہاضمہ خراب' معدہ کمزور' دودھ اور پانی کے سوا کچھ ہضم نہ ہو۔

5- قاذفین کا پھٹ جانا۔ انشقاق القاذفین۔ رپچر

(SALPINGIAN RUPTURE)

اس مرض میں ایک یا دونوں قاذف نالیاں پیڑو پر کسی شدید چوٹ یا صدمہ کے سبب یا قاذف

نالی میں استقرار حمل (Salpingocyesis) کے سبب پھٹ جاتی ہے۔

چوٹ کے شدید درد کے مارے مریضہ بے ہوش بھی ہو جاتی ہے۔ نبض کمزور، تیز یا وقفہ دار، رک رک کر چلتی ہے۔ پیڑو میں نالی پھٹنے سے خون جمع ہو کر لرزہ سے بخار چڑھ جاتا ہے۔ کبھی شدت مرض کی تاب نہ لا کر جان بحق بھی ہو جاتی ہے۔

اگر قاذف میں حمل قرار پا گیا ہو تو اس جگہ بوجھ اور درد ہوتا ہے جو بتدریج زوبہ اضافہ ہوتا ہے اور جب قاذف نالی میں مزید پھیلنے کی گنجائش نہیں رہتی تو یہ پھٹ جاتی ہے، جس سے مریضہ پر لرزہ اور غشی کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ اگر بروقت تدابیر اختیار نہ کی جائیں تو مریضہ موت کے گھاٹ اتر سکتی ہے۔ قاذف کے حمل سے زیریں شکم میں یکایک درد ہونے لگتا ہے اور درد کے شروع ہونے سے پہلے کے ساتھ یا بعد مہبل سے جریان خون ہوتا ہے۔ یہ جگہ چھونے سے درد کرتی ہے، بعض عورتوں میں دو ماہ حیض بند رہتا ہے۔

علاج :

☆ عمل جراحی سے صورت حال کو درست کیا جائے اور کھانے کے لئے آرنیکا 200 اور خارجی طور پر لگانے کے لئے کیلنڈولہ مرہم یا لوشن (10:1) دیا جائے۔
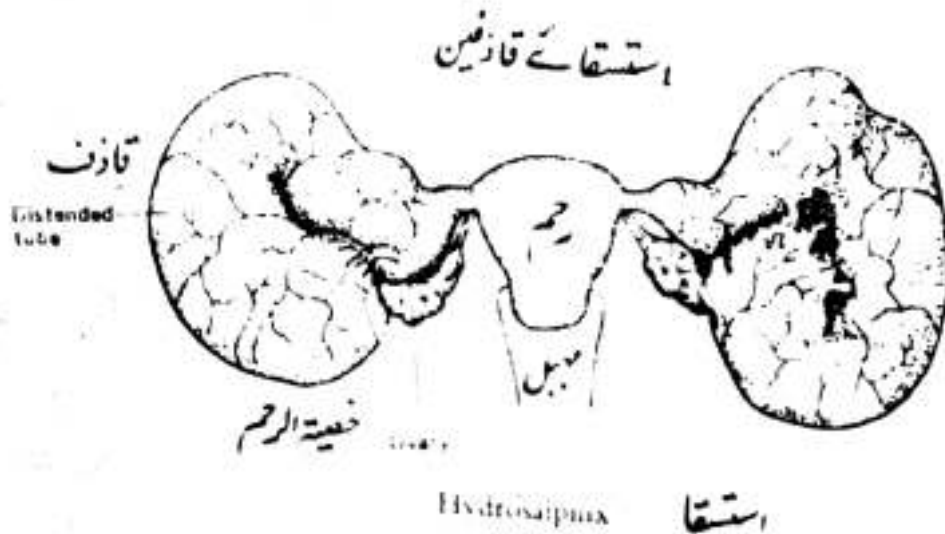
باب 7

خصیتہ الرحم (مبیض) کے عوارض

(DISORDERS OF OVARIES / OOPHORON)

عورتوں کا ایک خصیہ یا دونوں خصیے بعض عوارض کا شکار ہو جایا کرتے ہیں۔ جن کا اس باب میں ذکر کیا جاتا ہے۔

1- خصیتہ الرحم کی سوزش۔ ورم مبیض
(INFLAMATION OF OVARY / OVARITIS / OOPHORITIS)

یہ ایک عام مرض ہے۔ جس میں عورتوں کا ایک یا دونوں خصیے متورم ہو جاتے ہیں۔ خصیے کی اندر کی استری جھلی یا بیرونی غلافی جھلی میں خون جمع ہو کر سوج جاتی اور سرخ ہو جاتی ہے۔ اکثر بایاں خصیتہ الرحم مبرز کے ساتھ متصل ہونے کے سبب متورم ہوا کرتا ہے۔ مبرز میں قبض کے ساتھ پاخانے کے سدے بائیں خصیے پر دباؤ ڈالتے ہیں جس سے اکساہٹ اور اذیت پا کر یہ متورم ہو جاتا ہے۔ شرمگاہ میں انگلی داخل کر کے معائنہ کرنے پر متورم خصیہ کے ساتھ انگلی کے دباؤ سے مریضہ سخت تکلیف محسوس کرتی ہے۔

حاد (شدید) ورم کی صورت میں مریضہ کو تکلیف ہوتی ہے جبکہ مزمن صورت میں تکلیف نسبتاً کم مگر کثیر الوقوع اور طویل المیعاد ہوتی ہے۔ حاد مرض خصیتہ الرحم کے مقام پر سخت چوٹ آنے، یکایک خون حیض رک جانے، رحم کے منہ پر کوئی تیز دوا لگانے یا بعض ادویہ کے استعمال، آتشکی زہر کے خون میں سرایت کرنے یا سوزاک کے زہر کے خصیتہ الرحم تک پہنچ جانے وغیرہ کے نتیجے میں ہوا کرتا ہے جبکہ مزمن قسم جو زیادہ واقع ہوا کرتی ہے۔ اس میں نئی نویلی دلہنیں کثرت مباشرت کی وجہ سے مبتلا ہوا کرتی ہیں۔ کبھی ورم رحم یا ورم فرج رفتہ رفتہ بڑھ کر خصیتہ الرحم کو شکار کر لیتا ہے یا حیض کی بندش اس کا سبب ہوا کرتی ہے۔ کبھی شراب نوشی، جلق یا انگشت زنی یا چپٹی بازی جیسی بدعادات کے نتیجے میں یہ مزمن قسم کا مرض ہو جاتا ہے یا ضبط تولید (برتھ کنٹرول) یا اسقاط

حمل کی غرض سے تیز قسم کی ادویہ ' مانع حمل گولیاں اور چھلے وغیرہ کا استعمال یہ مرض پیدا کر دیتا ہے۔ کبھی کبھی نوجوان مستورات میں گلسوؤں (Mumps) کا زہر منتقل ہو کر یہ مرض بطور ایک پیچیدگی کے پیدا ہو جاتا ہے۔ (اسی طرح ورم خصیہ مردوں کو بھی بطور پیچیدگی ہوتا ہے)

علامات : حاد قسم میں مریضہ کی کمر' پیڑو' کنج ران اور پنڈلیوں میں درد رہتا ہے' درد کھڑا ہونے پر زیادہ ہوتا ہے اور پاؤں کپکپاتے ہیں۔ پیشاب بار بار' تھوڑا تھوڑا' سرخ رنگ کا آتا ہے۔ کبھی ابکائیاں اور قے اور کبھی قبض یا پیچش کی شکایت ہوتی ہے۔ بخار آنے لگتا ہے اور سر درد ہونے لگتا ہے۔ کبھی بخار تیز ہو کر ہذیانی کیفیت میں مبتلا کر دیتا ہے۔

مزمن قسم میں ماؤفہ خصیے کے مقام پر معمولی سا درد ہوتا ہے' جسے جماع سے یا دبانے سے تکلیف زیادہ ہوتی ہے۔ حیض بھی دردناک آتا ہے۔ کبھی رحم سے سفید پانی (لیکوریا) جاری رہتا ہے۔ عموماً" قبض رہتا ہے اور پاخانہ کرتے وقت زور لگانے سے درد بہت محسوس ہوتا ہے۔ رفتہ رفتہ عقل و فکر اور فہم و فراست میں فتور واقع ہو جاتا ہے۔ مریضہ بہکی بہکی باتیں کرنے لگتی ہے۔

ورم خصیۃ الرحم اور ورم رحم میں یہ فرق ہوتا ہے کہ مہبل کے راستے انگلی ڈال کر ٹٹولنے سے خصیۃ الرحم متورم محسوس ہوتا ہے اور انگلی کے ساتھ بیضوی ابھار کو دھکیلنے سے یہ اپنی جگہ سے حرکت بھی کر جاتا ہے اور انگلی کی اکساہٹ کے سبب مریضہ کو متلی اور قے ہونے لگتی ہے اور باہر کی طرف ورمی ابھار پیڑو پر دائیں یا بائیں طرف معلوم ہوتا ہے جبکہ اس کے برعکس رحم یا مہبل کے ورم میں یہ کیفیت نہیں ہوتی بلکہ فم رحم کے کنارے متورم محسوس ہوتے ہیں اور ورمی ابھار بھی رحم کے مقام پر پیڑو پر پایا جاتا ہے۔ اگر دایاں خصیہ متورم ہو تو مثانہ پر دباؤ کے سبب بار بار تھوڑا تھوڑا پیشاب آتا ہے۔

اگر بایاں خصیۃ الرحم متورم ہو تو مبرز پر دباؤ اور اکساہٹ کے سبب پیچش کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے۔ خصیۃ الرحم کا ورم مناسب علاج سے تحلیل ہو جاتا ہے یا پک کر اور پھٹ کر مواد مہبل یا مبرز کے راستوں سے خارج ہو جاتا ہے۔ جس کے بعد مرض میں افاقہ ہو جاتا ہے۔

علاج :

☆ **خصیۃ الرحم میں ورم :** (1) ایپس۔ ایکو نائٹ۔ بیلا ڈونا۔ پوڈوفائلم۔ سہاگہ۔ فاسفورس۔ لائکو۔ مرک۔ (2) آئیوڈیم۔ انثم کروڈ۔ برائی اونیا۔ پلاٹینا۔ پلساٹیلا۔ ویلیڈیم۔ تھوجا۔ جاٹنا۔ سلیشیم۔ فاسفورک ایسڈ۔ فائیٹولکا۔ کیکٹس۔ کینتھرس۔ گوائیکم ۔ لیک کینم۔ لیکے سس۔ لیلئم ٹائگر۔ میڈورینم۔ نکس وامکا۔ وریٹرم

درائڈ۔ (3) آر سنکم۔ آر سنکم آئڈ۔ آرنیکا۔ ار جنٹم مٹ۔ اسٹیکو۔ اسکیولس۔ اکیشیا۔ امبرا۔ امونیم بروم۔ اورم۔ برومیم۔ ڈلکامارا۔ رسٹاکس۔ زنکم۔ سباڈیلا۔ سٹافی سیگریا۔ سی سی نیوگا۔ کالوسنتھ۔ کروٹیلس ہری۔ کونیم۔ کیپسیکم۔ کیوبے با۔ گریفائیٹس۔ مگنیشیا فاس۔ نائیٹرک ایسڈ۔ ہیے میلس۔ یوفریم۔

☆ دایاں خصیۃ الرحم متورم ہو : (1) پوڈوفائلم۔ لائکو پوڈیم۔ (2) ار جنٹم مٹ۔ ایپس۔ برائی اونیا۔ بیلاڈونا۔ پیلیڈیم۔ (3) آئیوڈیم۔ اسکیولس۔

☆ بایاں خصیۃ الرحم متورم ہو : (2) تھوجا۔ لیکے سس۔ (3) ار جنٹم مٹ۔ زنکم۔ کیپسیکم۔ گریفائیٹس۔ لیلیم ٹائگر۔ وسپا۔

☆ پاؤں بھیگ جانے کے بعد خصیۃ الرحم میں ورم ہو جائے : (2) پلساٹیلا۔

☆ سوزاک دب جانے (Suppressed) کے بعد خصیۃ الرحم میں سوزش ہو جائے : (1) میڈورینم۔ (2) کینتھرس۔

☆ حیض یکایک دب جانے یا رک جانے کے بعد ورم خصیۃ الرحم ہو : (1) ایکونائٹ۔ (2) پلساٹیلا۔

☆ سیلان خون (ہیموریج) کے بعد خصیۃ الرحم میں ورم ہو جائے : (2) پلاٹینا۔ چائنا۔

☆ کثرتِ جماع کے باعث خصیۃ الرحم متورم ہو جائے : (2) پلاٹینا۔ چائنا۔ سٹافی سیگریا۔ ہیے میلس۔

☆ خصیۃ الرحم میں سوجن (Swelling) : (1) لیکے سس۔ لیلیم ٹائگرینم۔ (2) آر سنکم۔ آئیوڈیم۔ ایپس۔ ایلومینا۔ برومیم۔ بیوفو۔ پیلیڈیم۔ کاربوانیمی۔ کالوسنتھ۔ کالی آئڈ۔ کالی بروم۔ گریفائیٹس۔ میڈورینم۔ (3) اٹروپین۔ اسٹیکو۔ بیلاڈونا۔ تھوجا۔ سٹافی سیگریا۔ سفلینیم۔ کالن سونیا۔ کونیم۔ کیوبے با۔ گاسیپم۔ نکس ماسکاٹا۔ نیٹرم ہائپو کلوروسم۔ ہیے میلس۔

☆ دائیں خصیہ میں سوجن : (2) ایپس۔ پیلیڈیم۔ (3) لائکو۔

☆ بائیں خصیۃ الرحم میں سوجن : (1) لیکے سس۔ (2) برومیم۔ نیٹرم ہائپو کلوروسم۔ (3) کاربالک ایسڈ۔ کالی بروم۔ گریفائیٹس۔ لیلیم ٹائگر۔

☆ خصیہ میں سوجن حیض سے قبل : برومیم۔

☆ حیض کے دوران : ایپس۔ برومیم۔ نیٹرم ہائپو۔

☆ حیض کے بعد : (2) گریفائیٹس۔

☆ گلسوئے (Mumps) کے زہر کے منتقل ہونے سے خصیۃ الرحم میں سوجن ہو : (1) پلساٹیلا۔

☆ خصیۃ الرحم میں تپکن (Pulsation) : (2) اناسوڈیم۔ بیلاڈونا۔ کیکٹس۔ لیکے سس۔ (3) پوڈوفائلم۔ کلکیریا۔ کوپے ول۔ کونیم۔

☆ دائیں خصیہ میں تپکن : پوڈوفائلم۔

☆ حیض کے دوران تپکن : لیک کینم۔

☆ چلتی ہو جب : ایپس۔

☆ کھڑی ہو جب : ایپس۔ کوپے وا۔

☆ خصیۃ الرحم میں تحریک۔ جلن (Irritation) : (1) اسٹیگو۔ وائی برنم۔ (2) ایپس۔ بلٹی میم۔ (3) آر سنکم۔ امونیا بروم۔ پلاٹینا۔ تھوجا۔ رسٹاکس۔ سی سی فیوگا۔ فائیٹولیکا۔ کاربالک ایسڈ۔ کالی بروم۔ لیلیئم ٹائگر۔ نکس وامیکا۔ بے بیلس۔

☆ خصیۃ الرحم میں حدت۔ گرمی (Heat) : (1) بیوفو۔ (3) لیک کینم۔ میڈورینم۔

☆ خصیۃ الرحم پھول جائے' رسولی یا سوجن بڑھ جائے (Enlarged) : (1) ایپس۔ بیلاڈونا۔ کونیم۔ (2) آیوڈیم۔ اسٹیگو۔ کاربوائی۔ گریفائیٹس۔ لائیکو۔ میڈورینم۔ (3) اورم میور نیٹرونیٹم۔ سیوبجیا۔ کالی بروم۔ لیک کینم۔ لیکے سس۔ لیلیئم ٹائگر۔ ملی فولیم۔ ہیپر۔

☆ دایاں خصیۃ الرحم بڑھ جائے : (1) ایپس۔ لائیکو۔ (2) بیلاڈونا۔ پلیڈیم۔ (3) کیلشیا میور۔

☆ بایاں خصیۃ الرحم بڑھ جائے : (2) ایپس۔ لیلیئم ٹائگر۔ میڈورینم۔ (3) گریفائیٹس۔ لیک کینم۔

☆ ہر دفعہ سردی سے زیادتی ہو' خصیۃ زیادہ بڑھ جائے : (2) گریفائیٹس۔

☆ احساس' اس امر کا کہ خصیۃ الرحم بڑھ گئے ہیں : (2) لیلیئم۔ سیپیا۔ (3) ارجنٹم مٹ۔ ارجنٹم نائیٹ۔ کیورارے۔ میڈورینم۔

☆ احساس دائیں خصیہ کے بڑھ جانے کا : ارجنٹم نائیٹریکم۔

☆ احساس بائیں خصیہ کے بڑھ جانے کا : ارجنٹم میٹلیکم۔

☆ احساس خصیۃ الرحم کے بڑھ جانے کا' حیض آنے سے قبل ہو : (2) سلیشیا۔
☆ خصیۃ الرحم بوجھل' بھاری ہو جائے (Heavy) : (1) ایپس۔ (2) پلاٹینا۔ سیپیا۔ (3) اناسوڈیم۔ کاربوانیمل۔ کلی کارب۔ کونیم۔ لیلیم ٹاگر۔ ملی فولیم۔ ہیلونائس۔ یوپیٹوریم پرپوریم۔

2- خصیۃ الرحم میں درد ہونا۔ اعصابی درد خصیہ۔ اوور یلجیا

(OVARIALGIA / PAIN IN OVARIES)

اس مرض میں خصیۃ الرحم میں اکثر بائیں خصیۃ الرحم کے مقام پر پیڑو کی گہرائی میں اعصابی درد ہوتا ہے جو حالات کے مطابق کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوا کرتا ہے۔ یہ مرض خصیۃ الرحم پر شدید دباؤ یا چوٹ آنے' کثرتِ مباشرت' اعصابی کمزوری' نزاکتِ طبع' پیدائشی جسمانی کمزوری' نازک مزاجی' ذکی الحسی' اختناق الرحم (ہسٹریا) وغیرہ کے مرض کی شکار مریضہ کو ہوا کرتا ہے۔

علامات : خصیۃ الرحم کے مقام پر پیڑو کی گہرائی میں کبھی کم' کبھی تیز درد ہوتا ہے جو کبھی بڑھ کر سارے پیڑو میں پھیل جاتا ہے۔ جس سے مریضہ کو پیشاب جلن اور درد کے ساتھ آتا ہے اور پاخانہ بھی قبض اور تکلیف سے آتا ہے۔ ایام حیض کے دوران' مباشرت کے وقت اور زیادہ چلنے پھرنے سے پیڑو پر دباؤ پڑنے سے درد اور تکلیف ہوتی ہے۔

علاج :

☆ خصیۃ الرحم دونوں میں درد : (1) ایپس۔ بیلاڈونا۔ پوڈوفائلم۔ کالوسنتھ۔ لیکے سس۔ میگنیشیافاس۔
☆ دائیں خصیۃ الرحم میں درد : (1) بیلاڈونا۔ پوڈوفائلم۔ لائیکو۔ (2) آئیوڈیم۔ ارجنٹم نائٹ۔ ایپس۔ برائی اونیا۔ پیلیڈیم۔ (3) آرسنکم۔ آرسنکم آئیڈ۔ سارسپریلا۔ سفلینم۔ کلکیریا۔ کیوبے با۔ گریفائیٹس۔ للیئم ٹاگر۔
☆ درد دائیں سے بائیں خصیہ میں جائے : (1) لائیکو۔
☆ لیٹنے سے دائیں کروٹ درد میں کمی ہو : (2) ایپس۔
☆ بائیں خصیہ میں درد : (1) ارجنٹم مٹ۔ اسٹیکو۔ لیکے سس۔ (2) برومیم۔ پلاٹینا۔ تھریڈن۔ تھوجا۔ ٹرنٹولا۔ زنکم۔ فاسفورس۔ کاربالک ایسڈ۔ کلی فاس۔ لیک کینم۔ لیلیم ٹاگر۔ مرک۔ ناجا۔ ہے میلس۔ (3) ابرا ٹینم۔ ارجنٹم نائٹ۔ اسکیولس۔ سی سی فیوگا۔

کالوسنتھ۔ کلی بروم۔ گریفائیٹس۔ میڈورینم۔ وسپا۔ ہائیڈروفوبینم (لائی سین)

☆ بائیں خصیۃ الرحم سے درد جائے رانوں میں نیچے تک : تھوجا۔ لیلیم ٹائیگر۔

☆ جائے دل کو : ٹرنٹولا۔ ناجا۔

☆ جائے کمر کو : (2) اسکیولس۔

☆ لیٹنے سے بائیں کروٹ درد میں زیادتی ہو : تھوجا۔

☆ بائیں پہلو پر لیٹنے سے یا چت لیٹنے سے درد میں کمی ہو : کلی فاس۔

☆ خصیۃ الرحم میں درد ہو رات کے وقت : (2) پوڈوفائلم۔ کلی فاس۔

☆ درد اطراف بدلے۔ کبھی آر کبھی پار۔ کبھی اِدھر کبھی اُدھر : (1) لیک کینم۔

☆ طوفان صرصر۔ آندھی آنے (Storm) سے قبل درد ہونے لگے : (2) روڈوڈینڈران۔ (3) رسٹاکس۔

☆ بازو اوپر اٹھانے سے درد : (2) ایپس۔ (3) سلفر۔

☆ ٹانگیں اوپر اٹھانے سے خصیۃ الرحم میں درد ہو : لائیکو۔

☆ انگڑائی لینے سے درد میں افاقہ ہو : (2) ہلیم۔

☆ بستر میں انگڑائی لینے سے خصیۃ الرحم میں درد ہو : ایپس۔

☆ بستر میں کروٹیں بدلنے سے درد ہو : لائیکو۔

☆ بوجھ اٹھانے سے درد ہو : رسٹاکس۔

☆ پیشاب کی حاجت سے درد : (2) تھوجا۔

☆ پیشاب کرتے وقت درد : تھوجا۔

☆ مجرد رہنے یا جماع سے پرہیز کرنے سے خصیۃ الرحم میں درد ہو : (2) ایپس۔ (3) کلی بروم۔

☆ جماع کرنے کے بعد خصیۃ الرحم میں درد ہونے لگے : (2) ایپس۔ پلاٹینا۔ سٹافی سیگریا۔ (3) تھوجا۔ لیک کینم۔

☆ خواہشِ جماع کے دوران یا شہوت آنے پر خصیۃ الرحم میں درد : (2) کلی بروم۔

☆ حیض سے قبل خصیۃ الرحم میں درد ہو : (1) لیکے سس۔ (2) ایپس۔ بیلا ڈونا۔ زنکم۔ سنچرس۔ کالوسنتھ۔ (3) اسٹیکو۔ پوڈوفائلم۔ تھوجا۔ جونوشیا۔ گریفائیٹس۔ لیک کینم۔ وائی برنم۔

☆ حیض کے دوران درد : (1) لیکے سس۔ (2) امپس۔ بیلا ڈونا۔ پلاٹینا۔ ہیلیڈیم۔ تھوجا۔ فاسفورس۔ (3) آئیوڈیم۔ ارجنٹم مٹ۔ اسٹلیگو۔ برائی اونیا۔ پوڈوفائلم۔ تھریڈان۔ جلبی میم۔ زنتھاکسا یلم۔ سنچرس۔ کاکولس۔ کلی فاس۔ کونیم۔ لائکو۔ لیک کینم۔ لیلیم ٹائیگرینم۔

☆ حیض کے دوران درد میں کمی ہو جائے : (2) زنکم۔ لیک کینم۔ لیکے سس۔ (3) اسٹلیگو۔ ماسکس (مشک)

☆ حیض کے بعد خصیۃ الرحم میں درد ہو : (1) لیکے سس۔ (2) ہیلیڈیم۔

☆ تبویض (انڈا پکنے) کے وقت (At Ovulution) خصیۃ الرحم میں درد ہو : سیپیا۔ کاکولس۔ ہپے میلس۔

☆ حمل کے دوران خصیۃ الرحم میں درد ہو : پوڈوفائلم۔ زنتھاکسا یلم۔ کالی فاس۔

☆ وضع حمل (بچہ جننے) کے بعد درد ہو : (1) لیکے سس۔

☆ درد دورے کے ساتھ (Paroxymal) ہو : (2) ہپے میلس۔

☆ پرانے سوزاک کے ساتھ درد ہو : (2) پلاٹینا۔

☆ محفل، ترنجن، بزم اپوا میں شرکت سے اور پُرلطف، دلچسپ، مذاقیہ گفتگو کرنے (Animated Conversation)، موسیقی، راگ رنگ اور تحریک (Excitement/Music) سے خصیۃ الرحم میں درد ہونے لگے یا پھر سہیلیوں کی محفل یا مجلس میں بیٹھنے (Company) سے افاقہ ہو۔ درد میں کمی ہو : (1) ہیلیڈیم۔

☆ دماغی محنت، پڑھنے، لکھنے، سوچنے سے درد ہونے لگے : کلکیریا۔

☆ نیند آتے وقت خصیۃ الرحم میں درد ہو : کالی فاس۔

☆ طوفانِ صرصر، موسم کی تبدیلی سے یا جب گھنگھور گھٹائیں جھوم جھوم کر آئیں یا برم جھم بادل برسے تو خصیۃ الرحم میں درد ہونے لگے : (2) رسٹاکس۔ روڈوڈینڈران۔ رنین کولس بلبس۔

☆ کھلی ہوا میں چلنے سے درد ہو : (2) کاربالک ایسڈ۔

☆ حرکت سے درد میں زیادتی ہو : (1) برائی اونیا۔ بیلا ڈونا۔ (2) آرسنکم۔ ہیلیڈیم۔ سنچرس۔ لیک کینم۔ (3) تھریڈن۔

☆ تیز تیز چلنے سے درد ہو : لیکٹک ایسڈ۔

☆ گھوڑے یا گاڑی پر سواری کرنے سے درد میں زیادتی ہو جائے : تھوجا۔
☆ کھانے سے درد کو افاقہ ہو : آئیوڈیم۔
☆ لیٹنے سے کمی ہو : پیلیڈیم۔ تھوجا۔
☆ چت لیٹنے سے کمی ہو : رسٹاکس۔ کالی فاس۔
☆ کسی سخت چیز تختے یا فرش پر لیٹنے سے کمی ہو : رسٹاکس۔
☆ دائیں کروٹ لیٹنے سے کمی ہو : ایپس۔
☆ بائیں کروٹ لیٹنے سے کمی ہو : پیلیڈیم۔
☆ درد والی کروٹ پر لیٹنے سے کمی ہو : برائی اونیا۔
☆ گرم بستر میں لیٹنے سے زیادتی ہو : (2) ایپس۔ مرک۔
☆ کھڑا ہونے' سہلانے' ملنے' دبانے' گانے' موسیقی' تحریک سے درد ہو : پیلیڈیم۔
☆ خصیۃ الرحم میں خنجر گھونپنے' نشتر یا بھالا لگنے کا سا یا تیز درد (Lancinating) : (1) ایپس۔ لیلیئم ٹائیگر۔
☆ حیض کے دوران اور بعد : (2) بورکس۔
☆ سکیڑنے جیسا درد : (2) کیکٹس۔
☆ پھاڑنے جیسا : (2) پلاٹینا۔
☆ پھوڑے جیسا (Sore/Tender) : (1) برائی اونیا۔ لیکے سس۔ لیلیئم ٹائیگر۔
☆ پھوڑے جیسا درد حیض سے قبل : (2) کلی کارب۔ لیک کینم۔
☆ حیض کے دوران : (2) آئیوڈیم۔ ایپس۔ کلی کارب۔
☆ دبے ہوئے حیض سے : انٹم کروڈ۔
☆ حیض کے بعد : (2) آئیوڈیم۔ (3) کالی کارب۔
☆ خصیۃ الرحم میں جلندار درد (Burning / Smarting) : (1) آرسنکم۔ ایپس۔ لیکے سس۔
☆ اسقاط حمل (Abortion) کے دوران : (1) ایپس۔
☆ پیشاب کرتی ہو جب : نیٹرم میور۔
☆ جماع کے بعد : (1) ایپس۔ (3) تھوجا۔
☆ چلتی ہو جب یا جب سواری کرتی ہو : تھوجا۔

☆ حیض کے دوران : بیوفو۔ کینتھرس۔
☆ حیض کے بعد : زنکم۔
☆ نوبتی ' دورہ والا : پلاٹینا۔
☆ پاؤں ہلانے سے درد میں افاقہ ہو : (1) آر سنکم۔
☆ سوراخ کرنے والا درد (Boring) دائیں خصیہ میں ہو : (1) لائیکو۔
☆ دائیں میں : (1) زنکم۔
☆ بائیں میں حیض کے دوران : تھوجا۔

3- خصیۃ الرحم کا پھسل جانا۔ زلق الخصیۃ الرحم۔ خروج خصیہ پرولیپسس اووری (PROLAPSUS OVARIE)

اس مرض میں خصیۃ الرحم عموماً" بایاں خصیہ اپنی جگہ سے کھسک کر رحم کے پیچھے یا سامنے یا اطراف میں کناروں کے نیچے یا انقلاب رحم کی حالت میں الٹے ہوئے رحم کے نشیب میں ' یا اس کے جوف میں ' یا کنجِ ران میں ' یا بہائے فرج (شفران) کے پیچھے آ جاتا ہے۔ جس سے مریضہ کئی قسم کے عوارض میں مبتلا ہو جاتی ہے۔

اسباب : کبھی رطوبات کی بکثرت تراوش سے خصیۃ الرحم کے بندھن ڈھیلے ہو جاتے ہیں لہٰذا کسی جھٹکے یا صدمے سے یہ اپنی جگہ سے ہٹ جاتا ہے۔ کبھی بھاری بوجھ اٹھانے یا وضع حمل کے وقت ' پاخانہ پر کو نتھنے ' زور لگانے یا رحم کے سکڑنے ' جھٹکے ' الٹنے ' گرنے ' سرکنے سے خصیۃ الرحم پر دباؤ یا تناؤ سے خصیۃ الرحم اپنی جگہ سے ٹل جاتا ہے۔

علامات : کسی شدید جھٹکے یا صدمے (Shock) کے نتیجہ میں خصیۃ الرحم ٹل گیا ہو تو مریضہ کو پیڑو میں شدید درد ہوتا ہے۔ قے اور ابکائیاں آتی ہیں۔ اگر خصیہ شفران کی طرف آ گیا ہو تو جلد کے نیچے ابھار معلوم ہو گا یا غیر طبعی طور پر کنجِ ران میں محسوس ہو گا۔

علاج :

☆ خصیۃ الرحم کا اپنی جگہ سے ٹل جانا ' ہٹ جانا : (1) آرنیکا۔ بیلاڈونا۔ سیپیا۔ کلکیریا۔ لیکے سس۔ لیلیم ٹائیگرینم۔ نیٹرم میور۔
☆ خصیۃ الرحم سخت محنت ' بلندی سے گرنے ' چوٹ آنے وغیرہ سے ٹل جائے : آرنیکا۔

☆ موٹی مستورات میں نیچے کو دبانے والے درد کے احساس کے ساتھ : بیلاڈونا۔
☆ بے حد جلن کے ساتھ' لیکوریا سے کمزوری آنے' غشی اور بے ہوشی کی رغبت سے' نیچے کو بے حد بوجھ کے احساس کے ساتھ : سیپیا۔
☆ نیچے کو دبانے والے احساسات کے ساتھ خصیۃ الرحم ٹل جائے' چلنے' بلندی یا زینہ چڑھنے' غلط جگہ قدم پڑ جائے' جھٹکا لگنے کے سبب : لیلیئم ٹائیگر۔

4- خصیۃ الرحم میں پانی پڑ جانا۔ استسقاء خصیۃ الرحم۔

اوورین ڈراپسی (OVARIAN DROPSY)

اس مرض میں خصیۃ الرحم کی کاذب جھلی (Tunica Albugina) میں سرخی مائل سفید لیسدار رطوبت جمع ہو جاتی ہے اور بتدریج خصیہ کا سائز بڑھتا جاتا ہے اور بڑی رسولی کی طرح شکم کے خلا میں سما جاتا ہے۔ یہ خصیۃ الرحم کی ساخت میں نقص کے سبب یہ مرض ہوتا ہے اور تیس چالیس سال کی عمر سے قبل شادی شدہ' بانجھ یا حیض کی بے قاعدگیوں کی شکار مستورات کو لاحق ہوتا ہے۔

شروع میں پیڑو کے دائیں یا بائیں طرف کے خصیۃ الرحم کے مقام پر گول سا ابھار نمایاں ہو جاتا ہے' جسے غلطی سے استقرارِ حمل سمجھ لیا جاتا ہے۔ مگر یہ ابھار رفتہ رفتہ بڑھ کر پیڑو میں اور پھر جوفِ شکم میں پہنچ جاتا ہے۔ اگر اس ابھار کے ایک طرف ہاتھ رکھ کر دوسری طرف انگلیوں سے حرکت دیں تو ہاتھ کو پانی کی حرکت محسوس ہوتی ہے۔ پہلے تو حیض میں کوئی خرابی واقع نہیں ہوتی۔ آخر میں حیض میں کمی ہو جاتی ہے۔ بعض حالات میں خصوصاً موٹی تازی مریضہ کو حیض بکثرت آ سکتا ہے۔ کبھی استسقاء کے ساتھ ورم بھی ہوتا ہے جس کی مخصوص علامات درد' بخار' حدت' سرخی وغیرہ ہمراہ ہوتی ہیں۔ آلاتِ ہضم و تنفس پر اس کا غیر معمولی دباؤ پڑنے سے قبض' تنگی تنفس ہوتی ہے۔ گردوں پر دباؤ کے سبب پیشاب کم' تھوڑا تھوڑا' بار بار آتا ہے۔ کبھی قطرہ قطرہ آتا ہے یا رک جاتا ہے۔ پیشاب بند ہو جائے تو مریضہ سمیتِ بول (یوریمیا) میں مبتلا ہو جاتی ہے۔

تشخیص مرض : نارمل حمل قرار پانے سے قبل حیض باقاعدہ آیا کرتا ہے' جو حمل قرار پانے کے بعد طبعی طور پر بند ہو جاتا ہے۔ پیٹ پیڑو کے وسط سے شروع ہو کر بتدریج ایک خاص انداز سے بڑھتا ہے۔ عنق الرحم نرم محسوس ہوتی ہے۔ چوتھے ماہ حاملہ کے پیٹ میں بچے کی حرکت محسوس ہوتی ہے۔ سٹیتھوسکوپ کے ذریعے بچے کے دل کی دھڑکن بخوبی سنی جا سکتی ہے۔ حاملہ کی طبیعت پر حمل کے مخصوص اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ مگر اس کے برعکس استسقائے خصیہ کے مرض میں حیض بے قاعدہ اور تکلیف سے آتا ہے۔ پیٹ پیڑو کے وسط سے نہیں بڑھتا بلکہ کسی ایک جانب خصیۃ

بچے کی حرکات اور دل کی دھڑکن بھی سنائی نہیں دیتی۔
ارحم کے مقام سے بڑھنا شروع ہوتا ہے۔ بچے کی حرکات اور دل کی دھڑکن بھی سنائی نہیں دیتی۔
ابھار مل (غیر طبعی) حمل سے حاملہ کے شکم میں شدید درد ہوتا ہے اور بکثرت سیلان خون ہوتا ہے جس میں خون کے چھچھڑے پائے جاتے ہیں۔ ابھری ہوئی جگہ رحم سے اوپر ہوتی ہے اور رحم اپنی طبعی (نارمل) حالت پر ہوتا ہے جبکہ استسقائے خصیہ میں رحم تو اپنی نارمل جگہ پر ہی ہوتا ہے مگر خون میں چھچھڑے نہیں ہوتے اور نہ ہی ٹٹولنے پر بچے کے اعضاء وغیرہ محسوس ہوتے ہیں۔
استسقائے مشیمہ (انول نال میں پانی پڑنے) کی صورت میں اگر شرمگاہ میں انگلی داخل کی جائے تو وہ بمشکل رحم تک پہنچتی ہے کیونکہ رحم پیڑو کے جوف سے اوپر چڑھ جاتا ہے اور یہ صورت مدت حمل تک رہا کرتی ہے مگر استسقائے خصیہ کے مرض کے قائم رہنے کی کوئی مدت نہیں۔ یہ صورت زمانہ حمل سے زیادہ عرصہ تک رہا کرتی ہے اور رحم پیڑو کے جوف سے زیادہ ابھرا ہوا بھی نہیں ہوتا۔
حمل کاذب (جھوٹے حمل) کی صورت میں شکم کا بڑھنا پیڑو کے وسط سے شروع ہوتا ہے اور یہ بھاری حمل کی نسبت زیادہ سخت محسوس ہوتا ہے جبکہ استسقائے خصیہ کی صورت میں ابھار پیٹ کے کسی ایک طرف کے خصیۃ الرحم کے مخصوص مقام سے شروع ہوتا ہے اور اس میں رطوبت کے باعث یہ نرم ہوتا ہے نہ کہ سخت۔ اسی طرح رحم میں خون، پیپ وغیرہ رطوبات جمع ہونے کی صورت میں ان کی مخصوص علامات استسقائے خصیہ سے مختلف ہوتی ہیں۔
پیٹ کی رسولیوں کا ابھار اوپر سے نیچے کو بڑھتا ہے جبکہ استسقائے خصیہ کا ابھار نیچے سے اوپر کو بتدریج بڑھتا ہے۔
پیٹ میں پانی پڑنے (استسقائے زقی) کے مرض میں دل، جگر یا گردے وغیرہ مبتلائے مرض ہوتے ہیں اور پیٹ ناف کے نزدیک سے بڑھنا شروع ہو کر سارے پیٹ پر مسلط ہو جاتا ہے۔ پیٹ کا درمیانی حصہ زیادہ ابھرا ہوا نہیں ہوتا اور پیٹ کی جلد پتلی اور پانی کی وجہ سے چمکدار ہوتی ہے۔

علاج :

☆ **خصیۃ الرحم میں استسقاء** : (1) آرسنک۔ ایپس۔ کلکیریا۔ لائیکو۔ (2) آئیوڈیم۔ بلسم۔ فیرم آئیڈ۔ کالوسنتھ۔ لیکے سس۔ لیلیم ٹائیگرینم۔ (3) آرنیکا۔ اورم میور نیٹرو نیٹم۔ برائی اونیا۔ بیلاڈونا۔ پرونس۔ پلاٹینا۔ پوڈوفائلم۔ ٹربنتھنا۔ چائنا۔ رسٹاکس۔ روڈوڈینڈران۔ زنکم۔ سبائنا۔ فاسفورس۔ کاربوایبی۔ کالی برومیم۔ کالی کارب۔ کریازوٹ۔ کونیم۔ گریفائیٹس۔ مرک۔ میڈورینم۔ نیٹرم سلف۔

تفصیلات ادویہ :

آرسنکم البم 20 : خصیۃ الرحم میں بڑی یا چھوٹی استسقائی رسولیاں (Serous Cysts) پیدا ہونے سے عام استسقائی حالت پیدا ہو گئی ہو۔ مریضہ کی جلد موم جیسی (Waxy) ہو جائے اور رسولی میں جلندار درد ہو۔ بے چینی اور تھوڑے تھوڑے پانی کی بار بار پیاس لگے۔ پانی پینے کے بعد معدہ میں پانی ٹھنڈے بوجھ کی طرح پڑا رہے۔

ایپس میلیفیکا 6 : ماؤفہ خصیۃ الرحم میں شہد کی مکھی کے ڈنگ مارنے جیسے درد ہوں یا نشتر لگنے کے سے درد ہوں' پیشاب بہت تھوڑی مقدار میں آئے اور پیاس بالکل نہ لگے۔ استسقائی ورم یا پھلاوٹ (اوڈیما) پریشان کن ہو سکتا ہے یا مریضہ کے سارے بدن میں استسقاء (پانی پڑنا) واقع ہو جاتا ہے۔ مریضہ کی جلد چمکدار سفید ہوتی ہے۔ قبض جس سے لمبے لمبے سدے بمشکل خارج ہوتے ہوں' اس دوا کو جلد جلد دہرانا چاہئے جب تک پیشاب نہ کھل جائے۔ پیشاب زیادہ آنے لگے تو پانی خارج ہونے لگتا ہے ورا استسقاء میں افاقہ ہوتا ہے۔

کلکیریا کارب 200 : یہ ایک بہترین مزاجی دوا ہے۔ مریضہ موٹی لپلپی' ڈھیلی ڈھالی' خصیۃ الرحم میں استسقاء اور جلد استسقائی چمکدار سفید' ڈنگ لگنے کی سی' جلندار درد والی' وتی رسولیاں (ٹیومر کن)

لائیکوپوڈیم 200 : خصیۃ الرحم میں استسقاء اور درد۔ پہلے دائیں خصیۃ الرحم میں پھر بائیں میں۔ پیٹ میں ریاح جمع ہو اور نیچے کی طرف سے بہت گیس خارج ہوا کرے۔ خصوصاً بائیں پسلیوں کی نیچے ریاح۔ پیشاب کرنے سے پہلے کمر میں شدید درد ہو جو پیشاب جاری ہوتے ہی ختم ہو جائے۔

آئیوڈیم 200 : خصیۃ الرحم میں استسقاء' خصیۃ الرحم بڑھ جائیں۔ (تمام غدود بڑھ جائیں جبکہ پستان سوکھ کر لٹک جائیں) مریضہ گرم مزاج ہوتی ہے اور ٹھنڈک کو پسند کرتی ہے۔ ٹھنڈی جگہ رہنا اور ٹھنڈی چیزیں کھانا پینا چاہتی ہے۔ (برعکس آرسنکم)

لیکے سس 200 : خصوصاً پہلے بائیں خصیۃ الرحم میں استسقاء ہوتا ہے اور پھر دایاں خصیہ ماؤف مرض ہوتا ہے۔ سونے کے بعد تکلیفات میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ حیض جاری ہونے پر تکلیفات کم ہو جاتی ہیں خصوصاً سن یاس میں عورتوں کو رسولیاں اور استسقائی کیفیت لاحق ہو۔

آرنیکا 200 : خصیۃ الرحم میں استسقاء' جو چوٹ آنے کے بعد رسولی کی صورت میں نمودار ہو۔

پھوڑے کا سا اور چوٹ کی مانند درد ہو۔

5۔ خصیۃ الرحم کی رسولیاں۔ سلعات خصیۃ الرحم

(OVARIAN TUMOURS)

کبھی خصیۃ الرحم پر مٹر کے دانے سے لے کر تربوز کے سائز تک کی رسولیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ یہ رسولیاں اکثر اولاد پیدا کرنے کی عمر میں یعنی عالم شباب سے سن یاس تک لاحق ہوا کرتی ہیں۔ یہ زیادہ تر سادہ مگر بہت چھوٹی عمر کی لڑکیوں اور 50 سال سے زائد عمر کی خواتین کو سرطانی ہوتی ہیں۔ ان کی دو بڑی اقسام ہیں۔(الف) سادہ اور (ب) خبیث (سرطانی)

(الف) سادہ رسولیاں (Benign Cystadenoma) : یہ کئی قسم کی تھیلی دار (Cystic) یا جوف دار ہیں۔ ان میں ایک تو وہ ہیں جن میں پتلی آبی رطوبت بھری ہوتی ہے اور ایک ہی جوف دار تھیلی (Cyst) ہوتی ہے۔ جس کے سبب سطح ہموار ہوتی ہے اور حرکت دینے سے حرکت کر جاتی ہے۔ دوسری وہ ہیں، جن میں متعدد الگ الگ ناہموار تھیلیاں ہوتی ہیں اور سب الگ الگ حرکت کر سکتی ہیں۔ یہ بڑھتے بڑھتے باہم مل بھی جاتی ہیں اور اس وجہ سے ان میں درد زیادہ ہوتا ہے۔ یہ سادہ آبی تھیلی دار رسولیاں (Serous Cysts) اولاد پیدا کرنے کے زمانے میں کسی وقت بھی پیدا ہو سکتی ہیں۔ عموماً 30 اور 40 سال کی عمر کے درمیان نمودار ہوتی ہیں۔ ان کا عموماً ایک ہی خلا یا جوف ہوتا ہے جس میں شفاف زرد مائع بھرا ہوتا ہے۔ 5 سنٹی میٹر سائز سے لے کر بہت بڑے سائز کی ہو سکتی ہیں۔ (دیکھئے تصویر)

علاوہ ازیں بعض دیگر قسم کی رسولیاں خصیۃ الرحم کو لاحق ہو جاتی ہیں۔ جن میں چند ایک یہ ہیں :

1۔ کاذب مخاطیہ (Pseudomucinous Multilocula Cysts) : یہ بڑی بڑی کئی جوفوں والی پلپلی رسولیاں ہیں۔ جن میں لیسدار چپکنے والا، انڈے کی سفیدی کی مانند مخاط یا بلغمی مادہ بھرا ہوتا ہے۔ یہ عموماً 30 اور 50 سال کی عمر کے درمیان واقع ہوتی ہیں اور کبھی کبھی دونوں طرف خصیۃ الرحم میں لاحق ہو جاتی ہیں۔ (دیکھئے تصویر) کبھی کبھی ان میں مسّے دار پیدائشیں (حلمات۔ Papillae) پیدا ہو کر سرطانی قسم کی ہو جاتی ہیں۔ ان سے استسقائے خصیہ بھی ہو جاتا ہے۔

2۔ سہ جلدی رسولی (Teratoma/Dermoid Cysts) : یہ خصیۃ الرحم کی عجیب و غریب، نہایت دلچسپ قسم کی رسولیاں ہیں۔ ان میں تینوں جرثومی تہوں اندرونی جلد، بیرونی جلد اور
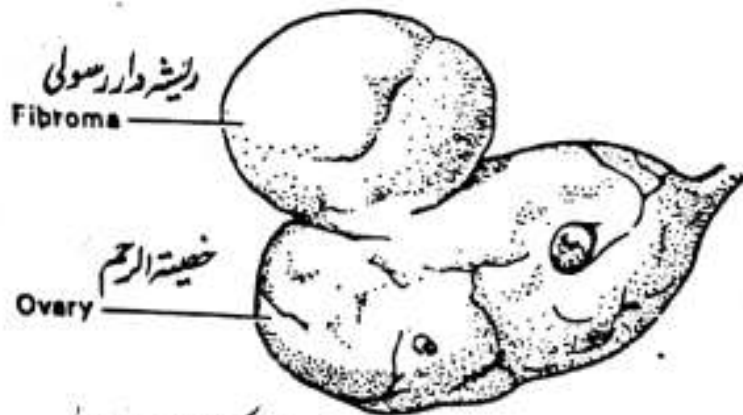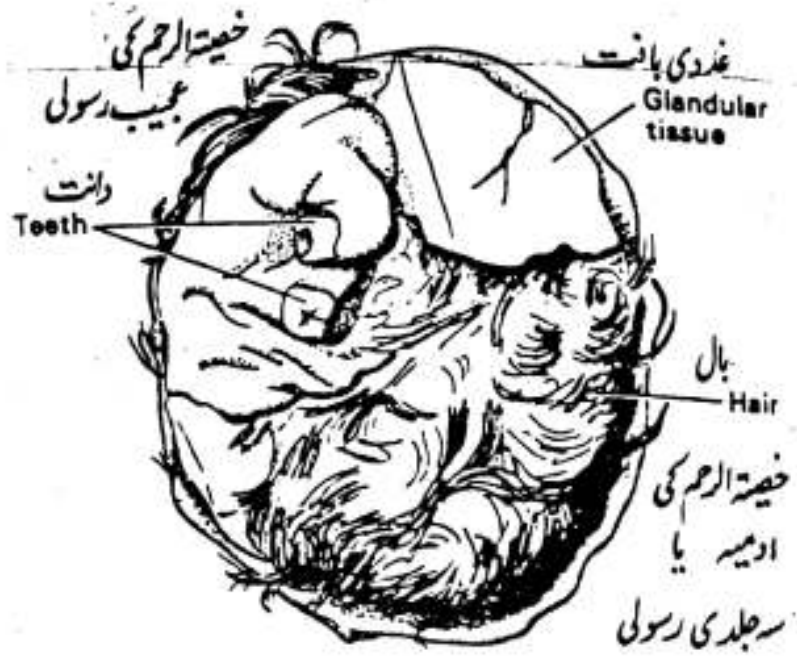
خصیۃ الرحم کی ریشہ دار رسولی Fibroma.

لمی جلد کے عناصر شامل ہوتے ہیں۔ یہ رسولیاں بہت عام' اکثر سادہ' 20 تا 40 سال کی عمر کے
میان' کبھی دونوں طرف' لاحق ہوتی ہیں۔ یہ عموماً" لمبی گردن والی' سائقدار' ہموار' ملائم' گول'
مدار سلیٹی سطح والی ہوتی ہیں۔ ان میں گاڑھا چربیلا مواد شامل ہوتا ہے اور اس کے ایک سرے پر
ب ٹھوس جگہ پر الجھے ہوئے بالوں کے گچھے آگے ہوتے ہیں۔ اس ٹھوس جگہ میں جلد' پسینہ کے
د' تنفسی جھلی (ایپی تھیلم)' تھوک کے غدو' اعصاب اور کبھی کبھی غدہ درقہ (Thyroid) کے
سیجات (ٹشوز) کے عناصر پائے جاتے ہیں۔ غدہ درقیہ سے اگر تراوش بننے لگے تو غدہ درقیہ کی
تیت کا مرض' غوطر جوظمی (Thyrotoxicosis) لاحق ہو سکتا ہے۔ بہت سی ان رسولیوں میں
انت بن جاتے ہیں' جو پیڑو کے ایکسرے کرنے پر دکھائی دیتے ہیں۔ ان رسولیوں سے علامات رونما
میں ہوتیں جبکہ تک کہ یہ بل نہ کھا (Torsion) جائیں۔

3- درُوں رحمی یا چاکلیٹ رسولیاں (Chocolate Cysts / Endometrioma) :
یہ کیسہ دار رسولیاں (Cysts) ہیں' جن میں چاکلیٹ جیسا بھورے رنگ کا خون بھرا ہوتا ہے۔ اس
لئے چاکلیٹ رسولیوں کا نام دیا گیا ہے۔ دروں رحمی خلیات (Endometrial Cells) اکثر خصیۃ
الرحم کے اندر موجود ہوتے ہیں اور ایام حیض کے مطابق ان میں خون جمع ہو کر جریان خون
(Bleeding) ہوتا ہے۔ یہ رسولی رحم میں عارضی جھلی کی پیدائش (Endometriosis) کا ہی ایک
حصہ ہے۔ جس میں حیض کے ساتھ عارضی جھلی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اکھڑ اکھڑ کر خارج
ہوتے ہیں اور مختلف علامات پیدا ہوتی ہیں۔ (ان کا ذکر گزر چکا ہے)

4- تانیثی رسولیاں (Feminizing / Granulosa Cell Tumors) : یہ رسولیاں
بیرونی غلاف یا قشرہ (Cortex) میں پیدا ہوتی ہیں اور اکثر دروں افرازی غدد (انڈوکرائن گلینڈز) کے
افعال کا مظاہرہ کرتی ہیں۔ ان رسولیوں کے سبب سن یاس میں اور بن یاس کے بعد حیض کا خون
جاری ہوتا ہے اور ساتھ ہی پستان اور اعضائے تناسل زنانہ بہت موٹے اور بڑے ہو جاتے ہیں۔
تقریباً" ایک تہائی یہ رسولیاں کینسر کی زد میں آجایا کرتی ہیں۔

5- تذکیری رسولیاں (Masculinizing Tumors / Arrhenoblastoma) :
خصیۃ الرحم میں ان رسولیوں کے پیدا ہو جانے سے مردانہ صفات (Virilizing Effects) پیدا ہو
جاتی ہیں۔ مریضہ کو حیض نہیں آتا یا حیض بند ہو جاتے ہیں۔ چہرے پر داڑھی مونچھ کے بال پیدا ہو
جاتے ہیں۔ بظر (Clitoris) بڑھ کر ضخیم ہو جاتا ہے اور آواز مردوں کی طرح بھاری اور موٹی ہو جاتی
ہے۔ ان میں سے ایک چوتھائی رسولیاں کینسر کا شکار ہو جاتی ہیں۔

6- ریشہ دار رسولیاں (Fibroma) : یہ رسولیاں سادہ' غیر سرطانی' ٹھوس' سخت اور سلیٹی مائل سفید رنگ کی ہوتی ہیں- یہ ریشہ دار بافتوں سے ساختہ اکثر درمیانی عمر کی خواتین کے دونوں خصیۃ الرحم پر پیدا ہو جاتی ہیں- عموماً" کوئی مخصوص علامات پیدا نہیں کرتیں- کبھی کبھی ان سے شکم میں استسقاء (پانی پڑنا- Ascites)' پھیپھڑوں کی غلافی جھلی میں رساؤ (Pleural Effusion) اور سوء المزاجی (Cachexia) پیدا ہو جاتی ہے- جس سے کینسر (کارسی نوما) کی غلط فہمی ہو جاتی ہے- جب ان رسولیوں کا علاج کر دیا جائے یا آپریشن سے نکال دیا جائے تو یہ علامات ختم ہو جاتی ہیں-

(ب) خبیث' سرطانی رسولیاں (Carcinomas) : خصیۃ الرحم میں کسی وقت بھی کینسر کی رسولیاں (کارسی نوما) پیدا ہو سکتی ہیں مگر زیادہ تر یہ 40 اور 60 سال کی عمر کے درمیان لاحق ہوتی ہیں- یہ ابتدائی' حقیقی (پرائمری- Primary) ہوتی ہیں یا دوسرے اعضاء سے منتقل ہو کر آنے والی یعنی ثانوی (سیکنڈری) ہوتی ہیں- (اس سلسلے میں ہماری ضخیم باتصویر کتاب "کینسر کے روپ اور بہروپ اور ان کا علاج" کا مطالعہ ضرور کریں)

(i) خصیۃ الرحم کی ابتدائی (حقیقی) رسولیاں (پرائمری کارسی نوما) : مریضہ عورتوں کی اکثریت میں یہ پہلے سادہ رسولی ہوتی ہے اور مشکوک نہیں ہوتی- مگر جب دوسرے اعضاء تک پھیل جاتی ہے تو سرطان کے روپ میں شکم میں اپھارہ' زیریں شکم میں مزمن درد اور سن یاس کے بعد جریان خون کے باعث ظاہر ہو جاتی ہے-

(ii) ثانوی سرطانی رسولیاں (سیکنڈری کارسی نوماز) : یہ رسولیاں دیگر اعضاء مثلاً" رحم' عنق الرحم اور پستانوں سے منتقل ہو کر خصیۃ الرحم میں آ بستی ہیں- یہ ٹھوس' سخت' ناہموار' تیزی سے بڑھنے والی' مہلک' سرطانی (کارسی نوما) یا لحمی (سارکوما) رسولیاں ہوتی ہیں- جب فروغ پا لیں تو شدید درد' خصوصاً" رات کے وقت ہوتا ہے- مریضہ تکلیف سے بُری طرح کمزور اور لاغر ہو جاتی ہے اور پھر جلد ہلاک ہو جاتی ہے-

خصیۃ الرحم کی رسولیوں کی علامات (SIGNS & SYMPTOMS)

سادہ اور سرطانی رسولیوں میں علامات اکثر دیر بعد رونما ہوتی ہیں' بہت سی ٹٹول کر دیکھنے سے معلوم ہوتی ہیں-

1- پیٹ بڑھ جانا (Abdominal Girth) : مریضہ کا پیٹ بہت بڑھ جاتا ہے اور کپڑے تنگ ہونے پر اکثر اس کی توجہ ادھر مبذول ہوتی ہے-

2- دباؤ (Pressure) : رسولی کے مثانہ پر دباؤ اور بوجھ سے بار بار تھوڑا تھوڑا پیشاب آتا ہے یا پیشاب رک جاتا ہے۔ اگر کیسوی پلپلی رسولی (Cyst) پیڑو کے اندر تھنس جائے تو قبض ہو جاتا ہے۔ بہت بڑی پلپلی رسولی سے پیڑو میں بوجھ کا احساس ہوتا ہے۔ پھلاوٹ (اوڈیمہ) اور وریدوں کے پھولنے کا رجحان ہوتا ہے۔ حجاب حاجز (ڈایا فرام) پر دباؤ پڑنے سے سانس رک جاتا ہے۔

3- حیض (Menses) : خواہ بڑی پلپلی رسولیاں (Cysts) ہوں' بندش حیض عام نہیں ہوتا۔ البتہ نظام حیض میں گڑبڑ ہو جاتی ہے۔ بعض کیسوں میں کثیر المقدار' بے قاعدہ جریان حیض کے بعد خون تھوڑا آنے لگتا ہے۔

4- درد (Pain) : رسولی میں کوئی پیچیدگی نہ ہو تو درد شاذونادر ہوتا ہے اور اکثر درد' پھٹ جانے (Rupture)' بل کھا جانے (Torsion)' سیلان خون (ہموریج) یا رسولی کے یکایک تیزی سے بڑھنے کے نتیجے میں ہوا کرتا ہے۔ خصیۃ الرحم کا مستقل درد وتشنج ران میں منعکس ہوتا ہے اور ران کے اندرونی طرف لپکتا ہے اور کبھی فرج کے چاروں طرف پھیلتا ہے۔

رسولیوں کی پیچیدگیاں (COMPLICATIONS)

1- مروڑ یا بل کھا جانا' بٹ جانا (Torsion) : بہت سی سادہ رسولیاں' دونوں کیسہ دار (Cystic) یا ٹھوس (فائبرائیڈز) لمبی گردن (ڈنٹھل-Pedicles) کے ساتھ وابستہ ہوتی ہیں۔ چنانچہ یہ کسی بھی وقت مروڑ یا بل کھا (Twist) جاتی ہیں۔ کبھی یہ بتدریج بل کھاتی ہیں تو درد اور ذکی الحسی (Tender) رفتہ رفتہ بڑھتی جاتی ہے۔ اگر یہ یکایک بل کھا جائے تو شدید درد ہوتا ہے۔ یہ شکم کے شدید درد' قولنج کے مشابہ ہوتا ہے جس سے مریضہ گھبرا جاتی اور خوفزدہ ہو جاتی ہے۔ نبض تیز دھڑکتی ہے۔ جلد ٹھنڈی اور چپچپی ہو جاتی ہے۔ متلی اور قے بھی ہوتی ہے۔ خصیۃ الرحم میں اجتماع خون ہو کر غنغرایا (گنگرین) ہو جاتا ہے۔

2- سیلان خون (Haemorrhage) : کیسہ دار رسولی (Cyst) میں جریان خون ہوتا ہے جو بتدریج بڑھ جانے اور بالآخر درد اور ذکی الحسی کا سبب ہوتا ہے۔

3- پھٹن' چر جانا (Rupture) : مروڑ' سیلان خون یا شکم پر شدید چوٹ آنے سے خصیۃ الرحم پھٹ جاتا ہے۔ ورم صفاق ہو جاتا ہے۔

4- سرایت (Infection) : یہ شاذونادر ہوتی ہے مگر اعضائے تناسل میں اسقاط حمل یا وضع حمل کے بعد سرایت (انفکشن) ہو جاتی ہے جو پھیل کر خصیۃ الرحم تک پہنچ جایا کرتی ہے۔

5۔ **سرطان** (Malignancy) : خصیتہ الرحم کی کیسہ دار رسولیوں میں کسی بھی وقت سرطانی تبدیلیاں واقع ہو جاتی ہیں۔ مگر اس کا رجحان زیادہ تر سن یاس کے بعد ہوتا ہے۔

6۔ **وضع حمل کی رکاوٹیں** (Labor Obstructions) : اگر کیسہ دار رسولی بہت بڑی ہو تو حمل کے دوران یا وضع حمل کے وقت بچے کا سر نیچے پیڑو میں اترنے یا باہر نکلنے کو روک دیتی ہے۔ لہٰذا قیصری آپریشن کے ذریعے (پیٹ چیر کر) بچہ پیدا کرنا ضروری ہوتا ہے۔

رسولیاں جب تک چھوٹی ہوتی ہیں تو کوئی خاص علامت، درد، تکلیف وغیرہ نہیں ہوتی مگر جب غفلت برتنے کے سبب بڑی ہو جائیں تو آس پاس کے اعضاء پر دباؤ ڈال کر یا ان میں منتقل ہو کر (ثانوی انتقال) سخت تکلیف کا باعث ہوتی ہیں اور کافی عسیر العلاج ہو جاتی ہیں۔ ان رسولیوں سے مثانہ یا مبرز پر دباؤ سے پیشاب قطرہ قطرہ آتا ہے یا پیشاب پاخانہ وقت سے خارج ہوتا ہے یا بند ہو جاتا ہے۔ قبض اور پیچش، ٹانگوں میں درد، بے حسی یا درجی کیفیت، بد ہضمی، دل تیز دھڑکنے یا سانس میں دقت، حیض میں بے قاعدگی یا گڑبڑ، چہرہ پژمردہ، وغیرہ علامات واقع ہو جاتی ہیں۔

خصیتہ الرحم کی رسولیوں کو حمل، استسقاء، متحرک گردہ، قاذفین میں استقرار حمل (خارجی حمل)، پیڑو کے اندر دموی رسولی، رحم کی رسولی، شکم اور گردہ کی رسولی، تلی بڑھ جانے وغیرہ عوارض کی مخصوص علامات کی روشنی میں تشخیص کر لینا چاہئے۔

ان سرطانی رسولیاں کی مکمل تفصیل اور علاج کے لئے ہماری کتاب "کینسر کے روپ اور بہروپ اور ان کا علاج" کا ضرور مطالعہ فرمائیں۔

علاج :

☆ **خصیتہ الرحم میں رسولیاں** (Tumors) : (1) ایپس۔ لائکو۔ لیکے سس۔ (2) آرسنکم۔ آئیوڈیم۔ برٹا میور۔ پلاٹینا۔ پوڈوفائلم۔ کالوسنتھ۔ کلکیریا۔ (3) آرسنکم آئیڈ۔ ایپو سائینم۔ تھوجا۔ زنکم۔ شافی سیگریا۔ سٹرامونیم۔ سفلینیم۔ فلورک ایسڈ۔ گریفائٹس۔ ہیپر۔

☆ **دائیں خصیتہ الرحم میں رسولیاں** : (1) لائکو۔ (2) آئیوڈیم۔ ایپس۔ پوڈوفائلم۔ (3) فلورک ایسڈ۔

☆ **بائیں خصیتہ میں** : (1) لیکے سس۔ (2) پوڈوفائلم۔

☆ **ریشہ دار رسولیاں** (Fibroids) : (2) پوڈوفائلم۔ (3) آئیوڈیم۔ ایپس۔ پلاٹینا۔

تھوجا۔ سٹانی سیگریا۔ فلورک ایسڈ۔ کالوسنتھ۔ کلکیریا۔ لیکے سس۔ مرک۔ جیسپر۔

☆ کیسہ دار رسولیاں (Cystic) : (2) آئیوڈیم۔ ایپس۔ بووسٹا۔ بیوفو۔ پلاٹینا۔ رسٹاکس۔ سیاٹک۔ کالوسنتھ۔ کالی بروم۔ لیکے سس۔ (3) پرونس۔ تھوجا۔ روڈوڈینڈرن۔ کاربوانیملس۔ کینتھرس۔ مرک۔ میورکس۔

☆ دائیں خصیۃ الرحم میں بھاری گولہ کی مانند احساس (Heavy Ball) : کاربوانیملس۔

6۔ خصیۃ الرحم کی جعلی جھلی۔ غشائے کاذب خصیۃ الرحم
(FALSE MEMBRANE OF OVARY)

اس مرض میں خصیۃ الرحم کی بیرونی سطح پر ایک سخت جھوٹی جھلی پیدا ہو جاتی ہے۔ جس میں رفتہ رفتہ پتلی شفاف رطوبت جمع ہوتی رہتی ہے اور خصیۃ الرحم کو استسقاء کا مرض ہو جاتا ہے۔ کبھی اس جھلی (بیرونی پردہ) کے موٹا ہو جانے' پوری غذا نہ ملنے کے سبب خصیہ سوکھ کر چھوٹا ہو جاتا ہے۔ لہٰذا انڈے (بیضے۔ Ova) بنانے کا کام سرانجام نہیں دیتا۔ اگر یہ مرض دونوں خصیۃ الرحم میں ہو جائے تو حیض آنا بند ہو جاتا ہے اور مریضہ بانجھ یا بے اولاد ہو کر رہ جاتی ہے۔

پہلے مریضہ خصیۃ الرحم کے مزمن ورم کا شکار ہوتی ہے جو کبھی پک کر پھٹ جاتا ہے اور اس کی رطوبت خصیۃ الرحم کی سطح پر جم جاتی ہے۔ حیض قلیل المقدار اور دردناک آتا ہے۔ مہبل کے راستے انگلی ڈال کر ٹٹولنے سے خصیہ چھوٹا اور گٹھلی کی طرف سخت محسوس ہوتا ہے۔ پھر مریضہ زنانہ صفات سے محروم ہو کر مردانہ صفات داڑھی مونچھ اور بھاری مردانہ آواز وغیرہ کی حامل ہو جاتی ہے۔

علاج :

☆ خصیۃ الرحم پر کاذب جھلی پیدا ہو جائے : (2) کالی بائیکرم۔ لیک کینم۔ (2) ایپس۔ سیپیا۔ مرک سائی۔ لیکے سس۔ لائکو۔

☆ خصیۃ الرحم میں استسقاء : (1) آرسنکم۔ کلکیریا۔ ایپس۔ لائکو۔ (2) لیکے سس۔ لیلیم ٹائگر۔

☆ خصیۃ الرحم میں اکڑن (Tightness)' جو بازو اوپر اٹھانے سے محسوس ہو : (2) ایپس۔

☆ خصیۃ الرحم سکڑ جائے : کیکٹس گرینڈی فلورا۔

تفصیلات لوویہ :

دیکھئے سابقہ صفحات میں "خصیۃ الرحم میں پانی پڑ جانا" کے تحت۔

7- خصیۃ الرحم کا چھوٹا ہو جانا۔ سوکھ جانا۔ صغر خصیۃ الرحم

(ATROPHY OF OVARY)

اس مرض میں خصیۃ الرحم پیدائشی طور پر یا ناقص غذا' کمی خون' لاغری' جلق و سحق (مساحقت۔ انگشت زنی) یا کسی مرض مثلاً" مزمن ورم یا جلی جلی پیدا ہونے کے نتیجے میں چھوٹا رہ جاتا ہے اور اس کی نشوونما مکمل نہیں ہوتی یا یہ سوکھ کر ناکارہ ہو جاتا ہے۔ بڑھاپے کی عمر میں بھی بوڑھی خواتین کے خصیۃ الرحم خود بخود سوکھ کر چھوٹے اور ناکارہ ہو جاتے ہیں مگر یہ مرض نہیں ہوتا بلکہ طبعی صورت ہوتی ہے۔

اگر پیدائشی طور پر خصیۃ الرحم چھوٹے ہوں تو حیض شروع ہی سے جاری نہیں ہوتے اور نہ ہی مریضہ کوئی تکلیف محسوس کرتی ہے' جیسے حیض بند ہونے پر مستورات محسوس کیا کرتی ہیں۔ مریضہ میں مردانہ صفات پیدا ہو جاتی ہیں یعنی داڑھی مونچھ کے بال نکل آتے ہیں اور مردوں کی طرح آواز بھی بھاری ہو جاتی ہے۔ مریضہ کو شادی کرنے سے نفرت ہوتی ہے۔ اگر شادی کر دی جائے تو اس سے کوئی اولاد پیدا نہیں ہوتی۔

اگر بالغ ہونے کے بعد خصیۃ الرحم سوکھ کر چھوٹے ہو جائیں تو حیض بتدریج کم ہوتے ہوتے بند ہو جاتے ہیں اور دیگر علامات خصوصاً" سابقہ حیض والے دنوں میں تکلیف میں شدت واقع ہو جاتی ہے۔ اگر مساحقت یا چپٹی بازی کی بدعادت کے سبب خصیۃ الرحم سوکھ جائیں تو اسے ترک کرنا ضروری ہے۔ اگر کلوب جلی اس کا سبب ہو تو اس کا علاج کرنا چاہئے۔

علاج :

- ☆ خصیۃ الرحم سوکھ جائے' سکڑ جائے (Constriction) : کیکٹس گرینڈی فلورا۔
- ☆ دایاں خصیۃ الرحم سخت ہو جائے (Hard) : (1) ایپس میلیفیکا۔
- ☆ بایاں خصیۃ الرحم سخت ہو جائے : (2) اسٹیگو۔ برومیم۔ گریفائیٹس۔ (3) لیکیسس۔
- ☆ خصیۃ الرحم سُن (Numb) ہو جائیں : (2) پوڈوفائلم۔ (3) ایپس۔
- ☆ خصیۃ الرحم میں درد (Pain) ہو : پوڈوفائلم۔

تفصیلات ادویہ :

دیکھئے سابقہ صفحات میں " خصیۃ الرحم میں پانی پڑ جانا" کے تحت۔

7- خصیۃ الرحم کا چھوٹا ہو جانا۔ سوکھ جانا۔ صغر خصیۃ الرحم

(ATROPHY OF OVARY)

اس مرض میں خصیۃ الرحم پیدائشی طور پر یا ناقص غذا' کمی خون' لاغری' جلق و سحق (مساحقت۔انگشت زنی) یا کسی مرض مثلاً" مزمن ورم یا جعلی جھلی پیدا ہونے کے نتیجے میں چھوٹا رہ جاتا ہے اور اس کی نشوونما مکمل نہیں ہوتی یا یہ سوکھ کر ناکارہ ہو جاتا ہے۔ بڑھاپے کی عمر میں بھی بوڑھی خواتین کے خصیۃ الرحم خود بخود سوکھ کر چھوٹے اور ناکارہ ہو جاتے ہیں مگر یہ مرض نہیں ہوتا بلکہ طبعی صورت ہوتی ہے۔

اگر پیدائشی طور پر خصیۃ الرحم چھوٹے ہوں تو حیض شروع ہی سے جاری نہیں ہوتے اور نہ ہی مریضہ کوئی تکلیف محسوس کرتی ہے' جیسے حیض بند ہونے پر مستورات محسوس کیا کرتی ہیں۔ مریضہ میں مردانہ صفات پیدا ہو جاتی ہیں یعنی داڑھی مونچھ کے بال نکل آتے ہیں اور مردوں کی طرح آواز بھی بھاری ہو جاتی ہے۔ مریضہ کو شادی کرنے سے نفرت ہوتی ہے۔ اگر شادی کر دی جائے تو اس سے کوئی اولاد پیدا نہیں ہوتی۔

اگر بالغ ہونے کے بعد خصیۃ الرحم سوکھ کر چھوٹے ہو جائیں تو حیض بتدریج کم ہوتے ہوتے بند ہو جاتے ہیں اور دیگر علامات خصوصاً" سابقہ حیض والے دنوں میں تکالیف میں شدت واقع ہو جاتی ہے۔ اگر مساحقت یا چپٹی بازی کی بدعادت کے سبب خصیۃ الرحم سوکھ جائیں تو اسے ترک کرنا ضروری ہے۔ اگر کلاب جھلی اس کا سبب ہو تو اس کا علاج کرنا چاہئے۔

علاج :

- ☆ خصیۃ الرحم سوکھ جائے' سکڑ جائے (Constriction) : کیکٹس گرینڈی فلورا۔
- ☆ دایاں خصیۃ الرحم سخت ہو جائے (Hard) : (1) ایپس میلیفیکا۔
- ☆ بایاں خصیۃ الرحم سخت ہو جائے : (2) اسٹیگو۔ برومیم۔ گریفائٹس۔ (3) لیکیسس۔
- ☆ خصیۃ الرحم سُن (Numb) ہو جائیں : (2) پوڈوفائلم۔ (3) ایپس۔
- ☆ خصیۃ الرحم میں درد (Pain) ہو : پوڈوفائلم۔

☆ دایاں خصیۃ الرحم سُن ہو جائے اور اس میں سے درد کولہے' پسلیوں اور ران کے اوپر جائے اور دائیں کروٹ لیٹنے سے افاقہ ہو : اپس۔

☆ خصیۃ الرحم میں سختی آجائے (Induration) وہ بڑھ نہ سکیں اور چھوٹے رہ جائیں : (1) کونیم۔ گریفائیٹس۔ لیکے سس۔ (2) آرسنکم آیڈ۔ آئیوڈیم۔ ارجنٹم مٹ۔ اورم۔ اپس۔ برومیم۔ برٹا آیڈ۔ برٹا میور۔ ہیلیڈیم۔ سورینم۔ سیپیا۔ کاربوانیمی۔ (3) آرسنکم۔ اسٹیگو۔ الیومن۔ اموینم بروم۔ اورم میور نیٹرو نیٹم۔ بیلاڈونا۔ پلاٹینا۔ ٹرنٹولا۔ زنکم۔ سپونجیا۔ کریازوٹ۔

☆ دائیں خصیۃ الرحم میں سختی آجائے : (2) اپس۔ پوڈوفائلم۔ ہیلیڈیم۔ کاربوانیمی ملس۔

☆ بائیں خصیہ میں : (1) لیکے سس۔ (2) برومیم۔ گریفائیٹس۔ (3) اسٹیگو۔ سورینم۔

☆ چوٹ آنے کی وجہ سے خصیۃ الرحم سخت ہو کر سوکھ جائے : (2) کونیم۔

8- خصیۃ الرحم کے زخم۔ قروح خصیۃ الرحم (OVARIAN ULCERS)

اس مرض میں خصیتہ کے اندر زخم پیدا ہو جاتے ہیں۔ خصیہ کا ورم پک کر پھٹ جایا کرتا ہے جو زخم بن جاتا ہے۔ جب ورم پک کر پیپ پڑ جاتی ہے تو پیپ پڑنے کی مخصوص علامات گرمی' سرخی' ٹیس بھرا درد ہوتا ہے اور اس کے پھٹنے کے بعد لرزہ سا آتا ہے۔ پیپ بن کر فرج یا مقعد کے راستے خارج ہوتی ہے اور کبھی پیڑو کے خلا میں جمع ہو کر مہلک قسم کی علامات پیدا کر دیتی ہے۔

علاج :

☆ خصیۃ الرحم میں دنبل پھوڑے (Abscess) پک کر پھٹ جائیں اور زخم بن جائیں : (2) سلیشیا۔ کروٹیلس ہری۔ لیکے سس۔ مرک۔ ہیپر۔ (3) بیلاڈونا۔ پلاٹینا۔ سورینم۔

☆ بائیں خصیۃ الرحم میں دنبل ہو جائے : (2) لیکے سس۔

☆ خصیۃ الرحم میں کینسر کے زخم اور رسولیاں (Cancer) : (2) کونیم۔ لیکے سس۔ (3) آرسنکم۔ سورینم۔ کریازوٹ۔ گریفائیٹس۔

باب 8

رحم کے عوارض

(DISORDERS OF UTERUS / WOMB)

1- دردِ رحم۔ رحم میں درد۔ وجع الرحم۔ میٹرالجیا (METRALGIA)

اس مرض میں رحم اور اس کے متعلقات میں درد ہوتا ہے۔ رحم میں خرابی کے علاوہ رحم کے زخم' رحم کے بثور' رحم کا سرطان' رحم کا ناسور' رحم کا استسقاء' رحم میں ہوا' رحم کا گر جانا یا گھوم جانا' رحم کا پھٹ جانا' رحم کا جھک جانا' رحم سے خون آنا وغیرہ عوارض کے ساتھ بھی رحم میں درد محسوس ہوا کرتا ہے۔ کبھی کثرتِ مجامعت' دردناک حیض یا وضع حمل کے بعد رحم میں درد ہوتا ہے۔ رحم میں درد کے عارضہ کے ساتھ کنجِ ران میں' پنڈلیوں' پشت' کمر' پیڑو' معدہ اور سر میں بھی درد ہوا کرتا ہے۔

علاج :

مریضہ کے لئے آرام ضروری ہے۔ قبض نہ ہونے دیں۔ اگر مباشرت کے وقت درد ہو تو مباشرت سے قبل آرنیکا مرہم یا شافی سیکریا مرہم کا حمول (لتہ) کریں۔ اگر رحم گر گیا ہو' گھوم گیا ہو یا اس میں زخم ہوں تو مناسب علاج کریں۔

مندرجہ ذیل ادویہ میں سے کھانے کے لئے منتخب دوا دی جائے۔

☆ رحم میں درد : (2) کلکیریا فاس۔ کونیم۔ (3) اسٹلیگو۔ سیپیا۔ مرک۔
☆ درد صبح کے وقت ہو : (2) کلکیریا فاس۔
☆ رحم میں درد' جماع کے دوران ہو : مرک کار۔

تفصیلات ادویہ :

کلکیریا فاس 200 : سردی کھا جانے سے رحم میں درد ہو۔ ہر دفعہ سردی لگ جانے یا
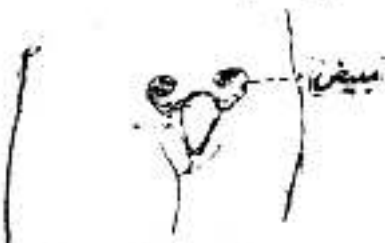
موسم کی تبدیلیوں سے، جسم کے مختلف حصوں میں خصوصاً" جوڑوں میں ہلکی کا درد ہونا اس دوا کی اہم علامت ہے۔ رحم میں صبح کے وقت درد ہو۔ غم و فکر، افسردگی (ڈپریشن) یا پیشاب پاخانہ کی تکلیفات سے رحم گرنے کا عارضہ ہو جائے۔

کونیم 200 : رحم میں سختی آ جائے۔ اس میں زخم ہوں اور شدید لیکوریا ہے۔

اسٹلیگو 30 : رحم ڈبل روٹی کی طرح موٹا پھولا ہوا اور درد کرے۔ عنق الرحم سے با آسانی خون بہہ نکلے۔

سیپیا 200 : عنق الرحم میں جلندار گولی لگنے جیسا اور سوئیاں چبھنے جیسا درد ہو۔ رحم کے مقام پر دردناک اکڑن و سختی پیدا ہو جائے، جسے چھونے سے درد ہو۔ فم معدہ میں بے حد خالی پن اور مقعد میں گولا جیسا بوجھ۔ شرمگاہ میں نیچے کو دباؤ، مریضہ کا چہرہ چھائیاں بھرا، داغدار۔ مریضہ غمگین، اداس اور متفکر۔ اکثر اپنی صحت کا خیال کر کے روئے۔

مرک سال 30 : رحم میں خنجر لگنے، نشتر چلنے، چھید کرنے اور دبانے جیسے درد، بے حد پسینہ منہ میں بکثرت تھوک مگر پیاس زیادہ، رات کو تکلیف زیادہ ہو۔

2- ورم رحم۔ رحم کی سوزش

(METRITIS/INFLAMATION OF UTERIS)

یہ عارضہ ہر بالغ عورت کو ہو سکتا ہے اور کبھی زمانۂ حمل میں یا بچہ کی ولادت کے بعد ایک خطرناک پیچیدگی کی صورت میں لاحق ہو جاتا ہے۔ اس میں سارے رحم میں سوزش ہو جاتی ہے یا عنق الرحم (گردن) یا فم رحم (رحم کے منہ) میں، یا رحم کے جوف میں یا رحم کی دیواروں (Walls) یا اندرونی جھلی میں سوزش ہوا کرتی ہے۔ خاص رحم میں ورم عموماً" رحم پر چوٹ آنے، ٹھنڈے پتھریا شبنم آلود گھاس پر بیٹھنے، رحم میں رسولی ہونے، حیض کے دوران یکایک سردی لگ کر حیض رک جانے سے، رحم کے اندر مانع حمل گولیاں، چھلے یا تیز قسم کی دوائیں رکھنے یا استعمال کرتے رہنے سے یا بے احتیاطی سے رحم کے اندر علاج کے سلسلے میں سلائی وغیرہ داخل کرنے سے، کبھی وضع حمل، اسقاط حمل یا کثرتِ جماع سے رحم میں سوزش ہو جاتی ہے۔ کبھی ہبل کی سوزش ترقی کرتے کرتے رحم کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔

پہلے سردی (جاڑا- Chill) لگتی ہے اور پھر بخار ہو جاتا ہے، جس میں نبض پر اور جھٹکے دار، شدید پیاس، متلی اور قے اور کبھی مروڑ والے دست ہوتے ہیں۔ مثانے میں جلن، رحم کے آس پاس

چپکن یا دھڑکن (Throbbing) رحم سوجا ہوا' دردناک' مثانے اور مبرز (ر یکٹم) میں چپکن اور جلن' بیٹھنے سے تکلیف بڑھے' اس لئے مریضہ لیٹی رہتی ہے۔ کبھی مرض ٹائیفائیڈ کی طرح بن جاتا ہے۔ بے حد کمزوری اور زبان خشک اور اس پر موٹی مٹیالے زرد میل کی تہہ ہوتی ہے۔

حاد / شدید ورم رحم زچگی کی عفونت اور ری اسقاط حمل کے ہمراہ واقع ہوتا ہے اور رحم کی اندرونی جھلی میں دق ہو تو مزمن ورم کی صورت بن جاتی ہے۔ بکثرت سیلان خون ہوتا ہے۔ کمر میں درد اور اخراج' کبھی رحم موٹا (Bulky) ہو جاتا ہے۔

علاج :

☆ ورم رحم : (1) آرسنکم البم۔ ایپس۔ بیلاڈونا۔ بلساٹیلا۔ ٹرنٹولا۔ سہائنا۔ سیکیل کار۔ کینتھرس۔ لائیکوپوڈیم۔ لیک کینئم۔ لیکیسس۔ (2) آرنیکا۔ آئیوڈیم۔ اورم۔ اورم میور۔ برائی اونیا۔ رسٹاکس۔ سہاڈیلا۔ سٹرامونیم۔ سلفر۔ سلیشیا۔ فاسفورس۔ کاربوانیمل۔ کلکیریا۔ کینتھرس۔ کیموملا۔ لائی سین۔ مرک۔ نکس۔ وریٹرم البم۔ وریٹرم ورائیڈ۔

☆ ورم رحم' غصہ کے بعد ہو جائے : (2) کیموملا۔

☆ جذباتی اکساہٹ سے : (2) ہیموسس۔

☆ سیلان خون (ہیموریج) کے بعد : (2) چائنا۔

☆ کثرتِ جماع کے بعد : (2) چائنا۔

☆ بے حد خوشی (Joy) سے : (2) کافیا۔

☆ بے عزتی سے : (2) کالوسنتھ۔

☆ وضعِ حمل کے بعد : (2) سہائنا۔ سیکیل کار۔ نکس وامیکا۔

تفصیلات ادویہ :

آرسنکم البم 30 : رحم میں جلندار' چپکن والے' نشتر لگنے جیسے درد' آگ جیسی جلن ہو' مریضہ بے حد بے چین اور پریشان۔ اس پر موت کا خوف طاری ہو۔ کمزوری محسوس کرے۔ ٹھنڈک سے تکلیف زیادہ' گرمی اور سینک سے افاقہ۔

ایپس 30 : شہد کی مکھی کی طرح کے ڈنگ رحم میں لگیں۔ پیشاب مقدار میں کم آئے اور پیاس بالکل نہ لگے۔

بیلاڈونا 30 : رحم میں چٹکی بھرنے اور کاٹنے جیسے درد اور نیچے کو بوجھ اور دباؤ کا احساس ہو۔ جیسے

ہر چیز شرمگاہ کے راستے سے باہر آ پڑے گی۔ سر درد' سر میں تپکن' چہرے پر تمتماہٹ' آنکھیں سرخ' سر گرم' کنپٹیوں میں تڑپ (تھرابنگ) مریضہ ذکی الحس' ذرا سا چھوا جانا' جھٹکا' ہچکولہ ناقابل برداشت ہو۔

پلساٹیلا 30 : ورم رحم' شکم میں سکڑن و کھچاوٹ' منہ کا ذائقہ خراب' کوئی چیز اچھی نہ لگے۔ مریضہ مخصوص طبیعت کی مالک' نرمی اور انکساری کے مزاج والی ہوتی ہے۔

ٹرنٹولا ہسپانیکا 30 : ورم رحم' شکم' مقعد اور رحم میں بیک وقت گولی لگنے جیسا درد ہوتا ہے۔ شکم کے نچلے حصہ میں شدید درد۔ ناقابل ضبط شہوت (Nymphomania) شرمگاہ میں شدید خارش' حرکت سے' چھونے سے اور شور سے ذکی الحس۔

سبائنا 30 : ورم رحم۔ جو اسقاط حمل یا وضع حمل (بچہ جننے) کے بعد ہو جائے۔ منجمد' چھیچھڑے دار اور پتلا خون بکثرت بہے' کمر سے پیڑو تک درد لپکے۔ بار بار پاخانہ کی حاجت ہو۔ پاخانہ پہلے پتلا' بعد میں سخت آئے۔

سیکیل کار 30 : ورم رحم' وضع حمل کے بعد لاحق ہو اور بدبو پیدا ہونے کا رجحان ہو۔ حیض یا نفاس کا خون دب جانے یا رک جانے کی وجہ سے رحم متورم ہو جائے۔ سیاہ رنگ کا پتلا خون بکثرت بہے اور ٹانگوں میں سرسراہٹ (Tingling) اور بے حد کمزوری واقع ہو جائے۔

کینتھرس 30 : ورم رحم' رحم کے مقام میں جلن ہو۔ مسلسل بار بار پیشاب کی بے سود حاجت اور کاٹنے والے جلندار درد ہوں مگر خون آمیز پیشاب کے فقط چند قطرے چیرنے والے درد کے ساتھ نکلیں۔ (اس دوا کے انتخاب کے لئے پیشاب کی علامات ناگزیر ہوتی ہیں)

لائیکو پوڈیم : ورم رحم' کاٹنے والے درد شکم میں دائیں طرف سے بائیں طرف کو آر پار جائیں اور پیشاب میں سرخ ریت کا رسوب خارج ہو اور پیشاب خارج ہونے سے قبل شدید کمر درد ہو۔ مہبل کے راستے برہنہ آواز کے ساتھ ہوا خارج ہو۔

لیکیسس 30 : ورم رحم' مقام رحم پر کوئی بوجھ کپڑوں کا' آزار بند یا پیٹی وغیرہ بوجھ بھی ناقابل برداشت ہو۔ اس بوجھ سے مریضہ میں بے چینی پیدا ہوتی ہے۔ خصوصاً بوڑھی خواتین کو سن یاس میں ورم رحم کا عارضہ ہو گیا ہو۔

لیک کینم 30 : ورم رحم کے بعد بے حد سستی چھائی ہو۔ بے حد کمزوری اور اضمحلال طاری ہو جائے' مایوس ہو جائے۔ خون حیض بہت جلدی جلدی' کثیر المقدار' پرنالے کی طرح

ہے۔ علامات ادھر ادھر آر پار اطراف میں جگہ بدلیں۔

امدادی تدابیر : آرام، سکون، سادہ غذا، ٹھنڈے مشروبات اور گرم پانی ڈال کر یا گرم پانی کی بوتل سے سینک دینا مفید ہوتا ہے۔ مرض کے آغاز پر مریضہ کو گرم پانی کے ٹب میں یا فوارے کے نیچے پچیس تیس منٹ تک بیٹھنا چاہئے جس میں کندھے اور پاؤں ڈوبے رہیں۔ جب تک تکلیف کم نہ ہو، اسے آرام سے لیٹی رہنا چاہئے۔

3- رحم کی گردن کی سوزش- ورم عنق الرحم- (CERVICITIS)

عورتوں کو رحم کے عوارض میں یہ عارضہ بہت زیادہ واقع ہوا کرتا ہے۔ اس میں رحم کی گردن متورم اور سرخ ہو جاتی ہے۔ پیپ آمیز زردی مائل سفید رطوبت ٹپکتی رہتی ہے خصوصاً جب سوزاکی مادہ کی سرایت ہو اور ایسی صورت میں سوزاک کی عفونت یا جراثیم پائے جاتے ہیں۔ عام اور معمولی حالت میں صرف سفید یا پیپ دار رطوبت خارج ہوتی ہے۔ خفیف سا بخار ہو جاتا ہے۔ مریضہ کے سر اور کمر میں درد، پیڑو کے مقام پر بوجھ محسوس ہوتا ہے۔

اس کی دو اقسام (i) حاد (ایکوٹ) اور مزمن (کرانک) ہیں۔ حاد ورم کمیاب ہے اور عموماً سوزاکی جراثیم سے ہوتا ہے۔ مزمن حالت عام ہے اور اکثر پہلی بار استقرار حمل پر دیکھی جاتی ہے یا وضع حمل کے ذرا بعد۔ اس میں عنق الرحم بڑھ جاتی ہے اور سیلان الرحم (لیکوریا) مسلسل ہوتا ہے۔ عنق الرحم کی حس زائل ہو جاتی ہے مگر دبانے سے اس میں درد ہوتا ہے۔ خصوصاً جماع کے وقت درد ہوا کرتا ہے۔ لہٰذا ورم زائل ہونے یا زخم مندمل ہونے تک چھ سات ہفتے جماع سے مکمل پرہیز ہونا چاہئے۔ رحم کی گردن سرخ، سوجی ہوئی اور دانہ دار ہو جاتی ہے۔ سب سے عام علامت زرد آؤں نما رطوبت فرج سے بغیر درد اور خراش کے خارج ہوتی ہے۔ گردن میں زخم ہو جاتا ہے۔

رحم کا ٹل جانا یا جھک جانا یا عنق الرحم کا بند ہو جانا، کثرت جماع، مرض خنازیر، کمی خون، دماغی خلفشار، ذہنی الجھنیں، غم و فکر وغیرہ عنق الرحم کے ورم کے اسباب ہیں۔ نیز وضع حمل کے بعد کی بے احتیاطیاں، سردی لگ کر حیض بند ہونا، وضع حمل کے وقت عنق الرحم میں چیر آ جاتے ہیں یا یہ پھٹ جاتی ہے، جس سے یہ متورم ہو جاتی ہے۔

علاج :

دیکھئے "ورم رحم" سابقہ عنوان کے تحت۔

4- رحم کی اندرونی جھلی کی سوزش-ورم غشائے رحم
(ENDOMETRITIS)

اس عارضہ میں رحم کے اندر کی استری جھلی متورم ہو جاتی ہے اور یہ پھول کر جگہ جگہ سے گلٹیوں کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ کبھی یہ ساری کی ساری جھلی نرم اور موٹی ہو کر رحم کے اندر کی گنجائش کو تنگ کر دیتی ہے۔ ورم حاد اور پھر مزمن ہو جاتا ہے۔ حاد ورم کم اور مزمن بہت زیادہ لاحق ہوا کرتا ہے۔

اسباب : ضعف رحم' کثرتِ جماع' بار بار حمل قرار پانا اور بکثرت اسقاطِ حمل ہونا' بچوں کو دیر تک چھاتیوں سے دودھ پلانا' جس سے عام جسمانی کمزوری واقع ہو جائے یا گھبراہٹ اور اعصابی مزاج کا واقع ہونا ہوتا ہے۔ رحم پر چوٹ آنا' حیض کے دوران سردی لگ جانا' حیض کی خرابیاں' رحم میں سوزاک یا آتشک کی زہر کا سرایت کر جانا۔ بوڑھی مستورات کو سن یاس میں بھی یہ عارضہ ہو جاتا ہے۔ رحم میں حاد ورم (ایکوٹ) سی اسقاطِ حمل (Septic Abortion)' زچگی کی عفونت (Puerperal Sepsis) اور حاد سوزاک کے سبب لاحق ہوتا ہے۔ سوزاک کی انفکشن سے عنق الرحم' نائیزہ اور قاذف نالیاں شدید متورم ہو جاتی ہیں۔ مزمن ورم عام نہیں ہے۔ یہ رحم میں رسولیاں (پولی پائی)' کینسر (کارسی نوما)' مانع حمل چھلوں یا گولیوں اور رحم کی جھلی کی دق کے سبب ہوتا ہے۔

علامات : حاد ورم میں پیڑو کے مقام پر ذرا سا ابھار اور بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ کولہوں' پنڈلیوں اور کمر میں درد ہوتا ہے۔ پیڑو پر دبانے سے درد ہوتا ہے۔ کبھی قبض' کبھی دست اور کبھی پیچش ہوتی ہے۔ پیشاب بار بار آتا ہے۔ آلہ کے ذریعے فرج کو کھول کر دیکھا جائے تو رحم کی اندرونی جھلی متورم اور سرخ دکھائی دیتی ہے۔ کبھی قدرے بخار بھی ہو جاتا ہے۔ شروع مرض میں یہ جھلی خشک مگر چند دن بعد اس سے گاڑھی لیسدار سفید رطوبت تراوش پانے لگتی ہے۔ کبھی یہ رطوبت پیپ یا خون آمیز ہوتی ہے۔ اس کے اخراج سے تکلیف میں افاقہ ہوتا ہے۔ اگر علاج پر توجہ نہ دی جائے تو دو تین ہفتے بعد مزمن صورت واقع ہو جاتی ہے۔ آرام کرنا اور جماع و چلنے پھرنے سے پرہیز لازم ہے۔

مزمن ورم کی حالت میں سفید قدرے گاڑھی رطوبت خارج ہوتی ہے۔ مریضہ کمزور سے کمزور تر ہوتی جاتی ہے۔ اس پر ہر وقت سستی اور کاہلی مسلط رہتی ہے۔ مریضہ چڑچڑی ہو جاتی ہے۔ قبض' سر درد' کمر درد رہتا ہے۔ پیڑو پر ابھار' آماس اور سیلان الرحم (لیکوریا) جیسی علامات عام ہوتی ہیں۔ حیض سے قبل' دوران اور بعد علامات شدید ہو جاتی ہیں۔ حیض بے قاعدہ' کم یا زیادہ آتا ہے۔

حیض ختم ہونے کے بعد علامات میں کمی ہونے لگتی ہے۔

علاج :

دیکھئے "ورم رحم" کے تحت۔

5- رحم کی بیرونی غلافی جھلی کی سوزش۔ پیری میٹرائیٹس

(PERIMETRITIS)

اس عارضہ میں رحم کی بیرونی غلافی جھلی متورم ہو جاتی ہے۔ کبھی رحم اپنے آس پاس کے عضو کے ساتھ چپٹ جاتا ہے اور کبھی رحم کی جھلیوں میں بدبودار مادہ جمع ہو جاتا ہے۔ کبھی متورم ہو کر پیپ پڑ جاتی ہے۔ یہ ورم کبھی آتشکی یا سوزاکی زہر کے سبب ہو جاتا ہے یا کبھی رحم پر عمل جراحی کی ضرورت پیش آنے پر بے احتیاطی کے سبب یا ضعف رحم کے سبب جو بار بار وضع حمل یا اسقاط حمل کے نتیجے میں ہو یا خون حیض کے اندر رک جانے یا خصیۃ الرحم یا قاذف نالیوں کے متورم ہونے کے سبب ہوا کرتا ہے۔

شدید حاد ورم کے ساتھ مریضہ کو لرزہ ہو کر بخار ہو جاتا ہے۔ جی متلاتا اور بار بار قے ہوتی ہے۔ منہ کا ذائقہ کڑوا، بھوک کم اور پیاس زیادہ ہوتی ہے۔ پیڑو میں شدید درد ہوتا ہے جو دبانے سے زیادہ ہوتا ہے، مریضہ درد کے مارے چل پھر نہیں سکتی اور ٹانگوں کو سکیڑ کر پیٹ کے ساتھ لگا کر مخصوص حالت میں بستر پر پڑی رہتی ہے۔ اس حالت میں لیٹنے سے پیٹ کے عضلات پر تناؤ نہیں ہوتا اور قدرے آرام محسوس ہوتا ہے۔ رطوبت رحم میں جمع ہو کر پیڑو کے مقام پر ابھار نمایاں ہو جاتا ہے۔ البتہ رحم میں رسولی ہو تو یہ ابھار رفتہ رفتہ بتدریج ظاہر ہوتا ہے۔ لرزہ، بخار، متلی، قے وغیرہ علامات رونما نہیں ہوتیں اور نہ ہی مریضہ ٹانگوں کو شکم کے ساتھ لگا کر مخصوص انداز میں لیٹتی ہے۔ رحم کو حرکت دی جا سکتی ہے اور ابھار شروع ہی سے سخت گول اور محدود ہوتا ہے۔

اگر رحم کے آس پاس کے اعضاء میں سوزش ہو تو لرزہ اور بخار نہیں ہوتا۔ اگر پیڑو کے اندر چوٹ آنے یا خون حیض جمع ہو جانے سے خونی رسولی کا ابھار ہو تو لرزہ بخار نہیں ہوتا مگر متلی، قے اور غشی ہوتی ہے۔ ورمی ابھار پہلے نرم اور پھر سخت ہو جاتا ہے۔ رحم بائیں طرف جھکا ہوا ہوتا ہے اور مریضہ کے لیٹنے کا انداز بھی کوئی مخصوص نہیں ہوتا۔

علاج :

دیکھئے "ورم رحم" کے تحت۔

6- رحم کا دنبل پھوڑا۔ دبیلہ رحم (UTERINE ABSCESS)

عموماً" جب رحم کا ورمی ابھار تحلیل نہ ہو تو اس میں پیپ پڑ جاتی ہے اور یہ ایک پھوڑا بن جاتا ہے اور بخار' درد اور ٹیس وغیرہ میں شدت واقع ہو جاتی ہے۔ پیشاب اور پاخانہ کرنے کے بعد مریضہ کو قدرے سکون ملتا ہے۔ اگر یہ دنبل رحم کے منہ (عنق الرحم) پر ہو تو فرج کو آلہ منظار المبل کے ساتھ کھول کر دیکھنے سے یہ نظر آ جاتا ہے مگر جب یہ رحم کے قاع (Fundus) میں اندر ہو تو پھر یہ نظر نہیں آتا اور مذکورہ بالا علامات کی روشنی میں ہی تشخیص کیا جاتا ہے۔

علاج :

☆ دنبل پھوڑا : (2) سلفر۔ سیپیا۔ مرک۔ ہیپر۔ (3) کالی فاس۔ نائیٹرک ایسڈ۔

تفصیلات ادویہ :

سلفر 30 : رحم میں شدید جلن اور رحم کے آس پاس نہایت تکلیف دہ خارش ہوتی ہے اور اس سے بدبو آتی ہے۔ شرمگاہ پر بدبودار پسینہ جو رانوں سے نیچے تک اور شکم کے اوپر بھی آتا ہے۔ اس کی بدبو سے مریضہ کو متلی آنے لگتی ہے۔ مریضہ کے جسم میں گرمی کی لہریں اٹھتی ہیں۔

سیپیا 200 : سیپیا کے مخصوص مزاج اور بدن والی مستورات کے رحم میں دنبل کے لئے یہ ایک عمدہ دوا ہے۔ سانولے رنگ کی' لمبے قد' اکہرے بدن والی' پیڑو تنگ اور عضلات ڈھیلے' مردوں کی طرح مضبوط' نیار (Brunette) ہوتی ہے اور رحم کی خرابیوں کی بری طرح شکار ہوتی ہے۔ خصوصاً" دق (ٹی بی) کے مزاج والی عورتیں' مزمن امراض جگر اور رحم کی خرابیوں سے دوچار مریضہ' جس کو گرم کمرے میں بھی سردی لگتی ہے۔ اپنے عزیزوں' شوہر' بچوں سے لاپرواہی کا سلوک کرتی اور اپنے خاندان اور پیشے سے نفرت کرتی ہے۔

ہیپر 30 : رحم سے خون کا اخراج' شرمگاہ پر اور حلمہ (Nipples) پر خارش۔ شفران (Labia) پر دنبل پھوڑے جن میں بے حد ذکاوت حس ہو۔ خصوصاً" جب دنبل پکنے کا رجحان ہو۔ اس میں جلندار تپکن والا درد ہو' جاڑا (Chill) لگے تو یہ دوا مفید ہوتی ہے۔ (نیز سلیشیا)

مرک سال 30 : رحم میں دنبل پھوڑا۔ یہ دوا اس کو جلد درست کر دیتی ہے اور فاسد یا سرطانی کیفیت اختیار کرنے کو ختم کر دیتی ہے۔ لرزہ' کمزوری' پسینہ' پیپ پڑنا' زخم بننا' رات کو تکلیف میں اضافہ ہونا اور انسانی تھرمامیٹر (Human Thermometer) کے طور پر گرمی و

سردی سے ذکی الحسی یا گرمی یا سردی سے علامات میں شدت پیدا ہونا' اس دوا کی رہنما علامات ہیں۔

7۔ رحم کے زخم۔ قروح رحم۔ یوٹرائن السرز (UTERINE ULCERS)

اس مرض میں رحم کی اندرونی لعابی جھلی میں اور عنق الرحم یا قعر رحم میں زخم پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ زخم سادہ ہوتے ہیں یا کبھی گلنے سڑنے والے ہوتے ہیں' جن سے خون یا خون آمیز رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے۔ یہ رحم میں چوٹ آنے' آپریشن یا سرجری سے' مانع حمل دوائیں یا چھلے وغیرہ یا دوائیں بطور حمول استعمال کرنے' دشوار وضع حمل کے وقت چھوت (انفکشن) ہونے' دق' سوزاک یا آتشک کے زہر' کینسر وغیرہ کے نتیجے میں ہوا کرتے ہیں۔

پیڑو کے مقام اور رحم میں درد ہوتا ہے۔ رحم سے خالص یا پیپ آمیز خون بہتا ہے' جس کا رنگ' بو اور قوام مختلف حالتوں میں مختلف ہوتا ہے۔ کمر میں درد ہوتا ہے اور سر میں دورے والا درد ہوتا ہے جو گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔ قدرے بخار' بدہضمی اور بھوک کی کمی ہوتی ہے۔ جس سے روز بروز کمزوری اور لاغری بڑھتی رہتی ہے۔

رحم سے صرف خون کا اخراج رحم کی خونی رگوں کے پھٹ جانے کی دلیل ہے۔ جب پیپ پڑ جائے مگر رحم سے خارج نہ ہو تو پیڑو میں درد اور ٹیس زیادہ ہوتی ہے اور بخار تیز ہو جاتا ہے۔ جب پیپ خارج ہونے لگے تو یہ علامات کم ہو جاتی ہیں۔ اگر رحم سے خارج ہونے والی رطوبت کثیر المقدار' گاڑھی اور سیاہی مائل ہو تو کچے دنبل یا ورم کے پھٹ جانے پر دلالت کرتی ہے اور اگر خارج ہونے والی رطوبت اور خون سیاہ ہو اور ساتھ ہی درد اور ٹیس شدید ہو تو یہ بوسیدگی کی دلیل ہے اور جب گوشت کے دھوون کے مشابہ بدبودار' بکثرت' پیپ آمیز رطوبت خارج ہو تو رحم کے گلنے سڑنے' گنگرین (Gangrane) کی علامت ہے۔ جب پیپ مقدار میں کم' گاڑھی اور سفیدی مائل ہو تو اس سے زخم غلاظت سے پاک سادہ سمجھنے چاہئیں۔

علاج :

☆ **رحم کے زخم :** (1) الیومن۔ سلیشیا۔ مرک۔ نائیٹرک ایسڈ۔ (2) پلساٹیلا۔ سیپیا۔ لائیکو۔ لیکیسس۔ ہیپر

☆ **رحم میں گنگرین ہو جائے :** (1) سیکیل کار۔ (2) آرسنکم۔ کریازوٹ۔ (3) ایپس۔ بیلاڈونا۔ چائنا۔ کاربالک ایسڈ۔ کاربوانیمی۔ کاربوویج۔ کیورارے۔

تفصیلات ادویہ :

الیومن 30 : رحم میں زخم اور عنق الرحم پر بوجھ اور دباؤ۔ زخم میں سے بکثرت لیکوریا کی مانند رطوبت بہے۔ مریضہ کا بدن سوکھنے لگے' چہرہ زرد پڑ جائے۔ رحم میں سختی آکر کینسر کا پیش خیمہ بن جاتا ہے۔ مریضہ کو مباشرت سے اس قدر تکلیف ہوتی ہے کہ وہ اس کا نام بھی سننا نہیں چاہتی۔

سلیشیا 30 : رحم میں زخم۔ مہبل سے خون کا اخراج ہو جب بھی بچے کو پستان سے دودھ پلائے۔ ناسوری زخم (Fistulous Ulcers) رحم میں رطوبتی رسولی (Cyst) رحم کے آس پاس ناسور (پھوڑا) اگر یہ بند ہو جائے تو وہاں سخت گانٹھ بن جائے اور پھر یہ زخم بھرنے میں' مندمل ہونے میں نہ آئے اور اس سے باسی پنیر جیسی بدبودار رطوبت ہر وقت ٹپکے۔ زخم بھر کر گانٹھ بن جائے اور پھر پھٹ جایا کرے۔ (نیز پستانوں میں ناسور بنیں)

مرک سال 30 : مریضہ میں زخم بننے کا رجحان ہوتا ہے۔ ہر جگہ حلق' ناک' منہ' پاؤں اور رحم وغیرہ میں زخم بن جایا کرتے ہیں' جن میں ڈنگ لگنے جیسے اور جلندار درد ہوتے ہیں۔ رحم متورم' رحم میں ڈنگ لگنے جیسے' خارش دار اور سوراخ کرنے جیسے درد ہوتے ہیں۔

نائیٹرک ایسڈ : زخم رحم جو مریضہ میں آتشک کے زہر کے سبب ہو۔ بھورے' گوشت کے رنگ کا پانی جیسا یا تاردار' خراشدار' سوزشی بدبودار سیلان الرحم (لیکوریا) سوئیاں چبھنے جیسے درد۔ تھوڑا سا گہرے رنگ کا' گھوڑے کے پیشاب کی مانند تیز بدبودار پیشاب آتا ہے جو نکلتے ہوئے ٹھنڈا محسوس ہوتا ہے۔ ذرا سا زور لگانے' محنت سے رحم سے خون بہنے لگتا ہے۔ (کلکیریا) رحم میں پیپ دار زخم والا مرض بن جاتا ہے۔ انتہائی کمزوری' بے حد ذکی الحس' کمزور رد عمل' اعصابی کپکپی وغیرہ علامات سے دوچار ہوتی ہے۔

سیکیل کار 30 : رحم میں گنگرین یا فاسد ورم ہو جائے' رحم گلنے سڑنے لگے۔ مریضہ دبلی پتلی' سوء المزاج' سوکھی سڑی' مستورات جن میں وریدی سیاہ خون حیض رحم سے دیر تک بہتا رہتا ہے۔ رحم کے گنگرین کے لئے یہ ایک اعلیٰ دوا ہے۔ گرمی سے تکلیف بڑھتی ہے اور ٹھنڈی ہوا میں افاقہ ہوتا ہے۔ جسم میں ہر جگہ جلن محسوس ہوتی ہے مگر چھونے سے یہ اعضاء جلد' ہاتھ پاؤں وغیرہ ٹھنڈے محسوس ہوتے ہیں۔

آرسنکم البم 30 : رحم میں گنگرین۔ کمال اضمحلال' بے حد کمزوری' طاقت سلب ہو جائے۔ موت کا خوف اور بے حد بے چینی سے مریضہ وضع بدلے۔ تھوڑے تھوڑے پانی کی بار

بار پیاس لگے۔ جلن اور گرمی لگے اور گرمی سے افاقہ ہو۔ (برعکس سیکیل کار۔ آرسنکم میں مریضہ جسم کو ڈھانپ کر رکھنا پسند کرتی ہے اور گرم سینک دیتی ہے جبکہ سیکیل کار کی مریضہ کپڑا نہیں اوڑھتی' جسم کو کھلا رکھتی اور سرد ہوا کو پسند کرتی ہے)

کریازوٹ 30 : رحم کا فاسد ورم (گنگرین) مریضہ کا چہرہ زردی مائل پیلا' بیماروں جیسا' چہرے پر طرح طرح کے داغ دھبے' سرخبلو جیسی سرخ رنگت' جسم میں خون کی کمی' رحم متورم اور کچا (Row)' حیض بکثرت' چھیچھڑے دار آیا کرے' حیض آکر رک جائے اور پھر جاری ہو جائے۔ حیض کے دنوں میں ہونٹوں کے کنارے اور منہ کے گوشے پک جایا کریں۔ حیض وقت سے پہلے آئے اور دیر تک رہے اور حیض کے دوران سنائی کم دے (ثقلِ سماعت) جماع کے بعد خون جاری ہو جایا کرے۔ زرد' خراشدار' سبز غلہ کی بو والا لیکوریا ہے۔

8۔ رحم کا کینسر۔ سرطان رحم

(CANCER/CARCINOMA OF UTERUS)

اس مرض میں سرطانی رسولی 25 تا 50 سال کی عمر کی مستورات میں رحم کے منہ' عنق الرحم یا رحم کے اندر جھلی میں پیدا ہو جایا کرتی ہے۔

رحم میں حدت' سختی اور ٹیس بھرا درد ہوتا ہے۔ کبھی اس درد کی لہک حجابِ سینہ تک پہنچ جاتی ہیں اور کبھی آنکھوں میں اور کبھی آدھے سر تک درد ہوتا ہے۔ مریضہ کی پنڈلیاں کمزور ہو جاتی ہیں اور پاؤں پر ورم آجاتا ہے۔ تکلیف' بے چینی' لاغری' کمزوری ہو جاتی ہے۔ بھوک اور نیند کم ہو جاتی ہے۔ پیشاب قطرہ قطرہ رستا ہے یا بند ہو جاتا ہے۔ قبض' پیچش اور بخار عام ہوتا ہے۔ رسولی میں زخم ہو جانے سے ایک قسم کی سبزی' سیاہی یا سرخی مائل تیز تحت بدبودار' رطوبت رحم سے بہتی رہتی ہے۔ اگر صحیح علاج نہ ہو تو مریضہ دو اڑھائی سال کے اندر اندر چل بستی ہے۔

علاج :

دیکھیے "کینسر کی رسولیاں" سابقہ صفحات میں۔

☆ رحم کا کینسر : (I) آرسنکم البم۔ آرسنکم آئیڈ۔ تھوجا۔ سلیشیا۔ سیپیا۔ فاسفورس۔ کریازوٹ۔ کونیم۔ گریفائیٹس۔ لائکو۔ لیکے سس۔ میورکس۔ ہائیڈراسٹس۔

☆ رحم کا زخم دار کینسر (Scirrhus) : (I) کونیم۔

نیز دیکھیے تفصیلات کے لئے ہماری ضخیم کتاب "کینسر کے روپ اور بہروپ اور ان کا علاج)

9- رحم کا آکلہ- گوشت خورہ زخم- روڈنٹ السر
(RODENT ULCER OF UTERUS)

یہ ایک خاص قسم کا گوشت خورہ زخم ہے جو اکثر فم رحم (رحم کے منہ) یا عنق الرحم پر ہوا کرتا ہے۔ کینسر کے ساتھ اس کا قریبی تعلق ہوتا ہے۔ یہ پھوڑے کی شکل میں اردگرد کی بافتوں کو گلاتا سڑاتا یا بوسیدہ کرتا تیزی سے پھیلتا چلا جاتا ہے اور رحم تک جا پہنچتا ہے۔ خون حیض بہت خارج ہوتا ہے اور مریضہ جلد ہی کمزور اور نحیف ہو جاتی ہے۔ آلہ کے ساتھ فرج کھول کر معائنہ کرنے سے فم رحم پر دندانہ دار ناہموار کناروں والا' سرخ چمکدار زخم دکھائی دیتا ہے۔ اس میں درد نہیں ہوتا مگر کبھی کبھی جلن و سوزش ہوتی ہے۔ اردگرد گوشت بوسیدہ' نرم اور پھولا ہوا ہوتا ہے جس سے رطوبت نکلتی ہے۔

علاج :

دیکھئے "رحم کی سرطانی رسولیاں' رحم کا کینسر" وغیرہ۔

10- رحم کی خارش- شہوانی سرسراہٹ
(VOLUPTUOUS TINGLING / FORMICATION OF UTERUS)

اس مرض میں مسلسل رحم میں ہلکی ہلکی خوشگوار قسم کی سرسراہٹ یا خارش ہوتی ہے جس کی وجہ سے مریضہ ہروقت مباشرت کے لئے بے تاب اور بے چین ہو جاتی ہے مگر کثرت مباشرت سے بھی وہ سیر نہیں ہوتی۔ رحم میں کسی تیز خلط یا رطوبت کے جمع ہونے' حدت' رحم کی تختی یا انگشت زنی اور چپٹی بازی کی دیرینہ عادت کے سبب یہ مرض ہوتا ہے۔ زمانہ حمل میں کبھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔ بعض خواتین کو سرطان رحم' رحم میں زخم اور رحم کے بواسیری مسوں سے بھی یہ شکایت ہو جاتی ہے۔

علاج :

☆ چیونٹیاں رینگنے کا سا احساس (Formication) : (2) پلاٹینا۔ (3) ایلیپس۔

☆ رحم میں شہوانی سرسراہٹ (Tingling) : (1) اور یجینم۔ پلاٹینا۔ (2) الیومینا۔ فاسفورس۔ کالی بروم۔ کلکیریا فاس۔ نکس وامیکا۔ (3) اگریکس۔ ایپس۔ ایلیپس۔ بووسٹا۔ بیوفو۔ ٹرنٹولا۔ ریفے نس۔ سلفر۔ کافیا۔ کریازوٹ۔ کلکیریا۔ کینتھرس۔ لائیکو۔ لیکے سس۔

لیلئم ٹائیگرینم۔ ماسکس (مشک)

☆ رحم میں پھڑکن (Twitching) : سیپیا۔

☆ رحم میں جھٹکے (Shocks) لگیں جب نیند آنے لگے : سٹرکینم (مہبل میں جھٹکے لگیں تو : کریازوٹ)

☆ رحم میں تپکن (Pulsation) : (2) بیلاڈونا۔ کیکٹس۔ (3) آرسنکم۔ اسکیولس۔ سپائجا۔ سیروسینا۔ کلکیریا فاس۔ کونیم۔ کیورارے۔ میورکس۔

11- رحم کی پھنسیاں۔ ثبور رحم (UTERINE PUSTULAE)

رحم کے اندر سب جگہ یا رحم کے منہ کے نزدیک چھوٹی چھوٹی پیپ دار پھنسیاں نکل آیا کرتی ہیں۔ رحم میں خارش ہوتی ہے اور خواہش جماع بڑھ جاتی ہے۔ شفران کو کھول کر دیکھنے سے یہ نظر آتی ہیں۔ انگلی کے ساتھ چھونے سے درد اور سوزش محسوس ہوتی ہے۔ مرض کے بڑھنے سے بخار ہو جاتا ہے۔ پھنسیاں پک کر پھوٹ جائیں تو شرمگاہ سے زرد رنگ کی پتلی تیزابی رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے۔

علاج :

☆ ثبور رحم : (2) انتھرم۔ (3) انٹم ٹارٹ۔ برائی اونیا۔ مرک۔ نائیٹرک ایسڈ۔

تفصیلات ادویہ :

انتھرم 30 (خس- Cuscus) : رحم میں پیپ دار پھنسیاں پیدا ہو جائیں' آتشک جیسے زخم (Chancer Like Sores) ہو جائیں۔ رحم کی گردن (عنق الرحم- Cervix) میں زخم دار رسولی (Scirrhus Like) بن جائے۔

12- رحم کا ناسور۔ ناسور رحم۔ یوٹرائن فسچولا (UTERINE FISTULA)

جب رحم کے زخم پرانے ہو جائیں تو ناسور بن جاتے ہیں اور رحم سے تجاوز کر کے اردگرد کے اعضاء میں سرنگ کی شکل میں پہنچ جاتے ہیں۔ رحم میں کم و بیش درد ہوتا ہے' زرد پانی خارج ہوتا ہے۔ طویل عرصہ تک بدبو آتی ہے۔

مستورات میں مختلف مقامات پر ناسور بن جاتے ہیں۔ مثلاً

۱- مثانہ و مہبل کا ناسور۔ 2- نائیزہ و مہبل کا ناسور۔ 3- مثانہ و رحم کا ناسور۔ 4- حالب و مہبل کا

ناسور۔5۔ مثانہ‘ عنق الرحم اور مہبل کا ناسور۔6۔ پیشاب کی نالی نائیزہ‘ مثانہ اور مہبل کا ناسور۔
ناسور رحم بعض اوقات پیڑو کی ہڈیوں کو بوسیدہ کر دیتا ہے۔ کبھی یہ جبل زہرہ (Mons Venus) پر نمودار ہو جاتا ہے اور کبھی نیچے کی طرف مقعد اور اس کے عضلات یا سیون تک جا پہنچتا ہے۔ کبھی عنق الرحم اور مثانے تک چلا جاتا ہے۔
ان تمام قسم کے ناسوروں کی مکمل تفصیل اور علاج ہماری کتاب "بواسیر اور ناسور اور مقعد کی دیگر بیماریاں" میں دیکھیں۔ نیز لندن کے ڈاکٹر جے۔ سی۔ برنٹ کا مستقل رسالہ "فیچولا اور دواؤں کے ذریعے اس کا حتمی علاج" اس میں وضاحت‘ تبصرہ اور مختلف کیس اور علاج" قابل مطالعہ ہے۔

علاج :

☆ ناسور : (1) سلیشیا۔ کلکیریا۔ (2) اسارم۔ بربرس۔ پلساٹیلا۔ تھوجا۔ کاربو وج۔ کلکیریا فاس۔ گریفائٹس۔ لائیکو۔ لیکے سس۔ نائیٹرک ایسڈ۔ (3) کاسٹیکم۔
کبھی عمل جراحی کی ضرورت پڑتی ہے۔

تفصیلات ادویہ :

سلیشیا30 : تمام قسم کے ناسوروں کے لئے یہ ایک بہترین دوا ہے۔ یہ تھوجا کے بعد بہتر کام کرتی ہے۔ رحم کے آس پاس ناسور ہو جائے۔ اگر یہ بند ہو جائے اور یہاں سخت گانٹھ بن جائے جو مندمل نہ ہو‘ اس میں سے بدبودار‘ باسی پنیر جیسی رطوبت ہر وقت رستی رہے‘ زخم بھر کر چھوٹی گانٹھیں بنتی اور پھوٹتی رہیں۔
ڈاکٹر کینٹ اپنے میٹریا میڈیکا میں لکھتے ہیں : جن مریضوں میں تپ دق (T.B.) کا رجحان ہوتا ہے۔ ان کی مقعد کے آس پاس ناسور (فیچولا) بن جاتے ہیں۔ یہ ناسور اندر یا باہر کے رخ پھٹ جاتے ہیں اور ان کا منہ (سوراخ) پوری طرح یا ادھورا سا بن جاتا ہے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ ناسور تپ دق (T.B.) کی بجائے بنتے ہیں۔ اگر ان ناسوروں کو آپریشن سے یا کسی اور طریقے سے بند کر دیا جائے تو ان کا رخ سینہ کی طرف ہو جاتا ہے اور نتیجتاً سینہ کی بیماری یا تکلیف بڑھ جاتی ہے‘ جو دائمی نزلہ و زکام یا دق کی صورت میں لاحق ہوتی ہے۔ سلیشیا ان دواؤں میں سرتاج دوا ہے۔ جو اس مرض میں جسمانی فعل کو از سر نو مرتب یا بحال کر کے معمول پر لاتی ہے۔ اس سے ناسور ایک سال سے پانچ سال کے عرصہ میں درست ہوتا ہے۔ مریض کو صبر سے کام لینا چاہئے۔ سرجن آپریشن کر کے اس کو فوراً بند کر سکتا ہے اور عارضی طور پر مریض درست بھی ہو سکتا ہے مگر چند سال بعد ناسور پھر پلٹ

آتا ہے اور مریض دق وغیرہ جیسے مہلک امراض میں گرفتار ہو جاتا ہے۔

برطانیہ کی لیڈی ڈاکٹر مورارید (مارگریٹ ایل۔ تائیلر) لکھتی ہیں کہ مقعد کے ایک ناسور میں سلیشیا کو نچلی طاقتوں میں استعمال کیا گیا مگر فائدہ نہ ہوا۔ مریض کو سلیشیا سی ایم طاقت کی ایک خوراک دی گئی، جس نے اس کو ختم کر دیا۔

کلکیریا کارب 200 تا سی ایم : اس دوا میں عضلات کی گہرائی میں پیپ دار ناسور بن جاتے ہیں جو گردن، رانوں، پیڑو کے اندر، شکم کی گہرائی یا رحم میں پائے جاتے ہیں۔ جن میں پیپ بننے کا رجحان ہوتا ہے۔ اگر بروقت کلکیریا دے دیا جائے تو یہ ناسور پھٹنے نہیں دیتا اور پیپ بننے کا رجحان ختم ہو جاتا ہے۔ پیپ جذب یا خشک ہو کر ناسور غائب ہو جاتا ہے۔

13- رحم کا پھٹ جانا۔ انشقاق رحم۔ رپچر آف یوٹرس

(RUPTURE OF UTERUS)

اس مرض میں رحم کی اندرونی استری جھلی یا عضلاتی بافت بالخصوص رحم کے منہ کے مقام پر پھٹ جاتی ہے۔ جس سے جریان خون ہوتا ہے اور مریضہ سخت تکلیف اور بیزاری سے دوچار ہو جاتی ہے۔ یکایک خون کا اخراج ہونے لگتا ہے۔ پیڑو کو دبانے سے درد ہوتا ہے۔ درد مسلسل بھی ہوتا ہے جو شدید ہو جایا کرتا ہے۔ انگلی فرج میں داخل کر کے نکالنے پر خون آلود ہوتی ہے یا جماع کے بعد حشفہ (Glans) خون آلود ہوتا ہے۔ عسرِ ولادت (بمشکل بچہ پیدا ہونا) یا آپریشن سے بچہ کی پیدائش میں بے احتیاطی، اجتماعِ خون، پھوڑے کا پھٹ جانا، رحم کی خشکی یا رحم پر چوٹ آنا، عمومی کمزوری وغیرہ اس مرض کے اسباب ہیں۔ وضع حمل کے وقت رحم کے پھٹ جانے سے مریضہ کو 102 درجے تک بخار اور نبض بہت تیز ہو جایا کرتی ہے۔

علاج :

عموماً" عمل جراحی سے صورت حال کو درست کیا جاتا ہے۔ سلائی کے بعد کھانے اور لگانے کے لئے یہ دوائیں دی جاتی ہیں۔

تفصیلات ادویہ :

آرنیکا 200 : رحم پھٹ کر خون بہے اور مریضہ کے سارے بدن میں چوٹ کا سا درد اور تھکن پائی جائے۔ وضع حمل کے بعد یا آپریشن کے بعد یہ ایک اکسیر دوا ہے۔ اس سے درد اور تھکن کا

احساس بہت جلد ختم ہو جاتا ہے۔ آرنیکا مدر ٹنکچر کو 20 گنا نیم گرم پانی میں ملا کر خارجی طور پر لگایا جا سکتا ہے۔ پھٹی ہوئی جگہ کے لئے کیلنڈولہ آرنیکا سے بہتر ہوتا ہے۔

کیلنڈولہ Q : پھٹی ہوئی جگہ پر خارجی طور پر کیلنڈولہ مدر ٹنکچر لگانے سے جلد شفاء ہو جاتی ہے۔ یہ بہترین دافع ریحیت (انٹی سپٹک) دوا ہے۔ زخموں کو فوراً "مندمل کر دیتی ہے۔ جب گہرے زخم یا چیر ہوں۔ بہت جریان خون ہو۔ ذرا سی حرکت سے شدید درد گولی لگنے جیسے ہوں جیسا کہ پیپ بنتے وقت ہوتا ہے۔ خواہ جلد کا کچھ حصہ ضائع ہی ہو گیا ہو تو کیلنڈولہ (گل اشرفی۔ سٹ) کے مدر ٹنکچر کے ایک حصہ میں دس سے بیس حصے تک نیم گرم پانی ملا کر دھونا یا لگانا چاہئے جو سوزش ہونے 'مواد پڑنے اور سپٹک ہونے کو روک دیتا ہے۔

15- رحم کے مسّے۔ بواسیر رحم۔ بدگوشت اور فلطا چیے

(WARTS/GROWTH/CONDYLOMATA/POLYPUS UTERI)

مقعد کے بواسیری مسوں کی طرح فم رحم اور عنق الرحم (Os/Cervix) میں بھی مختلف قسم کی پیدائشیں 'موہکے' مسے پیدا ہو جایا کرتے ہیں جو شکل و صورت 'تعداد' جسامت یا سائز اور وزن میں مختلف ہوتے ہیں۔ جو سنگِ مرمر کے ایک چھوٹے سے سنگریزے سے لے کر خربوزے کے برابر ہو جاتے ہیں۔ کبھی ان میں سے دورے کے ساتھ خون بہتا ہے اور کبھی سیاہی مائل تلچھٹ (رسوب) کی طرح رطوبت کا اخراج ہوتا ہے۔ رحم کے منہ پر درد 'تناؤ اور کھجلی سی ہوتی ہے۔ جو حیض جاری ہونے پر کم ہو جاتی ہے۔ حیض کے بعد سفید' سرخی یا سیاہی مائل رطوبت خارج ہوتی ہے۔ کبھی مریضہ کا دل تیز دھڑکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں متورم اور کبھی ان پر سرد پسینہ آتا ہے۔ مہبل میں انگلی ڈال کر یہ مسے محسوس کئے جا سکتے ہیں۔

35 سال کی عمر کے بعد عورت کو رحم کی خرابیوں میں سے ایک تہائی بیماریوں کا شاخسانہ یہی مسے' رسولیاں یا پیدائشیں (Growths) ہوتی ہیں۔ نیز دیکھیں آگے رحم کی رسولیاں۔ بدگوشت پیدائشوں (Polypi) سے اگر شدید سیلانِ خون ہو تو یہ بہت خطرناک علامت ہوتی ہے جس کے فوری تدارک کے لئے آپریشن کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور مندرجہ ذیل ادویہ میں سے منتخب ادویہ سے علاج کیا جاتا ہے۔

علاج :

☆ عنق الرحم میں پیدائشیں (Excrescences in Cervic) : (I) تھوجا

نائیٹرک ایسڈ۔(2) کریازوٹ۔(3)ٹرنٹولا۔ سیکیل کار۔ کیوبے با۔ مرک۔

☆ جن سے خون بہے : تھوجا۔ مرک۔

☆ عنق الرحم پر گوبھی کے پھول جیسی پیدائشیں (Cauliflower Growth) :
(1) تھوجا۔ (2) فاسفورس۔ کریازوٹ۔ گریفائیٹس۔ (3) کالی آرس۔ کروٹیلس ہری۔ لیک کینم۔

☆ عنق الرحم پر مسے کی شکل کی (Wart-Shape) : (2) تھوجا۔

☆ عنق الرحم میں، جن سے پانی نکلے (Watery) : تھوجا۔ سیکیل کار۔

☆ رحم میں فلطاچیئے (کنڈائی لوماٹا) : (1) تھوجا۔ (2) کریازوٹ۔ کلکیریا۔ مرک۔ نائیٹرک ایسڈ۔(3)ٹرنٹولا۔ سیکیل کار۔ کیوبے با۔ گریفائیٹس۔

☆ مہبل (Vagina) میں فلطاچیئے : (1) تھوجا۔ (2) سٹافی سیگریا۔ فاسفورس۔ نائیٹرک ایسڈ۔(3)ٹرنٹولا۔

☆ مہبل میں فلطاچیہ، جن سے باآسانی خون بہے : (2)فاسفورس۔

☆ رحم میں بد گوشت (Polypi) : (1) بیلاڈونا۔ تھوجا۔ ٹیوکریم۔ فاسفورس۔ کلکیریا۔ کلکیریا فاس۔ (2) آرسنکم۔ اورم۔ بیوفو۔ پلاٹینا۔ سٹافی سیگریا۔ سلیشیا۔ سنگونیریا۔ سیپیا۔ فاسفورک ایسڈ۔ کونیم۔ لائیکو۔ (3) پٹرولیم۔ پلساٹیلا۔ رسٹاکس۔ سیکیل کار۔ کاسٹیکم۔ لیڈم۔ مرک۔ مزریم۔ نائیٹرک ایسڈ۔ ہائیڈراسٹس۔

☆ نرم (Soft) بدگوشت رسولی : (2) کالی سلف۔

☆ مہبل میں بدگوشت رسولی (پولی پس) : (1) کلکیریا۔ (2) پلساٹیلا۔ ٹیوکریم۔ (3) پٹرولیم۔ سٹافی سیگریا۔ سورینم۔ فاسفورک ایسڈ۔ مرک۔

تفصیلات ادویہ :

ادویہ کی تفصیلات کے لئے "رحم کی رسولیوں" کے تحت دیکھیں۔

15- رحم کی رسولیاں۔ سلعاتِ رحم (TUMOURS OF UTERUS)

رحم میں مختلف قسم اور جسامت کی رسولیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ مثلاً" ریشہ دار (فائبرائیڈز۔ Fibroids)، کیسہ دار یا تھیلی نما (Cystic)، عضلاتی، چربیلی (Fatty) وغیرہ۔ بعض رسولیوں میں چونے کی طرح کا سخت مادہ اور بعض میں گاڑھی رطوبت بھری ہوتی ہے۔ بعض سخت یا سرطانی ہوتی

ہیں۔ یہ رحم میں مختلف جگہوں پر عنق الرحم پر' رحم کے اندر یا باہر پیدا ہو جاتی ہیں۔

ان کی موجودگی سے مریضہ کا پیٹ بے ڈول طریقہ سے آہستہ آہستہ بڑھنے لگتا ہے اور بتدریج سخت ہو جاتا ہے۔ رسولی کے دباؤ کے سبب پیڑو میں درد' سوجن اور بوجھ ہو جاتا ہے۔ مریضہ بظاہر حاملہ دکھائی دیتی ہے۔ حیض کا نظام خراب ہو جاتا ہے۔ خون حیض کثیر المقدار اور دردناک آتا ہے۔ تو اسے غلطی سے اسقاط حمل سمجھ کر اسے روکنے کی تدابیر کی جاتی ہیں اور تکلیف میں اضافہ کا باعث ہوتا ہے۔

رسولیوں کی اقسام :

(الف) عضلاتی رسولیاں اور ریشہ دار رسولیاں

(MYOMATA & FIBROMATA / FIBROIDS)

عضلاتی یا ریشہ دار رسولیاں رحم کی سادہ' غیر سرطانی رسولیاں ہیں' جو رحم کے عضلات میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ یہ بہت عام ہیں اور 10 فیصد تمام عورتوں میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ (دیکھئے تصویر) تقریباً" 20 فیصد تمام عورتوں کو 35 سال کی عمر کے بعد لاحق ہو جاتی ہیں اور سن یاس کے بعد کوئی نئی رسولی پیدا نہیں ہوتی بلکہ پہلی بھی سکڑ جاتی ہے۔ ان رسولیوں کا علم قدیم زمانے سے تھا۔ بابائے طب حکیم بقراط نے ان کو سخت رسولیاں (Scleromata) کہا تھا۔ یہ کرہ نما گول شکل کی اور غلافی جھلی میں ملفوف رسولیاں ہیں اور جھلی کے اس خول سے اس کو با آسانی نکالا جا سکتا ہے۔ یہ عموماً" کثیر التعداد ہوتی ہیں اور بہت بڑے سائز کی ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ میڈیکل لٹریچر میں ایسی 140 پونڈ وزنی رسولی کا ذکر موجود ہے۔ 35 تا 40 سال کی عمر کے درمیان مستورات میں یہ بہت عام پائی جاتی ہیں۔ 30 تا 40 سال کی عمر میں 30 فیصد اور 20 سال سے کم عمر میں یہ بہت کم پائی جاتی ہیں۔ 40 اور 50 سال کی عمر کے درمیان عام' کنواری لڑکیوں (Virgins) میں 10 فیصد' بانجھ بے اولاد مستورات (Nulliparae) میں 30 فیصد' صرف ایک بچہ والی عورتوں (Uniparae) میں 20 فیصد' اور کثیر الاولاد مستورات (Multiparae) میں 40 فیصد یہ رسولیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ یہ حساب کتاب 40 سال سے زائد عمر کی شادی شدہ مستورات پر لاگو نہیں ہوتا اور کبھی ان سے غلط فہمی پیدا ہو جاتی ہے۔ ایک خاتون جس نے بہت سی اولاد پیدا کی ہو' اس کو یہ عضلاتی رسولیاں بے حد کم لاحق ہوتی ہیں' بہ نسبت اس عورت کے کہ جو کبھی حاملہ نہیں ہوئی۔ شماریات کی بناء پر یہ امر معلوم ہے کہ 60 فیصد عضلاتی رسولیاں ایسی عورتوں کو لاحق ہوتی ہیں' جو کبھی حاملہ نہیں ہوئیں یا جنہوں نے صرف
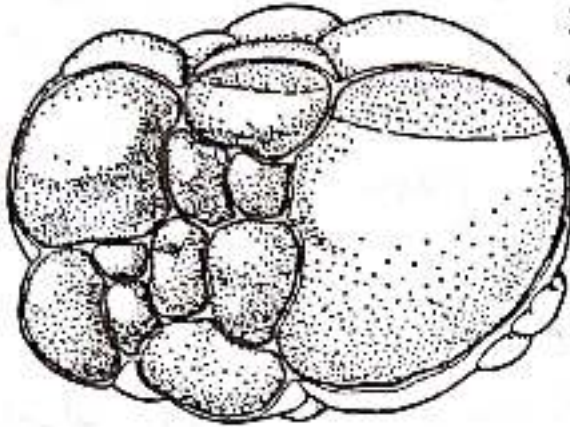
Multilocar ovarian cyst.
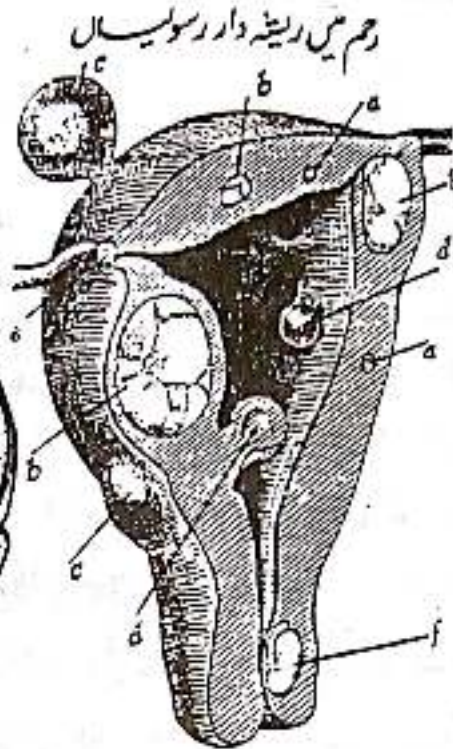
FIBROID. Section through uterus showing numerous fibroids. a. Small early fibroids embedded in the uterine wall. b. Larger fibroids in the uterine wall, distorting it. c. Fibroids bulging externally. d. Internal stalked fibroids. e. Fibroids blocking entrance to the Fallopian tube. f. Fibroid of cervix.
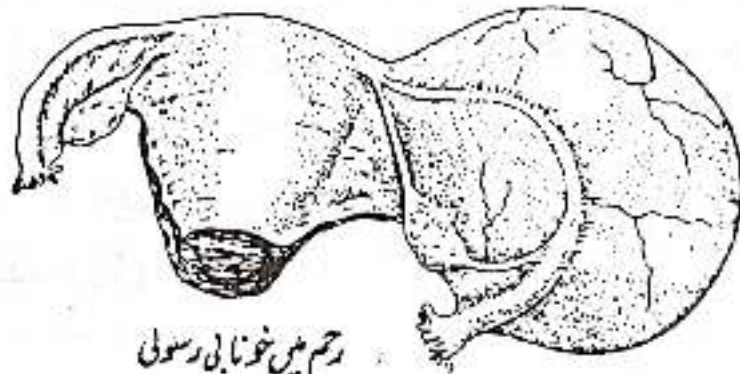
. Uterus with simple serous cyst.

ایک بچہ جنا ہو۔

ان رسولیوں کی اکثریت ابتداء" رحم میں پیدا ہوتی ہے مگر یہ گول رباط (Round Ligment) 'بلکہ کنج ران کی نالی میں' خصیۃ الرحم کے رباطات میں' رحم اور چوتڑ کی ہڈی (سیکرم) کے رباطات میں' مہبل میں' اور فرج کے اوپر بھی پیدا ہو جایا کرتی ہیں۔ یعنی یہ رحم کے اندر' رحم کے باہر' جسدِ رحم (Body) میں اور عنق الرحم میں پیدا ہوتی ہیں۔ ان سے اکثر رحم کی شکل بگڑ جاتی ہے اور رحم بڑا ہو جاتا ہے۔ خصیۃ الرحم بڑھ جاتے ہیں اور ان میں خون جمع ہو جاتا ہے۔ بڑے سائز کی رسولیوں سے پیڑو کے نارمل اعضاء کا تعلق ٹوٹ جاتا ہے اور وہ اپنی جگہ سے ہٹ جاتے ہیں۔

ان رسولیوں کی عام امتیازی خصوصیات (جنرل کریکٹرز) یہ ہیں :

1- تعداد (Number) : زیادہ تر یہ رسولیاں متعدد ہوتی ہیں اور ایک رحم میں یہ ایک سو سے بھی زیادہ پائی جاسکتی ہیں۔ واحد رسولیاں نرالی یا دلچسپ (Interesting) ہوتی ہیں کیونکہ یہ رحم کے اندر خلا میں گھس جانے کا رجحان رکھتی ہیں۔

2- سائز (Size) : یہ رسولیاں تمام سائز کی' عظیم الجثہ' فیل پیکر یا دیو ہیکل اور چھوٹی سی سرسوں کے دانے کے برابر سائز کے درمیان ہر سائز کی ہو سکتی ہیں۔

3- شکل و صورت (Shape) : چھوٹی رسولیاں کرہ نما گول ہوتی ہیں اور بڑی رسولیاں بدشکل ہوتی ہیں۔ پیڑو کے اندر کی بڑی رسولیاں بھی پیڑو کی ہڈیوں کے دباؤ سے بدوضع ہو جاتی ہیں۔

4- ثانوی تبدیلیاں (سیکنڈری) انحطاط (ڈی جنریشن) (i) سکڑنا یا سوکھ جانا (Atrophy) : فطری یا مصنوعی سن یاس کی رسولی سائز میں سکڑ جایا کرتی ہے اور زیادہ سخت اور لیفیتی (Fibrotic) ہو جاتی ہے۔ ایک ایسی ہی تبدیلی عضلاتی رسولیوں میں وضع حمل کے بعد واقع ہو جاتی ہے۔ جسے حمل کے دوران تو بآسانی ٹٹولا جا سکتا ہے مگر ولادت کے 6 ماہ بعد معلوم کرنا مشکل ہوتا ہے۔

(ii) بلوری انحطاط (Hyaline Degeneration) : ڈیڑھ انچ قطر سے زائد سائز کی سب رسولیوں میں کم و بیش بلوری انحطاط پایا جاتا ہے۔ بلوری عضلاتی رسولی سخت اور ٹھوس ہوتی ہے۔ (iii) کیسوی انحطاط (iv) (Cystic D.) شحمی انحطاط (v) (Fatty D.) آہکی انحطاط (کیلکیرس ڈی جنریشن۔ (vi) (Calcareous D. سرخ انحطاطی (vii) (Red D.) لحمی انحطاط (Sarcomatous) واقع ہو جاتا ہے۔

ان رسولیوں کی علامات یہ ہیں :

1- **حیض کی خرابیاں** : ان رسولیوں کی سب سے زیادہ مستقل علامت "کثرت حیض" (Menorrhagia) ہے۔ دور حیض (Cycle) میں تو کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی مگر حیض طویل المیعاد ہو جاتا ہے۔ یعنی ادرار حیض 10 دن تک جاری رہتا ہے اور ہر روز خون کے بکثرت ضیاع میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ جو انتہائی زیادہ ہو کر شدید کمی خون (انیمیا) کا سبب بنتا ہے۔ بار بار حیض آنا (Polymenorrhoea) ان عضلاتی رسولیوں کی یہ ایک کمیاب علامت ہے۔ اس میں دور حیض میں کمی ہو جاتی ہے اور حیض کی میعاد بڑھ جاتی ہے۔ یعنی حیض کا خون بند ہونے کے بعد پھر حیض آ کر کئی دن جاری رہتا ہے۔ استحاضہ (میٹرو ریجیا) ان رسولیوں یا مسوں (Polypi) کے ساتھ کثیر المقدار اور تقریباً" مسلسل خون جاری رہتا ہے۔ انفکشن ہو جائے تو پیپ دار اور متعفن رطوبت کا اخراج ہوتا ہے۔ اگر سن یاس میں کسی عورت کو خون حیض جاری ہو جائے تو کینسر کا شبہ قوی ہوتا ہے۔

2- **دباؤ' پریشر** (Pressure) : عنق الرحم پر عضلاتی رسولی (Myoma) کے سبب زیادہ تر عورتیں دباؤ پڑنے کی شکایت کیا کرتی ہیں۔ یہ رسولیاں اکثر پیڑو کے اندر خلا کو بھر دیا کرتی ہیں۔ جن کا دباؤ اگر آنتوں پر ہو تو قبض' مثانہ پر ہو تو بار بار پیشاب آنا یا پھر پیشاب کا بند ہو جانا یا پیشاب کے مشکل سے آنے جیسی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ پیشاب کی علامات عموماً" حیض کے آغاز سے بھی فوراً" پہلے شدید ہو جایا کرتی ہیں۔ پیڑو کے بڑے اعضاء پر دباؤ سے کبھی کبھار ٹانگوں پر پھلاوٹ (اوڈیما) ہو جاتی ہے۔ البتہ ایک ٹانگ پر اگر پھلاوٹ ہو تو یہ ہمیشہ خصیۃ الرحم کے کینسر کے زہر کے ٹانگ میں سرایت کر جانے کے سبب ہوتا ہے نہ کہ رحم کے کسی سادہ یا معصوم رسولی کے دباؤ ڈالنے کی وجہ سے۔

3- **درد** (Pain) : بہت سی عورتیں جو بڑی بڑی عضلاتی رسولیوں (Myomata) سے دوچار ہوں' پیڑو میں یا زیریں شکم میں بوجھ کے احساس کی شکایت کیا کرتی ہیں۔ جس کو وہ "بوجھ کا احساس" یا "سوراخ کرنے جیسا درد" (Boring Pain) کہا کرتی ہیں۔ یہ بوجھ غالباً" پیڑو کی بافتوں پر رسولی کے دباؤ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ سرخ انحطاط اور وریدوں کے بل کھا جانے (Torsion) سے شکم میں شدید درد اٹھتا ہے۔ آس پاس کے اعضاء کے ساتھ چپکاؤ (Adhesion)) سے کلسی (کلکیریس) رسولیاں بن جاتی ہیں اور شدید قولنج کا سا (کالک) درد اٹھتا ہے۔ شدید تشنجی دردناک حیض اس وقت ہوتا ہے جب عنق الرحم میں سے عضلاتی مسے (Polypi) باہر نکل آتے ہیں۔ قولنجی درد کے وقت مریضہ آرام سے بستر پر لیٹ جاتی ہے۔

اجتماع خون کی قسم کا تکلیف دہ حیض (ڈسمنوریا) جو حیض شروع ہونے سے چند دن پہلے واقع

پر یا سن یاس کے بعد تیزی سے پیدا ہونے والی عضلاتی رسولی میں یکایک درد شروع ہو جاتا ہے۔ جو خبیث انحطاط (Malignat Degneration) کا غماز ہے۔ یاد رہے کہ اکثر ریشہ دار رسولیوں (فائبر ائیڈز) میں درد نہیں ہوتا۔ اگر اس میں درد محسوس ہو تو ریشہ دار رسولی میں انفکشن' سرخ انحطاط (ریڈ ڈی جنریشن)' اس کا بل کھانا (Torsion)' لحمی تبدیلی (سارکوما والی تبدیلی) وغیرہ سمجھنا چاہئے یا کسی پیچیدگی مثلاً" رحم کے اندر عارضی جھلی پیدا ہونے کے سبب یہ درد ہوتا ہے۔

4- **رطوبت کا اخراج** (Discharged) : اگر عضلاتی رسولیاں بڑی بڑی ہوں اور رحم کے خلا کا سائز بڑھ گیا ہو تو جزوی طور پر تو اکثر معمولی سا سیلان الرحم (لیکوریا) آیا کرتا ہے کیونکہ رحم کی اندرونی استری جھلی کے غدودوں کی تراوش بڑھ جاتی ہے۔ مگر یہ رطوبت موٹے عنق الرحم کے اندرونی غدودوں سے زیادہ تر خارج ہوتی ہے۔ رحم کے مسّوں (Polypi) سے خونی دھبوں والی رطوبت نکلا کرتی ہے اور اگر عضلاتی رسولی (Myoma) میں انفکشن ہو جائے یا رسولی پر سطحی زخم ہو جائیں تو بدبودار پیپ خارج ہوتی ہے۔

5- **بار آور نہ ہونے (بانجھ ہونے) اور حمل کی پیچیدگیاں** (Complications of Infertility & Pregnancy) : اکثر رحم میں رسولیوں کی موجودگی میں حمل قرار نہیں پاتا یا اسقاط حمل ہو جایا کرتا ہے اور مریضہ اولاد سے محروم رہتی ہے۔ چنانچہ بے اولاد عورتوں میں ان کو تشخیص کر کے رسولیوں کا علاج کرنا چاہئے۔

حمل کے دوران رحم میں رسولی (Myoma) سے سرخ انحطاط واقع ہو کر شکم میں شدید درد ہوتا ہے اور رسولی بڑی ذکی الحس یا دردناک (Tender) ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ قے ہوتی ہے اور بخار ہو جاتا ہے۔ خون کے سفید خلیوں کی کثرت (Leucocytosis) ہو جاتی ہے۔ حمل کے دوران رسولیوں کا سائز بڑھ جاتا ہے کہ یہ بآسانی ٹٹولی جا سکتی ہیں جو پہلے ٹٹولنے سے محسوس نہیں ہوتی تھیں۔ البتہ حمل کے آخری مہینوں میں یہ رسولی سائز میں کم ہو جاتی ہے۔ وضع حمل کے بعد رحم سکڑ کر اپنی اصلی حالت پر آ جاتا ہے تو رسولی سکڑی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ حمل کے ابتدائی مہینوں میں بڑی رسولی پیڑو کے اندر قائم شدید دباؤ (پریشر) کی علامات پیدا کرتی ہے۔ بہت سے کیسوں میں حمل بڑھنے پر یہ رسولی باہر نکل آتی ہے۔ عنق الرحم کی اور دیگر رسولیاں کبھی پیڑو کے اندر پھانہ (Wedge) کی طرح فٹ ہو جاتی ہیں اور وضع حمل پر ناقابل عبور رکاوٹ بن جاتی ہیں۔ لہٰذا وضع حمل کے وقت عمل قیصری (Caesarean Section) (آپریشن جس میں پیٹ چیر کر بچہ پیدا کیا جاتا ہے) کرنا پڑتا ہے۔ ایسی صورت حال میں تقریباً" حمل کے تیسرے ماہ حاملہ کا پیشاب بند ہو جایا کرتا

ہے جس طرح کہ حاملہ عورت کے رحم کے پیچھے کو گھوم جانے (Retroversion) کے عارضہ میں ہوا کرتا ہے۔

عمل قیصری کے دوران اس رسولی کو نکال دینا آسان دکھائی دیتا ہے اور ایسا کرنے کی سرجن ڈاکٹر کو بڑی تحریص و ترغیب ہوتی ہے مگر اس میں نہ رکنے والا جریان خون زبردست خطرہ ہوتا ہے۔ لہذا قیصری آپریشن کے بعد یا رسولی نکال دینے کے بعد صحت بُری طرح تباہ ہو جاتی ہے اور کینسر کا خطرہ منڈلانے لگتا ہے۔ عمل قیصری کے بعد چھ ماہ تک رسولی کو نہیں چھیڑا جاتا۔ یہ رسولیاں زچگی اور ولادت کے دوران بھی مشکلات پیدا کر دیتی ہیں۔ مثلاً بچے کا پیدائش کے وقت مخصوص حالت میں ہونا اور سر کے بل باہر نہ نکلنا۔ ولادت میں جمود یا تعطل پیدا کرنا (Inertia) اور بچہ پیدا ہونے کے بعد بکثرت سیلان خون ہونا۔

6۔ دیگر علامات (Other Symptoms) : عضلاتی رسولیوں کا شکار عورتیں اکثر دل پھڑکنے (اختلاج القلب۔ Tachycardia) اور دل کے تیز دھڑکنے (ہولِ دل۔ خفقان القلب۔ Palpitation) کی شکایت کیا کرتی ہیں۔ بد ہضمی ہو جاتی ہے جو کمی خون (انیمیا) پر منتج ہوتی ہے۔ عضلاتی رسولیوں کی مریضائیں آپریشن سے قبل یا بعد علقیت (خون جم کر تھکے یا چھیچھڑے رگوں میں اٹک جانا۔ Thromboses) کا رجحان رکھتی ہیں۔ مریضہ کی عمر 40 سال کے لگ بھگ ہوتی ہے خواہ وہ بے اولاد ہو یا چند سال قبل اس نے ایک دو بچے جنے ہوں۔ مریضہ عموماً پرکشش شخصیت کی مالک ہوتی ہے۔ غم و الم (ڈپریشن) اور مشاہدات نفس (Introspections) سے آزاد ہوا کرتی ہے۔ اکثر حسین اور گلفام مگر کثرتِ حیض کے سبب اسکی لعابی جھلیوں کا رنگ پیلا اور جلد کا رنگ زرد ہوتا ہے۔ رخساروں پر قدرے سرخی جھلکتی ہے۔

شکمی سوجن (Abdominal Swelling) : پیڑو میں عضلاتی رسولیوں کی موجودگی کی طرف سب سے پہلے مریضہ کی توجہ بالکل بغیر درد کے پیٹ پھول جانے کے سبب مبذول ہوا کرتی ہے۔ اس سے مریضہ اپنے کپڑے تنگ محسوس کرتی ہے۔

(ب) رحم کی سرطانی رسولیاں۔ (کینسر۔ سرطان۔ کارسی نوماز)
(CARCINOMA / CANCER)

1۔ رحم کی لحمی رسولی (سارکوما۔ Sarcoma of Uterus) : یہ رسولی بھی کینسر کی رسولیوں کی ایک قسم ہے۔ رحم کی لحمی رسولی (سارکوما) کے سبب رحم تیزی سے بڑھ جاتا ہے اور حبل

کے راستے بکثرت، کثیر المقدار اور بے قاعدہ خون بہتا ہے۔ 60 فیصد مریضاؤں میں درد ہوتا ہے۔
ایک تہائی مریضاؤں میں انحطاط (ڈی جنریشن) یا انفکشن کے سبب بخار ہو جاتا ہے۔

2- **خبیث یا سرطانی رسولی۔** (کارسی نوما۔ Carcinoma) : اس کو عرف عام میں کینسر کہا جاتا ہے۔ رحم میں کینسر کی رسولیاں (i) رحم کی گردن (عنق الرحم) پر (ii) رحم کے اندر کی استری جھلی پر واقع ہوتی ہیں۔ (اس کی تفصیل ہماری کتاب "کینسر کے ڈروپ اور بہروپ اور ان کا علاج" میں ضرور دیکھیے)

3- **عنق الرحم کا کینسر۔ سرطانی رسولی** (Carcinoma of Cervix) : مہبل کے اندر عنق الرحم پر سرطانی رسولی 80 فیصد مریضاؤں میں اور عنق الرحم کی اندرونی استری جھلی میں 20 فیصد مریضہ عورتوں میں ہوتی ہے۔ عورتوں کے اعضائے تناسل کے تمام کینسروں میں عنق الرحم کا کینسر سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ عورتوں میں پستان کے کینسر کے بعد اس کا دوسرا نمبر ہے۔ اکثر کثیر الاولاد عورتوں میں بے حد زیادہ اور بے اولاد عورتوں میں صرف 5 تا 8 فیصد میں ہوتا ہے۔ کنواری مستورات میں شاذونادر ہوتا ہے۔ عمر کے لحاظ سے اوسطاً" بے اولاد عورت، کو تقریباً" 57 سال کی عمر میں اور 6 بچوں کی ماں کو 39 سال کی عمر میں واقع ہوا کرتا ہے۔ یعنی اس کینسر کا تعلق عورتوں میں بچوں کی پیدائش سے ہوتا ہے۔ 35 سالہ شادی شدہ عورت میں عنق الرحم کا کینسر ہم عمر کنواری عورت سے دگنا ہوتا ہے، اگر شادی شدہ عورت کے بچے پیدا ہوئے ہوں تو یہ خطرہ (Risk) دس گنا بڑھ جاتا ہے۔ تمام محققین اس امر پر متفق ہیں کہ جماع (Coitus) اس کینسر کا ایک اہم عنصر ہے۔ جو مریضوں کی تعداد کو بڑھاتا ہے۔ جس قدر چھوٹی عمر میں کوئی عورت جماع کرے گی، اسی قدر جلد وہ اس کینسر کا شکار ہو سکتی ہے اور جس قدر بار بار کئی مردوں سے شادی یا کوئی طوائف یا زانیہ عورت تعداد میں زیادہ مردوں سے جماع یا زنا کرے گی، اسی قدر اس کینسر کا خطرہ زیادہ مول لے گی۔ پاکباز اور عفت مآب مسلم عورتوں اور عمر بھر مجرد رہنے والی عیسائی راہبہ عورتوں (Nuns) میں یہ عنق الرحم کا کینسر عنقا ہے۔ البتہ رحم کی اندرونی جھلی کا کینسر ان راہبہ عورتوں میں بھی شادی شدہ عورتوں کے برابر پایا جاتا ہے۔ دیکھیے گراف)

جدید تحقیق کے مطابق بعض مردوں کی منی کے جرثومے (Spermatozoa) یہ کینسر پیدا کر دیتے ہیں۔ چنانچہ ایسے مرد سے جماع کرنے سے یا بہت سے ایسے مردوں سے ناجائز تعلقات استوار کرنے والی عورتوں میں اس کا شدید خطرہ ہوتا ہے۔

عنق الرحم کا کینسر مسلمان اور یہودی عورتوں میں بہت کم ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ

مسلمان اور یہودی اپنے لڑکوں کا ختنہ صغیر سنی میں مذہبی شعار کے طور پر کروا دیتے ہیں۔ نیز مسلمان پانی کے ساتھ استنجا کر کے طہارت اور صفائی کو پوری طرح برقرار رکھتے ہیں۔ لہٰذا مرد کے عضوی گردن (حشفہ-Glans) پر سرطان پیدا کرنے والا میل کچیل (Smegma) جماع کے دوران بیویوں کی مہبل میں نہیں جاتا' لہٰذا وہ اس کینسر سے محفوظ رہتی ہیں۔ بچے کی ولادت کے وقت عنق الرحم میں زخم' مزمن ورم' عنق الرحم' خصوصاً" بے محل حمل کے ساتھ اور مزمن اخراج رطوبت عموماً" اس مرض میں شریک سمجھے جاتے ہیں۔

عنق الرحم کے مہبل کے اندر والے حصے میں تین قسم کی سرطانی رسولیاں پیدا ہوتی ہیں۔ (i) گوبھی کے پھول کی مانند تکاثری رسولی (Proliferating Cauliflower-Like Growth) جو مہبل کے اندر ابھر آتی ہے۔ اور اس میں سے مہبل کے راستے بکثرت خون بہتا ہے۔ اس میں بوسیدگی اور سڑاند پیدا ہو جائے تو مہبل سے بدبودار رطوبت خارج ہوتی ہے۔ (ii) ایک زخم بن جاتا ہے' جس میں سے خون زیادہ نہیں بہتا' مگر خون کے دھبوں والی رطوبت خارج ہوتی ہے یا (iii) ایک ہموار ابھری ہوئی سخت جگہ (Induration) کی شکل نمودار ہوتی ہے۔ عنق الرحم کا کینسر ثانوی طور پر پھیپھڑوں' جگر' ہڈیوں اور گردوں کے علاوہ دُور دُور کے اعضاء میں منتقل ہو جایا کرتا ہے۔

علامات : اس کینسر (کارسی نوما) کی بڑی بڑی چار علامات ہیں۔ سیلان خون' رطوبت کا اخراج' سوء المزاجی اور درد۔ سب سے اہم علامت سیلانِ خون (ہیموریج) ہے۔ باقی علامات آخری درجات میں رونما ہوتی ہیں۔

سیلان خون' حیض کے علاوہ بے قاعدہ طور پر اکثر جماع کے بعد ہوتا ہے اور کئی دن تک تھوڑا تھوڑا ٹپکتا (Trickle) رہتا ہے۔ بوجھ اٹھانے' زور لگانے یا مشقت کے کام سے خون جاری ہو کر طویل وقت تک رہتا ہے۔ سن یاس کے بعد ایسا خون کینسر کے خدشہ کو قوی کرتا ہے۔

خونی دھبوں والی مخصوص بدبودار رطوبت (Discharge) عنق الرحم کے کینسر میں پائی جاتی ہے۔ سن یاس کے بعد مہبل سے پتلی آبی رطوبت خارج ہوتی ہے۔

سوء المزاجی (کیکیشیا-Cachexia)' عنق الرحم کے فروغ یافتہ کیسوں میں ہوتی ہے۔ مریضہ میں خون کی کمی (انیمیا) ہوتی ہے۔ ابتدائی سمیت بول (یوریمیا) کی علامات' بھوک مٹ جانے' سردرد اور متلی کے ساتھ واقع ہو جاتی ہیں۔ وزن میں کمی ہو جاتی ہے یہ کمی بھی بے حد زیادہ ہو جاتی ہے۔

درد' عموماً" آخری درجات میں ہوتا ہے۔ رحم کے اردگرد ورم ہو جاتا ہے۔ مریضہ میں

انعکاسی درد گھٹنے میں اور ران کے اندر کی طرف رونما ہوتا ہے۔ اگر رسولی (کارسی نوما) مثانہ میں سرایت کر جائے تو پیشاب کی تکلیفات پیدا ہو جاتی ہیں اور پیڑو میں درد ہوتا ہے۔ ترقی یافتہ کینسر میں درد رانوں کے پچھلے حصے کے ساتھ ساتھ ہوتا ہے۔ دیگر علامات پرانے مریضوں میں رونما ہوتی ہیں۔ مثلاً" بار بار درد بھرا پیشاب آتا ہے۔ پیشاب از خود خطا ہو جاتا ہے جو مثانہ اور مبل کے درمیان ناسور (فیچولا) کے سبب ہوتا ہے۔ مقعد میں ورم اور رکاوٹ کے سبب پاخانہ درد کے ساتھ آتا ہے اور مبل سے رطوبت کے اخراج کے باعث شرمگاہ میں شدید خارش ہوتی ہے۔

علاوہ ازیں اس سرطان کی چار طبعی (فزیکل) علامات ہیں۔ (i) عنق الرحم کو چھونے سے خون جاری ہو جاتا ہے۔ (ii) یہ رسولی خستہ اور بھربھری (Friable) ہوتی ہے۔ (iii) عنق الرحم غیر متحرک یا جمی ہوئی (Fixed) ہوتی ہے اور ادھر ادھر ہل نہیں سکتی اور (iv) عنق الرحم بذات خود یا اس کے آس پاس کی بافتیں سخت ہو جاتی ہیں۔

4۔ رحم کی اندرونی جھلی کا کینسر (Carcinoma of Body / Endometrium) :

عنق الرحم کے کینسر کے بعد اس کینسر کا نمبر آتا ہے۔ سب سے زیادہ یہ 55 سال کی عمر میں واقع ہوتا ہے۔ (دیکھئے گراف) اور عموماً" سن یاس آنے کے بعد عورتوں کو لاحق ہوتا ہے۔ تقریباً" 30 فیصد مریضائیں بے اولاد ہوتی ہیں۔ ایک ماہر ڈاکٹر کا قول ہے کہ رحم کا کینسر سن یاس کے کافی بعد موٹاپا' ہائی بلڈ پریشر' بہت سی عورتوں میں بڑھے ہوئے مرض شوگر اور رحم میں ریشہ دار رسولیوں (فائبرائیڈز) کے ہمراہ لاحق ہوتا ہے۔ اس رحم کی استری جھلی کے کینسر کی مریضہ موٹی اور بھاری بھر کم ہوتی ہے جبکہ عنق الرحم کے کینسر کی مریضہ اس قدر موٹی نہیں ہوتی اور موٹاپے کے ساتھ مریضہ کو ہائی بلڈ پریشر ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ 64 فیصد مریضاؤں کو خون کا انقباضی دباؤ (.Systolic B.P) 150 م م سے زیادہ پایا گیا۔ 29 فیصد کو ذیابیطس (شوگر) کا مرض پایا گیا۔ رحم کے کینسر کی 54 فیصد عورتوں کو اوسطاً" 51.5 سال کی عمر تک حیض آتا رہا جبکہ اس کینسر کا شکار نہ ہونے والی یعنی تندرست عورتوں میں سن یاس (Menopause) 46.5 سال کی عمر میں چھا گیا اور ان کو حیض آنا بند ہو گیا۔ نیز سن یاس کے بعد عورتوں میں رحم کی جھلی میں بیش تکوینی (موٹا ہونا۔ Hyperplacia) اور رحم کے جسم (Body) میں سرطانی رسولی (کینسر۔ Carcinoma) پائی گئی۔ ان دونوں کو ایسٹروجن ہارمون کی زیادتی کا شاخسانہ سمجھا جاتا ہے۔ بعض دفعہ پیشاب میں بھی ایسٹروجن ہارمون بکثرت ہوتا ہے۔ رحم کی جھلی کے کینسر کے ہمراہ ایسٹروجن کی زیادتی کی وجہ سے رحم کی اندرونی جھلی میں بیش تکوینی ہو کر جھلی میں سے (Polyp) پیدا ہو جاتے ہیں۔ خصیۃ الرحم کی تانیثی رسولیوں

Tumors Of Ovary

(Feminising ' والے دار خلوی رسولیاں
(Granulosa Cell Tumor)اور غلافی خلوی رسولیاں
(Thecal Cell Tumor) رحم کی جھلی میں کینسر (کارسی نوما) کے واقعات بکثرت دیکھنے میں آئے ہیں' یعنی ایسٹروجن پر منحصر
امراض سے رحم کی جھلی کے کینسر کے واقعات بہت بڑھ جاتے ہیں۔

اس کینسر کا بہت سی مریضاؤں میں خارش کا موروثی رجحان پایا گیا ہے۔ اس کینسر کی مریضہ کی
ماں یا بہن کے رحم کی جھلی کے کینسر کا آپریشن ہو چکا ہوتا ہے۔ یا وہ اس کینسر کا شکار ہو کر مر چکی ہوتی
ہیں۔ اندازاً" 12 تا 28 فیصد مریضاؤں کو یہ کینسر خاندانی طور پر وراثت میں ملا ہوتا ہے۔

یہ رسولیاں کولہے کے بیرونی اور اورطی کے نزدیکی غدد میں کنج ران کے غدد جاذبہ میں مہبل'
فرج' جگر' پھیپھڑے' دماغ اور ہڈیوں وغیرہ میں منتقل ہو کر وہاں نیا کینسر پیدا کر دیا کرتی ہیں۔ (نیز دیکھئے
ہماری کتاب "کینسر کے روپ اور بہروپ اور ان کا علاج")

علامات : جسدِ رحم (Body) کے کینسر کی سب سے زیادہ مخصوص علامات سن یاس کے بعد سیلان
خون (ہیموریج)' یا سن یاس سے قبل یا سن یاس والی خواتین کو دو حیضوں کے درمیان حیض کے علاوہ'
استحاضہ کا خون آتا ہے۔ مگر یہ بھی یاد رہے کہ رحم کی اندرونی جھلی کا کینسر بالکل نوجوان (Young)
عورتوں کو بھی لاحق ہو جایا کرتا ہے۔ خون بغیر کسی تال (Ruythm) یا مقررہ وقفے کے یعنی بے قاعدہ
مسلسل جاری رہتا ہے۔ اکثر عورتوں میں خون اعتدال کے ساتھ آتا ہے اور شدید سیلان خون کبھی
کبھار ہوتا ہے۔ عموماً" اس میں زخم والی رسولی کے سبب کسی قدر بدبودار رطوبت خارج ہوتی ہے مگر
اس مرض میں یہ بدبودار اخراج مخصوص نہیں ہے جیسا کہ عنق الرحم کے کینسر میں بدبودار اخراج
مخصوص ہے۔

کبھی مریضہ شدید قولنج جیسا (Colicky) درد ہوتا جاتی ہے' جسے رحم میں تشنج (انقباضات
عضلی۔ Contractions) سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ رحم میں عموماً" پیپ جمع (Pyometra) ہو جاتی
ہے۔ اس پیچیدگی سے درد' بخار' خون میں سفید ذرات کی زیادتی اور عام مزاجی خرابیاں پیدا ہو جاتی
ہیں۔ درد ہلکا ہلکا ڈل (Dull) قسم کا زیر ناف ہوتا ہے۔ رحم بڑھ جاتا اور ذکی الحس (Tender) ہو جاتا
ہے۔ دیگر علامات صرف آخری درجات میں واقع ہوتی ہیں جب مثلاً" سرطانی رسولی (کارسی نوما) رحم
کے آس پاس کی بافتوں میں سرایت کر جاتی ہے یا جب طویل عرصہ سے موجود رسولی سے سوء المزاجی
(کیکیشیا) واقع ہو جاتی ہے۔

علاج :

☆ رحم کی رسولیاں (Tumors) : (1) ٹر بنتھنا۔ (2) کرو ٹیلس ہری۔ کلکیریا۔ (3) تھوجا۔

☆ رحم میں ریشہ دار رسولیاں (Fibroids) : (1) فاسفورس۔ کلکیریا کارب۔ کلکیریا فلور۔ (2) اسٹلیگو۔ اورم میور نیٹرو نیٹم۔ ایپس۔ ٹر بنتھنا۔ سلیشیا۔ کالی آیڈ۔ کلی کارب۔ کلکیریا سلف۔ کلکیریا فاس۔ کونم۔ لائکو۔ لیڈم۔ لیکے سس۔ لیلیئم ٹائگر۔ مرک کار۔ (3) بروميم۔ ہیوفو۔ پلاٹینا۔ تھوجا۔ ٹوبر کو لینم۔ سلفیورک ایسڈ۔ سیکیل کار۔ کالی بروم۔ مرک۔ مرک آیڈ ربرم۔ نائیٹرک ایسڈ۔ نکس وامیکا۔ ونکامائنر۔

☆ رحم میں کمزوری (Atony) : (1) پلساٹیلا۔ (2) اسٹلیگو۔ چائنا۔ سباٹنا۔ سیئی شو۔ فیرم۔ کاربو وج۔ کالو فائلم۔ ہیلو نائس۔ (3) الٹرس فارنیوسا۔ امبرا۔ ٹر یلیم۔ سلفر۔ سی سی فیوگا۔ سورنیم۔ سیکیل کار۔

☆ رحم کے مقام میں کمزوری کا احساس' پاخانہ پیشاب کرنے کے دوران : (2) کلکیریا فاس۔

☆ شرمگاہ' رحم' مہبل وغیرہ کے کینسر' رسولیاں۔ دیکھیے مستقل عنوانات کے تحت' سابقہ صفحات میں۔

☆ رحم میں انقباضات' بھینچن (Contractions) : (2) بیلا ڈونا۔ پلساٹیلا۔ کلکیریا فاس۔ (3) اگنیشیا۔ تھوجا۔ چائینم سلف۔ سباٹنا۔ سٹانی سیگریا۔ سی سی فیوگا۔ سیپیا۔ کاکولس۔ کیکٹس۔ لیک کینم۔ میورکس۔ نکس وامیکا۔ نیٹرم میور۔

☆ حیض سے قبل : سی سی فیوگا۔ کالوفائلم۔ کیورارے۔

☆ حیض کے دوران رحم میں انقباضات : (1) کیکٹس گرینڈی فلورا۔ (2) بیلاڈونا۔ پلساٹیلا۔ سٹانی سیگریا۔

☆ رحم کی درمیانی جگہ پر صرف بھینچن ہو جس کا کوئی نتیجہ نہ ہو (Hour-Glass) : (1) بیلا ڈونا۔ (2) پلاٹینا۔ سیپیا۔ سیکیل کار۔ کلی کارب۔ کاکولس۔ کیموملا۔ (3) پلساٹیلا۔ رسٹاکس۔ سلفر۔ کونیم۔ کیوپرم۔ نکس وامیکا۔ ہیوسمس۔

☆ رحم کی تمام علامات لیٹ جانے سے بڑھ جائیں : امبرا۔

☆ مہبل (Vagina) میں بھینچن : (2) سیپیا۔ کریازوٹ۔

☆ مہبل میں بھینچن، بیٹھی ہوئی حالت سے اٹھنے پر ہو : کریازوٹ۔

☆ تپکن (Pulsation) ہو، رحم میں : (2) بیلا ڈونا۔ کیکٹس۔ (3) آرسنکم۔ اسکیولس۔ سپائنا۔ سیراسینا۔ کلکیریا فاس۔ کونیم۔ کیورارے۔ میورکس۔

☆ مہبل میں تپکن ہو : (2) ایلومینا۔ مرک۔

☆ مہبل میں تپکن کو لیٹنے سے افاقہ ہو : مرک۔

☆ خصیتہ الرحم (Ovary) میں تپکن : (2) اناسوڈیم۔ بیلاڈونا۔ کیکٹس۔ لیکے سس۔ کلکیریا۔ کونیم۔

☆ جلن، تحریک، متحرک ہونا، ہیجان میں آنا (Irritation) رحم میں : (2) بیلاڈونا۔ سینی شو۔ کالوفائلم۔ (3) آرسنکم۔ ٹرنٹولا۔ فاسفورک ایسڈ۔

☆ مہبل میں تحریک، ہلچل ہو : کالوفائلم۔ ہیلونائس۔

☆ ۔ ٹنہ (Clitoris) میں تحریک : (2) امونیم کارب۔

☆ خصیتہ الرحم میں تحریک : (1) اسٹلیگو۔ وائی برنم۔ (2) ایپس۔ جلسی میم۔ (3) آرسنکم۔ امونیا بروم۔ پلاٹینا۔ تھوجا۔ رسٹاکس۔ سی سی فیوگا۔ فائیٹولیکا۔ کاربالک ایسڈ۔ کالی بروم۔ لیلیم ٹائگر۔ نکس وامیکا۔ بے میلس۔

☆ حدت، حرارت (Heat)، رحم میں : (2) لیکے سس۔ نکس وامیکا۔

☆ مہبل میں حدت : (2) ایکونائٹ۔ بیلاڈونا۔ گریفائٹس۔

☆ خشکی (Dry) مہبل : (1) سیپیا۔ نیٹرم میور۔ لائکوپوڈیم۔

☆ درد (Pain) رحم میں، اینٹھن بھرا (Cramping) : (1) سپائنا۔ (2) بیلا ڈونا۔ پلساٹیلا۔ ٹرنٹولا۔ کونیم۔ کیکٹس۔ کلکیریا فاس۔

☆ پھوڑے جیسا درد : (1) بیلاڈونا۔ لیکے سس۔ میورکس۔

☆ ڈنگ لگنے جیسا : (2) کلکیریا۔ کونیم۔

☆ رحم میں سوئیاں چبھنے جیسا درد : (1) بیلاڈونا۔ سیپیا۔ کونیم۔ کیورارے۔

☆ چلتے وقت : (1) بیلاڈونا۔

☆ آرپار، ایک طرف سے دوسری طرف کو : (1) سی سی فیوگا۔

☆ رحم میں کاٹنے والا (Cutting) درد : (1) پلساٹیلا۔ کاکولس۔

☆ ہر سانس کے ساتھ رحم میں کاٹنے والا درد ہو : (1) کاکولس۔

☆ کٹن کاسا (Biting) درد شفران (بجائے فرج) کے درمیان ہو : (I) کریازوٹ۔
☆ ورم (Inflamation) : دیکھئے "رحم کی سوزش"
☆ دردناک اکڑن رحم میں (Painful Stiffness) : سیپیا۔
☆ ہوا سے بھرا ہوا ہے رحم، جیسے : فاسفورک ایسڈ۔
☆ رحم کو جیسے ہاتھ سے پکڑ کر نچوڑا جا رہا ہے : جلسی میم۔

تفصیلات ادویہ :

آرسنکم البم 30-200 : رحم کا کینسر جس میں مقام کینسر پر جلندار درد ہو اور پیٹ کے اوپر والے حصہ میں گولی جیسے (Shooting) اور ڈنگ لگنے جیسا درد ہو۔ بہت پیاس لگے۔ منہ اور حلق خشک ہوں۔ ان کو تر کرنے کے لئے بار بار تھوڑا تھوڑا پانی پیے۔ حرکت کرنے سے درد میں اضافہ ہو۔ لیکوریا' تیز' خراشدار' سوزشی' شلوار کے کپڑے کو کھا جانے والا' جلندار' اکثر بے حد بدبودار' ہلکے گہرے رنگ کی رطوبت والا لیکوریا ہے' جس سے مریضہ تیزی سے لاغر اور کمزور ہوتی جائے۔ چہرہ بے رونق' سکڑا ہوا' ہونٹوں کی سرخی غائب ہو جائے' پستان سکڑ کر چھوٹے چھوٹے پژمردہ ہو کر رہ جائیں' جلد سوکھے چمڑے کی طرح ہو جائے۔

خصیۃ الرحم میں سرطان اور ورم' شکم سے شرمگاہ تک نشتر لگنے والے (Lancinating) درد ہوں۔ رحم کے مقام پر خنجر گھونپنے (Stabbing) یا بھالا لگنے جیسے درد ہوں۔

آرسنکم آئیوڈائیڈ 30-200 : عنق الرحم کا کینسر جس میں تیز خراشدار رطوبت بہے۔

آئیوڈیم IM-200 : رحم میں سرطانی رسولی (کارسی نوما) ہر مرتبہ پاخانہ کرنے سے رحم سے خون بہنے لگے اور اس کے ساتھ پیٹ میں کاٹنے والے درد ہوں نیز کمر اور کنج ران میں بھی درد ہو۔ رحم سے عرصہ تک جاری رہنے والا سیلان خون۔ حیض کے دوران مریضہ کو بے حد کمزوری ہو' خصوصاً" زینہ چڑھنے سے سانس پھولے اور نڈھال ہو کر رہ جائے۔ لیکوریا' زرد رنگ کا' خراشدار فرج کو چھیل ڈالنے والا' جو شلوار پر داغ ڈال دے اور کپڑے کو کھا جائے۔ لیکوریا حیض کے وقت زیادہ ہو جائے۔

ارجنٹم مٹ IM-200 : رحم کا کینسر۔ مریضہ دبلی پتلی' چڑچڑی' سرد مزاج' گرمی پسند کرے' آنکھیں اندر دھنسی ہوئی' چہرے اور ہونٹوں کا رنگ اڑا ہوا۔ عین دوپہر کو 12 بجے تکلیف میں اضافہ ہوا کرے۔ کثرت جماع سے پیدا شدہ مزاجی علامات کا شکار' معمولی سی تکلیف سے پاگل اور متشدد ہو -

جائے۔ بزم اپوا اور محفل مستورات سے دُور رہے۔ کھلی ہوا مرغوب ہو۔ رحم کے اندر کالطیس (سخت رسولیاں)' دائیں خصیۃ الرحم میں (اور مردوں کے دائیں فوطے میں) سخت گومڑ اور رسولیاں بن جائیں۔ اس دوا کی چند خوراکیں مریضہ کے لئے صحت و شفا کا پیغام ثابت ہوتی ہیں۔

اریڈیم مٹ 200 : کینسر کی تباہ حال اور کمزور مریضہ۔ رحم میں رسولی اور خصیۃ الرحم متورم۔

الیومن 200 : رحم کا کینسر۔ رحم میں سخت رسولیاں اور زخم جس سے مریضہ کو مباشرت کے دوران بے حد زیادہ درد ہو۔ مریضہ ذکی الحس' جونہی کوئی بری خبر سنے' تو جھرجھری لے 'یعنی اعصابی طور پر لرز اٹھے۔ ڈاکٹر کلارک نے رحم اور مبرز کے کینسر میں مبتلا مریضوں کی شدید ترین قبض کو اس دوا سے درست کیا۔

اورم آر سنکم 30 : تمام قسم کے کینسر جن میں رسولیاں سخت ہو جایا کرتی ہیں۔ رسولیوں کی سختی اس دوا کی مخصوص علامت ہے۔ رحم اور خصیۃ الرحم اور پستانوں کی رسولیاں سخت ہو جاتی ہیں۔

اورم میور نیٹرو نیٹم IM-200 : رحم کے کینسر' زخم ہو جائے۔ خصیۃ الرحم کی سرطانی رسولیاں بڑھ جائیں اور سخت ہو جائیں۔ رحم کی رسولیاں اسقاط حمل اور بانجھ پن کا سبب ہوں۔ یہ ایک اکسیر دوا ہے۔ رحم کے کینسر میں اونچی طاقت دینی چاہئے۔

ایپس میلیفیکا 6'3 : دائیں خصیۃ الرحم میں رسولی ہونے سے بڑھ جائے اور اس کے ساتھ بائیں پستان میں درد اور خصیۃ الرحم میں جلن اور ڈنگ لگنے جیسا درد ہو اور بائیں پستان کا حلمہ (نپل۔ Nipple) پیچھے کو کھینچ کر پستان کے اندر دھنس جائے۔ (سلیشیا) اس دوا کو 1x سے 6 طاقت تک بار بار کئی دن تک دینا چاہئے۔ جب تک کہ پیشاب کی مقدار نہ بڑھ جائے۔ پیشاب کا زیادہ آنے لگنا اس دوا کے اثر کرنے کی خاص علامت ہے۔ یہ دوا آہستہ آہستہ اثر کیا کرتی ہے۔ پیشاب بار بار' زیادہ آنے پر موثر ہوتی ہے۔

ایپی ہسٹرین IM-200 : رحم میں کینسر یا رحم میں ریشہ دار رسولی (فائبرائیڈ) پیدا ہو جائے اور اس میں سے خون بہے۔ رحم میں سے کینسر کے سبب یا کسی اور وجہ سے جریان خون ہو تو اس دوا سے رک جاتا ہے۔

برومیم 200 : رحم میں کینسر ہو جانے کا خدشہ۔ مہبل میں سے اونچی بہت آواز کے ساتھ ہوا خارج ہوا کرتی ہے۔ (لائکو)

بیلاڈونا 200 : یہ موٹی تازی' دموی مزاج عورتوں کے لئے مفید دوا ہے۔ جو عصبی مزاج' دق

کے ناشر والی' نرم و نازک جلد' نیلی آنکھوں گول چہرے والی حسین و جمیل ہوں۔ سر میں اجتماع خون سے اکثر چہرہ سرخ ہو جایا کرے۔ ہائی بلڈ پریشر کا شکار رہیں۔ ابتدائی رحم کے کینسر میں یہ دوا مفید ہے۔ جب رحم کا نیچے کی طرف دباؤ ہو اور اس میں درد زہ جیسا درد ہو۔ کمر میں بھی درد ہو اور خون آمیز پتلا خراشدار لیکوریا بہا کرے۔

بیو فورانا 30 : رحم کا کینسر۔ رحم اور خصیۃ الرحم میں جلندار درد۔ رحم میں پھلاوٹ اور جلندار درد یا اینٹھن ہوتی ہے۔ مہبل کے راستے بدبودار' پیپ نما لیکوریا بہے۔ عنق الرحم (Cervix) میں زخم اور اس میں سے بدبودار خون آمیز رطوبت خارج ہوتی ہے۔ رحم سے درد نیچے ٹانگیں تک لپکیں۔ رحم میں تیز خنجر گھونپنے جیسے درد ہوں' جن میں چلنے سے یا دیر تک بیٹھے رہنے سے اضافہ ہو۔

تھوجا IM-200 : رحم کی لعابی جھلی کا کینسر (اپی تھیلوما)' نرم ہونے کے بعد سخت اور ضخیم ہو جائے۔ عنق الرحم پر گوبھی کے پھول جیسی پیدائشیں' مسے' موکے وغیرہ (نائیٹرک ایسڈ) رحم میں بوسیدگی۔ مہبل میں فلفلا نیچے (کنڈائی لوما) فلفلاجیہ سے با آسانی خون بہہ نکلے۔ (فاسفورس) رحم میں بتوڑی (پولی پس) یہ تمام قسم کی پیدائشوں' مسوں اور رسولیوں کی عظیم دوا ہے۔

تھلاسپی 30 : رحم میں کینسر جس سے کثیر المقدار مسلسل جریان خون ہو۔

ٹیوکریم میری وریم 30 : رحم میں بتوڑی (پولی پس)۔ (تھوجا۔ کلکیریا فاس)۔ فرج کے اندر مہبل میں ناشپاتی کی شکل کی بتوڑی (بدگوگوشت۔Polypus)

سبائنا 200 : رحم کا کینسر' استحاضہ۔ دو حیضوں کے درمیانی وقفے میں گلابی رنگ کا یا چھیچھڑے دار خون بہے۔ یا شوخ سرخ رنگ کے خون کا سیلاب بہہ نکلے (اگر خون سیاہ رنگ کا ہو تو پلاٹینا) ذرا سی حرکت سے جریان خون میں اضافہ۔

سیپیا IM-200 : رحم کے منہ اور عنق الرحم میں سختی' زخم اور اجتماع خون۔ پیڑو میں کاٹنے جیسے درد۔ رحم سے ناف تک خنجر گھونپنے جیسے درد۔ شرمگاہ میں بوجھ اور نیچے کو دباؤ کا احساس۔

سیکیل کار 200 : رحم میں کینسر اور گنگرین ہو جائے۔ (کریازوٹ۔ آرسنکم) ذرا سی حرکت سے سیلان خون تیز ہو جائے۔ سیاہ رنگ کا پتلا' بدبودار خون خارج ہو۔ گنگرین سے مہبل کی اندرونی سرخ جھلی سیاہ رنگ کی بدنما ہو جائے۔

فاسفورس 200 : شرمگاہ پر اور شفران پر سرفراز انتصابی رسولیاں (Erectile Tumors) اور فلفلا نیچے (کنڈائی لوما) جن میں سے با آسانی خون بہے۔ رحم کا کینسر' رحم سے سیلان خون' استحاضہ

خصوصاً" لمبے قد کی خوبصورت عورتوں میں یکایک بہت زیادہ مقدار میں خون سیلاب کے ریلے کی طرح بہہ نکلے اور پھر کچھ وقت کے لئے بند ہو جائے۔ استحاضہ وقفے وقفے سے رک رک کر بہے (سہائنا۔ کریازوٹ) حیض سے قبل مریضہ اشکبار ہو' روئے' آنسو بہائے۔ خون حیض شوخ سرخ چمکدار پتلا ہو جو تیزی سے بہے۔ (اگر دبلی پتلی' سوء المزاج عورتوں میں خون حیض زرد یا سیاہ رنگ کا تیزی سے بہے تو سیکیل کار) رحم میں بتوڑیاں (پولی پس) اور ریشہ دار رسولیاں (فائیبرائیڈز) جس سے مہبل اندر سے نیلگوں دکھائی دے۔ ان ریشہ دار رسولیوں کے لئے فاسفورس ایک عظیم دوا ہے۔ (موٹی تازی بھاری بھرکم عورتوں کے لئے کلکیریا کارب بہتر ہے)

فریکنس امریکانا (مدر ٹنکچر) : رحم کے اندر ریشہ دار رسولیاں۔ (فائیبرائیڈز) ہوں' جن سے رحم بڑھ کر ضخیم ہو جائے اور نیچے کو دبانے والے درد ہوں۔ اس دوا کے مدر ٹنکچر کے 10 قطرے رات کو سوتے وقت اور صبح کو ورییٹرم البم 30 کی ایک ایک خوراک سے جلد شفایابی ہو جاتی ہے۔ یہ "رحم کے لئے مقوی دوا ہے۔" (برنٹ)

کاربوانیملس 200 : عنق الرحم پر زخم' سختی اور جلن۔ رانوں اور پیڑو میں درد زہ جیسے درد۔ شفران اور مہبل میں جلن۔ رحم کی مزمن سختی سے تیز سیلان خون خصوصاً" نازک اندام مستورات میں۔ حیض کے دوران کمر میں درد۔ پشت میں تھوڑی سی جگہ پر اور رانوں میں غضبناک دبانے والا درد جس کے ساتھ سردی لگے اور جمائیاں آئیں۔

کاربو وج 200 : مہبل اور عنق الرحم کا کینسر۔ حیض جلد جلد اور کثیر المقدار آئے۔ خون حیض بدبودار' گاڑھا۔ صبح کو اٹھنے پر لیکوریا جو دودھ جیسا سفید' سوزشی' تیز ہو۔ جس سے جماع کے بعد عضو تناسل کی جلد چھل جائے۔ شرمگاہ پر ریشہ دار رسولیاں۔ (فائبرائیڈز) جس سے مہبل کی سرخ استری جھلی نیلگوں ہو جائے۔ شرمگاہ پر نیلے رنگ کی انتصابی (ارکٹائل) رسولیاں اور ان میں کانٹا سا چبھے۔

کارسی نوسینم IM-200 : یہ دوا کینسر کی رسولی (کارسی نوما) کی زہریلی رطوبت سے بنائی جاتی ہے۔ اور یہ ان مریضوں کے لئے مفید ہے جن کی خاندانی ہسٹری میں کینسر کا مادہ موجود رہا ہے۔ رحم کے کینسر کی مریضہ کی مہبل کے راستے بدبودار رطوبت کا اخراج ہوتا ہو۔ پستانوں کے غدود سخت ہو گئے ہوں۔

کالی آیڈ 200 : رحم کا کینسر۔ نوجوان شادی شدہ مستورات کا رحم متورم ہو۔ رحم میں ریشہ دار رسولیاں (Fibroids) پیدا ہو جائیں۔ رحم بہت کمزور ہو جائے۔ مہبل کے راستے آنوؤں جیسی

رطوبت خارج ہو۔ پستان سوکھ جائیں اور حلمہ (نپل) مرجھا جائیں۔ نپل سکڑ کر چھوٹے ہو جائیں۔

کروٹیلس ہریڈس 200۔ لوپر : رحم کا کینسر۔ معدہ کی کمزوری کے ساتھ رحم سے سیلان خون۔ رحم میں دردناک کھچاوٹ ہو۔ احساس جیسے رحم نیچے گر جائے گا۔

کریازوٹ 200 : سرطان رحم۔ زرد رنگ کا لیکوریا بکثرت بہے جس سے شلوار پر زرد رنگ کے داغ لگ جائیں اور بے حد کمزوری چھا جائے۔ تیز سوزشی لیکوریا سے شرمگاہ پر کٹن اور خارش ہو یا سفید رنگ کا لیکوریا جس میں سے سبز غلہ کی سی بو آئے۔ قبض ہو پاخانہ کی دردناک بے سود حاجت ہو۔ پاخانہ کے دوران مبرز میں اینٹھن کا سا درد ہو۔ رحم میں سرطانی حالت میں مبرز (Rectum) میں سکڑن ہو۔ عنق الرحم پر سخت رسولی اور زخم جس سے مباشرت کے دوران پھوڑے کا سا درد ہو۔ پیڑو کے اندر جلن جیسے یہاں دہکتا کوئلہ رکھا ہو۔ احساس جیسے ناف کے مقام پر سخت گیند یا گولہ رکھا ہو۔

مہبل کا کینسر : اس کی یہ اکسیر دوا ہے۔ مہبل میں سوئیاں چبھنے اور گولی لگنے کا سا درد ہوتا ہے۔ جس سے پریشانی اور کپکپی طاری ہو جائے۔ مباشرت کے دوسرے دن سیاہی مائل خون بکثرت بہنے لگے۔ شفران اور رانوں کے درمیان شدید خارش ہو۔ شرمگاہ میں جلن اور ورم' احساس جیسے کوئی چیز مہبل کے راستے باہر نکل رہی ہے۔ شفران میں دکھن اور ٹیس مارنے والے درد ہوں۔ شرمگاہ سے سیاہ جما ہوا خون بہت زیادہ بہے یا تیز بدبودار خون آمیز پتلی خراشدار رطوبت رسے' جس سے قبل کمر میں درد ہو۔ رات کو زیادتی' مریضہ مزاجی طور پر اداس' غمگین (ڈپریشن) اور چڑچڑی ہو جائے اور اس کا رنگ روپ بگڑ جائے۔ ان علامات کے لئے کریازوٹ اکسیر ثابت ہوتی ہے۔

کلکیریا فلور 200 : رحم میں ریشہ دار (فائبرائیڈ) یا سخت (Hard) رسولیاں۔

کلکیریا کارب IM-200 : رحم میں ریشہ دار رسولیاں (فائبرائیڈز) خصوصاً "موٹی' غبارے کی طرح پھولی ہوئی' کلکیریا کے مخصوص مزاج والی' بھاری بھرکم گورے سفید یا گلابی رنگ کے بدن اور چہرے والی' مستورات کے رحم میں یہ رسولیاں ہو جائیں (دبلی پتلی' لمبی عورتوں میں فاسفورس)

کلیمٹس 200 : رحم کا سخت کینسر (Sche rrus) جس کے ساتھ تیز چھیل ڈالنے والا لیکوریا بہے۔ بھالا لگنے' نشتر چبھونے یا خنجر گھونپنے جیسے درد ہوں۔ جو اوپر کی طرف پھیلیں اور جن میں سانس لینے کی حرکت اور پیشاب کرنے کے دوران زیادتی ہو۔

کونیم 200 : یہ جسم میں گہرا اثر کرنے والی ایک عظیم اکسیر دوا ہے۔ اور سورا (Psora) کے زہر کی کارستانیوں کو ختم کرنے کے لئے طویل عرصہ تک اپنا کام کرتی ہے۔ سردی لگنے سے جسم کے سب غدود سخت اور دردناک ہو جاتے ہیں۔ عورت اگر اپنے شوہر سے محروم ہو جائے تو اس کے رحم اور خصیۃ الرحم میں خون بھر جاتا ہے۔ جوش' ہسٹریا' کمزوری' جنون' بے شعوری' دماغی تھکن' حافظہ کی کمزوری وغیرہ علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ جو اس کی زبردست جنسی خواہش پوری نہ ہونے کے سبب ہوتی ہیں۔ رحم اور خصیۃ الرحم سخت اور ضخیم ہو جائیں اور ان میں زخم جیسا درد ہو یا عنق الرحم میں جلندار ڈنگ لگنے جیسے درد ہوں۔ جس کے ساتھ سختی' ورم' کثیر المقدار' خراشدار سوزشی لیکوریا بہے۔ ان سب عوارض کے لئے یہ ایک عظیم دوا ہے۔

کیڈمیم سلف CM : رحم کا کینسر۔ رحم کے کینسر میں جب دیگر ادویہ فیل ہو جائیں تو کیڈمیم مٹ' کیڈمیم آیڈ اور کیڈمیم سلف کو لاکھ (CM) طاقت میں باری باری ہر ہفتے بعد دیں۔

کیورارے 200 : رحم کے منہ پر قیف نما زخم۔ جس میں سے خراشدار متعفن' گلا دینے والی رطوبت خارج ہو اور اس سے شرمگاہ اور رانوں میں سوزشی' ٹیس مارنے والے درد ہوں۔ رحم میں گولی لگنے جیسے' کھودنے جیسے اور نیچے کو دبانے والے درد ہوں۔

گریفائیٹس 200 اور اوپر : مبہل گرم اور دردناک۔ غدد جاذبہ اور مخاطی حویصلات (میوکس فولیکلز) میں درد۔ عنق الرحم سخت اور سوجی ہوئی' جس کے ساتھ دقی گانٹھیں (ٹوبرکلز) اور گوبھی کے پھول جیسی پیدائشیں ہوں۔

لائیکوپوڈیم 200 تا CM : رحم کے کینسر کا خدشہ۔ مبہل سے ریاح کا اخراج۔ دودھ کی مانند لیکوریا بہے یا خون آمیز تیز سوزشی لیکوریا آئے۔ پیڑو میں کٹن دائیں جانب سے بائیں کو جائے۔ پاخانہ کرتے وقت مبہل کے راستے خون جاری ہو جائے۔ بدر (پورے چاند) سے قبل لیکوریا کی زیادتی ہو جائے۔ دائیں خصیۃ الرحم (Ovary) میں ورم اور رسولیاں۔ وریدیں پھول جائیں اور شہوانی جنون ہو۔ شرمگاہ متورم' جماع دردناک ہو۔

لیپس البا 30 اور اوپر : رحم اور پستانوں میں کینسر جس سے جلندار گولی جیسے اور ڈنگ لگنے جیسے درد ہوں۔ شحمی رسولیاں (لیپوماز) لحمی رسولیاں (سارکوماز) اور سرطانی رسولیاں (کارسی نوماز) جو ربڑ کے گیند کی طرح نرم اور ملائم ہوں (برعکس سسٹس اور کلکیریا فلور۔ جن کی رسولیاں پتھر کی طرح سخت ہوتی ہیں) نیز رحم میں ریشہ دار رسولیاں (فائبرائیڈز) جن میں شدید جلندار درد اور سیلان خون

ہو۔ حیض جاری ہونے سے قبل اس قدر شدید درد ہو کہ مریضہ بے ہوش ہو جائے۔

لیکیسس 200 اور اوپر : رحم کا کینسر۔ مقام رحم میں ترقی پذیر درد حتی کہ مہبل سے سیلان خون ہونے لگے، سیلان خون سے درد کم ہو جائے۔ مگر سیلان خون رکنے سے درد پھر تیز ہو جائے کبھی مسلسل خون بہے۔ خون سیاہ رنگ کا پھٹا ہوا ہو۔ بائیں خصیۃ الرحم میں سرطانی رسولی جس میں تڑخ لگنے کا سا درد ہو۔ (دائیں خصیۃ الرحم میں ہو تو لائیکو)

میورکس 200 اور اوپر : رحم میں سرطانی رسولی (کارسی نوما) جس میں پھوڑے کا سا درد ہو اور ساتھ بے حد دماغی افسردگی (مینٹل ڈپریشن) ہو۔ رحم میں درد جیسے کسی آلے کے ساتھ کاٹا جا رہا ہو۔ رحم میں خنجر لگنے اور تڑپنے والے درد ہوں۔ تیز خراشدار رطوبت خارج ہو۔ جس سے شرمگاہ اور رانیں سوج جائیں اور ان میں جلن، دکھن اور خارش ہو۔ مریضہ افسردہ اور غمگین ہو مگر جب لیکوریا زیادہ بہنے لگے تو مسرور اور خوش باش ہو جائے۔ عنق الرحم میں گوبھی کے پھول جیسے مسامے پیدا ہو جائیں۔

نائیٹرک ایسڈ 200 اور اوپر : شرمگاہ (Vulva) پر ایستادہ، تنی ہوئی رسولی (Erectile Tumor)، جس میں ڈنگ لگیں اور خارش ہو یا گوبھی کے پھول کی شکل کا فلاجیہ (کنڈائی لوما) پیدا ہو جائے۔

رحم کا کینسر جس کے ساتھ کنج ران کے لمفاوی غدد میں درد ہو۔ پیڑو میں نیچے کو شدید دباؤ، جیسے ہر چیز شرمگاہ کے راستے باہر نکل پڑے گی اور درد کمر سے رانوں میں جائے۔ پیشاب مقدار میں کم، سیاہی مائل، بھورا، گھوڑے کے پیشاب کی طرح تیز بدبودار، نکلتے وقت ٹھنڈا محسوس ہو۔ پیشاب گدلا جیسے شراب کے چھیچے میں تہ نشین تلچھٹ ہوتی ہے۔ جس میں رات کو زیادتی ہو۔

ہائیڈراسٹس Q تا 30 : رحم کا کینسر۔ رحم، مہبل اور عنق الرحم کے زخم سرطانی کیفیت اختیار کر لیں۔ زخموں سے تاردار گاڑھی زرد رطوبت خارج ہو یا لیکوریا بہے جو فرج کے منہ سے لمبے لمبے تاروں کی طرح لٹک جائے اور مہبل میں خارش کرے۔

مثالی کیس (CASES)

کیس نمبر 1 : رحم میں ریشہ دار رسولیاں : ڈاکٹر کوپر لکھتے ہیں۔ ایک مریضہ کا رحم ریشہ دار رسولیوں (Fibroids) سے بھرا ہوا تھا۔ محنت کرنے یا زور لگانے سے دائیں کنج ران کے مقام پر درد ہوتا۔ وہ بے ہمت اور بے حوصلہ شدہ تھی۔ کانوں میں مکھیوں کی بھنبھناہٹ (Buzzing) جیسی

آوازیں آتی تھیں۔ مستقل تھکی ماندی رہتی' نیچے تک اعضاء بازو اور ٹانگیں سوئے رہتے 'سن محسوس کرتی۔ پاؤں گرم' جلتے تھے۔ اگرچہ کبھی کبھی سارے جسم پر شدید کپکپی بھی طاری ہو جاتی۔ پیٹ میں مسلسل اپھارہ جیسے ریاح ہوں۔ دن کو 11 بجے جوفِ معدہ میں ڈوبنے کا احساس ہوتا۔ نیند میں خوابیں بہت آتی تھیں۔ اسی کو کالی آیڈ 30 دوا دی گئی جس سے وہ مکمل طور پر شفایاب ہو گئی۔

کیس نمبر2 : ایک دبلی پتلی 19 سالہ لڑکی کو حیض کے دوران انتہائی شدید سیلان خون ہوتا تھا۔ معائنہ کرنے پر معلوم ہوا کہ اس کے رحم میں مٹھی بھر سائز کی ریشہ دار رسولی ہے' ذہنی اور جسمانی علامات کی روشنی میں اسے فاسفورس 200 دی گئی۔ 3 ماہ میں رسولی بالکل ختم ہو گئی اور حیض بھی درست ہو گئے۔

کیس نمبر3 : ایک شادی شدہ خاتون کے رحم میں چھوٹی سی رسولی تھی۔ اس کے شوہر نے دوسری شادی کر لی تو پہلی بیوی میں بے حد زیادہ حسد کا جذبہ پیدا ہو گیا اور شاید رسولی اس وجہ سے تیزی سے بڑھنے لگی۔ حسد کی علامت کے پیش نظر اس کو اپس میلیفیکا 1M طاقت میں ایک خوراک دی گئی' جس سے اس میں نہ صرف حسد کا جذبہ ختم ہو گیا بلکہ رسولی بھی ختم ہو گئی۔ اور محبت اور رشک کی زندگی بسر کرنے لگی۔

کیس نمبر4 : ایک مریضہ جس کی عمر 56 سال بیوہ تھی۔ وہ لاغر اور کمزور ہو چکی تھی اور اس کے رحم میں ریشہ دار رسولی (فائیبرائیڈ) تھی۔ ایلوپیتھک ڈاکٹروں نے آپریشن کی رائے دی۔ اب وہ سن یاس سے گزر رہی تھی اور اس کے حیض پندرہ سال سے بند تھے۔ سن یاس سے پہلے اس کو حیض ہمیشہ مقدار میں زیادہ آتا تھا اور حیض سے پہلے اور بعد میں لیکوریا کی شکایت رہا کرتی تھی۔ اس کے داہنے خصیۃ الرحم کے مقام میں عصبی درد تھا اور ایک چھوٹی نارنگی کے سائز کی سخت رسولی تھی جسے زور سے دبانے سے درد ہوتا تھا اور شرمگاہ سے متعفن' زردی مائل' سفید رنگ کی رطوبت بہتی تھی۔ مریضہ عصبی مزاج' افسردہ اور سست تھی اور سارا دن سویا کرتی تھی۔ بھوک کم تھی۔

زنتھاکسائلم 3x صبح اور شام دی گیا۔ ایک ہفتے میں درد اور اخراج کا افاقہ ہوا۔ چار ہفتہ میں مریضہ بالکل صحت مند ایک دوسری عورت معلوم ہوتی تھی۔ رسولی کا کوئی نام و نشان باقی نہ رہا۔

16- رحم کا چھوٹا ہونا۔ سوکھ جانا۔ صغر الرحم

(ATROPHY OF UTERUS)

اس مرض میں رحم سوکھ کر چھوٹا ہو جاتا ہے یا پیدائشی طور پر ہی چھوٹا ہوتا ہے یا تشنج کے اثر

آوازیں آتی تھیں۔ مستقل متلی ماندی رہتی' نیچے تک اعضاء بازو اور ٹانگیں سوئے رہتے' سُن محسوس کرتی۔ پاؤں گرم' جلتے تھے۔ اگرچہ کبھی کبھی سارے جسم پر شدید کپکپی بھی طاری ہو جاتی۔ پیٹ میں مسلسل اپھارہ جیسے ریاح ہوں۔ دن کو 11 بجے جوفِ معدہ میں ڈوبنے کا احساس ہوتا۔ نیند میں خوابیں بہت آتی تھیں۔ اسی کو کالی آیوڈ 30 دوا دی گئی جس سے وہ مکمل طور پر شفایاب ہو گئی۔

کیس نمبر2 : ایک دبلی پتلی 19 سالہ لڑکی کو حیض کے دوران انتہائی شدید سیلان خون ہوتا تھا۔ معائنہ کرنے پر معلوم ہوا کہ اس کے رحم میں مٹھی بھر سائز کی ریشہ دار رسولی ہے' ذہنی اور جسمانی علامات کی روشنی میں اسے فاسفورس 200 دی گئی۔ 3 ماہ میں رسولی بالکل ختم ہو گئی اور حیض بھی درست ہو گئے۔

کیس نمبر3 : ایک شادی شدہ خاتون کے رحم میں چھوٹی سی رسولی تھی۔ اس کے شوہر نے دوسری شادی کر لی تو پہلی بیوی میں بے حد زیادہ حسد کا جذبہ پیدا ہو گیا اور شاید رسولی اس وجہ سے تیزی سے بڑھنے لگی۔ حسد کی علامت کے پیش نظر اس کو اپس میلیفیکا IM طاقت میں ایک خوراک دی گئی' جس سے اس میں نہ صرف حسد کا جذبہ ختم ہو گیا بلکہ رسولی بھی ختم ہو گئی۔ اور محبت اور رشک کی زندگی بسر کرنے لگی۔

کیس نمبر4 : ایک مریضہ جس کی عمر 56 سال' بیوہ تھی۔ وہ لاغر اور کمزور ہو چکی تھی اور اس کے رحم میں ریشہ دار رسولی (فائبرائڈ) تھی۔ ایلوپیتھک ڈاکٹروں نے آپریشن کی رائے دی۔ اب وہ سن یاس سے گزر رہی تھی اور اس کے حیض پندرہ سال سے بند تھے۔ سن یاس سے پہلے اس کو حیض ہمیشہ مقدار میں زیادہ آتا تھا اور حیض سے پہلے اور بعد میں لیکوریا کی شکایت رہا کرتی تھی۔ اس کے داہنے خصیۃ الرحم کے مقام میں عصبی درد تھا اور ایک چھوٹی نارنگی کے سائز کی سخت رسولی تھی جسے زور سے دبانے سے درد ہوتا تھا اور شرمگاہ سے متعفن' زردی مائل' سفید رنگ کی رطوبت بہتی تھی۔ مریضہ عصبی مزاج' افسردہ اور سست تھی اور سارا دن سویا کرتی تھی۔ بھوک کم تھی۔

زنتھا کسائلم 3x صبح اور شام دی گیا۔ ایک ہفتے میں درد اور اخراج کا افاقہ ہوا۔ چار ہفتہ میں مریضہ بالکل صحت مند ایک دوسری عورت معلوم ہوتی تھی۔ رسولی کا کوئی نام و نشان باقی نہ رہا۔

16- رحم کا چھوٹا ہونا۔ سوکھ جانا۔ صغر الرحم

(ATROPHY OF UTERUS)

اس مرض میں رحم سوکھ کر چھوٹا ہو جاتا ہے یا پیدائشی طور پر ہی چھوٹا ہوتا ہے یا تشنج کے اثر

سے ایسا ہوتا ہے۔ سن یاس میں یا شادی نہ کرنے سے بھی رحم سکڑ کر چھوٹا ہو جاتا ہے۔ رحم سے بکثرت اخراج خون' پرانے زخم' رحم کی بوسیدگی' کثرت مجامعت بھی اس مرض کے اسباب ہیں۔ مریضہ کے حیض رک جاتے ہیں یا حیض کا خون بہت تھوڑا اور درد کے ساتھ آتا ہے۔ حمل نہیں ٹھہرتا۔ اگر ٹھہر جائے تو تین ماہ کے اندر گر جاتا ہے۔ پیدائشی طور پر رحم چھوٹا ہو تو مریضہ کو آغاز جوانی یعنی عنفوانِ شباب سے ہی حیض بہت قلیل' دردناک آتا ہے یا رکا رہتا ہے اور شادی ہونے کے باوجود یہ علامات رفع نہیں ہوتیں۔

علاج :

☆ رحم سوکھ جائے (Atrophy) : (1) آئیوڈیم۔ (2) برٹیا میور۔ کاربونیم سلف۔ کونیم۔

☆ رحم سکڑ کر چھوٹا ہو جائے (Constriction) : (2) بلسی میم۔ (3) اگنیشیا۔ بیلاڈونا۔ پلاٹینا۔ ٹرنٹولا۔ سیپیا۔ سیکیل کار۔ کلی آیڈ۔ کیکٹس۔ کیموملا۔ مائی گیل۔ میورکس۔ نکس وامیکا۔

تفصیلات ادویہ :

آئیوڈیم 200 : رحم چھوٹا ہو یا سکڑ کر چھوٹا ہو گیا ہو۔ پستان بھی نہ بڑھے ہوں یا سوکھ کر خشک چمڑے کی طرح لٹک گئے ہوں۔ رحم اور پستانوں کے علاوہ جسم کے دیگر تمام غدود بڑھ گئے ہوں۔ مثلاً" جگر' تلی' خصیۃ الرحم' فوطہ' لمفاوی غدد' گردن کے غدد' غدہ درقیہ (تھائی رائڈ گلینڈ) بغلوں اور کنج ران کے غدود' شکم میں آنتوں کے غدود' جن کے سبب غدود سوائے پستانوں کے بڑھ جاتے ہیں' یہ ایک عجیب و خاص اور حیرت انگیز علامت ہے۔ مریضہ کا جسم' جلد' ہاتھ پاؤں بھی سوکھ جاتے ہیں اور جلد پر جھریاں پڑ جاتی ہیں۔ مریضہ کے چہرے پر قبل از وقت بڑھاپا نمایاں ہوتا ہے۔ مریضہ دبلی پتلی' زرد رو' مرجھائی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ وہ گرم مزاج ہوتی ہے اور سردی کو' ٹھنڈی جگہ کو اور ٹھنڈی چیزیں کھانا پسند کرتی ہے۔ (آرسنکم کا مریض سرد مزاج ہوتا ہے اور گرمی کو پسند کرتا ہے اور گرم کپڑا اوڑھنا' گرم کمرے کو پسند کرتا ہے)

برٹیا میور 200 : رحم کمزور' چھوٹا سوکھا ہوا' دردناک حیض بکثرت بار بار ہو' رحم میں درد' لیکوریا' مریضہ بانجھ' اس کو حمل قرار نہ پائے۔ مریضہ نازک مزاج جو شام کے وقت اپنے مستقبل کے بارے میں فکرمند ہو جایا کرے۔ عام جسمانی بے چینی بہت ہو۔ جنسی خواہش بڑھی ہوئی۔

کاربونیم سلف 200 : رحم میں (اور جسم کے دیگر اعضاء میں) خون کی گردش رک جاتی
جس سے یہ سکڑ کر سوکھنے لگتا ہے۔ خون آمیز خراشدار اور جلندار بکثرت لیکوریا حیض سے قبل!
ہے۔ بعد سفید دودھیا پتلا پانی کا سا لیکوریا آتا ہے۔ کبھی حیض بالکل نہیں آتا۔ رحم میں جلن، دکھن جیسا
درد اور کمر درد اور مریضہ میں بانجھ پن ہو جائے۔

کونیم 200 تا CM : ذراسی سردی لگنے سے رحم سکڑ کر چھوٹا ہو جائے۔ اور سارے غدود
سخت ہو کر دکھنے لگتے ہیں۔ انتہائی کمزوری لاحق ہوتی ہے۔

جلسی میم 200 : رحم سکڑ جائے۔ جو سارے جسم میں فالجی کمزوری کے ساتھ ہو۔ ہاتھ پاؤں
ٹھنڈے اور بوجھل۔ کسی محفل، دفتر، بزم اوا، سینما، سیر یا ہجوم والی جگہ جانا پڑے تو پیٹ میں گڑبڑ ہو
جائے اور پاخانہ کی حاجت ہو جائے۔

17- رحم کا چربیلا ہو جانا۔ شحمی انحطاط۔ تشحم الرحم

(FATTY DEGENERATION OF UTERUS

کبھی خون میں چربی کے اجزاء زیادہ ہو جانے پر یہ آہستہ آہستہ رحم میں جمع ہونے لگتے ہیں اور
رحم کے حجم اور وزن کو بڑھا دیتے ہیں۔ رحم کی بافتوں پر مسلسل دباؤ سے رحم کی ساخت کمزور ہو جاتی
ہے اور آخر میں رحم کی تمام ساخت ہی چربیلی محسوس ہونے لگتی ہے۔ اس طرح چربی چڑھ جانے
سے رحم اندر سے تنگ ہو جاتا ہے۔ ناقص غذا، عیش و عشرت کی تساہل زندگی، محنت اور ورزش نہ
کرنا اور مرغن غذا کا بکثرت استعمال کرنا اس مرض کے اسباب ہیں۔ علاوہ ازیں رحم کو کمزور کر دینے
والے عوامل مثلاً" کثرت جماع، کثرت اولاد، بار بار حمل قرار پانا یا اسقاط حمل ہونا ...... سے بھی یہ
عارضہ ہو جاتا ہے۔ اس سے حیض بند ہو جاتے ہیں۔ عورت بانجھ ہو جاتی ہے۔ اگر کبھی حمل قرار
پائے تو جلد ہی ساقط ہو جایا کرتا ہے۔ کم اور متوازن غذا کھانا، باقاعدہ ورزش اور سیر کرنا ضروری ہوتا
ہے۔ علاج کے لئے مندرجہ ادویہ کا استعمال کروائیں۔

علاج :

☆ **رحم کا شحمی انحطاط :** (1) پلساٹیلا۔ (2) اشٹیگو۔ چائنا۔ سبائنا۔ فیرم۔ کاربوویج۔ کالو
فائلم۔ بیلونائس۔ (3) الٹرس فارینوسا۔ امبرا۔ ز ہلیم۔ سلفر۔ سورینم۔ سیکیل کار۔

تفصیلات ادویہ :

تفصیلات ادویہ :

پلساٹیلا 200 تا CM : یہ رحم میں ثمی انحطاط کی ایک اکسیر دوا ہے۔ نیز نرم مزاج' شریف' شرمیلی' حیادار اور انکسار عورتوں کی جملہ بیماریوں میں مفید ہوتی ہے۔ مریضہ غمگین' جلد روٹھ جائے اور جلد مان جائے' بزدل' ذرا سی معمولی بات سے جلد گھبرا جائے' متاثر ہو اور باتیں کرتے ہوئے رونے لگے۔ علامات مرغ بادنما (Weather-Cock) کی طرح ہر سمت بدلتی رہیں۔ کبھی خوش' کبھی ناراض ہو جائے۔ کھلی ہوا کی بے حد خواہش ہو' کمرے کی کھڑکیاں کھول کر رکھے' پیاس بالکل نہ لگے' پاؤں بھیگ جانے کے بعد حیض بند ہو گئے ہوں' دودھ کی بالائی کی مانند' جلندار اور خراشدار لیکوریا آئے۔

اسٹلیگو 30 : رحم نرم' ڈھیلا ڈھالا' لجلجا' موٹا' ڈبل روٹی کی طرح پھولا ہوا' زرد متعفن لیکوریا' ثمی انحطاط کے سبب بار بار اسقاط حمل کی عادت۔ (ہر تیسرے ماہ اسقاط حمل کی عادت۔ سبائنا)

چائنا 200 : رحم میں ثمی انحطاط' تمام نظام عصبی ذکی الحس' سیلان رحم' کثرت حیض' بچے کو چھاتی سے عرصہ تک دودھ پلانے وغیرہ سے رطوبات زندگی ضائع ہو کر کمزوری واقع ہو جائے' رحم میں اجتماع خون' رحم بھرا ہوا' بوجھل۔

18- رحم کا پھولنا۔ نفخۃ الرحم۔ فائی سو میٹرا۔ مہبل سے ہوا کا اخراج
(PHYSOMETRA / FLATUS / UTERINE TYMPANY)

اس مرض میں رحم کے اندر ہوا جمع ہو جاتی ہے۔ رحم پھول جاتا ہے۔ پہلے پیڑو کے مقام میں پھلاوٹ ہوتی ہے' بعد میں سارا پیٹ پھول جاتا ہے۔ بظاہر حمل کا شبہ ہوتا ہے مگر پیٹ کو ٹھکورنے سے ڈھول جیسی آواز آتی ہے۔ کبھی رحم سے ہوا برہنہ آواز کے ساتھ خارج ہوتی ہے۔ پیڑو کے مقام پر درد اور سوجن ہوتی ہے جو کبھی کنج ران اور فم معدہ تک جا پہنچتی ہے۔ حیض بند ہو جاتا ہے۔ رحم میں ہوا کی زیادتی سے سانس میں دقت ہوتی ہے۔ شکم میں نیچے کو دباؤ پڑتا ہے۔ مثانہ پر دباؤ سے بار بار پیشاب آتا ہے۔ مبرز پر دباؤ ہو تو قبض یا پیچش کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ جاڑا لگنا اور ہلکا بخار مسلسل رہتا ہے۔

یہ مرض رحم میں باقی ماندہ بلغمی جھلی کے ٹکڑوں یا مردہ بچے کے ٹکڑے یا منجمد خون کے سڑنے سے یا رحم کی اپنی خرابیوں سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ تکلیف وضع حمل کے بعد آنول یا کسی بلغمی جھلی کے رحم میں رہ جانے' حیض کے منجمد خون' سردی لگ جانے یا حیض کی یکایک بندش سے' لیکوریا یا کینسر

کا زہر رحم میں رہ جانے کے سبب گل سڑ کر گیس کی شکل میں رحم کو پھلا کر رونما ہوتا ہے۔ کبھی اس سے عفونتی بخار ہو جاتا ہے۔

علاج :

☆ مہبل کے راستے برہنہ آواز کے ساتھ ہوا خارج ہو : (1) برومیم۔ فاسفورک ایسڈ۔ لائکو پوڈیم۔ (2) بیلاڈونا۔ سنگونیریا۔ سیپیا۔ کلکیریا۔ لیک کینم۔ کلیشیا کارب۔ نکس ملسکاٹا۔ نکس وامیکا۔ نیٹرم کارب۔ (3) اور بیجینم۔ ایپس۔ ٹرنٹولا۔ چائنا۔ سلفر۔ ہیوسس۔

☆ حیض کے دوران : برومیم۔ کریازوٹ۔ نکولم۔

☆ رحم میں کینسر کے خدشہ کے ساتھ : (1) برومیم۔

☆ اگر رحم میں کوئی فاسد مادہ جمع ہو جائے تو رحم کے اندر نیم گرم پانی کی پچکاریاں یا کیلنڈولہ لوشن ایک حصہ کیلنڈولہ مدر ٹنکچر دس حصے نیم گرم پانی میں ملا کر رحم کے اندر پچکاری کرنا مفید ہوتا ہے۔ ان پچکاریوں سے فاسد مادہ خارج ہو جاتا ہے۔

تفصیلات ادویہ :

برومیم 200 : مہبل کے راستے اونچی آواز کے ساتھ ہوا خارج ہوتی ہے۔ مریضائیں جن کی آنکھیں نیلی، ابرو ہلکے، بال سن کی طرح کے، خوبصورت ملائم، نازک گوری جلد والی ہوں۔ خصوصاً یہ دوا ان لڑکیوں کے لئے زیادہ مفید ہے۔ جو دبلی پتلی، خنازیری مزاج، نکھرے ہوئے شگفتہ چہرے والی، گورے گورے گلابی گالوں والی، ہلکے رنگوں کی زلفوں اور خوبصورت ملائم جلد والی ہوں۔ جن کے حیض میں رحم کی جھلی کٹ کٹ کر چھچھڑوں کی صورت میں خارج ہو اور مہبل سے برہنہ آواز کے ساتھ گیس کا اخراج ہو یعنی رحم میں کینسر کا خدشہ موجود ہو۔ مریضہ کی علامات شام سے نصف شب تک رُوبہ اضافہ ہوتی ہیں۔ آرام سے تکلیفات بڑھتی اور حرکت سے کم ہوتی ہیں۔

فاسفورک ایسڈ 30 : رحم ریاح سے لبریز، مریضہ کمزوری، اعصابی تھکن اور طبعی نقاہت کا شکار۔ جو رطوبات زندگی کے ضیاع، ناکام محبت، غم و الم کا شاخسانہ ہو، حیض بہت جلدی جلدی، کثیر المقدار آئیں اور ساتھ جگر میں درد ہو۔ خون آمیز، بدبودار، بکثرت لیکوریا جو خراش دار اور جلن دار ہو۔ صحت بالکل گر چکی ہو۔

لائکو پوڈیم 200 : مہبل سے ہوا کا اخراج ہو۔ پیٹ میں بے حد نفخ جو بکثرت خارج ہو۔ شکم میں

تحیر اور تغیر کا مسلسل عمل' پیٹ میں بھراؤ چند لقمے کھانے سے پیٹ بھر جائے' سیر ہو جائے۔ امراض جگر اور ضعف جگر کا رجحان۔ چھوٹی چھوٹی باتوں سے ناراض ہو جایا کرے۔ حیض دیر سے آئے' دیر تک رہے۔ لیکوریا جلندار۔

19- رحم کا بڑھ جانا۔ تضخم الرحم (HYPERTROPHY OF UTERUS)

کبھی رحم پیدائشی طور پر بڑھا ہوتا ہے یا ناقص غذاؤں یا خصیۃ الرحم (Ovaries) کے افعال میں نقص یا کثرت جماع و جلق کے سبب رحم بڑھ کر ضخیم ہو جاتا ہے۔ بار بار حمل ہونا یا وضع حمل کے بعد کی بے احتیاطیوں سے بھی رحم ڈھیلا ہو کر حجم میں بڑھ جاتا ہے۔ مریضہ کو زیر ناف پیڑو کے اندر بوجھ اور دباؤ محسوس ہوتا ہے۔ کمر میں درد ہوتا ہے۔ استحاضہ (حیض کے علاوہ خون) کا عارضہ اکثر رہتا ہے۔ پیٹ پھولا ہوا ہوتا ہے۔ جس سے حمل کا شبہ ہوتا ہے۔

علاج :

☆ رحم بڑھ کر ضخیم ہو جائے (Enlarge) : (1) سیپیا۔ کونیم۔ (2) اسٹیگو۔ امونیم میور۔ اورم مٹ۔ اورم میور۔ بیلاڈونا۔ فائیٹولیکا۔ کاربوانی۔ کالی آیڈ۔ لیکے سس۔ نیٹرم کارب۔ پیپر۔ (3) اسکولس۔ ایپس۔ پلاٹینا۔ سبائنا۔ کالی بروم۔ تکس وامیکا۔ ہائیڈروفوبینم (لائی سین)

☆ رحم کے بڑا ہو جانے کا احساس ہو' حیض کے دوران : سیپیا۔

☆ رحم بھاری' بوجھل (Heavy) : (1) چائنا۔ سیپیا۔ (2) الٹرس فیری نوسا۔ ایپس۔ ایلوز۔ بیلاڈونا۔ بلس میم۔ کالو فائلم۔ کنکیریا۔ میورکس۔ نکس وامیکا۔ (3) الیومن۔ ایلیپس۔ سبائنا۔ سلیشیا۔ سی سی فیوگا۔ سینی شیو۔ کونیم۔ لیک کینم۔ ہائیڈروکوٹائل۔

☆ رحم چلتے وقت بوجھل ہو جائے : (2) چائنا۔

☆ رحم کھڑے ہونے پر بھاری ہو : ایلوز۔

☆ رحم حیض کے دوران بوجھل ہو : چائنا۔ نکس وامیکا۔

20- رحم کا منہ بند ہو جانا۔ انسداد فم رحم۔ میٹرم فریکس (METREM PHRAXIS)

کبھی گاڑھی لیسدار رطوبت کے جمع ہونے سے یا اس جگہ ریشہ دار رسولی یا زائد گوشت یا گومڑی پیدا ہو جانے سے رحم کا منہ بند ہو جاتا ہے۔ کبھی فم رحم کے زخم مندمل ہونے کے بعد

صورت حال پیدا ہو جاتی ہے اور حیض کا خون باہر نہیں بہہ سکتا' جس سے مریضہ کو سخت تکلیف کا سامنا ہوتا ہے۔ جماع کے بعد منی کے جرثومے بھی رحم کے اندر داخل نہیں ہو سکتے' جس سے استقرار حمل نہیں ہوتا۔ مریضہ کی گود ہری نہیں ہو سکتی اور وہ اولاد سے محروم رہ جاتی ہے۔ جنین کاذب (رحم میں گوشت کے لوتھڑوں Hydatids/Moles) سے بھی حمل قرار نہیں پاتا' جس کا ذکر آگے آئے گا۔

علاج :

☆ شرمگاہ میں پنیر جیسی رطوبت جمع ہو جائے : (2) ہیلونائس۔

☆ رحم کا منہ بند ہو جائے وضع حمل کے وقت' تشنجی طور پر (Spasmodic) : (1) بیلاڈونا۔ سی سی فیوگا۔ کالوفائلم۔ (2) ایکونائٹ۔ امل نائیٹروسم۔ زنتھا کسیلم۔ سیکیل کار۔ کونیم۔ کیکٹس۔ لائیکو۔ لیکے سس۔ وائی برنم۔ ہیوسس۔

☆ شرمگاہ میں سے خناقی تراوش خناق جیسی رطوبت خارج ہو : (2) کالی بائی۔ لیک کینم۔ (3) اپس۔ سیپیا۔ مرک سائی۔

☆ رحم کا منہ بند ہو' بوقت وضع حمل فم رحم سخت ہو اور نہ کھلے (Rigid) : (1) جلسی میم۔ کالوفائلم۔ کیمولا۔ (2) بیلاڈونا۔ سی سی فیوگا۔ کونیم۔ وریٹرم وراڈیڈ۔ (3) اگنیشیا۔ انٹم ٹارٹ۔ جبورنڈی۔ سیکیل کار۔ لائیکو۔ نکس وامیکا۔

☆ رحم کے منہ اور مہبل میں رسولیاں : دیکھئے "رسولیاں"

☆ مہبل میں ایک بڑا سا' موٹا اور گوشت بھرا سرخ رنگ کا ملائم فلطاحیہ (کنڈائی لوما۔ مَسَہ) پیدا ہو جائے جس سے رحم کا منہ بند ہو جائے : (1) نیٹرم سلف۔

☆ مہبل میں گانٹھ دار رسولی (Nodule) پیدا ہو کر اس کو بند کر دے : (2) اگریکس۔

☆ مہبل میں خوناہی کیسہ دار رسولی (Cyst) پیدا ہو جائے : (1) سلیشیا۔ (2) لائیکو۔

☆ رحم میں گوشت کا لوتھڑا (جنین کاذب۔ Mole) پیدا ہو جائے' جس سے حمل نہ ہو : (2) پلساٹیلا۔ سلیشیا۔ کالی کارب۔ نیٹرم کار۔ (3) چائنا۔ سلفر۔ مرک۔ (رحم میں جنین کاذب کا مفصل ذکر آگے حمل کے تحت آئے گا)

21- رحم میں پانی پڑجانا۔ استسقاء رحم۔ ہائیڈرومیٹرا (HYDROMETRA / DROPSY OF UTERUS)

جگر اور گردوں کے فعل میں نقص واقع ہو کر خون میں پانی کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہے اور رطوبت رحم کی دیواروں سے ٹپک کر رحم کے جوف میں جمع ہوتی رہتی ہے اور کبھی حیض اندر رک کر اس مرض کا سبب بنتا ہے۔ پیڑو پر ذرا سا ابھار نمایاں ہو جاتا ہے۔ تناؤ اور بوجھ کا رحم میں احساس ہوتا ہے۔ رحم کو حرکت دینے اور چلتے پھرتے وقت پانی ہلتا محسوس ہوتا ہے۔ ابھار بتدریج بڑھتا جاتا ہے جس سے حمل کا شبہ ہوتا ہے۔ پیشاب بکثرت بار بار آتا ہے۔ مریضہ کمزوری محسوس کرتی ہے۔ بدہضمی و سانس میں دقت اور بھوک میں کمی ہو جاتی ہے۔ کبھی رحم کا منہ کھل کر ایک ہی دفعہ بہت سی رطوبت خارج ہو جاتی ہے۔

رحم میں اور پیٹ میں پانی پڑنا (استسقائے رحم اور استسقائے زقی) میں یہ فرق ہوتا ہے کہ رحم میں پانی پڑ کر ابھار پیڑو سے شروع ہو کر جوف شکم کی طرف بڑھتا ہے۔ جبکہ استسقائے زقی میں پیٹ جگر و ناف کے مقام سے بڑھنا شروع ہوتا ہے اور شکم کی جلد پر مخصوص چمک سی دکھائی دیتی ہے۔ کبھی استسقائے رحم کی وجہ سے شکم بڑھ جانے پر حمل کا گمان ہوتا ہے۔ مگر علامات حمل مثلاً پستانوں کے تغیرات اور جنین کی حرکت وغیرہ نہ ہونے پر باآسانی امتیاز ہو سکتا ہے۔

علاج :

☆ رحم میں استسقاء : (1) لائیکوپوڈیم۔ ہیلی بورس۔ (2) ایپس۔ برائی اونیا۔ بیلاڈونا۔ چائنا۔ ڈلکامارا۔ ڈیجی ٹیلس۔ سلفر۔ سیپیا۔ فیرم۔ کاربکم۔ کیمفر۔ لوبیلیا۔ (3) آرسنکم۔ آئیوڈیم۔ اسکیولس۔ برومیم۔ ہلمانٹیلا۔ رسٹاکس۔ روٹا۔ سباڈیلا۔ فاسفورس۔ کالی کارب۔ کلکیریا۔ کونیم۔ کینتھرس۔ لیڈم۔ لیکوکا۔ لیکیسس۔ مرک۔ ہیلس۔

☆ حیض کے کم ہو جانے سے استسقائے رحم ہو : کلکیریا۔

☆ حیض کے یکدم رک جانے (دب جانے) کے سبب : کاربکم۔

☆ دل کی بیماری کے ساتھ استسقائے رحم ہو : ڈیجی ٹیلس۔

☆ ٹھنڈی مرطوب ہوا لگنے، موسمی تبدیلی سے یا پسینہ دب جانے سے : ڈلکامارا۔

☆ بوڑھی عورتوں میں : کالی کارب۔

☆ اسقاط حمل کے بعد یا پہلے استسقائے رحم : سیپیا۔

☆ بارش میں بھیگنے یا شبنم تلے سونے سے حیض دب جانے سے: رسٹاکس۔

تفصیلات ادویہ :

لائیکو پوڈیم 200 : استسقائے رحم کی یہ ایک اعلیٰ دوا ہے۔ گردوں اور جگر کا فعل ناقص اور کمزور ہو جاتا ہے۔ شکم میں اور رحم میں ریاح یعنی گیس پیدا ہوتی اور برہنہ آواز کے ساتھ خارج ہوتی ہے۔ پیشاب سے قبل درد ہوتا ہے اور پیشاب میں سرخ رنگ کی تلچھٹ یعنی رسوب پایا جاتا ہے۔ شرمگاہ کی وریدیں پھول جایا کرتی ہیں۔ مہبل میں خشکی جس کے سبب مریضہ کو جماع سے سخت درد ہوتا ہے۔ پیشاب کی دھار سست جس کے لئے زور لگانا پڑے۔

ہیلی بورس 20 : پیشاب بننا تقریباً" بند ہو جائے۔ پیشاب میں گہرے سیاہ رنگ کا رسوب شامل ہو۔ آنوں آمیز لئی جیسا پتلا پاخانہ آئے۔ اعضائے تناسل میں چیرنے جیسا درد ہو۔ مریضہ پر کمزوری اور بے ہوشی طاری ہو۔ صبح سے شام تک اور کپڑا اتارنے سے تکلیف میں اضافہ۔

ایپس 30 : رحم میں پانی پڑ جائے۔ اس میں شہد کی مکھی کے ڈنگ مارنے کی طرح درد ہو' مقام رحم پر اور شکم کو چھونے سے ذکی الحس' پیاس بالکل نہ لگے۔ یہ ایک اعلیٰ دوا ہے۔ اس کا اثر دیر سے آہستہ آہستہ ہوتا ہے۔ اس لئے بار بار دہرانا چاہیے حتیٰ کہ پیشاب زیادہ آنے لگے۔

آرسنکم البم : بے حد کمزوری' موت کا خوف' بے چینی اور درد' تھوڑے تھوڑے پانی کی بار بار پیاس لگے۔ گرم کپڑے اوڑھنے' آگ تاپنے اور گرم کمرے میں سکون ملے۔

22- رحم کا ٹلنا۔ اپنی جگہ سے ہٹ جانا

(DISPLACEMENT OF UTERUS)

رحم آٹھ رباطات (Ligaments) کے ساتھ بندھا ہوا پیڑو کے اندر اپنی جگہ پر قائم رہتا ہے۔ ان میں دو رباط حقیقی اور چھ غیر حقیقی ہوتے ہیں۔ جو دراصل آبدار جھلی صفاق (Peritoneum) کی چُنٹیں (Folds) ہیں۔ رحم کے اگلے دو رباط دو ہلالی چُنٹیں ہیں جو رحم کے اگلی سطح اور مثانہ کی پچھلی سطح کے درمیان اور پچھلے دو رباط مبرز کے درمیان واقع ہیں۔ دونوں طرف دو چوڑے رباط (بند عریض-:Broad Lig) رحم کے پہلو سے جوف پیڑو کے اطراف کی دیوار تک جاتے ہیں۔ ہر ایک رباط کی دونوں تہوں کے درمیان قاذف نالیاں' خصیۃ الرحم' گول رباط اور رحم کی خونی نالیاں (عروق) موجود ہیں۔ ان رباطات میں خرابی سے 'ڈھیلے ہونے یا سکڑنے سے رحم وغیرہ پیڑو کے اعضا اپنی جگہ سے ہٹ جاتے ہیں۔

پیڑو نیچے سے بچوں کے جھولے (مہد-Hammock) کی شکل کا ہے۔ (تصویر دیکھیں) جو پیڑو

کے اندر کے اعضاء کو مضبوط سہارا مہیا کرتا ہے۔ بالخصوص انسان میں یہ بہت ضروری چیز ہے کیونکہ انسان سیدھا کھڑا (Erect Position) ہوتا ہے۔ البتہ تین قسم کے عضلات اس میں سے چیر کر (چھید کر کے) نکلتے ہیں۔ (i) گہرے عضلات (دو مقعدی رافعہ) (ii) سطحی عضلات اور (iii) سیون کے عضلات (Perineum) جو وضع حمل کے دوران چر جاتے یا پھٹ جاتے ہیں۔

☆ رحم کو سہارا دینے والے رباط (Uterine Supports) یہ ہیں۔ (دیکھئے تصویر)

1- عنق الرحم کے اہم مستعرض رباط / Transverse)

Cadinal Cervical Ligments) : یہ پنکھے کی شکل کے چاروں طرف حبل اور عنق الرحم سے پیڑو کی اطرافی دیواروں تک جاتے ہیں۔

2- رحم اور چوتڑ کی ہڈی (سیکرم) کے رباط : یہ عنق الرحم سے اوپر اور پیچھے کی طرف مبرز کے گرد چکر لگاتا ہوا چوتڑ کی ہڈی (سیکرم) سے وابستہ ہو جاتا ہے۔

3- پیڑو اور عنق الرحم کے رباط : یہ عنق الرحم سے شروع ہو کر مثانے کے نیچے سے پیڑو کی ہڈی (Pubic Bone) کے ساتھ منسلک ہو جاتا ہے۔

4- گول رباط (Round) : یہ رحم کے پیندے (فنڈس) سے شروع ہو کر کنج ران کی نالی اور شکم کی اگلی دیوار میں سے ہوتا ہوا اشفران کبیرہ (بڑے لبہائے فرج) تک جاتا ہے۔

☆ رحم کے ٹل جانے کی مختلف 8 اقسام یہ ہیں :

1- خروج رحم (Prolapsus) : رحم کا جزوی یا مکمل طور پر فرج سے باہر نکل آنا۔

2- رحم کا پیچھے کی طرف گر جانا (Retroversoin) : اس میں سارا رحم پیچھے کی طرف گر جاتا ہے۔

3- رحم کا پیچھے کی طرف مڑ کر دوہرا ہو جانا (Retroflexion)

4- رحم کا آگے کی طرف گر جانا (Antiversion)

5- رحم کا آگے کی طرف مڑ کر دوہرا ہو جانا (Antiflexion)

6- رحم کا بائیں یا دائیں طرف گر جانا (Retroversion)

7- رحم کا بائیں یا دائیں طرف مڑ کر دوہرا ہو جانا (Retroflexion)

8- رحم کا الٹ جانا۔ منہ اوپر اور پیندا (فنڈس) نیچے ہو جانا (Inversion)

ان کا بیان درج ذیل ہے :

خروجِ رحم۔ انزلاقِ رحم (نیچے کو گر جانا) پرولیپسس یوٹرائی

(PROLAPSUS UTERI)

اس مرض میں رحم کے رباط ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔ جس سے رحم اپنی جگہ سے کھسک کر مہبل میں آ جاتا ہے اور کبھی فرج سے باہر نکل آتا ہے۔ لگاتار بار بار حمل ہونے سے، کثرتِ اولاد، کثرتِ اسقاط، سخت قبض پر زور لگانے، مزمن کھانسی، وضع حمل کی بے احتیاطیاں، فرج کے پھٹ کر کھل جانے سے، سخت محنت کا کام کرنے، گر پڑنے، زور سے چھینکنے یا بھاری بوجھ اٹھانے، کثرتِ جماع خصوصاً" کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر جماع کرنے، پیٹ میں بڑی رسولیوں سے اور عام جسمانی کمزوری سے یہ مرض لاحق ہوا کرتا ہے۔ بے اولاد، بانجھ عورتوں اور ناکتخدا لڑکیوں کو یہ مرض نہیں ہوتا۔

معائنہ کرنے سے رحم مہبل کے اندر تک اور کبھی فرج سے باہر تک لٹکا ہوا پایا جاتا ہے۔ مریضہ جماع سے بالکل قاصر ہوتی ہے۔ اگر جماع کیا جائے تو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ کمر میں اور چوتڑوں سے رانوں اور پنڈلیوں تک کھچاؤ اور درد ہوتا ہے۔ چلنے پھرنے سے یہ درد زیادہ ہوتا ہے۔ مبرز (ریکٹم) اور مثانے پر دباؤ پڑنے سے پاخانہ تکلیف سے آتا ہے۔ کبھی قبض ہو جاتا ہے۔ پیشاب رک جاتا ہے یا بار بار درد سے آتا ہے یا کھانسنے اور ہنسنے سے پیشاب کے قطرے نکل پڑتے ہیں۔ اگر رحم کو سہارا دینے اور اوپر اٹھائے رکھنے کے لئے پلاسٹک کا چھلا (Plastic Ring Pessary) چڑھا دیا جائے، تو اس سے لیکوریا ہو جاتا ہے لہٰذا چھلا کسی ماہر ڈاکٹر سے رکھوانا چاہئے۔

اگر رحم کے علاوہ پیڑو کے دیگر اعضاء مہبل کے راستے نیچے اتر آئیں تو وہ بھی اصطلاحاً" خروج رحم کے زمرے میں آتے ہیں۔ مثلاً"

1۔ خروج مہبل : مہبل کا اگلا حصہ، کبھی پچھلا حصہ عموماً" رحم کے اخراج کے ساتھ باہر آ جاتا ہے، جسے خروج مہبل کہتے ہیں۔

2۔ خروج مثانہ (Cystocele) : مہبل کی اگلی دیوار کا بالائی حصہ کمزور ہو جاتا ہے، جس سے مثانہ نیچے اتر کر مہبل کے اندر آ جاتا ہے۔ کھانسنے پر وجن بڑھ جاتی ہے۔ پیشاب کی حاجت بار بار ہوتی ہے اور بار بار ورم مثانہ لاحق ہوتا ہے۔ نازک مزاج عورت کے لئے یہ بڑی پریشان کن تکلیف ہے۔ کھانسنے، ہنسنے یا چھینکنے سے شکم میں دباؤ پڑنے سے مثانہ سے پیشاب نکل آتا ہے۔ وہ پیشاب سے کپڑے یا شلوار خراب ہونے کی پریشانی، عدم تحفظ اور بے آرامی کا شکار ہو جاتی ہے۔

3۔ خروج نائیزہ (Urethrocele) : مہبل کی زیریں دیوار میں پیشاب کی نالی آ کر رک
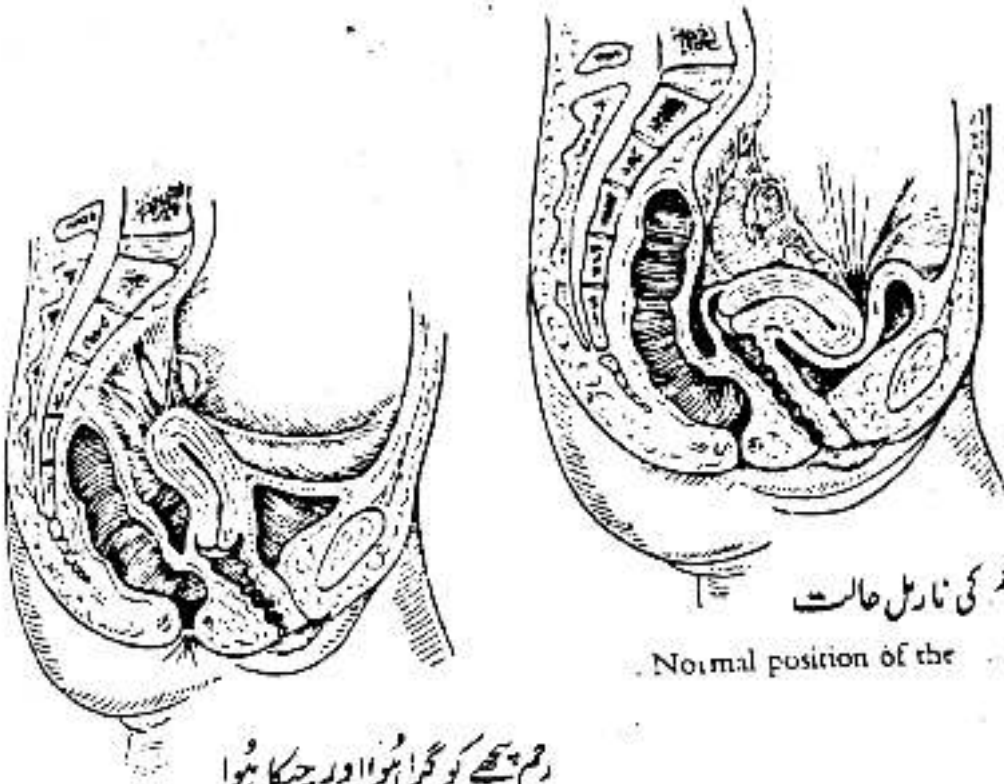
رحم کی نارمل حالت
Normal position of the uterus.

رحم پیچھے کو گرا ہُوا اور چپکا ہُوا
Uterus retroverted and fixed by adhesions.

خروج رحم ابتدائی و مکمل
Prolapse of the uterus (early and complete procidentia).

جاتی ہے اور پیشاب کی فوری حاجت بار بار ہوتی ہے۔

4- خروج مبرز (Rectocele) : مہبل کی پچھلی زیریں دیوار میں مبرز اتر کر پھنس جاتی ہے۔ شدید حالت میں پاخانہ کرنے میں مشکل پیش آتی ہے۔ خصوصاً" قبض ہو جاتا ہے اور پاخانہ پر زور لگانے سے حالت مزید خراب ہو جاتی ہے۔

5- خروج رحم (Uterine Prolapse) : مستعرض رباط (براڈ لیگمنٹس) کمزور ہو جاتے ہیں۔ جس سے رحم نیچے اتر کر مہبل میں آجاتا ہے۔ اس کے تین درجے ہیں۔ (i) رحم نیچے آجاتا ہے مگر عنق الرحم فرج کے منہ سے باہر نہیں آتی۔ (ii) رحم مزید نیچے اتر آتا ہے اور عنق الرحم مہبل کے منہ کے سوراخ سے باہر نکل آتی ہے اور (iii) سارے کا سارا رحم مہبل کے سوراخ سے باہر آجاتا ہے (Complete Procidentia) اور مہبل ساتھ ہی الٹ کر باہر آجاتی ہے۔ (تصویر دیکھئے)

زمانہ حمل اور زچگی کے دوران اگرچہ رباطات حقیقی طور پر شکستہ ہو جاتے ہیں۔ تاہم بہت سی عورتوں کو اس کا علم سن یاس سے قبل نہیں ہوتا۔ سن یاس پر ایسٹروجن ہارمون کی سطح گر جاتی ہے تو رحم کے رباطات کمزور ہو جاتے یا سوکھ جاتے ہیں۔ وزن بڑھ جاتا اور عضلات کی قوت میں کمی ہو جاتی ہے جس سے پیڑو کے اعضاء دباؤ سے جھک کر دہرے ہو جاتے ہیں اور پیڑو کے نچلے کمزور حصے سے نکل آتے ہیں۔ عموماً" 45 تا 50 سال کی عمر میں ان کی شکایات مختلف مریضاؤں میں مختلف ہوتی ہیں۔ مریضہ اکثر مہبل میں کسی گولے کی یا مہبل میں سے کسی چیز کے نیچے کو باہر نکلنے کے احساس کی شکایت کیا کرتی ہے۔ زیریں شکم میں دباؤ یا بوجھ کا ایک مبہم سا احساس ہوتا ہے۔ کھڑا ہونے پر کمر میں درد ہوتا ہے جسے مکمل آرام کرنے سے افاقہ ہوتا ہے۔ جب خروج رحم بڑھ جائے تو بیٹھتے یا چلتے وقت مشکل پیش آتی ہے کیونکہ عنق الرحم مہبل کی دیواروں اور پھر شلوار کے ساتھ رگڑ کھا کر مزید تکلیف کا باعث ہوتی ہے۔ بدبودار خون آمیز رطوبت خارج ہوتی ہے۔

علاج :

☆ خروج رحم (Prolapsus Uterus) : (1) ارجنٹم مٹ۔ ارجنٹم نائیٹ۔ اورم۔ پلاٹینا۔ پلساٹیلا۔ ہیلیڈیم۔ رسٹاکس۔ سیپیا۔ لیلیم ٹائیگرینم۔ نیٹرم ہائپو کلوروسم۔ (2) آرنیکا۔ اپیکاک۔ اسٹلیگو۔ اسکیولس۔ الٹرس فیرینوسا۔ الیومن۔ ایپس۔ ایلوز۔ ایلومینا۔ برائی اونیا۔ بنزوک ایسڈ۔ بیلاڈونا۔ پیٹرولیم۔ پوڈوفائلم۔ تھوجا۔ ٹیوبرکولینم۔ چائنا۔ سبائنا۔ سٹانم۔ سلفر۔ سلیشیا۔ سیکیل کار۔ فاسفورس۔ فیرم۔ فیرم آئیڈ۔ کاربوانیمل۔ کالی بائیکروم۔ کالی کارب۔ کلکیریا۔ کلکیریا فاس۔ کونیم۔ گریفائیٹس۔ لیکیسس۔

میورکس۔ نائیٹرک ایسڈ۔ نکس ماسکاٹا۔ نکس وامیکا۔ نیٹرم میور۔ ہائیڈروفوبینم (لائی سین) ہیلونائس۔ (3) آرسنکم۔ آرسنکم آئیڈ۔ آئیوڈیم۔ اگریکس۔ امونیا میور۔ انتھرم۔ اوپیم۔ اورم میور۔ ایکونائیٹ۔ بربرس۔ بیوفو۔ ٹیوکریم۔ چائینم آرس۔ زنکم۔ سٹافی سیگریا۔ سی سی فیوگا۔ سنگونیریا۔ فاسفورک ایسڈ۔ فیرم آرس۔ فیرم فاس۔ کاکولس۔ کالن سونیا۔ کالوفائلم۔ کالی آرس۔ کالی بروم۔ کالی سلف۔ کالی فاس۔ کروکس۔ کریازوٹ۔ کلکیریا آرس۔ کلکیریا سلف۔ کینتھرس۔ لائکو۔ لیک کینم۔ مرک۔ ملی فولیم۔ جینکنم۔ نیٹرم فاس۔ ہائیڈراسٹس۔ ہائیڈروکوٹائل۔

☆ خروج رحم صبح کے وقت ہو : (1) نیٹرم میور۔ (3) بیلاڈونا۔ سیپیا۔

☆ بعد دوپہر : (1) سیپیا۔

☆ ایک دن چھوڑ کر خروج رحم ہو : ایلومینا۔

☆ بجلی کے جھٹکے (Electric Shocks) جو نیچے ٹانگوں تک جائیں' کے ہمراہ خروج رحم ہو : (2) گریفائیٹس۔

☆ بوجھ اٹھانے سے رحم باہر نکل پڑے : (1) کلکیریا۔ رسٹاکس۔ (2) اورم۔ پوڈوفائلم۔ (3) اگریکس۔

☆ پاخانہ کے دوران خروج رحم ہو : (1) پوڈوفائلم۔ (2) سٹانم۔ کلکیریا فاس۔ (3) پلساٹیلا۔ کونیم۔ نکس وامیکا۔

☆ پاخانہ کرنے کے بعد خروج رحم ہو : (2) سٹانم۔

☆ خروج رحم سے پاخانہ کی مسلسل حاجت ہو : اثولا۔ نکس وامیکا۔

☆ پیشاب کرنے کے دوران رحم باہر نکل آیا کرے : (2) ملکیریا فاس۔

☆ ٹانگیں ایک دوسری پر چڑھا کر بیٹھنے (کراسنگ۔ Xing Legs) سے خروج رحم میں کمی ہو : (1) سیپیا۔ (3) لیلیئم ٹائگر۔ میورکس۔

☆ جماع کرنے سے خروج رحم میں کمی ہو : مرک سال۔

☆ لیٹ جانے سے کمی ہو : (2) سیپیا۔ نیٹرم میور۔

☆ خروج رحم کے سبب مریضہ جھک کر چلے : (2) آرنیکا۔ امونیا میور۔

☆ حیض کے دوران خروج رحم ہو : (1) پلساٹیلا۔ سیپیا۔ (2) اورم۔ سی سی فیوگا۔ کلکیریا فاس۔ لیکیسس۔ لیلیئم ٹائگرینم۔ (3) کریازوٹ۔ نیٹرم کارب۔

☆ حیض کے بعد رحم باہر نکل آئے : ایپکاک۔ اگریکس۔ اورم۔ کریازوٹ۔
☆ دہشت اور خوف کے سبب خروج رحم ہو : (1) اوپیم۔ (2) جلسی میم۔
☆ بچہ جننے، زچگی کے بعد خروج رحم : (1) سیپیا۔ (2) پوڈوفائلم۔ رسٹاکس۔ ہیلو نائس۔ (3) بیلاڈونا۔ پلساٹیلا۔ سیکیل کار۔
☆ زور لگانے، محنت مشقت سے خروج رحم : (2) اورم مٹ۔
☆ گرم موسم میں خروج رحم ہو : (2) کالی بائی۔
☆ طوفان، آندھی یا گرج چمک سے قبل یا جب گھنگھور گھٹائیں جھوم جھوم کر آئیں تو خروج رحم ہو جائے : رسٹاکس۔
☆ مریضہ جب سیدھا کھڑی ہو تو رحم نکل پڑے : (2) اورم۔ سلفر۔ کلکیریا۔ (3) نکس وامیکا۔

تفصیلات ادویہ :

چند بڑی بڑی ادویہ کی تفصیلات درج ذیل ہیں :

ارجنٹم مٹ 30 : خروج رحم۔ نیچے کو بوجھ اور دباؤ، ہاتھ پاؤں اور جوڑوں میں درد ہو جو جھٹکے لگنے سے بدتر ہو۔ شکم بھر میں پھوڑے جیسی دکھن کا احساس ہو۔ مریضہ غمگین، جلد بازی کا احساس، وقت بہت آہستہ آہستہ گزرتا محسوس ہو۔ لاغر اور دبلی پتلی مستورات کے لئے مفید تر ہے۔

ارجنٹم نائیٹریکم : خروج رحم۔ مریضہ کو گرمی برداشت نہ ہو۔ ماؤفہ اعضاء میں تھرتھراہٹ یا لرزہ۔ چینی، شکر یا مٹھائیاں کھانے کی زبردست خواہش ہو۔ مریضہ دبلی پتلی، مرجھائی ہوئی، گھبرائی ہوئی اور خوفزدہ، غمگین۔ وقت بہت آہستہ آہستہ گزرتا محسوس ہو (کنابس انڈ) جلد باز، کاموں کو تیزی سے کر ڈالنا چاہے۔ مریضہ کو حیض کے شروع میں معدہ میں اعصابی درد ہوا کرے۔

اورم مٹ 30 : مریضہ غمگین اور لڑائی جھگڑے والی طبیعت کی، زندگی سے نفرت، ہمیشہ خودکشی کے خیالات میں گھری رہے اور خودکشی کی باتیں کرے۔ شکم میں بوجھ اور ہاتھ پاؤں برف کی طرح ٹھنڈے رہیں۔ زیر ناف پیڑو کے مقام پر کھینچنے والے درد ہوں۔ شور برداشت نہ ہو۔ مریضہ کا رحم بڑھ جائے اور شرمگاہ سے باہر نکل آئے۔ ہائی بلڈ پریشر کی اعلیٰ دوا ہے۔

پلاٹینا 200 : پیڑو کے پیچھے اور اندرونی اعضائے تناسل میں مسلسل بوجھ اور دباؤ۔ شرمگاہ میں

بے حد ذکی الحس اور سرسراہٹ (Tingling)، جنون الشہوت۔ ذہن میں مختلف جنسی خیالات لرائیں اور مریضہ کو ڈرائیں۔ اعضاء میں سردی لگے اور سن ہو جائیں۔ پاخانہ تھوڑا سا آئے اور کمہار کی مٹی کی طرح ہو جو مقعد کے ساتھ چپک جائے اور بمشکل خارج ہو۔ مریضہ مغرور اور دوسرے لوگوں کو ہیچ سمجھتی ہو۔

پلساٹیلا 200 : خروج رحم۔ مریضہ نرم مزاج، حلیم الطبع، رونی صورت والی، بات بات پر روئے، غمگین و مایوس ہو، آنکھوں میں آنسو تیرتے رہیں۔ صبح کے وقت منہ کا ذائقہ برا سا یا خراب ہو۔ رحم کے ٹل جانے سے شکم اور کمر میں بوجھ اور دباؤ جیسے پتھر رکھا ہو۔ بیٹھنے پر ٹانگیں سو جائیں۔ حیض کی خرابیاں لاحق ہوں۔ کمر میں درد اور تھکن کا احساس ہو، حیض کے دوران اور بعد دست لگ جایا کریں۔

پیلیڈیم 30 : خروج رحم اور انقلاب رحم (Retro-Version) چلتے وقت کمزوری، ورزش سے نفرت، جلد رو دے، خوشامد پسند، مغرور، جلد ناراض ہو جائے، رونی صورت بنائے، مگر جب ترجمن، بزم اپوا یا محفلِ میلاد میں ہو تو ہشاش بشاش ہو۔ شمع محفل کی طرح آب و تاب اور چمک دمک کو برقرار رکھے۔ خوب چہکتی رہے اور سب کی توجہ کا مرکز بنی رہے۔

رسٹاکس 200 : خصوصاً وہ عورتیں جو بائی کے مزاج کی ہوں، جو طوفانِ صرصر یا آندھی آنے سے قبل اور مرطوب موسم میں بدتر ہو جائیں۔ جب باد و باراں کا موسم ہو، جب گھنگھور گھٹائیں جھوم جھوم کر آئیں تو بیمار پڑ جائیں۔ ان کے سر اور جوڑوں میں بائی کے درد ہوں، جس سے لیٹی ہوئی کروٹیں بدلتی رہے۔ گرمی سے گرم غذا یا مشروب، گرم کمرے میں گرم کپڑوں یا بستر میں افاقہ ہو۔ اٹھ کر چلنے کے آغاز پر تکلیف زیادہ ہو مگر کچھ دیر چلنے کے بعد آرام محسوس ہو۔ ایسی مستورات کا رحم اگر گر جائے یا خروج رحم ہو تو یہ کارگر ثابت ہوتی ہے۔

سیپیا 200 : خروج رحم۔ رحم میں دباؤ سے سانس بوجھل ہو جائے۔ احساس جیسے پیڑو کی ہر چیز مبل کے راستے باہر نکل پڑے گی۔ اسے روکنے کے لئے مریضہ ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر اور رانوں کو دبا کر بیٹھے تاکہ مبل کو سہارا مل سکے۔ (بیلاڈونا) رحم اور مبل باہر نکل آئیں جس کے ساتھ کمر میں جلندار درد ہو۔ فم معدہ میں خالی پن کا احساس ہو، پیشاب میں مٹی کی مانند رسوب خارج ہو جو پیشاب کے برتن کی تہہ میں مضبوطی سے چپک جائے، جلد کا رنگ زرد ہو جائے اور چہرے پر ناک کے آر پار تتلی کے پروں کی طرح زرد دھبہ نمایاں ہو۔

لیلیئم ٹائیگرینم 200 : خروج رحم۔ پیڑو میں، مقام رحم میں بوجھ اور نیچے کی جانب دباؤ کا احساس

جیسے شکم کے تمام اعضاء مبل کے راستے باہر نکل پڑیں گے۔ چنانچہ ان کو لنگوٹی سے' ہاتھ سے یا رانوں کو دبا کو سہارا دینا پڑے۔ رحم آگے کو' پیچھے کو یا نیچے کو گر جائے اور بے حد کمزوری محسوس ہو۔ جلد باز' مریضہ ہر کام جلدی جلدی کر ڈالنا چاہے' بے حد پست حوصلہ شدہ' کسی عضوی' ناقابل شفا مرض ہو جانے کا خوف ہو۔

نیٹرم ہائپو کلورو سم 30 (نیٹرم کلوریٹم) : خروج رحم۔ لیکوریا اور کمر درد' رحم بوجھل' آٹے کے پیڑے یا ڈبل روٹی کی طرح بوجھل (Sodden) اور رحم کے باہر نکل آنے (خروج رحم) کا رجحان۔ بیٹھنے پر رحم کے اوپر چڑھ جانے کا احساس ہو۔ (فیرم آئیڈ) رحم کھلتا اور بند ہوتا محسوس ہو۔ بوجھل رحم کے سبب نیچے کو بوجھ پڑا ہو۔ موٹی' پلپلی (Flabby) مگر کمزور مستورات' جن کے دونوں ہاتھ صبح کو سوج جائیں اور جگر خراب ہو۔

بیلاڈونا 30 : شکم کے نچلے حصوں میں نیچے کو بوجھ اور دباؤ کا احساس جیسے تمام اعضاء شرمگاہ کے راستے باہر نکل پڑیں گے۔ (سیپیا) یہ احساس خصوصاً صبح کے وقت زیادہ ہوتا ہے۔ مبل میں حدت اور خشکی کا احساس۔ (لائکو پوڈیم) تمام پیڑو میں کھینچنے والے درد۔ پیڑو کے مقام میں درد جو یکایک آئیں اور یکایک ختم ہو جائیں۔ پشت یا کمر میں درد ہو جیسے کمر ٹوٹ جائے گی۔ اس کی وجہ سے مریضہ چل پھر نہ سکے۔ پاخانہ اور پیشاب رک جائیں۔ مریضہ عموماً موٹی' دموی مزاج ہوتی ہے۔

سلفر 30 : اعضائے تناسل کمزور محسوس ہوں۔ مبل میں جلن ہو جس سے مریضہ آرام سے نہ بیٹھ سکے۔ بار بار کمزوری اور نقاہت (Fainting) کے دَورے یا لہریں (Spells) اٹھیں' پاؤں کے تلوے جلتے ہوں۔ سر کی چوٹی پر مسلسل حدت اور گرمی لہرائے' کمزور مریضہ جھک کر چلے۔ نیند ابتر جس میں بار بار جاگے۔ دن کو 11 تا 12 بجے بے حد کمزوری اور بھوک لگے۔

کلکیریا کارب 30 : کلکیریا کے مخصوص مزاج والی یعنی پلپلی سرد مزاج' موٹی' بھاری بھرکم' غبارے کی طرح پھولی ہوئی مستورات کا رحم باہر نکل آئے۔ مبل میں مسلسل درد ہو۔ حیض جلد جلد بار بار اور کثیر المقدار آئیں۔ (بیلاڈونا) ٹانگیں اور بازو بوجھل' بھاری اور دردناک جو چلتے وقت بہت تھک جائیں۔ زینہ چڑھنے سے چکر اور دم پھول جائے' بری طرح ہانپنے لگے۔ ٹھنڈی ہوا سے ذکی الحس۔ ہاتھ پاؤں گیلے' نمناک' پاؤں ٹھنڈے احساس جیسے گیلی جرابیں پہن رکھی ہوں۔ خروج رحم (بیلاڈونا کی طرح) نیچے کی طرف بوجھ اور دباؤ جیسے سب اعضاء مبل کے راستے باہر نکل آئیں گے۔

کلکیریا فاس 200 : خروج رحم (فاسفورس کی طرح) کمزوری' پریشانی اور خالی پن کے احساس

کے ساتھ۔ پیشاب پاخانہ کرتے وقت رحم اپنی جگہ سے گر جایا کرے۔ خصوصاً بائی کے دردوں اور موسم کی تبدیلی کی شکار مستورات میں رحم گر جائے یا باہر نکل آیا کرے۔

کونیم 200 : خروج رحم۔ جس کے ہمراہ رحم میں سختی اور زخم پیدا ہو جائیں اور لیکوریا بہے' چکر آئیں خصوصاً لیٹتے وقت چکر آ جائے یا بستر میں کروٹ بدلتے وقت چکر آئے۔ پستانوں میں سخت رسولیاں پیدا ہو جائیں اور حیض آنے سے ذرا پہلے پستانوں میں درد ہو اور سوج جائیں۔

لیکے سس 200 : رحم کے مقام پر درد جیسے اس میں سوجن ہو۔ رحم کے مقام پر ذرا سا بوجھ یا دباؤ بھی ناقابل برداشت ہو۔ یہاں تک کہ مریضہ اپنے شکم سے کپڑا بھی ہٹا دیتی ہے۔ سن یاس کے دوران یا سن یاس آنے کے نتیجے میں رحم ٹل جائے' گر جائے یا کھسک جائے اور باہر نکل آئے۔ رحم کے مقام (ریجن) میں یا دائیں کنج ران میں دردناک سوجن ہو جائے۔ سونے کے بعد تمام علامات بدتر ہو جایا کریں۔ (کلکیریا)

نکس وامیکا 200 : خروج رحم۔ زور لگانے' بھاری بوجھ اٹھانے کے بعد یا اسقاط حمل کے بعد رحم باہر آ جائے۔ (رسٹاکس) حیض بے قاعدہ' کبھی صحیح وقت پر نہ آئیں۔ (سیپیا) قبض' تھوڑے تھوڑے سدے دار پاخانے کی مسلسل حاجت خروج رحم کے ساتھ بنی رہے۔ پیشاب بھی بار بار آئے۔ کمر میں دبانے والا درد جو بستر میں کروٹ بدلتے وقت بدتر ہو جائے۔ رات کو تین بجے کے بعد نیند نہ آئے اور اس طرح ذہن میں خیالات کا ہجوم سا جائے۔ (نیز کلکیریا۔ سیپیا) یہ دوا ان مریضوں کے لئے مفید تر ہوتی ہے۔ جنہوں نے بہت سی ایلوپیتھک ادویہ' منشیات' کشتے' شراب و کباب استعمال کی ہوں اور عیاشی اور رنگ رلیوں کی زندگی یا مسلسل بیٹھک اور آرام کی زندگی بسر کی ہو۔ نہانے دھونے کے اور وضع حمل (بچہ جننے) کے بعد بار بار خروج رحم ہو۔ (پوڈوفائلم) شکم کے بالائی حصے میں تنگی اور سکڑن کا احساس ہو اور خشک' تنگ کرنے والی کھانسی اٹھے۔

پوڈوفائلم 200 : خروج رحم' کانچ نکلنے (Prolpasus Ani) کے ساتھ۔ پاخانے قدرتی شکل و ساخت کے مگر بار بار آتے ہیں اور ان سے بے حد کمزوری ہو جاتی ہے۔ چوتڑ کی ہڈی (سیکرم) اور دونوں خصیتہ الرحم کے مقامات پر درد ہوتے ہیں۔ حمل قرار پانے کے بعد یا حمل گرا دینے سے قلت حیض یا بندش حیض کے ساتھ خروج رحم ہو اور ساتھ ہی قدرتی پاخانہ بھی بار بار آئے۔

مرک سال 200 : خروج رحم یا خروج مہبل جس کے ساتھ اعضائے تناسل اندرونی و بیرونی (رحم' خصیتہ الرحم' مہبل' شفران' فرج وغیرہ) میں دکھن ہو۔ (یہ دکھن مخصوص علامت

ہے)

کالی بائی 30 : خروج رحم۔ جو گرم موسم میں بدتر ہو جائے۔ خصوصاً" بھورے بالوں والی موٹی مستورات کا رحم موسم گرما میں گر جائے اور تاردار گاڑھا لیکوریا بکثرت ہے۔

فیرم مٹ 30 : خروج رحم۔ مریضہ اگرچہ بے حد کمزور ہو مگر اس کا چہرہ گلنار کی طرح سرخ ہو۔ کانوں میں گھنٹہ بجنے جیسی آوازیں سنائی دیں۔

کیس نمبر1 : ایک عورت کو خروج رحم تھا۔ کافی عرصہ اس کا ایلوپیتھک علاج کروایا پھر لاعلاج سمجھ کر علاج چھوڑ دیا گیا۔ پہلے وہ بہت ہنس مکھ اور شیریں مزاج تھی۔ پھر جب اس کے خاندان میں چند عزیز بھی فوت ہو گئے تو غمگین رہنے لگی۔ پھر مزاج بدل گیا۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر غصہ کرتی، فحش گالیاں بکتی۔ کسی کمرے میں جا کر کمرے کا دروازہ بند کر لیتی اور خوب روتی۔ اگر اس سے ہمدردی کی جاتی تو پھوٹ پھوٹ کر روتی۔ ان علامات کی روشنی میں اسے نیٹرم میور IM کی ایک خوراک دی گئی۔ جس سے ایک ہفتہ میں اس کی تمام علامات جاتی رہیں اور خروج رحم کا مرض بھی ختم ہو گیا۔

کیس نمبر2 : ڈاکٹر کینٹ لکھتے ہیں۔ ایک مریضہ ادھیڑ عمر کی تھی اور کئی جوان لڑکیوں کی ماں تھی۔ وہ ہمیشہ مفصلہ ذیل دماغی شکایتوں کی شکار رہتی تھی۔ اس بات کا ڈر کہ خاوند گھر واپس نہ آئے گا۔ وہ مار ڈالا جائے گا یا اس کو کوئی حادثہ پیش آ جائے گا۔ جب بھی خاوند باہر جاتا تو مریضہ اس کی واپسی تک ان خیالات سے متاثر ہو کر رویا کرتی تھی۔ ڈاکٹر کینٹ صاحب کو معلوم ہوا کہ اس کا رحم اپنی جگہ سے ہٹا ہوا ہے اور اس کے رحم کے منہ پر چھلا (Pessary) لگا ہوا ہے۔ چھلا نکلوایا گیا تو حیض کثیر المقدار سیاہ منجمد خون جاری ہو گیا۔ بیرونی شرمگاہ اس قدر ذکی الحسی تھی کہ معمولی کپڑا چھونا بھی ناقابل برداشت تھا۔ پلاٹینم سے تمام تکالیف دور ہو گئیں یعنی تمام دماغی علامات بھی درست ہو گئیں اور اس کا رحم بھی اصلی جگہ پر آ گیا۔

23 رحم کا کسی طرف کو جھک جانا۔ گر جانا۔ میلان الرحم

(DISPLACEMENT OF UTERUS)

جیسا کہ پہلے مذکور ہوا کہ رحم پیڑو کے خلا (جوف عانہ) کے تقریباً" وسط میں مختلف رباطات (Ligments) کے ذریعے وابستہ ہے۔ اس کا جسم قدرے سامنے پیڑو کی ہڈی (التصاق العانہ) کے اوپر جھکا ہوا ہے۔ رباطات کے ذریعے معلق ہونے کی وجہ سے رحم اوپر نیچے، دائیں بائیں اور آگے پیچھے باآسانی حرکت کر سکتا ہے۔ چنانچہ عورت کے اٹھنے بیٹھنے یا لیٹنے وغیرہ پر یا مثانہ و مبرز میں پیشاب

وپاخانہ جمع ہونے پر اس کی حالت (Position) بھی بدلتی رہتی ہے۔ مگر کسی وجہ سے جب یہ اپنی طبعی حدود سے زیادہ جھک جائے تو یہ مرض ہوتا ہے۔ جب یہ غیر طبعی جھکاؤ آگے پیچھے دائیں بائیں ہو تو اس کو میلان الرحم (Displacement) کہتے ہیں اور جب اپنی جگہ سے ہٹ کر نیچے کو پھسل جائے جس کا ذکر پہلے ہوا ہے تو اس کو انزلاق الرحم (Prolapsus) کہتے ہیں اور اگر رحم کا بالائی حصہ رحم کے خلا (جوف رحم۔ Cavity) میں اندر کی طرف جھک آئے تو اس کو انقلاب الرحم (Inversion) کہتے ہیں' جس کا ذکر آگے آئے گا۔

رحم کے آگے پیچھے اور دائیں بائیں گر جانے یا جھک جانے کی وجہ سے اس کی مختلف اقسام ہیں۔ جن کی تفصیل پیچھے گزری ہے۔ عموماً" رحم آگے یا پیچھے کو گر جایا (جھک جایا) کرتا ہے۔ دائیں بائیں یہ شاذونادر گرتا ہے۔ البتہ کسی ایک جانب رسولی پیدا ہو کر رحم کو دوسری جانب دھکیل دیتی ہے یا ایک طرف کا رباط سکڑ کر یا ڈھیلا ہو کر رحم کو دائیں بائیں کھینچ لاتے ہیں تو یہ میلان الرحم جانبی ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں بار بار وضع حمل اور اسقاط حمل کی بے احتیاطیوں' رطوبات کی زیادتی' اجتماع خون یا سوزش' چوتڑوں یا کولہے کے بل گرنے' پیڑو پر شدید ضرب آنے' زور سے اچھلنے کودنے یا چھلانگ لگانے اور جسمانی کمزوری کے سبب بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔

علامات : پیڑو' کمر اور پنڈلیوں میں عموماً" درد ہوتا ہے۔ رحم کے اگلی طرف گرنے پر مثانہ پر دباؤ پڑنے کے باعث پیشاب رک رک کر یا قطرہ قطرہ درد کے ساتھ آتا ہے۔ اگر رحم پچھلی جانب گرا ہو تو مبرز پر دباؤ سے پاخانہ کرنے میں مشکل پیش آتی ہے یا پیچش ہو جاتی ہے اور اگر دائیں یا بائیں جانب رحم جھک گیا ہو تو متعلقہ کنج ران' چڑھے میں' ران اور پنڈلی میں درد ہوتا ہے۔ حیض میں رکاوٹ یا دردناک حیض آتا ہے۔ کبھی خون حیض قطرہ قطرہ آتا ہے ایسی صورت میں رحم میں شدید درد اور تشنج ہوتا ہے اور بعد ازاں یکایک خون آنے لگتا ہے۔ خون کے اخراج کے بعد درد اور تشنج کو افاقہ ہو جاتا ہے۔ حیض کے بعد دوسرا حیض آنے تک رحم سے پانی جیسی رطوبت رستی رہتی ہے۔ جماع سے مریضہ کو بے حد تکلیف ہوتی ہے۔ استقرار حمل بھی نہیں ہوتا۔ اگر ہو جائے تو جلد اسقاط ہو جاتا ہے۔ مریضہ چڑچڑی ہو جاتی ہے اور کبھی ہسٹریا کی مانند دورے پڑتے ہیں۔

علاج :

☆ **رحم کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا (Displacement) :** (1) بیلاڈونا۔ سیپیا۔ کلکیریا۔ لیکے سس۔ لیلئم ٹائیگرینم۔ نیٹرم میور۔ (2) امونیم میور۔ پلاٹینا۔ پوڈوفائلم۔ تھوجا۔ کی نی فیوگ۔ فیرم آئیڈ۔ کالوفائلم۔ کلکیریا فاس۔ مرک۔ میگنیشیا میور۔ میورکس۔ نائیٹرک ایسڈ۔

نکس ماسکاٹا۔ نکس وامیکا۔ (3) اسکیولس۔ اورم میور۔ سلفر۔ فیرم۔ کالی کارب۔ لیڈم۔

☆ **رحم اوپر کی طرف چڑھ جائے'** اپنی جگہ سے ہٹ کر (Pushs Up) جب مریضہ بیٹھے : (1) نیٹرم ہائپو کلوروسم۔ (3) فیرم آیڈ۔

تفصیلات ادویہ :

دیکھئے "خروج رحم" کے تحت۔

24- رحم کا الٹ جانا۔ اندرونی طرف باہر ہو جانا۔ انقلاب رحم

(INVERSION OF UTERUS)

رحم کے الٹ جانے میں رحم کی اندرونی طرف الٹ کر باہر کی طرف ہو جاتی ہے۔ کسی تھیلی کی طرح یا جیسے بنیان یا قمیض کو اتارنے پر الٹی کر دی جاتی ہے۔ سب سے پہلے رحم کا بالائی پیندا (قاع-Fundus) نیچے کو دب کر رحم کے اندرونی خلا میں اتر جاتا ہے اور اوپر کی سطح پر ایک پیالے کی شکل کا نشیب بن جاتا ہے۔ پھر یہ مزید نیچے کو دب جاتا ہے یہاں تک کہ یہ سارا باہر کا حصہ اندر گھس جاتا ہے اور اندر کا باہر کو الٹ جاتا ہے اور سارا رحم نیچے مہبل کے اندر آ جاتا ہے۔ یہ پیچیدگی نہایت مہلک اور خطرناک ہے۔

رحم کے الٹ جانے کا عارضہ شاذونادر واقع ہوتا ہے مگر جب ہو جائے تو رحم کے ٹل جانے (Displacement) کی سب حالتوں میں سخت خطرناک اور تکلیف دہ حالت ہوتی ہے۔ جو عموماً زچگی کے دوران واقع ہوتی ہے یا جب کسی عورت کا پیڑو غیر معمولی طور پر بڑا ہو تو وضع حمل کے نزدیکی وقت میں پاخانہ پیشاب کرتے وقت بچہ یکایک نیچے اتر آتا ہے یا جب وضع حمل (ولادت) کے وقت بچہ کی نال (Umbilical Cord) پر شدید زور سے کھچاؤ (Traction) پڑتا ہے' تو رحم کا جسم الٹ جاتا ہے اور یہ انول (Placenta) کے ساتھ باہر نکل آتا ہے۔

رحم میں بچے کا کافی بڑا ہونا' بچے کا تکلیف اور مشکل سے پیدا ہونا' بچے کو خارج کرنے کی خاطر قبل از وقت مردہ بچے یا انول جھلی (مشیمہ) کو پکڑ کر دایہ کا زور سے کھینچنا' بچہ کا یکایک پیدا ہو جانا' رباطات اور عضلات رحم کا کمزور ہونا وغیرہ اس عارضہ کے اسباب ہیں۔

کبھی حمل نہ ہونے کی صورت میں رحم کے اندر رسولی (Tumor) یا بدگوشت (Polypus) کی موجودگی کی وجہ سے رحم الٹ جاتا ہے۔ یہ بڑا خطرناک ہوتا ہے کیونکہ اس حالت میں قاذف نالیاں' خصیۃ الرحم' مثانہ اور مبرز اپنی اپنی جگہ سے کھنچ کر ہٹ جاتے ہیں اور سارا نظام ابتر ہو جاتا

ہے۔ یہ اعضاء اپنے افعال کو سرانجام دینا چھوڑ دیتے ہیں۔ جس سے مختلف پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ مریضہ کی طاقت لحہ بہ لحہ سلب ہوتی جاتی ہے اور وہ دارِ فانی کے دَر پر دستک دینے لگتی ہے۔ چنانچہ ایک ماہر دلیہ یا لیڈی ڈاکٹر سے مریضہ کے الٹے ہوئے رحم کو جلد نہایت احتیاط کے ساتھ سیدھا کر کے پیڑو کے اندر اپنے اصلی مقام پر پہنچا دینا چاہئے اور جب تک حالت بہتر نہ ہو جائے مریضہ کو آرام دہ وضع پر بستر میں لیٹے رہنا چاہئے اور "خروجِ رحم" کے تحت دی گئی ادویہ میں سے منتخب کر کے دوا دی جائے۔

علامات : مریضہ کو شرمگاہ میں کوئی مخمل جیسی نرم چیز اٹکی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ کمر، پیڑو، مقعد وغیرہ میں شدید درد ہوتا ہے۔ کبھی بخار، رعشہ، کزاز یا جانکنی (Tetanus) کا دَورہ ہو جاتا ہے۔ کبھی بلاوجہ خوف و خطر طاری ہو جاتا ہے۔ اکثر پیشاب و پاخانہ بند ہو جاتا ہے۔ شدت مرض سے اندرونی سیلان خون (ہیموریج) ہونے لگتا ہے۔ جس سے مریضہ کمزور و نحیف ہو جاتی ہے۔ اس کا چہرہ فق اور جسم پر زردی چھا جاتی ہے۔ ہاتھ پاؤں سرد، نبض کمزور، کبھی سرد چپچپا پسینہ آتا ہے۔ تنگیٔ تنفس اور ضعف کی علامات وارد ہو کر مریضہ بے ہوش ہو جاتی ہے اور اس صدمہ کی تاب نہ لا کر جلد چل بستی ہے۔ اس مرض انقلابِ رحم کی کئی علامات خروجِ رحم (Prolapsus Uteri) کے مشابہ ہیں۔

علاج :

- "خروجِ رحم" کے تحت دی گئی ادویہ کھانے کے لئے مریضہ کو دیں۔

25- سیلان الرحم۔ شرمگاہ اور رحم سے سفید پانی آنا۔ لیکوریا

(LEUCORRHOEA / WHITES / FLOUR ALBUS)

پہلے بھی بیان ہو چکا ہے کہ زنانہ اعضائے تناسل یعنی مہبل، عنق الرحم اور رحم وغیرہ کی بلغمی جھلیوں سے بعض خاص قسم کی رطوبات سفید یا زردی مائل سفید رنگ کی تراوش پاتی اور ان کو تر رکھتی ہیں۔ لیکن جب خلاف معمول یہ رطوبات زیادہ تراوش پانے لگیں اور ان کی رنگت، بو، قوام وغیرہ میں تبدیلی پیدا ہو جائے تو اسے سیلان الرحم وغیرہ کہتے ہیں۔ یہ تروشات جوانی آنے پر، حمل کے دوران، تبویض یعنی انڈہ پک کر نکلنے (Ovulation) پر اور بعض مستورات میں حیض آنے سے قبل زیادہ مقدار میں خارج ہونے لگتی ہیں۔ سیلان رحم دراصل بذات خود کوئی مرض نہیں ہے بلکہ بعض عوارض مثلاً" مہبل کی سوزش، ورم رحم، رحم میں خارش وغیرہ کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی ایک علامت ہے۔ رطوبتیں بالکل پانی کی طرح یا تیز خراشدار یا صاف، شفاف یا گاڑھے پیپ دار ملی

کی طرح ہوتی ہیں۔ جن سے سخت بو آتی ہے۔ تیز خراشدار رطوبت فرج کو چھیل ڈالتی ہے اور اس کی جلد کی بالائی تہہ گل سڑ کر ضائع ہو جاتی ہے۔ یہ رطوبات مسلسل خارج ہوں یا خون آمیز ہوں تو فوری خصوصی توجہ کی طلبگار ہوتی ہیں۔

عمر کے لحاظ سے اس کی مختلف اقسام ہیں :

1- **بچپن کا سیلان الرحم** : یہ عموماً تیز خراشدار پیشاب لگنے سے، شرمگاہ کی خارش، مقعد سے سوتی کیڑوں کا شرمگاہ میں داخلے کے سبب ہوا کرتا ہے۔ املی اور دیگر کھٹی چٹپٹی چیزوں کو بے تحاشا کھاتے رہنے والی بچیوں میں بھی یہ مرض دیکھا جاتا ہے۔

2- **نوخیز، کنواری لڑکیوں کا سیلان** : 17 تا 20 سال کی عمر کی طالبات میں، دیر تک مجبوراً کھڑی رہنے والی استانیوں اور مال فروخت کرنے والی لڑکیوں (Sales Girls) میں عموماً تھکن، رنج و غم، فکر و پریشانی، خوف و ہراس اور صحت کی خرابی سے عموماً حیض کے قریب لاحق ہوتا ہے۔ نو عمر لڑکیوں کو بے احتیاطیوں، سردی لگ جانے کے بعد حیض کی خرابیوں، پاؤں بھیگ جانے خصوصاً حیض کے دوران وغیرہ سے یہ عارضہ لاحق ہو جاتا ہے یا جن میں شہوت تیز مگر شادی نہ ہونے پائے۔

3- **نوجوان شادی شدہ اور بچوں والی مستورات کا سیلان** : یہ عموماً خراش یا عنق الرحم کے پھٹ جانے یا پرانے سوزاک کے سبب ہوتا ہے۔ کثرت جماع یا کم عمر میں شادی کرنے کے نتیجے میں بھی لیکوریا ہو جایا کرتا ہے۔ کمی خون، مزمن قبض اور جسمانی کمزوری بھی اس کا سبب ہوتا ہے۔

4- **نئی نویلی دلہنوں کا سیلان** : یہ عموماً نئی شادی شدہ لڑکیوں کو مہبل اور رحم میں ورم کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جو نازک مزاج دلہنوں کو خوف و ہراس یا کمزوری اور نزاکتِ طبع یا سہاگ راتوں میں کثرتِ مباشرت کے باعث ہو جایا کرتا ہے۔

5- **بوڑھی مستورات کو سنِ یاس کا سیلان** : یہ عموماً رحم یا عنق الرحم میں کینسر کے ساتھ یا کبھی رحم میں ورم کے سبب ہوتا ہے۔ بڑھاپے میں خواتین کی شرمگاہ میں خشکی اور چر مراہٹ کا عارضہ واقع ہو جاتا ہے اور سرطانی رطوبت شروع میں پانی جیسی پتلی بکثرت بہتی ہے اور بعد میں سرخی مائل ہو جاتی ہے۔

ماہرین کا دعویٰ ہے کہ تمام عمر کی 90 فیصد عورتوں کو یہ مرض ہوتا ہے جن میں ہائی سکول کی نازک مزاج حسینہ و لاڈلی لڑکیاں بھی شامل ہیں، ان کو یہ مرض خفیہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس مرض کو"

عورتوں کے حُسن کا چور" (The Thief of Womanly Charm) بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ چپکے چپکے ان کے حُسن کو چوس لیتا ہے۔

یہ رطوبت مختلف جگہوں فرج، مہبل، رحم یا عنق الرحم سے تراوش پاکر خارج ہوا کرتی ہے۔ فرج کی رطوبت سیال، سفید قدرے چمکدار ہوتی ہے۔ مہبل کی سفیدی مائل اور ترش، رحم کی انڈے کی سفیدی جیسی اور کبھی زرد رنگ کی اور عنق الرحم کی رطوبت شفاف کھاری اور انڈے کی سفیدی کی طرح مگر رحم کی رطوبت سے زیادہ سیال اور بچوں والی عورتوں میں ہوتی ہے۔

اسباب : سیلان الرحم اکثر رحم اور اس کے متعلقات میں خرابیوں کے باعث لاحق ہوتا ہے۔ چنانچہ مذکورہ بالا اسباب کے علاوہ جوڑوں میں بائی کے درد، گنٹھیا (نقرس)، خنازیری مزاج، حیض کی بندش، بواسیر رحم، سوزش رحم، آتشک، سوزاک، ذہنی خلفشار، غم و غصہ، حزن و ملال، خوف و ہراس، شرمگاہ کے زخم، بثور، عنق الرحم میں سرطان، خون کی کمی، لاغری، زنانہ اعضاء کے عضلات کا لچک کھو کر ڈھیلا ہو جانا اور رحم کا اپنی جگہ سے گر جانا وغیرہ اس کے اسباب ہیں۔ اس کو جراثیم کا شاخسانہ بھی گردانا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں خراب غذا یعنی تیز، نمکین، چٹپٹی، کھٹی و مصالحہ دار غذا، سردی لگنا، قبض، اسقاط حمل اور شہوت تیز مگر آسودگی نہ ہو یعنی شادی نہ ہو وغیرہ کے باعث بھی یہ مرض ہوتا ہے۔

رحم میں بثور (پیپ دار پھنسیاں) کے سبب لیکوریا کی رطوبت زیادہ مقدار میں خارج نہیں ہوتی مگر مریضہ سوزش اور خارش کی وجہ سے بے چین و مضطرب رہتی ہے۔ سوزاک والی عورت میں زخموں سے رطوبت گاڑھی، پیپ آمیز بدبودار ہوتی ہے اور مریضہ رحم اور پیڑو میں درد محسوس کرتی ہے۔ بواسیر رحم کی صورت میں رحم میں مسے ہوتے ہیں اور رطوبت سرخ یا سیاہ رنگ کی خارج ہوتی ہے۔ سرطان رحم میں رطوبت گوشت جیسی سرخی مائل یا پھر تیل و شربت کے نیچے بیٹھی ہوئی تلچھٹ کی طرح سیاہ رنگ کی اور سخت بدبودار ہوتی ہے، درد اور سوزش نہیں ہوتی مگر رطوبت بکثرت خارج ہوتی ہے۔

علامات : لیکوریا میں درد نہیں ہوتا۔ اس لئے زیادہ خطرناک نہیں سمجھا جاتا اور اکثر نظر انداز ہو جاتا ہے مگر اس کے اثرات اس قدر رنج کن ہوتے ہیں کہ ازدواجی زندگی کی مسرتیں اور وفا شعاریاں غارت ہو جاتی ہیں۔ میاں بیوی کی ازدواجی زندگی میں نفرت اور بے وفائی (Infidelity) کی خلیج حائل ہونے لگتی ہے۔ عورت سے ایک عجیب ناگوار سی بدبو آتی ہے۔ جو دونوں کو ایک دوسرے سے دھکیل رہتی ہے۔ چنانچہ لیکوریا بانجھ پن کا بھی ایک اہم سبب ہے۔

لیکوریا کی علامات بالعموم تین مدارج (Stages) میں رونما ہوتی ہیں۔

1- پہلے درجے میں علامات کوئی خاص نمایاں نہیں ہوتیں۔ اس لئے نظر انداز کر دی جاتی ہیں۔ اس میں معمولی سی سفیدی مائل پانی کی طرح پتلی رطوبت نکلتی ہے جس سے مبل اور شرمگاہ تر اور نمناک رہتی ہے اور مریضہ اسے کوئی خاص وقعت نہیں دیتی۔

2- دوسرے درجے میں رطوبت گاڑھی' زردی مائل سفید اور بھاری ہو جاتی ہے۔ کبھی پتلی' کبھی گاڑھی رطوبت بہتی رہتی ہے۔ چہرہ فق' جسم کمزور اور مضمحل' سست' تھکاماندہ ہوتا ہے۔

3- تیسرے درجے میں لیکوریا شدید ہو جاتا ہے۔ بکثرت رطوبت بہتی ہے' جو کبھی بہہ کر گھٹنوں اور ایڑیوں تک آجاتی ہے۔ پیڑو میں بوجھ اور گھسیٹنے جیسا درد (Dragging Pains) محسوس ہوتا ہے۔ سر میں اکثر درد ہوتا ہے۔ کمر اور پنڈلیوں میں درد ہوتا ہے۔ نظامِ ہضم خراب اور کبھی قبض ہوتا ہے۔ پیشاب کی حاجت بار بار ہوتی ہے۔ حیض بے قاعدہ ہو جاتے ہیں۔ مایوسی اور کمزوری لہراتی رہتی ہے۔ اعصابی نظام خراب ہو کر "مزمن خلل عصبی" (Chronic Neurosis) واقع ہو جاتا ہے۔ مریضہ چڑچڑی اور بدمزاج ہو جاتی ہے۔

خوش قسمتی سے اگر مریضہ کا صحیح طریقہ سے اور جلدی علاج کر دیا جائے تو وہ پوری طرح صحت یابی سے ہمکنار ہو جاتی ہے۔

علاج :

☆ سیلان الرحم۔ لیکوریا : (1) آرسنکم۔ آرسنکم آئڈ۔ آئیوڈیم۔ ایلومینا۔ پلاٹینا۔ پلساٹیلا۔ جلسی میم۔ سٹانم۔ سلفر۔ سلیشیا۔ سیپیا۔ کاربوانیمل۔ کاربونیم سلف۔ کاشیکم۔ کالی آرس۔ کالی کارب۔ کریازوٹ۔ کلکیریا سلف۔ کلکیریا کارب۔ گریفائیٹس۔ مرک۔ میڈورینم۔ میورنک ایسڈ۔ نائیٹرک ایسڈ۔ نیٹرم میور۔ (نیز دیکھئے "ریپرٹری")

☆ البیومن جیسا : (1) بورکس۔ نیٹرم میور۔

☆ بالائی (Cream) جیسا : (1) پلساٹیلا۔

☆ چاول کی پیچھ جیسا : (1) بورکس۔ سباٹنا۔ نیٹرم میور۔

☆ دودھ جیسا : (1) پلساٹیلا۔ سیپیا۔ کلکیریا۔

☆ ڈھیلے دار (Lumpy) : (2) انٹم کروڈ۔ بورکس۔ بووسٹا۔

☆ مربہ کے شیرہ (جیلی) جیسا : (2) سباٹنا۔ گریفائیٹس۔

☆ سفید لئی جیسا (White Paste) : (2) بورکس۔

☆ پیپ آمیز (Purulent) : (1) سیپیا۔
☆ خون آمیز (Bloody) : (1) چائنا۔ سیپیا۔ کالوس۔ کلکیریا سلف۔ نائیٹرک ایسڈ۔
☆ خونابی (سیرم) رطوبت مقعد اور مبل کے راستے خارج ہو : (1) لو بیلیا۔
☆ بھورا (Brown) : (1) لیلیم ٹائیگر۔ نائیٹرک ایسڈ۔
☆ بھورے رنگ کا لیکوریا جو کپڑے (مریضہ کی شلوار) پر دھبہ ڈال دے : (1) نائیٹرک ایسڈ۔ (2) لیلیم ٹائیگر۔
☆ پتلا پانی کا سا : (1) پلساٹیلا۔ گریفائیٹس۔ نائیٹرک ایسڈ۔
☆ چپچپا، تاردار، لیسدار لیکوریا : (1) سبائنا۔ کالی بائی۔ نائیٹرک ایسڈ۔ ہائیڈراسٹس۔
☆ رچکنا، چربیلا، سادہ (Bland) : (2) پلساٹیلا۔ مرک۔
☆ تیز، خراشدار، چھیل دینے والا (Acrid) : (1) الیومینا۔ بورکس۔ پلساٹیلا۔ سلیشیا۔ سیپیا۔ فاسفورس۔ فلورک ایسڈ۔ فیرم۔ فیرم آرس۔ کاربونیم سلف۔ کریازوٹ۔ کیمولا۔ گریفائیٹس۔ لائیکو۔ مرک۔ میگنیشیا سلف۔ نائیٹرک ایسڈ۔
☆ تیز سوزشی جو کپڑے میں سوراخ کر دے : (2) آئیوڈیم۔
☆ گاڑھا (Thick) : (1) آرسنکم۔ کالی بائی۔ کلکیریا۔ ہائیڈراسٹس۔
☆ متعفن، بدبودار، باسی پنیر جیسا بدبودار : (1) ہیپر۔
☆ سڑانڈ والا (Putrid) : (1) سورینم۔ کاربالک ایسڈ۔ کالی فاس۔ کریازوٹ۔
☆ مسلسل بہے : (2) امونیا میور۔
☆ پرنالے کی طرح بہے (Gushing) : (1) سلیشیا۔ سیپیا۔ کلکیریا۔ گریفائیٹس۔ لائیکو۔ (2) بلسی میم۔ کالوس۔
☆ بیٹھی ہو جب تو لیکوریا بہے : (2) انٹم ٹارٹ۔
☆ لیٹی ہو جب : (1) پلساٹیلا۔
☆ کھڑی ہو جب : (2) آرسنکم۔
☆ چلتے وقت زیادہ بہے : (1) بووسٹا۔ (2) سارسپریلا۔ سلفر۔ سیپیا۔ فاسفورس۔ کاربوانی۔ گریفائیٹس۔ نیٹرم میور۔
☆ جماع کے بعد : (2) سیپیا۔ نیٹرم کارب۔

☆ جلق (انگشت زنی) سے : (1) پلساٹیلا۔ (2) پلاٹینا۔ کینتھرس۔ اوری جینم۔
☆ شہوت بھڑکنے سے، شہوانی تحریک ہو جب : (2) پلساٹیلا۔ کینتھرس۔ (3) اوری جینم۔ پلاٹینا۔
☆ ورزش یا محنت کرے جب : مگنیشیا سلف۔ مگنیشیا میور۔
☆ چھوٹی لڑکیوں میں لیکوریا : (1) سیپیا۔ مرک۔ (2) پلساٹیلا۔ کنابس سٹائیوا۔ کیوبے وا۔ مرک آیڈ ربرم۔ سفلینیم۔ میڈورنیم۔
☆ حیض سے قبل لیکوریا بہے : (1) بووسٹا۔ سیپیا۔ کریازوٹ۔ کلکیریا۔ گریفائیٹس۔
☆ حیض کے دوران : (2) آیوڈیم۔ مگنیشیا میور۔
☆ حیض کے بعد : (1) بووسٹا۔ کلکیریا۔ کلکیریا فاس۔
☆ حیض کی بجائے لیکوریا بہے : (1) آرسنکم۔ (2) چائنا۔ جینو پوڈیم۔ زنکم۔ سڈرن۔ سلیشیا۔ سیپیا۔ فاسفورس۔ فیرم۔ کاکولس۔ گریفائیٹس۔ نکس ماسکاٹا۔
☆ حیض کی بو جیسا لیکوریا آئے : (2) کاسٹیکم۔
☆ ناکافی حیض کے ہمراہ لیکوریا آئے : (2) کاسٹیکم۔
☆ دو حیضوں کے درمیان لیکوریا بہے : (1) بورکس۔ سیپیا۔ کلکیریا۔ (2) اپیکاک۔ کالوسنتھ۔ کریازوٹ۔ کاکولس۔
☆ زمانۂ حمل میں لیکوریا آئے : (1) سیپیا۔ کریازوٹ۔ (2) پلساٹیلا۔ کاکولس۔ کونیم۔ میورکس۔ (3) ایلومینا۔
☆ سوزاک کے سبب لیکوریا بہے : (1) پلساٹیلا۔ نائیٹرک ایسڈ۔ (2) اورم میور۔ پلاٹینا۔ تھوجا۔ سیپیا۔ کنابس سٹائیوا۔
☆ لیکوریا زرد رنگ کا : (1) آرسنکم۔ سلفر۔ سیپیا۔ کریازوٹ۔ کلکیریا۔ کیموملا۔ ہائیڈراسٹس۔
☆ جو کپڑے (شلوار) پر زرد دھبہ ڈال دے : (1) کریازوٹ۔ (2) کاربوانیمی۔
☆ لیکوریا سبزی مائل رنگ کا آئے : (1) سیپیا۔ کاربو وج۔ مرک۔ نائیٹرک ایسڈ۔ نیٹرم سلف۔ نیٹرم میور۔
☆ سبز پانی جیسا لیکوریا : (2) سیپیا۔
☆ جو کپڑے پر سبز داغ ڈال دے : بووسٹا۔ تھوجا۔ کالی کلور۔ لیکے سس۔

☆ سفید رنگ کا لیکوریا : (1) بورکس۔ سیپیا۔ گریفائیٹس۔ نیٹرم میور۔
☆ سفید لیکوریا جو کپڑے پر زرد داغ ڈال دے : پلیٹونیم۔
☆ سلیٹی رنگ کا لیکوریا : (2) ارجنٹم نائیٹ۔ بربرس۔
☆ گہرے رنگ کا اور سیاہ (Dark / Black) : (2) اسکیولس۔ سیکیل کار۔ کریازوٹ۔
☆ گوشت کے رنگ کا : (2) ایلومینا۔
☆ نیلگوں لیکوریا : امبرا۔

تفصیلات ادویہ :

آرسنکم البم 30 : تیز سوزشی ہوگوشت کھا جانے والا لیکوریا' جہاں لگے' زخم پیدا کر دے۔ (کونیم۔ پلساٹیلا) لیکوریا گاڑھا' زرد رنگ کا جو جب کھڑی ہو یا جب ریاح خارج کرے تو قطرہ قطرہ بہہ نکلے۔ رات کو بہت اذیت اور بے چینی محسوس ہو۔ مریضہ کمزور اور نحیف ہو۔ یا پتلا' جلندار لیکوریا رحم میں ست اجتماع خون کے سبب اور جس کے ساتھ بہت جلد جلد اور کثیر المقدار حیض آئیں۔

آرسنکم آیوڈائیڈ 30 : لیکوریا عموماً پانی کا سا پتلا' آبی' سوزشی' خراشدار جو شرمگاہ کو چھیل دے۔ دبلی پتلی' سوء المزاج مستورات میں رحم اور اس کے متعلقہ اعضاء میں خرابی کے باعث لیکوریا ہو۔

آیوڈیم 30 : خراشدار' سوزشی لیکوریا جو شرمگاہ اور رانوں کو چھیل دے۔ رانوں پر زخم بن جائیں۔ مریضہ کی شلوار کے کپڑے میں سوراخ کر دے۔ کپڑے کو کھا جائے۔ حیض کے بعد آئے۔ پتلا یا گاڑھا لیکوریا۔

ایلومینا 200 : لیکوریا حیض سے قبل یا بعد میں' تیز' سوزشی' کثیر المقدار' خراشدار جس کو ٹھنڈے پانی کے ساتھ دھونے یا ٹھنڈے پانی کی پچکاری (ڈوش) کرنے سے افاقہ ہو۔ آنوں جیسا شفاف' بکثرت بہنے والا جو ٹانگوں کے ساتھ ساتھ ایڑیوں تک بہہ کر آجائے۔ (سفلینم لیکوریا جو صرف دن کے وقت بہے۔

پلاٹینا 200 : البیومن آمیز لیکوریا جو صرف دن کے وقت بہے' رات کو بند ہو جائے۔ اکثر غیر درد کے یا بغیر کسی احساس کے بہتا رہے۔ پیشاب کے بعد' حیض سے قبل یا بعد یا اپنی جگہ سے

اٹھنے پر لیکوریا ہے۔ بنظر میں شہوانی تحریک' اکساہٹ اور سرسراہٹ ہو اور بے حد پریشانی ہو' دل دھڑکے۔ مباشرت کے دوران فرج بے حد ذکی الحس اور درد کرے۔ مریضہ قبض کا شکار رہے۔ پاخانہ چچپا' لئی کی مانند یا کمہار کی مٹی کی طرح چپکنے والا ہو۔

پلساٹیلا200 : لیکوریا دودھ جیسا' دودھیا رنگ کا' پتلا' سفید آنوں آمیز' یا پتلا' جلندار تیز سوزشی خراشدار جس سے شفران (لب ہائے فرج) سوج جائیں اور شرمگاہ دکھے۔ جب لیٹی ہو تو لیکوریا میں زیادتی ہو جائے۔ لیکوریا خصوصاً حیض کے بعد آئے۔ نیز گاڑھا' سفید آنوں (Mucus) والا لیکوریا حیض سے پہلے اور حیض کے دوران آئے۔ بیٹھی ہوئی حالت سے اٹھنے پر چکر آجائے اور جاڑا (سخت سردی) لگے۔ مستورات جو حلیم الطبع' نرم مزاج' بات مان جانے والی اور با آسانی آنسو بہانے والی' باتیں کرتے کرتے رو دینے والی ہوتی ہیں۔ عنفوان شباب میں نوجوان لڑکیوں کو ذرا سی سردی لگ جانے یا بھیگ جانے سے حیض رک کر لیکوریا ہے۔ ہسٹریائی علامات واقع ہو جائیں اور جماع کی خواہش پیدا ہو جائے۔ انگشت ثنی سے خصوصاً حیض کے بعد لیکوریا آئے۔

جلسی میم200 : لیکوریا سفید رنگ کا آئے اور مقام رحم میں بوجھ اور کمر میں درد ہو۔ بکثرت لیکوریا دن رات پرنالے کی طرح ہے۔

سٹانم200 : لیکوریا بے حد کمزوری کے ساتھ' شفاف آنوں آمیز یا زردی مائل بکثرت آئے۔ خروج سہل ہو۔ سینہ میں اس قدر کمزوری کہ مریضہ بول نہ سکے۔ خصوصاً سخت پاخانوں کے ساتھ بہت بے آرامی و بے چینی محسوس ہو۔

سلفر30 : جلندار' درد کے ساتھ لیکوریا جس سے شرمگاہ دکھنے لگے۔ لیکوریا پتلا' زردی مائل رنگ کا۔ لیکوریا سے قبل رحم کے مقام پر چٹکی بھرنے جیسا (Pinching) درد ہو۔ دن کے وقت بار بار' ہلکے ہلکے' کمزور دورے (لہریں۔Spells) کی صورت میں لیکوریا ہے۔ سر کی چوٹی پر مسلسل حدت۔ پاؤں کے تلوے جلیں جن کو بستر سے باہر نکال کر رکھنا پڑے۔

سلیشیا30 : لیکوریا بکثرت آئے۔ جن عورتوں کو غذا پوری طرح میسر نہ ہو' ان کے حیض بند ہو جائیں۔ مگر لیکوریا ہر ہفتے بکثرت خارج ہو۔ لیکوریا دودھیا' پانی کا سا' حیض کی بجائے بھورا لیکوریا آئے۔ خصوصاً کھٹی چیزیں الٹی' سرکہ' اچار' چٹنی وغیرہ کھانے سے لیکوریا آئے۔

سیپیا200 : سن یاس میں' زمانہ حمل میں یا عالم شباب میں لیکوریا ہو جائے۔ (لیکیے سس) مریضہ کے چہرے پر نمیالے زرد داغ رخساروں پر اور ناک کے آر پار بن جائیں۔ کثیر المقدار' زردی مائل'

سبز رنگ کا یا دودھیا، دودھ جیسا سفید، بدبودار اور شرمگاہ کو چھیل ڈالنے والا لیکوریا۔ جس کے ساتھ عنق الرحم (Cervix) میں تیر لگنے جیسے درد ہوں اور عنق الرحم سخت ہو۔ رحم بھی منقلب (Retroverted) باہر نکلا ہوا (Prolapsed)، بڑھا ہوا (Enlarged)، اور سخت (Indurated) ہو۔ ان حالات کے سبب مریضہ مباشرت سے گریز اور راہِ فرار اختیار کرے۔ حیض سے قبل لیکوریا میں زیادتی ہو جائے۔ مباشرت کے بعد آئے۔ (نیٹرم کارب، جماع کے دوران آئے تو کلکیریا فاس) حیض قلیل المقدار اور قبض بہت زیادہ ہو۔

کاربوانیملس 200 : لیکوریا، جلندار، سوزشی، خراشدار اور بدبودار جو مریضہ کے چلنے یا کھڑی ہونے پر بہے اور اس کی شلوار پر زرد رنگ کے داغ ڈال دے۔

کاربو وج 30 : لیکوریا، بکثرت، پتلا، بدبودار اور خراشدار یا خون آمیز، آنوں والا اور شرمگاہ کو چھیل دینے والا لیکوریا۔

کاسٹیکم 200 : بکثرت لیکوریا جو حیض کی طرح بہے مگر صرف رات کو آئے یا رات کے وقت بڑھ جائے۔ جس سے شرمگاہ میں اور رانوں کے درمیان خارش اور کٹن (Biting) ہو۔ جب کالوسنتھ فیل ہو جائے تو یہ دوا موثر ہوتی ہے۔

کالی آرس 300 : لیکوریا پیڑو میں نیچے کی جانب دباؤ۔ جس کے ساتھ رحم کے منہ میں گوبھی کے پھول جیسی پیدائشیں ہوں اور اڑتے پھرنے والے آوارہ درد ہوں۔ مریضہ بے چین، گھبرائی ہوئی (نروس) اور بجس (کمی خون) کی ماری ہوئی رہتی ہے۔ رحم میں سرطانی رجحان ہوتا ہے۔

کالی کارب 200 : لیکوریا زردی مائل، تیز سوزشی اور چھیل ڈالنے والا۔ شرمگاہ میں خارش اور جلن کے ساتھ۔ آنوں جیسا لیکوریا۔ کمر میں درد جیسے کمر ٹوٹ جائے گی۔ مقام کمر سے کاٹنے جیسے درد نیچے ٹانگوں میں جائیں۔

کریازوٹ 200 : لیکوریا خراشدار، سوزشی، چھیل ڈالنے اور گوشت کو کھا جانے والا، بدبودار آئے جس سے شرمگاہ میں اور شفران اور رانوں کے درمیان کھجلی، کٹن، ٹیسیں اور جلن پیدا ہو اور اوپر سے نیچے کی طرف سوئیاں چبھیں۔ جن سے مریضہ چونک اٹھے۔ لیکوریا سے سبز غلہ (Green Corn) جیسی بو آئے۔ نشاستہ کی طرح کپڑے کو اکڑا (Stiff) دے اور شلوار پر زرد رنگ کا داغ ڈال دے۔ تیز خراشدار لیکوریا کے سبب مریضہ کو جماع کی بے حد خواہش پیدا ہو جائے۔ لیکوریا حیض کی طرح بہے اور اس سے حیض جیسی بدبو آئے اور ساتھ کمر میں درد اور چہرے پر

تمتماہٹ ہو۔ خصوصاً لیکوریا مین پاس میں یا مین پاس کے بعد بوڑھی خواتین کو ہو جو سوء المزاج ہوں یا موٹی پلپلی (Fat, Flabby) لڑکیوں کو لیکوریا آئے۔

کلکیریا کارب 200 : لیکوریا تیز سوزشی جس سے شرمگاہ پر اور مہبل میں خارش، جلن اور ٹیس بھرا درد ہو۔ (امونیا کارب۔ کریازوٹ) نیز مریضہ کلکیریا کے مزاج اور جنرل علامات والی ہوتی ہے۔ پیشاب کے دوران دودھ کی مانند رطوبت خارج ہو یا صرف دوروں (Spells) کے ساتھ بہے۔ عموی طور پر مریضہ بہت کمزور، چلنے سے یا زینہ چڑھنے سے تھک کر چور ہو جائے۔ ذرا سی ٹھنڈی ہوا برداشت نہ کر سکے۔ پاؤں ٹھنڈے اور نمناک۔ خنازیری مزاج۔

گریفائیٹس 200 : لیکوریا بہت زیادہ۔ پانی جیسا پتلا، چھیل ڈالنے والا ہوتا ہے اور مریضہ کو جماع سے بالکل نفرت ہوتی ہے۔

مرک ویوس مرک سال : لیکوریا پیپ آمیز سوزشی، اعضاء کو چھیل ڈالنے والا آنتوں کے ڈھیلے خارج ہوں۔ سبز رنگ کا، روئی کے گالوں کی طرح گچھے دار جو بیر کے سائز کے ڈھیلوں یا گولوں کی شکل میں خارج ہو۔ شرمگاہ متورم ہو۔ چھوٹی لڑکیوں کو جاندار، خارشی تکلیف دہ لیکوریا آئے۔

مرک کار : لیکوریا جس سے میٹھی میٹھی سی بو آئے اور اس کا رنگ پھیکا زرد ہو۔

مگنیشیا کارب 30 : پتلا، معمولی سا لیکوریا جس کے ساتھ ناف کے ارد گرد چٹکی بھرنے جیسا درد اور شرمگاہ پر کھجلی ہو۔ حیض کے بعد لیکوریا۔ چلتے وقت بڑھ جائے۔

میورٹک ایسڈ 30 : لیکوریا بدبودار، جس سے شرمگاہ پر زخم ہو جائیں۔ مقعد میں پھوڑے کا سا شدید درد، بواسیر یا چیر (Fissure) کے ساتھ لیکوریا آئے۔ مقعد اور اعضائے تناسل بے حد دردناک کہ کپڑا یا چھونا برداشت نہ ہو۔ اس سے شدید خارش ہو۔

میورکس 30 : لیکوریا صرف دن کے وقت آئے جو پانی جیسا، سبزی مائل رنگ کا یا گاڑھا خون آمیز ہو۔ شرمگاہ کو ذرا سا چھونے سے شہوت بری طرح بھڑک اٹھے۔

نائٹرک ایسڈ 200 : لیکوریا بھورا، گوشت کے رنگ کا، آبی، پانی کا سا پتلا یا تاردار اور بدبودار۔ سانولے رنگ کی اور ادھیڑ عمر کی مستورات کے لئے یہ دوا زیادہ مفید ہے۔ (سائکوٹک (Cycotic) مریضہ بلغمی مزاج، اس کی ساری رطوبات اور اخراجات خصوصاً پیشاب، پاخانہ اور پسینہ بے حد بدبودار ہوتے ہیں۔ مریضہ چڑچڑی، سرکش، مایوس اور شور، درد، جھٹکے اور چھونے سے ذکی الحس ہوتی ہے۔

نیٹرم فاس 30 : لیکوریا سفید ٹمیالے رنگ کا آئے۔ رطوبات زرد اور سنہری چمکدار ہوں نیز تیزابی پانی جیسی پتلی' تیز اور کھٹی بو والی ہوں۔

نیٹرم میور 200 : بکثرت' گاڑھا' سفید' شفاف اور تیز خراشدار لیکوریا جس سے شرمگاہ (Vulva) میں کھجلی اور چنگاریوں کی طرح ٹیس مارنے والا درد ہو۔ پیشاب کرنے کے بعد مثانے کی گردن یا پیشاب کی نالی نائیزہ میں کاٹنے والا درد ہو۔ کمر درد جیسے کمر کے بل سیدھا لیٹنے یا کسی سخت چیز کے ساتھ کمر کو لگا کر سہارا دینے سے افاقہ ہو۔ مریضہ کی آنکھیں نمناک' طبیعت بجھی بجھی' اداس و غمگین ہو۔

ایپس ملیفیکا 30 : لیکوریا خراشدار' کثیرالمقدار' سبز یا زردی مائل رنگ کا بہے۔ لیکوریا کے ساتھ پیشاب مشکل سے تکلیف کے ساتھ آئے۔

ارجنٹم مٹ 200 : لیکوریا خوفناک حد تک بدبودار۔

ارجنٹم نائیٹ 200 : لیکوریا بکثرت' زرد' چھیل دینے والا۔ فم رحم اور عنق الرحم میں زخموں اور خروج رحم کے ساتھ خون آمیز آنوں اور لیکوریا خارج ہو۔

امبرا گریشیا 30 : رحم میں کمزوری۔ لیکوریا سلیٹی رنگ کے آنوں (Bluish-Gray Mucus) والا جو صرف رات کے وقت بہے۔

امونیم کارب 30 : کثیرالمقدار' آبی' تیز' سوزشی' چھیل ڈالنے والا لیکوریا جو شرمگاہ میں زخم پیدا کر دے۔

امونیم میور 30 : لیکوریا انڈے کی سفیدی جیسا' بھورا اور لیسدار' چپکنے والا خصوصاً" رات کو بہے۔ لیکوریا سے قبل ناف کے اردگرد چٹکی بھرنے جیسا (Pinching) اور کمر میں شدید (Violent) درد ہو۔

اورم مٹ 200 : گاڑھا سفید لیکوریا۔

اورم میور نیٹرو نیٹم 300 : لیکوریا جو عنق الرحم میں زخموں کے سبب آئے۔ شفران اور شرمگاہ میں حدت' جلن اور خارش ہو۔

بورکس 30 : لیکوریا انڈے کی سفیدی جیسا' بالکل سادہ (Perfectly Bland) مگر گرم' اس احساس کے ساتھ جیسے پانی بہہ رہا ہو۔ یہ دو حیضوں کے درمیانی دنوں میں بہا کرے۔

اسٹلیگو 30 : لیکوریا زرد رنگ کا' بدبودار' سادہ (Mild) یا خراشدار' الیومن آمیز۔

بووسٹا 200 : مریضہ خارش والی (Tettery) جس کی جلد پھولی ہوئی (Puffy) ہو۔ اس کے لئے یہ دوا زیادہ مفید ہے۔ لیکوریا گاڑھا' لیسدار' زردی مائل' سبز رنگ کا' حیض آنے سے چند دن قبل یا بعد آئے۔ جمع ہوئے ڈھیلوں یا چھیچھڑوں (Clots) کی شکل میں گرے خصوصاً جب چلتی ہو تو خارج ہوں۔ مریضہ کمر پر کوئی دباؤ برداشت نہ کرے۔

تھوجا 200 : لیکوریا کثیر المقدار' گاڑھا اور سبزی مائل رنگ کا۔ جو ایک حیض کے اختتام پر شروع ہو کر دوسرے حیض کی آمد تک جاری رہے۔

زنکا کیلم 30 : حیض آتے وقت لیکوریا بہت زیادہ بڑھ جائے۔

سیکیل کار 200 : سبز' بھورا اور بدبودار لیکوریا۔ نیز رحم میں فاسد سرطانی رسولیوں کے سبب پتلا گہرے سیاہ رنگ کا اعتدال کے ساتھ اخراج ہو۔

فاسفورس 200 : بکثرت' زرد رنگ کا لیکوریا یا سفید رنگ کا پانی جیسا چھیل ڈالنے والا' تیز سوزشی لیکوریا جو شرمگاہ پر آبلے پیدا کر دے۔ اس سے مہبل میں جلن اور خارش (Sashing) ہو۔ مریضہ بے حد کمزور اور مضمحل ہو جائے۔

فلورک ایسڈ 30 : بکثرت' خراشدار' شرمگاہ کو چھیل دینے والا لیکوریا۔ مریضہ لاپرواہ بلکہ اپنے عزیزوں اور پیاروں سے بھی لاپروائی کا برتاؤ کرتی ہے۔ کسی بھی ذمہ داری کو نبھانے کے ناقابل ہوتی ہے۔ ذہنی طور پر ہنس مکھ' مسرور اور ناز و نخرے والی ہوتی ہے۔

فیرم مٹ 30 : لیکوریا پتلے دودھ جیسا آئے اور شروع میں خراش' چھیلن اور ٹیس بھرا درد ہو۔ مریضہ دبلی پتلی کمزور مگر اس کے چہرے پر شفق جیسی سرخی اور تمتماہٹ چھائی ہو۔

فیرم آیوڈ 30 : لیکوریا ابلے ہوئے نشاستہ کی مانند' رحم پیچھے کی جانب گرا ہوا ہو۔ پاخانہ کے دوران تاردار لیکوریا خارج ہو۔ جس سے شرمگاہ اور مہبل متورم اور ان میں خارش اور پھوڑے جیسا درد ہو۔

کاربالک ایسڈ 30 : چھوٹی بچیوں میں لیکوریا آئے۔ (پلساٹیلا-سیپیا- کناابس سٹائیوا- مرک) خراشدار' سوزشی بدبودار رطوبت آئے۔

کالوکس 200 : پیپ دار مولو والا لیکوریا دو حیضوں کے درمیانی وقفہ میں یا حیض کی بجائے پہلے کی طرح بہے۔

کالوسنتھ 30 : زرد رنگ کا گاڑھا' بودار لیکوریا دو حیضوں کے درمیانی عرصہ میں بہے۔

کالوفائلم 200 : چھوٹی لڑکیوں میں کثیرالمقدار اور کمزور کردینے والا لیکوریا ہے۔

کالی فاس 200 : تیز خراشدار' چھیل ڈالنے والا' بدبودار لیکوریا جو کمزوری اور نظام عصبی کی خرابی کا شاخسانہ ہو۔

کالی بائی 30 : زرد' تاردار لیکوریا۔ شرمگاہ میں شدید خارش' بے حد جلن اور تحریک ہو۔

کلکیریا فاس 200 : لیکوریا انڈے کی سفیدی کی مانند۔ (اموئیم میور۔ بورکس) نیز مریضہ کلکیریا فاس کے مزاج اور جنرل علامات والی ہوتی ہے۔ حیض کے بعد زیادتی ہو جائے۔ اعضائے تناسل میں کمزوری محسوس ہو اور مباشرت کے دوران لیکوریا بہنے لگے۔

لائیکوپوڈیم 200 : دودھ کا سا ہو یا خون جیسا سرخ لیکوریا خصوصاً" پورے چاند سے قبل پیڑو میں کاٹنے والے درد کے ساتھ بکثرت' چھیل ڈالنے والا لیکوریا آئے اور مہبل کے راستے ہوا خارج ہو۔ لیکوریا زور سے فوارے کی طرح بہہ نکلے۔ شکم میں دائیں سے بائیں طرف کو آرپار درد ہوں۔ شفران میں خارش ہو' جوارح میں جھٹکے لگیں۔

لیکیسس 200 : حیض سے کئی دن قبل لیکوریا آئے جس سے شلوار کا کپڑا اکڑ جائے اور سبزی مائل رنگ کا دھبہ پڑ جائے۔ (زرد دھبہ ہو تو نکس وامیکا) سن یاس والی مستورات کے لئے (سیپیا) عمدہ دوا ہے۔

لیک کینم 200 : بکثرت' زرد رنگ کا' بھورا (براؤن) اور خون آمیز لیکوریا حیض کے دو ہفتے بعد آئے۔ صرف دن کو' رات کو نہ آئے۔ چلتے یا کھڑی ہونے سے بڑھ جائے۔

لیلیئم ٹائیگرینم 200 : لیکوریا حیض کے بعد بکثرت ہے۔ چھیل ڈالنے والا۔ پانی جیسا' زرد یا زردی مائل بھورا آئے جو کپڑے (شلوار) پر بھورے داغ ڈال دے۔

پیلیڈیم 200 : لیکوریا شفاف' شیرہ (جیلی-Jelly) کی مانند۔ حیض کے قبل اور بعد آئے اور ناف سے پیڑو تک گولی جیسے (Shooting) درد ہو' نیچے کو بوجھ اور دباؤ ہو جسے ملنے اور مالش کرنے سے افاقہ ہو۔ رحم میں کاٹنے جیسے درد ہوں' جن کو پاخانہ کرنے کے بعد افاقہ ہو۔

سی سی فیوگا 30 : لیکوریا مہبل سے آئے اور رحم میں بوجھ کا احساس ہو۔ ہسٹریا اور ربائی کے مزاج کی عورتوں کو لیکوریا آئے۔

سفلینیم 1M : پانی جیسا' تیز' خراشدار لیکوریا۔ جس سے شرمگاہ پر شدید خارش ہو اور یہ متورم ہو جائے۔ لیکوریا رات کے وقت اور بستر کی گرمی سے زیادہ ہے۔ لیکوریا اس قدر زیادہ کہ

ایڑیوں تک ہے۔ (ایلومینا۔ یوپین) اعضائے تناسل بے حد ذکی الحس' مخصوص ہسٹری (سفلس) والی چھوٹی عمر کی لڑکیوں کو لیکوریا آئے۔

نکس وامیکا 30 : بدبودار لیکوریا جو کپڑے پر زرد داغ ڈال دے اور رحم میں موچ جیسا درد ہو۔ خصوصاً" بھاری بوجھ اٹھانے سے فم رحم متورم اور سخت ہو جائے۔ قبض رہا کرے۔ بار بار تھوڑا پیشاب اور پاخانہ آیا کرے۔

نیٹرم کارب 200 : زردی مائل گاڑھا' کبھی بدبودار لیکوریا جس سے قبل شکم کے نچلے حصے میں درد ہو۔ پیشاب زیادہ آ جائے تو لیکوریا کم ہو جائے۔ نیچے کو دباؤ اور بوجھ کا احساس جیسے شکم کی ہر چیز باہر نکل پڑے گی۔ جماع کے بعد مہبل سے بکثرت آنوں جیسا لیکوریا منی کے ساتھ خارج ہو جس سے مریضہ کو حمل قرار نہ پا سکے۔ مریضہ آدمیوں سے متنفر ہو جائے اور ہاضمہ کی کمزوری کا شکار رہے۔

ہیڈراسٹس 30 : لیکوریا جو حیض کے بعد بڑھ جائے۔ (بورکس۔ کلکیریا) تیز' سوزشی' شرمگاہ کو چھیل دینے والا' مضبوطی سے چپکنے والا اور چھچھڑے دار۔ مریضہ افسردہ اور غمگین (ڈپریشن) جلد مر جانے کا یقین کرتی ہے اور مرجانا چاہتی ہے۔

کاکولس 200 : دو حیضوں کے درمیان لیکوریا (حیض کے بعد۔ بلساٹیلا) رطوبت خوناب (سیرم) جیسی پیپ دار سوزشی مائع سے آمیزش شدہ خارج ہو۔ جب مریضہ جھکے یا بیٹھے تو لیکوریا پرنالے کی طرح بہہ نکلے۔

کونیم 200 : لیکوریا جس سے شرمگاہ چھل جائے اور ٹیس بھرا درد ہو۔ لیکوریا سفیدی مائل یا دودھ کے رنگ کا درد کے ساتھ آئے۔ رحم میں زخم اور سختی۔

ٹریلیم 30 : کثیر المقدار' زرد رنگ کا' تاردار لیکوریا ہے جس سے مریضہ بے حد کمزور اور آدھ موئی سی ہو کر رہ جائے۔

ہیلونائس 30 : گہرے رنگ کالے' سیاہ' بدبودار اور مسلسل بہنے والا لیکوریا جو ہر دفعہ زور لگانے سے یا محنت و مشقت کے کام کرنے سے بہنے لگے۔ (دیکھئے آگے کیس)

ولئی برنم 30 : لیکوریا گاڑھا' سفید رنگ کا بکثرت ہے جو شرمگاہ کو چھیل ڈالے۔ اس میں ٹیس بھرا درد ہو اور خارش ہو اور فرج سرخ ہو جائے۔

چائنا 200 : کمزور مستورات جن کا بہت سا خون اور رطوبات زندگی (خون' پانی' دودھ' منی وغیرہ) ضائع ہو چکی ہوں۔ لیکوریا حیض سے قبل آیا کرے۔ جس کے ساتھ کنج ران اور مقعد میں

دردناک دباؤ اور بوجھ ہو۔ لیکوریا خون آمیز' جس کے ساتھ کبھی کبھی سیاہ خون کے چھچھڑے (Clots) یا بدبودار گندہ مواد خارج ہو۔ اندرونی اعضاء میں تکلیف دہ خارج اور تشنجی انقباض (کھینچن۔Contraction) ہو۔

انٹم کروڈ 30 : لیکوریا آبی' پانی جیسا پتلا' خراشدار' تیزابی رطوبات والا جس میں ٹھوس ڈھیلے شامل ہوں۔ جس کے ساتھ تیر لگنے جیسے درد نیچے رانوں میں اتر جائیں۔ بدہضمی کا شکار اور موٹا ہونے کی طرف راغب مستورات کے لئے یہ دوا مفید ہے۔

برائی اونیا 30 : لیکوریا بازو اور ٹانگوں کے اور جوڑوں میں بائی کے دردوں کے ساتھ۔ لیکوریا خون آمیز۔ یہ دوا بائی اور نقرس کے مزاج والی' دبلی پتلی' اعصابی مزاج اور مضبوط عضلات والی مستورات کے لئے مفید تر ہے۔

کیس نمبر 1 : ایک 3 سالہ بچی کو لیکوریا تھا اور ساتھ ہی سر کا اگزیما تھا اور سر پہ چپچپا مواد رستا تھا جس سے سر کے بال الجھ کر چٹائی کی طرح گتھ جاتے۔ اسے گریفائیٹس 30 اور پھر مزریم 30 دی گئی۔ مگر فائدہ نہ ہوا۔ پھر لیکوریا کے پیش نظر اسے سیپیا 200 کی ایک خوراک دی گئی۔ اگلے دن لیکوریا اس قدر زیادہ بہنے لگا کہ بستر بھیگ گیا۔ مزید کوئی خوراک نہ دی گئی۔ اس کے چند ہفتوں بعد لیکوریا اور سر کا اگزیما دونوں جاتے رہے۔

کیس نمبر 2 : ایک 45 سالہ خاتون کو بلاوجہ خودکشی کے خیالات آتے تھے۔ اور وہ بہت افسردہ خاطر تھی۔ اس نے بتایا کہ یہ خیالات اس وقت سے آ رہے ہیں جب سے اس کا لیکوریا بیرونی ادویہ لوشن' ضماد یا پچکاریوں (ڈوش) کے استعمال سے ٹھیک کیا گیا۔ اسے سیپیا 1M کی ایک خوراک دی گئی۔ اس سے دوبارہ لیکوریا جاری ہو گیا۔ مگر خودکشی کے خیالات اور افسردگی وغیرہ کی علامات جاتی رہیں اور پھر کچھ دن بعد لیکوریا بھی دوا کی اسی خوراک سے ختم ہو گیا۔ دماغی علامات یا خودکشی کے خیالات لیکوریا کو خارجی علاج سے دبا دینے کی وجہ سے پیدا ہوئے تھے۔

کیس نمبر 3 : امریکہ کے ڈاکٹر فرنگٹن لکھتے ہیں کہ ایک شادی شدہ سانولے رنگ کی' سیاہ بھوری آنکھوں والی عورت کو کئی سالوں سے لیکوریا وغیرہ رحم کی تکلیفات تھیں اور بائیں پستان میں کینسر تھا۔ ان کے لئے وہ دوائیں لیا کرتی ہے۔ اس کے دوران اس کو سخت سردی لگ گئی جس سے پشت سر میں اور دائیں کنپٹی میں درد' نوبتی بخار' آنکھوں میں درد جیسے ڈھیلوں میں گولیاں " چھرے " ہوں۔ دن کے وقت وقفے وقفے سے دائیں آنکھ میں تیر لگنے جیسا درد رہتا تھا۔ رات کو

دونوں آنکھوں میں شدید درد ہوتا۔ وہ کہتی تھی کہ "میں پاگل ہو جاؤں گی" پپوٹوں میں از خود اینٹھن (پھڑکن) ہوتی۔ روشنی خصوصاً" گیس لیمپ کی روشنی سے بدتر۔ ذرا سا شور جیسے لوگوں کے چلنے کی چاپ کی آواز ناقابل برداشت تھی۔ اسے سپائی جیلیا 30 دوا دی گئی مگر بے سود۔ پھر سی فیوگا 30 کی دوا دی گئی۔ عصبی درد دوسرے دن ٹھیک ہو گئے۔ دائیں خصیۃ الرحم کا درد جاتا رہا۔ اب وہ دائیں کروٹ بھی لیٹ سکتی تھی جبکہ دو ماہ سے اس پہلو پر نہیں لیٹ سکتی تھی اور کئی ماہ سے جاری تکلیف دہ لیکوریا بالکل ختم ہو گیا۔

کیس نمبر4 : ڈاکٹر کلارک لکھتے ہیں کہ ایک 28 سالہ دو بچوں کی ماں خروج رحم، عنق الرحم میں زخم اور سیاہ رنگ کے بدبودار لیکوریا کا شکار تھی۔ اس کی صحت تباہ ہو چکی تھی اور اس کے چہرہ سے تکلیف مترشح تھی۔ وہ بے حد چڑچڑی تھی۔ ہر کسی کے عیب نکالتی اور کسی کی تردید یا تنقید برداشت نہ کر سکتی۔ بے چین کہ ادھر ادھر گھومتی رہتی۔ کسی کام کاج میں لگی رہتی تو ذہنی سکون محسوس کرتی۔ کمر میں شدید درد ہوتا۔ رحم میں زخم اور بوجھ محسوس ہوتا جس پر ہر وقت توجہ مرکوز رکھتی۔ اس کو ہیلونائس 30 ہر روز 3 بار دو دن دی گئی۔ پھر ہر رات یہ دوا دی گئی۔ صبح و شام گرم پانی سے پچکاری کی گئی۔ تیسرے ہفتے کے اختتام پر لیکوریا تقریباً" ختم ہو گیا۔ رحم اپنی اصلی حالت پر آ گیا اور وہ شفایاب ہو گئی۔

باب 9

سنِ بلوغت 'شباب (تبویض- حیض اور بار آوری)

(BUBERTY, ADOLESCENCE, OVULATION, MENSTRUATION, FERTILIZATION)

سنِ بلوغت کو "جوانی یا شباب" کا زمانہ بھی کہا جاتا ہے۔ جس میں حیض کا دَور یا چکر (Cycle) باقاعدہ ہر ماہ چلتا ہے۔ یہ عنفوان شباب (آغاز جوانی) سے لے کر 40 سال کی عمر تک ہوتا ہے۔ 40 تا 50 سال کی عمر میں حیض بے قاعدہ آتا ہے۔ کبھی آتا ہے' کبھی آگے پیچھے ہو جاتا ہے اور کئی ادوار حیض میں تبویض کا عمل نہیں ہوتا۔ چند ماہ یا چند سال کے بعد حیض بند ہو جاتے ہیں۔ اس کو سنِ یاس کہتے ہیں۔

سنِ بلوغت کو انگریزی میں (Puberty) کہتے ہیں جو ایک لاطینی لفظ (Pubertas) سے مشتق ہے۔ جس کے معنی "جوان ہونا" ہیں۔ یعنی زندگی کا وہ دَور جس میں انسان اپنی نسل پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس دَور زندگی میں لڑکا ایک بھرپور مرد اور لڑکی ایک مکمل عورت میں تبدیل ہو جاتی ہے اور ان میں جنسی خصوصیات پیدا ہو جاتی ہیں۔

سنِ یاس (Menopause) کی طرح عالم شباب کے وقت کی حدود بھی مبہم ہیں اور یہ واضح نہیں کہ جوانی کب شروع ہوتی اور کس وقت ختم ہوتی ہے۔ جبکہ آغازِ حیض (Menarche) کا زمانہ یکایک شروع ہو جاتا ہے۔ جوانی کئی سالوں سے آہستہ آہستہ آتی رہتی ہے جس کے دوران سن پختگی (Maturity) اور حیض قائم ہونے کی ثانوی خصوصیات پیدا ہوتی ہیں۔ حیض کے آغاز کا وقت بارہ تیرہ سال کی عمر ہے۔ جس پر عموماً" لڑکیوں کو حیض آنا شروع ہو جاتا ہے مگر یہ حتمی وقت نہیں ہے کیونکہ مختلف عمروں' مزاجوں' خاندانی ماحول' نسل و قوم' موروثی اثرات' آب و ہوا' طرزِ بود و باش' غذاؤں میں فرق اور ہارمونز کے اثرات وغیرہ آغاز حیض میں تاخیر و تعجیل کا باعث ہوا کرتے ہیں۔ لہٰذا مختلف لڑکیوں میں مختلف اوقات یا عمروں میں اس کا آغاز ہوا کرتا ہے۔ ان اسباب کو اجمالاً" بیان کیا جاتا ہے۔

عمر (Age) : حیض کی ابتداء بالعموم تیرہ چودہ سال کی عمر پر ہوا کرتی ہے لیکن میڈیکل ریکارڈ میں ایسی مثالیں موجود ہیں۔ جن میں لڑکیوں کو نو سال کی عمر میں حیض آنا شروع ہو گیا اور گیارہ بارہ سال کی عمر میں انہوں نے بچہ جنا۔ بلکہ چند ایک لڑکیوں کو پانچ چھ سال کی عمر میں بچہ پیدا ہو گیا جبکہ وہ ہارمونز میں گڑبڑ کے باعث قبل از وقت جوان ہو گئی تھیں۔ اس کی تفصیل آگے آئے گی۔

مزاج (Temprament) : جو لڑکیاں گرم مزاج کی مالک ہوں ان کو سرد مزاج لڑکیوں کے مقابلے میں حیض جلد آنا شروع ہو جاتا ہے۔ نازک مزاج' اعصابی مزاج (نروس) یا رومانی مزاج (Romantic) ہونا اور رومانی ماحول مثلاً" مخلوط تعلیم و سروس وغیرہ بھی لڑکیوں میں حیض کے جلدی آغاز کا باعث ہوتا ہے۔ موٹی تازی اور مضبوط جسم والی اور مرغن غذائیں کھانے والی لڑکیوں کو کمزور' نحیف یا سادہ اور کم غذا کھانے والی لڑکیوں کے مقابلے میں جلد حیض آنے لگتا ہے۔

خاندانی ماحول : ایسی لڑکیاں جو نیک اور مذہبی ماحول میں پیدا ہوتی ہیں یا پل کر جوان ہوتی ہیں یا جنھوں نے شرعی پردہ کے پابند گھرانوں میں تربیت پائی ہو۔ ان میں دیر سے حیض کا آغاز ہوتا ہے۔ بہ نسبت ان آزاد خیال لڑکیوں کے' جو بے پردہ پھرتی ہیں اور غیر مردوں کے ساتھ اٹھتی بیٹھتی یا مخلوط تعلیم حاصل کرتی یا مخلوط محفلوں اور مجلسوں میں شرکت کرتی' شہوت انگیز ماحول میں رہتی اور مخرب اخلاق کتابوں اور شہوانی لٹریچر' عشقیہ ناول و افسانے پڑھتی ہیں یا رومانی فلموں کو دلچسپی سے دیکھتی ہیں۔

نسل اور قوم (Race) : مشاہدہ میں آ چکا ہے کہ بعض نسلی و قومی خصوصیات بھی آغاز حیض میں دیر یا سویر یعنی تاخیر و تعجیل کا باعث ہوتے ہیں۔ مثلاً" یہودی لڑکیوں کو دیگر اقوام کی نسبت حیض جلد اوسطاً" 13 سال کی عمر میں آنے لگتا ہے۔ قطب شمالی کی اسکیمو عورت کو سال بھر میں صرف 6 ماہ تک (Mid-Night Sun) حیض آتا ہے۔

موروثی اثرات : بعض موروثی امراض مثلاً" تپ دق' ذیابیطس (شوگر)' خون کی کمی (انیمیا)' حیض آنے اور لڑکیوں کے جوان ہونے میں تاخیر پیدا کر دیتے ہیں اور بعض ہارمونی اثرات کے باعث قبل از وقت بلوغت اور حیض ہونے لگتے ہیں۔ (قبل از وقت بلوغت کا ذکر آگے آئے گا)

ملک اور آب و ہوا : مختلف ممالک کی طبی رپورٹوں سے عیاں ہے کہ سرد ملک اور آب و ہوا میں آغاز حیض دیر سے یعنی بالعموم 16 تا 21 سال کے درمیان اور گرم ممالک میں جلدی یعنی آٹھ نو

سال سے پندرہ سولہ سال کی عمر کے درمیان لڑکیوں کو حیض آنے لگتا ہے۔ چنانچہ روس، سویڈن، ناروے وغیرہ سرد ممالک میں دیر سے اور افریقہ و امریکہ کے گرم ممالک میں جلدی حیض کا آغاز ہو جاتا ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں آٹھ نو سے پندرہ سولہ سال کی عمر کے درمیان اوسطاً "گیارہ بارہ سال کی عمر میں"، امریکہ میں 12 اور 14 سال کی عمر کے درمیان، فرانس اور برطانیہ وغیرہ یورپی ممالک میں 13 اور 19 سال کے درمیان لڑکیوں کو حیض شروع ہوا کرتا ہے۔

راجین۔ ہارمونز (Hormones) : غدہ نخامیہ کے اگلے حصے کے زیر اثر دروں افرازی غدد (انڈر کرائین گلینڈ) کے مختلف ٹراپین (Tropins) ہارمونز بھی سن بلوغت کی خصوصیات کا سبب ہوتے ہیں۔ سیمٹو ٹراپین (Somato Tropin) جسم کے قد و قامت کو تیزی سے بڑھا دیتا ہے اور انسان یکایک بلوغت کے قد کو پہنچ جاتا ہے۔ گوناڈو ٹراپین سے ثانوی جنسی خصوصیات، پستانوں کا سائز بڑھ جانا، اعضائے تناسل میں بالیدگی، زیر ناف اور بغلوں میں بالوں کی روئیدگی اور اندرونی جنسی اعضاء میں فروغ اور اس کے نتیجے میں حیض آنے لگتا ہے۔ کلاہ گردہ کے غدد (Adrenal Glands) کے ہارمون (ACTH) سے جسم پر چربی، رعنائی، دلکشی اور چہرے اور دھڑ پر کیل مہاسے پیدا ہو جاتے ہیں۔ غدہ درقیہ کے تھائی روٹراپک ہارمون سے غدہ درقیہ (تھائیرائڈ گلینڈ) ذرا سا پھول جاتا ہے۔

خصیۃ الرحم کے ہارمونز کے اثرات :

خصیۃ الرحم کے دو قسم کے جنسی ہارمونز (i) ایسٹروجنز (Estrogens) اور (ii) پروجیسٹنز (Progestins) ہیں۔ ایسٹروجنز میں سب سے زیادہ اہم ہارمون ایسٹراڈیول (Estradiol) ہے اور پروجسٹنز میں سب سے زیادہ اہم پروجیسٹرون (Progesterone) ہے۔ ایسٹروجنز زیادہ تر خلیات بناتے اور جسم میں خصوصی خلیات کی نشوونما کرتے ہیں اور عورت کی زیادہ تر ثانوی جنسی خصوصیات کو فروغ دیتے ہیں جبکہ پروجیسٹنز مکمل طور پر رحم کو حمل کے لئے اور پستانوں کو رضاعت (دودھ بنانے پلانے) کے لئے تیار کرتے ہیں۔

عورتوں میں حقیقی اور ثانوی جنسی خصوصیات پر ان ہارمونز کے اثرات یہ ہیں۔

1۔ **رحم اور شرمگاہ پر اثر (Effects on Uterus & Vulva) :** ایسٹروجنز کا اہم کام یہ ہے کہ جنسی اعضاء اور ان سے متعلقہ افزائش نسل کے اعضاء میں خلوی تکوین (خلیات کی تعداد بڑھانا۔ Cellular Proliferation) کرے اور بافتوں کو فروغ دے۔ بچپن کے زمانے میں

ایسٹروجنز ہارمونز بہت قلیل مقدار میں تراوش پاتے ہیں مگر بلوغت یا جوانی کے عالم میں غدہ نخامیہ کے مولد الفی ہارمونز (Pituitary Gonado Tropic H:) کے زیر اثر تراوش شدہ ایسٹروجنز کی مقدار تقریباً" 20 گنا یا اس سے بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے اور اس وقت لڑکی کے جنسی اعضاء میں بچپن کے مقابلے میں بلوغت آنے پر تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ چنانچہ خصیۃ الرحم' قاذف نالیاں' رحم اور مہبل سب کے سب سائز میں کئی گنا بڑھ جاتے ہیں نیز بیرونی اعضاء فرج' لبہائے فرج' بظر بڑھ جاتے ہیں اور پیڑو میں بالوں کی جگہ پر چربی جمع ہو کر یہ ملائم اور گداز ہو جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں ایسٹروجنز مہبل کی لعابدار جھلی کی بالائی سطح (ایپی تھیلیم) کو مکعب نما ہونے کی وجہ سے تہ دار یا جھری دار سطح میں تبدیل کر دیتے ہیں' جس سے چوٹ اور انفکشن کے خلاف مزاحمت پیدا ہو جاتی ہے۔ بلوغت سے چند سال بعد رحم کا سائز دو تین گنا بڑھ جاتا ہے۔ تاہم سائز بڑھنے کی نسبت ایسٹروجنز کے زیر اثر رحم کی اندرونی استری جھلی میں جو تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں وہ سب سے زیادہ اہم ہوتی ہیں کیونکہ ایسٹروجنز ہارمونز رحم کی اندرونی جھلی کے بنیادی ڈھانچے کے لئے خلیات بناتے ہیں اور رحم کی استری جھلی کے غدودوں کو بے حد زیادہ فروغ دیتے ہیں جو بعد ازاں رحم میں بارور انڈے کو خوراک فراہم کرنے میں ممد ہوتے ہیں۔ پروجیسٹرون کا سب سے اہم کام رحم کی استری جھلی میں تراوشی تبدیلیاں دَورِ حیض کے نصفِ آخر میں پیدا کر کے بیضے کو بارور ہونے کے لئے تیار کرنا ہے۔ نیز بار آور بیضہ کو رحم سے خارج ہونے سے روکتا ہے۔

2- **قاذف نالیوں پر اثر :** ایسٹروجنز ہارمونز قاذف نالیوں کی اندرونی استری جھلی پر بالکل رحم کی استری جھلی کی مانند اثر انداز ہوتے ہیں۔ یہ غدودوں کی بافتوں (ٹشوز) کے لئے خلیات بناتے ہیں اور بالخصوص قاذف کی استری جھلی میں شعریہ خلیات (Ciliated Epithalial Cells) کی تعداد کو بڑھا دیتے ہیں اور شعریہ (Cilia) فعلیت میں خاطر خواہ اضافہ کر دیتے ہیں۔ یہ ہمیشہ بیضے کو ہانک کر (Beating) رحم کی جانب لاتے ہیں اور زرخیز یا بارور (Fertilize) ہونے کے لئے بیضے کو رحم میں آگے کو دھکیلنے (Propel) کے لئے مددگار ہوتے ہیں۔ پروجیسٹرون قاذف نالیوں میں تراوشی تبدیلیاں پیدا کر کے بار آور منقسم بیضے کو غذا پہنچانے کا کام سرانجام دیتا ہے۔

3- **پستانوں پر اثر (Effect on Mammae) :** بچپن کے زمانے میں لڑکے اور لڑکی کے پستان بالکل ایک جیسے ہوتے ہیں اور متصرف ہارمونز کے زیر اثر ہوتے ہیں۔ لڑکے کے پستان کم از کم پہلے 20 سال کی عمر تک خاصا بڑھ کر دودھ پیدا کر سکتے ہیں جس طرح کہ ایک لڑکی کے پستان۔
ایسٹروجنز ہارمونز (i) پستانوں کی بنیادی بافتوں کو پیدا کرتے ہیں۔ (ii) دودھ کی نالیوں کے نظام

کو وسیع کرتے ہیں اور (iii) پستانوں میں چربی جمع کرتے ہیں۔ پستان کے فصوص یعنی چھوٹے چھوٹے لوتھڑے (Lobules) اور خانے (جوف۔ Alveoli) ذرا ذرا سا پیدا ہو جاتے ہیں مگر پروجیسٹرون اور پرولیسکٹن (Prolactin) ہارمونز ان لوتھڑوں اور خانوں کو معین حد تک بڑھا دیتے ہیں اور دودھ پیدا کرنے کے قابل اور فعال بنا دیتے ہیں۔ مختصراً" یہ کہ ایسٹروجنز ہارمونز پستانوں کے ابھار اور پستانوں میں دودھ پیدا کرنے والے اعضاء کی نشو و نما کا آغاز کرتے ہیں۔ نیز نوجوان عورت کے پستانوں کے خوشنما ابھار کی تکمیل کرتے ہیں مگر پستانوں کے خانوں سے دودھ کی پیداوار کا کام نہیں لیتے۔ پروجیسٹرون بھی دودھ پیدا نہیں کر سکتے۔ دودھ غدہ نخامیہ کے اگلے حصہ کے ہارمون پرولیسکٹن (Prolactin) سے مکمل تیار پستان کو تحریک دینے کے بعد ہی فقط تراوش پاتا ہے۔ پروجیسٹرون کے باعث فصوص اور خانوں میں دودھ کی تراوش سے پستان سوج یا پھول جاتے ہیں نیز پستان کی زیر جلد بافت میں رطوبت بڑھ جاتی ہے۔

4۔ جسمانی ڈھانچے پر اثر (Skeleton) : ایسٹروجنز جسمانی ہڈیوں میں خلیہ سازی کو تیز کر دیتے ہیں۔ لہٰذا بلوغت یا جوانی کی بہار آنے پر جب لڑکی افزائشِ نسل کے قابل ہو جاتی ہے تو کئی سال تک اس کا قد تیزی سے بڑھتا ہے۔ تاہم ایسٹروجنز کا ایک دوسرا قوی اثر ڈھانچے کے بڑھنے پر یہ ہوتا ہے کہ اس سے لمبی ہڈیوں کے ساق (Shafts) کے ساتھ کنارے (Epiphyses) جلد جڑ جاتے ہیں۔ یہ اثر عورتوں میں بہت تیز ہوتا ہے۔ بہ نسبت اس کے جو مردوں میں ٹیسٹوسٹیرون کے زیر اثر ہوتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لڑکی کی نشو و نما اور بڑھوتری لڑکے کی بڑھوتری کی نسبت کئی سال پہلے مکمل ہو کر رک جاتی ہے اور زنانہ ہیجڑا (Female Eunuch) جو ایسٹروجن ہارمون پیدا کرنے سے بالکل محروم ہوتا ہے، عموماً" ایک نارمل مکمل جوان عورت سے کئی انچ قد میں لمبا ہو جاتا ہے کیونکہ اس مخنث کی ہڈیوں کے کنارے جلدی نہیں جڑتے۔

5۔ بڑھاپے میں ایسٹروجنز کی کمی کے باعث ہڈیوں کا مسامدار ہو جانا (Osteoporosis in Old Age) : سِن یاس کے بعد اکثر خصیۃ الرحم سے ایسٹروجن تراوش پا کر خارج نہیں ہوتے۔ جس سے (i) ہڈیوں میں خلیہ سازی کا کام مدھم ہو جاتا ہے۔ (ii) ہڈیوں کا قالب (Matrix) کم ہو جاتا ہے۔ (iii) ہڈیوں کی بناوٹ میں کیلشیم اور فاسفیٹ کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔ بعض عورتوں میں اس کا اثر انتہائی خطرناک ہوتا ہے کہ ان کی ہڈیاں گل سڑ کر بوسیدہ، خستہ یا مسامدار ہو جاتی ہیں۔ نتیجتہً ہڈیاں کمزور ہو کر خصوصاً" ریڑھ کے مہرے ٹوٹ جاتے ہیں اور ان کے لئے زندگی دوبھر ہو جاتی ہے۔

6- **لحمیات کے جمع ہونے پر اثر** (Effect on Proteon Deposition) : ایسٹروجنز جسم میں پروٹین کو ذرا سا بڑھا دیتے ہیں۔

7- **استحالہ اور چربی چڑھنے پر اثر** (Metabolism & Fat Deposition) : ایسٹروجن عورت کی استحالی شرح کو ذرا سا بڑھا دیتے ہیں مگر مردانہ جنسی ہارمون ٹیسٹوسٹیرون کے مقابلے میں یہ صرف ایک تہائی ہوتا ہے۔ یہ زیر جلد بافتوں میں چربی کی مقدار کو بھی بڑھا دیتے ہیں۔ جس سے جسم موٹا اور گداز ہو جاتا ہے جبکہ مرد کے جسم میں پروٹین زیادہ اور چربی کم ہوتی ہے۔ عورتوں کے پستانوں میں اور زیر جلد بافتوں میں چربی سما جانے کے علاوہ ایسٹروجن عورت کے چوتڑوں اور رانوں پر بھی چربی چڑھا دیتے ہیں جو نسوانی جسم کی خصوصیت ہے یعنی عورتوں کے چوتڑ چربی چڑھ کر بے حد موٹے (Steatopygia) اور شکم و پستان پھولے ہوئے (Hypertrophy) ہوتے ہیں۔

8- **بالوں کی تقسیم پر اثر** (Hair Distribution) : ایسٹروجن کا اثر بالوں کی تقسیم پر زیادہ نہیں ہوتا۔ بہرکیف بلوغت کے بعد [illegible] ہو جانے زہار اور بغلوں میں بال اگ آتے ہیں جو زیادہ تر کلاہ گردہ کے پیدا کردہ ایسٹروجنز کے زیر اثر اگتے ہیں۔

9- **جلد پر اثر** (Skin) : ایسٹروجن جلد کے لئے ایسی ساخت مہیا کرتے ہیں جس سے عموماً جلد نرم اور ملائم ہو جاتی ہے مگر اس کے باوجود ایک بچے یا بانجھ عورت جس کے خصیئے نکال کر خصی (Castrate) کر دیا گیا ہو، کی جلد سے زیادہ موٹی ہوتی ہے۔ نیز ایسٹروجنز جلد کو نارمل کی نسبت زیادہ لوئی (Vascular) بنا دیتے ہیں۔ اس کے اثر سے عموماً جلد میں حرارت یا حدت بڑھ جاتی ہے۔ جس کے نتیجے میں عورت کی جلد سے کسی کٹ یا زخم کے باعث مرد کے مقابلے میں زیادہ جریانِ خون ہوتا ہے۔

کلاہ گردہ کے غدد سے تراوش پانے والے ایسٹروجنز ہارمونز جو بلوغت کے بعد بکثرت مقدار میں خارج ہوتے ہیں۔ بغلوں کے غدد سے پسینہ کے اخراج کو بڑھا دیتے ہیں نیز اکثر جلد پر کیل مہاسے پیدا کر دیتے ہیں۔

10- **برق پاشہ توازن پر اثر** (Effect on Electrolyte Balance) : ایسٹروجنز کی کیمیاوی مشابہت کو کلاہ گردہ کے قشرہ (Cortex) کے ہارمونز سے واضح کیا گیا ہے اور ایسٹروجنز ہارمونز مثلاً" آلڈوسٹیرون (Aldosterone) اور بعض دوسرے کلاہ گردہ کے قشرہ کے ہارمونز سوڈیم اور پانی کو گردہ کی نالیوں (Tubules) میں روکنے کا سبب بنتے ہیں۔ تاہم ایسٹروجنز کا یہ اثر حمل

کے سوا خفیف اور اکثر غیر اہم ہوتا ہے۔

پروجیسٹرون بہت بڑی مقدار میں گردوں کی دُور کی چھوٹی نالیوں سے سوڈیم کلورائیڈ اور پانی کے دوبارہ انجذاب کو بڑھا دیتے ہیں۔

11- ایسٹروجن ہارمونز کے بین الخلیاتی افعال (Intercellular Functions) : ایسٹروجنز محض چند منٹ تک خون کے ساتھ گردش کرتے ہیں۔ پیشتر اس کے کہ وہ ہدفی خلیات (Target Cells) کے سپرد ہو جائیں پھر DNA اور RNA کے افعال رونما ہوتے ہیں اور نتیجہ خلیات کی تقسیم ہوتی ہے۔

ثانوی جنسی خصوصیات (SECONDRY SEX CHARACTERISTICS)

صرف حیض کا آغاز ہی بلوغت اور جوان ہونے کی حتمی دلیل نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ ثانوی جنسی خصوصیات کا رونما ہونا بھی ضروری ہے اور وہ یہ ہیں :

1- جنسی بیداری (Arousal) : نوجوان لڑکیوں کے ذہن میں سہانے خیالات لہلہانے لگتے ہیں۔ دل میں شگفتہ تخیلات انگڑائیاں لیتے ہیں۔ جنسی فعل کی آمادگی یا خواہش پیدا ہو جاتی ہے اور وہ نوجوان لڑکوں کو دیکھنے، گفتگو کرنے اور ان کے کردار میں دلچسپی لینے لگتی ہے۔ جذبات میں طوفان اُمڈنے لگتا اور تلاطم برپا ہونے لگتا ہے۔ تخیل پرستی اور رومان پروری کے سبب جذبات پروان چڑھتے ہیں۔

2- شکل اور پستان (چہرہ و سینہ) : جوانی سے پہلے لڑکے اور لڑکیوں کا سینہ یکساں یا ہموار ہوتا ہے اور ان کی جسمانی شکل و صورت میں کوئی خاص فرق نہیں ہوتا۔ چہرہ بھی یکساں بالوں سے صاف ہوتا ہے مگر لڑکیوں کی شکل و صورت سے خاص زنانہ پن ٹپکتا ہے۔ پھر بلوغت آنے پر لڑکیوں کے پستان بڑھ کر نمایاں، گول، سڈول اور گداز ہو جاتے ہیں۔ لڑکے کے چہرے پر داڑھی مونچھ کے بال اُگ آتے ہیں۔

3- پیڑو اور جسم (Pubes & Body) : بالغ ہونے پر لڑکیوں اور لڑکوں کے پیڑو پر اور بغلوں میں بال اُگ آتے ہیں۔ بالخصوص لڑکیوں میں پیڑو میں بالوں کی جگہ "زکب" (Mons Veneris) پر زیر ناف بالوں کا بالائی کنارہ افقی ▽ ہوتا ہے۔ پیڑو کشادہ اور فراخ ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی کولہے اور چوتڑ گول ہو جاتے ہیں جس سے لڑکیوں کی کمر کا حصہ خوبصورت اور خوشنما ہو جاتا ہے۔ پیڑو کے اندرونی اور بیرونی اعضائے تناسل بھی بڑھ جاتے ہیں۔ مهبل، رحم اور

خصیۃ الرحم تیزی سے بڑھ کر مکمل ہونے لگتے ہیں۔ فرج، شفران، رکب پر جھلی آنے سے بڑے ملائم اور بلند ہو جاتے ہیں۔ جسم کے سارے اعضاء سر، چہرہ، سینہ، کمر، کولہے، رانیں، بازو، ٹانگیں اور ہاتھ پاؤں ایک خاص تناسب کے ساتھ بڑھ جاتے ہیں اور بہار شباب کی آمد کو اجاگر کرتے ہیں۔ اس زمانے میں رنگ و روپ اور خدوخال میں ایک خاص حسن اور دلکشی امڈ آتی ہے۔ جنسی جذبات ابھرانے لگتے ہیں۔ ناز و نخرہ اور دلربا ادائیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اسے مردوں کے سامنے شرم و حجاب آنے لگتا ہے۔

4- آواز (Voice) : عنفوان شباب کی بہار چھانے پر لڑکی کی آواز دلنواز، سریلی اور نرم و نازک ہو جاتی ہے۔ غیر مردوں کی موجودگی میں اس کی آواز میں جھجک اور شرم کی آمیزش ہوتی ہے۔

حیض کی معلومات :

لڑکی کے بالغ اور ہوشیار ہونے پر اسے حیض سے متعلق تمام باتوں کا علم ہونا چاہئے۔ اس کی ماں، دایہ یا نسبتاً بڑی عمر کی سہیلی اس کو بخوبی اس کے متعلق آگاہ کر سکتی ہے۔ کبھی کسی لڑکی کو حیض کی معلومات نہ ہوں تو اپنے بدن میں عجیب و غریب تبدیلیوں کو اور خونِ حیض کو جاری ہوتے دیکھ کر وہ گھبرا جاتی ہے اور اسے کوئی مرض سمجھ کر فی الحقیقت بعض نفسیاتی بیماریوں کا شکار ہو جاتی ہے یا حیض سے متعلق حفظ ماتقدم سے بے خبر ہونے کے باعث ایسی غلطیوں کی مرتکب ہو جاتی ہے جس کا خمیازہ باقی ساری عمر بھگتنا پڑتا ہے۔ لہٰذا لازم ہے کہ آغاز حیض سے قبل حیض کے متعلق تمام باتیں اور ہدایات اس کے ذہن نشین کر دی جائیں تاکہ حفظانِ صحت کے عام اصولوں پر وہ پوری طرح کاربند رہ کر اپنی صحت و ثبات کی حفاظت کر سکے نیز عنفوانِ شباب کے اس زمانے میں عام لڑکیاں رومان پروری اور تخیل پسندی کی وجہ سے کافی جذباتی ہو جاتی ہیں۔ ان کے جذبات کو احتیاط کے ساتھ امورِ خانہ داری اور تعلیم و تربیت پانے کی جانب مبذول کروا دینا چاہئے تاکہ اس تند و تیز جذبات کے زمانے میں بے رہروی کے امکانات کو ختم کیا جا سکے۔

خونِ حیض خصیۃ الرحم کی تحریک سے رحم کی اندرونی رگوں میں سے ہر ماہ خاص وقفے کے بعد بالعموم 28 دن کے بعد، چند دنوں کے لئے مبہل کے راستے آیا کرتا ہے۔ یہ تندرست اور صحت مند عورتوں میں بہارِ شباب کی آمد سے لے کر سن یاس کی خزاں تک یعنی دس بارہ سال کی عمر سے 48 سال کی عمر تک آیا کرتا ہے۔ یہ خالص خون نہیں ہوتا بلکہ مختلف عورتوں میں طبیعت، مزاج، آب و ہوا اور طرزِ معاشرت وغیرہ کے اختلاف کی وجہ سے مختلف رنگ، بو، قوام، وقفہ اور مقدار میں آتا ہے۔ اور اکثر زمانۂ حمل میں اور کبھی زمانۂ رضاعت یعنی بچوں کو چھاتیوں سے دودھ پلانے کے دوران نہیں

آیا کرتا۔ بعض عورتوں کے پیدائشی طور پر خصیۃ الرحم (Ovaries) نہیں ہوتے یا وہ ناقص ہوتے ہیں' اس لئے ان کو حیض ہوتا ہے نہ جنسی خواہش (Libido)۔ بعض عورتوں کے خصیۃ الرحم موجود ہوتے ہیں اور وہ اپنا فعل بھی سرانجام دیتے ہیں۔ پھر بھی ان کو بچے پیدا کرنے کی ساری شباب عمر میں یا جوانی کے بہت بڑے حصے میں قطعاً" حیض نہیں آتا اور اگر ایسی عورتوں کو دواؤں کے ذریعے حیض جاری کرنے کی کوشش کی جائے تو فائدہ کی بجائے نقصان ہوتا ہے۔ تاہم وہ جسمانی طور پر تندرست و توانا رہتی ہے اور حاملہ بھی ہو جاتی ہیں اور ان کے بچے بھی پیدا ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں ایسی عورتیں بھی ہیں جن کو نسلاً بعد نسل حیض نہیں آتا' پھر بھی ان کے بچے پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ جبکہ اس کے برعکس بہت سی عورتوں کو ساری عمر باقاعدگی کے ساتھ حیض آتا رہتا ہے مگر ان کے بچے پیدا نہیں ہوتے۔ بعض عورتوں کو خونِ حیض مہبل کی بجائے ناک' منہ' مقعد یا جلد کے راستے بصورت نکسیر' قے' بواسیر یا خونی پسینہ آیا کرتا ہے۔ بعض عورتوں کو حمل کے دوران پہلے تین ماہ تک یا پھر وضع حمل کے وقت تک برابر حیض معمولاً" جاری رہتے ہیں۔ دنیائے طب میں ایسے بھی کیس درج ہیں کہ عورت کو زمانۂ حمل کے دوران حیض آتا رہا اور پہلے حمل کی موجودگی میں دوسرا ایک اور حمل بھی قرار پا گیا۔ کچھ بچیاں چھوٹی نابالغ عمر میں ہارمونز کی بے قاعدگیوں کے سبب جوان ہو جاتی ہیں اور حیض و حمل واقع ہو جاتے ہیں۔ اس کا ذکر الگ دیا گیا ہے۔ عورتوں کے علاوہ بعض مادہ جانوروں کو بھی حیض آتا ہے۔ مثلاً" ایشیا اور افریقہ کی بندریا (Ape & Monkey) چمگادڑ (Bat) وغیرہ۔ خصوصاً" ایک قسم کی بندریا (Macaque) کو حیض آتا ہے' دوسرے کسی مادہ جانور کو حیض نہیں آتا۔ البتہ شہوانی مستی (Rut) کے موسم میں جب وہ ملاپ کے لئے آرزومند ہوتے ہیں تو ان کی مہبل سے معمولی سیلان خون (Bleeding) ہوا کرتا ہے۔

بالغ ہونے پر غیر حاملہ عورت کو ہر ماہ مہبل کے راستے عموماً" 3 سے 5 دن تک اور کسی عورت میں 7 دن تک اندازاً" 50 تا 200 ملی لیٹر حیض کا خون خارج ہوتا ہے۔ یہ خون خالص نہیں ہوتا بلکہ اس میں گلی سڑی بافتیں (Tissue) اور پانی کی کافی مقدار ہوتی ہے۔ جس کے رنگ بو اور قوام (گاڑھا یا پتلا) میں بھی فرق ہوتا ہے۔ صحت مند عورتوں میں دو حیضوں کے درمیان بالعموم 28 دن کا وقفہ ہوتا ہے۔ البتہ اس سے کم و بیش 21 دن اور 35 دن کا وقفہ بھی ہو سکتا ہے۔ اور بعض عورتوں میں دورِ حیض کا وقفہ بے قاعدہ' 3 ہفتوں اور 6 ہفتوں کے درمیان ہوتا ہے اور ان کے اعضائے تناسل میں کوئی عضوی نقص بھی نہیں ہوتا۔

ایام حیض کے دوران رحم کی استری جھلی (Endometerium) کٹ کر یعنی جھڑ کر

(Shedding) خونِ حیض کے ہمراہ خارج ہوتی ہے۔ حیض آنے میں ہارمونز کے پیچیدہ سلسلے کا عمل دخل ہوتا ہے۔

عام 28 دن کے وقفے کے دورِ حیض (Cycle) کے تین مرحلے ہوتے ہیں۔

1- ثمرباریا حویصلی مرحلہ (Proliferative or Follicular Phase) : اس مرحلے میں دَورِ حیض کے آغاز پر ایسٹروجن ہارمونز رحم کو استقرارِ حمل یعنی بار آور ہونے (Fertilization) کی تیاری کے لئے رحم کی استری جھلی کو موٹا کر دیتے ہیں۔ یہ مرحلہ 10 دن کا ہوتا ہے اور اس کے دوران خصیۃ الرحم میں بے شمار ننھے ننھے بلبلے یا حویصلات (Follicles) اور بیضہ (انڈا۔ Ovum) تیار ہونے لگتے ہیں۔ رحم کی استری جھلی موٹی ہو کر اس میں سے پانی جیسا مادہ خارج ہوتا ہے جس کی وجہ سے ایسٹروجن ہارمونز کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔

2- تبویض۔ انڈے کا پک کر خارج ہونا (Ovulation Phase) : یہ مرحلہ عموماً دَورِ حیض کے وسط میں واقع ہوتا اور ہارمونز کے ذریعے منظم ہوتا ہے۔ اس میں پروجیسٹرون ہارمون کی پیداوار بڑھ جاتی ہے۔ خصیۃ الرحم کے اندر حویصلہ میں انڈا تیار ہوتا ہے اور پک کر خارج ہوتا ہے۔ پہلے نصف دَورِ حیض میں حویصلہ کو تحریک دینے والا ہارمون (Follicle-Stimulation Hormone/FSH) خصیۃ الرحم میں بہت سے انڈوں کو پکانے یا پختہ کرنے (Meture) کا باعث ہوتا ہے۔ پھر دَورِ حیض کے وسط (12 تا 15 دن) میں اصفری ہارمون (Luteinizing Hormone/LH) ایک پختہ انڈے کو خصیۃ الرحم کے حویصلہ کو توڑ کر باہر نکال دیتا ہے اور اس میں کئی تبدیلیاں رونما کر دیتا ہے۔ مثلاً یہ زرد رنگ کی بافت (Tissue) یعنی ایک چھوٹا سا جسمِ اصفر (Corpus Luteum) بن جاتا ہے۔ جس میں سے دوسرے نصف دَورِ حیض کے دوران پروجیسٹرون ہارمون خارج ہوتا ہے۔ پختہ انڈا رحم سے نکل کر قاذف نالی میں سے ہوتا ہوا رحم میں آجاتا ہے اور اگر اس کا ملاپ مباشرت کے بعد مرد کے جرثومۂ منی سے ہو جائے تو بارور ہو کر پنپنے لگتا ہے' ورنہ حیض کے دوران خارج ہو جاتا ہے۔ جس عورت میں پختہ انڈا رحم میں نہ آئے تو وہ بانجھ رہ جاتی ہے اور اسے حمل قرار نہیں پاتا۔

عورتوں میں عملِ تبویض ہر ماہ ہوتا ہے مگر دودھ دینے والے جانوروں میں مقررہ اوقات یا موسموں میں ہوتا ہے۔ ان ایامِ مستی (Rut) میں مادہ جانور کو ہیجانِ شہوت ہوتا ہے اور وہ نر کو طلب کرتی ہے۔ اس کی مہبل سے ایک خاص قسم کی بودار رطوبت خارج ہوتی ہے جو نر کے لئے مسحور کن ہوتی ہے اور نر اس سے ملاپ کے لئے بے تاب ہو جاتا ہے۔

بیضہ یا حویصلہ کا دورِ حیات

Life cycle of the Graafian follicle.
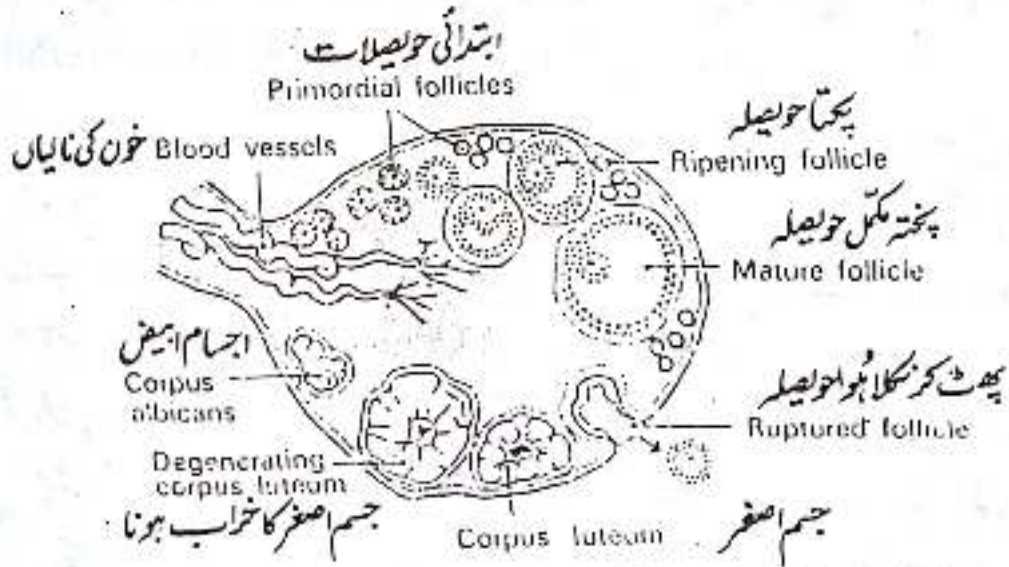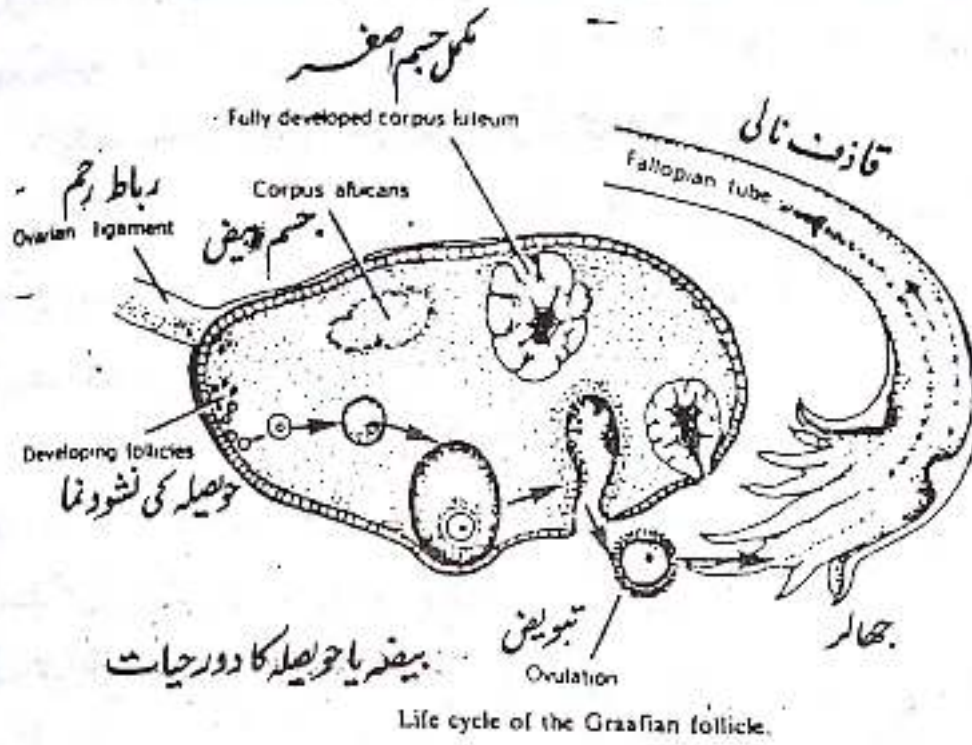
Diagram to show the sequence of changes occurring in the ovum during each menstrual cycle.

ہر دورِ حیض کے دوران بیضہ میں واقع ہونے والی تبدیلیاں

3- **حیض کا مرحلہ (Menstrual Phase)** : دورِ حیض (28 دن کا چکر) کے آخری 5 دنوں کے بعد خونِ حیض جاری ہو جاتا ہے۔ جس کے ہمراہ رحم کی اندرونی بوسیدہ جھلی اکھڑ اکھڑ کر خارج ہوتی رہتی ہے۔ اس مرحلے کو حیض کا مرحلہ کہتے ہیں۔ خونِ حیض نصف (35 مکعب سنٹی میٹر) خون اور باقی خوناب مائع (Serous Fluid) ہوتا ہے۔ اس خون میں غیر منجمد مادہ (Fibrinolysin) ہوتا ہے، جس کی وجہ سے یہ خون جمتا نہیں ہے۔

حیض کی علامات (SYMPTOMS)

حائضہ عورتوں کی قلیل تعداد کو حیض کے دوران کوئی علامت پیدا نہیں ہوتی۔ حائضہ کی اکثریت میں معمولی یا اعتدال کے ساتھ تکلیفات پیدا ہوتی ہیں۔ ان مستورات میں عام ترین وہ ہیں جن کو دوران حیض زیریں شکم یا کمر میں بوجھ کا احساس ہوتا ہے۔ پیڑو میں اجتماعِ خون کے باعث بار بار پیشاب آیا کرتا ہے اور پیڑو میں بھراؤ کا احساس ہوتا ہے۔ اگر بواسیر ہو تو دوران حیض اس میں درد بڑھ جاتا ہے۔ علاوہ ازیں سردرد، بے خوابی، دل کی تیز دھڑکن بلکہ دردِ شقیقہ (Migraine) بھی بہت عام تکلیفات ہیں۔ جن سے اکثر تھکنی، افسردگی (ڈپریشن) اور چڑچڑاپن پیدا ہو جاتا ہے۔ حیض کے مرحلے سے قبل عورتوں میں جرائم اور خود کشی کے واقعات عروج پر جا پہنچتے ہیں۔ ذرا سا غدہ درقیہ (تھائیرائڈ گلینڈ) بھی بڑھ جاتا ہے اور ناک کی اندرونی جھلی میں خون جمع ہو جاتا ہے۔ کبھی حیض سے قبل جلدی عوارض مثلاً کیل مہاسے وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن کا سبب ہارمونز میں نقص سمجھا جاتا ہے۔ حیض شروع ہونے سے ذرا پہلے استحالی شرح، خوناب کیلشیم (Serum Calcium) اور دوران خون کے سرخ جسیموں کے ساتھ بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے۔ تقریباً نصف درجہ حرارت گر جاتا ہے۔ بعض عورتوں میں حیض کے اجراء پر یا ذرا پہلے قبض ہو جاتا ہے یا کبھی کبھار پستانوں میں بھراؤ اور بوجھ کا احساس ہونے لگتا ہے اور ان میں درد ہوتا ہے۔ پستانوں میں سختی اور کھچاوٹ ہونے لگتی ہے۔ فرج قدرے متورم اور سرخ دکھائی دیتی ہے اور اس پر خارش محسوس ہوتی رہتی ہے۔ بعض اعصابی مزاج (نروس) اور نازک مزاج لڑکیوں کو دیوانگی کا سا دورہ پڑ جاتا ہے۔ عموماً حیض آنے پر طبیعت سست، کاہل اور مضمحل ہو جاتی ہے۔ بدن میں میٹھا میٹھا درد ہوتا ہے۔ کام کاج کرنے کو دل نہیں چاہتا۔

فوائد حیض (Merits) : ہر ماہ باقاعدگی سے حیض آتے رہنے سے عورت تندرست اور توانا رہتی ہے۔ وہ زرخیز، شاداب اور قابلِ اولاد متصور ہوتی ہے۔ اس کا بدن ہلکا پھلکا ہوتا ہے جس سے وہ

سبک خرام رہتی ہے۔ جسم اور چہرے پر خوبصورتی اور رعنائی پیدا ہوتی ہے۔ خراب اور گندہ خون خارج ہوتے رہنے سے بہت سی خون اور جلد کی بیماریاں ختم ہو جاتی ہیں۔

اختتام حیض۔ سن یاس (Menopause) : اس کی تفصیل آگے حیض کی خرابیوں اور علاج کے تحت دیکھیں۔

حائضہ کی حفظ صحت (Menstrual Hygiene) : پرانے توہمات اور روایات آہستہ آہستہ بُری طرح مار ڈالتے ہیں اور حیض کو بھی بہت سی عورتیں ایک "گندی حالت" سمجھتی ہیں اور اپنے کام کاج کو چھوڑ کر اپنی ذمہ داریوں سے کنارہ کش ہو جاتی ہیں۔ حیض کی یہ مصیبت حضرت بابا آدم علیہ السلام و اماں حوّا علیہا السلام (Adam & Eve) کو جنت سے نکالنے والی خطا یا لغزش کی یاد دلاتی ہے۔ جس کی پاداش میں حضرت اماں حوّا علیہا السلام کو اس مصیبت سے دوچار ہونا پڑا۔ چنانچہ ایام حیض میں اماں حوا علیہا السلام کی بیٹیاں ذہنی اور جسمانی طور پر بہت بے آرامی محسوس کرتی ہیں۔ مائیں، رشتہ دار اور سہیلیاں اس بے آرامی اور دردناک حالت میں اپنی تکلیفات بیان کر کے جلتی پر تیل کا کام کرتی ہیں۔ چنانچہ ایک نوخیز دوشیزہ یہ سن کر اپنے ابتدائی حیض کو "تکلیف دہ زندگی" خیال کرنے لگتی ہے۔ پھر وہ شباب بھری زندگی میں مباشرت، کھیل کود، بزم احبا میں شرکت، خانگی کام کاج میں محنت وغیرہ کے لئے حوصلہ ہار دیتی ہے۔ حالانکہ حیض ایک نارمل جسمانی عمل ہے جس کے لئے والدہ اور سہیلیوں کو اس کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے اور اس سلسلے میں اس کے ذہن کو کبھی غبار آلود نہ کرنا چاہئے۔

حائضہ کو حیض جاری ہونے پر مقامی طور پر ایک عام نرم کپڑے کی گدی، صفائی پیڈ (Senitary-Pad) شرمگاہ پر رکھ لینا چاہئے۔ جس کو خون سے تر ہونے پر دن بھر میں دو تین بار تبدیل کر لیا جائے جب تک خون اور رطوبت رسنا بند نہ ہو جائے گدیاں تبدیل کرتے رہنا چاہئے شرمگاہ کے اندر رکھنے والے فرزجے (Tampon) بنے بنائے بازار سے مل جاتے ہیں، تولیے کی گدیوں کی نسبت یہ فرزجے بہتر ہوتے ہیں اور ماہرین تمام مستورات کو ان کے استعمال کی سفارش کیا کرتے ہیں۔ بعض غریب اور جاہل عورتیں میلے کچیلے چیتھڑے رکھ لیتی ہیں۔ یہ صحت کے منافی بُری حرکت ہے۔ اس مقصد کے لئے صاف ستھرے ملائم کپڑے کا رومال بنا لینا چاہئے۔ جو حیض کے خون سے آلودہ ہونے کے بعد دھو کر دوبارہ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ایام حیض میں جسم کی صفائی پر بھرپور توجہ مرکوز رکھنی چاہئے۔ حیض ایک ناپاک حالت ہوتی ہے۔ اس لئے حائضہ کو مباشرت سے قطعاً اجتناب کرنا چاہئے۔ اس سے نہ صرف عورت کو بلکہ مرد کو بھی بعض بیماریاں لاحق ہو جاتی

ہیں۔

حائضہ کو سردی سے بچنا چاہیے۔ سرد پانی کے ساتھ نہانے دھونے' سرد ہوا میں نکلنے' بارش وغیرہ میں بھیگنے' ٹھنڈے پانی سے ہاتھ منہ دھونے' استنجا کرنے اور سردی کے موسم میں کپڑے اتارنے سے سردی لگ کر رحم کی رگیں سکڑ جایا کرتی ہیں اور حیض بند ہو جاتا ہے یا حیض کی دیگر تکلیفات پیدا ہونے کا قوی خدشہ ہوتا ہے اور حائضہ کی ساری زندگی سنگلاخ اور خارستان بن کر گزرتی ہے۔

حائضہ کو زیادہ محنت و مشقت' غم والم' خوف و خطر' وزنی اشیاء اٹھانے' اچھلنے کودنے وغیرہ سے پرہیز لازم ہے۔ حائضہ کو زود ہضم' مقوی اور صحت بخش غذا کھانی چاہیے۔ ٹھنڈی' کھٹی' بادی' ثقیل' تیز' محرک اور قابض غذا سے بالکل پرہیز کرنا چاہیے۔

عورتوں کے دورِ زندگی کی مختلف عمروں میں حفظانِ صحت یا دیکھ بھال

(FEMINEN HYGIENE DURING DIFFERENT PERIODS OF LIFE

عورتوں کی زندگی میں تین دور بچپن' جوانی اور بڑھاپا ایسے ہیں' جن میں باہم فرق ہوتا ہے۔ اس لئے ان میں حفظانِ صحت کے تقاضے بھی مختلف ہوتے ہیں۔ جب بچہ ابھی شکمِ مادر میں ہوتا ہے' تو حاملہ کی صحت پر بھرپور توجہ مرکوز کرنی چاہیے۔ صحت بخش غذا' سیر و تفریح' غسل و ورزش' ہوادار گھر میں بود و باش' شدید محنت و مشقت' خوف و خفگی' غم والم وغیرہ سے آزاد رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ادوار زندگی یہ ہیں :

1- بچپن (Childhood) : یہ دور ولادت سے بلوغت تک (13 سال کی عمر تک) ہے۔ پیدائش کے بعد شیر خوار بچی کی پرورش مناسب تربیت کے ماحول میں ہونی چاہیے۔ ہر ماں کو یہ ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ ماں کا دودھ بچے کے لئے آبِ حیات سے کم نہیں۔ اس کا نعم البدل دنیا کی کوئی اور غذا ہرگز نہیں۔ نومولود بچے کے لئے ماں کے دودھ کی بے حد اہمیت کا ذکر آگے ایک باب "نومولود کی غذا" کے تحت آئے گا۔ نیز ماں کی چھاتیوں سے دودھ پینے والے بچے کو ماں کی فطری محبت "بہتا" ملتی ہے کیونکہ چھاتی سے دودھ پیتے پلاتے وقت وہ دونوں ایک دوسرے کے نہایت قریب ہوتے ہیں۔ ورنہ ماں کی بچے سے دوری ہر دونوں کی فطری محبت سے محرومی اور مجبوری ہوتی ہے۔ کوئی اور عورت دایہ یا نرس بھی بچے کے لئے اس قدر ہمدرد نہیں ہو سکتی جس قدر کہ بچے کی اپنی ماں ہوتی ہے۔ نیز اس عمر میں غذائی کمی کے سبب بچی کمزوری' کساح (Rickets) وغیرہ امراض کا شکار ہو

جایا کرتی ہے۔ بچیوں کی پیشاب پاخانہ پر نسلی اعضاء کو صفائی کے علاوہ ان کو ڈھانپ کر اور کپڑا اوڑھ کر رکھا جائے۔ ان اعضاء کا گاہے بگاہے معائنہ کراتے رہنا چاہئے۔ اگر پیشاب کے دوران درد یا تکلیف ہو' سوزاک کی چھوت ہو یا کوئی خون آمیز لیسدار رطوبت نکلتی ہو تو معالج کو دکھانا چاہئے۔ گردن کی تہوں' بغلوں' چوتڑوں اور جڑھوں کو پانی سے دھو کر صاف ستھرا رکھنا چاہئے۔ کپڑے' قمیض' فراک' پاجامے تنگ نہیں ہونے چاہئیں۔ پہلے پانچ سال کی عمر میں بچیوں کے جنسی اعضاء میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوتی البتہ ساتویں سال تبدیلیاں واقع ہونے لگتی ہیں۔ خصیۃ الرحم' قاذف نالیاں' رحم تیزی سے فروغ پانے لگتے ہیں اور بچپن والی صورت تبدیل ہونے لگتی ہے۔ جسد رحم (باڈی) بڑھ کر عنق الرحم (گردنِ رحم) سے زیادہ ہو جاتا ہے۔ خصیۃ الرحم بڑھ جاتے ہیں اور قاذف نالیاں سیدھی ہو جاتی ہیں۔

پھر سات سال سے تیرہ سال کی عمر کی سکول جانے کے قابل لڑکیاں جنسی طور پر بالغ ہو جاتی ہیں۔ سات آٹھ سال کی عمر میں ثانوی جنسی خصوصیات رونما ہونے لگتی ہیں۔ جن سے لڑکی زنانہ شکل و صورت اختیار کرنے لگتی ہے۔ (دیکھئے ایک بچی کی پیدائش سے 15 سال کی عمر کی تصاویر میں شکل و صورت اور خد و خال میں فرق) اس کی چھاتیاں ابھرنے لگتی ہیں۔ کندھے ڈھلواں گول' کولہے فراخ' اور پھر حیض آنے لگتا ہے۔ اس عمر میں بچیوں کی اگر دیکھ بھال نہ کی جائے تو ناقص اور غیر متوازن غذا کھانے' معمولات نیند' بھوک' غسل' حوائج ضروریہ میں غفلت وغیرہ سے جسم اور ہڈیوں کی نشوونما میں نقائص پیدا ہو جاتے ہیں۔ ریڑھ کی ہڈی ٹیڑھی اور پیڑو کی ہڈی تنگ رہ جاتی ہے جس سے اس کی چال ڈھال اور وضع حمل کے وقت کئی پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اسی عمر میں متعدی امراض' خناق' سرخ بخار' دل کی بیماریاں' ٹائیفائیڈ وغیرہ کے سبب بعض امراضِ رحم میں نقص بانجھ پن وغیرہ پیدا کر دیتے ہیں' دانت بھی خراب ہو جاتے ہیں۔ گوشت اور محرک غذاؤں سے شہوت بیدار اور جسم موٹا ہو جاتا ہے۔ قبض رہنے لگتا ہے چنانچہ ان کے لئے مناسب دیکھ بھال اور علاج کیا جائے اور فرض شناس ہاتھوں سے اس کو تربیت دی جائے تاکہ آئندہ کامیاب زندگی بسر کرنے کے قابل ہو سکیں۔

2- جوانی- عنفوانِ شباب (Adolenscence) : دوسرے دَور زندگی کو جوانی دیوانی' الہڑ جوانی' اٹھتی جوانی اور عنفوانِ شباب کے ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ یہ دَور تیرہ سال کی عمر سے شروع ہو کر اٹھارہ سال کی عمر میں اپنے عروج پر ہوتا ہے۔ یہ زندگی کے چمن کا لہلہاتا اور پُربہار زمانہ ہوتا ہے۔ اس میں جنسی اعضاء مکمل طور پر مکمل اور شگفتہ ہو جاتے ہیں۔ ایک فطری فریضہ کے طور پر

الھڑ یا الھتی جوانی

یعنی چہرے کے خدوخال اور جسمانی قدوقامت بچپن کے مقابلے میں بالکل مختلف ہو جاتے ہیں۔ اس تصویر میں پہلی تصویر 2 ماہ کی عمر کی ہے' پھر ہر سال ایک تصویر بنائی گئی۔ آخری تصویر 15 سال کی عمر کی ہے۔ چھٹے سال کی تصویر کا انداز ایک بچے کا سا نہیں بلکہ ایک لڑکی کا سا ہے۔ تیرھویں سال سارے اعضاء یکایک پھوٹ پڑے اور پھر وہ ایک الھڑ مٹیار کے روپ میں جلوہ گر ہو گئی۔

حیض آنا شروع ہو جاتا ہے۔ جنسی اعضاء میں تبدیلیاں واقع ہو جاتی ہیں۔ جن کے بارے میں اگر لڑکی کو علم نہ ہو تو کئی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ لڑکی کی ماں اور نسبتاً بڑی عمر کی ہمراز سہیلیوں کا فرض ہے کہ وہ حیض کی آمد اور اس کی اہمیت سے اس کو پوری طرح آگاہ کر دیں اور حیض کے دوران صفائی رکھنے، ململ یا فلالین کے نرم کپڑے کی گدیاں استعمال کرنے، سخت مشقت کے کاموں، سردی لگنے اور غذائی غلطیوں اور متعدی امراض سے بچاؤ کی تدابیر اختیار کرنے کے متعلق ضروری ہدایات پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کریں۔

متاہل زندگی یا شادی شدہ دورِ زندگی (Married Life) یہ عالم شباب کا بہت اہم حصہ ہوتا ہے۔ اس دور میں اعضائے تناسل کی دیکھ بھال بہت ضروری ہوتی ہے۔ تیرہ چودہ سال کی عمر میں حیض کا آغاز ہو جایا کرتا ہے اور ساتھ ثانوی جنسی خصوصیات رونما ہونے لگتی ہیں۔ جنسی اعضاء بڑھ کر شادی، حمل اور افزائشِ نسل کے فرائض سے عہدہ برآ ہونے کے لئے سرگرم عمل ہو جاتے ہیں۔ ان سب اعضاء کی دیکھ بھال ناگزیر ہوتی ہے۔ تیرہ چودہ سال کی چھوٹی عمر میں شادی یعنی مباشرت اور استقرارِ حمل مضرِ صحت ہوتے ہیں۔ اکثر اس کا شعور پختہ نہ ہونے کے باعث شادی ناکام ہو جایا کرتی ہے۔ بڑی عمر یعنی 30 سال کی عمر کے بعد شادی کے بھی بہت نقصانات ہیں۔ جسمانی بافتیں اپنی لچک کھو بیٹھتی ہیں۔ لہٰذا حمل اور زچگی کی تکلیفات شدید اور خطرناک ہو جاتی ہیں اور اکثر عمل جراحی کرنا پڑتا ہے نیز کینسر کی راہ ہموار ہوتی ہے۔ چنانچہ 20 تا 25 سال کی عمر کے درمیان لڑکیوں کی شادی اور استقرارِ حمل بے حد ضروری ہوتا ہے۔ نیز دیکھیے اس کتاب کی جلد اول (مردانہ امراض) کے دو باب "شادی اور مباشرت۔ طبی نقطۂ نظر سے"

3- سن یاس (Menopause) : سن یاس کے دورِ زندگی میں حیض رفتہ رفتہ بند ہو جاتے ہیں اور عورت افزائشِ نسل کے قابل نہیں رہتی۔ عورت کے ہارمونی غدود میں نقص واقع ہو کر جسمانی رعنائی اور شادابی ختم ہو جاتی ہے اور کئی بیماریاں لپک پڑتی ہیں۔ (اس کا مفصل ذکر الگ "حیض کی خرابیوں" کے باب میں دیکھیں) چنانچہ اس دورِ زندگی میں عورت کو بہت چوکنا رہنا چاہئے۔ اور حفظانِ صحت کے اصولوں سے غافل نہیں رہنا چاہئے تاکہ بقیہ زندگی کو آرام اور سہولت سے بسر کیا جا سکے۔

باب 10

حیض کی خرابیاں

(DISORDERS OF MENSTRUATION)

بلوغت یا جوانی (Puberty) وہ عرصۂ حیات ہے جس میں کوئی عورت جسمانی و ذہنی طور پر اس قدر نشو ونما حاصل کر لے کہ بچے پیدا کرنے کی اہل اور اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے قابل ہو جائے۔ صحت مند لڑکیوں میں عنفوان شباب پر 12 تا 14 سال کی عمر میں حیض شروع ہو کر مسلسل بچے جننے کے زمانے تک یعنی سن یاس آنے تک جاری رہتا ہے اور ہر ماہ 28 دن کے بعد 3 تا 5 دن کے لئے خون حیض آیا کرتا ہے۔ یہ طبعی یا نارمل اور عام طور پر ہوا کرتا ہے۔ تاہم بعض عورتوں میں یہ وقفہ کم و بیش بھی ہو سکتا ہے۔ جو لڑکیاں شدید مشقت کے کاموں تلے دبی ہوں ان میں جوانی اور بلوغت دیر سے آتی ہے۔ چنانچہ ملک بلتان میں کاشت کار لڑکیوں کو 20 سال کی عمر پالینے پر حیض آنا شروع ہوتا ہے۔ صحت مند مستورات میں 28 دن کے وقفے سے حیض آنے میں بھی ایک دو دن کی کمی بیشی ہو سکتی ہے۔ بہرکیف حیض کی خرابیاں انتہائی عام ہیں جو اکثر عورتوں میں پائی جاتی ہیں۔ اس باب میں ان خرابیوں کا ذکر ہے۔

1- قبل از بلوغت حیض آنا۔ چھوٹی عمر میں حیض آنا

(PRECOCIOUS MENSTRUATION)

اگر کسی لڑکی کو 10 سال کی عمر سے پہلے حیض آنا شروع ہو جائے تو اسے "قبل از بلوغت حیض آنا" کہتے ہیں۔ ایسی لڑکیاں ثانوی جنسی خصوصیات یعنی قد بڑھنا' بغلوں اور زیر ناف بال پیدا ہونا' پستانوں کا دوشیزہ کی مانند ابھر آنا وغیرہ کے ساتھ قبل از وقت جوان ہو جاتی ہیں اور ان کو ان ثانوی خصوصیات کے علاوہ حیض بھی آنے لگتا ہے۔

کسی ابتدائی خرابی کے مشاہدے کے بغیر قبل از وقت حیض آنے اور قبل از وقت بالغ یا جوان ہو جانے کی بہت سی مثالیں مزاجی نوعیت (Constitutinal) کی ہوتی ہیں۔ اس کی وضاحت میں یہ

کہا جاتا ہے کہ غدہ نخامیہ (Pituitary Gland)' خصیۃ الرحم (Ovaries) اور غدہ کلاہ گردہ (Adrenal) قبل از وقت بالغ یا جوان (Adolescant) ہو جاتے ہیں جیسا کہ ملک پیرو کی مشہور ساڑھے پانچ سالہ بچی کے کیس سے ثابت ہوتا ہے۔ اس نے 6 سال سے کم عمر میں ایک بچہ جنا۔ یعنی وہ ایک ساڑھے پانچ سالہ "ننھی ماں" تھی۔

بعض عضوی خرابیاں خصیۃ الرحم (اوریز) کو قبل از وقت سرگرم عمل کر دیتی ہیں۔ مثلاً دانے دار خلوی رسولیاں (Granulosa Cell Tumours)' خصیۃ الرحم کی غلافی رسولیاں (Thecomas) اور بعض سہ جلدی رسولیاں (Teratomas) بلوغت سے پہلے لڑکیوں کے پستانوں کو ضخیم کر کے ابھار دیتی اور رحم سے بے قاعدہ خون حیض جاری کر دیتی ہیں۔ ان بچیوں میں تبویض (انڈا پک کر خارج ہونا) کا عمل اور حقیقی طور پر خون حیض دونوں نہیں ہوتے اور ان عملوں کا کردار مقابلۃً ویسا ہی ہوتا ہے جیسا تاخیر یا دیر سے آنے والے حیض کی مستورات میں ہوتا ہے۔ جن عورتوں میں کہ خصیۃ الرحم میں ایسٹروجن ہارمون والی رسولی ہوتی ہے۔ ایسٹروجن ہارمون سے اگر چھوٹی بچیوں کا علاج کیا جائے یعنی ان کی فرج اور مہبل کے ورم کے علاج کے لئے دیا جائے۔ تو قدرے ایسے ہی اثرات ان پر بھی مرتب ہو جاتے ہیں یعنی ایسٹروجن کے استعمال سے ان بچیوں کے پستان ابھر آتے ہیں اور حیض کا خون جاری ہو جاتا ہے۔

کبھی کبھار غدہ نخامیہ کے عوارض اور وسطی دماغ و زیر عرشہ (Midbrain & Hypothalamus) کی بیماریوں کے سبب قبل از بلوغت حیض آنا شروع ہو جاتا ہے۔ البرائیٹ سنڈروم سے متاثرہ غدہ نخامیہ کے باعث بھی قبل از بلوغت حیض آنے لگتا ہے۔

علاج :

☆ **حیض شروع ہونے کی مناسب عمر سے قبل حیض آنے لگے۔** قبل از وقت حیض شروع ہو جائے : (2) اتم کروڈ۔ پلساٹیلا۔ سبائنا۔ سلیشیا۔ فاسفورس۔ کاسٹیکم۔ کلکیریا فاس۔ کیموملا۔ (3) اپیکاک۔ امبرا۔ بیلاڈونا۔ چائنا۔ رسٹاکس۔ سلفر۔ سیکیل کار۔ فیرم۔ کاکولس۔ کالی کارب۔ کوکس کیکٹائی۔ کینتھرس۔ لائیکو پوڈیم۔ مرک سال۔ نائیٹرک ایسڈ۔ ہیوسس۔

☆ **قبل از بلوغت لڑکا یا لڑکی** جوان ہو جائے (Precocity) اعضائے تناسل بڑھ جائیں۔ چھاتیاں بھر آئیں۔ لڑکی کو حیض آنے لگے : مرک سال۔

کیس : ڈاکٹر کینٹ اپنے میٹریا میڈیکا میں لکھتے ہیں کہ ایک لڑکے کی چھاتیاں دوشیزہ کی طرح ابھر

آئیں اور ان میں دودھ اتر آیا (Gynecomastia) تو اس کو مرک سال دیا گیا اور وہ درست ہو گیا۔

2- حیض کی کمی۔ قلتِ حیض۔ ناکافی۔ جلد ختم ہو جانے والا

(SHORT-LASTING, SCANTY MENSTRUATION OLIGOMENORRHOEA / HYPOMENORRHOEA / MENSTRUA EXIRIA)

اس مرض میں کثرت حیض کے برعکس حیض کا خون معمول سے کم مقدار میں یا کم عرصہ تک آتا ہے۔ یعنی قلیل المقدار یا قلیل المیعاد ہوتا ہے۔ حیض صرف ایک یا دو دن آتا ہے اور یہ اس قدر کم مقدار میں آتا ہے کہ مریضہ خون سے آلودہ صرف ایک یا دو لنگوٹ (Diaper) بدلتی ہے۔ یہ بھی دیگر امراض کی ایک علامت ہے۔ بذات خود یہ کوئی مرض نہیں۔ یہ کثرت حیض کے مقابلے میں کم ضرر رساں ہے۔ اس سے حمل قرار پانے میں کوئی رکاوٹ نہیں پڑتی تاہم عرصہ تک قائم رہنے سے بعض شدید امراض واقع ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ عنفوان شباب ثانوی جنسی خصوصیات یعنی چہرے پر نکھار، چھاتیوں کا دلریا ابھار، آنکھوں میں چمک، جسم پر رونق، دل و دماغ میں لطافت اور خواہش رفاقت وغیرہ مکمل طور پر موجود ہوتی ہیں۔ مریضہ بظاہر کسی مرض کا شکار معلوم نہیں ہوتی۔ سوائے اس کے کہ قلت حیض کے وہم میں مبتلا ہوتی ہے، ورنہ وہ تندرست ہوتی ہے۔ اس کو یا اس کے والدین کو فکرمند نہ ہونا چاہئے۔

مریضہ کے جسم کا موٹا ہونا، خون گاڑھا ہونا، سوداوی یا بلغمی مزاج کا ہونا، رحم کا متورم ہونا یا کر جانا، رحم کے منہ کا تنگ ہونا، جسم میں خون کی کمی، ذہنی پریشانیاں، ہارمونز کی کمی، تپ دق یا کوئی پرانی طویل کمزور کر دینے والا مرض ہونا، بعض مستورات کو قدرتی طور پر حیض کم آنا اور جسمانی طور پر کمزور اور لاغر ہونا وغیرہ اس مرض کے اسباب ہیں۔ نیز وہ تمام اسباب جو بندش حیض کے تحت بیان ہوئے۔

علامات : مریضہ بلغمی مزاج (Phlegmatic) ہو تو موٹی تازی اور لحیم و شحیم ہوتی ہے مگر بہت سست اور ڈل (Dull / Slugish) اور کمزور ہوتی ہے۔ اس کا سر چکراتا ہے۔ سستی، کاہلی، نیند کی مستی، شکم میں ریاح اور بدہضمی ہوتی ہے۔

اگر مریضہ سوداوی مزاج (Melancholic) ہو تو وہ لاغر بدن، سخت اعضاء اور سانولے یا سیاہی مائل رنگ والی، ست بے حوصلہ، کمزور اور بدہضمی کا شکار ہوتی ہے۔ اس میں بھوک زیادہ جلندار ڈکاریں، نیند کم، دماغ میں خشکی اور چڑچڑاپن پایا جاتا ہے۔ اس کو سیاہی مائل گاڑھا خون حیض

آتا ہے۔ رحم متورم اور مائل (گرا ہوا یا جھکا ہُوا میلان رحم) فم رحم تنگ ہوتا ہے۔ اس مرض میں خصیۃ الرحم کے فعل میں کمی ہوتی ہے، جو اچھی غذا کھانے اور دیگر معمولات سیر، ورزش، غسل، بے فکری وغیرہ کو اپنانے سے درست ہو جاتی ہے۔

علاج :

☆ **حیض ناکافی۔ تھوڑی سی مقدار میں آئے :** (1) امونیا کارب۔ پلساٹیلا۔ ڈلکامارا۔ سائیکلیمن۔ سلفر۔ سینیگا۔ سیپیا۔ فاسفورس۔ کاربونیم سلف۔ کالی سلف۔ کالی کارب۔ کونیم۔ گریفائیٹس۔ لیکیے سس۔ میگنیشیم۔ نیٹرم میور۔ (2) ارٹیمیشیا ولگرس۔ آرسنکم۔ ارجنٹم نائٹ۔ اسافوٹیڈا۔ اگنیشیا۔ اورم۔ ایپس۔ الیومینا۔ بربرس۔ برائٹا کارب۔ بووسٹا۔ بیوفو۔ پٹرولیم۔ ہلیمس۔ زنتھا کسیلم۔ زنکم۔ سارسپریلا۔ سباڈیلا۔ سنائی سیگریا۔ سلیشیا۔ سی سی فیوگا۔ فیرم۔ فیرم آرس۔ فیرم فاس۔ کاربو انی۔ کاربو وج۔ کاسٹیکم۔ کاکولس۔ کالو فائلم۔ کالی آرس۔ کالی فاس۔ کلکیریا آرس۔ کیکٹس۔ لائیکو۔ لیلیم ٹائیگر۔ مرک۔ میگنیشیا کارب۔ نائیٹرک ایسڈ۔ نکس ماسکاٹا۔ نکس وامیکا۔ نیٹرم آرس۔ نیٹرم کارب۔ وائی برنم۔ ہیپر۔ (3) اسٹیکو۔ الیومن۔ اکو نائٹ۔ اناکارڈیم۔ اولیم انی مل۔ اونفتھی کروکاٹا۔ ایری جیرن۔ تھوجا۔ ٹربنتھنا۔ ڈروسرا۔ ڈیجی ٹیلس۔ روٹا۔ سائیکوٹا۔ سٹرامونیم۔ سٹرانشم۔ سنگونیریا۔ سورینم۔ فارمیکا۔ کالمیا۔ کالی برام۔ کروٹن ٹگ۔ کلکیریا۔ کلکیریا سلف۔ کنابس انڈیکا۔ کیوبے با۔ کیوپرم۔ کیورارے۔ گابیسنم۔ لوبیلیا۔ لیک کینم۔ لیسیس۔ مزریم۔ ناجا۔ نکولم۔ نیٹرم سلف۔ وریٹرم البم۔ وریٹرم ورائیڈ۔ ویلریانہ۔ ہیلونائس۔ یوفریشیا۔

☆ **ناکافی حیض پہلے تین دن :** (2) میگنیشیا میور۔

☆ **ناکافی حیض دن کے وقت :** (1) میگنیشیا کارب۔ (2) سیپیا۔

☆ **ناکافی حیض صرف صبح کے وقت :** (2) سیپیا۔ (3) کاربو انی ملس۔

☆ **حیض تھوڑے عرصہ تک رہے (Short Duration) :** (1) امونیا کارب۔ پلساٹیلا۔ سلفر۔ لیکیے سس۔ (2) اسافوٹیڈا۔ بربرس۔ برائٹا کارب۔ بووسٹا۔ پلاٹینا۔ تھوجا۔ ڈلکامارا۔ سورینم۔ سیپیا۔ فاسفورس۔ کاربونیم سلف۔ کاکولس۔ کریازوٹ۔ کونیم۔ گریفائیٹس۔ لائیکو۔ مرک۔ نکس وامیکا۔ نیٹرم میور۔ (3) آرسنکم۔ آرسنکم آئیوڈیم۔ اورم میور۔ لونفتھی کروکاٹا۔ الیومینا۔ ٹیلیا۔ روڈوڈنڈران۔ زنکم۔ سارسپریلا۔

سباڈیلا۔ سٹرانیشم۔ سلیشیا۔ کاچیکم۔ کالی فاس۔ کالی کارب۔ کلیمٹس۔ ماسکس (مشک) گنیشیا ملف۔ گنیشیا کارب۔ گنیشیا میور۔ نکولم۔ نیٹرم سلف۔ وائی برنم۔ یوفریشیا۔

☆ **حیض صرف ایک دن رہے** : (1) سیپیا۔ (2) ارجنٹم نائیٹ۔ ایلیپس۔ الیومینا۔ (3) ایپس۔ برٹیا کارب۔ بورکس۔ پائیرو جینم۔ تھوجا۔ سورینم۔ پیٹیم۔ نکس وامیکا۔

☆ **حیض صرف ایک گھنٹہ رہے** : سورینم۔ یوفریشا۔

(تفصیلات ادویہ آگے آئیں گی۔)

3- حیض سے قبل تناؤ' کھچاؤ' ٹینشن

(PREMENSTRUAL TENSION)

بہت سی مستورات ہر ماہ حیض آنے سے آٹھ دس دن قبل بعض تکلیفات میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ مثلاً" سستی' کاہلی' قلق' بیقراری' سردرد' معدہ اور شکم کی خرابی' پیچش اور قبض' بار بار پیشاب کی حاجت' پستانوں' شکم' چہرہ اور پاؤں میں بھراؤ کا احساس' کیل مہاسے وغیرہ جو مریضائیں ان کی عادی ہوں تو حیض سے قبل ان کی یہ علامات بہت زیادہ بڑھ کر نمایاں نفسیاتی و جسمانی خرابیوں کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ بعض عورتوں میں پانی جسم میں رک کر ان کا وزن دو تین پونڈ یا 10 پونڈ تک بڑھ جاتا ہے اور ان کی ٹانگوں میں پھلاوٹ (اوڈیما) ہو جاتا ہے۔ اسی طرح بعض عورتوں کے پستان نمایاں طور پر بھر جاتے' دکھنے اور وزنی ہو جاتے ہیں۔ ان کو ٹٹولا جائے تو یہ سخت' ٹھوس (Lumpy) اور دردناک ہوتے ہیں۔ بعض عورتوں میں ایک قسم کا آدھے سر کا درد' دردِ شقیقہ ہوتا ہے۔ جو حیض سے قبل اکثر دیکھا جاتا ہے اور حمل کے دوران غائب ہو جاتا ہے۔

ماہرین کا خیال ہے کہ یہ علامات غالباً" ایسٹروجن ہارمون کے زیادہ پیدا ہونے یا کلاہ گردہ کے قشرو کے افعال میں خرابی کے باعث رونما ہوتی ہیں۔ پروجسٹوجین پر مشتمل مانع حمل گولیاں جسم میں پانی کو روک دینے کے لئے بہت بدنام ہیں۔ حائضہ کو حیض سے دس دن پہلے پانی کم پینا اور بے نمک کے غذا کھانی چاہئے۔

بعض عورتوں کو حیض کے ایام میں چہرے اور جسم پر کیل مہاسے (Acne) اور جلد پر خفیف سی پھنسیاں نکل آیا کرتی ہیں۔ بعض نازک مزاج' اعصابی' نروس عورتیں حیض سے قبل نفسیاتی کشاکش (ٹینشن) کا شکار ہو جاتی ہیں۔ بعض دانت درد' سردرد' درد پستان سے دوچار ہو کر کینسر وغیرہ کے وہم میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ جس سے حوصلہ ہار کر اور غمگینی (ڈپریشن) میں گھر کر خودکشی کو ترجیح دینے لگتی ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ عورتوں میں جرائم کی شرح قبل از حیض کے دس دنوں میں بڑھ

جاتی ہیں۔ وہ زندگی کی مسرتوں سے کنارہ کش ہو جاتی ہیں۔ الغرض اس عارضہ کے نفسیاتی اثرات بہت شدید اور خطرناک ہوتے ہیں۔ ایام حیض یا اس سے قبل حائضہ سے گھر میں بہت اچھا سلوک اور ہمدردانہ و محبت بھرا برتاؤ کرنا چاہئے اور کبھی کوئی ایسی بات یا کام نہیں کرنا چاہئے جس سے حائضہ کو ذہنی کوفت (Mental Tension) ہو۔ حیض سے قبل' دوران اور بعد میں ہونے والی ذہنی' روحانی' نفسیاتی اور جسمانی تکلیفات کا علاج مندرجہ ذیل ہے۔

علاج :

☆ حیض کے آغاز پر تناؤ۔ کھچاؤ (Tension) : (1) پلساٹیلا۔ سیپیا۔ کالی کارب۔ کلکیریا فاس۔ لائیکو۔ ہیوسس۔ (2) اپیکاک۔ اسارم۔ اگنیشیا۔ ایکونائیٹ۔ برائی اونیا۔ پلاٹینا۔ سٹافی سیگریا۔ سلیشیا۔ کاسٹیکم۔ کافیا۔ کیموملا۔ گریفائیٹس۔ ماسکس (مشک) مرک۔ میگنیشیا کارب۔ میگنیشیا میور۔ نیٹرم میور۔

<u>حیض سے متعلقہ</u> ذہنی و جسمانی تکلیفات جو حیض سے قبل' دوران اور بعد میں لاحق ہوں :

ریپرٹری :

☆ ذہن (Mind) : ☆ آہیں بھرنا (Sighing) : ☆ حیض سے پہلے : (2) اگنیشیا۔ (3) لائیکو پوڈیم۔ ☆ حیض کے دوران : آرسنکم۔ اگنیشیا۔ پلاٹینا۔ سی سی فیوگا۔ کاکولس۔ گریفائیٹس۔ ☆ حیض کے بعد : سٹرامونیم۔ ☆ حیض کے دوران ٹھنڈی آہیں بھرے (Cold Sighing) : نیٹرم فاس۔

☆ اختناق الرحم (ہسٹریا Hysteria : ☆ حیض سے قبل : (2) پلاٹینا۔ مشک۔ ہیوسس۔ (3) ایلپس۔ کاکولس۔ کونیم۔ نکس ماسکاٹا۔ ☆ حیض کے دوران' صرف پہلے دن میں : ریفے نس۔ ☆ حیض کے دوران : (2) سی سی فیوگا۔ ☆ حیض کے دوران ہسٹریا کو افاقہ ہو : (2) زنکم۔

☆ اکساہٹ۔ جوش و تحریک (Excitement) : ☆ حیض سے قبل : (2) کریازوٹ۔ نکس وامیکا۔ (3) ایلومینا سلیکیٹ۔ تھوجا۔ رو ڈینیا۔ کروکس۔ لائیکو۔ میگنیشیا کارب۔ میگنیشیا میور۔ ☆ حیض کے دوران : (2) ٹرنٹولا ہسپانیہ۔ میگنیشیا میور۔ (3) پلساٹیلا۔ روڈوڈنڈران۔ سی سی فیوگا۔ سیپی شیو۔ فیرم۔ کوپے وا۔ ☆ حیض کے بعد : فیرم۔

☆ بشاشت۔ خوشی سے چہکے (Cheerful / Gay & Happy) : ☆ حیض سے

حمل : ایکونایٹ۔ فلورک ایسڈ۔ ہیوسس۔ ★ حیض کے دوران : (2) فلورک ایسڈ۔(3) سٹرامونیم۔

☆ بوسہ (Kiss) : ★ بوسے لینے کی زبردست خواہش حیض سے قبل' ہر کسی کا خصوصاً بچوں پر بوسوں کی بوچھاڑ کرے : (2) وریٹرم البم۔(3) زنکم۔

☆ بولنا نہ چاہے' خاموش رہے (Taciturn) : ★ حیض کے دوران : (2) امونیم کارب۔ سیپی شو۔(3) ایپیس۔ کیسٹر ایکوئی۔ میوریٹک ایسڈ۔

☆ بھولا ہُوا (Forgetful) : ★ بھول جائے الفاظ بولتے بولتے حیض کے دوران : ریفے نس۔

☆ بے حس و حرکت ہو۔ بے ہوشی (Stupefaction) : ★ حیض کے دوران : (2) نکس ماسکاٹا۔

☆ بے صبر' بے اطمینان (Discontented) : ★ حیض کے دوران : ٹرنٹولا۔ کاسٹیکم۔

☆ بے حوصلہ۔ پست ہمت (Discourged) : ★ حیض سے قبل : کارلزباد۔

☆ بَین کرے۔ وا ویلا اور نوحہ کرے۔ روئے (Lamenting / Wailing) : ★ حیض کے دوران : آرسنکم۔

☆ بے ہوش ہو جائے (Unconscious) : ★ حیض سے قبل : (2) میورکس۔ نکس ماسکاٹا۔ ★ حیض کے دوران : (1) لیکے سس۔(2) اگنیشیا۔ سارسپریلا۔ نکس ماسکاٹا۔(3) اپیس۔ بلمیم۔ پلساٹیلا۔ سلفر۔ سیپیا۔ کاکولس۔ نکس وامیکا۔ وریٹرم البم۔ ★ حیض رک جانے سے : (1) نکس ماسکاٹا۔(3) ایکونایٹ۔ چائنا۔ کیمومیلا۔ کونیم۔ لائکو۔ نکس وامیکا۔ وریٹرم البم۔ ★ حیض کے بعد : (2) لائکو۔ لیکے سس۔(3) چائنا۔

☆ بیزاری۔ زندگی سے نفرت۔ مرجانا چاہے (Loathing) : ★ حیض سے قبل : (3) بیرس یون یلنڈائی۔

☆ بے چینی (Restless) گھبراہٹ (نروس نس) : ★ حیض سے قبل : (1) سلفر۔ اگنیشیا (2) کریازوٹ۔ نکس وامیکا۔(3) ایکونایٹ۔ پلساٹیلا۔ کالوسنتھ۔ کالی کارب۔ کونیم۔ کارب۔ لائکو۔ میگنیشیا پولس آسٹریلس۔ بینگنم۔ ★ حیض کے دوران : (2) آرسنکم۔ پلساٹیلا۔ رسٹاکس۔ سائیکلیمن۔ سٹرامونیم۔ سیپیا۔ کافیا۔ کلکیریا۔ کیمومیلا۔ نکس

وامیکا۔ (3) اپیکاک۔ اگنیشیا۔ امونیم کارب۔ انٹم ٹارٹ۔ اوپیم۔ ایپس۔ ایکونائٹ۔ بورکس۔ پلاٹینا۔ تھوجا۔ ٹرنٹولا۔ جلسی میم۔ سلفر۔ سیکیل کار۔ فاسفورس۔ کالی کارب۔ کالی آرس۔ کالی فاس۔ کالی سلف۔ کاکولس۔ کروکس۔ مرک۔ میگنیشیا میور۔ نائٹرک ایسڈ۔ نیٹرم کارب۔ وائی برنم۔ ہیوسمس۔ ★ حیض رک جانے کے دوران : (3) آر سنکم۔ رسٹاکس۔ زنکم۔ سی سی فیوگا۔ سیپیا۔ کالی کارب۔ نکس وامیکا۔ نکولم۔ ★ حیض کے بعد بے چینی : میگنیشیا کارب۔

☆ **پاگل پن، دیوانگی** (Madness / Insanity) : ★ کثیر المقدار حیض کے ساتھ : (2) پلساٹیلا۔ (3) اگنیشیا۔ سیپیا۔ ★ حیض دب جانے (رک جانے) کے ساتھ۔

☆ **پریشانی۔ فکرمندی** (Anxiety) : ★ حیض سے قبل : (2) اگنیشیا۔ سٹانم۔ سلفر۔ کاکولس۔ گریفائیٹس۔ نائٹرک ایسڈ۔ نکس وامیکا۔ نیٹرم میور۔ (3) امونیم کارب۔ ایکونائٹ۔ زنکم۔ کاربوانیمی۔ کاربونیم سلف۔ کاربوویج۔ کالی بائی۔ کونیم۔ مرک۔ میگنیشیا پولس ارٹیکس۔ جینگنم۔ ★ حیض کے دوران : (1) سلیشیا۔ (2) بیلاڈونا۔ پلاٹینا۔ نیٹرم میور۔ (3) اگنیشیا۔ انولا۔ ایکونائٹ۔ زنکم۔ سبائنا۔ سٹانم۔ سلفر۔ سی سی فیوگا۔ سیکیل۔ فاسفورس۔ کافیا۔ کالی آئیڈ۔ کلکیریا۔ کونیم۔ کینتھرس۔ مرک۔ نائٹرک ایسڈ۔ نکس وامیکا۔ ★ حیض کے دوران پریشانی میں کمی ہو : زنکم۔ سٹانم۔ ★ حیض کے بعد پریشانی لاحق ہو : (2) اگریکس۔ (3) سیکیل۔ فاسفورس۔ ★ حیض کے بعد پریشانی جس سے نیند نہ آئے : اگریکس۔

☆ **پراگندگی۔ دماغ الجھا ہوا۔ پراگندہ** (Confusion) : ★ حیض سے قبل : (2) سیپیا۔ (3) سی سی فیوگا۔ ★ حیض کے دوران (3) امونیم کارب۔ سی سی فیوگا۔ فاسفورس۔ کاکولس۔ گریفائیٹس۔ لائیکوپوڈیم۔ ★ حیض کے بعد : گریفائیٹس۔ نیٹرم میور۔

☆ **ترش مزاج۔ سرکش۔ اکھڑ** (Morose) : ★ حیض سے قبل : (2) لائیکوپوڈیم۔ ★ حیض کے بعد : فیرم۔

☆ **جذباتی۔ روحانی طور پر** (Sentimental) : ★ حیض سے قبل، چاندنی رات میں عشق و محبت کے جذبات ابھر آئیں : (1) انٹم کروڈ۔

☆ **جنون۔ دیوانگی** (Mania) : ★ حیض سے قبل جنون یا وحشت پیدا ہو جائے :

سیپیا۔ ☆ حیض دب جائے یعنی آ کر رک جانے سے جنون اور وحشت پیدا ہو جائے : (1) پلساٹیلا۔

☆ **چڑچڑاپن** (Irritability) : ☆ حیض سے قبل مریضہ چڑچڑی ہو جائے : (2) سیپیا۔ کاسٹیکم۔ کیموملا۔ لائیکو۔ نکس وامیکا۔ نیٹرم میور۔ (3) بررس۔ کال کارب۔ کریازوٹ۔ کلکیریا۔ میگنیشیا میور۔ ☆ حیض کے دوران : (2) سلفر۔ کیموملا۔ نکس وامیکا۔ (3) ارجنیا۔ اسافوٹیڈا۔ امونیا کارب۔ اڈیم۔ ایتھوزا۔ برائی اونیا۔ بررس۔ بیلاڈونا۔ پٹرولیم۔ پلاٹینا۔ پلساٹیلا۔ ٹرنٹولا۔ زنکم۔ زنجبر۔ سارسپریلا۔ سیانا۔ سٹرامونیم۔ سی سی فیوگا۔ سیپیا۔ فاسفورک ایسڈ۔ فیرم۔ کاسٹیکم۔ کالی کارب۔ کالی فاس۔ کالی سلف۔ کریازوٹ۔ کسٹوریم۔ کلکیریا۔ کونیم۔ لائیکو۔ میگنیشیا کارب۔ میگنیشیا میور۔ میگنیشیا سلف۔ نیٹرم میور۔ نیٹرم کارب۔ نیٹرم فاس۔ یوپین۔ ☆ حیض دب جانے سے : یوپین۔ ☆ حیض کے بعد : بررس۔ بیوفو۔ فیرم۔ نیٹرم میور۔

☆ **چونکنا** (Starting) : ☆ نیند سے حیض سے قبل : کلکیریا۔ ☆ حیض کے دوران : (2) بورکس۔ زنکم۔ ☆ رات کو نیند سے چونکے حیض کے دوران : زنکم۔

☆ **چیخنا۔ چیخیں مارنا** (Shrieking) : ☆ حیض سے قبل : (2) سیپیا۔ ☆ حیض سے قبل، نیند کے دوران چیخ اٹھے : (2) زنکم۔ (3) سلفیورک ایسڈ۔ سیپیا۔ کاربوویج۔ ☆ حیض کے دوران چیخ مارے : کیوپرم۔

☆ **خودکشی کرنے کی رغبت** (Suicidal Disposition) : ☆ حیض کے دوران : (2) مرک۔ (3) سلیشیا۔

☆ **خیالات منتشر** (Thoughts Wandering) : ☆ حیض کے دوران : کلکیریا۔

☆ **دماغی سستی** (Dullness) : ☆ حیض کے دوران کند ذہن، ڈل دماغ، سوچنے اور سمجھنے میں دقت ہو : کلکیریا کارب۔ لائیکوپوڈیم۔ لائیکوپس۔

☆ **دماغی کمزوری۔ اضمحلال** (Prostration) : ☆ حیض کے بعد دماغ مضمحل ہو جائے : (1) الیومینا۔

☆ **دیوانگی شہوانی** (Nymphomania) : ☆ عورتوں میں جنون الشہوت، جماع کی نہ رکنے والی خواہش حیض سے قبل : (2) فاسفورس۔ وریٹرم۔ (3) سٹرامونیم۔ کلکیریا فاس۔ ☆ حیض کے دوران : (2) پلاٹینا۔ سیکیل کار۔ وریٹرم۔ ہیوسمس۔ (3) کلکیریا

فاس۔ ☆ حیض دب جانے، آتے آتے رک جانے سے : (2) پلاٹینا۔ میورکس۔ (3) انٹر کروڈ۔ چائنا۔ زنکم۔ سٹرامونیم۔ سلفر۔ سلیشیا۔ فاسفورس۔ کاکولس۔ کینتھرس۔ وریٹرم البم۔ ہیوسمس۔ ☆ استحاضہ کے دوران : (3) پلاٹینا۔ سیکیل کار۔ ماسکس (مشک میورکس۔ ☆ حمل کے دوران : زنکم۔ ☆ زچگی میں خونِ نفاس سے عفونتی دیوانگی : (2) پلاٹینا۔ چائنا۔ (3) کالی برومیم۔ وریٹرم البم۔

☆ **ڈر اور خوف** (Fear) : ☆ حیض سے قبل خوف سا طاری ہو جائے : (2) ایکو نائٹ۔ (3) بورکس۔ پلاٹینا۔ زنکھا کسائیلم۔ سلفر۔ سیکیل۔ کالی بروم۔ کلکیریا۔ سینگنم۔ ہیپسپر۔ ☆ حیض کے دوران ڈر اور خوف پیدا ہو جائے : (2) نیٹرم میور۔ (3) ایکونائٹ۔ پلاٹینا۔ سیکیل کار۔ فاسفورس۔ کونیم۔ میگنیشیا کارب۔ ☆ حیض کے درد کا خوف چھایا رہے : انٹم ٹارٹ۔ ☆ حیض سے قبل موت کا خوف ہو : ایکونائٹ۔ پلاٹینم۔ زنتھا کسائلم۔ سلفر۔ سیکیل کار۔ کالی بائی۔ ☆ حیض کے دوران موت کا خوف طاری رہے : ایکونائٹ۔ پلاٹینا۔ وریٹرم۔ ☆ حیض سے قبل، کم از کم ایک دن قبل از حیض ڈرپوک ہو جائے، جلد ڈرے : (2) کلکیریا۔ ☆ حمل کے دوران موت کا خوف ہو : (1) ایکونائٹ۔

☆ **ذکی الحس** (الرجک۔ Sensitive/Allergic) : ☆ حیض آنے سے قبل : (2) سیپیا۔ نکس وامیکا۔ (3) نائٹرک ایسڈ۔ ☆ شوروغل سے حیض کے دوران ذکی الحسی : کالی فاس۔

☆ **رونا** (Weeping) : ☆ ☆ حیض سے قبل روئے، رونی صورت بنائے رہے، آنکھوں میں آنسو تیرتے رہیں : (2) پلساٹیلا۔ زنکم۔ فاسفورس۔ کیکٹس۔ لائیکو۔ (3) سیپیا۔ کونیم۔ ☆ حیض کے دوران : (2) آرسنکم۔ اگنیشیا۔ پٹرولیم۔ پلاٹینا۔ پلساٹیلا۔ سٹرامونیم۔ فائیٹولیکا۔ کافیا۔ کاکولس۔ نیٹرم میور۔ (3) انڈیم۔ تھوجا۔ زنکم۔ سائیکلیمن ۔ سیکیل کار۔ سیپیا۔ فاسفورس۔ کاسٹیکم۔ کلکیریا۔ کونیم۔ کیکٹس۔ گریفائٹس۔ لائیکو۔ لیکیسس۔ وریٹرم۔ ہیوسمس۔ ☆ حیض کے دوران مریضہ روئے جس کا کوئی فائدہ نہ ہو : سائیکلیمن ۔ ☆ حیض کے بعد رونی صورت بنائے رہے، آنکھیں ڈبڈبائی رہیں : (2) سٹرامونیم۔ (3) الیومینا۔ فاسفورس۔ کونیم۔ لائیکو۔

☆ **صحبت سے نفرت** (Averse to Company) : ☆ سوسائٹی، عورتوں کی محفل،

بزم آرا، تزئین یا سہیلیوں کی سنگت، میل جول سے نفرت ہو یا حیض کے دوران مغرور یا احساس برتری ہو : (2) کونیم۔ (3) پلاٹینا۔ سیپیا۔ ★ حیض کے دوران بالکل تنہا رہنے کی خواہش پیدا ہو جائے : سائیکوٹا۔ نکس وامیکا۔ ★ حیض کے دوران سوسائٹی اور سہیلیوں سے میل ملاقات کی خواہش ہو : سٹرامونیم۔

☆ **شراب نوشی کا جنون** (Dispomania) : ★ غیر مسلم کافرہ کو حیض سے قبل شراب نوشی کی زبردست، جنون کی حد تک خواہش پیدا ہو جائے : (1) سیلینیم۔

☆ **ضدی** (Obstinate) : ★ حائضہ حیض نمودار ہونے پر ضدی ہو جائے، ہر بات پر ضد کرے : (2) کیموملا۔

☆ **عاری۔ اکتایا ہوا** (Weary / Ennui) : ★ حیض کے دوران، زندگی سے بیزار، متنفر حیات : بوریکس۔

☆ **ذہنی کوفت** (Anguish) : ★ عذاب، اذیت حیض سے قبل ذہنی کوفت (Anguish) کا احساس، اذیت یا تکلیف محسوس کرے . (2) گریفائیٹس۔ ★ حیض کے دوران ذہنی کوفت یا اذیت ہو : (2) بیلاڈونا۔ پلاٹینا۔ (3) اگنیشیا۔ زنتھا کسائیلم۔ فاسفورس۔ سٹانم۔ کافیا۔ کلکیریا۔ مرک۔ نائیٹرک ایسڈ۔

☆ **غیظ و غضب** (Rage) : ★ حیض کے دوران بے حد غصہ آئے : ایکونائٹ۔ بیلاڈونا۔ ہیوسکس۔

☆ **غمگینی، افسردگی، اداسی** (Mentlisl Depression / Sadness) : ★ حیض سے قبل ڈپریشن، مریضہ افسردہ، اداس یا غمگین ہو جائے : (1) پلساٹیلا۔ سٹانم۔ نیٹرم میور۔ (2) سیپیا۔ کاسٹیکم۔ کلکیریا۔ کونیم۔ لائیکو۔ میورکس۔ نائیٹرک ایسڈ۔ ویریٹرم البم۔ (3) امونیم کارب۔ بوریکس۔ برومیم۔ بیلاڈونا۔ زنتھا کسائیلم۔ سٹرامونیم۔ سائیکلیمن ۔ فاسفورس۔ فیرم۔ فیرم فاس۔ لیک کینم۔ لیک ڈیفلوریٹم۔ منسی نیلا۔ وسپا۔ ہیلی بورس۔ ★ حیض کے دوران ڈپریشن : (2) پیٹرولیم۔ پلساٹیلا۔ سیپیا۔ کاسٹیکم۔ نیٹرم میور۔ (3) اگنیشیا۔ امونیم کارب۔ اورم۔ بوریکس۔ برومیم۔ پلاٹینا۔ پلمبم۔ تھوجا۔ ٹوبیکم۔ زنکم۔ سلیشیا۔ سی سی فیوگا۔ سینی شو۔ فیرم۔ کلکیریا۔ کوپے ویا۔ کیورارے۔ کیکٹس۔ گریفائیٹس۔ لیک ڈیفلوریٹم۔ مرک۔ گنیشیا میور۔ میورٹک ایسڈ۔ نائیٹرک ایسڈ۔ نیٹرم کارب۔ ★ حیض کے دوران ڈپریشن میں کمی ہو : (2) زنکم۔ سٹانم۔

سائیکلیمن - لیکے سس۔ ٭ پہلے حیض میں حائضہ ڈپریشن کا شکار ہو جائے : ہیلی بورس۔ ٭ حیض کے بعد ڈپریشن ہو جائے : (2) فیرم مٹ۔ (3) اسٹیکٹ۔ ایلوپیٹا چائنا۔ سلیشیا۔ ٭ حیض دب جانے سے 'جب حیض آ کر رک جائے تو ڈپریشن میں مبتلا ہو جائے یعنی اداسی اور افسردگی چھا جائے : (2) کونیم۔ (3) آرسنکم۔ اورم۔ ہلسا ٹیلا۔ سائیکلیمن - شاٹی سیگریا۔ سلیشیا۔ سی سی فیوگا۔ سلفر۔ سیپیا۔ فاسفورک ایسڈ۔ فاسفورس۔ کروکس۔ ککلیریا۔ نکس ماسکاٹا۔ نکس وامیکا۔ نیٹرم میور۔

☆ غیر متوجہ۔ غیر حاضر دماغ (Absent-Minded) : ٭ حیض کے دوران : ککلیریا۔

☆ کراہنا (Moaning) : ٭ حیض کے دوران کراہے' ہائے ہائے یا آہ آہ کرے : (2) آرسنکم۔ (3) پلاٹینا۔ لائیکو پوڈیم۔

☆ کم سخنی' کم گوئی (Taciturn) : ٭ حیض کے دوران خاموشی اختیار کر لے' بہت کم بات چیت کرے : (2) امونیم کارب۔ سینی شو۔ (3) ایلیپس۔ کسٹوریم۔ میور تک ایسڈ۔

☆ لڑنا جھگڑنا (Quarrellsome) : ٭ حیض کے دوران لڑائی جھگڑے کی رغبت ہو : امونیا کارب۔

☆ مایوس۔ نا امیدی (Dispair) : ٭ حیض سے قبل مایوسی چھا جائے : وریٹرم البم۔ ٭ حیض کے دب جانے سے مایوسی چھا جائے : (1) وریٹرم البم۔

☆ مالیخولیا۔ بکواس بولتے رہنا (Loquacity) : ٭ حیض کے دوران بکواس بولتی رہے : (2) برئیٹا کارب۔ سٹرامونیم۔ لیکے سس۔

☆ منہمک' خیالات میں مستغرق (Absorbed) : ٭ حیض کے دوران خیالات کی بھرمار یا خیالات کے بھنور میں ڈوبی رہے : میور تک ایسڈ۔

☆ موت کی خواہش (Desire of Death) : ٭ حیض کے دوران مر جانے کی خواہش کرے : بربرس۔

☆ ہذیان (Delirium) : ٭ حیض سے قبل ہذیانی کیفیت' بڑبڑائے' چلائے' حملہ کرے وغیرہ : آرسنکم۔ بیلاڈونا۔ لائیکو۔ ہیوسس۔ ٭ حیض کے دوران ہذیان : ا۔ ایپس۔ ایکونائٹ۔ بیلاڈونا۔ ہلساٹیلا۔ سٹرامونیم۔ کاکولس۔ لائیکو۔ نکس ماسکاٹا۔ وریٹرم۔ ہیوسس۔

☆ ہنسنا (Laughing) : ★ حیض سے قبل بلاوجہ ہنسی آئے' ہنسے اور کھلکھلائے : (2) نکس ماسکاٹا۔ ہیوسمس۔ (3) کوکا۔ ★ یکے بعد دیگرے استحاضہ (مثرور ہجیا) کے ساتھ : کروٹیلس کاس۔

☆ چکر آئیں (Vertigo) : ★ حیض سے قبل : (2) پلساٹیلا۔ زنکم۔ کلکیریا فاس۔ کونیم۔ لیکیسس۔ وریٹرم۔ (3) اگنس۔ ایکو نایٹ۔ برائی اونیا۔ بورکس۔ بووسٹا۔ جلیڈونیم۔ فاسفورس۔ کلکیریا۔ نکس ماسکاٹا۔ ★ حیض کے دوران چکر : (1) پلساٹیلا۔ (2) آئیوڈیم۔ ایکو نایٹ۔ بلبی میم۔ سائیکلیمن ۔ سلفر۔ سیکیل۔ فاسفورس۔ فاسفورک ایسڈ۔ فیرم فاس۔ کاسٹیکم۔ کالی بائیکرم۔ کروکس۔ کلکیریا۔ کونیم۔ لیکیسس۔ (3) ارجنٹم نائیٹریکم۔ اسٹیکٹو۔ اموینم کارب۔ انٹم ٹارٹ۔ برومیم۔ بورکس۔ بووسٹا۔ پلاٹینا۔ تھوجا۔ ٹریلیم۔ فیرم۔ کاربونیم سلف۔ کاربوو یج۔ کالوفائلم۔ کلکیریا فاس۔ کیکٹس۔ کیوپے با۔ گریفائیٹس۔ لائکو۔ مشک (ماسکس) نکس وامیکا۔ یورینم۔ ★ حیض کے دوران جھکنے پر چکر آئے : کاسٹیکم۔ کلکیریا۔ ★ حیض کے دوران جھکنے پر اور دوبارہ سیدھا ہونے پر چکر آئے : (2) کلکیریا کارب۔ ★ حیض کے دوران چلتے وقت چکر آئے : فاسفورس۔ ★ حیض کے دوران چکروں کو افاقہ ہو : ایلم سٹائیوا۔ لیکیسس۔ ★ حیض کے دوران چلنے کے بعد چکر آئیں : اسٹیکٹو۔ اگریکس۔ انٹم ٹارٹ۔ پلساٹیلا۔ کونیم۔ نیٹرم میور۔ ★ حیض کے دب جانے سے' ایام حیض میں خون کے رک جانے سے چکر آئیں : (1) پلساٹیلا۔ سائیکلیمن ۔ (2) ایکو نایٹ۔ (3) برائی اونیا۔ پلاٹینا۔ بلبی میم۔ زنکم۔ سابائنا۔ سلفر۔ سلیشیا۔ سی سی فیوگا۔ سیپیا۔ فاسفورس۔ کلکیریا۔ کونیم۔ لیکیسس۔ نکس وامیکا۔ وریٹرم البم۔

☆ سر (Head) : ★ حیض سے قبل پیشانی پر خارشی پھنسیاں نکل آئیں : سارسپریلا۔ ★ حیض سے قبل سر پر خارشی پھنسیاں نکل آئیں : (2) میگنیشیا میور۔ ★ سر میں اجتماع خون' خون سر کو چڑھ جائے (Congesstion / Hyprreamia) حیض سے قبل : (1) ایپس۔ (2) ایکو نایٹ۔ بیلاڈونا۔ کالی کارب۔ گلونائن۔ مرک۔ ملی لوٹس۔ (3) آئیوڈیم۔ برائی اونیا۔ ٹریلیم۔ بلبی میم۔ کیوپرم۔ لائکو۔ منسی نیلا۔ ہائپریکم۔ ہیپر۔ ★ حیض کے دوران' خون سر میں بھر جائے : (1) ایپس۔ سلفر۔ (2) برائی اونیا۔ بیلاڈونا۔ چائنا۔ فاسفورس۔ فیرم فاس۔ کلکیریا۔ گلونائین۔ نکس ماسکاٹا۔ نکس وامیکا۔ (3) آئیوڈیم۔

ایکونائٹ۔ ایلیپس۔ جلسی میم۔ سنابرس۔ سنگونیریا۔ کاسٹیکم۔ کلکیریا سلف۔ کلکیریا فاس۔ کونیم۔ کیکٹس۔ کیموملا۔ مرک۔ مشک۔ گلیشیا کارب۔ گلیشیا میور۔ منسی نیلا۔ نیٹرم میور۔ وریٹرم ورائیڈ۔ ☆ حیض آکر دب جانے سے سر میں اجتماع خون ہو : (1) بیلاڈونا۔ جلسی میم۔ سی سی فیوگا۔ فیرم۔ گلونائین۔ لیکیسس۔ (2) ایپس۔ برائی اونیا۔ چائنا۔ کاکولس۔ کلکیریا۔ گریفائیٹس۔ (3) آرنیکا۔ اوپیم۔ ایکونائٹ۔ سٹرامونیم۔ سلفر۔ کیمیا سلف۔ کوکس کیکٹائی۔ کیموملا۔ مرک سال۔ ☆ حیض کے بعد سر میں اجتماع خون ہو : (2) نیٹرم میور۔ (3) اگنیشیا۔ تھوجا۔ چائنا۔ سلفر۔ ☆ سر بڑا ہونے کا احساس' حیض کے دوران : (2) گلونائین۔ (3) ارجنٹم نائیٹریکم۔ ☆ سر بوجھل' بھاری محسوس ہو' حیض سے قبل : اگنیشیا۔ سی سی فیوگا۔ کروٹیلس ہریڈس۔ ☆ حیض کے دوران سر بوجھل : (2) اگنیشیا۔ کالی کارب۔ گلیشیا کارب۔ گلیشیا سلف۔ (3) زنکم۔ فیرم فاس۔ کاربوانیملس۔ کلکیریا۔ گلیشیا میور۔ نکس وامیکا۔ نیٹرم میور۔ ☆ دردناک حیض کے دوران سر بوجھل : انٹم ٹارٹ۔ ☆ حیض کے بعد سر بھاری : الیم سائیوا۔ نیٹرم میور۔ ☆ حیض کے دوران پیشانی میں بوجھ : زنکم۔ ☆ سر میں بھراؤ' حیض جاری ہونے پر : (2) گلونائین۔ ☆ سر میں بھراؤ' حیض سے قبل : برومیم۔ ☆ حیض کے دوران سر میں بھراؤ : (2) ایپس۔ بیلاڈونا زنتھاکسائیلم۔ کلکیریا۔ گلونائین۔ (3) ارجنٹم نائٹ۔ پلساٹیلا۔ جنشیانہ کروشیا۔ یوپین۔ ☆ سر پر پسینہ آئے' حیض کے دوران : فاسفورس۔ کیموملا۔ مرک۔ وریٹرم البم۔ ☆ ٹھنڈا پسینہ سر پر حیض کے دوران : فاسفورس۔ وریٹرم۔

☆ سر میں تپکن (Pulsatson) : ☆ حیض سے قبل : (2) بورکس۔ بیلاڈونا۔ پٹرولیم۔ کروٹیلس ہری۔ لیکیسس۔ گلونائین۔ (3) جلسی میم۔ چائنا۔ سلفر۔ نیٹرم میور۔ ☆ حیض کے دوران تپکن : (2) بورکس۔ چائنا۔ کلکیریا۔ گلونائین۔ لیکیسس۔ نیٹرم کارب۔ (3) اگنیشیا۔ ایکونائٹ۔ برائی اونیا۔ بیلاڈونا۔ پلساٹیلا۔ سنگونیریا۔ کروکس۔ کلکیریا فاس۔ کیکٹس۔ گلیشیا کارب۔ نکس ماسکاٹا۔ وریٹرم ورائیڈ۔ ☆ حیض کے دوران سر میں بغیر درد کے تپکن ہو : یوپین۔ ☆ حیض آکر دب جانے سے تپکن : (2) پلساٹیلا۔ ☆ حیض کے بعد سر میں تپکن یا پھڑکن : فیرم۔ کاربوانیملس۔ کلکیریا فاس۔ گلونائین۔ نیٹرم میور۔ ☆ سر میں تپکن سر کے ایک طرف خصوصاً بائیں' حیض کے دوران : نیٹرم کارب۔ ☆ سر کی پیشانی میں تپکن حیض کے دوران : (1) پلساٹیلا۔ (2) اگنیشیا۔ چلا

ڈوبنا۔ ڑنٹولا۔ جاٹنا۔ کلکیریا۔ گلوناٹین۔ نیٹرم کارب۔ (3) اکونائیٹ۔ برائی اونیا۔ بورکس۔ سنگونیریا۔ کلکیریا فاس۔ سیکیٹس۔ میگنیشیا کارب۔ ☆ سر کی چوٹی (Vertex) میں چبھن حیض کے بعد : (2) لیکے سس۔ (3) فیرم۔ ☆ کنپٹیوں میں چبھن حیض سے قبل : لیکے سس۔ ☆ سر کی حرکات، سر ہلے حیض کے دوران : میگنیشیا میور۔

☆ سر درد : ☆ حیض سے قبل : (1) کریازوٹ۔ (2) اسارم۔ امونیا کارب۔ اکونائیٹ۔ برومیم۔ برائی اونیا۔ بورکس۔ بووسٹا۔ بیلاڈونا۔ پلاٹینا۔ پلساٹیلا۔ جلسی میم۔ زنتھا کسا یلم۔ سلفر۔ سی سی فیوگا۔ سابرس۔ کاربوویج۔ کلکیریا۔ لائیکو۔ لیک کینم۔ لیکے سس۔ لی لوئس۔ نکس ماسکاٹا۔ نیٹرم کارب۔ نیٹرم میور۔ وریٹرم البم۔ (3) آر سنکم۔ آئیوڈیم۔ ارجنٹم نائیٹ۔ اگنس۔ اویلم اسمل۔ ایلومینا۔ بیوفو۔ پیٹرولیم۔ تھوجا۔ زنکم۔ سٹانم۔ سیلیشیا۔ سیپیا۔ فاسفورس۔ فیرم۔ فیرم آرس۔ فیرم آئیڈ۔ کاربوانیمیلس۔ کاسٹیکم۔ کالی فاس۔ کلکیریا فاس۔ کلکیریا سلف۔ کیوپرم۔ گریفائیٹس۔ گلوناٹین۔ لارو سریس۔ لیک ڈیفلوریٹم۔ لیلیم ٹائیگر۔ مرک۔ منسی نیلا۔ نائیٹرک ایسڈ۔ نکس وامیکا۔ نیٹرم آرس۔ والئی برنم۔ ہائپریکم۔ رمیکس۔ ☆ سر درد حیض شروع ہونے پر ہو : (2) کالی کارب۔ نیٹرم میور۔ (3) آئیوڈیم۔ انٹم ٹارٹ۔ بربرس۔ برومیم۔ پلاٹینا۔ روڈوڈینڈران۔ کاربوانیمیلس۔ گریفائیٹس۔ لارو سریس۔ لیکے سس۔ نائیٹرک ایسڈ۔ ہیوسس۔ ☆ خون حیض جاری ہونے پر سر درد کو افاقہ ہو جائے : (2) لیکے سس۔ لی لوئس۔ (3) ایلم سٹائیوا۔ ایلومینا۔ زنکم۔ کالی فاس۔ وریٹرم البم۔ ☆ سر درد حیض کے دوران ہو : (1) بیلاڈونا۔ سیپیا۔ کریازوٹ۔ گریفائیٹس۔ گلوناٹین۔ لائیکو۔ نیٹرم میور۔ (2) ارجنٹم نائیٹریکم۔ اگنیشیا۔ برائی اونیا۔ بووسٹا۔ پلاٹینا۔ پلساٹیلا۔ جلسی میم۔ ریٹھنیا۔ سلفر۔ سنگونیریا۔ فاسفورس۔ فیرم فاس۔ کاربوویج۔ کاسٹیکم۔ کالی کارب۔ کاکولس۔ کلکیریا۔ لارو سریس۔ لیک ڈیفلوریٹم۔ لیکے سس۔ میگنیشیا کارب۔ میورکس۔ نائیٹرک ایسڈ۔ نکس ماسکاٹا۔ نکس وامیکا۔ نیٹرم کارب۔ وریٹرم البم۔ ہیوسس۔ (3) آر سنکم۔ اسارم۔ اگریکس۔ امونیا کارب۔ امونیم میور۔ انٹم کروڈ۔ ایپس۔ اکونائیٹ۔ ایلوز۔ ایلومینا۔ بربرس۔ برومیم۔ بورکس۔ بیوفو۔ جٹنانا کروٹیٹا۔ جاٹنا۔ چائنا آرس۔ ڈلکا مارا۔ روڈوڈینڈران۔ زنتھا کسا یلم۔ زنکم۔ سائکوٹا۔ سائیکلیمن۔ سٹانم۔ سیلیشیا۔ سی سی فیوگا۔ فیرم۔ فیرم آرس۔ کاربوانیمیلس۔ کالفیا۔ کاولوفائلم۔ کالی آرس۔ کالی بائی۔ کالی نائیٹ۔ کالی سلف۔ کالی فاس۔ کالمیا۔ کسٹوریم۔ کلکیریا

سلف۔ کلکیریا فاس۔ کونیم۔ کیکٹس۔ کینتھرس۔ کیمولا۔ کیوبے با۔ کیوپرم۔ کیورارے۔ گنیشیا سلف۔ گنیشیا میور۔ میڈورینم۔ نیٹرم آرس۔ نیٹرم فاس۔ ہائپرکیم۔ ہیپر۔ یوپین۔
☆ حیض کے دوران حیض دب جانے سے سردرد : (1) پلساٹیلا۔ (2) برائی اونیا۔ کاربونیم سلف۔ (3) ایکونائٹ۔ ایلومینا۔ سیپیا۔ ☆ حیض کے دوران سردرد میں کمی ہو جائے : (2) زنکم۔ وریٹرم۔ (3) ایلم سیپا۔ بیلاڈونا۔ ☆ سردرد حیض کے بعد ہو : (2) برائی اونیا۔ پلساٹیلا۔ چائنا۔ سلیشیا۔ سیپیا۔ فیرم۔ کلکیریا۔ لیکیے سس۔ لیتھم۔ نیٹرم فاس۔ نیٹرم میور۔ (3) اسارم۔ اگریکس۔ اولیم انمل۔ پلاٹینا۔ تھوجا۔ فیرم فاس۔ کاربوانیمل۔ کاربالک ایسڈ۔ کالی بروم۔ کلکیریا فاس۔ گلونائین۔ لائیکو۔ مشک' ناجا' یوپین۔ ☆ سردرد صبح کے وقت جاگنے' حیض کے بعد' جب حیض کا خون یکایک بند ہو چکا ہو : (2) لیتھم کارب۔ ☆ حیض کے بعد ایسا محسوس ہو جیسے سر کی چوٹی اڑ جائے گی : اسٹیکٹو۔ ☆ خون حیض بند ہوتے ہی سردرد ہونے لگے : (1) پلساٹیلا۔ (2) کاربو وج۔ (3) برائی اونیا۔ گلونائین۔ ناجا۔ نائیٹرک ایسڈ۔ ☆ کثرت حیض سے یا رحم سے بکثرت سیلان خون کے ذریعے خون ضائع ہو جانے سے سردرد : (2) گلونائین۔ ☆ سن یاس میں جب حیض ختم ہو چکے ہوں تو بوڑھی خواتین کو شدید سردرد ہوا کرے : تھریڈن۔

☆ سردرد' سر کے اطراف میں' درد شقیقہ' دائیں یا بائیں جانب : ☆ حیض سے قبل : پلساٹیلا۔ سنابرس۔ کلکیریا فاس۔ ☆ حیض کے دوران : (2) سنگونیریا۔ (3) آرسنکم۔ امونیا میور۔ بربرس۔ پلساٹیلا۔ چائنا۔ سائیکوٹا۔ سائیکلیمن۔ سیپیا۔ کاچیکم۔ کلکیریا۔ کلکیریا فاس۔ کسٹوریم۔ لائیکو۔ لو بیلیا۔ گنیشیا کارب۔ گنیشیا میور۔ نکس وامیکا۔ نیٹرم کارب۔ وریٹرم۔ ☆ حیض کے بعد یکطرفہ سردرد : (2) فیرم مٹ۔ ☆ حیض سے قبل بھوؤں کے اوپر پیشانی میں درد ہو : (2) کلکیریا۔ ☆ حیض کے دوران ناک کی جڑ کے اوپر درد ہو : (2) اگنیشیا۔ لیکیے سس۔ (3) آرنیکا۔ کالی بائی۔ ہیپر۔ ☆ حیض سے قبل کن پٹیوں میں درد ہو : لیکیے سس۔ ☆ حیض کے دوران کنپٹیوں میں درد ہو : (1) لائیکوپوڈیم۔ ☆ حیض سے قبل سر کے پیچھے گدی میں درد : کلکیریا۔ نائیٹرک ایسڈ۔ نیٹرم کارب۔ ☆ حیض کے دوران پشت سر میں درد : (2) برائی اونیا۔ بیلاڈونا۔ فاسفورس۔ کاربوانیمل۔ کاربوج۔ کالی نائیٹریکم۔ کلکیریا۔ لیک کینم۔ (3) گنیشیا کارب۔ گنیشیا میور۔ نائیٹرک ایسڈ۔ نکس وامیکا۔ ☆ حیض کے دوران آنکھیں سکیڑنے سے یا

قلت حیض کے سبب پشت سر میں درد : (2) کاربو وج۔ ★ حیض کے بعد پشت سر میں
درد : (2) کاربو وج۔ ★ پیشانی میں حیض سے قبل یا دوران پھاڑنے جیسا درد : (2)
سنابرس۔ ★ حیض کے دوران سر کی چوٹی میں پھاڑنے والا درد : (2) لاروسریس۔ ★ سر
کی چوٹی پر حیض کے دوران جلندار درد : (2) سلفر۔ فاسفورس۔ لیکے سس۔ نیٹرم میور۔
★ انقطاع حیض یعنی سن یاس میں سر کی چوٹی (Vertex) میں جلن یا جلندار درد ہو : (1)
لیکے سس۔ ★ سر میں دبانے والا درد حیض سے قبل : (2) نیٹرم میور۔ ★ حیض کے
دوران دبانے والا درد : (1) کریازوٹ۔ (2) برائی اونیا۔ جلسی میم۔ سلفر۔ سی سی فیوگا۔
سیپیا۔ گریفائیٹس۔ نیٹرم میور۔ ★ حیض کے بعد : اسٹیکٹو۔ ★ حیض کے دوران کنپٹیوں
میں دبانے والا درد : (1) لائیکو۔ (2) برائی اونیا۔ ★ حیض کے دوران پشت سر میں دبانے
والا درد، دبانے سے افاقہ ہو : (1) نکس وامیکا۔ ★ حیض سے قبل کن پٹیوں میں سوراخ
کرنے جیسا درد : (2) انٹم کروڈ۔ ★ حیض سے قبل سر میں سوئیاں چبھونے کا سا درد :
(2) فیرم۔ کلکیریا فاس۔ ★ حیض جاری ہونے سے افاقہ ہو : سائیکلیمن۔ ★
حیض کے دوران سر میں سوئیاں چبھنے کا سا درد : ایکونائیٹ۔ بربرس۔ کلکیریا۔ ★ حیض
کے بعد سر میں سوئیاں چبھنے کا سا درد ہو : (2) لائیکو۔ نیٹرم میور۔ ★ حیض کے دوران
پیشانی میں گولی لگنے جیسا (Shooting) درد ہو : (2) رشنیا۔ ★ حیض کے دوران پیشانی
سرد : سلفر۔ ★ حیض کے دوران سر سرد، سرخ ٹھنڈا : (2) ویریٹرم۔ (3) انٹم ٹارٹ۔
سلفر۔ سیپیا۔ کلکیریا۔ میگنیشیا سلف۔ ★ حیض کے دوران سر کی چوٹی ٹھنڈی : (2)
سیپیا۔ ویریٹرم۔ (3) سلفر۔ ★ حیض سے قبل سر میں سکڑن اور کھچاوٹ : سلیشیا۔ نیٹرم
کارب۔ ہیپر۔ ★ حیض کے دوران سر میں سکڑن : آئیوڈیم۔ پلاٹینا۔ جلسی میم۔ سلفر۔
لائیکو۔ مرک۔ ہیلونائس۔ ★ سر کی چوٹی میں سکڑن، حیض کے دوران : (3) فاسفورس۔
لائیکو۔ نیٹرم میور۔ ★ حیض کے دوران سر پیچھے کو کھنچا ہوا (Drawn) : زنکم۔ ★ سر کے
سن ہونے یا سویا ہوا ہونے کا احساس حیض کے دوران : پلاٹینا۔ ★ سر میں جھٹکا صدمہ
(شاک) لگے حیض کے دوران : بورکس۔ ★ حیض کے دوران سر ہلے
(Moving/Shaking/Waving) : میگنیشیا میور۔ ★ حیض کے دوران سر کانپتا ہوا
محسوس ہو : انٹم کروڈ۔ سائیکوٹا۔ سنابرس۔ کیوبے با۔ ★ سر گرم، سر میں حدت، حیض
سے قبل : (2) آئیوڈیم۔ اگنیشیا۔ تھوجا۔ کروٹیلس ہری۔ کلکیریا۔ کونیم۔ لائیکو۔ (3)

اپیکاک۔ ا۔پس۔ بیلاڈونا۔ پٹرولیم۔ ☆ حیض کے دوران سر گرم : (1) کلکیریا کارب۔ (2) آرنیکا۔ اگنیشیا۔ ا۔پس۔ بیلاڈونا۔ فیرم فاس۔ کالی آئیڈ۔ (3) اپیکاک۔ پٹرولیم۔ سلفر۔ کاربوانیمل۔ کاسٹیکم۔ کیموملا۔ لائیکو۔ لیکے سس۔ میگنیشیا کارب۔ میگنیشیا میور۔ میگنیشیا سلف۔ نکس ماسکاٹا۔ نیٹرم سلف۔ نیٹرم میور۔ ☆ حیض کے بعد سر میں حدت : آئیوڈیم۔ فیرم آئیڈ۔ ☆ سر کی چوٹی میں جلن و حدت حیض کے دوران : (2) سلفر۔ نیٹرم سلف۔

☆ آنکھ (Eye) : ☆ آنکھوں کے پپوٹے جڑ جائیں، چپک جائیں (Agglutinated) حیض کے دوران : (2) کلکیریا کارب۔ ☆ حیض سے قبل پپوٹوں میں پھڑکن یا اینٹھن (Twitching) : (2) نیٹرم میور۔ ☆ حیض کے دوران آنکھیں بند ہوں، آنکھیں بند رکھنے کی خواہش ہو : فاسفورس۔ ☆ آنکھیں کھلی رہیں حیض کے دوران : (2) سمی سی فیوگا۔ ☆ پپوٹے بھاری محسوس ہوں حیض سے قبل اور دوران : (2) نیٹرم میور۔ (3) لیک۔ ڈیفلوریٹم۔ ☆ آنکھیں ڈبڈبائی ہوئی (Suffused)، رم جھم آنسو بہیں، آنکھیں پانی سے لبریز، حیض کے دوران : زنکم۔ سکلیریا۔ فائیٹولیکا۔ ☆ آنکھوں کی پتلیاں پھیلی ہوئی، حیض سے قبل : لائیکو۔ ☆ حیض کے دوران : گلونائین۔ ☆ آنکھوں میں خشکی، آنکھیں خشک یا سست (Dry/Dull) حیض کے دوران : میگنیشیا کارب۔ ☆ حیض کے دوران آنکھوں میں پھاڑنے والا درد ہو : (2) کالوسنتھ۔ ☆ حیض کے دوران آنکھوں میں پھوڑے یا چوٹ کا سا درد : (2) زنکم۔ ☆ حیض کے دوران آنکھوں میں جلندار درد ہو : (2) نائیٹرک ایسڈ۔ ☆ حیض کے دوران آنکھوں میں دبانے والا درد : (2) کروکس سٹائیوا۔ (3) کاربوانیمل۔ ☆ حیض کے دوران سوئیاں چبھنے کا سا درد : کلکیریا۔ ☆ حیض کے دوران آنکھیں چندھیائیں، روشنی برداشت نہ ہو۔ فوٹوفوبیا : اگنیشیا۔ فیرم فاس۔ ☆ حیض کے دوران اندرونی کونوں (Canthi) میں آنوں یا پیپ جیسی رطوبت (Pus/Mucus) ہو : میگنیشیا کارب۔ ☆ آنکھیں سرخ ہو جائیں حیض سے قبل : گلونائین۔ ☆ آنکھیں سرخ دوران حیض : اگنیشیا۔ ایکونائیٹ۔ بیلاڈونا۔ پلساٹیلا۔ زنکم۔ کیموملا۔ گلونائین۔ مرک۔ نکس وامیکا۔ ہیپر۔ یوفریشیا۔ ☆ پپوٹے سوج جائیں، حیض سے قبل : ا۔پس۔ سائیکلیمن ۔ کالی کارب۔ ☆ پپوٹے سرخ ہو جائیں، حیض سے قبل : اودم۔ ☆

پپوٹے سوج جائیں جب حیض آ کر وب جائے' رک جائے : (2) آر سنکم۔ کالی کارب۔ کلکیریا۔ (3) ار جنٹم نائٹ۔ ایکونائٹ۔ رسٹاکس۔ سائیکلیمن ۔ سلفر۔ مرک۔ نکس وامیکا۔ ★ آنکھیں کمزور ہو جائیں' حیض کے دوران : (2) سنابرس۔ ★ آنکھیں گھورتی ہوئی' ٹکٹکی بندھی ہوئی (Staring) حیض سے قبل : پلساٹیلا۔ ★ آنکھیں دکھیں' آشوب چشم' متورم ہو جائیں حیض کے دوران : (1) زنکم۔ (2) آر سنکم۔ ★ حیض آ کر جب دب جائے تو آنکھوں میں ورم اور سوزش ہو جائے : (2) پلساٹیلا۔ ★ بینائی نہ رہے' اندھی ہو جائے' حیض کے دوران : (1) پلساٹیلا۔ (2) سیپیا۔ گریفائیٹس۔ (3) لائکو۔ ★ حیض کے دوران اندھے پن میں کمی ہو : (2) سیپیا۔ ★ حیض کے دوران نظر کے سامنے رکاوٹ یا پردہ چھا جائے : (2) گریفائیٹس۔ ★ اندھرا' اندھی ہو جائے شام کے وقت' حیض کے دوران : (2) سیپیا۔ ★ نظر مدھم (Dim) ہو جائے' حیض سے قبل : اگنس۔ بیلاڈونا۔ سنابرس۔ ★ حیض کے دوران نظر مدھم ہو جائے : (2) پلساٹیلا۔ سلیشیا۔ سیپیا۔ گریفائیٹس۔ (3) سائیکلیمن ۔ نیٹرم میور۔ ★ نصف نظری' چیزوں کا صرف آدھا حصہ دکھائی دے (Hemiopia) حیض کے دوران : لیتھم کارب۔

☆ **کان** (Ear) : ★ کانوں میں آوازیں آئیں' حیض سے قبل ★ (2) بورکس۔ کریازوٹ۔ (3) برائی اونیا۔ فیرم۔ ★ حیض کے دوران : (2) بورکس۔ پٹرولیم۔ فیرم۔ وریٹرم۔ (3) آر سنکم۔ چائنا۔ کریازوٹ۔ ماسکس (مشک) ★ حیض آ کر وب جائے جب پلساٹیلا۔ کلکیریا۔ گریفائیٹس۔ ★ حیض کے بعد آوازیں سنائی دیں : چائنا۔ فیرم کریازوٹ۔ ★ بھنبھناہٹ (Buzzing) کی آواز سنائی دے' حیض سے قبل اور دوران حیض : (2) کریازوٹ۔ ★ آبشار سے پانی گرنے جیسی' جھپٹ کی سی آواز سنے (Rushing) حیض کے دوران : بورکس۔ ★ حیض کے بعد : کریازوٹ۔ ★ دندناہٹ کی سی آوازیں (Reports) سنے' حیض کے دوران اور خون کے قطرے نکلیں : ماسکس (مشک) ★ کانوں میں گانے جیسی (Singing) آواز سنائی دے' حیض سے قبل : فیرم۔ ★ حیض کے دوران : پٹرولیم۔ ★ حیض کے بعد گانے کی آواز سنے : (2) چائنا۔ فیرم۔ ★ گرجن' بادل گرجنے جیسی (Roaring) آواز سنے' حیض سے قبل : بورکس۔ ★ حیض کے دوران گرجن سنے : (2) آر سنکم۔ پٹرولیم۔ وریٹرم۔ (3) بورکس۔ کریازوٹ۔ ★ حیض کے دب جانے پر گرجن : گریفائیٹس۔ ★ گھنٹہ بجنے کی

آواز (Ringing) سنائی دے، حیض سے قبل : (2) اگنیشیا۔ فیرم۔ ☆ حیض کے دوران گھنٹی بجنے جیسی آواز سنے : (1) فیرم۔ (3) وریٹرم۔ ☆ کانوں میں گھوں گھوں جیسی یا بھونرے جیسی آواز (Humming) سنائی دے، حیض سے قبل : (2) کریازوٹ۔ (3) برائی اونیا۔ بورکس۔ ☆ حیض کے بعد گھوں گھوں ہو : (2) کریازوٹ۔ ☆ کان بند ہونے کا احساس، حیض کے دوران : میگنیشیا میور۔ ☆ حیض کی بجائے کانوں سے خون نکلے : (2) برائی اونیا۔ فاسفورس۔ ☆ کان میں درد ہو، حیض کے دوران : (2) کالی کارب۔ (3) اگریکس۔ ایلوز۔ پٹرولیم۔ کریازوٹ۔ میگنیشیا میور۔ مرک سال۔ ☆ حیض آکر دب جانے سے کان درد : امونیا کارب۔ پلساٹیلا۔ سلفر۔ ☆ حیض کے دوران کان میں پھاڑنے جیسا (Tearing) درد ہو : (2) مرک۔ ☆ جلندار درد ہو تو : اگریکس۔ ☆ دبانے والا درد ہو (Pressing) : کریازوٹ۔ ☆ سوئیاں چبھنے جیسا درد ہو : کالی کارب۔ ☆ حیض کے دوران کان میں ہلکا ہلکا درد ہو : ایلوز۔ ☆ حیض کے دوران کان میں دنبل پھوڑا بن جائے : پلساٹیلا۔ ☆ حیض کے دوران کانوں میں جلندار کھجلی ہو : اگریکس۔ ☆ سماعت میں تیزی ہو جائے (Acute) حیض کے دوران : (2) ہائیپرکم۔ (3) میگنیشیا کارب۔ نکس وامیکا۔ ☆ سماعت تیز ہو موسیقی (میوزک) کے لئے، حیض کے دوران : (2) نیٹرم کارب۔ ☆ سماعت جاتی رہے، بہری ہو جائے حیض کے دوران : لائیکو پوڈیم۔ ☆ سماعت کمزور ہو جائے (Impaired) اونچا سنائی دے، حیض سے قبل : (2) کریازوٹ۔ (3) فیرم۔ ☆ سماعت کمزور، حیض کے دوران : (2) کریازوٹ۔ کلکیریا۔ (3) میگنیشیا میور۔

☆ **ناک** (Nose) : ☆ ناک کی نوک بدرنگ (Discolor) ہو جائے، اس پر زرد داغ پڑ جائیں، حیض کے دوران : کاربوانیمل۔ ☆ ناک میں، ناک کی جڑ میں درد ہو، حیض سے قبل : (2) کونیم۔ ☆ ناک میں جلندار، ٹیس بھرا درد ہو، حیض کے دوران : کاربوانیمل۔ ☆ ناک سے بدبودار رطوبت نکلے، حیض کے دوران : (2) گریفائٹس۔ (3) سیپیا۔ ☆ ناک سے تیز خراشدار پانی جیسی رطوبت نکلے، حیض کے دوران : امونیم کارب۔ ☆ ناک میں رکاوٹ، ناک بند ہو حیض سے قبل : (2) میگنیشیا کارب۔ ☆ زکام لگ جائے، حیض سے قبل : (2) میگنیشیا کارب۔ (3) زنکولا۔ گریفائٹس۔ ☆ حیض سے قبل زکام لگ جائے، آواز بیٹھ جائے اور کھانسی

اٹھے : (2) گریفائیٹس۔ ★ حیض کے دوران زکام لگا رہے : (2) امونیم کارب۔ کالی کارب۔ گریفائیٹس۔ (3) امونیم میور۔ الیومینا۔ زنکم۔ فاسفورس۔ کالی نائیٹ۔ لیکے سس۔ مگنیشیا کارب۔ ★ زکام ہو حیض رک جانے' دب جانے کے بعد : سپینگا۔ ★ ناک میں خارش ہو' حیض کے بعد : (2) سلفر۔ ★ نکسیر پھوٹے' حیض سے قبل : (1) لیکے سس۔ (2) برئٹا کارب۔ پلساٹیلا۔ سلفر۔ نیٹرم سلف۔ وریٹرم۔ (3) وائی برنم۔ ★ نکسیر آئے' حیض کی بجائے' ایام حیض میں ناک کے راستے خون آئے : (1) فاسفورس۔ بے میلس۔ (2) برائی اونیا۔ پلساٹیلا۔ لیکے سس۔ (3) گریفائیٹس۔ ڈلکامارا۔ ★ زمانہ حیض کے دوران نکسیر پھوٹے : (1) امبرا۔ (2) سلفر۔ سیپیا۔ نیٹرم سلف۔ (3) برائی اونیا۔ پلساٹیلا۔ ★ حیض دب جانے سے' حیض آ کر رک جائے اور نکسیر بہے : (1) برائی اونیا۔ پلساٹیلا۔ لیکے سس۔ (2) جلسی میم۔ رسٹاکس۔ سبائنا۔ سیپیا۔ فاسفورس۔ کروکس۔ کونیم۔ کیکٹس۔ ہیوسس۔ (3) اولیم جیکورس۔ ایکونائیٹ۔ بیلاڈونا۔ سینی شیو۔ کالی آئیڈ۔ کلکیریا۔ نائیٹرک ایسڈ۔ بے میلس۔ ★ جب خون حیض کثیر مقدار میں آتا ہو تو نکسیر بہے : امبرا۔ ایکونائیٹ۔ ★ جب خون حیض قلیل مقدار میں آئے تو نکسیر پھوٹے : (2) فاسفورس۔ ★ جب خون حیض آ کر ذرا سی دیر کے لئے رکے' یعنی خون حیض وقفے وقفے سے آئے تو نکسیر بہے : (2) یوپین۔ ★ حیض کے دوران چھینکیں آئیں : مگنیشیا کارب۔

☆ **چہرہ** (Face) : ★ چہرے پر پھنسیاں نکل آیا کریں' دانے پیدا ہو جائیں حیض سے قبل : (2) مگنیشیا میور۔ (3) ڈلکامارا۔ سارسپریلا۔ سیپیا۔ نیٹرم میور۔ نکس وامیکا۔ ★ چہرے پر ناک کے اوپر پانی بھرے آبلے پیدا ہو جائیں' حیض سے قبل : مگنیشیا کارب۔ ★ چہرے پر پھنسیاں ہو جائیں' حیض کے دوران : ڈلکامارا۔ سارسپریلا۔ سورینم۔ سنگونیریا۔ کالی کارب۔ کلکیریا۔ گریفائیٹس۔ نکس وامیکا۔ یوجینیا۔ ★ چہرے پر پیپ دار یا مواد بھرے دانے' بثور پیدا ہو جائیں' حیض کے دوران : امونیا کارب۔ ★ چہرے پر پھنسیاں ہوں حیض کی تکلیفات یا حیض کی خرابیوں کی وجہ سے : سنگونیریا۔ ★ حیض کے دوران چہرے پر دانوں' پھنسیوں اور داغ دھبوں میں زیادتی ہو جائے : (2) مگنیشیا میور۔ ★ بدرنگی چہرے کا رنگ و رُوپ زرد (Yellow) پڑ جائے' حیض کے دوران : (2) کاسٹیکم۔ ★ بدرنگی'

چہرے کا رنگ پیلا پڑ جائے' حیض سے قبل : امونیم کارب۔ مینگنم۔ ★ حیض کے دوران چہرہ پیلا ہو' رنگ فق ہو جائے : (1) اگنیشیا۔ (2) آر سنکم۔ اپیکاک۔ سڈرن۔ فیرم۔ میگنیشیا کارب۔ میگنیشیا میور۔ (3) امونیم کارب۔ ایپس۔ پلساٹیلا۔ سانم۔ کاسٹینیا۔ گریفائیٹس۔ لائیکو۔ وریٹرم۔ ★ حیض کے بعد چہرہ لیموں کی طرح پیلا' رنگ اڑ جائے : (2) نیٹرم میور۔ (3) پلساٹیلا۔ وریٹرم۔ ★ چہرہ سرخ' حیض کے دوران : (2) پلساٹیلا۔ اناڈیم۔ زنتھاکسائیلم۔ ★ چہرہ سرخ ہو' دردناک حیض کے دوران : (1) زنتھاکسائیلم۔ (3) فیرم فاس۔ ★ اختتام حیض یعنی سن یاس کے دوران چہرہ سرخ ہو : (1) سلفیورک ایسڈ۔ لیکے سس۔ (2) کالی بائیکرم۔ گریفائیٹس۔ (3) ٹرِ تھمنا۔ ★ حیض کے دوران یکے بعد دیگرے چہرہ سرخ اور زرد' کبھی سرخ ہو جائے اور کبھی پھر زرد ہو جائے : زنکم۔ ★ چہرہ نیلا' نیلگوں حیض سے قبل ہو : (2) پلساٹیلا۔ ★ چہرہ نیلا' حیض کے بعد جونہی خون حیض بہنا بند ہو جائے : وریٹرم البم۔ ★ حیض کے دوران ہونٹ نیلے ہوں : (2) ارجنٹم نائیٹریکم۔ سڈرن۔ ★ حیض سے قبل چہرہ پھولا ہوا : (2) پلساٹیلا۔ کالی کارب۔ گریفائیٹس۔ مرک۔ (3) بریٹا کارب۔ ★ حیض سے قبل چہرے پر تشنج' تشنجی دورہ (Spasm) : پلساٹیلا۔ ★ حیض سے قبل' چہرے میں درد ہو : (2) سانم۔ (3) امونیا کارب۔ زنکم۔ مینگنم۔ ★ حیض کے دوران چہرہ دردناک : (2) نیٹرم میور۔ (3) امونیا کارب۔ زنکم۔ سانم۔ سلیشیا۔ سیپیا۔ کاسٹیکم۔ گریفائیٹس۔ لائیکو۔ میگنیشیا کارب۔ میگنیشیا میور۔ ★ حیض دب جانے سے چہرے میں پھوڑے جیسا درد : سانم۔ ★ حیض کے بعد چہرے میں پھاڑنے والا درد ہو : سپائی جیلیا۔ ★ حیض سے قبل' چہرہ سوجا ہوُا ہو : (2) پلساٹیلا۔ کالی کارب۔ گریفائیٹس۔ مرک۔ (3) بریٹا کارب۔ ★ حیض کے دوران چہرہ سوجا ہوُا : (2) سلفر۔ (3) ایتھوزا۔ ★ حیض جاری ہونے کی بجائے چہرہ سوج جائے : (2) کالی کارب۔ ★ حیض کے دوران رخسار سوج جائیں : سیپیا۔ گریفائیٹس۔ ★ حیض کے دوران گردن کے کرمل غدود (Parotid) سوج جائیں' گلسوئے (کن پیڑے) بن جائیں : کالی کارب۔ ★ حیض سے قبل چہرہ گرم' چہرے پر حدت : ایلومینا۔ لائیکو۔ ★ حیض کے دوران چہرے پر حدت' چہرہ گرم ہو : نیٹرم میور۔ ★ اختتام حیض کے بعد یعنی سن یاس کے دوران چہرے پر تمتماہٹ کے

دورے، چہرہ پر گرم و سرخ لہریں (Flushes) اٹھیں : (1) سلفیورک ایسڈ۔ لیکے سس۔ (2) ر۔ فتھنا۔ سورینم۔ کالی بائی۔ گریفائیٹس۔ لائکو۔ (3) ایمل نائیٹروسَم۔

☆ **منہ** (Mouth) : ★ حیض سے قبل منہ میں آبلے : مگنیشیا کارب۔ ★ حیض کے دوران منہ میں تپکن (Pulsation) : (1) سیپیا۔ ★ منہ سے خون آمیز تھوک آئے، حیض سے قبل : (2) نیٹرم میور۔ ★ منہ سے بکثرت تھوک آئے، حیض سے قبل : (2) پلساٹیلا۔ ★ حیض کے دوران بکثرت تھوک آئے : (2) پلساٹیلا۔ مرک۔ نکس ماسکاٹا۔ (3) اگریکس۔ فائیٹولیکا۔ کالی نائیٹریکم۔ مگنیشیا کارب۔ یوپین۔ ★ حیض کے بعد تھوک کی زیادتی : (2) سٹرن۔ ★ حیض کے دوران زبان میں کانٹے چبھیں، سرسراہٹ یا جھنجھناہٹ (Pricking/Tingling) ہو : (2) سٹرن۔ ★ حیض کے دوران منہ خشک ہو : (1) نکس ماسکاٹا۔ (2) سٹرن۔ ★ حیض کے دوران زبان خشک ہو : (2) سٹرن۔ (3) فلورک ایسڈ۔ ★ حیض کے دوران منہ میں پھوڑے کا سا درد ہو : نیٹرم سلف۔ ★ حیض کے دوران منہ میں جھلس جانے یا جل جیسا درد، صبح کے وقت ہو : مگنیشیا میور۔ ★ منہ میں جلندار، مرچیں لگنے جیسا درد ہو، حیض کے دوران : (2) نیٹرم سلف۔ ★ حیض کے دوران منہ کا ذائقہ سڑا ہوا، بدبودار ہو : (2) کالی کارب۔ ★ حیض کے آغاز پر منہ کا ذائقہ کڑوا : (2) کلکیریا فاس۔ (2) کالوفائلم۔ ★ حیض کے دوران منہ مُن ہو : مگنیشیا میور۔ ★ حیض سے قبل مسوڑھے سوج جائیں : برٹا کارب۔ کالی کارب۔ ★ حیض کے دوران مسوڑھوں سے خون رسے : (2) سٹرن۔ ★ حیض کے دوران بوسیدہ دانت کے اردگرد سے خون رسے : بیلاڈونا۔ ★ حیض آکر دب جانے کے دوران مسوڑھوں سے خون آئے : (2) کلکیریا۔ ★ حیض کے دوران بول چال میں دشواری، گفتگو با آسانی نہ کرسکے : (2) سٹرن۔ ★ دانت پیسے، جب حیض بند ہونے کے قریب ہو : وریٹرم۔ ★ دانت میں درد ہو، حیض سے قبل : (2) انٹم کروڈ۔ پلساٹیلا۔ سلفر۔ نیٹرم میور۔ (3) آرسنکم۔ اگریکس۔ امونیم کارب۔ برٹا کارب۔ تھوجا۔ زنکم۔ فاسفورس۔ ★ حیض کے آغاز پر درد دانت : (2) پلساٹیلا۔ نیٹرم میور۔ ★ حیض کے آغاز سے آخر تک درد دانت : (2) آرسنکم۔ پلساٹیلا۔ ★ حیض کے دوران درد دانت : (1) شائی میکیا۔ سیپیا۔ (2) آرسنکم۔

امونیم کارب۔ بو وسٹا۔ پلساٹیلا۔ سڈرن۔ کالفیاڈ کلی کارب۔ کلکیریا۔ کیمولا
گریفائیٹس۔ لیکے سس۔ نائیٹرک ایسڈ۔ نیٹرم میور۔ (3) برائٹا کارب۔ سلفیورک
ایسڈ۔ فاسفورس۔ کاربو وج۔ کلی آرس۔ کسٹوریم۔ لارو سریس۔ میگنیشیا کارب۔
★ جب خون حیض کم مقدار میں آرہا ہو تو درد دانت ہو : (1) لیکے سس۔ ★ اگر
خون حیض بکثرت (مینور یجیا) آرہا ہو تو دانت میں درد ہو : (2) فیرم سلف۔ ★
حیض کے دوران درد' دانتوں کو باہم دبانے یا کاٹنے (Biting) کی خواہش ہو : مرک
آئیڈ فلیوس۔ ★ حیض کے بعد درد دانت ہو : (2) کلکیریا۔ (3) امونیم کارب۔
تھوجا۔ کیمولا۔ فاسفورس۔ میگنیشیا فاس۔ میگنیشیا کارب۔ ★ حیض سے قبل دانت
میں پھاڑے جیسا (Tearing) درد ہو : (2) آرسنکم۔ ★ حیض کے دوران پھاڑنے
والا درد دانت : آرسنکم۔ سلفیورک ایسڈ۔ میگنیشیا کارب۔ نیٹرم میور۔ ★ حیض
کے دوران دانت میں جھٹکے جیسا (Jerking) درد ہو : گریفائیٹس۔ ★ حیض سے
قبل دانت میں سوئیاں چبھنے جیسا یا ڈنگ لگنے جیسا (Stitching/Stinging) درد ہو
: سلفر۔ ★ اگر حیض کے دوران ہو تو : گریفائیٹس۔ ★ حیض کے دب جانے (آ
کر رک جانے) سے دانتوں میں سوئیاں چبھنے جیسا درد ہو : (1) پلساٹیلا۔ ★ حیض
کے دوران دانتوں میں کھینچنے جیسا (Drawing) درد ہو : (1) امونیم کارب۔ (3)
سیپیا۔

☆ حلق

: ★ حلق میں درد پھوڑے کا سا' حیض سے قبل ہو : (2) میگنیشیا کارب۔
لیک کینم۔ ★ حلق میں پھوڑے کا سا درد' حیض کے دوران : (1) لیک کینم۔ (2) سلفر۔
کلکیریا۔ (3) آرنیکا۔ برائٹا کارب۔ ★ حلق میں جلندار درد' حیض سے قبل : سلفر۔ ★
حیض کے دوران جلندار درد : سلفر۔ کلکیریا۔ ★ حیض کے دوران جلندار' خارش کرنے
والا اور ٹیس بھرا درد ہو : مزریم۔ ★ حیض سے قبل گلا بند ہو' گھٹے' حلق میں بندش اور
سکڑن ہو : پلساٹیلا۔ ★ حیض کے دوران حلق میں کیڑا رینگنے کا احساس : کیس
وامیکا۔ ★ حیض سے قبل حلق میں زخم ہو جائیں : (2) میگنیشیا کارب۔ ★ حیض کے
دوران نگلنا ناممکن ہو' کوئی چیز نگل نہ سکے : پیٹرولیم۔ ★ حیض سے قبل گلا پک جائے'
سوزش اور ورم ہو جائے : (2) میگنیشیا کارب۔ ★ حیض کے بعد حلق متورم ہو : (2)
لیک کینم۔ ★ حیض کے دوران ٹھیل ٹھوس چیزیں نگلنے میں دقت ہو : کلکیریا۔ ★

حیض سے قبل حلق میں تناؤ ہو : (2) آئیوڈیم۔

☆ **معدہ** (Stomach) : ★ گیس' اپھارہ' حیض سے قبل ہو : زنکم۔ ★ حیض آ کر وب جانے سے معدہ میں اپھارہ ہو جائے : کیموملا۔ ★ معدہ بوجھل' حیض سے قبل ہو : ٹرنٹولا۔ ★ حیض کے دوران معدے میں بوجھ' معدہ بھاری ہو جائے : زنکم۔ نیٹرم فاس۔ ★ معدہ میں بھراؤ' بھرے ہونے کا احساس حیض کے دوران : (2) کالی فاس۔ (3) امونیا کارب۔ کالی کارب۔ ★ بھوک زیادہ لگے' بھوک بڑھ جائے حیض سے قبل : سپونجیا۔ میگنیشیا کارب۔ ★ حیض کے دوران بھوک بڑھی ہوئی : کالی فاس۔ ★ بھوک کم ہو جائے' حیض کے دوران : میگنیشیا کارب۔ ★ بھوک مٹ جائے' بھوک نہ لگے حیض سے قبل : اگنیشیا۔ امونیم کارب۔ بیلاڈونا۔ کلکیریا۔ ★ بھوک نہ لگے' حیض کے دوران : (2) اگنیشیا۔ (3) امونیکم۔ برومیم۔ پلساٹیلا۔ سائیکلیمن ۔ کلکیریا فاس۔ کیوپرم۔ کاسٹیکم۔ لائیکو۔ میگنیشیا کارب۔ ★ معدہ میں تشویش (Anxiety) جو حیض کے دوران بڑھ جائے : سلیشیا۔ ★ پیاس لگے' حیض سے قبل : سلیشیا۔ کالی کارب۔ میگنیشیا کارب۔ مینگنم۔ نیٹرم میور۔ ★ حیض کے دوران پیاس : (2) بیلاڈونا۔ زنکم۔ سڈرن۔ کیموملا۔ کوکس کیکٹائی۔ (3) امونیا کارب۔ ڈیجی ٹیلس۔ سلفیورک ایسڈ۔ سیپیا۔ کسٹوریم۔ کالی نائیٹریکم۔ میگنیشیا سلف۔ وریٹرم۔ ★ معدہ میں تپکن یا پھڑکن' حیض کے بعد : نیٹرم۔ ★ معدہ میں تناؤ (Tension) حیض کے دوران : زنکم۔ ★ معدہ میں خالی پن کا احساس' حیض سے قبل : (2) اگنیشیا۔ (3) سلفر۔ سیپیا۔ ★ حیض کے دوران معدہ میں خالی پن : ٹو بیکم۔ سپونجیا۔ کالی فاس۔ کالی نائیٹ۔ ★ معدہ میں خالی پن' حیض سے قبل' ٹھنڈی آہوں کے ساتھ' سرد آہیں بھرے : (1) اگنیشیا۔ ★ ٹھنڈی غذا کھانے کی خواہش' حیض کے دوران : امونیا کارب۔ ★ معدہ میں درد' حیض سے قبل : (2) بیلاڈونا۔ پلساٹیلا۔ نکس وامیکا۔ (3) لورم۔ بورکس۔ ٹرنٹولا۔ سلفر۔ سیپیا۔ کیوپرم۔ لیکے سس۔ میگنیشیا کارب۔ ★ حیض کے دوران درد معدہ : (1) سلفر۔ (2) بورکس۔ پلساٹیلا۔ سارسپریلا۔ کاربونیم سلف۔ کاسٹیکم۔ کاکولس۔ کیموملا۔ کیوپرم۔ گریفائیٹس۔ نکس وامیکا۔ (3) آرسنکم۔ امونیم کارب۔ تھوجا۔ زنکم۔ فاسفورس۔ کالوفائلم۔ کالی آئیڈ۔ کالی فاس۔ کالی کارب۔ کیپسیکم۔ لیک کینم۔ نکس وامیکا۔ ★ حیض جاری ہونے کی بجائے معدہ میں درد ہو :

(2) لیکے سس۔ ★ حیض کے بعد معدہ میں درد ہو : (2) بیلاڈونا۔ (3) بورکس۔ سلفر۔ کالی کارب۔ لیکے سس۔ ★ حیض سے قبل معدہ میں اینٹھن والا (Gripping/Cramping) درد ہو : (2) بیلاڈونا۔ پلساٹیلا۔ سیپیا۔ (3) کیوپرم۔ لیکے سس۔ ★ حیض کے دوران معدے میں اینٹھن : (2) سارسپریلا۔ کیوپرم۔ (3) آرسنکم۔ فاسفورس۔ کالی کارب۔ ★ حیض کے بعد اینٹھن والا درد : (2) بیلاڈونا۔ (3) بورکس۔ کالی کارب۔ ★ حیض کے دوران معدے میں پھاڑنے والا درد : گریفائیٹس۔ ★ حیض کے دوران معدے میں جلندار درد : ٹرنٹولا۔ ★ حیض سے قبل معدے میں دبانے والا (Pressing) درد ہو : (2) نکس ماسکاٹا۔ ★ حیض کے دوران دبانے والا درد : (1) سلفر۔ (2) کاسٹیکم۔ (3) امونیا کارب۔ پلساٹیلا۔ تھوجا۔ کیپسیکم۔ نکس ماسکاٹا۔ نیٹرم فاس۔ ★ حیض کے بعد دبانے والا درد معدہ : بورکس۔ نیٹرم فاس۔ ★ حیض کے دوران معدے میں سوئیاں چبھنے کا سا درد : آرسنکم۔ ★ حیض کے دوران معدے میں کاٹنے جیسا درد : آرسنکم۔ کالوسنتھ۔ ★ ڈکاریں آئیں' حیض سے قبل : (2) پلساٹیلا۔ کالی کارب۔ نکس ماسکاٹا۔ نیٹرم میور۔ (3) برائی اونیا۔ چائنا۔ فاسفورس۔ کریازوٹ۔ لیکے سس۔ میگنیشیا کارب۔ مینگنم۔ ★ حیض کے دوران ڈکاریں آئیں : (1) لیکے سس۔ (2) گریفائیٹس۔ نائیٹرک ایسڈ۔ (3) آرسنکم۔ انٹم ٹارٹ۔ کاربوویج۔ کالی آئیڈ۔ کالی کارب۔ لائیکو۔ وائی بروشم۔ ★ حیض سے قبل خصوصاً" رات کو خالی ڈکاریں آئیں نیز اسطرح کے دوران یا دردناک حیض کے دوران خالی ڈکاریں آئیں : مینگنم۔ ★ حیض کے دوران کڑوی ڈکاریں آئیں : (2) سیپیا۔ (3) سلفر۔ ★ حیض کے دوران' کھٹی ڈکاریں آئیں : (2) میگنیشیا کارب۔ ★ حیض جاری ہونے کی بجائے کھٹی ڈکاریں آئیں : (2) کالی کارب۔ ★ حیض سے قبل میٹھی' شیریں ذائقے کی ڈکاریں آئیں : (2) نیٹرم میور۔ ★ حیض سے قبل منہ میں پانی بھر آئے (Water-Brash) : (2) پلساٹیلا۔ نکس ماسکاٹا۔ ★ معدے میں ٹھنڈک' حیض کے بعد : کالی کارب۔ ★ معدے میں سکڑن' حیض سے قبل : سلفر۔ ★ قے آئے' حیض سے قبل : (2) پلساٹیلا۔ کریازوٹ۔ کلکیریا۔ کیوپرم۔ نکس وامیکا۔ (3) جلسی میم۔ چائنا۔ سلفر۔ کالوفائلم۔ کیموملا۔ ورٹیرم البم۔ ★ حیض کے دوران قے آیا کرے : (1) ایپوسائینم کینا بینم۔ (2) امونیا کارب۔ امونیا میور۔ پلساٹیلا۔ سلفر۔ فاسفورس۔ کاربوویج۔ کالی کارب۔ کلکیریا۔ کیوپرم۔ گریفائیٹس۔

لائیکو۔ لیکے سس۔ وائی برنم۔ وریٹرم۔ (3) اگنیشیا۔ انٹم کروڈ۔ ٹرنٹولا۔ بلسی میم۔ سارسپریلا۔ سیپیا۔ کاربونیم سلف۔ کافیا۔ کلی آیڈ۔ کالی سلف۔ کالی فاس۔ کاکولس۔ کونیم۔ کیموملا۔ نکس وامیکا۔ ★ حیض کے دب جانے سے قے آئے' جب حیض جاری ہو کر رک جائے : (2) اپیکاک۔ (3) آرسنکم۔ برائی اونیا۔ بیلاڈونا۔ پلساٹیلا۔ بلسم۔ کیوپرم۔ نکس وامیکا۔ وریٹرم۔ ★ حیض کے بعد قے : بورکس۔ پلساٹیلا۔ بلسی میم۔ کریازوٹ۔ کیتھرس۔ نکس وامیکا۔ ★ حیض کے دوران پانی کی قے : امونیا کارب۔ سلفر۔ ★ حیض کے آغاز پر خونی قے : سلفر۔ ★ نوجوان لڑکیوں کو حیض کی بجائے قے آئے : (2) ہے میلس۔ ★ حیض کے دوران قے آئے : سلفر۔ ★ حیض دب جانے سے' جب حیض رک گیا ہو : (2) برائی اونیا۔ فاسفورس۔ ہے میلس۔ (3) بیلاڈونا۔ پلساٹیلا۔ سلفر۔ نیٹرم میور۔ ★ حیض کے قبل کڑوی قے آئے : (2) کالو فائلم۔ ★ حیض کے دوران کڑوی قے آئیں : (2) سارسپریلا۔ ★ کھٹی قے حیض سے قبل : (2) پلساٹیلا۔ کلکیریا۔ (3) سلفر۔ نکس وامیکا۔ ★ کھٹی قے آئیں' حیض کے دوران : (2) پلساٹیلا۔ فاسفورس۔ کلکیریا۔ نکس وامیکا۔ (3) امونیم کارب۔ ٹرنٹولا۔ لائیکو۔ ★ ابکائیاں آئیں (Retching) قے کی بے سود کوشش' حیض کے دوران : (2) پلساٹیلا۔ (3) تھوجا۔ ★ معدہ میں لرزہ یا کپکپی اور پھڑپھڑاہٹ (Fluttering) حیض کے دوران : ارجنٹم نائیٹریکم۔ امونیا کارب۔ فیرم مٹ۔ ★ کلیجہ جلے (Heartburn) حیض جاری ہونے سے قبل : (2) سلفر۔ ★ متلی (Nausea) حیض سے قبل : (2) اپیکاک۔ پلساٹیلا۔ لائیکو پوڈیم۔ نکولم۔ نیٹرم میور۔ ہیوسس۔ (3) امونیا کارب۔ انٹم کروڈ۔ اورم سلف۔ بریرس۔ بیوفو۔ سیپیا۔ فاسفورس۔ کاکولس۔ کالو فائلم۔ کروٹیلس ہری۔ کریازوٹ۔ کیوپرم۔ کلکیریا کارب۔ نکس وامیکا۔ وائی برنم۔ وریٹرم البم۔ ★ حیض کے دوران متلی : (1) نکس وامیکا۔ (2) اپیکاک۔ برائی اونیا۔ بوررکس۔ پلساٹیلا۔ کاچیکم۔ کالی بائی۔ کلی کارب۔ کلکیریا۔ کیپسیکم۔ گریفائیٹس۔ لائیکو۔ کلکیریا کارب۔ وائی برنم۔ ہیوسس۔ (3) آرسنکم۔ آرنیکا۔ امونیم کارب۔ امونیم میور۔ انٹم کروڈ۔ بیلاڈونا۔ پکرک ایسڈ۔ تھوجا۔ ٹرنٹولا۔ بلسی میم۔ چلیڈونیم۔ سیپیا۔ فاسفورس۔ فیگوپائیرم۔ کاربوویج۔ کالو فائلم۔ کلی آرس۔ کلی فاس۔ کاکولس۔ کونیم۔ کیموملا۔ کیتھرس۔ کیوپرم۔ لوبیلیا۔ ماسکس (مشک) میگنشم۔ نیٹرم آرس۔ نیٹرم کارب۔ نیٹرم میور۔ وریٹرم۔ ہائیپریکم۔ یوپین۔ ★ حیض کے

دب جانے کے دوران متلی : (1) پلساٹیلا۔ (2) اپیکاک۔ نکس وامیکا۔ (3) آرسنکم۔ ایلومینا۔ پٹرولیم۔ رسٹاکس۔ زنکم۔ سائیکلیمن ۔ سلفر۔ سنگونیریا۔ فاسفورس۔ کاشٹکم۔ کالولس۔ کروکس۔ کیوپرم۔ لائیکو۔ لوبیلیا۔ نائیٹرک ایسڈ۔ نیٹرم میور۔ وریٹرم۔ ☆ حیض کے بعد متلی ہو : چائنم سلف۔ ☆ گوشت سے نفرت' حیض کے دوران : پلاٹینا۔

☆ شکم (Abdomen) : ☆ پیٹ پر دانے (Rash) نکل آئے' حیض سے قبل : (2) ا۔ پس۔ (3) آرسنکم۔ ☆ پیٹ بوجھل' شکم میں بھاری پن' حیض سے قبل : (1) پلساٹیلا۔ ☆ حیض کے دوران شکم بوجھل : (2) پلساٹیلا۔ (3) ا۔ پس۔ گریفائیٹس۔ نیٹرم میور۔ ☆ پیٹ میں بھینچن' گیند کی طرح دبا کر چھوٹا کرنا' حیض سے قبل : (2) نیٹرم میور۔ (3) امونیا کارب۔ یوپین۔ ☆ حیض کے بعد بھینچن : کونیم۔ نیٹرم میور۔ ☆ شکم میں تپکن یا پھڑکن (پلپیشن) حیض کے دوران : اسکیولس۔ کریازوٹ۔ ☆ شکم میں تناؤ' حیض کے دوران : (1) نکس ماسکاٹا۔ (2) کالولس۔ گریفائیٹس۔ (3) نکولم۔ ☆ شکم میں ٹھنڈک' حیض کے دوران : کالی کارب۔ ☆ شکم میں حدت' گرمی' حیض سے قبل : سائیکلیمن ۔ گریفائیٹس۔ ☆ حیض کے دوران شکم میں حدت : (2) گریفائیٹس۔ ☆ شکم میں حرکات' اچھل (Movements) حیض سے قبل : سائیکلیمن ۔ سبائنا۔ فیرم۔ کروکس۔ کلکیریا۔ کلکیریا فاس۔ ☆ حیض کے دوران شکم میں حرکات : (2) کالولس۔ (3) نکولم۔ ☆ شکم میں خالی پن' حیض کے دوران : (2) فاسفورس۔ (3) سلفر۔ ☆ درد شکم' حیض سے قبل شام کے وقت : کلکیریا۔ ☆ شکم کے اطراف' کوکھ میں حیض کے دوران : (2) نکس وامیکا۔ ☆ حیض سے قبل شکم میں درد : (1) پلساٹیلا۔ کالی کارب۔ کلکیریا فاس۔ (2) اگنیشیا۔ امونیا کارب۔ ایلومینا۔ بیلاڈونا۔ پلاٹینا۔ سپونجیا۔ سلیشیا۔ سیپیا۔ فاسفورس۔ کاشٹکم۔ کالوسنتھ۔ کالولس۔ کالی فاس۔ کروکس۔ کلکیریا۔ کیموملا۔ کیوپرم۔ لائیکو۔ لیکے سس۔ میگنیشیا فاس۔ میگنیشیا کارب۔ نکس وامیکا۔ (3) آئیوڈیم۔ اسٹیکٹا۔ ایلوز۔ برومیم۔ برائٹا آئیڈ۔ برائٹا کارب۔ پٹرولیم۔ تھوجا۔ ٹرنٹولا۔ چائنا۔ زنکم۔ سارساپریلا۔ سائیکلیمن ۔ سلفر۔ سلفیورک ایسڈ۔ سنابرس۔ سنگونیریا۔ فاسفورک ایسڈ۔ کاربونیم سلف۔ کاربو وج۔ کالی سلف۔ گریفائیٹس۔ ماسکس (مشک) مرک۔ میگنیشیا میور۔ مسکی نیلا۔ نکس ماسکاٹا۔ نیٹرم کارب۔ نیٹرم میور۔ ہائپریکم۔ ہیپر۔ یوپین۔ ☆ حیض سے قبل درد'

ایک کولہے سے دوسرے کولہے کو، شکم کے آرپار : تھوجا۔ ★ درد پیڑو سے سینہ کو جائے، حیض سے قبل : کیوپرم۔ گریفائیٹس۔ ★ حیض شروع ہونے پر درد شکم : (2) کاسٹکم۔ کالی کارب۔ کلکیریا۔ (3) گریفائیٹس۔ لائکو۔ لیس البا۔ میگنیشیا کارب۔ ★ حیض کے دوران شکم میں درد : (1) پلساٹیلا۔ سہائنا۔ سلفر۔ سی سی فیوگا۔ سیپیا۔ کاربونیم سلف۔ کلکیریا۔ کلکیریا فاس۔ گریفائیٹس۔ نکس وامیکا۔ وائی برنم۔ (2) آرسنکم آئیڈ۔ اگنیشیا۔ امونیم کارب۔ برومیم۔ برٹا آئیڈ۔ برٹا کارب۔ بورکس۔ بیلاڈونا۔ پلاٹینا۔ چائنا۔ سارسپریلا۔ سائیکلیمن۔ سٹرامونیم۔ سلیشیا۔ سیکیل کار۔ فاسفورس۔ کاسٹکم۔ کافیا۔ کالوس۔ کالوسنتھ۔ کالی کارب۔ کالی نائیٹ۔ کونیم۔ کیمولا۔ کینتھرس۔ کیوپرم۔ لیک کینم۔ لیکے سس۔ میگنیشیا کارب۔ ملی فولیم۔ میورکس۔ نکس ماسکاٹا۔ نکولم۔ نیٹرم سلف۔ نیٹرم میور۔ (3) آئیوڈیم۔ اپیکاک۔ ارجنٹم نائیٹ۔ اسٹیگو۔ اگریکس۔ الٹرس فیرینوسا۔ امونیم میور۔ اثولا۔ اورم۔ اونیم اینمل۔ ایپس۔ ایکو نائیٹ۔ ایلوز۔ ایلویٹا۔ برائی اونیا۔ بیوفو۔ پٹرولیم۔ تھوجا۔ چلیڈونیم۔ رٹنیا۔ زنتھاکسائیلم۔ زنکم۔ سہائنا۔ سٹائی سیگریا۔ سٹانم۔ سنابرس۔ فارمیکا۔ کاربو وج۔ کالوفائلم۔ کالی آرس۔ کالی سلف۔ کالی فاس۔ کروٹیلس ہری۔ کروکس۔ کریازوٹ۔ سٹوریم۔ کیکٹس۔ لائکو۔ ماسکس۔ مرک۔ میگنیشیا سلف۔ میگنیشیا میور۔ سینکم۔ نائیٹرک ایسڈ۔ نیٹرم کارب۔ وریٹرم۔ ہیوسکس۔ یوپین۔ ★ حیض کے دوران حائضہ عورت کی پیٹھ کو ملنے، مالش کرنے یا سہلانے سے درد شکم میں کمی ہو جائے : (2) میگنیشیا میور۔ ★ جب حیض بکثرت آزادانہ بہے تو درد شکم میں افاقہ ہو : (2) لیس البا۔ لیکے سس۔ (3) بیلاڈونا۔ سلفر۔ سیپیا۔ کالی فاس۔ کالی کارب۔ ماسکس۔ ★ حیض کے دوران شکم کو گرم کرنے یا سینک دینے سے درد شکم میں افاقہ ہو : (1) آرسنکم۔ (2) سلیشیا۔ نکس ماسکاٹا۔ نکس وامیکا۔ (3) پلساٹیلا۔ بیلیڈیم۔ رسٹاکس۔ کالوسنتھ۔ ★ حائضہ ورزش کرے تو درد شکم میں کمی ہو : (2) سلفر۔ ★ حیض کے دوران درد شکم سخت اور لگاتار ہو : (2) اسٹیگو۔ ★ درد شکم حیض کے بعد ہو : (2) امونیا کارب۔ پلساٹیلا۔ کریازوٹ۔ لیکے سس۔ نائیٹرک ایسڈ۔ نیٹرم میور۔ (3) آئیوڈیم۔ اسٹیگو۔ بورکس۔ پلاٹینا۔ کالوس۔ کالی کارب۔ کونیم۔ کیمولا۔ گریفائیٹس۔ لائکو۔ مرکیوریالس۔ میگنیشیا کارب۔ ★ حیض دب جانے سے درد شکم : (2) پلساٹیلا۔ سپونجیا۔ کیمولا۔ (3) اگنس۔ ایکونائیٹ۔ کالوس۔ کالوسنتھ۔ گریفائیٹس۔ ★ شکم میں پھاڑنے والا درد، حیض سے قبل :

(2) سنابرس۔ (3) پلسٹلا۔ نیٹرم میور۔ ★ حیض کے دوران : (1) گریفائیٹس۔ لیکیسس۔ (2) چائنم سلف۔ کاسٹیکم۔ مرک۔ (3) اگریکس۔ امونیم کارب۔ بووسٹا۔ پلسٹلا۔ سنابرس۔ سیکیل کار۔ ★ پھوڑے کا سادرد' حیض سے قبل : برائی اونیا۔ بیلاڈونا۔ سیپیا۔ (3) لیک کینم۔ لیکیسس۔ میگنم۔ ★ حیض کے دوران : (2) بیلاڈونا۔ پلساٹیلا۔ کاکولس۔ لیک ؛ یفلوریئم۔ نکس وامیکا۔ ہپے میلس۔ (3) برائی اونیا۔ برومیم۔ پکرک ایسڈ۔ سلفر۔ نیٹرم میور۔ ★ شکم میں جلندار درد' حیض کے دوران : (2) آرسنکم۔ (3) برائی اونیا۔ ٹرنٹولا۔ رسٹاکس۔ سلفر۔ سیپیا۔ فاسفورس۔ فاسفورک ایسڈ۔ کاربوورج۔ کاسٹیکم۔ کینتھرس۔ مرک۔ نکس وامیکا۔ ★ شکم میں دبانے والا درد' حیض سے قبل : سیپیا۔ گریفائیٹس۔ نکس وامیکا۔ ★ حیض کے دوران دبانے والا درد : (1) پلساٹیلا۔ سیپیا۔ (3) امونیا کارب۔ پلاٹینا۔ سلفر۔ کلکیریا۔ گریفائیٹس۔ نائیٹرک ایسڈ۔ ★ شکم میں سوئیاں چبھنے کا سادرد' حیض سے قبل : (2) کالی کارب۔ (3) برومیم۔ کونیم۔ ★ حیض کے دوران سوئیاں چبھنے والا درد : (1) نکس وامیکا (3) برومیم۔ بورکس۔ سلفیورک ایسڈ۔ کالی کارب۔ کلکیریا۔ ماسکس (مشک) ★ شکم میں کاٹنے والا درد' حیض سے قبل : (2) کیموملا۔ لیلیم ٹائیگر۔ (3) اولیم انمال۔ الیومینا۔ سٹانی سیگریا۔ لیکیسس۔ میگنیشیا کارب۔ نیٹرم کارب۔ نیٹرم میور۔ ★ درد ایک کولہے سے دوسرے کولہے کو جائے : اسٹیکو۔ تھوجا۔ ★ حیض کے اجراء پر' آغاز حیض سے شکم میں کاٹنے جیسا درد ہو : (1) پلاٹینا۔ (2) کاسٹیکم۔ (3) جلسی میم۔ سٹانی سیگریا۔ گریفائیٹس۔ لائیکو۔ ★ حیض کے دوران شکم میں کاٹنے والا درد ہو : (1) کاکولس۔ کالی کارب۔ لیکیسس۔ (2) اولیم انمال۔ سلفر۔ جنشو۔ فاسفورس۔ کاسٹیکم۔ کریازوٹ۔ کلکیریا۔ لائیکو۔ یوپین۔ (3) آئیوڈیم۔ اپیکاک۔ امونیا کارب۔ برائٹا کارب۔ زنکم۔ فیرم۔ کاربوورج۔ گریفائیٹس۔ میگنیشیا کارب۔ کولم۔ ★ حیض کے بعد شکم میں کاٹنے والا درد : کالی کارب۔ گریفائیٹس۔ ★ شکم میں کھینچنے والے یا نیچے کو دبانے والے درد (Dragging/Bearing Down) حیض سے قبل : (1) بیلاڈونا۔ (2) انیٹس۔ پلاٹینا۔ جلسی میم۔ چائنا۔ سبائنا۔ سیپیا۔ فاسفورس۔ کونیم۔ وائبرنم (3) آئیوڈیم۔ اسٹیکو۔ الیومینا۔ ٹرنٹولا۔ زنکم۔ سباڈیلا۔ سلفر۔ سیکیل کار۔ لیک کینم۔ میگنیشیا کارب۔ یوپین۔ ★ حیض کے دوران شکم میں نیچے کو دبانے والے درد : (1) مشک۔ سلفر۔ بیلاڈونا۔ پلاٹینا۔ پلساٹیلا۔ سیپیا۔ سیکیل کار۔ لیلیم ٹائیگرینم۔ (2) پوڈوفائلم۔ چائنا۔

نیرم۔ کالی کارب۔ کلکیریا فاس۔ کونیم۔ کیموملا۔ میگنیشیا کارب۔ میورکس۔ نائیٹرک
ایسڈ۔ نکس وامیکا۔ نیٹرم کارب۔ نیٹرم میور۔ وائی برنم۔ (3) امونیا کارب۔ بورکس۔
زنکم۔ کالی آئیڈ۔ گریفائیٹس۔ میگنیشیا میور۔ میڈورینم۔ نکس ماسکاٹا۔ ★ حیض کے دوران
شکم میں نیچے کو دبانے یا گھسیٹنے والے درد : کریازوٹ۔ ★ شکم کے بالائی حصہ، پسلیوں کے
نیچے یا ہائپو کنڈریا میں درد، حیض سے قبل : زنٹولا۔ سلفر۔ ★ حیض کے دوران :
نائیٹرک ایسڈ۔ ★ حیض کے بعد : بورکس۔ ★ حیض سے قبل اینٹھن بھرا
(Crampy) درد : سلفر۔ دبانے والا درد، حیض کے دوران : نائیٹرک ایسڈ۔
گریفائیٹس۔ ★ حیض کے بعد، دبانے والا درد : بورکس۔ ★ سوئیاں چبھنے کا سا درد،
حیض سے قبل : پلساٹیلا۔ ★ حیض کے دوران : سلفیورک ایسڈ۔ میگنیشیا میور۔
★ شکم کے نچلے حصہ میں درد، زیر ناف (ہائپو گاسٹریم) میں درد، حیض سے قبل : (1)
سلفر۔ سیپیا۔ لائکو۔ لیکیسس۔ نیٹرم میور۔ (2) فاسفورس۔ مرک۔ نائیٹرک ایسڈ۔ وائی
برنم۔ (3) ایلوز۔ پلاٹینا۔ ٹیلٹرز۔ ریفینس۔ زنکم۔ سارسپریلا۔ سی سی فیوگا۔ کاربو وج۔
کروٹیلس ہری۔ کوموکلاڈیا۔ منسی نیلا۔ مینگنم۔ ★ پیٹھ کی طرف لپکے : کاربو وج۔ وائی
برنم۔ ★ ناف کو جائے : سیپیا۔ فاسفورس۔ لائکو۔ لیکیسس۔ ★ حیض کے دوران درد
شکم : (1) پلساٹیلا۔ سلفر۔ سیپیا۔ سیکیل کار۔ کلکیریا۔ (2) آرسنکم۔ اگریکس۔ امونیم
کارب۔ بووسٹا۔ بیلاڈونا۔ پلاٹینا۔ زنتھا کسائیلم۔ سارسپریلا۔ سٹرانیم۔ سی سی فیوگا۔
فاسفورس۔ کاربو انی۔ کاربو وج۔ کالی کارب۔ کلکیریا فاس۔ کونیم۔ لیکیسس۔ میگنیشیا
کارب۔ میورکس۔ نکس ماسکاٹا۔ نیٹرم میور۔ (3) برائی اونیا۔ سلفیورک ایسڈ۔ سلیشیا۔
سکی شو۔ کاسٹیکم۔ کروٹیلس ہری۔ گریفائیٹس۔ لائکو۔ لیکٹک ایسڈ۔ لیک ڈیفلوریٹم۔
لیلیئم ٹائیگر۔ مرک۔ منسی نیلا۔ میورئٹک ایسڈ۔ نائیٹرک ایسڈ۔ نیٹرم کارب۔ ورٹیٹرم۔ ★
حیض کے بعد : (2) پلاٹینا۔ (3) آئیوڈیم۔ پلساٹیلا۔ کریازوٹ۔ کیموملا۔ مرک۔ میگنیشیا
کارب۔ نیٹرم میور۔ ★ استحاضہ (Metrorrhagia) کے ساتھ درد زیر ناف : میگنیشیا
کارب۔ ★ زیر ناف اینٹھن والا درد (Cramps) حیض سے قبل : (1) سلفر۔ کالی
کارب۔ (2) کالوس۔ میگنیشیا فاس۔ نائیٹرک ایسڈ۔ نیٹرم میور۔ وائی برنم۔ ★ حیض کے
دوران : (1) امونیا کارب۔ کالوس۔ گریفائیٹس۔ (2) آرسنکم۔ اگریکس۔ کونیم۔
میگنیشیا فاس۔ (3) سلفر۔ نیٹرم میور۔ ★ حیض کے بعد : کریازوٹ۔ ★ زیر ناف حصے

میں پھاڑنے والا درد' حیض کے دوران : (2) اگریکس۔ امونیا کارب۔ منسی نیلا۔ (3) لیکے سس۔ ☆ زیر ناف جلندار درد' حیض کے دوران : نیٹرم میور۔ ☆ زیر ناف دبانے والا درد' حیض سے قبل۔ (2) پلاٹینا۔ سیپیا۔ ☆ حیض کے دوران نیچے کو دبانے والا درد : (1) پلساٹیلا۔ سیپیا۔ سیکیل کار۔ (2) پلاٹینا۔ کالی کارب۔ میگنیشیا کارب۔ میورکس۔ نیٹرم کارب۔ نیٹرم میور۔ (3) کاربوانیمی۔ کالی آئیڈ۔ کلکیریا۔ کلکیریا فاس۔ کونیم۔ میگنیشیا میور۔ ☆ سوئیاں چبھنے کا سا درد' حیض کے دوران : بورکس۔ ☆ حیض کے بعد : آرسنکم۔ ☆ کاٹنے کا سا درد' حیض سے قبل : (2) کاسٹیکم۔ (3) سیپی شو۔ سلفر۔ نیٹرم کارب۔ ☆ حیض کے دوران کاٹنے والا درد : (1) کالی کارب۔ (2) سیپی شو۔ کاسٹیکم۔ (3) ارجنٹم نائٹ۔ سلفر۔ کاربو وج۔ کلکیریا۔ نیٹرم میور۔ ☆ حیض کے بعد : پلاٹینا۔ پلساٹیلا۔ کالی کارب۔

☆ کنج ران (چڈھا Inguinal Region) کے مقام پر درد' حیض سے قبل : (2) انٹم ٹارٹ۔ سارسپریلا۔ کاربوانیمی۔ (3) بورکس۔ ٹوبیکم۔ چائنا۔ سلفیورک ایسڈ۔ ☆ حیض کے دوران : (2) ارجنٹم نائٹ۔ بورکس۔ پلاٹینا۔ کالی کارب۔ (3) آرنیکا۔ آئیوڈیم۔ امونیا میور۔ انٹم ٹارٹ۔ ایپس۔ بووسٹا۔ سیپی شو۔ سیپیا۔ فاسفورس۔ کاربوانیمی۔ کالی آئیڈ۔ کالی نائٹ۔ کریازوٹ۔ کسٹوریم۔ لائیکو۔ میگنیشیا سلف۔ نیٹرم میور۔ ☆ حیض کے بعد : (2) بورکس۔ پلاٹینا۔ ☆ اینٹھن والا درد' حیض کے دوران : کالی کارب۔ ☆ حیض کے بعد اینٹھن والا درد : بورکس۔ پلاٹیگو۔ کریازوٹ۔ ☆ نشتر یا نیزہ لگنے جیسا (Lancinating) درد' حیض کے دوران اور بعد : (2) بورکس۔ ☆ پھوڑے کا سا درد' حیض کے دوران : سارسپریلا۔ کالی آئیڈ۔ ☆ جلندار درد' حیض کے دوران : کالی نائٹ۔ نیٹرم میور۔ ☆ دبانے والا درد' حیض کے دوران : (2) بورکس۔ پلاٹینا۔ کاربوانیمی۔ (3) سیپیا۔ کالی کارب۔ کسٹوریم۔ ☆ حیض کے بعد : پلاٹینا۔ ☆ سوئیاں چبھنے کا سا درد' حیض کے دوران : (2) بورکس۔ (3) برومیم۔ گاسیم۔ ☆ حیض کے بعد : آرسنکم۔ برومیم۔ بورکس۔ ☆ کاٹنے والا درد' حیض کے دوران : (2) ارجنٹم نائٹ۔ سیپی شو۔ نیٹرم میور۔ ☆ کھینچنے' نیچے کو دبانے والا درد (Bearing Down/Draging) : حیض سے قبل : پلاٹینا۔ فاسفورس۔ ☆ حیض کے دوران : بورکس۔ پلاٹینا۔ میگنیشیا کارب۔ میگنیشیا میور۔

☆ **شکم کے اطراف** (Sides) میں درد' دبانے والا' حیض کے دوران : (I) نکس وامیکا۔ ☆ سوئیاں چبھنے جیسا کاٹنے والا یا اینٹھن بھرا درد' حیض کے دوران : آرسنکم۔ ☆ حیض سے قبل کھینچنے والا درد : شائی میگریا۔

☆ **ناف** : ☆ ناف میں درد' حیض سے قبل : اپیکاک۔ چائینم سلف۔ روٹا۔ ☆ حیض کے دوران کھینچنے والا درد : نکس ماسکاٹا۔ ☆ ناف کے مقام (ریجن) میں درد' حیض سے قبل : (2) اپیکاک۔ (3) کریازوٹ۔ ☆ ناف کے مقام میں اینٹھن والا درد : (2) کریازوٹ۔ ☆ ناف کے مقام میں کاٹنے والا درد' حیض کے دوران : کلیشیا کارب۔ ☆ پنجہ مارنے جیسا (Clawing) درد' حیض سے قبل ناف کے مقام میں : کریازوٹ۔

☆ **تلی** (Spleen) میں درد' حیض کے دوران : ایپس۔ بیلیڈنم۔ ☆ تلی میں سوئیاں چبھنے کا سا درد' حیض کے دوران : بیوفو۔

☆ **جگر** (Liver) میں درد' حیض سے قبل : پلساٹیلا۔ پوڈوفائلم۔ ٹرنٹولا۔ کونیم۔ نکس ماسکاٹا۔ ☆ حیض کے دوران : (2) نکس ماسکاٹا۔ (3) بیوفو۔ فاسفورک ایسڈ۔ ☆ جگر میں سوئیاں چبھنے کا سا درد' حیض سے قبل : کونیم۔

☆ **شکم میں گیس۔ ریاح** (Flatulence) حیض سے قبل : زنکم۔ ☆ حیض کے دوران ریاح : کالی کارب۔ وسپا۔ ☆ پیٹ سخت ہو' حیض سے قبل : میگنم۔ ☆ حیض کے دوران پیٹ سخت : (2) سیپیا۔ (3) اگنیشیا۔ پلساٹیلا۔ نیٹرم میور۔ ☆ پیٹ میں سکڑن' حیض کے دوران : (2) سلفر۔ (3) کاکولس۔ کروکس۔ کیکٹس۔ ☆ پیٹ میں کمزوری کا احساس' حیض کے دوران : فاسفورس۔ ☆ شکم میں کنج ران کا مقام (Inguinal Region) چھل جائے' حیض کے دوران : بووسٹا۔

☆ **مقعد و مبرز** (Anus & Rectum) : ☆ بواسیر' حیض سے قبل : پلساٹیلا۔ فاسفورس۔ کاکولس۔ ☆ حیض کے دوران بواسیر میں زیادتی ہو جائے : (2) اگنیشیا۔ ایلوز۔ پلساٹیلا۔ سلفر۔ کاربونیم سلف۔ کاربوویج۔ کالن سونیا۔ گریفائیٹس۔ لیکے سس۔ (3) اسونیا کارب۔ فاسفورس۔ کاکولس۔ کلکیریا۔ لائی سین (ہائیڈروفوبینم) ☆ حیض کے بعد بواسیر میں زیادتی : کاکولس۔ ☆ حیض آکر دب جانے کے دوران بواسیر : (2) سلفر۔ (3) فاسفورس۔ ☆ مقعد میں بوجھ' حیض سے قبل : فاسفورس۔ ☆ حیض کے دوران بوجھ : (2) ایلوز۔ ☆ مقعد میں تپکن (Pulsation) حیض کے دوران : (2) لائی

سین۔ (3) لیکے سس۔ ★ پاخانہ کی حاجت' رات کے وقت' حیض سے قبل : سینگر۔
★ حاجت حیض سے قبل : یوپین۔ ★ حاجت حیض کے دوران : کلکیریا۔ سینگر۔
★ مقعد میں خارش' حیض کے دوران : فاسفورس۔ کاربو وج۔ ★ مقعد میں دبانے والا
درد' حیض سے قبل : اگنیشیا۔ پٹرولیم۔ ★ حیض کے دوران دبانے والا درد : (2)
ایلوز۔ (3) آرسنکم۔ بربرس۔ فاسفورس۔ ★ مقعد میں پھوڑے کا سا درد (Sore) حیض کے
دوران : (2) بربرس۔ (3) کاربو وج۔ ★ مقعد میں جلندار درد حیض کے دوران :
بربرس۔ زنکم۔ کاربو وج۔ ★ حیض کے بعد : گریفائیٹس۔ ★ حیض کے دوران مقعد
میں ڈنگ لگنے جیسے درد : فاسفورس۔ ★ حیض کے دوران سوئیاں چبھنے کے سے درد :
آرسنکم۔ ایلوز۔ فاسفورس۔ ★ مقعد میں مروڑ اٹھے (Tenesmus) حیض سے قبل :
تھوجا۔ ★ مروڑ' حیض کے دوران : (2) امونیا کارب۔ (3) نیٹرم سلف۔ ★ دست لگ
جائیں' حیض سے قبل : (1) بووسٹا۔ لیکے سس۔ (2) امونیا کارب۔ سلیشیا۔ سنابرس۔
نیٹرم سلف۔ وریٹرم۔ (3) ایپس۔ ایلوز۔ ایلومینا۔ ٹوبر کولینم۔ زنکم۔ ★ حیض کے دوران
دست آئیں : (1) بووسٹا۔ وریٹرم البم۔ (2) امونیا میور۔ پلساٹیلا۔ ٹو بیکم۔ سارسپریلا۔
فاسفورس۔ کاسٹیکم۔ کریازوٹ۔ گریفائیٹس۔ نیٹرم فاس۔ وائی برنم۔ (3) آرسنکم۔ امونیم
کارب۔ انٹم کروڈ۔ ایلومینا۔ برائی اونیا۔ پلاٹینا۔ پوڈوفائلم۔ ٹوبر کولینم۔ جلیڈونیم۔ زنکم۔
سٹرانشیم۔ سلفیورک ایسڈ۔ سلیشیا۔ سنابرس۔ کالی آئیڈ۔ کالی سلف۔ کالی فاس۔ کالی
کارب۔ کلکیریا فاس۔ ہمیٹس۔ کیموملا۔ گلو نائن۔ لیک کینم۔ مگنیشیا کارب۔ نکس
وامیکا۔ نکولم۔ نیٹرم آرس۔ نیٹرم سلف۔ نیٹرم کارب۔ ★ حیض کے بعد دست لگ جائیں
: (2) آرسنکم۔ ٹوبر کولینم۔ لیکے سس۔ (3) بووسٹا۔ گریفائیٹس۔ مگنیشیا میور۔ نیٹرم
میور۔ ★ اختتامِ حیض (سن یاس) کے دوران خواتین کو دست لگ جائیں : (2) لیکے
سس۔ (3) سلفر۔ ★ ریاح۔ گیس خارج ہو' حیض کے دوران : کالی کارب۔ کلیمیٹس۔
مگنیشیا کارب۔ نکولم۔ ★ مقعد میں سکڑن' بندش حیض کے دوران : (2) کاکولس۔ (3)
تھوجا۔ ★ مقعد سے سیلان خون (ہیموریج) حیض سے قبل : امونیا کارب۔ ★ سیلان
خون' حیض کے دوران : (1) لیکے سس۔ (2) امونیا میور۔ گریفائیٹس۔ (3) آرسنکم
مٹ۔ امونیا کارب۔ لائی سین۔ ★ حیض کے بعد : گریفائیٹس۔ ★ حیض کم مقدار میں
آنے سے مقعد میں سیلان خون : لیکے سس۔ ★ خون حیض دب جانے کے بعد مقعد

سے خون آئے : زنکم۔ گریفائیٹس۔ ہیمے میلس۔ ★ قبض' پاخانہ کی بے سود حاجت ہو اور اس کے اخراج کے لئے زور لگائے' حیض کے دوران : پلساٹیلا۔ کلکیریا۔ ★ قبض' حیض سے قبل : (1) سلیشیا۔ کالی کارب۔ (2) گریفائیٹس۔ لیکے سس۔ (3) امونیا کارب۔ برائی اونیا۔ سلفر۔ لیک کینم۔ میگنیشیا کارب۔ نکس وامیکا۔ نیٹرم سلف۔ وسپا۔ ★ حیض کے دوران قبض : (1) امیس۔ میلیلوٹس۔ پلاٹینا۔ سلیشیا۔ سیپیا۔ کالی کارب۔ گریفائیٹس۔ نیٹرم میور۔ (2) امونیا کارب۔ اورم۔ نکس وامیکا۔ نیٹرم سلف۔ (3) امونیا میور۔ اشم کروڈ۔ ایلومینا۔ برائی اونیا۔ بو وسٹا۔ بلسم۔ تھوجا۔ پلیڈونیم۔ سائیکلیمن ۔ سلفر۔ فاسفورس۔ کالی سلف۔ کریازوٹ۔ ★ حیض کے بعد قبض ہو جائے : رُڈرکل گریفائیٹس۔ لیک کینم۔ ★ حیض کی بجائے قبض ہو جائے : (2) گریفائیٹس۔ ★ حیض آ کر جب دب جائے' رک جائے تو قبض ہو جائے : (2) گریفائیٹس۔ ہیمے میلس۔ ★ کانچ نکلے (Prolapsus Ani) حیض کے دوران : اورم۔ پوڈوفائلم۔ ★ مقعد میں گیند یا گولے کا احساس (Ball/Lump) حیض کے دوران : (2) سلیشیا۔ ★ مقعد میں نمی' مقعد رطوبت سے تر اور نمناک رہے' حیض کے دوران : (1) لیکے سس۔ ★ مقعد میں ورم' سوزش ہو جائے' حیض کے دوران : سیپیا۔

☆ **مثانہ (Bladder) :** ★ پیشاب ازخود نکل جایا کرے' حیض کے دوران : (2) کینتھرس۔ ہیوسس۔ (3) کلکیریا۔ کیکٹس۔ ہیلی بورس۔ ★ پیشاب بار بار آئے' حیض سے قبل : (2) امیس۔ ایلومینا۔ سارسپریلا۔ سلفر۔ (3) اسارم۔ پلساٹیلا۔ ویجی ٹیلس۔ فاسفورس۔ کالی آئیڈ۔ کالی کارب۔ کینتھرس۔ نکس وامیکا۔ ★ حیض کے دوران پیشاب بار بار آئے : (2) سارسپریلا۔ کالی آئیڈ۔ (3) الیومن۔ اورم۔ امیس۔ ایلومینا۔ پلاٹینا۔ پلساٹیلا۔ سلفر۔ کاسٹیکم۔ کینتھرس۔ نکس وامیکا۔ وائی برنم۔ ★ پیشاب دردناک آئے' وقت حیض (ڈسمینوریا) کے دوران : سینی شو۔ ★ پیشاب درد بھرا آئے' جب حیض آ کر دب جائے اور شکم میں کھینچنے والے درد ہوں : (2) پلساٹیلا۔ ★ پیشاب خود بخود بلا ارادہ قطرہ قطرہ ٹپکے' حیض کے دوران : (2) کینتھرس۔ (3) کیکٹس۔ ★ پیشاب کی اچانک یکایک حاجت' پیشاب کے لئے بھاگنا پڑے ورنہ نکل جائے' حیض کے دوران : بورکس۔ نیٹرم میور۔ ★ پیشاب کی درد بھری حاجت ہو مگر جونہی حیض آنا شروع ہو جائے تو درد جاتا ہے : (2) کالی آئیڈ۔ ★ حیض سے قبل پیشاب کی سقیم (Morbid) حاجت : (1) کالی

آیوڈ۔ (2) پلساٹیلا۔ سلفر۔ ★ حیض کے دوران : (2) سارسپریلا۔ ★ حیض کے بعد :
پلساٹیلا۔ کیموملا۔ ★ حیض کے دوران تیز' شدید (Violent) حاجت : (2) سیپیا۔ ★
حیض کے دوران مثانہ میں درد' ہلکا ہلکا جلندار ہو : (1) سیپیا۔ ★ پیشاب میں رکاوٹ'
پیشاب رک جائے' حیض کے دوران : کالی بائیکرم۔ بے سیلس۔ ★ حیض کے دوران
مثانے میں مروڑ (Tenesmus) اٹھے : ٹرنٹولا۔

☆ گردے (Kidneys) : ★ گردوں میں درد' حیض کے آغاز پر : (2) بربرس۔
وریٹرم۔ (3) ریفے نس۔ ★ حیض کے دوران گردوں میں درد : بربرس۔ کیورارے۔
★ حیض کے دوران گردوں میں پیشاب نہ بنے' پیشاب دب جائے (Supperresion) :
کالی بائی۔

☆ پیشاب کی نالی (Urethra) : ★ نائیزہ میں جلندار درد' حیض سے قبل : (1)
بربرس۔ پرونس۔ سلفر۔ سلیشیا۔ کنابس سٹائیوا۔ کیمفر۔ کینتھرس۔ مرک۔ مرک کار۔
نکس وامیکا۔ ★ حیض کے دوران : نیٹرم میور۔ ★ کاٹنے والا درد' حیض سے قبل
پیشاب کرتے وقت : کینتھرس۔ ★ نائیزہ سے سیلان خون ہونے لگے' جب حیض دب
جائے یعنی آکر رک جائے : زنکم۔

☆ پیشاب (Urine) : ★ پیشاب البیومن آمیز حیض کے دوران : ہیلونائس۔ ★
حیض سے قبل تیز بدبودار پیشاب آئے : مرک۔ ★ حیض کے دوران گھوڑے کے
پیشاب کی مانند تیز بدبودار پیشاب (Urina Jumentosa) آئے : (2) نائیٹرک ایسڈ۔
★ حیض کے دوران پیشاب تیز ترش جھنجھنا دار بدبو والا پیشاب آئے : (2) نائیٹرک
ایسڈ۔ (3) سیپیا۔ ★ حیض کے دوران تیز' سوزشی' خراشدار (Acrid) پیشاب آئے :
(2) ایپس۔ الیومینا۔ (3) نیٹرم میور۔ ★ حیض سے قبل' جلندار' تیز گرم پیشاب آئے :
(2) کینتھرس۔ (3) ایپس۔ زنکم۔ وریٹرم۔ ★ حیض کے دوران تیز گرم جلندار پیشاب
آئے : زنکم۔ نکس وامیکا۔ ★ خونی پیشاب آئے' جب حیض دب جائے' آکر رک
جائے تو پیشاب خون آمیز آنے لگے : سینی شو۔ لارو سریس۔ لائکو۔ مزریم۔ ملی فولیم۔
نکس وامیکا۔ ★ بواسیر کا خون یا حیض کا خون یکایک رک جائے' دب جانے کے بعد خون
آمیز پیشاب آئے : (2) نکس وامیکا۔ ★ دودھ جیسا سفید (Milky) یا پھٹے دودھ کی لسی
جیسا (Whey-Like) پیشاب آئے' حیض سے قبل : (2) فاسفورک ایسڈ۔ ★ دودھیا

پیشاب حیض کے دوران : بربرس۔ نیٹرم میور۔ ★ دودھ کی مانند سفید پیشاب حیض کے بعد آئے : (2) نیٹرم میور۔ ★ حیض سے قبل آؤں آمیز (Mucous) پیشاب آئے : (2) لیکے سس۔ ★ حیض کے دوران بھورے (Brown) رنگ کا پیشاب آئے : نیٹرم میور۔ یوپین۔ ★ حیض کے دوران گہرے رنگ کا سیاہی مائل پیشاب آئے : سارسپریلا۔ نیٹرم میور۔ ★ پیشاب زیادہ مقدار میں آئے' رات کے وقت حیض سے قبل : امونیا میور۔ کنابس سٹائیوا۔ ہیوسس۔ ★ رات کو حیض کے دوران کثیر المقدار پیشاب آئے : فاسفورک ایسڈ۔ ★ دن رات حیض سے قبل زیادہ مقدار میں پیشاب آئے : سنابرس۔ ہیوسس۔ ★ حیض کے آغاز پر : بیلاڈونا۔ ★ حیض کے دوران زیادہ مقدار میں پیشاب آئے : (1) فاسفورک ایسڈ۔ (2) فائیٹولیکا۔ کیمولا۔ ہیوسس۔ (3) سارسپریلا۔ سلفر۔ کالی بائی۔ لیک کینم۔ میڈورینم۔ وائی برنم۔ ★ حیض کی بندش (ایمینوریا) ہو جانے سے زیادہ مقدار میں پیشاب آئے : (2) کیمولا۔ (3) امونیا کارب۔ ایلومینا۔ جلسی میم۔ سلفر۔ کالو فائلم۔ نیٹرم میور۔ ★ حیض کی بندش کے بعد پیشاب ناکافی' کم مقدار میں آئے : ایپس۔ ایکونائٹ۔ چائنا۔ زنتھاکسائیلم۔ کاکولس۔ لاروسریس۔ لیلیئم ٹائگر۔ نکس ماسکاٹا۔ ہے میلس۔ ہیلی بورس۔ ★ حیض سے قبل پیشاب کم مقدار میں آئے : (2) ایپس۔ سلیشیا۔ ★ حیض کے دوران پیشاب قلیل مقدار میں آئے : نیٹرم میور۔

☆ آلات تناسل زنانہ (Female Genital Organs) : دیکھئے حیض کا باب۔

☆ آلات تنفس ۔ حنجرہ (Larynx) اور ہوا کی نالی (ٹریکیا۔ Trachea) : ★ آواز بیٹھ جائے' حیض سے قبل : جلسی میم۔ سفلینیم۔ گریفائیٹس۔ لیک کینم۔ میگنگم۔ ★ حیض کے دوران آواز بیٹھ جائے : (2) گریفائیٹس۔ (3) سیو نجیا۔ کلکیریا۔ ★ دبی ہوئی آواز کے ساتھ کراہنے یا رونے جیسی آواز سے بولے' حیض کے بعد : سٹرامونیم۔ ★ حیض کے دوران آواز کمزور (Weak) ہو : ہلیم۔ ★ حیض سے قبل آواز نہ نکلے (Voice Lost) : سفلینیم۔ ★ حیض کے دوران آواز نہ نکل سکے' بول نہ سکے : (2) جلسی میم۔ ★ حیض کے دوران حنجرہ میں کھنچاوٹ (Tension) : کوپے وا۔ ★ حیض سے قبل' سانس لینے میں وقت' سانس کو جھپٹ کر پکڑتی دکھائی دے : بورکس۔ ★ وقت' سانس مشکل سے لے' حیض سے قبل : (1) زنکم۔ (2) سلفر۔ کیوپرم۔ نیٹرم سلف۔ (3) برومیم۔ بورکس۔ ★ حیض کے دوران وقت تنفس : (1) سپو نجیا۔ (2)

آئیوڈیم۔ کالوسنتھ۔ کلکیریا۔ کیکٹس۔ لیکے سس۔ (3) اپیکاک۔ اگنیشیا۔ پلاٹینا۔ پلساٹیلا۔ چائنا۔ زنکم۔ سلفر۔ سیپیا۔ کالی کارب۔ کوکولس۔ گریفائیٹس۔ لاروسریکس۔ لائیکو۔ ☆ حیض کے بعد وقت تنفس : (2) پلساٹیلا۔ نیٹرم میور۔ (3) فیرم۔ ☆ حیض اگر دب جانے سے وقت تنفس : (1) پلساٹیلا۔ (2) سپونجیا۔ ☆ کثرت حیض (مینوریجیا) کے دب جانے سے وقت تنفس : فلورک ایسڈ۔

☆ دمہ (Asthma) ہو جائے، حیض سے قبل : سلفر۔ ☆ حیض کے دوران دمہ : کالی کارب۔ ☆ حیض کے دب جانے سے دمہ ہو جائے : (2) پلساٹیلا۔ (3) سپونجیا۔ ☆ سرد آہیں (Cold Sighing) بھرے، حیض کے دوران : نیٹرم فاس۔

☆ کھانسی اٹھے (Cough) حیض سے قبل دن اور رات : گریفائیٹس۔ ☆ حیض سے قبل شام کو بستر میں کھانسی ہو : سلفر۔ ☆ کھانسی، حیض سے قبل : (2) ارجنٹم نائٹ۔ سلفر۔ گریفائیٹس۔ (3) پلاٹینا۔ زنکم۔ لیک کینم۔ ہیوسس۔ ☆ حیض سے قبل خشک کھانسی : (1) زنکم۔ (2) سلفر۔ (3) پلاٹینا۔ گریفائیٹس۔ لیک کینم۔ ہیوسس۔ ☆ کھانسی دن کے وقت حیض سے قبل : زنکم۔ سلفر۔ گریفائیٹس۔ ☆ کھانسی حیض سے قبل، صبح کے وقت : (1) آرسنکم۔ (3) گریفائیٹس۔ ☆ حیض سے قبل صبح کے وقت خشک کھانسی : (1) زنکم۔ ☆ کھانسی حیض سے قبل صبح سویرے، علی الصبح ہو : گریفائیٹس۔ ☆ شام کے وقت کھانسی قبل از حیض : (1) زنکم۔ (2) سلفر۔ ☆ کھانسی شام کے وقت ہو جسے بستر میں اٹھ کر سیدھا بیٹھنے سے افاقہ ہو : (2) سلفر۔ ☆ شام کو ہسٹریا کی کھانسی : پلاٹینا۔ ☆ حیض کے آغاز پر کھانسی ہو : (2) فاسفورس۔ ☆ حیض کے دوران کھانسی : (2) زنکم۔ سیپیا۔ کلکیریا فاس۔ گریفائیٹس۔ (3) آئیوڈیم۔ اٹروپین۔ امونیا میور۔ برائی اونیا۔ تھوجا۔ روڈوڈنڈران۔ سلفر۔ سنگی شو۔ فاسفورس۔ کافیا۔ کسٹوریم۔ کوپے وا۔ کلی نائیٹریم۔ کیکٹس۔ کیموملا۔ کیوبے با۔ کیورارے۔ لیک کینم۔ لیکنتھس۔ نیٹرم میور۔ ☆ حیض کے دوران خشک کھانسی : (1) زنکم۔ (2) برائی اونیا۔ گریفائیٹس۔ (3) فاسفورس۔ کسٹوریم۔ کوپے وا۔ کیورارے۔ لیک کینم۔ ☆ حیض کے دوران خشک کھانسی ہو اور پسینہ آئے : گریفائیٹس۔ ☆ حیض کے دوران کھانسی صبح کے وقت ہو : کوپے وا۔ ☆ ہر روز شام کے وقت کھانسی ہو : (2) سلفر۔ ☆ حلق میں کھرکھراپن (Roughness) کے ساتھ کھانسی ہو : کسٹوریم۔ ☆ نزلہ کے ساتھ کھانسی ہو : (2) گریفائیٹس۔ (3) کیوبے

ہ۔ ★ ہسٹریائی کھانسی ہو : پلاٹینا۔ ہیوسکس۔ ★ حیض آ کر دب جانے سے کھانسی ہونے لگے : پلاٹینا۔ ملی فولیم۔ ★ حیض دب کر خشک کھانسی ہو : (2) کوپے وا۔ ★ حیض کے دوران پھاڑنے والی کھانسی ہو : سینی شو۔

☆ بلغم آئے' حیض سے قبل : (1) زنکم۔ فاسفورس۔ ★ حیض کے دوران بلغم : (1) زنکم۔ (2) فاسفورس۔ (3) آئیوڈیم۔ کالی نائٹ۔ نیٹرم میور۔ ★ حیض دب جانے کے دوران بلغم خارج ہو : (1) نکس وامیکا۔ (2) ڈیجی ٹیلس۔ فاسفورس۔ کاربو وج۔ لائکو۔ پیڈم۔ (3) ایکونائٹ۔ پلساٹیلا۔ سلفر۔

☆ سینہ (Chest) : ★ سینہ میں اجتماع خون (Congestion) حیض سے قبل : کالی کارب۔ ★ حیض جاری ہونے میں جب تاخیر ہو جائے : (2) پلساٹیلا۔ (3) گریفائیٹس۔ نکس ماسکاٹا۔ ★ حیض کے دوران : گلونائین۔ ★ اختتام حیض یعنی سن یاس میں سینے میں خون جمع ہو جائے : (1) لیکے سس۔ (3) ارجنٹم نائٹ۔ ★ سینہ میں بوجھ حیض سے قبل : (2) لیکے سس۔ (3) بورکس۔ ★ سینہ میں بوجھ حیض شروع ہوتے ہی : فاسفورس۔ ★ سینے میں بھراؤ' حیض سے قبل : (1) سلفر۔ (3) برومیم۔ ★ سینے میں تشویش (Anxiety) حیض کے دوران : بیلاڈونا۔ ★ سینے میں پھڑپھڑاہٹ (Fluttering) حیض کے بعد : سپائی جیلیا۔ ★ سینہ میں تشنج (Spasm) حیض سے قبل : (2) لیکے سس۔ (3) بووسٹا۔ ★ تشنج حیض کے دوران : (2) جاٹک۔ کاکولس۔ ★ جوش خون' سینہ خون سے لبریز' خون سینہ کو چڑھ آئے (Orgasm/Rush of Blood) حیض کے دوران : (2) مرکیوریالس۔ ★ درد سینہ۔ اطراف میں' حیض سے قبل : پلساٹیلا۔ ★ حیض کے دوران : پلساٹیلا۔ فاسفورس۔ ★ سارے سینہ میں درد' حیض سے قبل : پلساٹیلا۔ ★ حیض کے دوران : (2) گریفائیٹس۔ (3) فاسفورس۔ کاکولس۔ ★ حیض کے دوران اینٹھن والا (Orampy) درد یا دبانے والا یا مروڑنے والا (Gripping) درد : (2) کاکولس۔ ★ حیض سے قبل جلندار یا پھوڑے کا سا (Sore) درد : (1) زنکم۔ ★ حیض سے قبل سوئیاں چبھنے کا سا درد : پلساٹیلا۔ ★ سینہ کے اطراف (Sides) میں سوئیاں چبھنے کا سا درد' حیض کے دوران : (2) کروکس۔ (3) بورکس۔ سلفیورک ایسڈ۔ فاسفورس۔ ★ سینہ میں حیض سے قبل سوئیاں چبھنے کا سا درد : (2) کالی کارب۔ ★ حیض کے دوران : (2) پلساٹیلا۔

کروکس۔ (3) بورکس۔ کالی نائیٹریکم۔ ☆ سینہ میں کھینچنے والا (Drawing) درد' حیض کے دوران : (2) سیپیا۔ ☆ سینہ میں سکڑن' کھچاؤ' حیض سے قبل : فاسفورس۔ ☆ حیض کے دوران سکڑن : سیپیا۔ ☆ سینہ سے سیلان خون (ہیمورج۔ بلیڈنگ) بلغم کے ساتھ خون آئے' حیض سے قبل : (2) ڈیجی ٹیلس۔ ☆ حیض دب جانے کے بعد' تھوک بلغم یا قے کے ذریعے خون آئے : (1) پلساٹیلا۔ (2) ایکونائیٹ۔ برائی اونیا۔ بیلاڈونا۔ ڈیجی ٹیلس۔ سنگونیریا۔ سینی شو۔ فاسفورس۔ (3) آرسنکم۔ اسٹلیکو۔ سلفر۔ سیپیا۔ فیرم۔ کونیم۔ گریفائیٹس۔ ملی فولیم۔ ہیے میلس۔ ☆ سینہ پر پسینہ آئے' حیض کے دوران : (2) بیلاڈونا۔ (3) کریازوٹ۔

☆ پھیپھڑوں میں سوزش یا ورم ہو جائے' حیض کے دب جانے سے : (1) پلساٹیلا۔ ☆ حیض دب جانے سے پھیپھڑوں کی تیز' حادق (ٹی بی) ہو جائے : (1) سینی شو۔

☆ بغلوں میں پسینہ آئے' حیض کے دوران : ٹیلوریم۔ سٹرامونیم۔ ☆ بغلوں میں پسینہ دو حیضوں کے درمیان آئے : سیپیا۔ ☆ حیض سے قبل بغلوں میں خارش ہو : سنگونیریا۔ ☆ حیض سے قبل بغلوں میں درد ہو : (2) کلکیریا۔

☆ پستان (Mammae) : ☆ پستانوں میں بھراؤ (Fullness) حیض کے دوران : (2) کونیم۔ ☆ پستان پلپلے (Flabby) لٹکے ہوئے' حیض کے دنوں کے علاوہ : کونیم۔ ☆ پستانوں میں درد ہو' حیض سے قبل : (1) کلکیریا۔ کونیم۔ (2) لیک کینم۔ (3) سنگونیریا۔ سیپو نجیا۔ کالی کارب۔ کالی میور۔ نکس وامیکا۔ نیٹرم میور۔ ☆ پستانوں میں درد حیض کے دوران : (2) فاسفورس۔ فائیٹولیکا۔ فلنڈرینم۔ کونیم۔ مرک۔ (3) ٹیوبرکولینم۔ سنگونیریا۔ کلکیریا۔ کالی میور۔ ☆ پستانوں میں درد ہو' حیض آ کر دب جانے' رک جانے کی وجہ سے : (2) سی سی فیوگا۔ زنکم۔ ☆ اختتام حیض (سن یاس) کے دوران پستانوں میں درد ہو : کلکیریا۔ ☆ پھاڑنے جیسا (Tearing) درد ہو پستانوں میں' حیض کے دوران : کلکیریا۔ ☆ پھوڑے جیسا (Sore) درد ہو پستانوں میں' حیض سے قبل : (1) کونیم۔ (2) ٹیوبرکولینم۔ کلکیریا۔ لیک کینم۔ (3) اولیم اینمل۔ پلساٹیلا۔ سپو نجیا۔ سنگونیریا۔ کالی سلف۔ ☆ پھوڑے جیسا درد حیض کے دوران ہو : (2) زنکم۔ فائیٹولیکا۔ کونیم۔ لیک کینم۔ ہیلو نائس۔ (3) آرم ٹرائفلم۔ تھوجا۔ ڈلکامارا۔ کلکیریا۔ ☆ حیض کے دوران پستانوں میں جلندار (Burning) درد ہو : انڈیگو۔ ☆ حیض کے دوران سوئیاں چبھنے کا سا درد پستانوں میں ہو

باب 14

وضع حمل (بچے کی ولادت اور دایہ گیری)

(PARTURITION/TERM/PROCESS OF CHILDBIRTH) LABOUR

حمل کے آخر پر بچے کی پیدائش سے حمل کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔ نومولود بچہ شکم مادر سے دنیا میں آ جاتا ہے اور زندگی کا سفر شروع کرتا ہے۔ بچہ استقرار حمل سے وضع حمل (ولادت) تک اوسطاً 280 (پورے 10 قمری مہینے) پرورش پا کر پروان چڑھتا اور اس جہان رنگ و بو میں آتا ہے۔ حمل بالعموم آخری حیض کے بند ہو جانے کی تاریخ سے گنا جاتا ہے اور اوسطاً 280 دن بعد بچے کی نارمل ولادت کا انتظار ہوتا ہے۔ زمانہ حمل قمری مہینوں (Lunar Months) کے حساب سے 10 ماہ (40 ہفتے) ہوتا ہے اور شمسی مہینوں (Calendar Months) کے حساب سے 273 تا 275 دن یا 39 ہفتے عموماً ہوتا ہے۔ تاہم یہ یقینی نہیں ہے کہ یہ زمانہ چند دن کے فرق سے کم و بیش بھی ہو سکتا ہے یا 10، 20 اور 30 دن کی تاخیر بھی ہو سکتی ہے۔

آگے دیا گیا گوشوارہ (Table) حاملہ مستورات کے لئے ولادت کی تاریخ معلوم کرنے کے لئے ہے۔ خصوصاً نئی نویلی شادی شدہ لڑکی کے لئے جو شرم کے مارے اس بارے میں کچھ نہیں پوچھتی۔ اس نقشے سے ولادت کی تاریخ دیکھ کر وہ لیڈی ڈاکٹر یا دایہ کے پاس جا کر وقت ضائع کرنے اور پریشانی وغیرہ سے بچ سکتی ہے اور آئندہ اطمینان سے زمانہ حمل گزار سکتی ہے۔ مستورات کو چاہئے کہ حیض شروع ہونے کی ہر تاریخ کو کیلنڈر پر نشان لگا دیا کریں یا تاریخ نوٹ کر لیا کریں تاکہ حمل قرار پانے کی صورت میں نقشہ سے وضع حمل کی تاریخ معلوم کرنے میں آسانی رہے۔

جب استقرار حمل کی تاریخ معلوم ہو تو اس دن سے گننا چاہئے اور اگر یہ معلوم نہیں ہے تو آخری حیض کے پہلے دن سے شمار کرنا چاہئے۔ اگر آخری حیض کا وقت یاد نہ ہو۔ تو پانچویں ماہ کے قریب جب حاملہ شکم میں جنین بچے کی پہلی بار حرکت (ارتعاش۔ Quickening) محسوس کرے تو اس وقت سے آگے شمار کرنا چاہئے۔

عموماً استقرار حمل ایام حیض کے چند دن پہلے یا بعد میں جماع کرنے پر واقع ہوتا ہے اس کو

وضع حمل کی تاریخ معلوم کرنیکا نقشہ۔ اس نقشے میں اوپر کی سطر میں جو تاریخ ہے وہ آخری حیض کی تاریخ ہے یعنی جس دن حیض شروع ہوا تاریخ درج ہے اس کے نیچے وضع حمل کی متوقع تاریخ درج کی گئی ہے۔ مہینے ایک طرف درج کر دیئے گئے ہیں۔

جنوری	January	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31	January
اکتوبر	October	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31	1	2	3	4	5	6	7	November
فروری	February	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28				February
نومبر	November	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	1	2	3	4	5				December
مارچ	March	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31	March
دسمبر	December	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31	1	2	3	4	5	January
اپریل	April	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30		April
جنوری	January	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31	1	2	3	4		February
مئی	May	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31	May
فروری	February	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	1	2	3	4	5	6	7	March
جون	June	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30		June
مارچ	March	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31	1	2	3	4	5	6		April
جولائی	July	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31	July
اپریل	April	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	1	2	3	4	5	6	7	May
اگست	August	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31	August
مئی	May	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31	1	2	3	4	5	6	7	June
ستمبر	September	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30		September
جون	June	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	1	2	3	4	5	6	7		July
اکتوبر	October	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31	October
جولائی	July	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31	1	2	3	4	5	6	7	August
نومبر	November	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30		November
اگست	August	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31	1	2	3	4	5	6		September
دسمبر	December	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31	December
ستمبر	September	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	1	2	3	4	5	6	7	October

ذہن میں رکھنا چاہیے۔ اگر شوہر اور بیوی مقابلتاً کم عمر کے ہوں تو بھی رحم میں حمل کا زمانہ نسبتاً کم ہوتا ہے اور اس کے برعکس شوہر اور بیوی زیادہ عمر کے لیٹ شادی کریں تو زمانہ حمل نسبتاً لمبا ہوگا۔

وضع حمل کی تیاری (PREPARATION)

حاملہ کو بچے کی پیدائش کی تیاری کے لئے ان ہدایات اور تدابیر پر عمل کرنا چاہیے:۔

دایہ : اگر بچے کی پیدائش زچہ بچہ کے ہسپتال (Maternity Home) کے بجائے اپنے گھر پر ہوئی ہو تو ایک ماہ قبل از ولادت کسی ماہر نرس یا دایہ (مڈوائف۔ Midwife) کا انتظام کر لینا چاہیے۔ جو حاملہ کا گاہے بگاہے معائنہ کرتی اور ضروری ہدایات دیتی رہے۔ وہ ایک تجربہ کار، درمیانی عمر کی شادی شدہ خاتون یا بیوہ عورت ہونی چاہیے۔ جو ہوشیار، ہمدرد، غمگسار، مہربان، پاکیزہ، ہنس مکھ، نیک سیرت، پابند صوم وصلوٰۃ ہو اور اس میں نظر اور سماعت کا نقص نہیں ہونا چاہیے۔ وہ طبی اصولوں اور ہدایات کی پوری پوری پابندی کرے، وہ زچہ کو کسی قسم کے غم، فکر، خوف سے دوچار نہ ہونے دے۔ وضع حمل کے وقت نرس اپنی انگلیوں سے مندریاں، چھلے، ہاتھ سے گھڑی، چوڑیاں اتار کر رکھ لے۔ ناخن تراش کر ہاتھوں کو صابن سے خوب دھوئے۔

کمرہ : زچہ کا کمرہ کھلا اور ہوادار منتخب کرنا چاہیے جس میں تازہ ہوا آتی رہے اور خراب بدبودار ہوا نکلتی رہے۔ انگیٹھی وغیرہ کے دھوئیں کے اخراج کا مناسب انتظام ہو، روشندانوں کے شیشے کھلے رکھے جائیں۔ کھڑکیاں یا گاہے بگاہے دروازہ کھول دیا جائے۔ تازہ ہوا زچہ کو زچگی کے عمل میں سے با آسانی گزر جانے میں بہت مدد دیتی ہے۔ البتہ سردی کے موسم میں براہ راست سرد ہوا بچہ اور زچہ کو نہ لگنے دیں اور نہ ہی سیدھا سینک ان کو لگایا جائے۔

حاضرین : لیڈی ڈاکٹر، نرس یا دایہ کے علاوہ زچہ کی ایک بے تکلف سہیلی کو بھی اس کے کمرہ میں رہنا چاہیے۔ جو اس سے دل لگی اور مزاح یا خوش گپیاں کرے اور یہ سہیلی بال بچوں والی ہو تو زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ وہ خوب چہک چہک کر اس کو خوش رکھے گی ورنہ اجنبی نرس یا دایہ سے شرم اور زچگی کے خوف وغیرہ سے دوچار رہے گی۔ اگر مریضہ کو ماں کی نعمت یعنی ماں کی محبت کی ٹھنڈی ٹھنڈی چھاؤں میسر ہوں تو جہاں تک ممکن ہو، زچہ کی ماں کو بھی اس گھر میں یا کچھ فاصلے پر مقیم ہونا چاہیے۔ ماں کے قرب کا احساس انسان کو راحت اور سکون بخشتا ہے۔ مریضہ اگر وضع حمل کا خوف محسوس کرے کہ مبادا وہ مرجائے تو اکیونائٹ 3x کی دو چار خوراکیں 15 تا 10 منٹ کے وقفے سے

بچہ جننے (وضع حمل) کی تیاری

پیدائش ایک قدرتی امر ہے۔ اگر ماں تندرست ہو اور سب کچھ صحیح طریقے سے ہو تو بچہ خود بخود یعنی بغیر کسی کی مدد کے پیدا ہو سکتا ہے۔ عام طور پر پیدائش میں دایہ جتنا کم کام کرے نتائج اتنے ہی بہتر ہوتے ہیں۔ یہ قدرتی کام قدرت خود سنبھالتی ہے۔ جتنی کم دخل اندازی ہوگی نتائج اتنے ہی خاطر خواہ ہوں گے۔

بچے کی پیدائش میں پیچیدگیاں بھی پیدا ہو سکتی ہیں اور بعض اوقات تو ماں یا بچہ کی زندگی بھی خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ اگر پیدائش کا عمل مشکل یا خطرناک ہونے کے امکانات ہوں تو کسی ماہر دایہ یا تجربہ کار ڈاکٹر کا موقع پر موجود ہونا از حد ضروری ہے۔

خطرے کی نشانیاں جن کی وجہ سے بچے کی پیدائش کے وقت ماہر ڈاکٹر یا ماہر دائی کا ہونا ضروری ہے:

- اگر بچہ جنائی سے پہلے ہی عورت کو جریان خون شروع ہو جائے۔
- اگر حمل کی وجہ سے خون کی زہر آلودگی کی نشانیاں موجود ہوں۔
- اگر حاملہ خاتون کسی پرانے اور شدید مرض میں مبتلا ہو۔
- اگر حاملہ خاتون شدید انیمیا میں مبتلا ہو یا اگر اس کا خون ٹھیک جمتا نہ ہو۔
- اگر پہلے بچے جننے میں اسے تشویشناک تکالیف یا شدید جریان خون ہوا ہو
- اگر اسے فتق (ہرنیا) ہو۔
- اگر جڑواں بچے پیدا ہونے کا خدشہ ہو۔
- اگر بظاہر بچہ رحم میں اپنی مخصوص جگہ پر نہ ہو۔
- اگر پانی کا تھیلا پھٹ جائے لیکن چند گھنٹوں میں وضع حمل شروع نہ ہو۔ (اگر ساتھ بخار بھی ہو تو خطرہ شدید تر ہے)

بچہ جننے وقت مسائل پیدا ہونے کے سب سے زیادہ امکانات مندرجہ ذیل موقعات پر ہوتے ہیں:

دائی کے لیے تشخیصی تاریخیں

		Week of Gestation حمل کا ہفتہ
پیڑو میں عدم تناسب	Ceph pelvic disproportion	36
ہلکا پن	Lightening	37
انتظامات	Engagement	38
ولادت	Labour	± 40
بچہ کا پڑاؤ رخ پہ	Lie - presentation	32
پانی پڑنا	Polyhydramnios	30
سیلان خون قبل از ولادت	Ante partum haemorrhage	28
تشنجی دورے	Pre-eclampsia	24
بچہ کے دل کی دھڑکن	Fetal heart heard	22
توام بچے	Twins	20
بچے کی حرکات	Quickening	18
ورم گردہ	Pyelonephritis	16
حمل کاذب	Hydatidiform mole	12
بندش حیض / متلی و قے	Amenorrhoea / Morning sickness	4

Diagnostic dates for midwives.

Diagrams showing the lie of the fetus.

شکم میں جنین کی حالتیں

حاملہ کا بھرا ہوا مثانہ ولادت سے قبل خالی کریں

اس کو کھلادی جائیں جس سے اس کا خوف کافور ہو جائے گا۔

سامان : زچہ اور بچہ کو پہننے کے لئے تمام چیزیں صاف اور خشک تیار رکھنی چاہئیں تاکہ بروقت استعمال کی جا سکیں۔ پانی' کپڑے' کمبل' پتلیاں' چادریں ابال کر رکھ دیں۔ آلات' ربڑ کے دستانے' سوتی کپڑے' ریشمی دھاگے' چمٹیاں' روئی' قینچی' فیتے' سوئیاں (Pins) گرم پانی میں دھوئے ہوں۔ تمام ضروری سامان تیار ہونا چاہئے۔ جو بچہ پیدا ہونے پر استعمال میں آتا ہے۔

صفائی : وضع حمل سے قبل موہائے زہار کو صاف ہونا چاہئے۔ شرمگاہ (مہبل۔ Vagina) میں پچکاری (ڈوش۔ Douche) کر دیں۔ کیلنڈولہ مدر ٹنکچر کو نیم گرم پانی میں 20:1 کی نسبت سے ملا کر پچکاری کی جائے اور اسی محلول میں روئی کے پھوئے (Swabs) تر کر کے فرج سے مقعد تک ساری جگہ کو اچھی طرح بار بار دھویا جائے۔

پیشاب پاخانہ : دردزہ شروع ہونے سے قبل پیشاب یا پاخانہ کی حاجت سے فارغ ہو جانا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ اس سے وضع حمل میں تکلیف کم ہوتی ہے۔ ورنہ کبھی تکلیف زیادہ اور پیشاب بند ہو جایا کرتا ہے۔ وضع حمل پر مریضہ کو بستر پر ہی نہیں پڑے رہنا چاہئے۔ بلکہ بستر سے اٹھ کر ادھر ادھر ٹہلنا چاہئے۔ جبکہ ولادت کا آغاز نہ ہو۔ پیشاب کی نلکی قاثاطیر (کیتھٹر) کا استعمال اور حقنہ بھی کیا جاتا ہے۔

حفظ ماتقدم : وضع حمل سے قبل دن میں آرنیکا 200 کی ایک دو خوراکیں دینی چاہئیں۔ اس سے تکلیف کم ہوتی ہے۔ بچے کی پیدائش سے قبل یا دوران حمل بہت سی عورتیں الٹرا ساؤنڈ (Ultra Sound) کروانے کو مشغلہ بنائے رکھتی ہیں۔ ان کو بلا ضرورت ہرگز ایسا نہ کروانا چاہئے کیونکہ یہ نومولود بچے کے لئے مہلک ہوتا ہے۔ ایک امریکی جریدے نے "میڈیکل سائنس" کی ایک تازہ ترین رپورٹ میں کہا ہے کہ بچے کی ولادت سے قبل حاملہ خواتین کا الٹرا ساؤنڈ کروانا بچے کی صحت پر مہلک اثرات مرتب کرتا ہے۔ کہا گیا ہے کہ 15 ہزار حاملہ عورتوں کے مطالعہ سے واضح ہوا کہ جن عورتوں نے دو مرتبہ الٹرا ساؤنڈ کے ٹیسٹ کرائے۔ ان کے بچے پر اس کے بڑے مضر اثرات مرتب ہوئے۔ یعنی ان کے بچے وقت سے پہلے پیدا ہو گئے یا پیدا ہونے کے بعد مر گئے۔ معلوم ہوا کہ یہ بد اثرات بلڈ پریشر اور ذیابیطس میں مبتلا عورتوں کے بچوں پر اور بھی زیادہ تھے۔ رپورٹ کے مطابق صرف ان حاملہ خواتین کو الٹرا ساؤنڈ کرانا چاہئے جن کی زچگی میں پیچیدگی یا دقت کا سامنا ہو۔

ضروری ہدایات : وضع حمل یا ولادت کا عمل (Delivery) ایک قدرتی فعل ہوتا ہے اور

وہ اشیا جو بچہ جننے سے پہلے ماں کو تیار رکھنی چاہئیں۔

ہر حاملہ خاتون کو مندرجہ ذیل اشیا حمل کے ساتویں مہینے تک تیار کر لینی چاہئیں۔

بہت سے پرانے مگر صاف ستھرے کپڑے

ایک نیا بلیڈ۔ جب تک آپ آنول نال کاٹنے کے لیے تیار نہ ہوں اسے ہرگز نہ کھولیں۔

کوئی دافع عفونت صابن (لائف بوائے صابن۔ اگر نہ ملے تو کوئی بھی صابن استعمال کیا جا سکتا ہے)
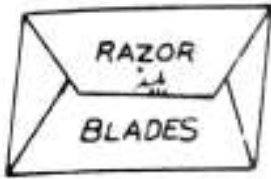
اگر آپ کے پاس نیا بلیڈ نہ ہو تو صاف اور زنگ سے پاک قینچی تیار رکھیں۔ آنول نال کاٹنے سے تھوڑی دیر پہلے اسے ابال لیں۔
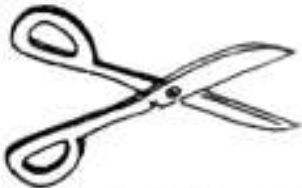
ہاتھ اور انگلیوں کے ناخن صاف کرنے کے لیے برش

ناف کو ڈھانپنے کے لیے مطہر ململ یا نہایت صاف ستھرے کپڑے کے ٹکڑے۔

ہاتھوں کو دھونے کے بعد ملنے کے لیے الکوحل

آنول نال کو باندھنے کے لیے دو ربن یا صاف کپڑے کی پٹیاں یا مطہر دھاگے۔

صاف روئی

کپڑوں کے ٹکڑوں، ربنوں یا دھاگوں کو کاغذ کے تھیلوں میں لپیٹ کر ہوا بند کر کے تنور میں تاپ لیا جانا یا استری کر لیا جانا چاہیئے۔

دایہ یا بچہ جنانے کی مددگار کے لیے ضرورت کی اضافی چیزیں۔

ٹارچ (بیٹری) یا بجلی کی بتی

فیٹوسکوپ Fetoscope (ماں کے شکم سے بچے کے دل کی دھڑکن سننے والا سٹیتھوسکوپ Stethoscope)

بچہ کی ناک اور منہ میں سے مواد نکالنے کے لیے انخلائی بب (سکشن بب)

بچے کے مکمل طور پر پیدا ہونے سے پہلے آنول نال کو کاٹنے کے لیے کند نوک والی قینچی (صرف شدید اور فوری توجہ طلب حالات میں)

بچے کی آنکھوں کے لیے سلور نائٹریٹ (Silver nitrate) کے قطرے یا دوا۔

آنول نال اور زچگی کی دوسری نسوں کو جن میں سے خون بہہ رہا ہو، پکڑنے کے لیے دو قینچی نما شکنجے (Clamps) یا ہیموسٹیٹس (Hemostats)

دو چلمچیاں — ایک ہاتھ دھونے کے لیے اور دوسری بعد از پیدائش موجود مشیمہ یا آنول کو ڈالنے اور اس کا معائنہ کرنے کے لیے۔

فرج کے چاکوں کو سینے کے لیے جراحی سوئی اور آنتوں کا بنا ہوا دھاگہ (Gut thread)۔
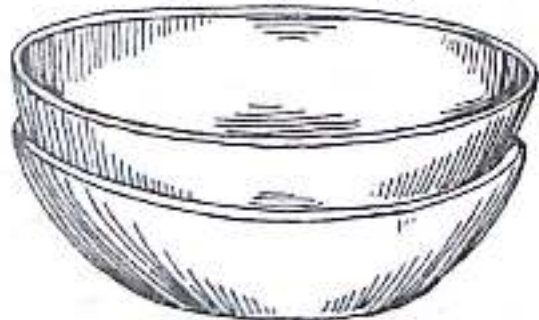
بچے کی حالت کا معائنہ

یہ دیکھنے کے لیے کہ آیا بچہ سر کے بل ہے یعنی پیدائش کی ٹھیک حالت میں، اس کے سر کو اس طرح محسوس کریں:

۱۔ ماں سے کہیں کہ سارا سانس باہر نکال دے۔ انگوٹھے اور دو انگلیوں کی مدد سے یہاں پیڑو کی ہڈی سے بالکل اوپر دبا ڈالیں۔ دوسرے ہاتھ سے رحم کا اوپر والا حصہ محسوس کریں۔

اگر چوتڑ نیچے ہوں تو نیچے کا حصہ بڑا محسوس ہوتا ہے۔

اگر چوتڑ اوپر ہوں تو اوپر کا حصہ بڑا محسوس ہوتا ہے۔

بچے کے چوتڑ بڑے اور چوڑے ہیں۔

بچے کا سر سخت اور گول ہے۔

۲۔ نرمی سے ایک سے دوسری طرف دبائیں، پہلے ایک ہاتھ سے پھر دوسرے سے۔

اگر بچے کے چوتڑ نرمی سے ایک طرف دبائے جائیں تو بچے کا سارا جسم بھی سرک جائے گا۔ لیکن اگر سر کو نرمی سے ایک طرف دبایا جائے تو یہ گردن سے بل جائے گا مگر پشت نہیں ہلے گی۔

اگر بچہ ابھی تک رحم میں کافی اوپر ہو تو آپ اس کے سر کو تھوڑا سا ہلا سکتے ہیں۔ لیکن اگر وہ نیچے آچکا ہو اور پیدا ہونے کے لیے تیار ہو تو آپ اس کے سر کو ہلا نہیں سکتے۔

عورت کا پہلا بچہ، بچہ جنائی کے عوامل شروع ہونے سے بعض اوقات دو ہفتے پہلے نیچے آجاتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ بعد کے بچے بچہ جنائی شروع ہونے تک نیچے نہ آئیں۔

- اگر بچے کا سر نیچے ہو تو غالباً اس کی پیدائش ٹھیک یعنی حسب معمول ہوگی۔
- اگر بچے کا سر اوپر ہو تو پیدائش کا عمل مشکل ہو سکتا ہے۔ ایسی حالت میں ماں کو ہسپتال میں بچہ جننا چاہیے کیونکہ یہ ماں اور بچہ دونوں کے لیے بہتر اور محفوظ تر ثابت ہوگا۔
- اگر بچہ آڑی حالت میں ہو تو ماں کو بچہ ہسپتال میں جننا چاہیے کیونکہ ایسی حالت ماں اور بچہ دونوں کے لیے خطرناک ہے۔

نارمل ولادت میں کسی خاص عمل در آمد کی ضرورت نہیں ہوا کرتی۔ اس لئے دایہ (مڈوائف) کو دو سنہری اصولوں پر کاربند ہونا چاہئے۔ 1- کہ دایہ کو خواہ مخواہ نارمل فعل میں ناجائز مداخلت کی کوشش ہرگز نہیں کرنی چاہئے۔ ولادت کا عمل نارمل حالات میں اپنا وقت لیتا ہے۔ لہٰذا دایہ کو اس سلسلے میں ناجائز جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہئے۔ بلکہ حتیٰ الوسع تحمل اور انتظار سے کام لینا چاہئے۔ 2- دوسرا یہ کہ دایہ کو ماہر، ہوشیار، الرٹ اور موقعہ شناس ہونا چاہئے۔ کبھی ایسے مواقع بھی پیش آجاتے ہیں کہ دایہ کو فی الفور فیصلہ کرنا ناگزیر ہوتا ہے مثلاً درد زہ یکایک رک جائے۔ 2- پانی کی تھیلی جلد پھٹ جائے اور رحم کا منہ اچھی طرح نہ کھلا ہو۔ 3- بچہ الٹے رخ پر برآمد ہو رہا ہو۔ 4- ولادت میں بہت دیر ہو جائے۔ 5- زچہ کا دل ڈوبنے لگے۔ 6- زچہ کی شرمگاہ سے بے تحاشہ خون بہنے لگے۔ 7- زچہ کو دورے پڑنے لگیں۔ 8- بچے کے دل کی آواز کمزور ہونے لگے۔ 9- بچے کے دل کی آواز آنا بند ہو جائے۔ 10- بچے کا بازو باہر آجائے۔ 11- بچے کے سر کی بجائے منہ یا کوئی اور حصہ سامنے آجائے۔ 12- زچہ کو پہلے آپریشن کے ذریعے بچہ پیدا ہو چکا ہو۔

ان حالات میں ذرا سی غفلت سے بچہ اور زچہ کی جان کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔

جھوٹے درد زہ (FALSE LABOR-PAINS)

بچے کی ولادت کا وقت قریب ہو تو زچہ ماں کو درد ہونے لگتے ہیں۔ مگر کبھی یہ درد سچے نہیں ہوتے بلکہ جھوٹے (False) ہوتے ہیں اور ماں ان سے ولادت کے وقت دھوکا کھا جاتی ہے مگر یہ جھوٹے درد بالکل مختلف نوعیت کے ہوتے ہیں۔ بعض عورتیں حمل کے آخری ایام میں ان جھوٹے دردوں سے بری طرح تکلیف اٹھایا کرتی ہیں۔ ان کو دوا منتخب کر کے کھلانی چاہئے۔ ان میں یہ فرق ہے۔

سچے درد (True Pains) : 1- یہ درد باقاعدگی سے آتے اور جاتے ہیں۔ بار بار آتے اور شدت میں یہ بتدریج بڑھتے جاتے ہیں۔

2- یہ درد پشت اور کمر میں شروع ہوتے ہیں اور آگے کو لپکتے ہیں۔ یہ اکثر زیریں شکم میں اور رانوں میں بھی ہوتے ہیں۔

3- وضع حمل کے درجے کے مطابق یہ درد بھینچنے والے اور نیچے کو دباؤ ڈالنے والے ہوتے ہیں۔ حقنہ کرنے سے افاقہ نہیں ہوتا۔

4- یہ درد رحم کے بھینچنے سے اور اس کی کوششوں میں مزاحمت سے ہوتے ہیں اور ہر درد کی لہر سے رحم کا منہ کھلتا محسوس ہوتا ہے۔

5- عموماً رحم کے منہ میں سرخ رنگ کی آنوں دکھائی دیتی ہے۔ جو ولادت شروع ہونے کی اہم ترین علامت ہے۔

جھوٹے درد (False Pains) : 1- بار بار لوٹ کر آنے میں یہ بے قاعدہ ہوتے ہیں یا کبھی کبھی مسلسل ہوتے ہیں اور ان میں اضافہ نہیں ہوتا۔

2- زیادہ تر یہ درد نچلے پیٹ میں ہی ہوا کرتے ہیں یا شکم کے کسی بھی حصے سے چاروں طرف پھیلتے ہیں۔

3- یہ شدید قولنج کے سے درد ہوتے ہیں اور پیٹ میں شدید درد ہوتا ہے۔ حقنہ وغیرہ سے درد کو آرام مل جاتا ہے۔

4- یہ درد سردی لگنے، شکم میں ریاح، بدہضمی، تشنج، تھکن وغیرہ کے سبب ہوتے ہیں اور رحم کے منہ پر ان کا کوئی اثر نہیں ہوتا جو کہ بدستور بند ہی رہتا ہے۔

5- رحم کا منہ بند ہوتا ہے اور آنوں دکھائی نہیں دیتی ہے جسے اصطلاحاً "دکھاوا" (Show) کہتے ہیں۔

علاج :

☆ جھوٹے درد زہ : (1) بیلاڈونا۔ پلساٹیلا۔ کالو فائلم۔ کلیکیریا۔ (2) اوپیم۔ جلسی میم۔ ڈائیسکوریا۔ سی سی فیوگا۔ سابرس۔ کلی کارب۔ کونیم۔ کیمولا۔ نکس ماسکاٹا۔ نکس وامیکا۔ (3) آرنیکا۔ بورکس۔ سیپیا۔ سیکیل کار۔ کافیا۔ کلی فاس۔ وائی برنم۔

☆ بے قاعدہ (Irregular) : (1) پلساٹیلا۔ (2) کافیا۔ کالو فائلم۔ نکس ماسکاٹا۔ (3) آرنیکا۔ ایتھوزا۔ سیکیل کار۔ کاسٹیکم۔ کاکولس۔ کیوپرم۔ نکس وامیکا۔

☆ بے سود (Ineffectual) : (1) پلساٹیلا۔ کلی کارب۔ (2) اشیکو۔ کاسٹیکم۔ کافیا۔ (3) آرنیکا۔ اوپیم۔ ایکو نائٹ۔ بیلاڈونا۔ پلاٹینا۔ جلسی میم۔ سی سی فیوگا۔ سیپیا۔ سیکیل کار۔ فاسفورس۔ کلی فاس۔ کاربیٹم۔ یوپیٹوریم پرپ۔

وضع حمل کا آغاز اور عمل

(START OF LABOR & PROCESS)

علامات اور آثار (Signs) : سب سے پہلے حمل کے آخری تین چار ہفتوں کے دوران رحم کے ساتھ بچہ کا سر اس کے پیڑو یا زیریں شکم میں اتر جانے سے کہ چھوٹی ہو جاتی ہے۔ رحم کے نیچے اتر

زہ (وضع حمل) کے قریب ہونے کی نشانیاں

- زہ (وضع حمل) شروع ہونے سے چند دن پہلے بچہ نیچے رحم میں آجاتا ہے جس سے ماں کو سانس لینے میں آسانی ہوجاتی ہے تاہم مثانے پر دباؤ کی وجہ سے شاید اسے پیشاب زیادہ بار کرنا پڑے۔ بچے کی پیدائش کے وقت یہ نشانیاں دو ہفتے پہلے ہی ظاہر ہوسکتی ہیں۔
- زہ شروع ہونے سے تھوڑی دیر پہلے لیس دار مادہ کا ایک سدہ باہر آسکتا ہے۔ کچھ لیس دار مادہ دردِ زہ کے شروع ہونے سے دو تین دن پہلے بھی آسکتا ہے۔ بعض اوقات اس میں تھوڑا تھوڑا خون شامل ہوتا ہے۔ اس میں فکر کی کوئی بات نہیں کیونکہ یہ معمول کے مطابق ہے۔
- اینٹھنیں (رحم کا اچانک سکڑنا) یا دردِ زہ بچہ پیدا ہونے سے چند دن پہلے شروع ہو سکتا ہے۔ پہلے تو اینٹھنوں کا درمیانی وقفہ بہت لمبا (کئی منٹ یا گھنٹے) ہوتا ہے۔ جب اینٹھنیں دردار، باقاعدہ اور بار بار پڑنی شروع ہوجائیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وضع حمل شروع ہو رہا ہے
- بعض خواتین کو وضع حمل سے کئی ہفتے پہلے مشقی اینٹھنیں پڑتی ہیں۔ یہ معمول کے مطابق ہیں۔ شاذ و نادر بعض خواتین کو جھوٹا وضع حمل بھی ہوتا ہے۔ اس میں ہوتا یہ ہے کہ اینٹھنیں بڑی سخت ہوتی ہیں اور بار بار پڑتی ہیں۔ لیکن پھر بچہ کی پیدائش سے پہلے یہ کئی گھنٹوں یا دنوں تک رک جاتی ہیں۔ بعض اوقات چلنے پھرنے اور حقنہ لینے سے جھوٹی اینٹھنیں کم ہوجاتی ہیں نیز اگر اینٹھنیں حقیقی ہوں تو ان اقدامات سے وضع حمل کے عوامل تیز تر ہوجاتے ہیں یوں بچہ کی پیدائش جلد ہوجاتی ہے۔
- زہ شروع ہونے کے کچھ دیر بعد رحم میں موجود پانی کا تھیلا (جس میں بچہ ہوتا ہے) پھٹ جاتا ہے جس سے رقیق مادہ خوب بہتا ہے۔ اگر اینٹھنیں شروع ہونے سے پہلے ہی تھیلا پھٹ جائے تو اس سے مراد زہ کا شروع ہے۔ پانی کا تھیلا پھٹنے کے بعد عورت کو بہت صاف ستھرا رہنا چاہیئے۔ آگے پیچھے چلنا زہ کے جلد شروع ہونے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

جانے سے حاملہ عورت کو ہلکے پن اور آرام کا احساس ہوتا ہے اور سینہ کے مقام پر جو دباؤ ہوتا ہے وہ نہیں رہتا۔ وہ با آسانی سانس لے سکتی ہے اور بہتر طور پر ورزش کر سکتی ہے۔ اس دباؤ کے کم ہونے کو "ہلکا پن" (Lightening) کہا جاتا ہے۔ بہت سی کئی بچوں کی ماں کا حاملہ رحم صرف ولادت شروع ہونے پر نیچے پیڑو میں آیا کرتا ہے۔ کبھی رحم کے نیچے اتر آنے سے مثانہ پر بوجھ پڑتا ہے اور اس میں جلن اور اکساہٹ ہوتی ہے۔ جس سے پیشاب کی بار بار حاجت ہوتی ہے۔ یہ علامت چند دن یا بعض عورتوں میں چند گھنٹے رہتی ہے اور اس کے بعد ولادت کی زیادہ اہم علامات واقع ہوتی ہیں۔ مثلاً تحریک یا اضطراب' بدلی' افسردگی' اداسی یا مایوسی' آوارہ درد جو ایک جگہ سے دوسری جگہ اڑتے پھریں۔ بار بار پیشاب اور پاخانہ کی حاجت ہوتی ہے۔ فرج کے بیرونی حصے ڈھیلے ہو جاتے ہیں اور ذرا سی سرخ رنگ کی آلوں خارج ہوتی ہے۔ جسے اصطلاحاً "دکھلوا" کہتے ہیں اور یہ ولادت شروع ہونے کی ایک نہایت یقینی علامت ہوتی ہے۔ اس مرحلے پر کبھی کپکپی اور متلی (Sickness) بھی ہوا کرتی ہے۔ مگر چونکہ یہ کوئی خراب علامات نہیں ہے۔ اس لئے ان کے کسی خاص علاج کی ضرورت نہیں ہوتی۔

وضع حمل کے آغاز پر 1- سکیڑنے جیسی حرکت (بچے درد زہ (Contraction) 2- دکھلوا (Show) 3- رحم کی گردن کا سکڑ کر چھوٹا ہوتا اور رحم کا منہ کھلتا اور 4- کبھی جھلیوں کا پھٹ جانا واقع ہوا کرتا ہے۔

1- **تشنجی حرکات یا درد زہ** (Contractions / Labor Pain) : یاد رہے کہ سارے زمانہ حمل کے دوران رحم بغیر درد کے' بے قاعدہ طور پر بھینچتا' سکڑتا (Contract) رہتا ہے۔ یہ جھوٹے درد ہوتے ہیں جن کا ذکر اوپر گزرا۔ وضع حمل کے وقت درد' باقاعدہ سکیڑنے والی لہروں (Contractions) کے ساتھ ہوتے ہیں۔ لہذا عورت اپنا روز مرہ کا کام کاج چھوڑ دیتی ہے۔ درد کی ہر لہر کے دوران رحم سخت ہوتا محسوس ہوتا ہے۔ درد کی یہ لپک بتدریج شروع ہوتی ہے پھر انتہائی شدت کی ہو جاتی ہے اور پھر ختم ہو جاتی ہے۔ اس میں سارا 45 سیکنڈ کا وقت لگتا ہے۔ وضع حمل شروع ہونے پر درد مختلف وقفوں سے کوئی 20 منٹ تک ہو سکتے ہیں۔ پھر یہ درد تعداد' قوت اور شدت میں بڑھتے جاتے ہیں حتیٰ کہ رحم کا منہ کھلنے تک (پہلے درجہ میں) ہر دو تین منٹ کے وقفے سے درد زہ اٹھتے اور ایک منٹ رہ کر ختم ہونے لگتے ہیں۔

ان دردوں کو عورت اپنی مرضی سے نہیں روک سکتی ہے۔ بلکہ اس کے بے ہوش ہونے کی صورت میں بھی یہ درد ہوتے رہتے ہیں۔ اگرچہ یہ قدرے دیر سے ہونے لگتے ہیں اور عارضی طور پر
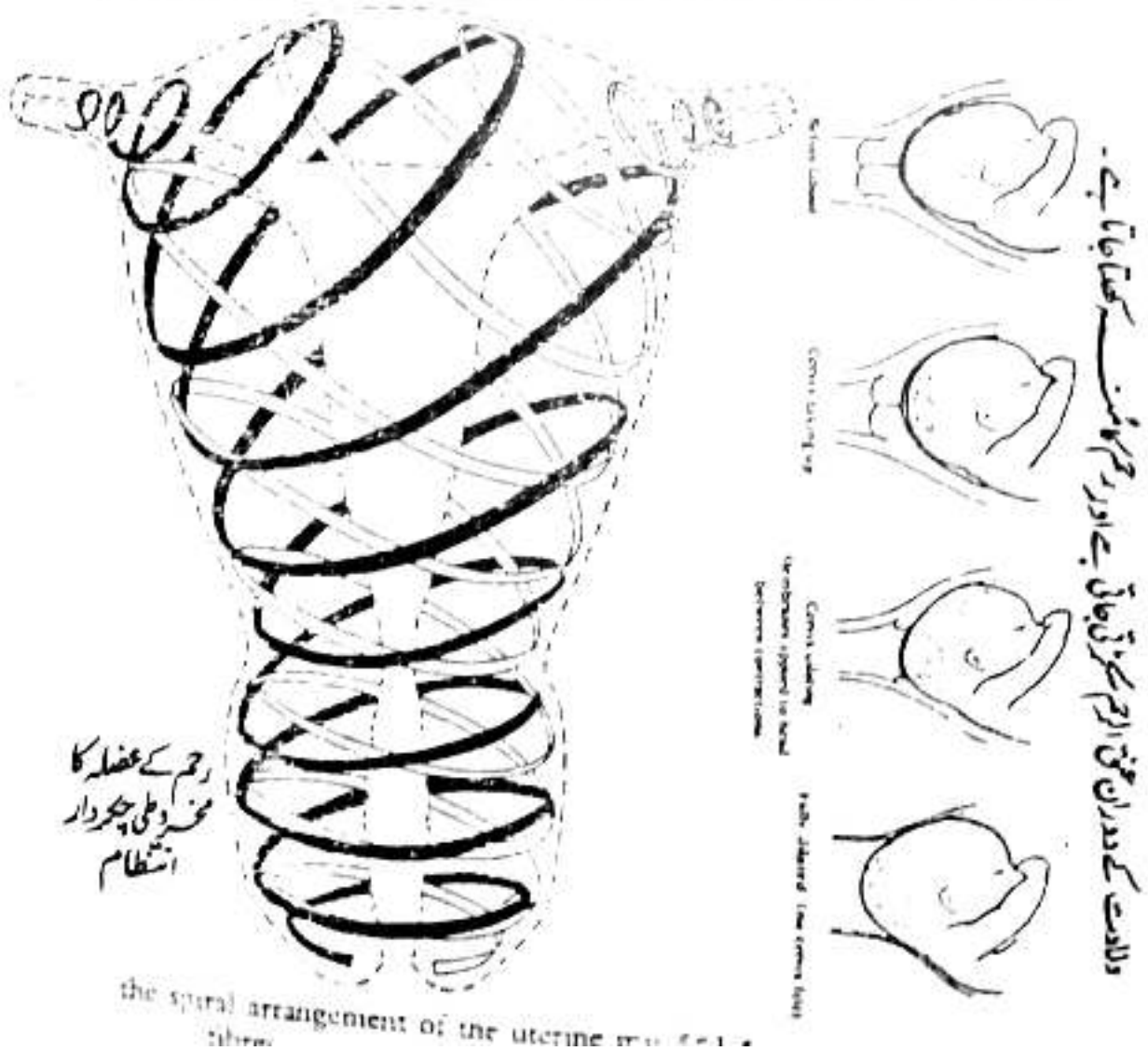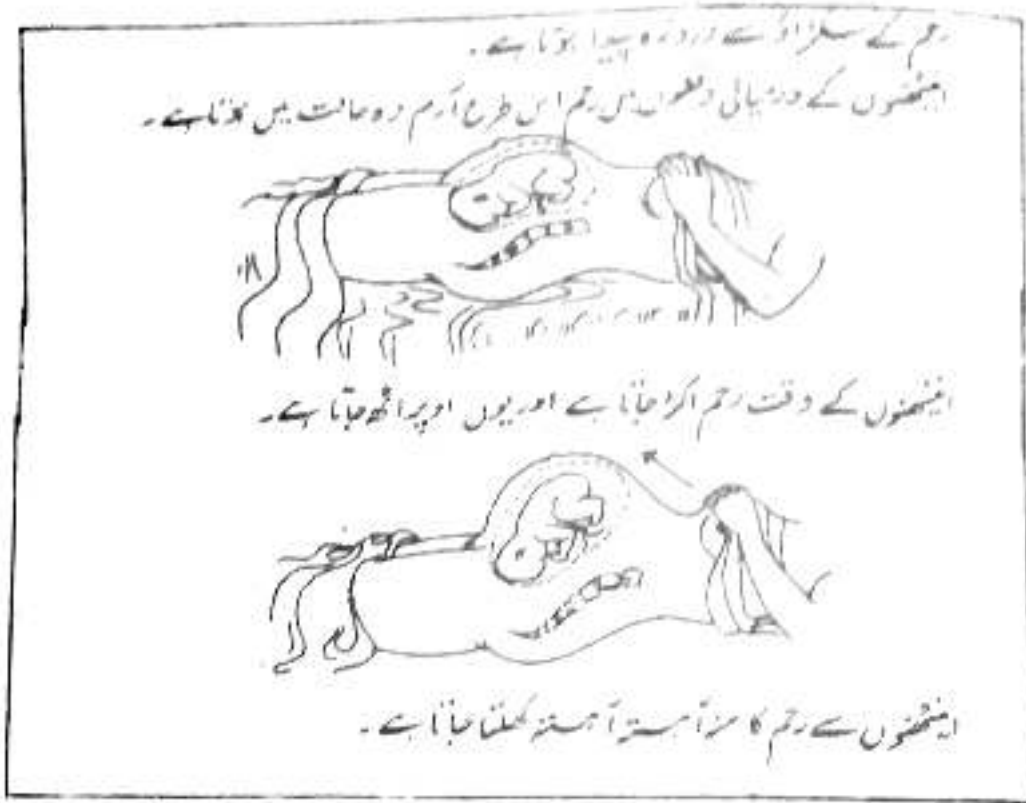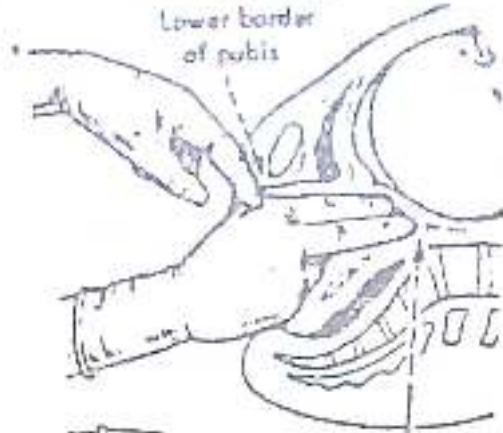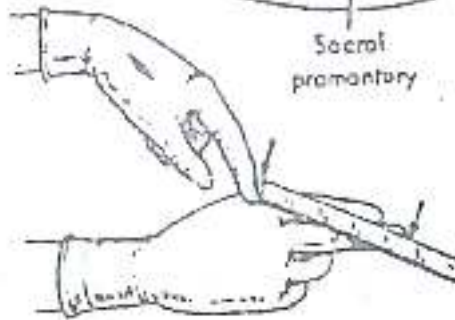
رحم کے عضلہ کا مخروطی پیچدار انتظام

the spiral arrangement of the uterine mu... fibres

ولادت کے دوران عنق الرحم سکڑتی جاتی ہے اور رحم کا منہ کھلتا جاتا ہے۔
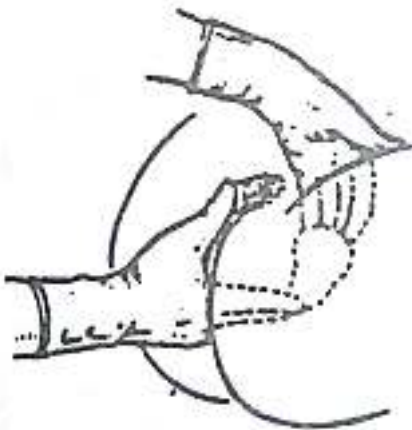
مثانے و معدہ میں بھراؤ یا جذباتی عوارض کے سبب سے رک بھی جاتے ہیں۔ اور بعض ادویہ پلساٹیلا IM یا لوپیم IM وغیرہ کی ایک خوراک دے کر ان کو دوبارہ بحال کیا جا سکتا ہے۔ درد زہ اگر وقفے وقفے سے ہوں اور مسلسل نہ ہوں تو ماں اور بچے کے لئے بہتر ہوتے ہیں کیونکہ درد کی لہر کے دوران رحم کی دیوار میں سے ہونے والا دوران خون رک جاتا ہے اور اگر درد زہ مسلسل ہوتا تو دوران خون رک کر آکسیجن جنین بچے کو نہ ملتی اور وہ مر جاتا۔ دردوں کے درمیان وقفوں کے سبب شیمہ جھلی میں دوران خون کو سنبھلنے اور تازہ دم ہونے کے لئے وقت مل جاتا ہے۔ نیز دردوں کے اثر سے تھکی ہاری ماں کو کچھ وقت بحالی صحت کے لئے میسر آ جاتا ہے۔ رحم ایک بہت بڑا عضلہ (Muscle) ہی ہے۔ جس کو سکیڑ کر بچہ باہر دھکیلنے کے لئے ماں کی بہت زیادہ طاقت صرف ہو جاتی ہے۔ اگر رحم کو سکیڑنے والے یہ درد زہ دیر تک مسلسل جاری رہیں تو ماں کے وجود کو خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔

دردوں کے دوران رحم کا بالائی حصہ زیریں حصے کے مقابلے میں بہت زور سے سکڑتا ہے۔ بالائی حصہ نچلے حصے کو زور سے کھینچ کر (Stretching) اور پتلا کر کے (Thinning) رحم کی گردن (Cervix) اور منہ کو کھول دیتا ہے۔

2۔ نمائش (Show) : یہ ایک آنوں آمیز رطوبت (Mucous Discharge) ہے جو رحم کی گردن سے خارج ہوتی ہے۔ اس رطوبت میں ذرا سے خون کی آمیزش ہوتی ہے۔ جونہی رحم کا اندرونی منہ کھنچ کر کھلتا ہے۔ تو رحم کے نچلے حصے سے جھلیاں رحم سے جدا ہو جاتی ہیں اور مختلف مقدار میں خونی رطوبت رستی دکھائی دیتی ہے۔

3۔ عنق الرحم کا چھوٹا ہونا اور کھل جانا (Shortening & Dialation of Cervix) : بچے کی ولادت کے شروع میں بے اولاد عورت جس نے پہلے کبھی بچہ نہ جنا ہو (Nullipara) کے رحم کی گردن کم از کم 2 سنٹی میٹر لمبی اور اکثر موٹی دیواروں سے بنی ہوتی ہے۔ دوسری عورتوں کے رحم کی گردن حمل کے آخری ہفتوں میں مکمل طور پر محو یا چھپی ہوئی (Taken-up) اور رحم کا منہ جزوی طور پر کھلا ہوا ہوتا ہے۔ جب ولادت کا عمل شروع ہوتا ہے۔ تو رحم کے اوپری حصے میں سکیڑنے اور پیچھے کو کھینچنے والی حرکت سے رحم کے نچلے حصے میں رحم کی گردن اور منہ رفتہ رفتہ کھلنے لگتے ہیں۔ پیچھے کو کھینچ کر رحم کی گردن مٹ جاتی ہے اور بچے کے سر کو نکلنے کے لئے جگہ بن جاتی ہے۔

4۔ جھلیوں کا پھٹنا (Rapture of Membrane) : وضع حمل کے دوران جھلیاں کسی وقت بھی پھٹ سکتی ہیں۔ جب بچے کی ولادت کے قریب خود بخود یہ پھٹ جائیں تو جلد ولادت ہو جاتی

ہے۔ اگر پانی والی تھیلی پھٹ جائے تو پانی فوراً فوارے کی طرح نکل پڑتا ہے۔

وضع حمل کے درجات (STAGES)

بچہ جننے کے تین درجات ہیں۔

1- پہلا درجہ۔ رحم کا منہ کھلنا (Dialation) : اس مرحلے میں رحم کا منہ کھلتا ہے اور یہ درجہ ولادت کے بچے درد زہ شروع ہونے سے لے کر رحم کا منہ مکمل طور پر کھل جانے تک ہے۔ رحم میں درد زہ کی لہریں یا سکیڑنے والی حرکات (انقباضی حرکت۔ Contractions) سے رحم کی گردن (Cervix) کھلتی ہے۔ رحم کے اندرونی منہ کے کھلنے سے مشیمہ کی اندرونی جھلی (Chorion) ساقط جھلی (Decidua) سے اپنے نزدیک سے جدا ہو جاتی ہے۔ اس طرح جھلیوں کی ایک چھوٹی سی تھیلی (Bag) بن جاتی ہے اور رحم کے اندرونی دباؤ کے زور سے رحم کے منہ میں گھس جاتی ہے۔ ہر درد کی لہر سے ذرا سا اور مائع جھلیوں کی تھیلی میں چلا جاتا ہے۔ پھر بچے کا سر ایک گولے کی طرح نیچے آ جاتا ہے اور رحل (پانی۔ Liquor Amnii) کو جو اس کے اوپر ہوتا ہے۔ تھیلی والے حصے سے جدا کر دیتا ہے۔ جسے پچھلا اور اگلا پانی (Hind & Forewater) کہا جاتا ہے۔ جھلیوں کی تھیلی پہلے درجہ کے تقریباً آخر تک درست رہتی ہے۔ جب تھیلی پھٹ جاتی ہے۔ تو اس میں سے پانی فوارے کی طرح بہہ نکلتا ہے اور نارمل ولادت کا پہلا درجہ ختم ہو جاتا ہے۔ پہلی بار حاملہ عورت میں یہ درجہ 12 گھنٹے سے زیادہ کا نہیں ہونا چاہئے اور جس نے کئی بچے جنے ہوں اسے یہ وقت مزید کم لگنا چاہئے۔ ولادت کا پہلا موقعہ ہو تو وقت زیادہ لگتا ہے۔

اگر رحم کا منہ بہت سخت ہو اور کھل نہ رہا ہو تو فی الفور کالو فائلم، جلسی میم یا کیمومِلا 200 کی ایک دو خوراکیں وقفے وقفے سے کھلا دیں۔ جس سے فم رحم کی سختی دور ہو کر منہ کھل جائے گا۔

2- دوسرا درجہ۔ بچہ کا پیدا ہونا (Delivery/Expulsion of Fetus) : یہ درجہ پیدائش کی نالی (Birth-Canal) کے پوری طرح کھل جانے سے بچے کے پیدا ہونے تک کا ہوتا ہے۔ اس میں دردوں کی شدت بڑھ جاتی ہے اور ان کا زور بیڑو میں نیچے کی طرف ہو جاتا ہے۔ شکم کے عضلات اور حجاب حاجز (ڈایا فرام) بھی رحم کے باہر دھکیلنے کے عمل میں معاون ہو جاتے ہیں اور بچہ مزید نیچے اترنے لگتا ہے۔ بچے کا سر سامنے نظر آتا ہے۔ نارمل حالت میں بچے کا منہ ماں کی پشت کی طرف ہوتا ہے۔ درد منٹ منٹ بعد ہونے لگتے ہیں۔ ماں پورا زور لگاتی ہے۔ بچہ کا سر اور منہ نکل آتے ہیں۔ اور پھر بچہ باہر آ جاتا ہے۔ جس سے یہ دوسرا درجہ ختم ہو جاتا ہے۔ پہلے حمل والی

مراحل وضع حمل کے تین مراحل ہیں ۔

- پہلا مرحلہ زور دار اینٹھن شروع ہونے سے لے کر بچے کے پیدائش کی نال میں گر جانے تک ہوتا ہے۔
- دوسرا مرحلہ بچہ کے پیدائش کی نال میں گر جانے سے لے کر پیدائش تک ہوتا ہے۔
- تیسرا مرحلہ بچہ کی پیدائش سے لے کر شیمہ (آنول) باہر آنے تک ہوتا ہے۔

پہلے بچہ کی پیدائش پر وضع حمل کا پہلا مرحلہ دس سے بیس گھنٹے یا اس سے بھی زیادہ دیر کا ہوتا ہے۔ اس کے بعد کی حالتوں میں یہ سات سے دس گھنٹے تک کا ہوتا ہے تاہم زہ کی میعاد میں بہت زیادہ تغیر و تبدل ہو سکتا ہے۔

وضع حمل کے پہلے مرحلہ میں ماں کو بچہ جننے میں عجلت (جلدی) کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ اس مرحلہ کا آہستہ آہستہ ہونا قدرتی امر ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ماں کو کوئی ترقی محسوس نہ ہو اور وہ فکرمند ہو جائے۔ اس کی حوصلہ افزائی کریں نیز اسے بتائیں کہ اکثر خواتین کو یہی فکر ہوتی ہے۔

جب تک بچہ پیدائش کی نال میں نہ اتر آئے اور ماں کو زور لگانے کی ضرورت محسوس نہ ہو اسے نیچے کی طرف زور نہیں لگانا چاہیئے:

ماں کو چاہیئے کہ اپنی انتڑیاں اور مثانہ خالی رکھے۔

زہ (وضع حمل) کے دوران ماں کو اکثر بار پیشاب کرنا چاہیئے۔ اگر کئی گھنٹے تک اس نے پاخانہ نہ کیا ہو تو حقنہ زہ کو آسان بنا سکتا ہے۔ زہ کے دوران ماں کو وافر مقدار میں پانی اور دیگر مائعات پینے چاہیئں۔ جسم میں پانی کی بہت زیادہ کمی وضع حمل کے عمل کو آہستہ کر سکتی یا بالکل روک سکتی ہے۔ اگر زہ کا عرصہ طویل ہو تو اسے تھوڑا تھوڑا کھانا بھی کھانا چاہیئے۔ اگر اسے (ماں) نے آئے تو اینٹھنوں کے دوران، جسم میں پانی کی مقدار کی بحالی کے مشروب، جڑی بوٹیوں سے بنی ہوئی چائے یا پھلوں کے رس کی چسکیاں بھرنی چاہیئں۔ زہ کے دوران ماں کو اکثر اپنی حالت بدلنی چاہیئے۔ وقتاً فوقتاً اسے اٹھ کر ادھر ادھر چلنا پھرنا بھی چاہیئے۔

زہ کے پہلے مرحلے میں دایہ (یا بچہ جننے میں مددگار) کو مندرجہ ذیل کام کرنے چاہیئں:

- ماں کے شکم، اعضائے تولید (جنسی اعضا) کو صابن اور گرم پانی سے اچھی طرح دھونا چاہیئے۔ بستر کو صاف ستھری جگہ پر ہونا چاہیئے۔ روشنی کا معقول انتظام ہونا ضروری ہے تاکہ سب کچھ اچھی طرح سے دکھائی دے سکے۔
- بستر پر صاف چادریں، تولیے یا اخبار بچھائیں جب یہ بھیگ یا گندے ہو جائیں تو انہیں فوراً تبدیل کر دیں۔

وضع حمل کا دوسرا درجہ

اس میں بچہ پیدا ہوتا ہے۔ بعض اوقات یہ مرحلہ پانی کا تھیلا پھٹنے کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔ یہ عموماً پہلے مرحلے سے آسان ہوتا ہے اور کم وقت لیتا ہے۔ اینٹھنوں کے وقت ماں اپنی ساری قوت کے ساتھ بچے کو زور لگاتی ہے۔ اینٹھنوں کے دوران شاید تھکی ہوئی اور نیم خوابیدہ دکھائی دے۔ اس میں کوئی فکر کی بات نہیں کیونکہ یہ معمول کے عین مطابق ہے۔ بچے کو زور لگانے کے لیے ماں کو گہرا سانس لینا چاہیے اور اپنے پیٹ کے پٹھوں کے ساتھ ایسے زور لگانا چاہیے جیسے کہ وہ پاخانہ کر رہی ہو۔ اگر پانی کا تھیلا پھٹنے کے بعد بچہ آہستہ آہستہ آئے تو ماں اس طرح سے

اپنے گھٹنوں کو دوہرا کر سکتی ہے۔ جب پیدائش کا راستہ پھیل کھل جائے اور بچہ کا سر نظر آنا شروع ہو جائے تو دایہ یا معاون کو بچہ کی پیدائش کے لیے سب کچھ تیار رکھنا چاہیے۔ اب ماں کو زور نہیں لگانا چاہیے تاکہ بچہ کا سر آہستہ آہستہ باہر آ سکے۔ یوں پیدائش کے راستے کے پھٹنے کی روک تھام ہوتی ہے۔ (مزید تفصیلات کے لیے اس باب کا اگلا حصہ دیکھیں)

حسب معمول پیدائش کے دوران دایہ کو ماں کے اندر بیجا ہاتھ یا انگلیاں ڈالنے کی ہرگز ضرورت نہیں پڑتی۔ بچہ جننے کے دوران یا بعد خطرناک عفونت کی یہ عام ترین وجہ ہے۔

جب سر باہر نکل رہا ہو تو دایہ اس کو سہارا تو دے سکتی ہے مگر اس کو کھینچنا ہرگز نہیں چاہیے۔

عام طور پر بچہ سر کے بل اس طرح پیدا ہوتا ہے:
۱
اب زور لگائیں!
۲
اب کوشش کریں کہ زور نہ لگے۔ جلدی جلدی اور چھوٹے چھوٹے مگر تیز سانس لیں۔ اس سے سوراخ کے پھٹنے کی روک تھام میں مدد ملتی ہے۔
۳
جب بچہ سر کے بل پیدا ہو تو منہ عموماً نیچے کو ہوتا ہے۔
۴
پھر بچہ کا جسم ایک طرف کو مڑ جاتا ہے تاکہ کندھا باہر آ سکے۔
اگر سر باہر آنے کے بعد کندھے اٹک جائیں تو:
۱
دایہ کو بچہ کا سر پکڑ کر آہستہ اور بڑی احتیاط سے نیچے کو کرنا چاہیے تاکہ کندھا باہر نکل سکے۔
۲
پھر اسکے سر کو تھوڑا سا اوپر اٹھانا چاہیے تاکہ دوسرا کندھا بھی باہر نکل آئے۔
ہر قسم کا زور ماں ہی کو لگانا چاہیے۔ دایہ کو بچہ کا سر کبھی نہیں کھینچنا چاہیے کیونکہ کھینچنے سے بچہ کو نقصان پہنچتا ہے۔
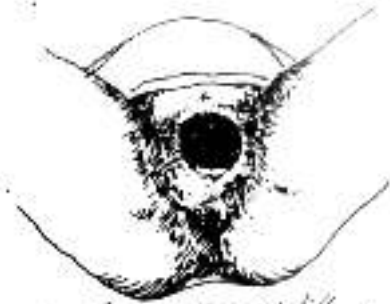
ولادت پر بچے کی برآمدگی

Fig. [illegible] Expulsion of the fetus from the uterus. A shows bag of membranes intact. B, C and D show bag of membranes ruptured. [illegible] arrows indicate muscular contraction which contract the [illegible] [illegible] dilate the cervix.

وضع حمل کا تیسرا درجہ

○ تیسرا مرحلہ بچہ کی پیدائش شروع ہونے سے لے کر آنول (مشیمہ) کے باہر آنے تک ہوتا ہے۔ بچہ پیدا ہونے کے بعد پانچ منٹ سے ایک گھنٹہ تک مشیمہ بذات خود باہر نکل آتا ہے۔ دریں اثنا، بچہ کی دیکھ بھال کریں۔

پیدائش کے وقت بچہ کی دیکھ بھال

بچہ پیدا ہونے کے فوراً بعد

- بچہ کا سر نیچے کر دیں تاکہ اس کے منہ اور حلق سے لیس دار مادہ (بلغم سی) باہر آجائے۔ جب تک وہ سانس لینا شروع نہ کر دے اسے اسی طرح رکھیں۔
- آنول نال کو باندھنے تک بچہ کو ماں کی سطح سے نیچے رکھیں۔ (یوں بچہ کو زیادہ خون ملتا ہے اور وہ زیادہ توانا ہوگا)
- اگر بچہ ایک دم سانس لینا شروع نہ کر دے تو اس کی پشت کو تولیے یا کپڑے سے رگڑیں (مالش کریں)۔
- اگر وہ پھر بھی سانس نہ لے تو سکشن بلب سے یا اپنی انگلی کے گرد لپیٹے ہوئے صاف کپڑے سے اس کی ناک اور منہ میں سے لیس دار مادہ (بلغم) صاف کریں۔
- اگر بچہ پیدائش کے بعد ایک منٹ کے اندر اندر سانس لینا شروع نہ کرے تو اسے فوراً منہ در منہ سانس پہنچانا شروع کر دیں۔
- بچہ کو صاف کپڑے میں لپیٹ دیں۔ اسے (بچہ کو) سردی لگنے سے بچانا نہایت ضروری ہے (خصوصاً جب وہ اپنے وقت سے پہلے پیدا ہوا ہو)

انول نال کاٹنے کا طریقہ

بچہ کی پیدائش کے بعد آنول نال دھڑکتی ہے۔ یہ موٹی اور نیلی ہوتی ہے۔ انتظار کریں۔

۱ کچھ دیر کے بعد آنول نال پتلی اور سفید ہو کر دھڑکنا بند کر دیتی ہے۔ اب اسے دو جگہوں پر صاف ستھرے کپڑے، کپڑے کی پٹیوں، دھاگوں یا فیتوں سے باندھ دیں۔ انہیں استعمال کرنے سے تھوڑی دیر پہلے استری کر لینا یا بھٹی میں گرم کر لینا چاہیئے۔ گرہوں کے درمیان بلیڈ سے اس طرح کاٹ دیں۔

ضروری:

آنول نال کو صاف ستھرے اور غیر استعمال شدہ بلیڈ سے کاٹیں۔ بلیڈ کھولنے سے پہلے اپنے ہاتھ صابن سے اچھی طرح دھو لیں۔ اگر آپ کے پاس بلیڈ نہ ہو تو تھوڑی دیر پہلے ابلی ہوئی قینچی استعمال کریں۔ آنول نال کو ہمیشہ نومولود کے جسم کے قریب سے کاٹیں۔ یہ احتیاط میں کزاز کی روک تھام میں مدد کرتی ہیں۔ بچے کے جسم کے ساتھ صرف دو سینٹی میٹر آنول نال رہنی چاہیے۔

کٹی ہوئی آنول نال کی دیکھ بھال

کٹی ہوئی آنول نال کو عفونت سے بچانے کا سب سے اہم طریقہ اسے خشک رکھنا ہے۔ اسے خشک رکھنے کے لیے اس تک ہوا کو پہنچنے دیں۔ اگر گھر بہت صاف ستھرا اور مکھیوں سے پاک ہو تو کٹی ہوئی آنول نال کو کھلا اور ننگا چھوڑ دیں۔

اگر گرد اور مکھیاں ہوں تو آنول نال کو نرمی سے ڈھانپ دیں۔ مطہر ململ کا استعمال اس کام کے لیے مفید ہے۔ اسے ابلی ہوئی قینچی سے کاٹ کر یوں لگائیں۔

۲

۱

ململ کو یہاں سے کاٹیں
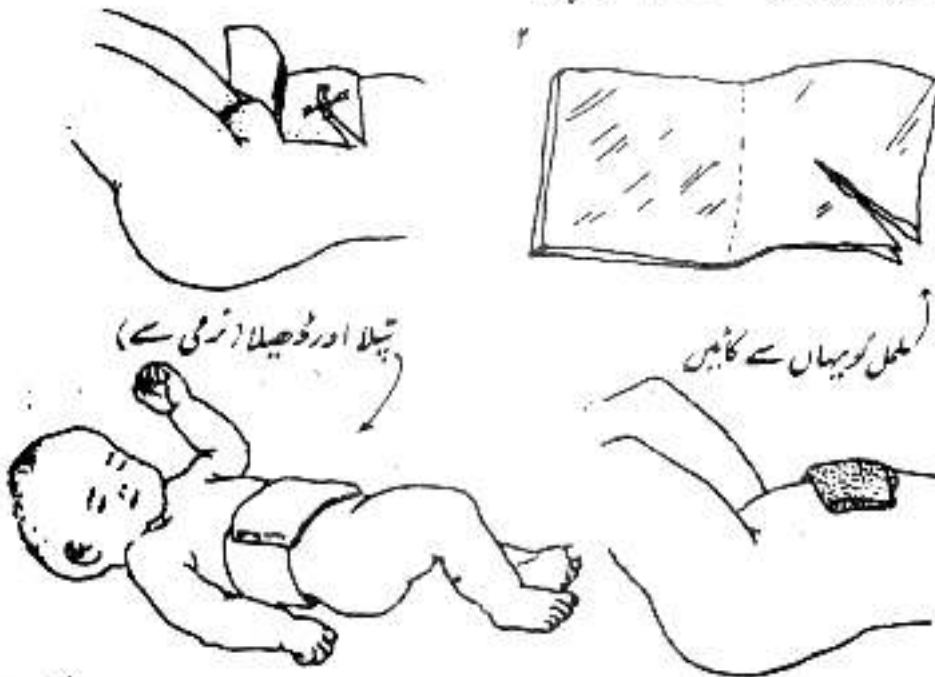
پتلا اور ڈھیلا (نرمی سے)

اگر آپ کے پاس مطہر ململ نہ ہو تو ناف (ڈھنی) کو صاف ستھرے اور ابھی ابھی استری کردہ کپڑے سے ڈھانپ دیں۔ شکم کے گرد پٹی نہ لگانا ہی بہتر ہے۔ مگر اگر آپ ایسی پٹی کو استعمال کرنا چاہیں تو ململ جیسا کوئی پتلا صاف ستھرا اور نرم کپڑا استعمال کریں۔ یہ کپڑا اتنا ڈھیلا ہونا چاہیے کہ اس کے نیچے سے ہوا بآسانی گزر سکے۔ اس طرح ناف خشک رہے گی۔ کس کر نہ باندھیں۔

لنگوٹ باندھتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ لنگوٹ (لنگوٹ) ناف کو نہ ڈھانپے یوں آنول نال پیشاب سے بھیگنے نہیں پائے گی یعنی خشک رہے گی۔

نومولود بچہ کو صاف کرنا

کسی گرم، نرم اور قدرے بھیگے ہوئے کپڑے سے بچہ کے جسم پر لگے ہوئے خون یا مائع کو نرمی سے صاف کریں۔

آنول نال کے جھڑنے تک بچے کو نہ نہلانا بہتر ہے۔ آنول نال عموماً پانچ سے آٹھ دن کے اندر اندر جھڑ جاتی ہے۔ آنول نال جھڑ جانے کے بعد بچہ کو روزانہ گرم پانی اور ہلکے صابن سے نہلائیں۔

نومولود بچے کو ایک دم چھاتی پر ڈال دیں اور دودھ پلائیں

آنول نال کاٹنے کے فوراً بعد بچہ کو ماں کی چھاتی پر ڈال دیں۔ اگر بچہ دودھ پینا شروع کر دے تو اس سے مشیمہ (آنول) کے جلدی باہر نکلنے، شدید جریان خون کی روک تھام یا بند کرنے میں مدد ملتی ہے۔

مشیمہ (آنول) کا باہر نکلنا

بچہ کی پیدائش کے بعد مشیمہ عموماً پانچ منٹ سے ایک گھنٹہ تک باہر آجاتا ہے۔ تاہم بعض اوقات اسے باہر آنے میں کئی گھنٹے بھی لگ جاتے ہیں۔

مشیمہ کا معائنہ کرنا

جب مشیمہ باہر نکل آئے تو اسے اٹھا کر دیکھیں کہ آیا یہ مکمل ہے کہ نہیں۔ اگر یہ پھٹا ہوا ہو یا اس کے کچھ حصے غائب ہوں تو طبی امداد حاصل کریں۔ رحم میں اٹکا ہوا مشیمہ کا ٹکڑا مسلسل جریان خون یا عفونت پیدا کر سکتا ہے۔

جب مشیمہ نکلنے میں دیر ہو جائے

اگر ماں کا زیادہ خون ضائع نہ ہو رہا ہو تو کچھ بھی نہ کریں۔ آنول نال کو ہرگز نہ کھینچیں کیونکہ اس طرح کرنے سے خطرناک جریان خون پیدا ہو سکتا ہے۔

اگر ماں کا خون ضائع ہو رہا ہو تو شکم کے ذریعے اس کے رحم کو محسوس کریں۔ اگر یہ نرم ہو تو مندرجہ ذیل اقدامات کریں:

اخراج مشیمہ

مشیمہ
Placenta
Uterine wall
رحم کی دیوار
جھلیاں
Membranes
رحم سے جھلیاں
اتر رہی ہیں
Membranes
peeling off
uterine wall
Placenta
مشیمہ
نالی

مشیمہ
جھلیوں کے ساتھ
خارج ہو رہی ہے
Uterine wall
رحم کی دیوار
مشیمہ
Placenta
نالی
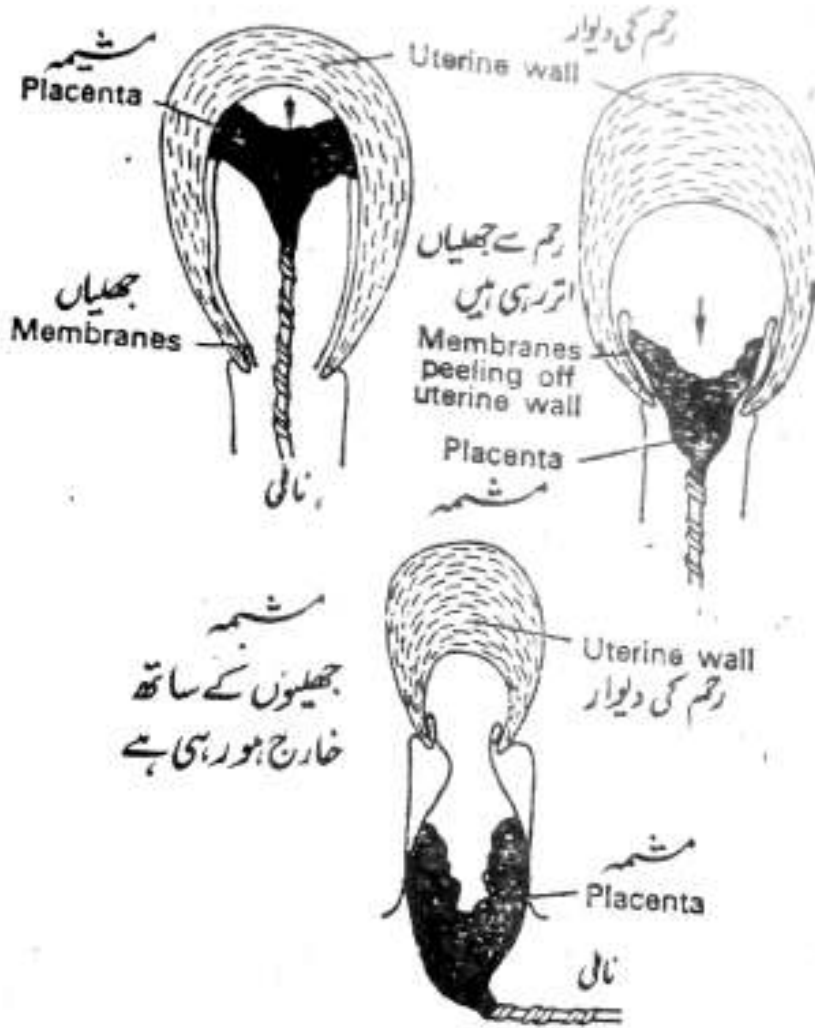
Diagrams showing the placenta being expelled within the bag of membranes.

رحم کو احتیاط اور نرمی سے دبائیں حتیٰ کہ یہ سخت ہو جائے۔ یوں یہ سکڑ کر مشیمہ کو باہر دھکیل دے گا۔

اگر مشیمہ جلد باہر نہ آئے اور خون مسلسل بہتا رہے تو رحم کو نیچے سے یوں سہارا دے کر اوپر سے بڑی احتیاط سے دبائیں۔

اگر پھر بھی باہر نہ آئے اور خون بہتا رہے تو مندرجہ ذیل طریقہ سے جریانِ خون پر قابو پانے کی کوشش کریں اور طبی امداد جلدی حاصل کریں۔

شدید جریانِ خون

مشیمہ باہر نکلنے پر ہمیشہ تھوڑا سا خون بہتا ہے، جو عموماً چند منٹ تک جاری رہتا ہے۔ اکثر، ایک چوتھائی لیٹر (ایک پیالی) سے زیادہ خون ضائع نہیں ہوتا۔ تھوڑا تھوڑا جریانِ خون کئی دن تک جاری رہ سکتا ہے، یہ کوئی تشویشناک امر نہیں ہے۔ بچہ کو چھاتی سے دودھ پلانے سے خون کا بہاؤ عموماً کم کیا جا سکتا ہے۔ اگر بچہ دودھ نہ پیئے تو کسی اور شخص (دایہ وغیرہ) کو چاہیئے کہ وہ ماں کے پستانوں کے سروں کو چھیڑے تاکہ انہیں تحریک ملے۔

انتباہ

بعض اوقات بے شک خون باہر تو نہیں نکلتا مگر اندرونی طور پر ماں کا بہت زیادہ خون ضائع ہو رہا ہوتا ہے۔ وقتاً فوقتاً ماں کے شکم کو محسوس کریں۔ اگر یہ بڑا ہوتا محسوس ہو تو ممکن ہے کہ اس میں خون بھر رہا ہے۔ ماں کی نبض اکثر دیکھیں اور صدمے کی نشانیوں کا معائنہ کریں۔

اگر جریان خون جاری رہے یا اگر ماں کا خون مسلسل ضائع ہو رہا ہو تو مندرجہ ذیل اقدامات پر عمل کریں:

- فوراً طبی امداد حاصل کریں۔ اگر جریان خون جلد بند نہ ہو تو ماں کو وریدکے ذریعے گلوکوس خون (Serum blood) دینے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔
- ماں کو وافر مقدار میں مائعات (پانی، پھلوں کے رس، یخنی، شوربہ یا جسم میں نمکیات کی کمی دور کرنے والا مشروب) پینے چاہئیں۔ اگر وہ بے ہوش ہو جائے یا اس کی نبض تیز اور کمزور ہو جائے یا اس میں صدمہ کی نشانیاں ظاہر ہو جائیں تو اس کا سر اونچا اور ٹانگیں نیچی کر دیں۔

○ اگر ماں کا بہت سا خون ضائع ہو رہا ہو اور جریان خون کی وجہ سے مرنے کا خطرہ بھی لاحق ہو تو جریان خون روکنے کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات کریں:

شکم کو مالش کریں حتیٰ کہ آپ رحم کو سخت ہوتا محسوس کرنے لگیں۔ پھر رحم کو ایک ہاتھ سے اٹھائیں۔

اور دوسرے ہاتھ سے رحم کو نیچے سے مالش کریں۔

جتنی جلدی رحم سخت اور خون بند ہو جائے مالش کرنا چھوڑ دیں جب تک رحم دوبارہ نرم نہ ہو مالش نہ کریں۔ تقریباً ہر منٹ کے بعد رحم کا معائنہ کریں۔

○ رحم کی مالش کرنے کے باوجود اگر جریان خون بند نہ ہو تو مندرجہ ذیل اقدامات پر عمل کریں:

ناف سے تھوڑا سا نیچے اپنے دونوں ہاتھ ایک دوسرے کے اوپر رکھ کر اپنے سارے وزن سے نیچے دبائیں۔ خون بند ہو جانے کے بعد بھی کافی دیر تک نیچے دبائے رکھیں۔

● اگر خون کا بہاؤ ابھی تک قابو سے باہر ہو تو:
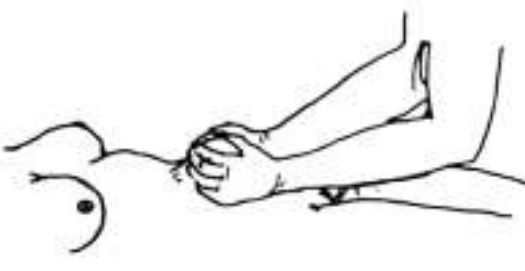
رحم کو اپنے ہاتھوں میں پکڑ کر زور سے کھینچیں۔ جب تک خون بند ہوئے کئی منٹ نہ گزر جائیں یا طبی امداد نہ پہنچ جائے اسے مستعدی سے کھینچ کر رکھیں۔
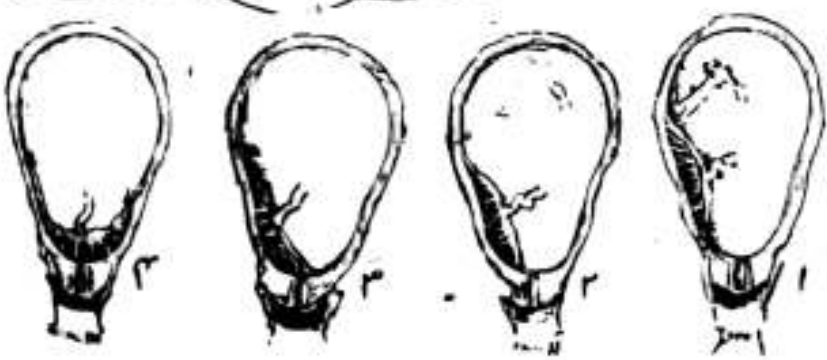
مشیمہ مقدمہ کے درجات اور سیلان خون

عورت کو ایک گھنٹہ سے زیادہ وقت نہیں لگنا چاہئے اور کئی بچوں والی عورت میں اس کی نسبت بہت کم وقت صرف ہوتا ہے۔ بچہ باہر آکر تقریباً" فوراً" ایک لمبا سانس لیتا ہے اور رونے چلّانے لگتا ہے۔ یہ چیخنا مفید ہوتا ہے اس سے بچے کے پھیپھڑے کھل جاتے ہیں اگر نہ چلّائے تو اس کی پیٹھ پر چپت لگانی چاہئے تاکہ سانس کا سلسلہ اچھی طرح قائم ہو جائے۔ دایہ کو بچے کی نال کو ناف سے دو انچ دور مضبوط صاف دھاگے سے باندھ کر کاٹ دینا چاہئے۔ اور بچہ کو ہوا سے بچاؤ کی خاطر ڈھانپ کر سلا دینا چاہئے۔

اگر شرمگاہ کا منہ سکڑ کر تنگ ہو جائے اور نہ کھلے تو چھوٹا آپریشن (Episiotomy) کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

3- تیسرا درجہ۔ مشیمہ اور جھلیوں کا اخراج (Expulstion of Placenta & Membrains) : یہ درجہ بچہ کی پیدائش سے لے کر مشیمہ اور دیگر جھلیوں کے اخراج تک ہے۔ اس میں رحم اندر کو زور سے دبتا ہے اور رحم میں خون کے سوراخوں کو بھینچتا ہے۔ بچے کی پیدائش کے بعد یہ درجہ شروع ہو جاتا ہے اور 15 تا 20 منٹ رہتا ہے جس میں مشیمہ (آنول) اور دوسری جھلیاں رحم کی دیواروں سے الگ ہو کر باہر نکل جاتی ہیں۔

علاج :

☆ وضع حمل کے دوران رحم کے منہ میں تشنجی کھینچن۔ (Spasmodic Contraction) : (1) بیلاڈونا۔ سی سی فیوگا۔ کالوفائلم۔ (2) ایکونائٹ۔ ایمل نائیٹروسم۔ زنتھاکسائیلم۔ کونیم۔ سیکیل کار۔ لیکیسس۔ لائیکو۔ وائی برنم۔ ہیوسس

☆ وضع حمل کے دوران رحم کا منہ سخت ہو اور نہ کھلے (Osrigid) : (1) جلسی میم۔ کالوفائلم۔ کیمولا۔ (2) بیلاڈونا۔ سی سی فیوگا۔ کونیم۔ وریٹرم وراڈیہ۔ (3) اگنیشیا۔ انٹم ٹارٹ۔ جبورنڈی۔ سیکیل کار۔ لائیکو۔ لوبیلیا۔ نکس وامیکا۔

☆ مشیمہ اندر رُک جائے : (1) سیپیا۔ کینتھرس۔ (2) آرنیکا۔ اگنس۔ بیلاڈونا۔ بلساٹیلا۔ سباننا۔ سیکیل۔ کالوفائلم۔ نکس وامیکا۔ (3) جلسی میم۔ سی سی فیوگا

طبعی وضع حمل کا عرصہ (DURATION OF NORMAL LABOR)

پہلی بار پہلوٹھی کا بچہ جننے والی عورت (Primipara) کو وضع حمل میں عموماً" 8 تا 16 گھنٹے لگتے ہیں اور کئی بچوں والی عورت کو 4 تا 8 گھنٹے عموماً" وقت لگتا ہے۔ پہلوٹھے بچے والی عورت کا وضع

حمل کا پہلا درجہ عموماً 7 تا 14 گھنٹے ہوتا ہے۔ اس کے رحم کی گردن کو کھلنے میں بچوں والی عورت کے مقابلے میں بہت زیادہ وقت لگتا ہے۔ دوسرے درجہ میں پہلی بار حاملہ عورت کی سیون (Perineum) اور مہبل کا سوراخ بھی کھلنے میں بڑی مزاحمت کرتے ہیں اور ڈھیلا ہونے یا کھلنے میں بہت وقت لیتے ہیں۔ کئی بچوں والی ماؤں (Multiparae) میں دو تین گھنٹوں میں ولادت ہو جاتی ہے اور ان میں دردِ زہ کی دو تین لہریں اٹھنے کے بعد عنق الرحم پوری طرح کھل جاتی ہے اور بچہ برآمد ہو جاتا ہے۔

ماں کی عمر : جس عورت کی شادی 30 سال کی عمر کے بعد ہوئی ہو۔ اس میں بھی ولادت بہت دیر سے ہوتی ہے۔ بہ نسبت اس کے جس کی شادی 22 سے 25 سال کے درمیان ہو گئی ہو۔ کیونکہ بڑی عمر میں پیڑو کی ہڈیوں کے جوڑ اور ریڑھ کی ہڈی بڑی سخت اور بے لچک ہو جاتی ہے۔ اگر بہت کم عمر میں یعنی 14'15 سال کی عمر میں شادی ہو اور 16'17 سال کی عمر میں ولادت ہو اور ماں کا قد بھی چھوٹا ہو تو ولادت پر دردِ زہ بے قاعدہ ہوتے ہیں کیونکہ اس عمر میں رحم کے عضلاتی ریشے پوری طرح مضبوط اور نشوونما یافتہ نہیں ہو پاتے۔ لہٰذا ولادت پر یہ دردناک ہو جاتے ہیں۔ بڑے سائز کے بچے جن کا پیدائش کے وقت وزن 8 پونڈ یا زیادہ ہو' ان کی ولادت بھی بڑی تکلیف دہ ہوتی ہے اور کبھی عملِ قیصری (بڑے آپریشن۔ Caesarean Section) کی ضرورت ہوتی ہے۔

غیر طبعی ولادت (ABNORMAL LABOR)

طبعی (نارمل) ولادت میں بچہ سر کے بل پیدا ہوا کرتا ہے۔ بچے کا سر نیچے اور منہ ماں کی پیٹھ کی طرف ہوتا ہے اور سر سب سے پہلے باہر آتا ہے جبکہ غیر طبعی ولادت میں بچہ پہلے سر کی بجائے جسم کے کسی اور حصے کے باہر آنے سے پیدا ہوتا ہے۔ جس سے ولادت زیادہ مشکل' عسیر اور دردناک ہو جاتی ہے۔ بچہ رحم میں مختلف حالت (Position) اور رُخ (Presentation) میں ہوتا ہے۔

غیر طبعی ولادت کی مندرجہ ذیل 5 بڑی اقسام ہیں۔ سر' چہرہ' ابھد' چوتڑ کے بل اور آڑے رخ پیدائش ہونا۔

1- بچہ کے سر کی چوٹی یا پشت سر کے بل پیدائش (Cephalic/Vertex/ Sinciput / Occiput Presentation : کوئی 95 فیصد حاملہ عورتوں کو ولادت کے وقت بچے سر کے بل پیدا ہوتے ہیں۔ دوران حمل شکم کو ٹٹول کر یا ولادت کے وقت یا ولادت سے کچھ وقت پہلے مہبل کے معائنہ سے بچے کے صحیح رُخ کو معلوم کیا جا سکتا ہے۔

سر کی چوٹی کے بل Vertex
Brow
پیشانی کے بل
چہرہ کے بل Face
چوتڑ کے بل Breech
شانے کے بل Shoulder, dorso-anterior
شانے کے بل (پچھلے) Shoulder, dorso posterior
جنین کی پانچ حالتیں The five presentations
RIGHT SACRO-POSTERIOR
RIGHT SACRO-LATERAL
RIGHT SACRO-ANTERIOR
LEFT SACRO-POSTERIOR
LEFT SACRO-ANTERIOR
چوتڑ کے بل جنین کی چھ حالتیں
Six positions in breech presentation
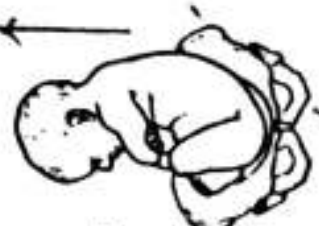
2- چہرہ کے بل (Face Presentation) : اس میں ولادت کے وقت سب سے پہلے بچے کا چہرہ اور ٹھوڑی ظاہر ہوتی ہے۔

3- ابرو یا پیشانی کے بل پیدائش (Brow Presentation) : اس میں ولادت کے وقت سب سے پہلے بچے کی پیشانی باہر ظاہر ہوتی ہے۔

4- چوتڑ کے بل پیدائش (Breech Presentation) : اس میں پیدائش کے وقت بچے کے چوتڑ یا پاؤں پہلے باہر آتے ہیں۔ دونوں کولہوں اور گھٹنوں پر ٹانگیں پوری طرح مڑی ہوئی (Flexed) ہوتی ہیں۔ اگر دونوں ہی چوتڑ اور پاؤں اکٹھے پہلے باہر آئیں تو اس کو دوہری یا کامل سرین پیدائش (Flexed/Double or Complete Breech) کہتے ہیں۔ اگر اکیلے چوتڑ ہی پہلے باہر آئیں گھٹنوں میں خم نہ ہو اور ٹانگیں اوپر کو سیدھی ہوں کہ پاؤں چہرہ کے سامنے آ جائیں تو اس کو "صاف سرینی پیدائش" (Extended/Frank-Breech) کہتے ہیں اور اگر ایک یا دونوں پاؤں پہلے باہر آئیں۔ تو اس کو "پاؤں کے بل نکلنا" (Footling Presentation) کہتے ہیں۔

سرینی ولادت میں بہت دیر لگ جاتی ہے اور عموماً اوزاروں کی مدد لینی پڑتی ہے۔ ولادت میں دیر لگنے کے سبب زچہ اور بچہ کے لئے خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ یعنی بچہ دم گھٹ کر مر جاتا ہے لہٰذا بہتر ہوتا ہے کہ جس ولادت میں دیر لگے، پانی کی تھیلی جلد پھٹ جائے یا درد زہ کبھی آئیں، کبھی بند ہو جائیں۔ بچے کے دل کی آواز شکم مادر میں سنائی نہ دے۔ یا کمزور سنائی دے۔ ماں تھک ہار جائے اور اس کا دل ڈوبنے لگے یا بچوں والی ماں جس نے کئی بچے جنے ہوں، کی ولادت میں 18 گھنٹوں سے زیادہ وقت لگ جائے تو ایسی زچہ کو فوراً "ہسپتال لے جایا جائے۔

سرین (چوتڑوں) کے بل پیدائش تین یا 4 فیصد ولادتوں میں ہوتی ہے۔ ماں کے شکم میں چوتڑوں کے بل ہونا یعنی نارمل طور پر سر نیچے ہونے کی بجائے سر اوپر اور چوتڑ نیچے ہونا (Breech Presentation) وضع حمل کے بہت پہلے عام ہوا کرتا ہے۔ مگر اکثر کبھی یہ ولادت شروع ہونے سے پہلے بے ساختہ ایسا ہی ہو جاتا ہے۔ اگر ولادت سے پہلے دوا دے کر یا ہاتھ کے ساتھ بچے کو الٹ کر سر نیچے نہ کر دیا جائے تو بعض پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ہومیو پیتھک طریقہ علاج ایک نعمت خداوندی ہے۔ اگر اس کی دوا کالو فائلم 200 کی ایک دو خوراکیں ولادت سے دو چار گھنٹے قبل گھنٹے گھنٹے بعد دے دی جائیں یا پلساٹیلا 1M کی ایک خوراک دی جائے۔ تو بفضل ربی بچہ کی پوزیشن صحیح رخ پر ہو جاتی ہے اور ولادت میں بھی بہت سہولت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ اکثر و بیشتر آزمودہ ادویہ ہیں۔

حمل کے 32 ویں ہفتے کے لگ بھگ اکثر جنین بچے رحم مادر میں سر کے بل (سر نیچے کو) والی پوزیشن اختیار کر لیا کرتے ہیں مگر تقریباً تین چار فیصد بچے چوتڑوں کے بل (سر اوپر کو) کی حالت میں ہو جاتے ہیں۔ اکثر دو جڑواں بچوں (Twins) میں سے ایک سرینی حالت میں ہوتا ہے۔ 34 ویں ہفتے بعض لیڈی ڈاکٹرز یا نرسیں بچے کو ہاتھ سے پکڑ کر سر نیچے والی پوزیشن میں کر دیا کرتی ہیں اور ہومیو پیتھک ڈاکٹر کالو فائلم دوا 200 ہر ہفتے ایک خوراک اور دو دن بعد سی سی فیو گا 30 ہر روز 3 خوراکیں دیا کرتے ہیں۔ جس سے ولادت میں کوئی پیچیدگی پیدا نہیں ہوتی اور پیدائش بہت آسانی سے ہو جاتی ہے۔ ورنہ سرینی ولادت ماں اور بچے دونوں کے لئے مسائل پیدا کر دیتی ہے کیونکہ بچے کے چوتڑ ولادت کے وقت باہر نکلنے کے لئے اتنا زیادہ زور یا دباؤ نہیں ڈالتے جتنا دباؤ سر ڈالتا ہے اور جلدی باہر آ جاتا ہے۔ عموماً ہسپتال میں فرج کو پھٹنے سے بچانے کے لئے اور بچے کو آسانی سے گزرنے کے لئے فرج میں شگاف (چھوٹا آپریشن۔ Episiotomy) دے دیا جاتا ہے۔ اگر سرینی ولادت میں بچے کا سر بہت بڑا ہو اور ماں کے پیڑو کی ہڈیاں تنگ ہوں تو ولادت سے قبل بڑے آپریشن "عملِ قیصری" (بڑے آپریشن۔ سیزرین آپریشن۔ Caesarean Operation) کا فیصلہ کیا جاتا ہے اور بچہ ماں کا پیٹ چاک کر کے پیدا کیا جاتا ہے۔ اس کو "عملِ قیصری" اس لئے کہا جاتا ہے کہ روم کا بادشاہ قیصر اس طرح آپریشن سے پیدا ہوا تھا۔

عملِ قیصری (سیزرین سیکشن / آپریشن) (Caesarean Section/Operation):

بعض حالات میں بچے کی ولادت بڑے آپریشن "عملِ قیصری" کے ذریعے زچہ کا پیٹ چاک کر کے کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ مثلاً 1- اگر کبھی بچے کے غلط رخ (پوزیشن) پر خصوصاً چوتڑ کے بل ہونے کی وجہ سے نارمل ولادت میں دشواری اور تاخیر ہو جائے۔ یا 2- زچہ خام عمر ہو اور چھوٹی عمر میں شادی کے سبب زچہ کا پیڑو نامکمل یا تنگ ہو۔ یا 3- آنول نال عنق الرحم کے نزدیک یا بالکل سامنے ہونے (Placenta Praevia) کے سبب بہت زیادہ خون شرمگاہ سے بہنے لگے۔ یا 4- درد زہ بند ہو کر زچہ و بچہ دونوں کی حالت بگڑنے لگے۔ یا 5- سمیت حمل سے تشنج (Eclampsia) ہونے لگے۔ یا 6- زچہ کو ذیابیطس (شوگر) کا مرض ہو۔ یا 7- زچہ کا پہلے بچہ آپریشن کے ذریعہ پیدا ہوا ہو۔ جس کے رحم میں پرانے شگاف یا زخم موجود ہوں۔ یا 8- رحم میں رسولی موجود ہو جو بچے کو باہر نکلنے سے روکے۔ یا 9- بہت لیٹ شادی ہونے سے یا خاندانی منصوبہ بندی کے شوق میں پہلا پہلوٹھی کا بچہ بڑی عمر میں (35 سال میں) پیدا ہوتا ہو کہ اس عمر میں عورت کی پیڑو کی ہڈیاں لچک کھو دیتی ہیں اور سخت ہو جاتی ہیں۔ جس سے بچے کو ان میں سے گزرنے میں سخت مشکل پیش آتی ہے۔ لہٰذا زچہ کا

پیٹ چاک کر کے بڑے آپریشن (سیزیرین سیکشن) کے ذریعہ بچہ پیدا کرنا پڑتا ہے۔

کیس : ڈاکٹر کینٹ لکھتے ہیں : میرے پاس ایک عجیب و غریب کیس آیا۔ جو ایک تجربہ کار، تربیت یافتہ اور 30 سالہ تجربہ رکھنے والی قابلہ (مڈوائف) کے کیسوں میں سے ایک تھا۔ میں نے اس کے بہت سے کیس دیکھے ہیں اور میں اسے ایک بہترین ماہر مڈوائف سمجھتا ہوں۔ کبھی کبھی وہ مجھے ان کیسوں میں مدد کے لئے بلایا کرتی ہے اور یہ ایک مشکل کیس تھا۔ جس میں بچہ چوتڑ کے بل یعنی ماں کے پیٹ میں الٹا تھا۔ اس نے مجھے بلایا۔ میں گیا' معائنہ تو اس کی تشخیص کے مطابق بچے کو چوتڑ کے بل پایا۔ رحم کا منہ بھی ذرا سا کھلا ہوا تھا۔ میں نے پلساٹیلا IM کی ایک خوراک دے دی۔ اگلی صبح آ کر اس نے بتایا کہ حاملہ کو بخوبی دردِ زہ باقاعدہ تشنجی دردوں کے ساتھ ہو رہے ہیں۔ زچہ پلساٹیلا کی مریضہ تھی۔ اس دوا نے رحم میں بچے کو الٹ دیا اور اس کا سر نیچے نارمل طرز پر ہو گیا اور چند گھنٹوں میں بچہ با آسانی پیدا ہو گیا۔

5- آڑے رخ پیدائش (Transverse Lie/Transverse Presentation) :

اس میں بچہ رحم اور میں شکم کے آرپار چوڑائی کے رخ پر ہوتا ہے۔ اور ولادت کے وقت سب سے پہلے بچے کا کندھا' پشت یا شکم سامنے آتا ہے۔ اس ولادت میں ماں بچے دونوں کی جان کو سخت خطرہ ہوتا ہے۔ تاہم خوش قسمتی سے اس قسم کی ولادت بہت کم صرف 0.3 فیصد کے قریب واقع ہوتی ہے۔ ایک ماہر لیڈی ڈاکٹر بچے کو پکڑ کر اس کی پوزیشن کو پلٹ دیا کرتی ہے۔ اگر بچے کا ہاتھ اکیلا پہلے باہر نکل آئے تو یہ بے حد خطرناک صورت ہوتی ہے۔ ایسی خراب حالتوں سے ایک تربیت' مشاق لیڈی ڈاکٹر ہی نمٹ سکتی ہے۔ بہر حال جب تک کوئی عضو باہر نہ نکلا ہو' ہومیو پیتھک دوا کالوفائلم 200 کو وقفے وقفے سے ضرور دیتے رہنا چاہئے۔ بفضلِ ربی جلد اور ضرور "بگڑی بن جایا" کرتی ہے۔

قبل از ولادت سیلان خون (ANTEPARTUM HAEMORRHAGE)

اگرچہ زمانہ حمل میں کسی بھی وقت رحم سے مبل کے راستے جریان خون (Bleeding) ہو سکتا ہے مگر زمانہ حمل کے آخری تین مہینوں میں یعنی 28 ویں ہفتے یا ساتویں ماہ اور اس کے بعد 'نیز وضع حمل کے وقت دوسرے یا تیسرے درجے میں مشیمہ (Placenta) کے رحم سے الگ ہونے کے سبب یہ جریان خون ہوتا ہے اور یہ اسقاط حمل کے خون جاری ہونے سے بالکل مختلف ہوتا ہے۔ اس میں مشیمہ مقدمہ (Placenta Praevia) کا عارضہ درپیش ہوتا ہے یعنی مشیمہ غیر طبعی طور پر رحم کے منہ کے نزدیک آجاتا ہے یا رحم کی دیوار سے متصل مشیمہ کا کچھ حصہ اکھڑ جاتا ہے۔

(Placental Abruption) یا نارمل مشیمہ کے کنارے سے خون بہنے لگتا ہے۔ عنق الرحم کے پھٹ جانے (Cervical Erosion) یا عنق الرحم اور مہبل کی دیگر بیماریوں کے سبب بھی خون بہا کرتا ہے۔ ایسی صورت میں فاسفورس 200 یا آرنیکا 200 کی خوراک فوراً دینی چاہئے۔

قبل از ولادت سیلان خون 3 فیصد حاملہ عورتوں میں ہوا کرتا ہے۔ سیلان خون عموماً بغیر درد کے ہوتا ہے۔ البتہ مشیمہ رحم سے جزوی طور پر جدا ہو جاتی ہے تو خون درد کے ساتھ آتا ہے۔ سیلان خون سے ماں کے علاوہ بچے کو زیادہ نقصان پہنچتا ہے کیونکہ اسے آکسیجن کم پہنچتی ہے جس سے اس کی موت واقع ہو سکتی ہے۔

علاج :

مندرجہ ذیل ادویہ میں سے منتخب کر کے فوراً دوا دینی چاہئے۔

☆ ولادت سے پہلے اور دوران سیلان خون : (1) اپیکاک۔ ایری جیرن۔ سابائنا۔ سیکیل کار۔ (2) آرنیکا۔ بیلاڈونا۔ چائنا۔ فاسفورس۔ فیرم مٹ۔ (نیز دیکھئے "استحاضہ" کے تحت تفصیل ادویہ)

☆ دردِ زہ رک کر سیلان خون ہونے لگے : (2) چائنا۔ (3) سی سی فیوگا۔ سیکیل کار۔

عُسرِ ولادت۔ بچے کا مشکل سے پیدا ہونا (DYSTOCIA)

عُسرِ ولادت (Dystocia) یعنی بچہ کا مشکل کے ساتھ پیدا ہونا" سے یہ مراد ہے کہ غیر طبعی طور پر بچے کی پیدائش دیر سے 'سست انداز' میں ہوتی ہے۔ بعض نقائص کے سبب بچہ با آسانی خارج نہیں ہوتا اور عورت کو بہت تکلیف کا سامنا ہوتا ہے۔ جو کبھی ماں بچے کے لئے جان لیوا ہوتی ہے۔ کبھی حاملہ کمزور اور نڈھال ہو کر بے ہوش ہو جاتی ہے۔

عُسرِ ولادت کے اسباب : 1۔ کبھی بچے میں نقائص ہوتے ہیں یعنی بچہ کبھی رحم مادر میں ٹھیک وضع پر نہیں ہوتا۔ یا اس کا رخ صحیح نہیں ہوتا۔ مثلاً چوتڑوں کے بل (Breech) یا آڑے رخ ہونا وغیرہ یا بچے کے سر یا ہڈیوں کی بناوٹ ناقص یا بے ڈول ہوتی ہے۔ بچہ عجیب الخلقت' بد وضع' ٹیڑھا میڑھا یا قد و قامت میں غیر معمولی طور پر بڑا ہوتا ہے یا بچے ایک سے زیادہ جڑواں ہوتے ہیں۔ بچہ کا رخ (Presentation) صحیح نہ ہو تو سر کی بجائے کوئی اور عضو یعنی چوتڑ' بازو' شانہ' ٹانگ پہلے باہر آ جاتی ہے اور پیدائش میں بہت دیر لگ جاتی ہے۔ لہٰذا ان نقائص کی بناء پر ولادت میں بڑی دشواری کا سامنا ہوتا ہے۔

مشکل وضع حمل

وضع حمل کے دوران جب بھی کوئی تشویشناک مسئلہ پیدا ہو جائے تو فوراً طبی امداد حاصل کریں ورنہ بہت سے مسائل اور پیچیدگیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ ان میں سے بعض زیادہ تشویشناک ہوتی ہیں اور بعض کم۔ عام مسائل اور پیچیدگیاں درج ذیل ہیں:

۱۔ (بچہ جنائی) رک جانا یا سست پڑ جانا۔ یا بہت تیز ہو جانے کے بعد یا پانی کی تھیلی پھٹنے کے بعد بہت لمبے عرصے تک جاری رہتا ہے۔ اس کی کئی وجوہات ممکن ہیں:

○ ماں خوفزدہ یا پریشان ہو جاتی ہے۔

اس سے زچگی کی اینٹھنیں سست پڑ سکتی ہیں یا رک سکتی ہیں۔ ماں کی حوصلہ افزائی کریں۔ اسے بتائیں کہ وضع حمل سست تو ہے مگر کوئی تشویشناک مسئلہ درپیش نہیں ہے۔ اسے اکثر پانی پینے اور کھانے پینے کی ہدایت کریں۔

○ شاید بچہ کسی غیر معمولی حالت میں ہے۔

یہ معلوم کرنے کے لیے کہ آیا بچہ ترچھا (آڑا) ہے، اینٹھنوں کے درمیانی وقفے میں شکم کو محسوس کریں۔ بعض اوقات عورت کے شکم کو نرمی سے ملنے سے دایہ بچے کو پھیر یا پلٹ سکتی ہے۔ اینٹھنوں کے درمیانی وقفوں میں بچے کو آہستہ آہستہ پھیرا جائے حتیٰ کہ اس کا سر نیچے کی طرف ہو جائے۔ مگر زور نہ لگائیں کیونکہ اس سے رحم پھٹ سکتا ہے۔ اگر بچہ کو پھیرا یا پلٹا نہ جا سکے تو ماں کو کسی ہسپتال لے جانے کی کوشش کریں۔

○ اگر بچے کا چہرہ سامنے کی بجائے آگے کو ہو، تو آپ اس کی کمر پشت کی بجائے اس کی ناہموار ٹانگیں اور بازو محسوس کر سکتے ہیں۔ عموماً یہ کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہوتا لیکن بچہ جنائی کا عمل زیادہ دیر تک رہ سکتا ہے نیز یہ ماں کی پشت میں زیادہ درد کا باعث بن سکتا ہے۔ ماں کو اپنے اکثر پہلو بدلتے رہنا چاہیے کیونکہ اس سے بچہ کو مڑنے میں مدد مل سکتی ہے۔

○ شاید بچہ کا سر بڑا ہونے کے باعث ماں کے پیڑو کی ہڈیوں میں سے نہ گزر سکے۔ اس کا امکان

تنگ سرین والی عورتوں میں زیادہ ہوتا ہے۔ اور جن عورتوں نے پہلے طبعی طریقے سے بچے جنے ہوں ان میں بہت ہی کم۔ شاید آپ محسوس کریں کہ بچہ نیچے کو نہیں آرہا۔ اگر اس بات کا خدشہ ہو تو ماں کو ہسپتال لے جانے کی کوشش کریں کیونکہ اسے آپریشن کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ بہت ہی تنگ سیرین والی عورتوں کو چاہیے کہ وہ اپنے پہلے بچے کو کسی ہسپتال میں جنم دیں۔

○ اگر ماں قے کرتی رہی ہو، یا زیادہ مائعات نہ پیتی رہی ہو۔ تو وہ نابیدگی کا شکار ہو سکتی ہے۔ نابیدگی اینٹھنوں کو سست یا بند کر سکتی ہے۔ اینٹھنوں کے درمیانی وقفوں میں اسے جسم میں پانی کی مقدار کو بحال کرنے والے مشروب یا دیگر مائعات کی چسکیاں لگوائیں۔

۲۔ بچہ کا چوتڑوں کے بل پیدا ہونا: (Breech delivery)

بعض اوقات ماں کا شکم محسوس کرنے اور بچے کے دل کی دھڑکن سننے سے دایہ بتا سکتی ہے کہ آیا بچہ چوتڑوں کے بل ہے یا نہیں۔

چوتڑوں کے بل پیدا ہونے والے بچے کو اس حالت میں جنم دینا آسان ہو سکتا ہے:
اگر بچے کی ٹانگیں باہر آجائیں لیکن بازو نہ نکلیں تو اپنے ہاتھ اچھی طرح دھو کر ان پر الکوحل ملیں (یا مطہر دستانے پہن لیں) اور پھر......

اپنی انگلیاں اندر ڈال کر بچے کے کندھوں کو نیچے کی طرف اس طرح دھکیلیں۔

یا اس کے بازوؤں کو اس کے جسم کی طرف اس طرح دبائیں۔

اگر سر پھنس جائے تو ماں کو پشت کے بل لٹا دیں۔ اپنی انگلی بچے کے منہ میں ڈال کر اس کا سر اس کے سینے کی طرف دبائیں۔ مدد میں آشنا کسی اور کو ماں کے شکم پر دباؤ ڈال کر بچے کا سر نیچے کی طرف دھکیلنے کو کہیں۔ اس طرح:

ماں کو زور لگانے کے لیے کہیں۔ مگر بچے کے جسم کو کبھی نہ کھینچیں!

۳ - بازو پہلے نکلنا۔

اگر بچہ کا ہاتھ پہلے نکلے تو فوراً طبی امداد حاصل کریں کیونکہ بچہ کو باہر نکالنے کے لیے جراحی کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

۴ - بعض اوقات بچہ کی گردن کے گرد آنول نال اتنی سختی سے لپٹی ہوتی ہے کہ وہ مکمل طور پر باہر نہیں آ سکتا۔ آنول نال کی اس گرہ کو بچہ کی گردن سے پھسلا کر اتارنے کی کوشش کریں۔ اگر آپ یہ نہ کر سکیں تو آنول نال کو جکڑ کر یا باندھ کر کاٹنا پڑ سکتا ہے گرم شدہ ابلی ہوئی قینچی استعمال کریں۔

۵ - بچہ کے منہ اور ناک میں پاخانہ

اگر پانی کی تھیلی پھٹتے وقت بچہ کا پہلا سیاہ پاخانہ (میکونیم Meconium) نظر آئے تو بچہ کی جان خطرہ میں ہے۔ اگر وہ پاخانہ سانس کے ذریعے اس کے پھیپھڑوں میں چلا جائے تو وہ مر سکتا ہے۔ جتنی جلدی بچہ کا سر باہر آ جائے ماں کو کہیں کہ وہ زور نہ لگائے بلکہ چھوٹے چھوٹے مگر تیز سانس لے۔ اس سے پہلے کہ بچہ سانس لینا شروع کرے اس کے منہ اور ناک میں سے سکشن بلب (Suction bulb) کی مدد سے پاخانہ صاف کریں۔ اگر وہ فوراً سانس لینا شروع کر بھی دے تو بھی جب تک سارا پاخانہ باہر نکل نہ آئے سکشن بلب کا استعمال جاری رکھیں۔
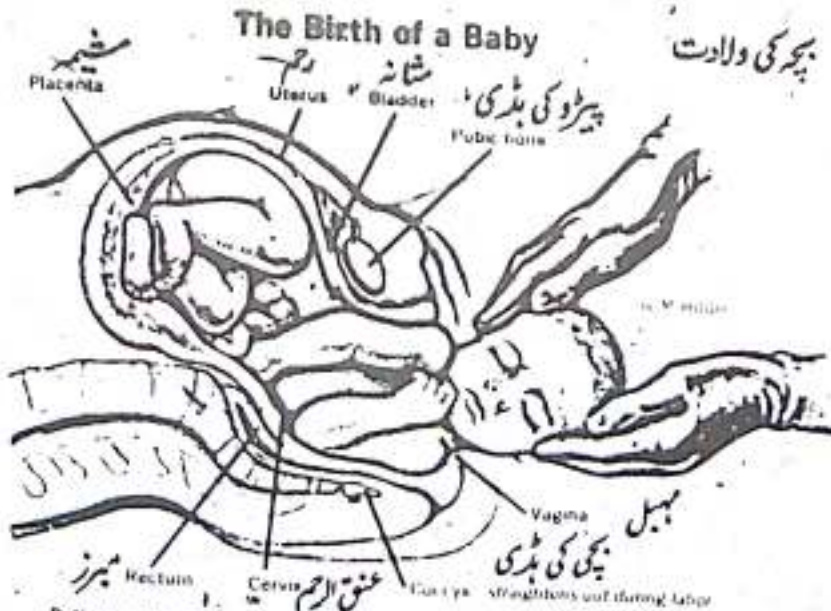
Delivery of the Baby is practically complete after the head, the largest presenting part, and the shoulders are out of the mother's pelvis. In this duration the mother's abdomen is in contraction with a labor pain that is expelling the baby.
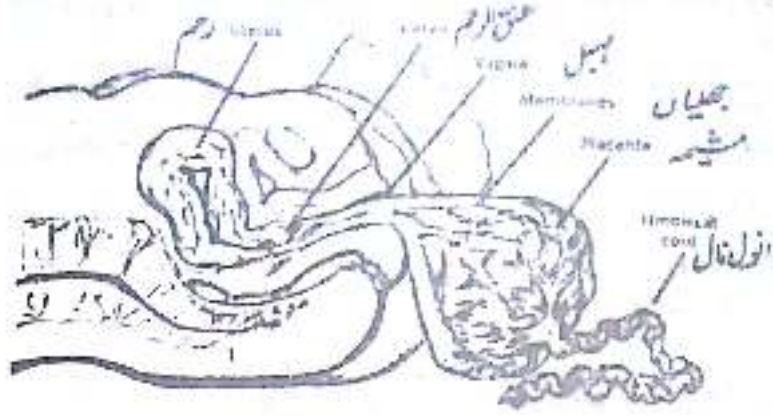
Delivery of the Placenta or Afterbirth occurs within 5 to 20 minutes after the baby's delivery. Here the membranes that enclosed the bag of waters are peeling away from the uterus. Note the dramatic contraction of the uterus after delivery. This seals off the blood vessels that had nourished the baby.

۶ ۔ جڑواں بچے

جڑواں بچوں کو جنم دینا —— ماں اور بچوں دونوں کے لیے ہی —— اکیلے بچہ کو جنم دینے کی نسبت زیادہ مشکل اور خطرناک ہے۔

احتیاط کے طور پر ماں کو جڑواں بچے ہسپتال میں پیدا کرنا چاہیے۔

چونکہ جڑواں بچوں کے معاملے میں زچگی جلد شروع ہو جاتا ہے اس لیے حمل کے ساتویں مہینے کے بعد ماں کو ہسپتال کے قریب رہنا چاہیے۔

جڑواں بچے پیدا ہونے کی نشانیاں

- شکم تیزی سے بڑھتا ہے اور رحم خصوصاً آخری مہینے میں معمول سے بڑا ہوتا ہے۔
- اگر ماں کے وزن میں معمول سے بڑھ کر اضافہ ہو رہا ہو یا اگر حمل کے عام مسائل (ایام حمل کی متلی، کمر درد، پھولی ہوئی وریدیں، بواسیر، سوزش اور مشکل سانس) معمول سے بڑھ کر ہوں تو جڑواں بچوں کا خدشہ دور کرنے کے لیے معائنہ ضرور کرائیں۔
- اگر آپ رحم میں سر اور چوتڑوں جیسی تین یا چار بڑی اشیاء محسوس کر سکیں تو جڑواں بچوں کی پیدائش ممکن ہے۔
- بعض اوقات آپ (ماں کے علاوہ) دو مختلف دلوں کی دھڑکنیں سن سکتے ہیں مگر یہ مشکل ہے۔

آخری مہینوں میں اگر عورت کافی آرام کرے اور سخت کام سے دور رہے تو جڑواں بچوں کے قبل از وقت پیدا ہونے کے امکانات کم ہو جاتے ہیں۔

جڑواں بچے پیدائش کے وقت بہت چھوٹے اور خاص حفاظت طلب ہوتے ہیں تاہم ایسے عقیدوں میں کوئی سچائی نہیں کہ جڑواں بچے عجیب و غریب قوت کے مالک ہوتے ہیں۔

2-(i) ماں کے اپنے کچھ نقائص ولادت کو دو بھر بنا دیتے ہیں۔ مثلاً" اس کی پیڑو کی ہڈیوں کی ساخت ناقص ہوتی ہے۔ ہڈیوں کا ٹیڑھا ہونا۔ ان میں گنجائش کم ہوتی ہے۔ پیڑو کا سائز چھوٹا ہوتا ہے یا ریڑھ خم دار ہوتی ہے۔ پیڑو کے اندر رسولی ہوتی ہے جو بچے کے نکلنے کی راہ میں رکاوٹ ہوتی ہے۔ رحم کی گردن یا رحم کے منہ میں کوئی نقص یا رسولی ہوتی ہے۔ منہ کھلتا نہیں ہے۔(ii) رحم میں کچھ نقائص ہوتے ہیں جیسے رحم کی کمزوری (ضعف رحم) رحم کا جھک جانا' رحم کا چھوٹا ہونا' مشیمہ یا انول کے عوارض وغیرہ۔ رحم میں کمزوری کے سبب رحم میں پوری طرح سکڑن اور بھینچنے کا عمل کارفرما نہیں ہوتا اور دردزہ ہو کر بچے کو باہر دھکیلنے کی قوت کم (Hypotonia) ہوتی ہے۔ اس لئے بچہ بہت سست رفتاری سے اور بہت دیر بعد (Prolonged) پیدا ہوتا ہے۔ جو ماں کے لئے صبر آزما اور تکلیف دہ لمحات ہوتے ہیں۔ (iii) اگر ماں موٹی تازی' غبارے کی طرح پھولی ہوئی کیم شحیم یا انتہائی کمزور اور نرم و نازک ہو یا وضع حمل کی تکلیف سے خوفزدہ ہو تو بھی ولادت پُر درد بن جاتی ہے۔ حمل کے دوران غم و فکر اور مسلسل خانگی کشمکش بھی عسر ولادت کا شاخسانہ ہوتی ہے۔

3- رحم کے اردگرد عوارض : کبھی رحم کے آس پاس کے اعضاء میں نقص ہوتا ہے۔ مثلاً" مثانہ متورم ہوتا ہے۔ مثانہ میں پتھریاں' پیشاب رکا ہوا' آنتوں میں ورم' قبض' بواسیر اور پیٹ میں ریاح کی بھرمار ہونا۔

علاوہ ازیں قبل از وقت پیدائش (Prematurity)' دایہ (مڈوائف) کی بعض غلطیاں اور بعض بیرونی اسباب مثلاً" سخت سردی سے اعضائے ولادت کا ٹھٹھر کر سکڑ جانا یا سخت گرمی سے حاملہ کے قویٰ میں سستی و اضمحلال وارد ہو جانا' بھی عسر ولادت کا باعث ہوتے ہیں۔

معمولی وجوہ کی بناء پر مناسب ادویہ اور تدابیر سے کم و بیش وقت میں بچہ کی ولادت ہو جاتی ہے۔ مگر بعض پیدائشی ساختی نقائص یا ہڈیوں کے نقائص یا بچہ بہت بڑا ہونے کی صورت میں عمل جراحی کا سہارا لینا پڑتا ہے۔

علاج :

مندرجہ ذیل ادویہ میں سے منتخب کر کے دوا کا استعمال فوری طور پر کرنا چاہئے۔

☆ دردزہ پریشان کن : (1) بلسی میم۔ سیپیا۔ کالی کارب۔ کیموملا۔(2) کافیا۔ کالوفائلم۔
☆ اس قدر پریشان کردیں کہ مریضہ اٹھ کر بھاگ جانا چاہے : بیلاڈونا۔
☆ پشت میں وقتاً" فوقتاً" ہوں : (2) سیپیا۔ نکس وامیکا۔
☆ پشت میں سے ہو کر اوپر کو جائیں : (2) بلسی میم۔

☆ پشت سے نیچے چوتڑوں میں جائیں : کالی کارب۔
☆ پاخانہ کی حاجت پیدا کردیں : (1) نکس وامیکا۔(3) پلاٹینا۔
☆ بائیں جانب ہوں : پلاٹینا۔
☆ درد زہ کاٹنے والے بائیں سے دائیں طرف جائیں یا ناف کے مقام پر ہوں : (1) ایپیکاک۔
☆ درد زہ گولی لگنے جیسے(Shooting)ہوں : (2) کالی کارب۔
☆ تھوڑے وقت کے لئے درد زہ ہوں : (2) پلساٹیلا۔ کالوفائلم۔
☆ دیر تک رہیں(Prolonged) : (1) سیکیل کار۔(3) پلساٹیلا۔ سنابرس۔
☆ سست درد زہ(Slow) : (2) پلساٹیلا۔
☆ کمزور درد زہ (Weak) : (1) اوپیم۔ پلساٹیلا۔ جلسی میم۔ سی سی فیوگا۔ سیکیل کار۔ فاسفورس۔ کالی کارب۔(2) اکنیشیا۔ بیلاڈونا۔ کھوجاء روٹا۔ کاربونیم سلف۔ کاربو وج۔ کاسٹیکم۔ کالوفائلم۔ کیمولا۔ گریفائٹس۔ نکس ملسکاٹا۔ نکس وامیکا۔ نیٹرم میور۔ ہیوسمس۔ (3) آرنیکا۔ اسافوٹیڈا۔ اسٹیکو۔ ایتھوزا۔ برائی اونیا۔ بورکس۔ پلاٹینا۔ چائنا۔ رسٹاکس۔ زنکم۔ سباڈیلا۔ سانم۔ سلفر۔ سلفیورک ایسڈ۔ سیپیا۔ کاربوانی۔ کافیا۔ کاکولس۔ کالی فاس۔ کریازوٹ۔ کلکیریا۔ کناابس انڈیکا۔ کیمفر۔ لائیکو۔ میگنیشیا کارب۔ میگنیشیا میور۔
☆ درد زہ بہت زیادہ ہوں(Excessive) : (1) سیپیا۔ کیمولا۔(2) بیلاڈونا۔ کافیا۔ نکس وامیکا۔(3) آرنیکا۔ اسٹیکو۔ امبرا۔ ایکونائٹ۔ پلساٹیلا۔ سی سی فیوگا۔ سیکیل کار۔ کونیم۔
☆ درد زہ بے ہوش (Faint) کر دینے والے : (1) نکس وامیکا۔(2) پلساٹیلا۔ سی سی فیوگا۔
☆ درد زہ تیر سا لگے عنق الرحم سے اوپر کو : سیپیا۔
☆ درد زہ پھوڑے جیسے(Sore)ہوں : (2)کاسٹیکم۔(3) آرنیکا۔
☆ درد زہ رحم کی نسبت شکم میں زیادہ محسوس ہوں : بورکس۔
☆ درد زہ پھڑکن(Twitching)کے ساتھ : (2)چائنم سلف۔
☆ درد زہ تشنجی دورے والے(Spasmodic) : (1) پلساٹیلا۔ جلسی میم۔ کاسٹیکم۔ کالوفائلم۔ کیمولا۔ ہیوسمس۔(2) ایپیکاک۔ اوپیم۔ برائی اونیا۔ بیلاڈونا۔ سی سی فیوگا۔ سیپیا۔ سیکیل کار۔ کاکولس۔ نکس ملسکاٹا۔ نکس وامیکا۔(3) اکنیشیا۔ امبرا۔ بورکس۔ پلاٹینا۔

سائم۔ کاٹیا۔ کالی کارب۔ کونیم۔ کیوپرم۔ لائیکو۔ میگنیشیا فاس۔ وائی برنم۔

☆ دردِ زہ دب جائیں (Suppressed) اور پیدا نہ ہوں ولادت کے لئے : (2) اوپیم۔ پلساٹیلا۔ (3) کوری فیوگ۔ سیکیل کار۔ کاربوویج۔ کالوفائلم۔ جیلسیمیم۔

☆ دردِ زہ میں مداخلت سے رکاوٹ پڑ گئی ہو جب طبیعت میں جوش یا خلاف طبع بات سے (Intruppted) : (2) پلاٹینا۔ کالوفائلم۔ میگنیشیا میور۔

☆ دردِ زہ بند ہو جائیں، رک جائیں (Cease) : (1) اوپیم۔ بیلاڈونا۔ پلساٹیلا۔ سی سی فیوگ۔ سیکیل کار۔ کالی کارب۔ (2) بورکس۔ تھوجا۔ سیپیا۔ کاسٹیکم۔ کاٹیا۔ کالوفائلم۔ کیموملا۔ گریفائیٹس۔ نکس وامیکا۔ نیٹرم میور۔ (3) آرنیکا۔ اسافوئیڈا۔ اگنیشیا۔ ایکونائٹ۔ برائی اونیا۔ پلاٹینا۔ بلسی میم۔ چائنا۔ رسٹاکس۔ روٹا۔ زنکم۔ سائم۔ سلفر۔ سلفیورک ایسڈ۔ فاسفورس۔ کاربوانیمیلس۔ کاربوویج۔ کاکولس۔ کریازوٹ۔ کلکیریا۔ لائیکو۔ ماسکس (مشک) مرک۔ میگنیشیا کارب۔ میگنیشیا میور۔ نکس ماسکاٹا۔ نیٹرم کارب۔ ہیوسس۔

☆ دردِ زہ بند ہو جائیں تو تشنجی دورے (Convulsions) شروع ہو جائیں : (2) سیکیل کار۔ (3) اگنیشیا۔ بیلاڈونا۔ سائیکوٹا۔ کیموملا۔ کیوپرم۔ ہیوسس۔

☆ دردِ زہ بند ہو جائیں، کولہوں میں اینٹھن (Cramps) سے : سی سی فیوگ۔

☆ ایک لہر رحم سے حلق تک اٹھے جو دردِ زہ کو روک دے : بلسی میم۔

☆ دردِ زہ رک کر سیلان خون ہونے لگے : (2) چائنا۔ (3) سی سی فیوگ۔ سیکیل کار۔

☆ دردِ زہ جائیں اوپر کی طرف : (1) کلکیریا۔ (2) پلساٹیلا۔ بلسی میم۔

☆ دردِ زہ اوپر کی طرف تیزی سے لپکیں : (1) کلکیریا۔ کیموملا۔ (2) بورکس۔ (3) بلسی میم۔ لائیکو۔

☆ دردِ زہ جائیں اوپر دل میں : سی سی فیوگ۔

☆ دردِ زہ جائیں کنج ران میں : تھوجا۔ سی سی فیوگ۔

☆ دردِ زہ جائیں رانوں میں : (2) کالی کارب۔ (3) برائی برنم۔

☆ دردِ زہ جائیں نیچے گھٹنوں میں اور چوتڑ کی ہڈی (Sacrum) میں : فائیٹولیکا۔

☆ دردِ زہ محسوس ہوں کنج ران (Groin) میں : سی سی فیوگ۔

☆ دردِ زہ میں شور و غل سے اضافہ ہو : سی سی فیوگ۔

☆ دردِ زہ میں چلنے سے اضافہ ہو : تھوجا۔

☆ وضع حمل کے وقت موت کا خوف چھا جائے : (1) ایکونائیٹ۔ (2) کافیا۔ (3) پلاٹینا۔

☆ وضع حمل کے دوران اس امر کا خوف کہ کوئی واقعہ یا سانحہ پیش آنے والا ہے : ایکونائیٹ۔ آرسنکم۔ پلاٹینا۔ کافیا۔

☆ وضع حمل کے بعد کسی سانحہ کے پیش آنے کا خوف ہو : آئیوڈم۔

☆ وضع حمل کے دوران اداسی' غمگینی یا افسردگی (ڈیپریشن) پیدا ہو جائے : (2) آنیشیا۔ ویریٹرم البم۔ (3) پلساٹیلا۔ رسٹاکس۔ زنکم۔ سلفر۔ سی می فیوگا۔ لیکے سس۔ نیٹرم میور۔

☆ وضع حمل کے دوران بینائی نہ رہے' اندھی ہو جائے : اورم۔ کاسٹیکم۔ کاکولس۔ کیوپرم۔

☆ وضع حمل کے دوران دردِ زہ سے کانوں کی سماعت بڑھ جائے' آواز برداشت نہ ہو : سی می فیوگا۔

☆ وضع حمل کے دوران چہرے پر گرمی اور تمتماہٹ ہو : (2) آرنیکا۔ اوپیم۔ بیلاڈونا۔ جلسی میم۔ فیرم۔ کافیا۔

☆ وضع حمل کے دوران دردِ زہ کے ساتھ پیٹ میں درد ہو : (2) سیپیا۔

☆ وضع حمل کے دوران ناف کے مقام پر کاٹنے جیسے (Cutting) درد : (1) اپیکاک۔ نکس وامیکا۔

☆ وضع حمل کے دوران اور بعد کنج ران کے مقام پر درد ہو : (2) سی می فیوگا۔

☆ وضع حمل کے دوران دردِ زہ کے ساتھ پیشاب بار بار آئے : کیموملا۔

☆ وضع حمل کے دوران گردن کی پشت میں درد ہو : (1) پٹرولیم۔

☆ وضع حمل کے دوران پیٹھ' پشت میں درد ہو : (1) پلساٹیلا۔ جلسی میم۔ کالی کارب۔ (2) پٹرولیم۔ کاسٹیکم۔ نکس وامیکا۔ (3) کافیا۔ کاکولس۔

☆ وضع حمل کے دوران درد اوپر سے نیچے کو جائے : (2) نکس وامیکا۔

☆ وضع حمل کے دوران چوتڑ اور کولہے کے ملحقہ مقام (Sacro-Iliac Junction) سے ٹانگ میں عرق النساء کے اعصاب (شیاٹیکا) میں سے نیچے تک جائے : (2) سی می فیوگا۔

☆ وضع حمل کے دوران مریضہ پر غشی یا بے ہوشی کی نیند (Comatose) طاری ہو جائے

لیکے سس۔

☆ وضع حمل کے دوران دردِ زہ کے ساتھ مستی بھری نیند (Sleepiness) آئے : (2) پلساٹیلا۔

☆ وضع حمل کے دوران تشنجی دورہ (Convulsion) پڑے : اپیکاک۔ اگنیشیا۔ ایکونائیٹ۔ بیلاڈونا۔ پلاٹینا۔ جاتم سلف۔ سی سی فیوگا۔ کافیا۔ کیموملا۔ ہیوسس۔

☆ وضع حمل کے دوران بہت زیادہ سیلانِ خون (ہیمورج) کے ہو جانے سے تشنجی دورے پڑیں : (2) پلاٹینا۔ چائنا۔ سیکیل کار۔ (3) آرسنکم۔

☆ وضع حمل کے دوران غش کھا جائے (Fainting) : (1) پلساٹیلا۔ نکس وامیکا۔ سیکیلی کار۔ (2) سی سی فیوگا۔ کافیا۔ وریٹرم البم۔

☆ وضع حمل کے دوران درد (After-Pain) کی ہر لہر یا لپک کے بعد غش کھا جائے : (2) نکس وامیکا۔ (3) نیپ۔

☆ وضع حمل کے دوران ہاتھوں کی انگلیوں میں اینٹھن ہو : (1) ڈائیسکوریا۔ کیوپرم۔

☆ وضع حمل کے دوران پاؤں کی انگلیوں میں اینٹھن ہو : کیوپرم۔

☆ وضع حمل کے دوران بازو اور ٹانگیں بوجھل اور بھاری ہو جائیں : (2) ککلیا فاس۔

☆ وضع حمل کا آپریشن کرنے کے بعد بازو اور ٹانگیں سن ہو جائیں : کیوپرم۔

☆ وضع حمل نارمل طور پر ہونے کے بعد بازو اور ٹانگیں سن ہو جائیں : سیپیا۔

☆ وضع حمل کے بعد ٹانگوں میں فالج ہو جائے : (1) رسٹاکس۔ (2) پلمبم۔ کاسٹیکم۔

☆ وضع حمل کے بعد جوارح (بازو اور ٹانگوں) میں درد ہو : روڈوڈنڈران۔

☆ وضع حمل کے بعد کولہوں میں درد ہو : (2) سلیشیا۔

☆ وضع حمل کے دوران کولہوں میں درد ہو یا چوتڑوں میں اینٹھن ہو : (2) سی سی فیوگا۔

☆ وضع حمل کے دوران گھٹنوں سے نیچے ٹانگوں میں اینٹھن ہو : بیلاڈونا۔ کیوپرم۔ میگنیشیا فاس۔

☆ وضع حمل کے دوران پنڈلیوں میں اینٹھن ہو : نکس وامیکا۔

تفصیلات ادویہ :

ایکونائیٹ : ولادت کے وقت مریضہ بہت خوفزدہ ہو۔ اپنی موت کی پیشین گوئی کرے۔ بخار کی سی کیفیت ہو۔ دل تیز دھڑکتا ہو۔

بیلاڈونا200 : سر میں چپکن (تھرابنگ) اور چہرہ سرخ' تمتمایا ہوا' دماغ پراگندہ جو مختلف خیالات اور موہوم اشکال میں الجھا ہوا ہو۔ دماغ کے بھٹکنے یا بہکنے کا رجحان ہو یا تڑپنے پھڑکنے جیسی حرکات ہوں۔ شوروغل اور روشنی ناقابل برداشت ہو۔

کالوفائلم200 : یہ رحم کی اکساہٹوں کے لئے بہترین دوا ہے۔ رحم میں بچہ اگر آڑے رخ یا الٹا یعنی سر اوپر اور چوتڑ نیچے ہوں تو اس دوا کی ایک دو خوراکیں بچے کی پوزیشن کو درست کرکے سر کو رحم کے منہ میں دھکیل دیتی ہیں۔ یہ دوا ولادت کو آسان بنا دیتی ہے۔ ولادت سے قبل اس دوا کا استعمال ولادت کو آسان تر بنا دیتا ہے۔ اس سے رحم کے منہ کی سختی ختم ہو جاتی ہے اور رحم کا منہ جلد کھل جاتا ہے۔ ناکافی دردزہ کو تیز کر دیتی ہے اور اس درد کا رخ نیچے کی طرف کر دیتی ہے۔ کبھی یہ درد اینٹھن جیسے شکم کے چاروں طرف پھیلتے ہیں اور زچہ کو بے تاب کر دیتے ہیں اور بچہ باہر کو نہیں آتا تو یہ اکسیر دوا ہوتی ہے یا اگر دردزہ بہت کمزور ہوں یا مریضہ کمزور' یا زچہ کے رحم کی کمزوری (Hypotonia) ہو تو یہ دردزہ بچے کو دباؤ ڈالنے کی بجائے کپکپی کی شکل میں ختم ہو جاتے ہیں۔ ان سب نقائص کو یہ دوا ختم کر دیتی ہے۔ قبل از وقت پیدا ہونے والے بچے جو امیر گھرانوں میں خوراک کی فراوانی کے سبب اکثر قبل از میعاد پیدا ہو جایا کرتے ہیں۔ اس رجحان کو اس دوا کے استعمال سے روکا جاتا ہے۔ جب رحم میں اینٹھن والے دردوں کے سبب اسقاط حمل کا خدشہ پیدا ہو جائے' خواہ سیلان خون ہو یا نہ ہو۔ یہ دوا مفید ہے۔ ولادت سے قبل جھوٹے دردزہ جو مریضہ کو بری طرح پریشان کر دیں۔ یہ دوا وضع حمل کو آسان بناتی ہے۔ ولادت کے بعد اگر رحم سکڑ کر اپنی جگہ پر نہ آ رہا ہو یا رحم اپنی جگہ سے ہٹ گیا ہو تو یہ اکسیر دوا ہے۔

سمی سی فیوگا200 : یہ زنانہ حمل اور وضع حمل کے وقت کی بہت سی علامات کی اکسیر دوا ہے۔ حاملہ سودائی' شوخ' مزاج' چنچل اور بائی کے دردوں کے مزاج والی ہوتی ہے۔ ایام حمل میں اس کی تکلیفات یکایک بدلتی رہتی ہیں۔ آج یہ علامات' کل کو وہ تکلیفات۔ پلساٹیلا کی طرح بدلتی ہیں۔ یوں معالج کئی دن تک علامات کے دھوکے میں پڑا رہتا ہے۔

وضع حمل کے شروع میں ہی مریضہ تھرتھر کانپتی ہے۔ ولادت کے دوران وہ ہسٹریا کی مریضہ

نظر آتی ہے کہ درد زہ ہونے لگا یا رک گیا۔ درد زہ قطعاً" نہ ہو یا بے قاعدگی سے درد ہوتا ہے۔ درد کافی نہ ہو۔ رحم کا منہ نہ کھلے یا درد باقاعدہ آکر چند اہم علامات رونما ہوتی ہیں۔ درد اٹھتا ہے اور بچہ پیدا ہونے کا احساس ہوتا ہے۔ باقاعدگی سے اٹھتا ہے' بڑی دیر تک ہوتا رہتا ہے۔ ولادت کا دو تہائی کام مکمل ہو جاتا ہے کہ زچہ یکایک چیخ اٹھتی ہے اور اپنے دونوں ہاتھ کولہوں پر رکھ دیتی ہے۔ کیونکہ درد زہ نے اب جگہ بدل لی ہے اور رحم سے کولہوں پر آگیا' وہاں اینٹھن (کرمپ) شروع ہو گئی۔ جب ہاتھ سے یہ جگہ مل گئی تو درد لوٹ کر واپس آجاتا ہے۔ اگر ایسی صورت میں یہ دوا دی جائے تو یہ درد زہ کو باقاعدہ بنادے گی اور ولادت تک ہو کر اسے نتیجہ خیز بنادے گی۔ درد زہ اور حمل میں' کنج ران میں درد اور درد کی ایک لپک ولادت پر جوڑ اور کولہے سے عرق النساء کے عصب کے سامنے نیچے کو جائے۔

سی سی فیوگا کی مریضہ نہایت نازک مزاج ہوتی ہے۔ درد زہ سے اس کے کانوں کی سماعت تیز ہو جاتی ہے۔ آواز برداشت نہیں کر سکتی۔ ولادت پر غش کھا جاتی ہے۔ اگر گھر میں اس کے مزاج اور طبیعت کے خلاف کوئی بات ہو جائے یا وہ جوش یا اشتعال کی کوئی بات سن لے تو درد زہ فوراً" بند ہو جائے گا۔ یا وضع حمل کے عمل سے جو پانی آرہا ہو گا' وہ آنا بند ہو جائے گا۔ جیسے سردی لگ گئی ہو۔ اسے تشنج ہو جائے گا۔ ولادت کے بعد بھی سخت درد ہو گا' پستانوں میں دودھ دب جائے گا۔ دودھ نہ اترے گا۔ سارا بدن دکھے گا اور بخار چڑھ جائے گا۔ (کالوفائلم سے مقابلہ کریں) ان حالات میں سی سی فیوگا مریضہ کی تکلیفات کو دور کردے گی اور ولادت بہت آسان ہو گی۔ کوئی پیچیدگی پیدا نہ ہو گی۔ بعض مستورات کو ہمیشہ مردہ بچے پیدا ہوا کرتے ہیں۔ اگر مریضہ کی مزاجی علامات موجود ہوں تو ولادت سے تین ماہ قبل سے اس دوا کو نمبر 1x میں روزانہ 3 خوراک دینی چاہئے۔

کیس : ایک مریضہ بائی کے دردوں کا شکار تھی۔ حمل کے دوران مزاجی طور پر چڑچڑی کہ جلد جھنجھلا اٹھتی تھی۔ اس کے کئی بار اسقاط حمل ہوا۔ کچھ بچے معذور اور کچھ مردہ پیدا ہوئے۔ وہ خوبصورت نرینہ اولاد کی خواہش مند تھی۔ استقرار حمل کے پہلے ہفتے اس کو کلکیریا فاس کی ایک خوراک دی گئی۔ اگلے دو ماہ ہر نئے چاند کی تین تاریخ کو ایک ایک خوراک مزید دی گئی۔ پھر ایک ماہ بعد ہر ہفتے سیپیا 200 اور ہفتے کے دوران سیپیا 200 کے آگے پیچھے دو دو دن چھوڑ کر ہر روز سی سی فیوگا 30' دن میں 3 بار سارا زمانہ حمل دی گئی۔ بحمد و تعالیٰ اس کو وقت پر خوبصورت لڑکا بڑی آسانی کے ساتھ پیدا ہوا۔ پہلے اسے بچے معذور قسم کے بڑی تکلیف سے پیدا ہوئے اور زمانہ حمل مریضہ کے لئے بڑا دشوار گزار ہوتا۔

امریکی ڈاکٹر جارج رائل لکھتے ہیں : ایک دفعہ ایک حاملہ عورت نے اپنا حمل ساقط کرلیا جس سے شدید سیلان خون ہونے لگا۔ چنانچہ مجھے بلایا گیا۔ میں نے پوچھا کہ کس چیز سے حمل گرایا گیا ہے۔ اس نے بتایا کہ سی سی فیوگا کی جڑ (Black-Snake Root) کے جوشاندے سے۔ ڈاکٹر موصوف کہتے ہیں کہ میں نے بے شمار عورتوں کو سی سی فیوگا 3x کے 5 قطرے ہر 3 گھنٹے بعد دے کر اور مکمل آرام کروا کر اسقاط حمل کو روکا ہے۔ اسقاط حمل کی ان سب عورتوں میں ہمیشہ عنق الرحم کی اندرونی جھلی میں ورم کے ساتھ کثیر المقدار خون حیض آتا تھا۔ اکثر عورتوں کو اعصابی دردوں کے ساتھ خون حیض بہت تاخیر کے ساتھ اور بہت کم مقدار میں آیا کرتا تھا۔ موصوف مزید لکھتے ہیں۔ "یہ سچ ہے کہ وضع حمل میں آسانی پیدا کرنے کے لئے ولادت سے چند ہفتے پہلے سی سی فیوگا کو بار بار دینا چاہئے۔ جب میں ایک زچہ بچہ سنٹر کا انچارج تھا تو میں نے تقریباً 500 زچہ عورتوں کا خصوصی مطالعہ کیا تھا اور اس امر کا قائل ہو گیا کہ اس دوا کے استعمال سے بچے کی ولادت جلد ہو جاتی ہے۔ وقت کم لگتا ہے اور وضع حمل کی تکلیفات اور مشکلات کم ہوتی ہیں۔ میں اس دوا کے 5 قطرے تیسری یا چھٹی رات اور صبح کو ولادت سے کوئی 3 ہفتے پہلے سے دیا کرتا تھا۔ نیز عورتوں کی اعضائے تناسل کی بیماریوں کے ساتھ مختلف شدت کی ذہنی و اعصابی علامات ایک معمولی بے خوابی سے لے کر مرگی کے تشنجی دوروں تک پائی جاتی ہیں۔ ان سب کے لئے سی سی فیوگا نعمتِ غیر مترقبہ دوا ہے۔"

ڈاکٹر جیمز ٹائیلر کینٹ کہتے ہیں کہ یہ دوا 50، 200، 1000 اور اونچی طاقتوں میں موثر ترین ثابت ہوتی ہے۔

اگنیشیا IM-200 : ہسٹریا کے دورے پڑیں۔ مریضہ غموں کا مرقع ہو۔ رحم میں اینٹھن اور کاٹنے والے درد۔ مریضہ بار بار سسکیاں لے اور آہیں بھرے۔ وضع حمل کے دوران افسردگی (ڈپریشن) چھا جائے اور تشنجی دورہ پڑے۔

پلساٹیلا 200 : دردِ زہ بہت کمزور، کئی دن جاری رہیں مگر نتیجہ صفر ہو۔ بچہ پیدا نہ ہو۔ مریضہ کو بے ہوش کردیں۔ (نکس وامیکا۔ سی سی فیوگا) درد کمزور جیسے رحم میں کمزوری کے باعث درد پیدا کرنے کی صلاحیت مفقود ہو۔ (Hypotonia) دردِ زہ جن سے دل کی دھڑکن تیز ہو جائے یا دم گھٹنے اور غشی کے دورے پڑیں۔ مریضہ ٹھنڈی، کھلی ہوا کی خواہش کرے۔ گرم کمرے میں بدتر ہو۔ (پیکیل کال) مخصوص مزاج اور شکل و شباہت والی عورتوں کے لئے یہ ولادت کی تکلیفات کی اعلیٰ دوا ہے۔ یعنی مریضہ نرم دل، خوش طبع، خوش خلق، گول خوبصورت چہرے، بھوری یا نیلی آنکھوں والی، جلد رو دینے والی اشکبار ہوتی ہیں۔ (اگر زچہ چڑچڑے مزاج کی غصہ ور ہو تو کیموملا) درد جگہ بدلتے

ہیں۔ رحم سے کر میں اوپر تک اور کبھی پاؤں کی طرف لپکتے پھرتے ہیں۔ درد زہ بے قاعدگی سے ہو۔ رحم کا منہ مکمل رہا ہو۔ سکڑن اور بھینچنا (Contraction) رک گیا ہو۔ درد زہ کا وقفہ نہایت تھوڑا ہو اور مستی بھری نیند آئے۔ پلساٹیلا 200 دینے سے درد زوردار ہو کر جلد ولادت ہو جاتی ہے۔

کیموملا IM-200 : درد زہ سے بے حد ذکی الحس اور پرجوش بن جائے۔ (کافیا) تشنجی اور تکلیف دہ درد ہوں۔ تیز دردوں کے مارے بے حوصلہ اور ماہیٔ بے آب کی طرح بے تاب ہو جائے۔ اِدھر اُدھر لوٹے پوٹے۔ پریشان ہو جائے۔ ذکاوت حس' بے صبری یا تکلیف کا مظاہرہ کرے۔ بلایا جائے تو تلخی سے جواب دے۔ درد' تکلیف سے چیخنے اور بددعاوے۔ درد زہ بے حد زیادہ ہو۔ دایہ' نرس ہر کسی کو کوسے اور بددعاوے۔ (سیپیا) جو مریضہ کو مایوس کر دے۔ درد زہ کے ساتھ مریضہ کو بار بار پیشاب کی حاجت ہو۔ درد زہ ناقابل برداشت ہو۔ مریضہ پاگل سی ہو جائے۔ ہوش و حواس کھو بیٹھے۔ ولادت میں سکیڑنے والے درد بے قاعدہ' درد زہ غلط جگہ پر محسوس ہوں۔ رحم کا منہ سخت ہو اور کھلنے میں نہ آئے۔ ولادت کے وقت' اس کے بعد اور زچگی میں بہت سی علامات کی یہ ایک مفید دوا ہے۔

کافیا 30 : درد بہت زیادہ شدید' جس سے مریضہ دماغی اور اعصابی طور پر بے حد جوشیلی ہو جائے۔ مریضہ روئے اور ماتم کرے۔ خوف زدہ ہو کر ہائے وائے کرے۔ اعضائے تناسل اس قدر ذکی الحس ہوں کہ ان کو چھونا برداشت نہ کر سکے۔ رات بھر نیند نہ آئے۔ ذرا سے شوروغل' قدموں کی چاپ' دروازہ کھلنے یا بند کرنے کی آہٹ۔ دروازے کی گھنٹی کی آواز سب ناقابل برداشت ہوتے ہیں۔ کافی (قہوہ) پینے کی رسیا مریضہ میں اعصابیت پیدا ہو چکی ہو۔ ولادت کے وقت موت کا خوف چھا جائے۔ (ایکونائٹ) اس امر کا خوف کہ کوئی واقعہ یا سانحہ پیش آنے والا ہے۔

نکس وامیکا 200 : درد زہ بے قاعدہ ہوتے ہیں اور ولادت ہوتی دکھائی نہیں دیتی۔ نیچے کو دباؤ کے ساتھ کمر اور رانوں میں کھچاوٹ ہوتی ہے۔ (کیموملا) درد زہ کی ہر لہر پیشاب یا پاخانہ کی حاجت پیدا کر دے۔ مریضہ کو دائمی عادی قبض جس کے ساتھ بار بار تھوڑے تھوڑے پاخانے کی حاجت ہو۔ مریضہ چڑچڑی اور غصہ ور۔ اتنا غصہ آتا ہے کہ کپڑے پھاڑ ڈالے۔ ناقابل ضبط غصہ اور چڑچڑاپن۔ صبر و تحمل مفقود اور اس کے ساتھ جسمانی کمزوری بھی ہوتی ہے۔ درد زہ اتنے شدید کہ مریضہ بے ہوش ہو جائے۔ ناف کے مقام پر کاٹنے والا درد۔ (اپیکاک) وضع حمل کے دوران درد اوپر سے نیچے کو لپکے اور پنڈلیوں میں اینٹھن ہو۔

خارجی طور پر : ڈاکٹر کلارک لکھتے ہیں کہ وضع حمل کے بعد کیلنڈولہ Q کا شرمگاہ پر لگانا مفید اور

اصول ہوتا ہے۔ اس سے مریضہ کو بے حد سکون ملتا ہے۔ ولادت کے بعد کیلنڈولہ کے گرم محلول (مدر ٹنکچر1 حصہ +10 حصہ پانی) سے اسفنج تر کرکے شرمگاہ پر لگانا چاہئے۔ گرم لوشن (محلول) کا لگانا سرد لوشن سے عموماً" بہتر ہوتا ہے کیونکہ اس سے زخمی حصوں کو تقویت پہنچتی ہے۔ گرم کیلنڈولہ کے سینک (Hot Fomentation) کو وقفے وقفے سے کرنا ضلو (پلٹس) لگانے سے کہیں زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ اس سے چیر اور زخم جلد مندمل ہو جاتے ہیں۔ ہمیشہ گرم لوشن استعمال کرنا چاہئے۔

ڈاکٹر کینٹ لکھتے ہیں کہ کیلنڈولہ کو کٹے پھٹے زخموں اور چیروں (Cuts) میں ہرگز نظرانداز نہ کرنا چاہئے۔ اس سے زخموں میں سڑاند پیدا نہیں ہوتی چنانچہ مقامی طور پر اس کا محلول لگانا مفید ہوتا ہے۔ اس سے پیپ نہیں پڑتی اور زخموں میں جلد انگور آکر مندمل ہو جاتے ہیں۔ اس سے مقامی درد اور تکلیف بھی ختم ہو جاتی ہے۔ یہ دوا بڑی خوبصورتی سے زخموں اور چیروں کو مندمل کر دیتی ہے۔ ممکن ہے کہ کوئی کہے کہ مقامی طور پر اس کا لوشن لگانا ہومیوپیتھک طریقہ علاج نہیں۔ مگر یہ وہ لوگ ہیں جو "گڑ کھاتے اور گلگلوں سے پرہیز" کرتے ہیں۔ "

باب 15

زمانۂ زچگی (سوا مہینہ) عرصۂ عفونت
(PUERPERIUM)

زچگی کا زمانہ بچے کے پیدا ہونے (Delivery) کے بعد چالیس دن (سوا مہینہ) ہے جو ولادت کے فوراً بعد شروع ہوتا ہے اور اس وقت مکمل ہوتا ہے جب کم و بیش چالیس دن بعد زنانہ اعضائے تناسل سکڑ کر واپس اپنی پہلی غیر حاملہ نارمل حالت میں آ جاتے ہیں۔ اور عورت دوبارہ مستقل زندگی بسر کرنے لگتی ہے یعنی وہ مباشرت کے قابل ہو جاتی ہے۔

جب بچہ پیدا ہو جائے تو دایہ یا نرس فوراً بچے کو ماں کی عفونت یا گندی رطوبات سے دور لے جائے اور وہاں لٹائے جہاں وہ سانس لے سکے اور اس کے منہ سے کپڑا ہٹا دے۔ منہ کو دیکھے اگر اس میں تھوک یا بلغم ہو تو اسے صاف کر دے اور اہم بات یہ ہے کہ وہ بچے کی گردن کے اردگرد ناف کی دوڑی (Funis/Navel String) کا تنگ حلقہ (Coil) لپٹا ہوا نہ ہو ورنہ فوراً اس کو الگ کر دے اگر ڈوری کے گردن پر دو تین بل یا حلقے ہوں تو ذرا ڈھیلا کر دے۔ پھر ڈور ریشمی دھاگے (Ligature) ناف کی دوڑی (Funis/Umbilical Cord) کے اردگرد بچے کے جسم سے پہلا 10 سنٹی میٹر دور اور دوسرا 15 سنٹی میٹر دور فاصلے پر مضبوط گانٹھوں کے ساتھ باندھ دے۔ بندھنوں میں 5 سنٹی میٹر کا فاصلہ ہوگا۔ پھر دونوں بندھنوں کے درمیان ایک کند قینچی سے ناف کی دوڑی کو کاٹ دے۔ دوری کو ریشمی دھاگوں سے اس وقت تک نہ باندھا جائے جب تک زندہ بچہ چیخ نہ مارے یا زور زور سے سانس نہ لینے لگے۔ یا ناف کی دوڑی کی تمام تر حرکت (Pulsation) بند نہ ہو جائے۔

ولادت کے بعد شکم پر 1 فٹ چوڑی، 4 فٹ لمبی مضبوط کپڑے کی پٹی (Binder) باندھ دیں جو 8-10 دن بندھی رہے۔ اس سے رحم اور پیٹ کو سکڑنے میں اور سیلان خون بند کرنے میں مدد ملتی ہے۔ یہ پٹی لیڈی ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق حسب ضرورت باندھنی چاہئے۔ ولادت کے بعد شیمہ (آنول) جو حمل کے دوران پیدا ہوتی ہے اور ماں بچے میں خون کا رابطہ پیدا کرتی ہے۔ 20-30 منٹ میں رحم سے باہر نکل جاتی ہے۔ خون نفاس آنے لگتا ہے اور اعضائے تناسل آرام حاصل کرنے کے

بعد واپس اپنی پہلی حالت پر آنے لگتے ہیں۔ زچہ دو گھنٹے بعد سیلان خون کم ہونے لگتا ہے۔ پھر زچہ کو شہد ملا دودھ یا دلیا وغیرہ دے دینا چاہئے۔ مشیمہ کے اخراج کے بعد ایک گلاس پانی میں 20 قطرے آرنیکا Q ملا کر پچکاری سے شرمگاہ کو دھو دیا جائے اور آرنیکا 200 کی ایک خوراک کھلا دی جائے۔

زچہ کی دیکھ بھال (CARE OF PUERPERA)

ولادت کی سختیوں کے باعث عورت بہت شکستہ اور کمزور ہو جاتی ہے۔ شکم پر مضبوط کپڑے کی پٹی لپیٹ کر ایک گھنٹہ تک ولادت کی وضع پر اسے چپ چاپ پڑی رہنے دیں۔ اس کی حفاظت اور صحت کا بہت خیال رکھنا چاہئے۔ بے احتیاطی کی صورت میں کئی پیچیدہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں جو بعد میں نہایت خطرناک صورت حال سے دوچار کر دیتے ہیں۔ ولادت کے بعد آرنیکا 200 دو تین گھنٹے کے وقفے سے کھلائیں۔ جس سے اس کی تھکن، درد اور شکستگی دُور ہو جائے گی۔

1۔ زچہ کے کمرہ کو پاکیزہ اور صاف ستھرا ہونا چاہئے۔ کسی قسم کی عفونت، غلاظت و کثافت اور شور و غل نہ ہو۔ زچہ کے اعضاء کو غسل دینے کے بعد صاف ستھرا لباس پہنا دیا جائے اور صاف ستھرے بستر پر آرام سے لٹا دیا جائے۔ موسم کی مناسبت سے کمرہ ہوادار یا گرم ہونا چاہئے۔ ان تدابیر میں غفلت کی جائے تو زچہ کو رحم، معدہ، شکم اور جوڑوں میں درد ہونے لگتے ہیں یا اسہال، پیچش یا تشنجی دورے ہونے لگتے ہیں۔ چنانچہ اس کی استعمال کی چیزیں برتن، کپڑے، تولئے وغیرہ الگ الگ ہونے چاہئیں۔ زچہ کی سیون میں ٹانکے لگائے گئے ہوں تو روزانہ صفائی کے دوران دلیہ یا نرس کو ان کا خیال رکھنا چاہئے۔ اور نیم گرم پانی میں کیلنڈولہ Q کے 20 قطرے ایک گلاس پانی میں ملا کر دن میں دو بار اور ہر بار پیشاب کرنے کے بعد اعضائے تناسل و سیون کو روئی کے پھائے بھگو بھگو کر دھونا چاہئے اور آرنیکا 200 کی تین خوراکیں کھانے کو دیں۔ زچہ کو ابتدائی غذا چار پانچ دن تک نرم، سیال اور زود ہضم دیں۔ مثلاً دودھ، انڈے کی زردی دودھ میں پھینٹ کر، یخنی (سوپ)، مرغ کا شوربہ، پتلا حریرہ، سبز چائے، کوکو وغیرہ۔ گھی اور ثقیل اشیاء مت دیں۔ پھر اس کے بعد دودھ یا شوربے میں پھلکا یا ڈبل روٹی ڈال کر دیں۔ پھر مرغ، پرندوں یا بکری کے گوشت کی بوٹیاں دس بارہ دن بعد دیں۔ اور رفتہ رفتہ گھی، روٹی اور دیگر غذاؤں پر لائیں۔ پانی ابال کر اور ٹھنڈا کر کے پینے کو دیں۔ سر اور جسم پر بادام، تل یا سرسوں کے تیل کی مالش روزانہ کرائیں۔ نیز چائنا 200 اور کاربوویج 200 باری باری صبح و شام ایک ایک خوراک کھلائیں۔ ان سے جلد ضائع شدہ خون کی کمی پوری ہو جاتی ہے۔

2۔ ولادت کے بعد زچہ کے رحم کو سکڑ کر اپنی سابقہ حالت پر پہنچنے کے لئے کافی آرام کی

ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ کم از کم دس دن تک اسے بستر پر لیٹا رہنا چاہیے اور مزید تین ہفتے کام کاج اور زیادہ چلنے پھرنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔ لاپروائی کرنے سے رحم سے خون جاری ہو جانے کا خدشہ ہوتا ہے۔ یہ بھی عین ممکن ہے کہ رحم سکڑ کر اپنی نارمل حالت پر نہ پہنچے اور ہمیشہ کے لئے ڈھیلا کشادہ رہے۔ جس سے بعض خطرناک امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ مزید ذکر آگے آئے گا۔

3۔ بعض زچہ مستورات کو ولادت کے پہلے دن یا دو دن پیشاب تکلیف سے آتا ہے یا رک جاتا ہے جو فرج میں چیر آنے یا چوٹوں کے سبب ہوتا ہے۔ جب ولادت بمشکل ہوئی ہو۔ بعض عورتوں میں مثانہ پیشاب سے لبریز ہو کر قطرہ قطرہ ٹپکتا ہے۔ لہٰذا ایک دو دن سلائی سے پیشاب کروا دینا چاہیے۔ کبھی مثانہ اور مہبل کے درمیانی اعضا سے یا مشکل کی ولادت سے جگہ پھٹ کر ناسور بن جاتا ہے۔ اس میں سے پیشاب از خود ٹپکتا ہے جو عمل جراحی سے درست کرنا چاہیے۔

بچہ پیدا ہونے کے بعد زیادہ سے زیادہ 6 گھنٹے تک زچہ کو پیشاب آجانا چاہیے۔ اگر نہ آئے تو پیڑو اور اعضائے تناسل بیرونی پر ایک گلاس گرم پانی میں آرنیکا Q کے 20 قطرے ڈال کر ٹکور کریں یا پیشاب کی سلائی (کیتھاٹیر) کی مدد سے پیشاب خارج کر دیا جائے۔ پھر 24 گھنٹے تک پیشاب کھل جانا چاہیے۔ اگر وضع حمل کے بعد آرنیکا 200 کی ایک خوراک دی گئی ہو تو جسمانی تھکن اور شکستگی کے دور ہونے کے علاوہ پیشاب آجاتا ہے۔ اگر چھ گھنٹے تک نہ آئے تو پھر آرنیکا 200 ایک خوراک دی جائے۔ اگر وضع حمل کے بعد پیشاب از خود نکلے یا قطرہ قطرہ آئے تو یہی دوا درست کر دیتی ہے۔ اگر وضع حمل کے بعد مثانہ کمزور اور مفلوج ہونے کے سبب پیشاب بند ہو گیا ہو تو کاسٹیکم 200 یا آرسنکم 200 کی ایک خوراک دیں۔ کبھی حمل کے آخری زمانے میں اور پھر ولادت کے بعد زچگی میں کھانستے، ہنستے یا چھینکتے وقت بلا ارادہ از خود پیشاب نکل جاتا ہے۔ مریضہ اس کو روک نہیں سکتی۔ اس کو بھی کاسٹیکم 200 کی چند خوراکیں دے کر درست کیا جا سکتا ہے۔

4۔ وضع حمل کے بعد زچہ کو کم از کم ایک ماہ تک ٹھنڈے پانی کو استعمال نہ کرنا چاہیے بلکہ ہاتھ منہ دھونے کے لئے بھی گرم پانی ہی استعمال کرنا چاہیے۔ ٹھنڈے پانی سے خون نفاس رک جایا کرتا ہے اور اس سے جوڑوں میں بائی کے درد، تشنج، عفونتی بخار وغیرہ عوارض یلغار کر دیتے ہیں۔ اگر سردی لگ جائے تو اس بد احتیاطی کے اثر کو ایکونائیٹ 3x کی دو تین خوراکیں 5'10 منٹ کے وقفے سے دے کر دور کر دیا جائے۔

5۔ وضع حمل کے دو تین دن بعد پستانوں سے ایک سبزی یا زردی مائل دودھ جیسی چیز "کھیس" (Colostrum) نکلا کرتی ہے۔ دودھ تیسرے چوتھے دن بننے لگتا ہے۔ اس کے دھو بلی۔

ساتھ پستانوں میں چبھن سی محسوس ہوتی ہے اور ان میں اینٹھن' گرمی اور بھاری پن کا احساس ہوتا ہے اور کبھی زچہ کو سردی لگنے کا احساس ہونے لگتا ہے۔ پستانوں کو آرنیکا لوشن سے دھو کر خشک کر دینا چاہئے اور ہر پانچ چھ گھنٹے بعد بچے کو چوسنے کے لئے پستان اس کے منہ میں دینا چاہئے۔ اس سے ماں کے رحم کو سکڑنے میں مدد ملتی ہے اور بچہ کو پاخانہ آ کر آنتیں صاف ہوتی ہیں۔ اگر تین چار دن بعد ماں کو دودھ نہ اترے اور بچہ بھوکا روئے تو ماں کو ژنکم 200 کی ایک دو خوراکیں 6'7 گھنٹے کے وقفے سے دیں۔ تو فوراً" رد عمل پیدا ہو کر دودھ بننے لگے گا۔

عموماً" تین چار دن بعد زچہ کے پستان سخت ہو کر دردناک ہو جاتے ہیں۔ بچہ اتنا دودھ نہیں پیتا جس سے پستان خالی ہوں۔ لہذا پستانوں کو ہاتھ سے دبا کر یا "پستانی آلہ" (Breast Pump) کی مدد سے دودھ نکال دینا چاہئے۔ زچہ کو چاہئے کہ پستانوں کو سہارا دے کر کسی قدر اٹھائے رکھنے یا دبائے رکھنے کے لئے مناسب انگیا پہن لی جائے۔ ماں کے کسی موذی مرض تپدق وغیرہ کے سبب یا بچہ کے مرجانے کے سبب اگر پستان سے دودھ نہ پلائے تو چند دن بعد دودھ خود ہی اترنا بند ہو جاتا ہے اور پھر بالکل ختم ہو جایا کرتا ہے۔ البتہ پہلے چند دن پستان دودھ سے لد کر متورم ہو جاتے ہیں۔ اکڑاہٹ اور درد ہوتا ہے کہ ذرا سا جھٹکا یا ہچکولہ برداشت نہیں ہو سکتا۔ اس صورت میں برائی اونیا 200 کی ایک دو خوراکیں سوجن' اکڑاہٹ اور درد کو دور کر دیں گی۔

بچے کی پیدائش کے بعد کم و بیش 40 دن (سوا مہینہ) زچہ کے رحم سے ایک قسم کی خونی رطوبت "نفاس" (Lochia) خارج ہوتی ہے۔ اس کا پوری طرح خارج ہو جانا بہتر ہوتا ہے۔ اگر اس کا اخراج یکایک رک جائے یا کم ہو جائے یا بدبودار آنے لگے تو زچہ کے لئے یہ شدید خطرے کی علامات ہوتی ہے۔ چنانچہ زچہ کو پائیرو جینم 200 یا پلساٹیلا 200 کی خوراک فوراً" دے دینی چاہئے' جس سے نفاس جاری ہو جائے گا۔

بچہ جننے کے بعد چند دن تک زچہ کی شرمگاہ بہت سوجی ہوتی ہے۔ اس کو آرنیکا لوشن سے دھونا اور ٹکور کرنا چاہئے اور کھانے کے لئے آرنیکا 200 کی خوراک صبح و شام دیں۔

اگر وضع حمل کے فوراً" بعد غشی تشنجی دورہ پڑے۔ دل پھڑکے اور دھڑکے یا کلوروفارم وغیرہ بے ہوش کرنے والی دواؤں کے استعمال کے بعد مریضہ کی طاقت سلب ہو جائے تو ایمل نائیٹروسم 1M کی ایک خوراک فوراً" دی جائے۔ اگر مریضہ بے ہوش ہو تو ایمل نائیٹروسم 1x یا مدر ٹنکچر کے چند قطرے رومال پر ڈال کر جلد مریضہ کو سنگھا دیئے جائیں۔ یہ دوا اسے ہوش میں لے آئے گی۔

زچگی کے عوارض (DISORDERS OF PUERPERIUM)

وضع حمل کی دقتوں سے زچہ کے قویٰ بہت کمزور اور مضمحل ہو جاتے ہیں۔ اور امراض کے لئے قوت مدافعت کی استعداد کم ہو جاتی ہے۔ چنانچہ زچہ مختلف امراض کو قبول کرنے کے لئے تیار اور مستعد ہوتی ہے۔ اور مندرجہ ذیل عوارض میں جلد مبتلا ہو کر تمام زندگی سسکتی رہتی ہے یا داغ مفارقت دے جاتی ہے۔

ولادت کے بعد سیلان خون
(FLOODING/POSTNATAL/POSTPARTUM HAEMORRHAGE)

بچے کی پیدائش کے بعد بکثرت خون بہہ کر ضائع ہو جاتا ہے۔ تمام ولادتوں میں 2 فیصد زچہ عورتوں کو بکثرت سیلان خون ہوا کرتا ہے۔ اور مریضہ کو جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ یہ عارضہ زیادہ تر بچے کی ولادت بہت دیر بعد ہونے میں کافی وقت صرف ہونے سے اور زور آزمائی کے بعد پیدا ہونے سے ہوتا ہے یا جڑواں بچوں کی پیدائش سے یا جب عورت کو سن کرنے والی دواؤں سے بے حس کیا گیا ہو تو شدید سیلان خون ہوتا ہے۔ آج کل انتقال خون (Blood Transfusion) کے سبب مریضہ کو بچا لیا جاتا ہے۔ پہلے دور میں جب خون دینے کا طریقہ معلوم نہ تھا تو بہت سی مائیں خون کے ضیاع کے باعث ہلاک ہو جایا کرتی تھیں۔ خون عموماً بچہ پیدا ہونے سے چند منٹ بعد پرنالے کی طرح بہہ نکلتا ہے یا مشیمہ کے خارج ہونے کے بعد نکل پڑتا ہے۔ ایسی صورت میں چائنا 200 یا فاسفورس 200 کی ایک خوراک فوراً دینی چاہئے۔ اشوکا Q بھی اچھی دوا ہے۔

بہت سی زچہ عورتوں کو ولادت کے فوراً بعد سیلان خون ہو جاتا ہے جسے ابتدائی بعد از ولادت سیلان خون کہتے ہیں اور یہ اس جگہ سے بکثرت بہہ نکلتا ہے جہاں مشیمہ رحم کے ساتھ ملی ہوتی ہے۔ یہ جریان خون ولادت کے بعد رحم کے جلد نہ سکڑنے یا مشیمہ کے ٹکڑوں کا رحم کے اندر رہ جانے کے سبب ہوتا ہے نیز جب ولادت کی نالی (Birth Canal) میں کسی جگہ شگاف آ جائے یا یہ پھٹ جائے تب بھی ولادت کے بعد سیلان خون ہوتا ہے اور یہ نالی بچے کو زنبور (Foreceps) کے ساتھ نکالنے یا چوتڑوں کے بل پیدائش (Breech Delivery) ہونے کے دوران پھٹ جایا کرتی ہے۔ بعض دفعہ ماں میں خون کی خرابی کے باعث سیلان خون ہوتا ہے تو سیکیل کار 200 فوراً خوراک دینی چاہئے۔

کبھی سیلان خون ولادت کے بعد 5 تا 10 دن کے درمیان درد اور بخار کے ساتھ واقع ہوتا ہے

اور اسے ثانوی بعد از ولادت سیلان خون کہتے ہیں اور ایسے کیسوں میں یہ وجہ ہوتی ہے کہ عموماً" مشیمہ کے ٹکڑے اندر رہ جانے سے انفکشن ہو جاتی ہے تو سباٹنا یا پلساٹیلا 200 کی ایک دو خوراکیں دیں۔ یا فوری طور پر مریضہ کو بلڈ گروپ کے مطابق خون دینا چاہئے یا چائنا 200 کی خوراک دیں۔ اگر صدمہ پہنچا ہو تو فوراً" کاربوویج 200 یا ویریٹرم 200 کی ایک خوراک دے دی جائے یا کیمفر Q کے چند قطرے رومال پر ڈال کر ایک دو بار سونگھا دیا جائے۔ انول رکی ہوئی' آنکھیں سرخ اور چہرے پر سرخ تمتماہٹ ہو۔ دورے پڑنے لگیں اور خراٹے دار سانس آئے اور نزع جیسی کیفیت طاری ہو جائے تو فوراً" اوپیم 200 کی خوراک دیں۔

اگر بچے کی پیدائش میں بہت وقت لگ جائے اور بہت دیر بعد ولادت ہو تو مریضہ تھک کر چور اور نڈھال ہو جاتی ہے اور کچھ وقت تک رحم بالکل تھکاماندہ ڈھیلا پڑا رہتا ہے۔ اس کے بعد درد ہو کر رحم سکڑنے لگتا ہے۔ جب یہ سکڑتا نہیں یا کم یا بے قاعدہ سکڑتا ہے تو اس سے سیلان خون ہوتا ہے۔ اسی طرح کمزور کثیر الاولاد ماؤں کا بار بار بچے جننے سے رحم کمزور اور ڈھیلا ہو جاتا ہے اور وضع حمل کے بعد رحم کے عضلات بخوبی نہیں سکڑتے' اس لئے سیلانِ خون ہوتا ہے۔ ولادت کے وقت رحم میں زخم ہو جائیں تو ان سے خون بہا کرتا ہے۔ اگر رحم میں کوئی رسولی ہو یا مشیمہ کے ٹکڑے اندر رہ گئے ہوں تو بھی خون بہتا ہے۔ جب مشیمہ باہر نہ آئے اور اس کو دایہ ہاتھ سے پکڑ کر زور سے کھینچے تو خون کا فوارہ ابل پڑتا ہے۔ پھر خون کو روکنے کے لئے فوراً" ہیمیلس 200 کی ایک دو خوراک دے دیں۔

کبھی رحم ایک مخصوص طرز پر ریت کی گھڑی کی طرح (Hour-Glass Contraction) سکڑتا ہے یعنی رحم درمیان میں سے سکڑ جاتا ہے۔ مگر اس کا پیندا اور منہ (Fundus & Os Uteri) بدستور پھولے ہوئے رہتے ہیں اور چونکہ مشیمہ (انول) رحم کے پیندے (قعرالرحم۔ فنڈس) کے ساتھ چسپاں ہوتی ہے۔ اس لئے خون جاری ہو جاتا ہے اور وہ نچلی جانب فم رحم (OS) میں سکڑن کے باعث فرج سے باہر خارج نہیں ہو پاتا۔ چنانچہ خون کے اجراء کا خدشہ ہوتا ہے پھر جب رحم کے پیندے پر ذرا سا دباؤ پڑے تو یکایک پرنالے کی طرح (Gushing) بہہ نکلتا ہے تو اپیکاک 200 یا فاسفورس 200 کی ایک خوراک فوراً" دے دیں۔

بچہ پیدا ہونے کے بعد غیر معمولی سیلان خون بچہ پیدا ہوتے ہی انول کے اخراج سے پہلے یا بچہ کی ولادت کے تھوڑی دیر بعد بالعموم 6 گھنٹوں کے اندر اندر یا جب سکڑا ہوا رحم دوبارہ ڈھیلا ہو جاتا ہے' جاری ہو جاتا ہے۔ خون کبھی تو بتدریج اور کبھی یکدم شروع ہو جاتا ہے۔ جب یکایک شروع ہو تو

وقفے سے کھانے کو دے دیں۔ فوراً افاقہ شروع ہو گیا اور وہ صحت یاب ہو گئی۔ اس معالج نے مریضہ کو پہلی خوراک دینے پر اس کی بچی سے کہا تھا کہ مریضہ اس (زہریلی دوا) سے ایک گھنٹے میں مر جائے گی مگر آج 25 سال سے وہ زندہ جاوید ہے۔

کیس نمبر3 : امریکہ کے ڈاکٹر ای۔ بی۔ نیش لکھتے ہیں کہ ایک 40 سالہ خاتون سات ماہ سے حاملہ تھی۔ اس کی انگلیوں کے جوڑوں میں شدید دردوں اور سوجن کا حملہ ہوا اور نیند بھی اڑ گئی۔ جس کے لئے کالوفائلم 3 دی گئی اور اس کی انگلیوں پر رائی کا لیپ کر دیا گیا جس سے اسے بہت آرام مل گیا۔ مگر اسے دردِ زہ جیسا شدید درد ہونے لگا۔ اسقاط حمل کے خطرے کے پیش نظر دوا اور لیپ کو ہٹا دیا گیا۔ جس سے پیڑو میں نیچے کو دبانے والے درد رک گئے اور انگلیوں کے جوڑوں کے درد دوبارہ ہونے لگے جو وضع حمل تک جاری رہے۔ وضع حمل کے بعد چند دن یہ درد نہ ہوئے، پھر خون نفاس سیلاب کی طرح بہہ گیا۔ خون ست، سیاہ رنگ، پتلا بہتا تھا اور اس سے بے حد کمزوری اور جسم کے اندر لرزہ اور کپکپی کی سی کیفیت تھی۔ اب انگلیوں کے جوڑوں میں غضبناک درد عود کر آئے۔ کالوفائلم کے سوائی اور ادویہ دی گئیں مگر بے سود۔ آخر کار کالوفائلم 200 دی گئی۔ جس نے تمام تکلیفات کو فی الفور ختم کر دیا۔

کیس نمبر4 : ایک ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں : میں نے ایک مریضہ کو وضع حمل کے بعد جس کو بے حد سیلان خون آ رہا تھا اور کسی طرح نہ رکتا تھا اشوکا Q کے 5 قطرے ایک گھونٹ پانی میں ملا کر تھوڑے تھوڑے وقفے سے دو تین بار دیئے۔ جس سے اسے شفا ہو گئی۔

مشیمہ (آنول) کا اندر رک جانا
(RETENTION OF PLACENTA)

مشیمہ حمل کے دوران رحم کے اندر پیدا ہوتی ہے اور ماں سے بچہ میں خون کی سپلائی کے رابطہ کا کام دیتی ہے۔ یہ مضبوطی سے ماں کے رحم کی اندرونی استری جھلی کے ساتھ چسپاں ہوتی ہے اور ناف کی ڈوری (Umbilical Cord) کے ذریعے بچے کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے۔ یہ ماں کے دوران خون میں سے بچے کو آکسیجن پہنچاتی ہے اور بچے کے خون سے گندے مادوں کو نکال کر ماں کے خون میں شامل کرتی ہے تاکہ ماں کے پھیپھڑے اور گردے کے راستے یہ گندے مادے باہر خارج ہو جائیں نیز یہ ماں سے غذائی مادے بچے میں منتقل کرتی ہے۔ اس میں بعض ہارمونز ایسٹروجن، پروجیسٹرون، HCG وغیرہ بھی پیدا ہوتے ہیں۔

بچہ پیدا ہونے کے بعد 10 منٹ کے اندر مشیمہ دیگر بیکار فالتو بافتوں یا جھلیوں (After Birth Tissue) کے ہمراہ خارج ہو جایا کرتی ہے۔ اگر مشیمہ نصف گھنٹہ تک نہ نکل جائے تو یہ غیر طبعی حالت ہوتی ہے۔ اس کے نکلنے میں تاخیر کی یہ وجوہ ہوتی ہیں:۔

1- رحم کی کمزوری : اگر رحم مشیمہ کو اپنے سے الگ کرنے ہی کے لئے کوئی موثر عمل نہیں کر رہا تو نہ مشیمہ علیحدہ ہوگی اور نہ خون جاری ہوگا اور اگر مشیمہ کا تھوڑا سا حصہ رحم کی دیوار سے جدا ہو گیا تو خون جاری ہو جائے گا۔ اس کے لئے سیپیا 1M کی ایک خوراک مریضہ کو کھلا دیں۔

2- انقباضی حلقہ۔ ریت گھڑی جیسی سکڑن (Hour-Glass Cont./ Constraction Ring) : اس حالت میں رحم "ریت کی گھڑی" کی ایک مخصوص طرز پر سکڑتا ہے یعنی درمیان میں سے سکڑ جاتا ہے اور اس کا پیندا اور منہ بدستور کھلے رہتے ہیں اور چونکہ مشیمہ رحم کے پیندے کے ساتھ چسپاں ہوتی ہے۔ اس لئے یہ باہر خارج نہیں ہو پاتی۔ کبھی سیلان خون بہت زیادہ ہوتا ہے۔

3- چسپیدگی (Adhesion) : کبھی رحم کی بافتوں کے ساتھ مشیمہ مضبوطی سے چسپاں ہوتی ہے اور علیحدہ ہو کر خارج نہیں ہوتی۔

علاج :

☆ مشیمہ رحم میں اندر رک جائے : (1) سیپیا۔ کینتھرس۔ (2) آرسنکم۔ اشوکا اگنس۔ بیلاڈونا۔ پلساٹیلا۔ سبائنا۔ سیکیل کار۔ کالو فائلم۔ نکس وامیکا۔ (3) آرنیشیا ونگرس۔ اپیکاک۔ جلسی میم۔ سی سی فیوگا۔ کروکس۔

تفصیلات ادویہ :

سیپیا 200 : یہ دوا مشیمہ کے رحم کے اندر رک جانے کے لئے بہت اہم دوا ہے۔ مریضہ کا چہرہ مخصوص ہوتا ہے۔ اس پر بڑے بڑے بھورے رنگ کے داغ یا چکتے پڑ جاتے ہیں۔ رحم کا فعل کمزور ہوتا ہے۔ اس لئے مشیمہ کو خارج کرنے میں ناکام رہتا ہے۔ اگر حمل کے زمانے میں یہ دوا ہر ماہ ایک دو بار دی جاتی رہے تو پھر ایسی کوئی پیچیدگی پیدا نہیں ہوتی۔

کینتھرس 200 : رحم کے اندر مشیمہ رک جانے اور جلندار درد ہو۔ رحم کمزور اور اس میں اس قدر سکڑنے کی قوت نہ رہے جس سے مشیمہ اور جھلیاں باہر نکل آئیں۔ مریضہ کے سارے

جسم میں ذکاوت حس بڑھ جائے۔

خون نفاس کی خرابی

(DISORDER OF LOCHIA / CLEANINGS)

مکمل طور پر بچہ پیدا ہونے کے بعد زچہ کے رحم اور شرمگاہ سے کچھ دن تک خون آیا کرتا ہے۔ یہ خون اور چھیچھڑے یا جھلیوں کے ٹکڑے اس جگہ سے خارج ہوتے ہیں۔ جہاں مشیمہ رحم کے ساتھ جڑی ہوتی ہے۔ زیادہ تر زچاؤں کو پہلے تین چار دن خون شوخ سرخ آتا ہے۔ پھر بتدریج گلابی پیلا اور آخر پر سبزی مائل یا سفیدی مائل ہو جاتا ہے۔ جب مشیمہ والی جگہ مندمل ہوتی جاتی ہے تو خون کی مقدار بھی کم ہوتی جاتی ہے اور یہ خون عموماً 6 ہفتے کے اندر اندر (40 دن میں) ختم ہو جاتا ہے۔ اور زچہ غسل صحت کر کے از سر نو اپنا کام کاج سنبھالنے اور ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے قابل ہو جاتی ہے۔

مختلف زچہ عورتوں میں خون بہت زیادہ مختلف آتا ہے۔ بعضوں میں پتلا اور قلیل المقدار ناکافی خون آتا ہے جو صرف چند دن جاری رہتا ہے اور بعض میں یکایک نفاس دب جاتا ہے اور بعض زچاؤں میں اس قدر زیادہ مقدار میں آتا ہے جیسے خون کا سیلاب آیا ہو اور ہفتوں جاری رہتا ہے۔ کثیر المقدار نفاس اکثر ان زچہ عورتوں کو آتا ہے جن کو بکثرت حیض آتے رہے ہوں جو عیش و عشرت کی زندگی بسر کریں اور بہت سے بچے جنے ہوں۔ زچہ کو 6 گھنٹے مسلسل کثیر نفاس آئے تو وہ ہمت ہارنے لگتی ہے اور اس کی حالت غیر ہو جاتی ہے۔

بعض زچہ مستورات کو خون نفاس کافی بدبودار آتا ہے۔ جو خون میں سمیت یا عفونتی بخار کو ظاہر کرتا ہے۔ چنانچہ نفاس کی خرابیوں میں نفاس کا یکایک دب جانا، بہت دنوں تک 30، 35 دن جاری رہنا اور کثیر مقدار میں آنا، ناکافی تھوڑی مقدار میں آنا اور چند دن رہنا اور نفاس کا بدبودار ہونا وغیرہ شامل ہیں۔ جس کے علاج پر فوری توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیلنڈولہ محلول سے شرمگاہ کو دھو کر صفائی کا خصوصی اہتمام کریں اور مندرجہ ذیل ادویہ میں سے منتخب کر کے دوا کھلائیں۔

علاج : نفاس :

☆ نفاس ناکافی۔ قلیل المقدار (Scanty) : (1) پلساٹیلا۔ سیکیل کار۔ (2) اشوک ہلاڈون۔ پائیروجینم۔ سلفر۔ نکس وامیکا (3) ایکونائٹ۔ برائی اونیا۔ ڈلکامارا۔ سٹرامونیم۔ کالوسنتھ۔

☆ نفاس۔ کثیر المقدار (Copious) : (2) اسٹیکو۔ پلاٹینا۔ رسٹاکس۔ سیکیل کار۔ کالفیا۔ کروکس۔ کونیم۔ کیمولا۔ نیٹرم کارب۔ (3) ایری جرن۔ ایکونائٹ۔ برائی اونیا۔ پلساٹیلا۔ ٹرلیم۔ چائنا۔ زنتھاکسائیلم۔ سلفر۔ سیپیا۔ کاربوویج۔ کلکیریا۔ لیلیئم ٹائیگر۔ ملی فولیم۔ ہیپر۔

☆ نفاس۔ طویل المیعاد۔ کافی عرصہ جاری رہے (Protracted) : (1) سیکیل کار۔ سیپیا۔ کاربالک ایسڈ۔ نیٹرم میور۔ (2) پلاٹینا۔ چائنا۔ رسٹاکس۔ کریازوٹ۔ کلکیریا۔ (3) اسٹیکو۔ پٹیشیا۔ بنزوک ایسڈ۔ بیلاڈونا۔ ٹرلیم۔ سلفر۔ سلیشیا۔ سیپیا۔ کالوفائلم۔ کروکس۔ لیلیئم ٹائیگرینم۔ ہیپر۔ ہیلونائس۔

☆ نفاس دبا ہوا۔ رکا ہوا (Suppressed) : (1) برائی اونیا۔ پائیرو جینم۔ پلساٹیلا۔ سلفر۔ (2) اشوکا۔ چائنا۔ ڈلکامارا۔ سٹرامونیم۔ سی سی فیوگا۔ سیکیل کار۔ کیمفر۔ کیمولا۔ نکس وامیکا۔ ہیوسس۔ (3) ارٹیکا۔ الٹرس فیری نوسا۔ ایکونائٹ۔ اوپیم۔ بیلاڈونا۔ پلاٹینا۔ زنکم۔ سوریئم۔ کالوفائلم۔ کالوسنتھ۔ ملی فولیم۔ ورٹیرم البم۔

☆ نفاس دب جائے' پریشانی (Vexation) کے بعد : ایکونائٹ۔ کالوسنتھ۔

☆ نفاس دب جائے' تحریک (Excitement) سے : سی سی فیوگا

☆ نفاس دب جائے' خوف و دہشت (Fright) سے : اگنیشیا۔ اوپیم۔ ایکونائٹ۔

☆ نفاس دب جائے' رنج و غم (Grief) سے : اگنیشیا

☆ نفاس دب جائے' غصہ (Anger) سے : کالوسنتھ۔

☆ نفاس دب جائے' سردی لگ جانے (cold) سے : (1) پائیرو جینم۔ (2) ایکونائٹ۔ برائی اونیا۔ ڈلکامارا۔ سلفر۔ سی سی فیوگا۔ (3) کیمولا۔

☆ نفاس وقتاً'' فوقتاً'' وقفے وقفے سے ہے۔ کبھی ہو کبھی نہ ہو (Intermittent) : (2) پلاٹینا۔ کریازوٹ۔ کلکیریا۔ (3) رسٹاکس۔

☆ نفاس۔ متعفن۔ بدبودار (Offensive) : (1) سیکیل کار۔ کالی فاس۔ کریازوٹ۔ (2) پٹیشیا۔ برائی اونیا۔ پائیرو جینم۔ چائنا۔ رسٹاکس۔ سیپیا۔ کاربوانیملس۔ کاربوویج۔ کروٹیلس ہریڈس۔ (3) ایکونائٹ۔ بیلاڈونا۔ سٹرامونیم۔ سلفر۔ سلیشیا۔ کاربالک ایسڈ۔ لیکےسس۔ نکس وامیکا۔

☆ نفاس بدبودار' مردار جیسا' جس میں سے مردہ جیسی بدبو آئے (Cadaveric) :

سٹراسونیم۔

☆ نفاس عود کر آئے۔ دوبارہ شروع ہو جائے : (2) پلساٹیلا۔ رسٹاکس۔ سورینم۔ کریازوٹ۔ کلکیریا۔(3) ایری جیرن۔ ایکونایٹ۔ سلفر۔ سینی شیو۔ ہیلونائس۔

☆ نفاس پرنالے کی طرح بہے (Gushing) : (2) پلاٹینا۔

☆ نفاس گرم' جلتا ہوا (Hot) خارج ہو : بیلاڈونا۔

☆ نفاس چھیل دینے والا۔ خارش پیدا کرے (Ichorous) : (2) سیکیل کار۔ کاربوانیمی۔(3) رسٹاکس۔

☆ نفاس سوزشی (Acrid) : (1) کریازوٹ۔ (2) پائیروجینم۔ سلیشیا۔ سیپیا۔ کاربوانیمی۔ مرک۔(3) ہیٹیشیا۔ پلاٹینا۔ رسٹاکس۔ کونیم۔ لیلیئم ٹائیگر۔

☆ خون نفاس سرخ رنگ کا (Red) : (2) سلیشیا۔(3) ایکونایٹ۔ برائی اونیا۔ چائنا۔ سلفر۔ سورینم۔ کلکیریا۔

☆ خون نفاس بھورے رنگ کا (Brown) : (2) سیکیل کار۔ کاربوویج۔ کریازوٹ۔

☆ خون نفاس دودھیا۔ دودھ کا سا (Milky) : (2) پلساٹیلا۔ کلکیریا۔(3) سیپیا۔

☆ خون نفاس سفید رنگ کا (White) : (2) پلساٹیلا۔ سیپیا۔ نیٹرم میور۔(3) سلفر۔

☆ خون نفاس سیاہ رنگ کا (Black) : (1) سیکیل کار۔ کریازوٹ۔ (2) پلاٹینا۔ چائنا۔ کروکس سٹائیوا۔ کیموملا۔(3) اسٹیلگو۔

☆ خون نفاس پتلا (Thin) : (2) اشوکا۔ پائیروجینم۔ رسٹاکس۔ سیکیل کار۔ کاربوانیمی۔ (3) اسٹیلگو۔ بیلاڈونا۔ سی سی فیوگا۔ لیکیسس۔

☆ خون نفاس ڈھیلے دار (Lumpy) : (1) کریازوٹ۔(3) سی سی فیوگا۔

☆ نفاس خون آمیز (Bloody) : (2) کیموملا۔ (2) ایکونایٹ۔ برائی اونیا۔ رسٹاکس۔ سلیشیا۔ کالوفائلم۔ کلکیریا۔

☆ خون آمیز' ذرا سی حرکت سے بہنے لگے : ایری جیرن۔

☆ خون آمیز' زچہ جب پستان سے بچے کو دودھ پلاتی ہو : (2) سلیشیا۔

☆ ہلکا ہونے کے بعد پھر خون آمیز ہو جائے : (1) ایری جیرن۔ (2) رسٹاکس۔ کریازوٹ۔ کلکیریا۔(3) سلیشیا۔

ڈاکٹر دوسو ایم ظفر
ڈاکٹر علی خان

تفصیلات ادویہ :

ایکونائیٹ 3x : چمکدار شوخ' سرخ خون نفاس بکثرت بہے' جس کے ساتھ نبض تیز ہو۔ تھوڑا تھوڑا گرم پیشاب آئے۔ زچہ نوجوان موٹی تازی' دموی مزاج ہوتی ہے۔ اگر رحم پر ذرا سا دبانے سے درد ہو تو ایکونائیٹ کے تیز محلول (لوشن) سے درد کی جگہ پر ٹکور کی جائے۔ دماغ خوف اور پریشانی سے محصور ہو۔

اشوکا Q : وضع حمل کے بعد نفاس کا خون بہت زیادہ آئے۔ جو کسی طرح نہ رکے۔ اس دوا کے مدر ٹنچر کے 5 قطرے پانی میں ملا کر 4 گھنٹے کے وقفے سے دیتے جائیں۔

بیلاڈونا 30 : خون نفاس تھوڑی مقدار میں آئے اور اس کے ساتھ سر میں درد ہو۔ چہرے پر تمتماہٹ اور خیالات پراگندہ الجھے ہوئے ہوں نیز نفاس بدبودار اور گرم ہو۔ ایام زچگی میں گرم خون کے تھکے کے تھکے گرتے ہیں۔ اعضاء ذکی الحس' دکھتے ہیں۔

برائی اونیا 30 : خون نفاس سردی لگنے سے دب جائے۔ رک جائے۔ سر میں بھراؤ اور بھاری پن کے ساتھ شدید پھاڑنے جیسا درد سر ہو جیسے سر پھٹ جائے گا۔ پیشانی اور کنپٹیوں میں دباؤ کے ساتھ۔ حرکت سے بدتر۔ پستانوں میں درد اور بوجھ۔ کمر میں درد۔ گرم' سرخ تھوڑا تھوڑا پیشاب آئے۔

پائیرو جینم 200 : نفاس سردی لگنے سے دب جائے۔ خون پتلا' سوزشی' خوفناک حد تک بدبودار عفونت کے ساتھ ورم صفاق۔ سپی (سپٹک) عفونتی انفکشن۔

پلساٹیلا 200 : خون نفاس ناکافی آئے۔ سفید یا دودھیا رنگ کا آئے' ختم ہو کر پھر دوبارہ آ جائے۔ کسی بھی اتفاقیہ سبب سے نفاس یکایک رک جائے اور بخار ہو جائے مگر پیاس بالکل نہ ہو اور دودھ یکایک پستانوں سے غائب ہو جائے۔ حلیم' انکسار عورتیں۔ شام کو بدتر۔

سیکیل کار 200 : کالے سیاہ رنگ کا' سخت بدبودار' خارشی قلیل المقدار یا ہلکے پیلے یا بھورے رنگ کا پتلا بکثرت خون آئے۔ خون نفاس لمبے عرصہ تک آتا رہے یا رکا ہوا ہو۔ مستورات جو دبلی پتلی اور سوء المزاج ہوں ان کے لئے یہ دوا بہتر ہے۔

رسٹاکس 200 : نفاس بدبودار' پتلا سیاہ رنگ کا بہت دن جاری رہے۔ سر میں تیز گولی کی طرح درد ہو۔ سر بہت بڑا محسوس ہو۔ سر درد لیٹنے سے بدتر' اٹھنے کے بعد افاقہ ہو۔

کلکیریا 200 : موٹی تازی پلپلی زچہ۔ خون نفاس شوخ سرخ' کثیر المقدار اور طویل المیعاد۔

خصوصاً جن کو بکثرت اور بار بار حیض آتے رہے ہوں۔

چائنا 200 : ڈاکٹر جارج رائل لکھتے ہیں کہ میں نے رحم کی کمزوری کے سبب بکثرت سیلان خون میں اس دوا کو بہت دفعہ بہترین دوا پایا ہے۔ بڑی مقدار میں خون بہہ جاتا ہے۔ نقاہت اور غشی کے دورے پڑتے ہیں۔ سردی لگتی ہے۔ جلد پر بکثرت چپچپا پسینہ آتا ہے۔ تشنجی جھٹکے لگتے ہیں اور بار بار بے ہوشی طاری ہوتی ہے۔ ایسی حالت کو وضع حمل کے بعد اور کبھی کثرت نفاس کے دوران واقع ہوا کرتی ہے۔ اس دوا کی چند خوراکیں مریضہ کو بحران سے نکال دیتی ہیں۔

چائنیم آرس 30 : بکثرت سیلان کے سبب بے حد کمزور ہو جانے پر اس کا استعمال مفید ہے۔

کیس : ڈاکٹر جارج رائل لکھتے ہیں : ایک 28 سالہ عورت نے بچہ جنا۔ اس کی ماں اور خالہ تپ دق (ٹی بی) میں مبتلا ہو کر فوت ہو گئی تھیں۔ ولادت کے تیسرے دن شدید جاڑا لگ کر تیزی سے بخار ہو گیا۔ بے چینی پیدا ہو گئی۔ خون نفاس رک گیا۔ 24 گھنٹے بعد بخار کا درجہ حرارت 97 درجے تک گر گیا اور اس کے بعد بہت زیادہ پسینہ آیا۔ دو دن اور بخار باری باری کم و بیش ہوتا رہا۔ جبکہ پسینہ مسلسل آتا رہا۔ جو اس قدر زیادہ تھا کہ مریضہ کے کپڑے ہر چند گھنٹوں بعد بدلنے پڑتے۔ مریضہ بے حد کمزور ہو گئی اور ہذیان طاری ہو گیا۔ اس کو چائنیم آرس 3x دوا ہر دو گھنٹے بعد دی گئی۔ 24 گھنٹے میں مرض رک گیا اور مریضہ منزل صحت کی جانب چل پڑی۔

پرسوتی بخار۔ زچگی کا بخار۔ عفونتی بخار۔ حُمّیٰ نفاسیہ

(PUERPERAL PYREXIA / P: FEVER / CHILD BED FEVER)

جب مشیمہ رحم کی دیوار سے علیحدہ ہو جاتی ہے تو اس جگہ ایک کچا زخم (Raw Area) رہ جاتا ہے جو بڑھ کر ایک بڑا سطحی گھاؤ (Wound) بن جاتا ہے۔ علاوہ ازیں بچہ پیدا ہونے پر پیدائشی نالی (Birth Canal) میں کئی چیر اور زخم ہو جاتے ہیں اور کبھی عنق الرحم (Cervix) پھٹ جاتی ہے۔ پہلی پہلی ولادتوں میں چٹ (فارشیٹ۔ Fourchette) عموماً پھٹ جایا کرتی ہے اور کبھی تو سیون (Perineum) بھی پھٹ جاتی ہے۔ ان زخموں اور چیروں میں سے عفونت سرایت کر کے خون میں زہریا عفونت پیدا کر دیتی ہے جسے زچگی کی عفونت یا تعفن الدم (Septicaemia / P: Sepsis) کہتے ہیں۔ چنانچہ وضع حمل کے وقت صفائی اور طہارت سے غفلت ہونے پر ماں کے خون میں زہریلا پن پھیل جاتا ہے۔ جس سے دو ہفتے کے اندر اندر زچہ کو 100.4 درجے فارن ہیٹ بخار ہو جاتا

ہے۔ اس کے علاوہ زچہ کے اعضائے بول میں انفکشن' پستانوں میں شدید ورم' پیڑو میں انفکشن' رانوں میں سدے اٹکنے' اعضائے تنفس میں انفکشن' زچہ کے لوزتین (ٹانسلز) میں ورم' انفلوئیزا اور پرانے اپنڈکس کے آپریشن وغیرہ سے عفونتی بخار ہو جاتا ہے۔ نیز دیگر شدید نوعیت کے بخاروں مثلاً" سرخ بخار' محرقہ ہلہانی (ٹائیفس) خناق وبائی (ڈفتھیریا) وغیرہ کی انفکشن سے بھی زچہ کو پرسوتی بخار ہو جاتا ہے۔ کبھی دودھ کا بخار (Milk-Fever) لاپرواہی برتنے سے پرسوتی بخار میں بدل جاتا ہے۔

خون نفاس کے دب جانے یعنی رک جانے سے بھی بخار شروع ہو جاتے ہیں جن کو سلفر 200 کی ایک خوراک دے کر دور کیا جا سکتا ہے کبھی ان سے دماغی جھلیاں متورم (سرسام۔ منجائیٹس) ہو جاتی ہیں اور پاگل پن کی کیفیت ہو جاتی ہے۔ اکثر یہ دیوانگی طویل عرصہ تک قائم رہتی ہے۔ اگر آرام آ بھی جائے تو دوبارہ زچگی میں ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔

جب زچہ کے خون میں زہریلا مادہ شامل ہو کر تعفن الدم (P: Sepsis) ہو جائے تو بخار ہو جاتا ہے۔ نفاس بدبودار خارج ہوتا ہے۔ زیریں شکم میں درد اور سر میں درد ہوتا ہے۔ جاڑا (شدید سردی) بہت لگتا ہے۔ اگر عفونتی اثر قاذف نالیوں کو اپنی لپیٹ میں لے لے تو قاذف نالیاں (Fallopian Tubes) اندر سے بند ہو جاتی ہیں۔ جس سے خصیۃ الرحم میں سے عورت کا انڈا (Ovum) رحم میں نہیں جا سکتا اور مریضہ کو استقرار حمل نہیں ہوتا اور وہ بانجھ یا اولاد سے محروم ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازیں عفونت کے اثر یا انفکشن سے ولادت کے تین دن بعد شکم کے اندر پردہ صفاق میں ورم (Peritonitis) اور خون میں زہریلا پن (Septicaemia) واقع ہو جاتا ہے۔ جن کا اگر فوراً" علاج نہ کیا جائے تو زچہ موت کے منہ میں چلی جاتی ہے۔ پرسوتی بخار کی علامات اور انجام بھی تقریباً" یہی ہے۔ سب سے پہلے پائیرو جینم IM کی چند خوراکیں دیں۔ تاکہ خون کا زہریلا پن ختم ہو کر مریضہ شفا کی شاہراہ پر گامزن ہو سکے۔

علاج :

☆ **پرسوتی بخار** : (1) ایکی نیشیا۔ پائیرو جینم۔ پلساٹیلا۔ رسٹاکس۔ رس ریڈی کنس۔ سلفر۔ کاربونیم سلف۔ لائیکو۔ لیکے سس۔ (2) ارجنٹم نائیٹ۔ اشوکا اپیس۔ بپٹیشیا۔ برائی اونیا۔ فیرم۔ میوریٹک ایسڈ۔ بیوسس۔ (3) آرسنکم۔ آرنیکا۔ اپیکاک۔ اوپیم۔ بیلاڈونا۔ پلاٹینا۔ جلسی میم۔ سیلیشیا۔ سی سی فیوگا۔ سیکیل کار۔ فاسفورس۔ کاکیا۔ کلوسنتھ۔ کالی کارب۔ کیمولا۔ ملی فولیم۔ نکس وامیکا۔ وریٹرم البم۔ وریٹرم ورائیڈ۔

☆ پرسوتی بخار خون نفاس دب جانے یا رک جانے کے سبب ہو : (1) سلفر۔ (2) لائکو۔ (3) پلساٹیلا۔ لی لونیم۔

☆ سمیت خون (Septicaemia) : (1) آرسنک۔ پائیرو جینم۔ کاربو وج۔ کروٹیلس ہری۔ لیکے سس۔ (2) آرنیکا۔ اپیس۔ بپٹیشیا۔ برائی اونیا۔ پلساٹیلا۔ رسٹاکس۔ سلفر۔ بپٹرس۔ فاسفورس۔ فیرم۔ کلی فاس۔ لائکو۔ ہپوزین۔ (3) ارجنٹم نائٹ۔ انتھرا کینم۔ ٹرنٹولا۔ کونیم۔

☆ ورم صفاق (Peritonitis) : (1) آرسنک۔ ایکونائٹ۔ اپیس۔ برائی اونیا۔ رسٹاکس۔ بیلاڈونا۔ (2) پائیرو جینم۔ فاسفورس۔ لیکے سس۔ لائکو۔

تفصیلات ادویہ :

پائیرو جینم 1M : یہ کی کیفیات جس کے ساتھ بے حد بے چینی ہو' کی نہایت اعلیٰ دوا ہے۔ کی' زہریلے بخاروں' خصوصاً" زچگی کے عفونتی بخار میں کام آتی ہے۔ تمام اخراجات خصوصاً" خون نفاس خوفناک حد تک بدبودار ہوتے ہیں۔ عفونتی ورم صفاق جس کے ساتھ بے حد بدبو آئے۔ وضع حمل یا اسقاط کے بعد سمیت خون (سپٹی سیمیا) عفونتی بخار بہت تیز اور گرم پسینہ بکثرت آئے۔ مگر پسینہ آنے سے بخار کم نہ ہو۔ بستر بہت سخت محسوس ہو۔ حرکت سے افاقہ۔

ایکونائٹ 3x : شدید جاڑا لگ کر بخار چڑھ جائے۔ جلد خشک گرم' نبض پر' کودتی پھلانگتی ہوئی اور شدید پیاس لگے۔ رحم میں کاٹنے جیسے' نشتر مارنے جیسے' جلندار اور پھاڑنے والے درد ہوں۔ بے حد جانکنی جیسی تکلیف اور خوف طاری ہو۔ نفاس دب کر رک گیا ہو یا بہت تھوڑی مقدار میں آئے۔ (بیلاڈونا) ذرا سا چھوا جانا برداشت نہ ہو۔ پیشاب رکا ہوا ہو اور اس کے ساتھ گردوں میں سوئیاں چبھیں۔ موت کا خوف طاری ہو۔ مریضہ موت کی پیشین گوئی کرے کہ فلاں دن مر جائے گی۔ اس دوا کو شروع میں فوراً" 5'10 منٹ کے وقفے سے تین چار بار دے دینا چاہئے جب بخار چڑھنے لگے۔

آرنیکا 200 : زچہ صدموں (Shocks) کی ماری ہوئی۔ وضع حمل کے دوران بیرونی صدموں اور تشدد اور ہاتھوں سے ولادت یا آپریشن سے بچہ پیدا کرنے کے سبب بری طرح شکستہ اور پژمردہ ہو کر رہ گئی ہو۔ سارے جسم کا انگ انگ دکھے' جسم بھر میں چوٹیں آنے کی مانند پھوڑے کا سا درد ہو۔ (رسٹاکس) بستر جس پر لیٹی ہو' بے حد سخت محسوس ہو اس لئے مسلسل ادھر ادھر کروٹیں یا وضع

بدلے۔ بدبودار ڈکاریں آئیں۔ (مرک۔ نکس وامیکا)

آرسنکم البم 200 : پرسوتی بخار کی ترقی یافتہ حالت۔ جلندار، خنجر گھونپنے جیسے درد ہوں۔ ماؤفہ اعضاء آگ کی طرح جلیں۔ بے حد تکلیف اور عذاب میں گرفتار ہو۔ انتہائی بے چینی اور موت کا خوف طاری ہو۔ (ایکونائٹ) تیزی سے کمزوری اور اضمحلال لاحق ہوتا جائے اور جسمانی طاقتیں سلب ہوتی جائیں۔ ٹھنڈا پانی پینے کی خواہش ہو مگر گھونٹ گھونٹ پی سکے۔ تھوڑا تھوڑا پانی بار بار پیے۔ کپڑا اوڑھ کر گرم رہنا چاہئے۔ (رسٹاکس) مرض میں رات کے وقت خصوصاً آدھی رات کے بعد زیادتی ہو۔

بیلاڈونا 200 : پیٹ میں بے حد دکھن (Tender) ہو۔ ذرا سا جھٹکا، ہچکولہ یا چھونا برداشت نہ ہو۔ (برائی اونیا) مٹھی میں پکڑنے جیسے شدید درد جیسے پیٹ کے اندر کے اعضاء کو زور سے مٹھی میں دبوچا ہوا ہے۔ درد یکایک آئیں اور یکایک چلے جائیں۔ شکم میں بے حد حدت اور گرمی جسے ہاتھ لگانے سے ہاتھ کو جلائے۔ قریب قریب مسلسل کراہے اور نیند کے وقت چونکے اور اچھل پڑے۔ پیڑو میں نیچے کو دردناک دباؤ ہو۔ نفاس کا خون دبا ہوا ہو۔ یا خون قلیل المقدار اور بدبودار ہو۔ خون سر کو چڑھا ہوا ہو۔ آنکھیں سرخ اور چہرہ پر سرخ تمتماہٹ۔ سر میں ٹپکن، تھرابنگ ہو اور ہذیان طاری ہو۔ روشنی اور شوروغل ہرگز برداشت نہ ہو۔ (ایکونائٹ) تیز بخار کی سی کیفیت ہو۔

برائی اونیا 200 : پرسوتی اور دودھ کا بخار (Milk-Fever) شکم میں اور پستانوں میں سوئیاں چبھنے جیسے جلندار درد ہوں۔ یہ چھونے سے بہت دکھیں۔ نفاس رک گیا ہو اور اس سے سر میں درد ہو جیسے سر پھٹ جائے گا۔ (بیلاڈونا) ہونٹ سوکھے چمڑے کی طرح خشک اور ان میں چیر آئے ہوئے۔ منہ بے حد خشک، جس سے پیاس نہ لگے یا بہت زیادہ پانی پینے کی پیاس لگے۔ متلی یا نقاہت کے سبب اٹھ کر بیٹھ نہ سکے۔ مریضہ چاہے کہ بالکل چپ چاپ پڑی رہے۔ ذرا سی حرکت سے بدتر ہو جائے۔

نکس وامیکا 200 : شکم اور اعضائے تناسل میں بوجھ اور جلن کا احساس۔ خون نفاس دب گیا ہو یا پھر کثیر المقدار خارج ہو جس کے ساتھ کمر میں شدید درد ہو۔ قبض شدید جس کے ساتھ بار بار اور بے سود پاخانہ کرنے کی حاجت ہو۔ جب بستر میں کروٹ بدلنے لگے تو کمر میں درد بدتر ہو جائے۔ صبح کے وقت تکلیفات میں اضافہ ہو۔

رسٹاکس 200 : وضع حمل کے بعد رحم میں ورم ہو جائے۔ ایک جگہ پر خاموشی سے نہ لیٹ سکے۔ چنانچہ ذرا سے آرام کی خاطر مسلسل جگہ یا وضع بدلتی رہے۔ ٹانگوں میں جیسے طاقت سلب ہو

چکی ہے۔ ٹانگوں کو بڑی دقت سے اکٹھی کر سکے۔ زبان خشک اور زبان کی نوک سرخ ہو۔ ٹائیفائیڈ بخار جیسی علامات ہوں۔ رات کو آرام کرنے کے دوران تکلیف بڑھ جائے بالخصوص آدھی رات کے بعد۔ (نیز آرسنکم)

سیکیل کار 200 : سڑاند اور گلنے سڑنے کا رجحان ہو۔ تیز جلتا ہوا بخار ہو جو کپکپی والے 'ہلا دینے والے جاڑوں (Chills) کے ساتھ مخلوط ہو۔ جبل میں سے چپکا' بے حد بدبودار اور سیاہ رنگ کا خون بہہ رہا ہو۔ غذائی مادوں پر مشتمل تے آئے۔ بے درد اسہال آئیں جن سے بہت کمزوری ہو جائے۔ مریضہ یا تو چپ چاپ بڑبڑاتی ہوئی' خارش ہذیانی کیفیت میں پڑی رہے یا بڑی پریشانی کے ساتھ وحشی بن جائے اور بستر سے نکل کر بھاگ جانا چاہے۔ خصوصاً" دبلی پتلی سوء المزاج مستورات جو پرسوتی بخار میں مبتلا ہوں' کے لئے یہ اکسیر دوا ہے۔ مریضہ کپڑے اتار پھینکے اور چادر اوڑھنا نہ چاہے۔

امدادی تدابیر : مریضہ کے شکم پر گرم پانی کی بوتل سے سینک دیا جائے۔ کھانے کے لئے زود ہضم غذا' دلیا' دودھ' رس اور ابلا ہوا پانی دیا جائے اور آرام دہ' ہوادار' خاموش' ٹھنڈے کمرہ میں رکھا جائے۔

کیس : ایک زچہ عورت عفونتی (پرسوتی) بخار میں مبتلا تھی۔ شکم میں شدید درد ہو رہا تھا۔ خون نفاس کئی دنوں سے سخت بدبودار آرہا تھا۔ شدید پیاس تھی اور پاخانے (دست) لگے ہوئے تھے۔ بے حد کمزوری تھی۔ تکیہ سے سر اوپر اٹھانے پر چکر آتے تھے۔ اس کو اشوکا مدر ٹنکچر کے 5 قطرے پانی میں ملا کر دن میں 3 بار دیئے گئے۔ 15 دن کے استعمال سے مریضہ بالکل شفایاب ہو گئی۔

دودھ کا بخار

(MILK-FEVER / PUERPERAL EPHEMERA)

بچہ کی پیدائش کے بعد جب ماں کے پستانوں کو اپنا کردار ادا کرنے کی "کال" (Call) قدرت کیطرف سے آتی ہے۔ تو اس کے جسم کے دوران خون میں ذرا سی ہلچل مچتی ہے۔ خلل واقع ہوتا ہے اور بخار ہو جاتا ہے۔ یہ ایک نارمل عمل ہے اور بالعموم اس میں کوئی مقصد کارفرما نہیں ہوتا البتہ یہ ابتداء میں بچے کو دودھ پلانے کی ضرورت کو اجاگر کرتا ہے۔

عموماً" یہ بخار تھوڑے وقت کے لئے ہوتا ہے۔ اس کے ایک دو دورے ہوتے ہیں اور بچہ پیدا ہونے کے بعد چند دن رہتا ہے۔ بخار سے دودھ اور نفاس میں کمی ہو جاتی ہے۔ بچے کی پیدائش کے تین چار دن بعد بخار ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ سر درد' پستانوں میں دکھن (Tender) اور درد ہو

ہے 'گھبراہٹ سی ہوتی ہے۔ یہ بخار نشیبی زمینوں میں مرطوب اور دلدلی علاقوں میں جہاں آبادی چھدری و غیر گنجان ہوتی ہے یا کھڑے پانی کے تالابوں یا جھیلوں کے کنارے بستیوں میں ہوتا ہے۔ اس لئے ملیریا کی قسم کا ہوتا ہے۔

سردی اور کپکپی کے بعد بخار تیز ہو جاتا ہے' پھر پسینہ آتا ہے۔ سر' کمر اور ہاتھ پاؤں میں درد ہوتا ہے۔ پستانوں میں سوئیاں چبھنے کا سا درد ہوتا ہے۔ پستان رفتہ رفتہ سوج جاتے اور سخت ہو جاتے ہیں۔ دودھ' پیشاب اور نفاس کی تراوش رک جاتی ہے۔ آنکھیں ڈوبی ہوئی۔ انگلیاں نیلی' نبض کمزور اور قدرے تیز ہوتی ہے۔ پھر مریضہ کو پسینہ بکثرت آتا ہے اور دودھ' پیشاب اور نفاس تراوشات جاری ہو جاتی ہیں۔ بخار اتر جاتا ہے اور مریضہ بہتر ہو جاتی ہے۔ جب تک بخار نہ اترے' بچے کو پستان سے دودھ نہ پلایا جائے۔ اگر پستان دودھ سے لد کر تکلیف کا باعث ہوں تو شیر کش آلہ (Breast-Pump) کے ساتھ یا ہاتھ کے ساتھ دبا کر نکال دیا جائے۔

علاج : تفصیلات ادویہ :

ایکونایٹ 3x : بخار کے شروع میں ہی یہ دوا دی جائے تو یہی دوا کافی و شافی ہو جاتی ہے۔ جلد خشک اور گرم۔ نیند ابتر' سر بہت گرم' پیاس زیادہ' مریضہ بے قرار اور بے حوصلہ شدہ' پستان سخت' گانٹھ دار اور دبانے سے دکھن۔

بیلاڈونا 30 : پستان سوجے ہوئے' سرخ' دردناک' بوجھل اور سخت۔ (برائی اونیا) چہرہ تمتمایا ہوا' آنکھیں سرخ اور سر میں تپکن والے درد۔ روشنی اور شور ناقابل برداشت ہو۔ پستان میں سوزش' سرخی اور درد۔ پستان میں دودھ کے ساتھ لا کر بخار آ جاتا ہے۔ جس سے سارے جسم میں اکڑن اور سختی' پستانوں میں پتھر جیسی سختی' چہرے پر تمتماہٹ۔ یہ دوا جلد ان علامات کو زائل کر کے شفا سے ہمکنار کر دیتی ہے۔

برائی اونیا 30 : پستان سوجے ہوئے' بھاری اور سخت اور ان میں سوئیاں چبھنے جیسے درد۔ ذکی الحس' ذرا سا جھٹکا یا ہچکولہ برداشت نہ ہو۔ ان کو ہاتھوں سے سہارا دینا پڑے' پکڑ کر رکھے' بخار کے ساتھ سر میں پھاڑنے جیسا درد۔ سانس میں دقت اور بوجھ۔ سخت قبض ہو۔

پلساٹیلا 200 : دودھ دب کر بخار ہو گیا ہو یا پستانوں میں دودھ بننا بند ہو گیا ہو۔ عفونتی بخار کا خدشہ پیدا ہو گیا ہو۔ بلی کے دردوں کا بخار۔ مریضہ رونی صورت والی۔ یہ دوا پستانوں میں دودھ کی تراوش جاری کر دیتی ہے۔

زچہ کی اداسیاں (THE POSTPARTUM BLUES/DEPRESSION/ BABY-BLUES)

ولادت کے بعد تیسرے یا چوتھے دن 50 فیصد سے زیادہ زچہ عورتیں ہلکی یا خفیف پژمردگی' اداسی یا غمگینی (ڈپریشن) کا شکار ہو جاتی ہیں۔ جس میں اشکباری' آنکھوں میں آنسو تیرنا' تھکن' اکتاہٹ' بے حوصلگی' اضطراب' اداسی' غمگینی اور صاف طور پر پراگندگی الجھن یعنی سوچنے سمجھنے میں رقت جیسی علامات شامل ہوتی ہیں۔ غالباً یہ ایک عارضی رد عمل ہوتا ہے جو وضع حمل کے بعد یکایک ہارمونز میں کمی کے باعث رونما ہوتا ہے۔ یہ علامات اسے 3 ہفتے تک ختم ہو جاتی ہیں جب ہارمونز کی سطح (لیول) عموماً نارمل ہو جاتا ہے جب زچہ اپنی زندگی پر کنٹرول کے احساس اور روزمرہ کے کام کاج سے دوبارہ عہدہ برآ ہونے کے قابل ہونے لگتی ہے۔ کبھی بالکل ہلکے قسم کی اداسی (Baby-Blues) کے علاوہ شدید قسم کی غمگینی (غمناک) خلل نفسی (Depressive Psychosis) تک ہوتی ہے جس کا علاج ضروری ہوتا ہے۔ 10 تا 15 فیصد زچہ عورتیں بہت شدید غمگینی (ڈپریشن) کا شکار ہو جاتی ہیں اور کئی ہفتے اس کا شکار رہتی ہیں۔ اس میں مسلسل زندگی سے اکتاہٹ' بے خوابی' نیند میں ابتری' بھوک نہ لگنا اور بے چینی پائی جاتی ہے۔ یہ حالت عموماً ان مستورات میں خطرناک ہوتی ہے۔ جس کے تعلقات اپنے اہل خانہ یا خاوند سے کشیدہ ہوں۔ جو بیوہ یا بے سہارا ہوں' جن کو مالی مشکلات یا دیگر تفکرات کا سامنا ہو۔ یا جن میں شخصیت کی خرابی ہو۔ (دیکھئے ہماری کتاب نفسیاتی بیماریاں) خصوصاً جو زمانہ حمل میں غمگینی یا پریشانی اور الجھنوں کا شکار رہی ہوں یا جو پہلی بار ماں بنی ہوں یا اکیلی ہوں۔ والدین اور عزیز و اقارب سے محروم ہوں یا والدین کی اکیلی لاڈلی اولاد ہوں۔ تاہم ایسی بہت سی زچہ مستورات میں کوئی خطرناک بات موجود نہیں ہوا کرتی۔

غمناک اختلال نفسی میں ایک ہزار زچہ عورتوں میں سے صرف ایک زچہ مبتلا ہوتی ہے اور بچے کی ولادت کے دو تین ہفتے بعد یہ حالت لاحق ہوتی ہے۔ اس میں شدید دماغی پراگندگی (الجھاؤ-Confusion) ناکارہ اور ناقابل احترام ہونے کا احساس پایا جاتا ہے۔ خودکشی کرنے کی یا بچے کو مار ڈالنے کی دھمکیاں دیتی ہے اور کبھی توہمات کا شکار ہو جاتی ہے۔

علاج :

اگینشیا 200' نیٹرم میور 200' پلساٹیلا 200 کو باری باری ایک خوراک صبح دوپہر و شام

دیں۔ دو تین دن ان کے استعمال سے مریضہ کی زندگی میں نئی روح پیدا ہو جائے گی۔

عفونتی دیوانگی۔ جنون زچہ

(PUERPERAL INSANITY / CHILDBED MANIA / P. MADNESS)

زچہ کے دماغ کے غلافی پردوں میں سمیت یا عفونت سرایت کر جانے سے زچہ دیوانی یا پاگل ہو سکتی ہے۔ یہ اگرچہ خطرناک مرض نہیں ہے تاہم پریشان کن اور تکلیف دہ ہے۔ دماغ اور دماغ کے پردوں میں ورم (سرسام Mengitis) ہو جاتا ہے۔ ابتداء میں زچہ کو نیند نہیں آتی' چہرے سے وحشت ٹپکتی ہے' آنکھیں متوحش اور سر میں سکیڑنے والے درد ہوتے ہیں۔ دودھ کی تراوش کم یا بند ہو جاتی ہے۔ حافظہ اور ہوش اڑ جاتے جاتے ہیں۔ بے چینی اور بد مزاجی پائی جاتی ہے۔

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مریضہ بالکل خاموش پڑی ہوتی ہے کہ یکایک غصہ کے دورے کے ساتھ اٹھ بیٹھتی ہے۔ کبھی آس پاس کی چیزوں کو توڑنے پھوڑنے کا قصد کرتی ہے یا اردگرد کے لوگوں کو مار ڈالنے اور قتل کرنے کی دھمکی دینے لگتی ہے۔ اس کا چہرے کپاس کے پھول کی طرح سفید' چہرے پر ہوائیاں اڑتی ہیں۔ درجہ حرارت کم' نبض تیز اور چھوٹی' جسم پر چپچپاہٹ ہوتی ہے' بے سروپا باتیں کرتی ہے۔ جواب دینے کی بجائے تیزی سے سوال کے الفاظ کو دہراتی ہے۔ موہوم اور خیالی چیزوں کو دیکھتی ہے۔ مضحکہ خیز ادائیں بناتی اور عجیب و غریب حرکت کرتی ہے۔ بستر کے کپڑے نوچتی' گالیاں بکتی' فحش گفتگو کرتی اور قسمیں کھاتی ہے۔ بستر سے اٹھ کر بھاگ جانے کی کوشش کرتی ہے۔ جن بھوت' پریاں یا چڑیلیں دیکھتی ہے۔

کبھی توہمات کا شکار ہو جاتی ہے۔ خیال کرتی ہے کہ نوزائیدہ بچہ اس کا اپنا نہیں۔ اسے مار ڈالنا چاہتی ہے۔ سوچتی ہے کہ اس کا بچہ گم ہو گیا ہے یا مر گیا ہے۔ اس کا شوہر کسی مصیبت میں گرفتار ہے۔ اگر شوہر یا بچے کو اس کے پاس لایا جائے تو انکار کرتی ہے اور کہتی ہے کہ یہ اس کا شوہر یا بچہ نہیں ہے۔ ان کی محبت اس کے دل میں نہیں ہوتی بلکہ شک اور نفرت سے ان کو دیکھتی ہے۔ کبھی اپنے شوہر کو بے وفا اور ظالم تصوّر کرتی ہے۔ کبھی خیال کرتی ہے کہ وہ مر جائے گی' اسے زہر دے کر مار دیا جائے گا۔ وہ موت کے سفر پر ہے۔ اس میں خون نہیں ہے۔ اس کا خون پانی ہو گیا ہے۔ کھانا کھانے سے انکار کرتی ہے۔ زبان پر میل' پیشاب کم' قبض سخت اور خون خاص رک گیا ہوتا ہے۔ کبھی اعضائے تناسل مشتعل ہو جاتے ہیں تو انگشت زنی جیسی شرمناک حرکت کرنے لگتی ہے یا بکی بکی فحش باتیں کرتی ہے۔ ننگے ہونے کی خواہش ہوتی ہے۔

کبھی مذہبی دیوانگی طاری ہو جاتی ہے۔ خدا سے اپنے گناہوں اور غلطیوں کی معافی مانگتی ہے۔

اپنی نجات اور مغفرت کی دعائیں کرتی ہے۔ قسمیں کھاتی ہے۔ کبھی خودکشی کے خیالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ بالا خانے کی کھڑکی میں سے کود کر جان دے دینا چاہتی ہے۔ کبھی آلہ' چاقو' چھری سے قتل ہونا چاہتی ہے۔

علاج :

☆ عفونتی پاگل پن : (1) پلاٹینا۔ وریٹرم البم۔ (2) اورم۔ بیلاڈونا۔ پلساٹیلا۔ سٹرامونیم۔ سی سی فیوگا۔ کیوپرم۔ کیمفر۔ لائیکو۔ کالی برم۔ ہیوسس۔ (3) برٹا کارب۔ زنکم۔ کالی کارب۔ کروٹیلس ہری۔ وریٹرم وراڈ۔

تفصیلات ادویہ :

اورم میٹیلیکم IM : مریضہ میں زندگی سے نفرت ہو جائے اور خودکشی کے خیالات آئیں۔ مسلسل خودکشی کرنے کی باتیں کرے۔ مریضہ زندگی سے بیزار' زندگی بوجھ محسوس ہو اور مریضہ مر جانے کے لئے بے تاب دکھائی دے۔ مریضہ' مالیخولیا اور ذہنی پستی کا شکار' بالکل گم سم اور خاموش بیٹھی رہتی ہے۔ جب کوئی مخل ہو' اس سے بات کرے تو غیظ و غضب سے بھر جاتی ہے اور تشدد پر اتر آتی ہے۔ بالا خانے کی کھڑکی میں سے کود کر موت سے ہمکنار ہو جانا چاہتی ہے۔ بے حد بے خوابی' دن بھر اور رات بھر نیند نہ آئے۔ مریضہ اپنے آپ کو بدقسمت خیال کرے۔ عقل و حافظہ کمزور ہو گئے ہوں۔

بیلاڈونا IM : عفونتی پرسوتی بخار کے ساتھ زچہ نہایت ذکی الحس ہوتی ہے۔ اس کے بستر کو چھوا جانا' ذرا سا جھٹکا یا ہچکولہ لگنا' ہوا کا ذرا سا جھونکا' روشنی' آہٹ یا شور و غل برداشت نہ ہو۔ سب کو دور ہٹا دے۔ کمرے کی کھڑکیاں بند کر دے۔ درد اور تکلیف برق رفتاری سے آئے اور جائے۔ توہمات طوفان کی طرح چھائے ہوئے۔ جن' بھوت' پریاں' چڑیلیں' کیڑے مکوڑے' سانپ' جنگلی جانور' افسر' نوکر' سپاہی' عجیب و غریب' بدشکل چیزیں دیکھے۔ ان سے ڈرے اور کراہے۔ بستر چھوڑ کر فرار ہو جانا چاہے۔ بکواس ہذیان کے ساتھ کھڑکی میں سے کود کر بھاگ جانا چاہے۔ غیظ و غضب' جوش اور جھنجھلاہٹ بھر جائے۔ آمادہ تشدد ہو جائے۔ دانتوں سے کاٹنے' مارنے پیٹنے کے لئے لپکے۔ کھانا کھانے کی بجائے چمچے کو دانتوں میں دبا لے۔ کتے کی طرح غرائے اور بھونکے۔ پاگلوں کی طرح زور سے قہقہے لگا کر ہنسے۔ جو چیز چھری وغیرہ ہاتھ میں آ جائے اسے توڑ پھوڑ کر دور پھینک دے۔ خون کا دورہ سر کی طرف' سر گرم اور ہاتھ پاؤں ٹھنڈے۔ اپنے پیٹ پر' چہرے پر ہاتھوں سے مارے پیٹے'

اپنے بال نوچے' تالی بجائے۔

پلاٹینا IM : مریضہ بے حد مغرور اور خوشامد پسند' اپنے آس پاس کے لوگوں کو حقیر سمجھے۔ خون نفاس دبا ہوا یا نفاس کولتار جیسا سیاہ رنگ کا خارج ہو۔ جسمانی تکلیفات دب کر ذہنی نفسیاتی علامات رونما ہو جائیں۔ شرمگاہ بے حد ذکی الحس' جسے کپڑوں کا چھونا بھی ناقابل برداشت ہو۔ دماغی وہم' اردگرد کی ہر چیز چھوٹی اور ہر انسان ادنیٰ دکھائی دے۔ مگر خود کو بڑا اور اعلیٰ انسان سمجھے۔ رحم میں بہت سرسراہٹ اور خارش ہو جس سے انگشت زنی پر مجبور ہو جائے۔ زچہ کو شہوانی جنون یعنی جماع کی بے حد زیادہ خواہش پیدا ہو جائے جو دیوانگی کی حد تک جا پہنچے۔ یہاں تک کہ انگشت زنی کرنے لگے۔ (نیز نوجوان کنواری لڑکیوں میں جنون الشہوت کے سبب انگشت زنی کی یہ سرتاج دوا ہے۔)

پلساٹیلا IM : زچہ پلساٹیلا کے مخصوص مزاج والی ہوتی ہے۔ نیک طبع اور خوش اخلاق' غمگین اور خاموش۔ سارا دن چپ چاپ تنہا بیٹھی رہتی ہے۔ بہت کم بولتی ہے صرف سر ہلا دیتی ہے یا صرف ہاں' نہ میں جواب دیتی ہے۔ آنکھیں بند کرنے پر عجیب و غریب شکلیں دکھائی دیتی ہیں اور عجیب و غریب موسیقی' راگ اور گانے سنائی دیتے ہیں۔ رات کے پہلے حصے میں نیند نہیں آتی۔ مرد سے ڈرے۔

سٹرامونیم IM : مریضہ کے خون میں عفونت بھر جاتی ہے۔ وہ سمجھتی ہے کہ اس نے زندگی برباد کر دی ہے۔ عجیب و غریب باتیں سوچتی اور حرکتیں کرتی ہے۔ آخر میں ہذیان طاری ہو جاتا ہے۔ زور زور سے چیختی چلاتی ہے۔ چہرہ سرخ' آنکھیں چمکدار ہوتی ہیں۔ بے تکی وعظ و نصیحت اور تقریریں کرتی ہے۔ مرحوم لوگوں کی روحیں دیکھتی ہے۔ جن' پری' حور' فرشتہ' شیطان اور جانوروں کو دیکھتی ہے۔ عاشقانہ گیت گاتی اور فحش کلامی کرتی ہے۔ عجیب و غریب خیالات کے ساتھ غیر ملکی زبان یا ناقابل فہم زبان میں باتیں کرے۔ اندھیرے میں اور تنہا ہونے سے بدتر ہو جائے۔ دعائیں مانگے اور التجائیں کرے۔ دونوں ہاتھوں سے تالی بجائے۔ تکیہ کو دانتوں سے کاٹے۔ اپنے آپ کو مارے۔ اپنے آپ سے باتیں کرے۔

کی سی فیوگا Q تا CM : یہ دوا وضع حمل میں آسانی پیدا کرنے' زینہ بچے کے لئے اور زندہ صحت مند بچے پیدا کرنے کے لئے' زچگی کی تکلیفات اور عفونتی بخار یا جنون میں اکسیر ہے۔ وضع حمل سے دو چار ہفتے پہلے اس دوا کو روزانہ دو تین بار دیا جائے تو ولادت کے وقت کوئی مشکل پیش نہیں ہوتی۔ اس دوا میں زچہ بے حد غمگین ہو جاتی ہے' جیسے اس پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہو۔ چہرے پر غم کی گھٹائیں چھائی رہتی ہیں۔ غمزدہ چپ چاپ بیٹھی رہتی ہے۔ خوف' پریشانی' بے چینی' بے خوابی'

موت کا ڈر' جو شیلی اور شکی المزاج ہو جاتی ہے۔ دوا اس ڈر سے نہیں کھاتی کہ مبادا اس کو کوئی اور چیز زہر وغیرہ دے دیا جائے۔ زچہ وضع حمل کے فوراً" بعد یا شروع زچگی میں سردی لگ جانے سے دیوانہ ہو جاتی ہے۔ وہ دیکھتی ہے کہ سیاہ رنگ کا بادل اس پر چھایا ہوا ہے۔ جس نے اس کے دماغ کو گھیر رکھا ہے اور ہر سو اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ دیکھے کہ اس کی چارپائی کے نیچے چوہا دوڑ رہا ہے۔ خیال کرے کہ وہ پاگل ہو رہی ہے' اپنے آپ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے۔ یہ جنون زچہ کی ایک اعلیٰ دوا ہے۔ بقول ڈاکٹر کینٹ اس کو اونچی طاقت IM یا CM میں' واحد خوراک دینا چاہئے۔

کیوپرم مٹ IM : طویل وضع حمل کے بعد زچہ کو شدید ذہنی اور جسمانی تھکاوٹ سے یا جاگتے رہنے سے' شدید بے خوابی سے یا پریشانی سے دیوانگی ہو۔ پریشانی کے دورے جن پر قابو نہ پایا جا سکے۔ زبان مسلسل اندر اور باہر سانپ کی طرح آئے جائے۔ (لیکیسس) منہ کا ذائقہ تیز' کسیلا' تانبے کا سا یا میٹھا بکثرت تھوک کے ساتھ ہو۔

کیمفر Ix : وضع حمل کے صدمہ سے زچہ دیوانہ ہو جائے۔ جسم چھونے سے ٹھنڈا ٹھار' مگر کپڑا اوڑھنا برداشت نہ کر سکے۔ پریشان اور بے حد بے چین۔ جلد اور سانس ٹھنڈی۔ اس دوا کو جلد جلد دہرائیں۔

لائیکو پوڈیم IM : زچہ پاگل ہو جائے۔ چڑچڑی' تند مزاج اور بد تمیز ہو جائے۔ دن بھر روتی رہے۔ لوگوں سے خوف کھائے اور دور بھاگے مگر تنہائی کا بھی خوف ہو۔

وریٹرم البم IM : عفونتی دیوانگی۔ ہر چیز کو پھاڑنے اور کاٹنے کی خواہش۔ خصوصا" اپنے کپڑوں کو پھاڑ ڈالے اور چیزوں کو توڑے۔ تشدد' مارے پیٹے' اپنے لوگوں کو' رشتہ داروں کو نہ پہچانے۔ متکبر اور گستاخ ہو جائے۔ ہر کسی کا بوسہ لے۔ ہر کسی کو جو آس پاس ہو یا بے جان چیزوں کو پکڑ کر چومنے لگائے۔

ہیوسمس IM : عفونتی دیوانگی۔ زچہ کے دماغ میں فحش اور بے شرمی کے خیالات لہراتے ہیں۔ وہ کپڑے اتار پھینکتی ہے یا کپڑوں کو لات مار کر پھینک دیتی ہے اور لوگوں کے سامنے بالکل ننگی ہو جاتی ہے اور اس کو کوئی احساس تک نہیں ہوتا کہ اس نے بے حیائی کی حرکت کی ہے۔ کبھی عاشقانہ شہوانی باتیں کرتی ہے۔ عشقیہ فحش گانے گاتی ہے۔ بستر میں ننگی پڑی بک بک جھک جھک کرتی ہے۔ احمقانہ ہنسی ہنستی ہے۔ زیر لب بڑبڑائے اور مختلف سوانگ بھر کر کھیلے یعنی بہروپیا پن دکھائے۔ تیز تیز بولے۔ اپنے آپ سے باتیں کرے۔

کیس :

کیس نمبر1 : ایک اعصابی مزاج' جوشیلی طبیعت کی 26 سالہ صحت مند' فربہ جسم والی عورت کو حمل کے دوران سمی سی فیوگا 1x دن میں دو بار استعمال کرایا گیا تو اس کے صحت مند 10.5 پونڈ وزنی پہلوٹھی کا لڑکا پیدا ہوا۔ بچے کی پیدائش باآسانی 3 گھنٹے میں مکمل ہو گئی۔ دوسرے حمل کے دوران اس عورت نے یہ دوا نہ کھائی تو اس کے ماہ دسمبر میں ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا وزن صرف 2.5 پونڈ تھا اور اس کی پیدائش بڑی دقت کے ساتھ 12 گھنٹے میں مکمل ہوئی۔

کیس نمبر2 : زچہ کو سخت دردِ زہ تھا۔ وہ موت کے خوف اور زندگی سے مایوس ہونے کی باتیں کرتی تھی۔ سمی سی فیوگا مدر ٹنکچر کے 10 قطرے آدھ گلاس پانی میں ملا کر 20 منٹ کے وقفے سے چمچ چمچ پلائے گئے۔ موت کا خوف اور مایوسی ختم ہو گئی اور پانچ گھنٹے بعد باآسانی بچہ پیدا ہو گیا۔

کیس نمبر3 : ایک موٹی' چھوٹے قد کی 25 سالہ مریضہ تھی جس کا تھوڑا عرصہ پہلے ایک چند ماہ کا بچہ مر گیا تھا۔ وہ فرطِ غم سے جنون میں مبتلا ہو گئی۔ ہر وقت بڑبڑاتی رہتی اور اپنے بچے سے یوں باتیں کرتی جیسے وہ اس کے سامنے زندہ موجود ہو اور مرا نہ ہو۔ کبھی اس طرح کی حرکتیں کرتی جیسے اس نے بچے کو گود میں اٹھایا ہوا ہو اور لوریاں دے رہی ہو۔ کبھی چیخیں مارنے لگتی اور اپنی چھاتیوں یا جسم کے کسی اور حصے کو مضبوطی سے پکڑ لیتی گویا درد سے بے تاب ہو۔ پھر زور سے قہقہہ لگاتی' اپنے خاوند کو گھور کر دیکھتی اور اسے دھکا دے کر گرا دیتی یا اسے گالیاں دیتی اور ناجائز اور فحش الفاظ کہتی یا پھر بستر پر لیٹ کر اس شدت سے تڑپتی کہ اسے پکڑ کر سنبھالنا مشکل ہو جاتا۔ اسے سمی سی فیوگا مدر ٹنکچر کے 5 قطرے ایک پیالی پانی میں ملا کر ایک، چائے کا چمچ ہر پندرہ منٹ کے وقفے سے دیا جانے لگا۔ ایک گھنٹے کے اندر مریضہ سکون سے سو گئی۔ پھر یہ دوا تین گھنٹے کے وقفے سے کچھ عرصہ کے لئے جاری رکھی گئی اور مریضہ مکمل طور پر صحت یاب ہو گئی۔

کیس نمبر4 : ایک عورت کو ہر دفعہ مردہ بچہ پیدا ہوتا تھا۔ کبھی زندہ بچہ پیدا ہوتا تو وہ چند دنوں کے بعد مر جاتا۔ پھر اسے حمل کے دوران وضع حمل کے 6 ماہ قبل سمی سی فیوگا 1x طاقت میں روزانہ دو بار 5 قطرے ایک کپ پانی میں ملا کر دیئے گئے۔ تو اسے ولادت سے ایک صحت مند لڑکا بغیر کسی مشکل کے پیدا ہوا۔ عورت کی صحت بھی ٹھیک رہی اور لڑکا جوانی کے بعد تک صحت مند رہا۔

کیس نمبر5 : ڈاکٹر جان ایچ کلارک' ایک لیڈی ڈاکٹر جولیس گاؤی کے حوالے سے تحریر کرتے ہیں کہ اس نے ایک ایسی عورت کو پلاٹینا سے درست کیا۔ جسے ہمیشہ اپنے محبوب خاوند کو قتل کر

دینے کی نہ رکنے والی خواہش رہا کرتی تھی۔ حالانکہ وہ اپنے خاوند کو بہت چاہتی تھی اور اس کے ساتھ نہایت خوشی سے زندگی گزار رہی تھی۔ میز پر چاقو چھری دیکھتے ہی اس کے اندر قتل کرنے کا جذبہ پیدا ہو جاتا۔ جس کو روکنے کے لئے وہ کمرے سے باہر نکل جاتی۔ چند ماہ پہلے اس عورت کے ہاں ایک بچے کی پیدائش ہوئی جو پیدائش کے بعد جلد مر گیا تھا۔ وضع حمل کے بعد سیلان خون بہت زیادہ بہہ گیا تھا۔ اس وقت سے اس میں جذبۂ قتل پیدا ہو گیا تھا۔ جو پلاٹینا 30 سے درست ہوا۔

کیس نمبر 6 : ڈاکٹر نال کلٹ ایک مریضہ کے متعلق لکھتے ہیں جس کی عمر 26 برس تھی اور وہ دو بچوں کی ماں تھی۔ وضع حمل سے قبل اس کو یہ وہم ہو گیا کہ بچہ بہرا اور گونگا پیدا ہو گا۔ وضع حمل کے بعد اگرچہ وہ بالکل تندرست و توانا تھی تاہم ہسپتال میں داخل کی گئی کیونکہ اس کو بہت تیز جنون تھا۔ بخار بہت تیز تھا۔ تین ماہ تک متواتر اس کی یہی حالت رہی۔ جسمانی طور پر چست مگر دماغی طور پر وحشت سے لبریز اور تشدد آمیز، نہ قابو آنے والی، شدید درد سر اور بے خوابی کا شکار تھی۔ ہسٹریا کے دورے پڑتے تھے۔ جب ان علامات کو حاصل کیا گیا تو یہ معلوم ہوا کہ وضع حمل کے بعد یکدم خون نفاس رک گیا تھا۔ اسی بات سے راہنمائی حاصل کر کے سیپیا شیو اور س 3x ہر دو گھنٹہ کے بعد دیا گیا۔ بہت جلد افاقہ شروع ہو گیا اور چند ہفتوں میں مریضہ صحت یاب ہو کر ہسپتال سے چلی گئی۔ گھر پہنچنے پر اس کو دوبارہ تکلیف ہو گئی۔ بیلاڈونا دیا گیا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ آخر سیپیا شیو کا سہارا لینا پڑا اور مریضہ مستقل طور پر اس سے شفایاب ہو گئی۔

رحم کا پھٹ جانا (RUPTURE OF UTERUS)

کبھی ولادت کے وقت بچہ بڑی مشکل سے اور کافی دیر بعد تک زور آزمائی سے پیدا ہوتا ہے۔ یا غیر طبعی طور پر آلات کی مدد سے یا آپریشن کے دوران بد احتیاطی کے سبب رحم کی اندرونی جھلی یا عضلات بالخصوص رحم کے مقام پر پھٹ جاتے ہیں اور خونی رگوں کے منہ کھل کر خون بہنے لگتا ہے اور مریضہ کو بہت تکلیف کا سامنا ہوتا ہے۔ وضع حمل پر اس کو تیز چیرنے جیسا درد ہوتا ہے جس سے چیخ چلاتی ہے۔ کبھی کوئی مریضہ کہتی ہے کہ اس کے پیڑو میں کوئی چیز گر گئی ہے، رحم کا فعل یکسر رک جاتا ہے، یہ اوپر چڑھ جاتا ہے۔ ٹھنڈا اچپچا پسینہ آجاتا ہے اور مریضہ بے ہوش ہو جاتی ہے۔ تشنج بھی ہو سکتا ہے۔ تنفس تیز اور دشوار گزار ہو جاتا ہے۔ نبض کمزور، کبھی مریضہ ہلاک بھی ہو جاتی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ عمل جراحی کی مدد سے بچے کو نکالا جائے۔

نیز اس مرض کی کئی اور وجوہات ہیں۔ جن کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ مثلاً رحم کی کمزوری۔ رحم میں ضبط تولید (برتھ کنٹرول) کے لئے مختلف قسم کی مانع حمل گولیاں، چھلے، فرزجے اور ادویہ کا استعمال

کرنا جس سے رحم میں زخم' رحم کی دیواروں کا پتلا ہو جانا یا چھید جانا' بڑے آپریشن 'عمل قیصری کے پرانے مندمل زخم کھل جانا' چوٹ آ جانا' رحم میں اجتماع خون ہونا وغیرہ۔

علاج :

بچے کو عمل جراحی کے ذریعے پیٹ سے نکالا جائے اور کھانے کے لئے آرنیکا 200 اور گریفائیٹس 200 دی جائیں۔

زچہ کے رحم کا الٹ جانا۔ انقلاب الرحم

(INVERSION OF UTERUS)

وضع حمل کے تیسرے درجے کے دوران بے احتیاطی کے سبب رحم الٹ کر باہر کا حصہ اندر چلا جاتا ہے۔ مثلاً جب مشیمہ رحم کی اندرونی سطح کے ساتھ چپساں ہو اور دایہ نال (Cord) سے پکڑ کر کھینچے یا رحم کے چیندے (فنڈس) پر غیر معمولی دباؤ ڈالا جائے تو رحم کی دیواریں اندر کو کھنچ کر باہر آ جائیں یا رحم کی دیواریں ڈھیلی ہوں یا بے قاعدہ طور پر سکڑیں تو رحم الٹ جاتا ہے۔ تھوڑا سا الٹ کر اندر آ جائے تو زیادہ تکلیف نہیں ہوتی لیکن جب رحم کلی زیادہ الٹ جائے تو بکثرت سیلان خون ہونے لگتا ہے اور مریضہ بے حد کمزور اور نڈھال ہو جاتی ہے اور تقریباً" رحم کے پھٹنے جیسی علامات رونما ہو جاتی ہیں۔ ماہر دایہ یا نرس کو جلدی سے مخصوص طریقے سے ہاتھ کے ساتھ رحم کو اپنی اصل جگہ پہنچا دینا چاہئے اور مریضہ کو پلسا ٹیلا 1M کی ایک خوراک فوراً" کھلا دی جائے۔ علاوہ ازیں مندرجہ ذیل ادویہ رحم کی کمزوری کے لئے مفید ہوتی ہیں۔ ان میں منتخب کر کے حسب علامات مریضہ کو دی جائیں۔

علاج :

☆ **انقلاب الرحم** اور رحم کی کمزوری (Atony) : (1) پلسا ٹیلا۔ (2) اسٹیگو۔ چائنا سائنا۔ سیکی شیو۔ فیرم۔ کاربو وج۔ کالو فائلم۔ بیلو نائس۔ (3) الٹرس فیری نوسا۔ امبرا۔ ز یلیم۔ سلفر۔ سی سی لیو لگ سوریم۔ ببکیل کار۔

زچہ کا رحم سکڑ کر اپنی اصلی حالت پر نہ آنا (SUBINVOLUTION)

اس عارضہ میں وضع حمل کے بعد زچہ کا رحم پوری طرح سکڑ کر اپنی سابقہ غیر حاملہ حالت پر نہیں آتا۔ وضع حمل کے فوراً" بعد رحم کا پیندا (بالائی سرا۔ فنڈس) زچہ کی ناف سے تقریباً" 4 سنٹی

میٹر نیچے ہوتا ہے اور اس کی سطح ہر روز بتدریج نیچے آتی رہتی ہے اور دس دن کے بعد یہ پیڑو کی سطح کے اوپر نارمل طور پر محسوس نہیں ہوتا۔ پہلے ہفتے رحم سائز میں بڑی تیزی سے سکڑتا ہے پھر آہستہ آہستہ سکڑتا ہوا تقریباً 8 ہفتوں میں مکمل طور پر اپنی سابقہ حالت پر آجاتا ہے۔

وضع حمل کے اختتام پر رحم کا وزن ایک کلوگرام ہوتا ہے۔ ایک ہفتہ گزرنے پر یہ تقریباً نصف کلو رہ جاتا ہے۔ اور زنانہ زچگی کے اختتام پر یہ تقریباً 70 گرام وزنی رہ جاتا ہے۔ اگر رحم میں انفکشن ہو، مشیمہ کے ٹکڑے رحم کے اندر اٹکے رہ گئے ہوں یا رحم کی دیوار میں ریشہ دار عضلاتی رسولیاں ہوں تو رحم کے سکڑ کر اپنی پہلی حالت پر آنے میں تاخیر واقع ہو جاتی ہے۔ اس عارضہ کے لئے پلساٹیلا IM کی چند خوراکیں اکسیر ثابت ہوتی ہیں۔ نیز درج ذیل ادویہ میں سے منتخب کر کے حسب علامات دیں۔

علاج :

☆ زچہ کا رحم سکڑ کر اپنی سابقہ حالت پر نہ آئے : (1) پلساٹیلا۔ سلفر۔ سی سی فیوگا۔ سیپیا۔ کلی بروم۔ (2) اسٹلیگو۔ اوپیم۔ بیلاڈونا۔ سباٹنا۔ سیکیل کار۔ کاربوویج۔ کالوفائلم۔ کلی آیڈ۔ کلی بائی۔ کلکیریا کارب۔ لیلیم ٹائگر۔ نیٹرم ہائپو کلوروسم۔ ہائیڈراسٹس۔ (3) برائی اونیا۔ پلاٹینا۔ پوڈو فائلم۔ ٹربنتھنا۔ چائنا۔ سائیکلیمن ۔ شانی گیریا۔ سورینم۔ کلی کارب۔ ملی فولیم۔ نیٹرم سلف۔

سیون کا پھٹ جانا۔ چر جانا
(RUPTURE OF PERINEUM/PERINEAL LACERATION)

بچے کی ولادت سے اکثر ان مستورات کی پیدائش کی نالی (برتھ کینال) یعنی مہبل اور سیون پھٹ سکتی ہے جو کمزور اور نازک طبع ہوں، جن کی شادی چھوٹی عمر میں ہو گئی ہو۔ چھوٹی عمر میں حاملہ ہو گئی ہوں۔ پیدائش کے وقت بچے کا سر غیر معمولی طور پر بڑا ہو۔ قبل از وقت (خام بچہ) ولادت ہو۔ غیر طبعی وضع حمل ہو یعنی بچہ صحیح رخ پر پیدا نہ ہو۔ پہلا پہلوٹھی کا بچہ پیدا ہوتا ہو۔ جن عورتوں کے پہلے کئی بچے پیدا ہو چکے ہوں۔ ان میں سیون پھٹ جانے کا خطرہ بہت کم ہوتا ہے۔

مہبل اور سیون کے پھٹنے کے تین درجے ہیں۔

1- پہلے درجے میں چنٹ (Fourchet) سیون کی جگہ اور مہبل کی لعابی جھلی (میوکس ممبرین) پھٹتی ہے مگر سیون کے ریشوں کا پھیلا یا بندھن (Fascia) اور عضلات (Muscels) نہیں پھٹتے

پیدائش کے سوراخ کا پھٹ جانا

بچہ باہر نکالنے کے لیے پیدائش کے سوراخ کو کافی کھلنا پڑتا ہے۔ بعض اوقات تو یہ پھٹ جاتا ہے۔ اگر ماں پہلے بچہ کو جنم دے رہی ہو تو پیدائش کے سوراخ کے پھٹ جانے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔ تاہم اگر احتیاط سے کام لیا جائے تو پیدائش کے سوراخ کو پھٹنے سے بچایا جا سکتا ہے!

جب بچہ کا سر باہر آ رہا ہو تو ماں کو زور لگانا بند کر دینا چاہیے۔ یوں پیدائش کے سوراخ کو کھلنے کا موقع مل جاتا ہے۔ زور نہ لگانے کے لیے اسے بانپنا رہنا سے چھوٹے چھوٹے تیز سانس لینے چاہئیں۔

جب پیدائش کا سوراخ کھل رہا ہو تو اسے ایک ہاتھ سے سہارا دے سکتی ہے اور دوسرے ہاتھ سے سر کو بہت جلد باہر نکلنے سے نرمی کے ساتھ روک سکتی ہے اس طرح:

پیدائش کے سوراخ سے نیچے والی جلد پر گرم پانی میں بھگوئی ہوئی گدیاں رکھنا بھی باعث مدد ہے۔ اس کے کھلنے کے شروع ہونے کے ساتھ ہی یہ عمل شروع کریں۔
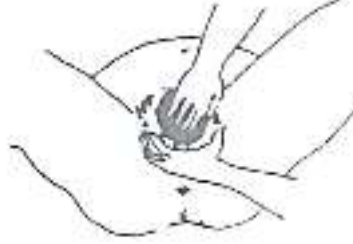
اگر پیدائش کا سوراخ پھٹ جائے تو آنول نکالنے کے بعد کسی تربیت یافتہ شخص کو اسے احتیاط سے سی کر بند کر دینا چاہیے۔

زچہ کی ٹانگ

سفید ورم

Primary lymph oedema of the right leg

2۔ دوسرے درجے میں سیون کی جلد اور مہبل کی استری جھلی کے علاوہ بندھن اور سیون کے عضلات بھی پھٹ جاتے ہیں مگر مقعد کا چھلا (Anal Sphincter) نہیں پھٹتا۔ یعنی فرج تو پھٹ جاتی ہے مگر مقعد نہیں پھٹتی۔ یہ چیر عموماً مہبل کے ایک طرف یا دونوں طرف اوپر کو پھیلے ہوتے ہیں اور ایک بے قاعدہ تکونی شکل کا زخم بن جاتا ہے۔

3۔ تیسرے درجے میں سیون کی جلد، مہبل کی اندرونی لعابی جھلی، سیون اور مقعد کا چھلا سب پھٹ جاتے ہیں۔ یہ چیر اکثر بڑھ کر مبرز (Rectum) کی سامنے والی دیوار تک چلے جاتے ہیں۔

علاج :

اگر مبرز اور مقعد ٹھیک رہے اور اس میں چیر نہ آیا ہو تو بچے کی ولادت کے بعد باقی سب زخم یا چیر خود بخود آپس میں مل کر مندمل ہو جایا کرتے ہیں۔ اس کے لئے زچہ کو کئی دن تک آرام سے لیٹی رہنا چاہئے اور کیلنڈولہ مدر ٹنکچر کے 20 قطرے ایک گلاس پانی میں ملا کر زخموں کو دن میں 3، 4 بار دھونا چاہئے اور کھانے کے لئے گریفائیٹس 200 صبح و شام ایک خوراک دیں۔ چونکہ ولادت کے بعد ہفتہ عشرہ پاخانہ نہیں آیا کرتا اس لئے پاخانہ آنے اور اس پر زور لگانے کی نوبت آنے سے پہلے ہی زخم مل کر سیون مندمل ہو جایا کرتی ہے۔

• اگر مقعد بھی پھٹ جائے تو عمل جراحی کے ذریعے ٹانکے لگا کر چیر کو سینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ تاہم اس کے لئے بھی کیلنڈولہ لوشن سے دھونا اور آرنیکا 200 یا گریفائیٹس 200 کی خوراک صبح و شام کھلانا چاہئے۔

زچہ کی ٹانگ کا سفید ورم

(PHLEGMASIA ALBA DOLENS/MILK-LEG)

بعض زچہ عورتوں کی ایک یا دونوں ٹانگوں کی وریدوں (Veins) میں سوزش ہو جاتی ہے جس سے ماؤفہ ٹانگ سفید رنگ کی، ملائم اور گرم سوجی ہوئی ہو جاتی ہے۔ عموماً یہ ورم اور سوجن بچے کی ولادت کے دو تین دن کے اندر اندر زچہ کی ٹانگ میں دیکھی جاتی ہے۔ کبھی یہ کافی دن بعد یعنی آٹھ دس دن بعد رونما ہوتی ہے۔ درد اور سوجن بالعموم کنج ران یا کولہے یا ران کے بالائی سرے سے قدرے جاڑا یا بخار ہو کر شروع ہوتی ہے۔ بڑی تیزی سے سوجن بڑھ کر 24 گھنٹے کے اندر اندر موٹائی میں دوگنے سائز کی ہو جاتی ہے۔ یہ سوجن بتدریج نیچے کو بڑھتی ہوئی گھٹنے سے نیچے ٹانگ میں پہنچ جاتی ہے۔ ٹانگ بری طرح سوج کر سفید یا دودھیا رنگ کی ہوتی ہے۔ سرخ رنگ کی نہیں ہوتی اور انتہائی

درد ہوتا ہے۔ درد تناؤ اور کھچاؤ والا' پھاڑنے جیسا' وقفے وقفے سے بڑھتا ہوا ہوتا ہے۔ ٹانگ سخت اور اکڑ جاتی ہے۔ جو حرکت نہیں کر سکتی۔ جب سوجن عام ساری جگہ ہو جاتی ہے تو درد میں کمی ہو جاتی ہے۔ پہلے سوجن لچکدار (Elastic) اور سخت ہوتی ہے' بعد میں انگلی وغیرہ کے ساتھ دبانے سے اس میں گڑھا پڑ جاتا ہے۔ یہ مرض 2 سے 6 دن یا 8 دن تک جاری رہتا ہے۔ پھر سوجن اور درد کم ہونے لگتے ہیں۔ کبھی یہ مرض آہستہ آہستہ مہینوں اور سالوں چلتا رہتا ہے۔ بلکہ جب یہ ختم ہوتا ہے تو ٹانگ کمزور' ڈکی اکسی اور حرکت کرنے پر دردناک ہو کر رہ جاتی ہے۔

علاج :

☆ زچہ کی ٹانگ کا سفید ورم : (1) برائی اونیا۔ رسٹاکس۔ کلکیریا۔ لیکے سس۔ (2) آرسنکم۔ آرنیکا۔ آئیوڈیم۔ ایلم سیپیا۔ بیلاڈونا۔ بیوفو۔ پلساٹیلا۔ چائنا۔ سلفر۔ سلیشیا۔ سیپیا۔ کلی کارب۔ کیموملا۔ لائکو۔ لیڈم۔ نیٹرم سلف۔ ہیمے میلس۔ (3) انٹم کروڈ۔ ایپس۔ ایکونائٹ۔ روڈوڈینڈران۔ کاربونیم سلف۔ کروٹیلس ہری۔ گریفائٹس۔ مرک۔ نکس وامیکا۔ وریٹرم البم۔ ہیپر۔

☆ ٹانگ میں سکڑن (Contraction) کے ساتھ : (2) سلیشیا۔

تفصیلات ادویہ :

ایکونائٹ 3x : یہ دوا مرض کے شروع میں جلد جلد دہرائی جاتی ہے جب مرض حاد' شدید ورمی نوعیت کا ہو۔ سارے جسم میں بخار جیسی کیفیت اور شدید درد ہوں۔ دماغ میں خوف اور پریشانی سے محصور ہو اور بے حد اعصابی جوش و خروش موجود ہو۔

آرنیکا 200 : مرض کے ابتدائی درجہ میں یہ دوا مفید ہے۔ جب تکلیف دہ اور طویل وضع حمل ہوا ہو یا جب آلات کی مدد سے بچہ تولد ہوا ہو۔ سارے جسم میں چوٹیں آنے کا سا درد ہو۔

آرسنکم البم 30 : مریضہ بے چینی اور خوفزدہ ہو۔ تھوڑے تھوڑے پانی کی بار بار پیاس لگے۔ ٹانگ میں ورم سفید پیلا سا ہو۔ اور یہ استسقائی قسم کا ہو۔ مریضہ جاڑا محسوس کرے اور کپڑا اوڑھ کر رکھنا چاہے۔

بیلاڈونا 30 : اعضاء میں پھاڑنے جیسا درد ہو۔ جوڑوں میں ٹکڑے ٹکڑے کرنے کا احساس۔ ران میں بوجھ اور دباؤ اور کاٹنے جیسا درد ہو۔ ذرا سا جھٹکا یا ہچکولا ناقابل برداشت ہو یا چھوا جانا برداشت نہ ہو۔ درد یکایک آئے اور یکایک جائے۔ بے خوابی اور کنپٹیوں میں تپکن ہو۔

برائی اونیا 200 : کولہے سے پاؤں تک چاقو چھری گھونپنے جیسا اور کھچاوٹ والا درد اور ماؤفہ ٹانگ سفیدی مائل پیلے رنگ کی ہو۔ مریضہ بالکل بے حرکت چپ چاپ پڑی رہتا چاہے۔ ذرا سی حرکت یا ہچکولے سے بدتر ہو جائے۔ نفاس رک گیا ہو جس سے سر میں درد ہو جیسے سر پھٹ جائے گا۔ (پیلاڈونا)

پلساٹیلا 200 : ٹانگ اور پاؤں میں پیلاہٹ مائل سفید ورم۔ دودھ دب جائے۔ گرم مکان میں تکلیف میں اضافہ اور کھلی ہوا میں افاقہ محسوس کرے۔ پیاس بالکل نہ لگے۔ منہ میں تعفن اور چپچپا ذائقہ ہو خصوصاً نیند کے بعد منہ کا ذائقہ خراب ہو جائے۔

رسٹاکس 30 : مرض کے شروع ہی میں اعضاء کمزور اور ناتواں ہو جائیں۔ ان کو اٹھا نہ کر سکے۔ ٹانگوں کی وریدوں کے ساتھ ساتھ سرخ دھاریاں اوپر کی طرف جائیں۔ وضع بدلنے سے تھوڑا سا آرام ملے۔ کمبل یا چادر اوڑھ کر رکھنا چاہے۔

سلفر 30 : زچہ کی ٹانگ میں سفید ورم۔ گرمی کی لہریں اور تمتماہٹ۔ نیند اچٹ' کھل کھل جائے۔ کمزوری' چھوٹے چھوٹے سرخ دانے نمودار ہوں۔

سیپیا 200 : زچہ کی ٹانگ میں سفید ورم ہو جائے جو غالباً" دق اور سل کا مادہ سرایت کر جانے سے ہو۔ صبح 3 سے 5 بجے تک وریدیں متورم ہو جائیں۔ ٹانگ برف کی مانند ٹھنڈی ہو اور بھاری محسوس ہو۔ یہ اس مرض کی بہت اعلیٰ دوا ہے۔

لائیکو پوڈیم 200 : ٹانگ اور پاؤں سوج جائے۔ ران اور پنڈلی کی وریدیں سوزش اور ورم جو دردناک ہو۔ پیشاب میں سرخ ریت کی مانند رسوب کا اخراج ہو۔ پیشاب کرنے سے قبل کمر میں درد ہو۔ پیٹ میں ریاح سے گڑگڑ ہو۔ رات کو بے چینی سے کروٹیں بدلے۔

کلکیریا کارب 200 : ٹانگ میں ورم اور سوجن۔ مریضہ موٹی اور غبارے کی طرح پھولی ہوئی مگر کمزور اور ناتواں۔ تمام اعضاء میں کمزوری اور تھکاوٹ۔ ٹھنڈی ہوا لگنے سے درد تیز ہو جائے۔

لیکیسس 200 : زچہ کی بائیں ٹانگ میں سفید ورم اور اس میں پھاڑنے والا درد ہو۔ صبح اٹھنے پر بے حد کمزور محسوس ہو۔

نکس وامیکا 30 : ٹانگ متورم اور اس پر سیاہی مائل سرخ' دردناک چٹے (Bloches) ٹانگ میں کمزوری اور چوٹ آنے کا احساس۔ صبح 3 بجے زیادتی۔ پیشاب و پاخانہ کی بار بار حاجت ہو۔

★ ★ ★

باب 16

حمل اور زچگی کی ریپرٹری

حمل اور زچگی کے دوران پیچیدگیاں یا تکلیفات :

دماغی' نفسیاتی اور جذباتی عوارض :

☆ اہانت (Indignation) محسوس کرے' حمل کے دوران : نیٹرم میور۔

☆ بے ہوشی ہو جائے۔ غشی طاری ہو (Unconscious) حمل کے زمانہ میں : (2) سیکیل کار۔ نکس ماسکاٹا۔ نکس وامیکا۔

☆ بے چینی' بے آرامی' گھبراہٹ (Restless Nervess) ہو' حمل کے دوران : ایکونائیٹ۔ وریٹرم البم۔

☆ بے شرمی' بے غیرتی (Shameless) حاملہ عورت زچگی کے دوران اپنے آپ کو ننگا کرے : وریٹرم البم۔

☆ پاگل' دیوانہ' مجنوں (Insane/Mad) ہو جائے' حمل کے دوران : سی سی فیوگا۔

☆ پراگندگی' دماغ الجھا ہوا (Confusion) ہو' حمل کے دوران : (2) نکس ماسکاٹا۔

☆ توہم (Dellusion) : مریضہ کو وہم ہو جائے کہ وہ حاملہ ہے' اگرچہ وہ کنواری ہی ہو : (2) سباڈیلا۔ وریٹرم البم۔ (3) اگنیشیا۔ تھوجا۔ ★ مریضہ کو وہم ہو جائے کہ اس کو درد زہ ہو رہا ہے۔ وہ حاملہ ہے اور اس کو بچہ پیدا ہونے والا ہے : وریٹرم البم۔

☆ جنون الشہوت (Nymphomania) : ★ عورتوں میں شہوانی دیوانگی۔ جماع کی نہ رکنے والی خواہش' حمل کے دوران : (2) پلاٹینا۔ وریٹرم البم۔ ہیوسس۔ (3) سیکیل کار۔ کلی بروم۔ ★ زچہ عورت کو' زچگی میں عفونتی بخار کے دوران جنون الشہوت : (2) پلاٹینا۔ چائنا۔ (3) کلی بروم۔ وریٹرم۔

☆ ڈر اور خوف (Fear) : ★ حمل کے دوران ڈر اور خوف طاری رہے : (2) کی

سی فیوگا۔ (3) سٹرامونیم۔ ہائیڈروفوبینم۔ ☆ حمل کے دوران موت کا خوف طاری رہے' اپنے مرجانے کا وقت بتائے۔ اپنی موت کے وقت کی پیشین گوئی کرے' : (1) ایکونائیٹ۔ ☆ ولادت یا وضع حمل کے دوران موت کا خوف چھا جائے : (1) ایکونائیٹ۔ (2) کافیا۔ (3) پلاٹینم۔ ☆ وضع حمل کے دوران اس امر کا خوف کہ اب کوئی واقعہ یا سانحہ پیش آجائے گا : آرسنکم۔ ایکونائیٹ۔ پلاٹینا۔ کافیا۔ ☆ وضع حمل کے بعد سانحہ پیش آنے کا خوف : آئیوڈیم۔

☆ رونا (Weeping) : ☆ حمل کے دوران رونی صورت بنائے' رونا آئے' آنکھوں میں آنسو ڈبڈبائے رہیں : (2) میگنیشیا کارب۔ (2) اگنیشیا۔ ایپس۔ پلساٹیلا۔ سٹانم۔ نیٹرم میور۔

☆ صحبت سے نفرت (Averse to Company) : ☆ سوسائٹی اور میل ملاقات کرنے سے نفرت ہوجائے' حمل قرار پاجائے جب : لیکے سس۔

☆ غمگینی۔ افسردگی (ڈپریشن) (Sadness/Depression) : ☆ حمل کے دوران ڈپریشن ہو۔ حاملہ غمگین' اداس اور افسردہ خاطر رہے : (2) نیٹرم میور۔ (3) سی سی فیوگا۔ لیکے سس۔ ☆ ولادت (وضع حمل) کے دوران : (2) اگنیشیا۔ وریٹرم البم۔ (3) پلساٹیلا۔ رسٹاکس۔ زنکم۔ سلفر۔ سی سی فیوگا۔ لیکے سس۔ نیٹرم میور۔

☆ گریز اور نفرت (Aversion) : ☆ حمل کے دوران اپنی سہیلیوں سے گریز اور نفرت کرے : (2) کونیم۔

سر اور دیگر اعضاء کے عوارض یا پیچیدگیاں :

☆ چکر آئیں (Vertigo) : ☆ حمل کے دوران چکر آئیں۔ سر چکرائے : (1) نیٹرم میور۔ (2) جلسی میم۔ (3) آرسنکم۔ فاسفورس۔

☆ سر میں اجتماع خون (Congestion) : ☆ وضع حمل کے بعد زچگی کے دوران خون نفاس (Lochia) رک جائے اور سر میں جمع ہوجائے : ایکونائیٹ۔ برائی اونیا۔ بیلاڈونا۔ سی سی فیوگا۔ ☆ سر بڑا ہونے کا احساس' حمل کے دوران : (1) ارجنٹم نائیٹ۔ ☆ سر کے بال گریں' حمل کے دوران : (1) لیکے سس۔ ☆ وضع حمل کے بعد' زچگی میں سر کے بال گریں : (1) سلفر۔ لائیکو۔ (2) سیپیا۔ کاربو وج۔ کالکیریا۔ کینتھرس۔ نائیٹرک ایسڈ۔ نیٹرم میور۔ ☆ سر درد ہو' حمل کے دوران : (2) برائی اونیا۔ پلساٹیلا۔

سیپیا۔ کیموملا۔ (3) پلاٹینا۔ رسٹاکس۔ سلفر۔ کاسٹیکم۔ کلکیریا۔ کیپسیکم۔ کالولس۔ نکس ماسکاٹا۔ ہیوسمس۔

☆ آنکھ : ★ ازدواج البصر۔ چیزیں دو دو دکھائی دیں (Diplopia) حمل کے دوران : (2) جلسی میم۔ (3) بیلاڈونا۔ سائیکوٹا۔ ★ بینائی نہ رہے' اندھی ہو جائے' وضع حمل کے دوران : اورم میور۔ کاسٹیکم۔ کالولس۔ کیوپرم۔

☆ کان : ★ وضع حمل کے دردوں (دردِ زہ) کے دوران کانوں کی سماعت (Hearing) بڑھ جائے' یعنی آواز برداشت نہ ہو : سی سی فیوگا۔

☆ ناک : ★ حمل کے دوران قوت شامہ (Smell) بڑھ جائے' غذا کی خوشبو یا کھانا پکنے کی خوشبو برداشت نہ ہو : سٹانم۔

☆ چہرہ : ★ وضع حمل (ولادت) کے بعد (زمانہ زچگی میں) چہرے پر بھورے داغ دھبے پیدا ہو جائیں : کروٹیلس ہری۔ ★ چہرہ بد رنگ نیلا رہے۔ چہرہ نیلگوں' حمل کے دوران : (2) فاسفورس۔ ★ حمل کے دوران چہرے میں درد ہو : (2) اگنیشیا۔ سیپیا۔ (3) سٹرامونیم۔ ★ حمل کے دوران چہرے پر زہرباد (سرخ بادہ) یا زمانہ رضاعت (بچے کو چھاتیوں سے دودھ پلانے کے زمانہ) میں چہرہ پر زہرباد : (2) بورکس۔ ★ حمل کے دوران چہرہ سوجا ہوا : (2) فاسفورس۔ مرک کار۔ ★ وضع حمل کے دوران چہرے پر حدت اور گرمی : (2) آرنیکا۔ اوپیم۔ بیلاڈونا۔ جلسی میم۔ فیرم۔ کافیا۔

☆ منہ : ★ حمل کے دوران منہ سے بکثرت تھوک آئے : (1) کریازوٹ۔ (2) کافیا۔ کلی آئیڈ۔ لیکٹک ایسڈ۔ ہیلونائس۔ (3) آئرس۔ انٹم ٹارٹ۔ ایسٹک ایسڈ۔ گاسپیئم۔ لیک کینم۔ نیٹرم میور۔ ★ حمل کے دوران منہ کا ذائقہ خون جیسا دھات کا سا ہو : (2) زنکم۔ ★ حمل کے دوران منہ کا ذائقہ کھٹا ہو : (2) لیکٹک ایسڈ۔ مگنیشیا کارب۔ (3) آگزلیک ایسڈ۔ ★ حمل کے بعد چھاتیوں سے دودھ پلانے والی مستورات کا منہ آ جائے۔ منہ میں ورم اور سوزش ہو جائے : (2) پوٹاشیم ہائیڈرائس۔ (3) کالوفائلم۔ ہیلونائس۔ ★ حمل کے دوران دانت میں درد ہو : (1) سیپیا۔ ہائیڈروفوبینم (لائی سین) (2) ایکونائٹ۔ بیلاڈونا۔ پلساٹیلا۔ ٹوبیکم۔ رٹنیا۔ سٹافی سیگریا۔ سیپیا۔ کیموملا۔ مرک۔ مگنیشیا کارب۔ نکس ماسکاٹا۔ ہیوسمس۔ (3) ایپس۔ الومینا۔ برائی اونیا۔ رسٹاکس۔ نکس وامیکا۔ ★ حمل کے بعد دودھ پلانے کے زمانے میں مستورات کو درد دانت : (2)

کلکیریا۔ (3) آرسنکم۔ ایکونائیٹ۔ بیلاڈونا۔ ڈلکامارا۔ شالی سیگریا۔ سلفر۔ فاسفورس۔ مرک۔ نکس وامیکا۔ ★ درد دانت جب بچے کو پستان سے دودھ پلا رہی ہو : چائنا۔ ★ حمل کے دوران دانتوں میں پھاڑنے جیسا درد ہو : نکس ماسکاٹا۔

☆ معدہ : ★ حمل کے دوران معدہ میں بھراؤ۔ معدہ بھرے ہونے کا احساس : (1) نکس ماسکاٹا۔ ★ غذا سے لاپروائی۔ غذا کھانے کی رغبت نہ ہو' حمل کے دوران : (2) لاروسریس۔ ★ حمل کے دوران معدے میں درد ہو : اپیکاک۔ ڈائیسکوریا۔ کونیم۔ ★ حمل کے دوران معدے میں اینٹھن جیسا درد (Cramping/Gripping) ہو : (2) کونیم۔ ★ حمل کے دوران کھٹی ڈکاریں آئیں : نکس وامیکا۔ ★ حمل کے دوران میٹھی' شیریں ذائقہ کی ڈکاریں آئیں : (2) زنکم۔ (3) نیٹرم میور۔ ★ حمل کے دوران منہ میں پانی بھر جائے (Water-Brash) : (2) نو بیکم۔ لیکٹک ایسڈ۔ نکس ماسکاٹا۔ نیٹرم میور۔ (3) ایسٹک ایسڈ۔ ڈائیسکوریا۔ لو بیلیا۔ ★ ہچکی آئے' حمل کے دوران : (2) اوپیم۔ سائیکلیمن - ★ بے حد زیادہ بھوک (Canine) رات کو حمل کے دوران لگے : (2) سورینم۔ ★ روٹی سے نفرت' حمل کے دوران : (2) سیپیا۔ لاروسریس۔ (3) انٹم کروڈ۔

☆ قے (Vomiting) : ★ حمل کے دوران ہو : (1) اسارم۔ نو بیکم۔ جٹروفا۔ پلمبنوٹیم۔ سیپیا۔ کریازوٹ۔ لیکٹک ایسڈ۔ نکس ماسکاٹا۔ نکس وامیکا۔ نیٹرم سلف۔ (2) آرسنکم۔ آگزلیک ایسڈ۔ آئرس۔ اپیکاک۔ انٹم کروڈ۔ اوپیم۔ ایپس۔ برائی اونیا۔ پٹرولیم۔ پوڈو فائلم۔ پلساٹیلا۔ سائیکوٹا۔ سلفر۔ سلفیورک ایسڈ۔ سلیشیا۔ سورینم۔ فاسفورس۔ فاسفورک ایسڈ۔ فیرم۔ فیرم فاس۔ کاربالک ایسڈ۔ کاچیکم۔ کالی بائی۔ کالی برام۔ کلکیریا۔ کونیم۔ کیسیکم۔ کیڈمیم۔ کینتھرس۔ لائیکو پوڈیم۔ لیکے سس۔ لیلیئم ٹائیگرینم۔ میگنیشیا میور۔ نیٹرم میور۔ ویریٹرم البم۔ ویریٹرم ورائیڈ۔ (3) الٹرس فیری نوسا۔ انا کارڈیم۔ ایسٹک ایسڈ۔ ایکونائیٹ۔ پلاٹینا۔ بلسم۔ ٹرنٹولا۔ ڈائیسکوریا۔ زنکم۔ سمفوریکارپس ریسیموسا۔ سناسوم۔ سیریم آگزالیکم۔ فیرم آرس۔ کارڈس میری آنس۔ کالی فاس۔ کالی کارب۔ کنسوریم۔ کوڈینم۔ کیوپرم آرس۔ گاسیپیئم۔ لو بیلیا لیک۔ کینم۔ مرک آئیڈ۔ نیٹرم فاس۔ ★ حمل کے دوران بلغمی قے (Mucus) : سلفیورک ایسڈ۔ ★ پانی جیسی آبی قے : سیپیا۔ ★ خونی' خون کی قے : (1) سیپیا۔ ★ حمل کے دوران کلیجہ جلے

(Heart Burn) : (2) مرک سال۔ کیپسکم۔ (3) آگزلیک ایسڈ۔ ایسٹک ایسڈ۔ ایتھس۔ ٹو بیکم۔ زنکم۔ کونیم۔ لیکٹک ایسڈ۔ نیٹرم میور۔ ★ حمل کے دوران' رات کے وقت کلیجہ جلے : (2) مرک۔

☆ متلی (Nausea) : ★ حمل کے دوران : (1) اسارم۔ ایپومارفیا۔ ٹو بیکم۔ سیپیا۔ کریازوٹ۔ لیکٹک ایسڈ۔ نکس وامیکا۔ (2) آر سنکم۔ آگزلیک ایسڈ۔ آئرس۔ اپیکاک۔ انٹم ٹارٹ۔ انٹم کروڈ۔ برائی اونیا۔ پلساٹیلا۔ پوڈوفائلم۔ جٹروفا۔ سلفیورک ایسڈ۔ سلیشیا۔ سمفوری کارپس۔ سورینم۔ فاسفورس۔ کاربوائیں۔ کاجیکم۔ کلی کارب۔ کونیم۔ کیوپرم آرس۔ لائکو۔ لیک ڈیفلوریٹم۔ لیک کینم۔ لیکے سس۔ مرک آئیڈ فلیوس۔ میگنیشیا کارب۔ میگنیشیا میور۔ نکس ماسکاٹا۔ نیٹرم میور۔ ہیلی بورس۔ (3) الٹرس فیری نوسا۔ اناکارڈیم۔ ایلنتھس۔ پٹرولیم۔ پلاٹینا۔ ہلیمم۔ ٹرنٹولا۔ سٹافی سیگریا۔ سلفر۔ سی سی فیوگا۔ فیرم۔ فیرم آرس۔ فیرم فاس۔ کسٹوریم۔ کوڈینم۔ لارو سریس۔ لوبیلیا۔ لیلیئم ٹائگرینم۔ وریٹرم البم۔ ★ غذا سے نفرت' حمل کے دوران : (2) انٹم کروڈ۔ سیپیا۔ لارو سریس۔ ★ غذا سے نفرت' جب حمل کے دوران غذا کھانے کا خیال کرے' غذا کھانے کے لئے سوچے : سیپیا۔

☆ شکم : ★ حمل کے دوران جنین رحم میں قلا بازیاں کھاتا معلوم ہو (To be Turning Somersaults) : لائکوپوڈیم۔ ★ حمل کے دوران حاملہ کے پیٹ میں درد ہوا کرے : (1) نکس وامیکا۔ (2) آر سنکم۔ اپیکاک۔ برائی اونیا۔ بیلاڈونا۔ کالوسنتھ۔ کلی کارب۔ کونیم۔ کیمولا۔ وریٹرم البم۔ (3) آرنیکا۔ پلساٹیلا۔ ہلیمم۔ سیپیا۔ لیکے سس۔ ہیوسمس۔ ★ دردزہ کے دوران شکم میں درد : (2) سیپیا۔ ★ جھوٹے دردزہ کی طرح کاٹنے والا درد : کلی کارب۔ ★ حمل کے دوران شکم میں گھسیٹنے جیسا (Dragging) درد : (2) کلی کارب۔ ★ پھوڑے کا سا درد : (2) نکس ماسکاٹا۔ (3) سیپیا۔ ★ وضع حمل (ولادت) کے دوران دردزہ کی طرح کے درد : پلساٹیلا۔ فاسفورس۔ ★ ولادت کے دوران ناف کے مقام پر کاٹنے والے (Cutting) درد : (1) اپیکاک۔ نکس وامیکا۔ ★ وضع حمل کے دوران اور بعد کنج ران کے مقام (Inguinal Region) پر درد : (2) سی سی فیوگا۔ ★ حمل کے دوران ناف میں درد : ہلیمم۔ ★ شکم میں جنین کی حرکت سے متلی اور قے پیدا ہو : آرنیکا۔ ★ شکم میں جنین کی حرکت سے پیشاب کی

حاجت' مثانہ میں درد اور شکم میں کاٹنے والے درد ہوں : تھوجا۔ ☆ شکم میں جنین کی حرکت درد ناک ہوں : (1) سلیشیا۔ (3) پلساٹیلا۔ اوپیم۔ ☆ شکم میں جنین کی حرکت سے پیٹ میں تھیلن (Rawness) پیدا ہو : سیپیا۔ ☆ شکم میں جنین کی حرکت شدید (Violent) ہوں : (2) سلیشیا۔ لائیکو۔ (3) اوپیم۔ سورینم۔ ☆ شکم میں جنین کی حرکت' شکم میں اپھارہ کے ساتھ۔ شکم ڈھول کی طرح پھولا ہوا : سورینم۔ ☆ شکم میں جنین کی حرکت سے نیند ابتر ہو جائے : کونیم۔

☆ مقعد' ممبرز : ☆ بواسیر ہو جائے' حمل کے دوران : (2) اسکیولس۔ امونیا میور۔ سلفر۔ کالن سونیا۔ کیپسیکم۔ لائیکو۔ لیکے سس۔ نکس وامیکا۔ نیٹرم میور۔ (3) آرسنکم۔ انٹم کروڈ۔ پلساٹیلا۔ سیپیا۔ کاربوو یج۔ میوریٹک ایسڈ۔ ☆ وضع حمل (بچہ جننے) سے زچگی میں بواسیر کی تکلیف بڑھ جائے : (1) کالی کارب۔ (2) اگنیشیا۔ پلساٹیلا۔ پوڈو فائلم۔ سلفر۔ لیلیم ٹائگر۔ میوریٹک ایسڈ۔ (3) سیپیا۔ ☆ اسقاط حمل (Abortion) کے دوران پاخانہ کی حاجت : کائیریا۔ ☆ مقعد میں جلندار درد' حمل کے دوران : (2) کیپسیکم۔ ☆ دست لگ جائیں' حمل کے دوران : (1) فاسفورس۔ (2) انٹم کروڈ۔ پلساٹیلا۔ چائنا۔ پلیٹینم۔ سلفر۔ سیپیا۔ لائیکو۔ نکس ماسکاٹا۔ (3) امونیا میور۔ ایپس۔ ایلومینا۔ پٹرولیم۔ ڈلکامارا۔ فیرم۔ کیموملا۔ نکس وامیکا۔ ہیلی بورس۔ ہیوسمس۔ ☆ قبض ہو جائے' حمل کے دوران : (1) پلاٹینا۔ پلمبم۔ ڈولی کس۔ سیپیا۔ نکس وامیکا۔ نیٹرم سلف۔ (2) اگریکس۔ امبرا۔ انٹم کروڈ۔ اوپیم۔ ایپس۔ ایلومینا۔ برائی اونیا۔ پلساٹیلا۔ پوڈو فائلم۔ سلفر۔ کالن سونیا۔ کونیم۔ لائیکو پوڈیم۔ ہائیڈراسٹس۔ (3) کالوسنتھ۔ ☆ وضع حمل (ولادت) کے بعد زچگی میں قبض ہو جائے : مزریم۔ ☆ وضع حمل کے بعد زچہ کی کانچ نکلے (Prolpsus-Ani) : (2) پوڈوفائلم۔ روٹا۔

☆ مثانہ : ☆ حمل کے دوران پیشاب از خود خطا ہو جائے۔ بلا ارادہ نکل جائے : (1) آرسنکم۔ پلساٹیلا۔ (2) سلیلینیم۔ سیپیا۔ نیٹرم میور۔ (3) بیلاڈونا۔ پوڈو فائلم۔ کاسٹیکم۔ کریازوٹ۔ کلیمیٹس۔ کینتھرس۔ ☆ وضع حمل (بچہ جننے) کے بعد زچہ کا پیشاب خود بخود نکل جائے : (2) آرنیکا۔ (3) آرسنکم۔ ☆ پیشاب زچگی میں خود بخود قطرہ قطرہ ٹپکے' وضع حمل کے بعد : (2) آرنیکا۔ ☆ پیشاب کی بے سود حاجت' حمل کے دوران : (2) لائیکو پوڈیم۔ ☆ حمل کے دوران پیشاب بار بار آئے : پوڈو فائلم۔ ☆ درد زہ یا وضع حمل کے

دوران پیشاب بار بار آئے : کیموملا۔ ☆ حمل کے دوران پیشاب میں رکاوٹ۔ حاملہ کا پیشاب بند ہو جائے : ایپس۔ ☆ وضع حمل (ولادت) کے بعد زچہ کا پیشاب رک جائے : (1) آرسنکم۔ کاسٹیکم۔ (2) آرنیکا۔ اوپیم۔ ایکوسیٹم۔ بیلاڈونا۔ پلساٹیلا۔ سٹافی سیگریا۔ نکس وامیکا۔ ہیوسس۔ (3) اگنیشیا۔ رسٹاکس۔ سٹانم۔ سٹرامونیم۔ سیپیا۔ سیکیل کار۔ کینتھرس۔ لائیکو۔ ☆ وضع حمل کے بعد مثانہ کا فالج، پیشاب کی خواہش نہ ہو : (1) آرسنکم۔ کاسٹیکم۔ (2) ہیوسس۔ (3) زنکم۔ فاسفورس۔ فیرم۔ کریازوٹ۔ کینتھرس۔ نکس وامیکا۔

☆ وضع حمل کے بعد مثانہ میں کمزوری : (1) آرسنکم۔

☆ **پیشاب** : ☆ پیشاب البیومن ملا۔ البیومن آمیز پیشاب آئے، حمل کے دوران : (1) ایپس۔ مرک کار۔ (2) آرسنکم۔ اورم میور۔ زنتھم۔ جلسی میم۔ چائنا۔ فاسفورک ایسڈ۔ کالی آرس۔ کالی کارب۔ کالی کلور۔ کلکیریا آرس۔ کینتھرس۔ لائیکو۔ لیکیسس۔ مرک۔ نیٹرم میور۔ ہیلونائس۔ (3) آرسنکم آئیڈ۔ اپوسائینم۔ برائی اونیا۔ بربرس۔ بنزوک ایسڈ۔ ڈلکامارا۔ ڈیجی ٹیلس۔ رسٹاکس۔ سلفر۔ سنابرس۔ سیپیا۔ سینی شیو۔ فاسفورس۔ فیرم۔ کالمیا۔ کالی بروم۔ کروٹیلس ہری۔ کیکٹس۔ لیڈم۔ ہیلی بورس۔ یورینم نائیٹریکم۔ ☆ حمل کے دوران اور وضع حمل (بچہ جننے) کے بعد زچہ کو پیشاب البیومن آمیز آئے : (2) پائیروجینیم۔ مرک کار۔ (2) فاسفورک ایسڈ۔ ☆ زچگی کے دوران خونی پیشاب آئے : (1) ہیوفو۔

☆ **آلات تناسل زنانہ** : ☆ وضع حمل میں ہمیشہ مردہ بچہ پیدا ہوا کرے : سی سی فیوگا۔ (ولادت سے دو ماہ قبل سی سی فیوگا 1x دن میں تین بار متواتر دی جائے) ☆ وضع حمل کے وقت رحم کا منہ سخت ہو اور نہ کھلے : (1) جلسی میم۔ کالوفائلم۔ کیموملا۔ (2) بیلاڈونا۔ سی سی فیوگا۔ کونیم۔ وریٹرم ورائیڈ۔ (3) اگنیشیا۔ انٹم ٹارٹ۔ جبورینڈی۔ سیکیل کار۔ لائیکو۔ لو بیلیا۔ نکس وامیکا۔ ☆ حمل کے دوران شرمگاہ سوج جائے : (2) پوڈوفائلم۔ مرک۔ ☆ حمل کے دوران شرمگاہ پر خارش ہو : (1) سیپیا۔ (2) فلورک ایسڈ۔ کیلیڈیم۔ مرک۔ ہیلونائس۔ (3) ارٹیکا یورینس۔ امبرا۔ کولسٹرینم۔ ☆ حمل کے دوران لیکوریا آئے : (1) سیپیا۔ کریازوٹ۔ (2) پلساٹیلا۔ کاکولس۔ (3) الیومینا۔ کونیم۔ ☆ حمل کے دوران حیض آئے : (2) نکس ماسکاٹا۔ (3) پلاٹینا۔ رسٹاکس۔ سیکیل۔ فاسفورس۔ کاکولس۔ کالی کارب۔ کریازوٹ۔ ☆ حمل کے دوران خصیۃ الرحم میں درد ہو : پوڈوفائلم۔ زنکم۔

کسا بلم۔ کلی فاس۔ ★ رحم میں درد : برائی اونیا۔ پلاٹینا۔ کلی فاس۔ لائی سین۔ ★ نیچے کو دبانے والا درد رحم میں ہو : (2) کلی کارب۔ ★ رحم میں اینٹھن والا درد : (2) کیوپرم آرس۔

☆ آلاتِ تنفس : ★ حمل کے دوران کھانسی ہو : (2) کاسٹیکم۔ کونیم۔ نکس ماسکاٹا۔ (3) اپیکاک۔ پلساٹیلا۔ سبائنا۔ سیپیا۔ فاسفورس۔ کلکیریا۔ وائی برنم۔ نیٹرم میور۔ ★ حمل کے دوران کھانسی رات کو ہوا کرے : (2) کونیم۔ ★ سخت' تکلیف دہ اور مشکل سے وضع حمل (Labor) یا اسقاطِ حمل (Abortion) کے بعد زچہ کی کمر میں درد اور پسینہ کے ساتھ کھانسی آئے : کلی کارب۔ ★ ولادت (بچہ جننے) کے بعد زچہ کو کھانسی ہو : رسٹاکس۔

☆ سینہ : ★ سینہ میں اجتماع خون ہو' حمل کے دوران : (2) سیپیا۔ گلونائن۔ نیٹرم میور۔ ★ زچگی میں زچہ عورت کو چینے سے بلغم یا تھوک کے ذریعے خون آئے : (2) آرنیکا۔ ایکونایٹ۔ پلساٹیلا۔ چائنا۔ (3) اپیکاک۔ ٹریلیم۔ سلفر۔ ہیوسمس۔

☆ پستان : ★ پستانوں میں درد' حمل کے دوران : (2) سیپیا۔ ★ پستانوں کے نیچے درد' حمل کے دوران : (2) سی سی فیوگا۔ ★ پستانوں میں پھوڑے کا سا درد ہو' حمل کے دوران : (2) کلکیریا فاس۔ ★ پستانوں میں گلٹیاں (Nodule) بن جائیں' حمل کے دوران : (2) فلورک ایسڈ۔

☆ دل : ★ دل میں درد' وضع حمل (بچہ جننے) کے بعد زچہ کو : (2) سی سی فیوگا۔ ★ دل تیز دھڑکے (Palpitation) حمل کے دوران : (1) لیلیم ٹائیگرینم۔ (2) ارجنٹم مٹ۔ سیپیا۔ لاروسریسس۔ کونیم۔ نیٹرم میور۔ (3) سلفر۔ ★ دل کی تیز دھڑکن' حمل کے دوران جنین بچے کی ابتدائی حرکات سے : (2) سلفر۔

☆ کمر۔ پشت : ★ گردن کے پیچھے سوئیاں چبھنے والا درد' وضع حمل کے دوران : (1) پٹرولیم۔ ★ پشت کے مقام (Dorsal Region) میں درد' وضع حمل کے دوران : پٹرولیم۔ ★ چوتڑ کی ہڈی (سیکرم) کے مقام پر درد' بچہ جننے کے بعد : سلفر۔ ★ وضع حمل کے دوران پشت میں درد : (1) پلساٹیلا۔ جلسی میم۔ کلی کارب۔ (2) پٹرولیم۔ کاسٹیکم۔ نکس وامیکا۔ (3) کاتیا۔ کاکولس۔ ★ وضع حمل کے دوران درد اوپر سے نیچے کو جائے : (2) نکس وامیکا۔ ★ چوتڑ کے مقام (Sacral Region) میں درد ہو' آپریشن کے ذریعے

ولادت سے : (1) ہائپریکم۔ ★ وضع حمل کے دوران درد' چوتڑ اور کولہے کے ملحقہ مقام (Sacro-Iliac Junction) سے ٹانگ میں عرق النساء کے اعصاب (Sciatica) میں سے نیچے تک جائے : (2) سی سی فیوگا۔ ★ زچگی کے بعد دمچی (Coccyx) میں درد : ٹرنٹولا ہسپانیہ۔ ★ حمل کے دوران چوتڑ کی ہڈی کے مقام میں سوئیاں چبھنے کا سا درد ہو : (1) کالی کارب۔ ★ کمر کے مقام میں وضع حمل کے بعد زچہ کو کاٹنے والا درد : کالی کارب۔ ★ کمر میں جلندار درد' حمل کے دوران : رسٹاکس۔ ★ زچگی کے بعد پشت میں ہلکا ہلکا درد ہو : (2) ہائپریکم۔ ★ حمل کے دوران ریڑھ میں پھوڑے کا سا درد : لائی سین۔ ★ غشی یا غیر طبعی بے ہوشی کی نیند طاری ہو' بچہ کی ولادت کے دوران (Comatose) : لیکے سس۔

☆ **نیند** : ★ مستی بھری نیند آئے (Sleepiness) حمل کے دوران : (2) نکس ماسکاٹا۔ ہیلو نائس۔ (3) بلسی میم۔ ★ درد زہ کے دوران مستی بھری نیند آئے : (2) پلساٹیلا۔ ★ بے خوابی' نیند نہ آئے' حمل کے دوران : اوپیم۔ بیلاڈونا۔ پلساٹیلا۔ سی سی فیوگا۔ کافیا۔ کالی بائی۔

☆ **بخار** (Fever) : ★ زچگی کا بخار' عفونتی بخار : (1) ایکی نیشیا۔ پائرو جینم۔ پلساٹیلا۔ رسٹاکس۔ رسس ریڈیکنس ۔ سلفر۔ کاربونیم سلف۔ لائیکو پوڈیم۔ لیکے سس۔ (2) ارجنٹم نائٹ۔ اسٹیبی۔ بپٹیشیا۔ برائی اونیا۔ فیرم۔ میورنک ایسڈ۔ ہیوسمس۔ (3) آرسنکم۔ آرنیکا۔ اپیکاک۔ اگنیشیا۔ اوپیم۔ بیلاڈونا۔ بلسی میم۔ سلیشیا۔ سی سی فیوگا۔ سیکیل کار۔ فاسفورس۔ کافیا۔ کالوسنتھ۔ کلی کارب۔ کیمولا۔ ملی فولیم۔ نکس وامیکا۔ وریٹرم البم۔ وریٹرم ورائیڈ۔ ★ بخار' نفاس کے خون (Lochia) کے رک جانے (دب جانے) سے : (1) سلفر۔ (2) لائیکو۔ (3) پلساٹیلا۔ ملی فولیم۔

☆ **جلد** (Skin) : ★ حمل کے دوران جلد کا رنگ زرد ہو جائے' یرقان ہو جائے : اورم۔ ★ جلد ٹھنڈی' حمل کے دوران : (2) نکس ماسکاٹا۔ ★ جلد ٹھنڈی ٹھار' وضع حمل (ولادت) کے دوران : کافیا۔ ★ حمل کے دوران جسم پر خارش ہو : ٹوبیکم۔ ڈولی کس۔ سیپیا۔ کاکولس۔ کلوریلم۔ ★ حمل کے دوران جسم پر سرخ دانے (Rash) نکل آئیں : ڈولی کس۔ ★ زچہ عورتوں کو سرخ دانے نکل آئیں : (2) اپیکاک۔ برائی اونیا۔ (3) کیوپرم۔ (اگر حیض کے دوران سرخ پھنسیاں (Pimples) نکل آئیں تو لیک

کینتھ۔

☆ علامات عامہ : ☆ جسم میں تپکن یا پھڑکن (Pulsation) ہو' حمل کے دوران : (2) کلی کارب۔ ☆ تشنجی دورے (Convulsions) پڑیں' اسقاط حمل (Miscarriage) کے بعد : (1) روٹا۔ ☆ حمل کے دوران حاملہ کو تشنجی دورے پڑیں (Eclampsia) : (2) سائیکوٹا۔ سٹرن۔ کیموملا۔ کیوپرم۔ ہیوسس۔ (3) لائیکو۔ ملی فولیم۔ ☆ وضع حمل (ولادت) کے دوران تشنجی دورہ پڑے : اپیکاک۔ اگنیشیا۔ ایکونائیٹ۔ بیلاڈونا۔ پلاٹینا۔ چائینم سلف۔ سی سی فیوگا۔ کافیا۔ کیموملا۔ ہیوسس۔ ☆ زچہ کو عفونتی دورے پڑیں : (1) بیلاڈونا۔ سائیکوٹا۔ سٹراموینم۔ ہیوسس۔ (2) اپیکاک۔ ارجنٹم نائیٹ۔ اگنیشیا۔ اوپیم۔ پلاٹینا۔ ٹرینتھا۔ جلسی میم۔ سیکیل کار۔ کاربوویج۔ کافیا۔ کیوپرم۔ گلونائن۔ لاروسریس۔ لائیکو۔ لیکے سس۔ مرک کار۔ نکس وامیکا۔ وریٹرم البم۔ ہیلی بورس۔ (3) آرٹیمیشیا ولگرس۔ آرسنکم۔ امبرا۔ انٹم ٹارٹ۔ اوئنیتھی کروکاٹا۔ ایپس۔ پلساٹیلا۔ زنکم۔ سی سی فیوگا۔ فاسفورس۔ کاسٹیکم۔ کروٹیلس کاس۔ کیموملا۔ کینتھرس۔ ماسکس۔ مگنیشیا فاس۔ نکس ماسکاٹا۔ وریٹرم ورائیڈ۔ ہائیڈروسیانک ایسڈ۔ ☆ اندھے پن کے ساتھ' عفونتی دورے کے ساتھ بینائی نہ رہے' اندھی ہو جائے : اورم۔ ناکولس۔ ☆ ولادت کے دوران بہت زیادہ خون بہہ جانے کے بعد تشنجی دوڑے پڑیں : (2) پلاٹینا۔ چائنا۔ سیکیل کار۔ (3) آرسنکم۔

☆ رعشہ (Chorea) : حاملہ عورت کو' حمل کے دوران : (2) کاسٹیکم۔ کیوپرم۔ ☆ غشی (نقاہت جو غشی کی حد تک ہو (Fainting) حمل کے دوران : (2) بیلاڈونا۔ پلساٹیلا۔ سیپیا۔ نکس ماسکاٹا۔ نکس وامیکا۔ (3) سیکیل کار۔ ☆ غشی وضع حمل (بچہ جننے) کے دوران : (1) پلساٹیلا۔ نکس وامیکا۔ سیکیل کار۔ (2) سی سی فیوگا۔ کافیا۔ وریٹرم۔ ☆ وضع حمل کے وقت درد (After-Pain) کی ہر لپک کے بعد غش کھا جائے : (2) نکس وامیکا۔ (3) نیپر۔

☆ کمزوری (Weakness) : ☆ حمل کے دوران : الیومینا۔ سلفر۔ ☆ وضع حمل کے بعد زچہ کو کمزوری : کلی کارب۔ ☆ اسقاط یا وضع حمل کے بعد زچہ کو سیلان خون سے کمی خون (انیمیا) ہو جائے : (1) چائنا۔ فیرم۔ (2) سلفر۔ فاسفورک ایسڈ۔ فاسفورس۔ کاربوویج۔ کلکیریا۔ لیکے سس۔ نکس وامیکا۔ نیٹرم میور۔

☆ وریدیں ابھر آئیں (Varicose Veins) حمل کے دوران : (1) پلساٹیلا۔ فیرم۔ (2) کاربو ویج۔ لائیکو۔ لائیکوپس۔ ملی فولیم۔

☆ حمل کے دوران کمر (لمبر) میں پھوڑے کا سا (Sore) درد : لائی سین۔

☆ حمل کے دوران چوتڑ کی ہڈی کے مقام (سیکرل ریجن) میں سوئیاں چبھنے جیسا درد : (1) کالی کارب۔

☆ جوارح (بازو اور ٹانگیں) (Limbs) جوارح میں اینٹھن' اکڑل پڑیں (Cramps)' حمل کے دوران : (2) کیوپرم۔ وریٹرم۔ (3) والئی برنم۔ ☆ ہاتھوں کی انگلیوں میں اینٹھن ہو' وضع حمل (بچہ جننے) کے دوران : (1) ڈائیسکوریا۔ کیوپرم۔ ☆ پاؤں کی انگلیوں میں اینٹھن' وضع حمل کے دوران : کیوپرم۔ ☆ جوارح بوجھل' بازو اور ٹانگوں میں بھاری پن اور سستی : (2) کلکیریا فاس۔ ☆ جوارح سن (Numb) ہو جائیں' نارمل بچہ کی ولادت کے بعد : (2) سیپیا۔ ☆ جوارح سن ہو جائیں' جننی کی آپریشن سے ولادت کے دوران : کیوپرم۔ ☆ جوارح میں کمزوری محسوس ہو' حمل کے دوران : کلکیریا فاس۔ ☆ لنگڑا پن (Lambness) پاؤں میں' حمل کے دوران : سلیشیا۔ ☆ جوارح میں درد' ولادت کے بعد : روڈوڈینڈران۔ ☆ کمزوری نچلے اعضاء (کولہے' چوتڑ' ٹانگوں) میں حمل کے دوران : جلسیمیم۔ ☆ فالج ہو جائے نچلے اعضاء میں' ولادت کے بعد : (1) رسٹاکس۔ (2) جلسیمیم۔ کاسٹیکم۔

☆ وریدیں پھول جائیں نچلے اعضاء کی' حمل کے دوران : (1) پلساٹیلا۔ فلورک ایسڈ۔ کاربو ویج۔ (2) آرسنکم۔ آرنیکا۔ زنکم۔ فیرم۔ کاسٹیکم۔ لائیکوپوڈیم۔ ملی فولیم۔ نکس وامیکا۔ ہیمے میلس۔ (3) ایپس۔ ایکونائٹ۔ ☆ گھٹنوں سے نیچے ٹانگوں کی وریدیں پھول جائیں' حمل کے دوران : (1) پلساٹیلا۔ فیرم۔ (2) زنکم۔ لائیکو۔ لائیکوپس۔ ملی فولیم۔ ہیمے میلس۔

☆ کولہوں (Hips) میں درد' زچگی کے بعد : (1) ہائپیریکم۔ ☆ ولادت کے دوران : (2) سی سی فیوگا۔ ☆ ولادت کے بعد : (2) سلیشیا۔ ☆ آپریشن کے ذریعہ ولادت کے بعد : (2) ہائپیریکم۔

☆ چوتڑوں کے عضلات (Gluteal Muscle) میں اینٹھن' وضع حمل کے دوران : (2) سی سی فیوگا۔

☆ ران : ☆ رانوں میں حدت (Heat) حمل کے دوران : پوڈو فائلم۔ ☆ رانوں میں کمزوری' حمل کے دوران : (2) اپیکاک۔

☆ ٹانگوں (گھٹنوں کے نیچے Legs) میں اینٹھن' حمل کے دوران : (2) جلسی میم۔ وائی برنم۔(3) ہیے بیلس۔ ☆ ٹانگوں میں وضع حمل کے دوران اینٹھن : بیلاڈونا۔ کیوپرم۔ گنیشیا فاس۔ ☆ ٹانگوں میں کمزوری' ولادت کے بعد : (2) رسٹاکس۔ کاسٹیکم۔ ☆ پھاڑنے والا درد' حمل کے دوران : وریٹرم۔ ☆ حمل کے دوران رانوں میں اعصابی درد (نیورلجیا) : (2) فائیٹولیکا۔(3) بلسیم۔

☆ پنڈلی (Calf) : ☆ پنڈلیوں میں حمل کے دوران اینٹھن (Cramp) : (2) سیپیا۔ وائی برنم۔ ☆ وضع حمل کے دوران اینٹھن : نکس وامیکا۔ ☆ حاملہ کی ٹانگوں میں عرق النساء کا درد : جلسی میم۔

☆ پاؤں (Feet) : ☆ پاؤں کی انگلیوں (Toes) میں اینٹھن' حمل کے دوران : (2) کلکیریا۔ ☆ پاؤں کی انگلیوں میں اینٹھن' وضع حمل کے دوران : کیوپرم۔ ☆ پاؤں ٹھنڈے (Cold) حمل کے دوران : (1) وریٹرم البم۔(2) لائیکو پوڈیم۔ ☆ سوج جائیں (Swell) پاؤں' حمل کے دوران : (2) زنکم۔ مرک کار۔ ☆ لنگڑا پن (Lambness) حمل کے دوران : سلیشیا۔ ☆ پھاڑنے والا درد' حمل کے دوران : فاسفورس۔ ☆ ہاتھ اور پاؤں سوج جائیں اور دھونے کے بعد سرخ ہو جائیں اور خون سے بھر جائیں (Full) : اسکیولس۔

☆ پاؤں کے تلوے (Soles) : ☆ تلوؤں میں اینٹھن (Cramps) حمل کے دوران : (1) کلکیریا۔

باب 17

امراض پستان
(DISEASES OF MAMMAE)

پستان کی تفصیلات شروع میں دوسرے باب میں گزر چکی ہیں۔ ان کے عوارض اور علاج اس باب میں درج کئے جاتے ہیں۔

1- موٹے پستان۔ پستانوں کا پھول جانا۔ تضخم الثدی
(HYPERTROPHY OF MAMMAE)

اس مرض میں پستانوں کی ریشہ دار ساخت کی غیر طبعی زیادتی کے باعث پستان غیر معمولی طور پر سائز میں بڑے بڑے اور موٹے جنی جثیم بھاری بھر کم ہو جاتے ہیں۔ جس سے نہ صرف عورت کے حسن و زیبائش ہی میں فرق آ جاتا ہے۔ بلکہ ان میں دودھ کی پیدائش بھی کم ہو جاتی ہے۔
کبھی کبھی مریضہ میں پستان اس قدر موٹے اور بڑے ہو جاتے ہیں کہ اس کی ناف کے نیچے تک لٹک جاتے ہیں۔ کبھی ان کا وزن 40 پونڈ تک ہو جاتا ہے۔ مریضہ کو اٹھتے 'بیٹھتے' چلتے ہوئے بہت بے آرامی ہوتی ہے۔ ایسے پستانوں کو موٹے مضحکہ خیز پستان (Grotesque Hyperplastic Breasts) کہتے ہیں۔ ان کے لئے آپریشن کی ضرورت ہوتی ہے۔ بکثرت چربی چڑھنے سے بالخصوص موٹی تازی عورتوں میں پستان حجم میں بڑھ کر لٹک جاتے ہیں۔ پستانوں کو غیر معمولی دائمی خارش کے سبب کھجلاتے رہنے یا بکثرت مسلنے' سہلانے یا کھینچنے کے سبب ان میں دوران خون بڑھنے کی وجہ سے یہ موٹے ہو جاتے ہیں۔ کبھی خاندانی اور ملکی آب و ہوا کے اثرات سے پستان بڑے بڑے ہو جاتے ہیں۔

علامات : پستان غیر طبعی طور پر بڑھ کر بہت بڑے بڑے اور بدنما نظر آتے ہیں۔ عالم شباب میں نارمل سائز کے پستان تو عورت کے حسن کا ہار سنگھار ہوتا ہے اور ان کا صحت مند ہونا اس کے حسن کو چار چاند لگا دیتا ہے۔ مگر ان کا بے حد پھول جانا عورت کے حسن و جمال کو غارت کر دیتا ہے۔ علاوہ

علاج کے بعد — علاج سے پہلے

نارمل پستان — پھولے ہوئے پستان

کنواری لڑکی میں پستان
بے تحاشہ بڑھے ہوئے

– Medullary carcinoma fungating through the skin.

– Diffuse hypertrophy (virginal).

Medullary (*syn.* **anaplastic) carcinoma**
in women between twenty-five and thirty-five years
breasts

ازیں ان میں دودھ کی پیدائش میں بھی کمی آ جاتی ہے۔

مریضہ کو مناسب قسم کی انگیا پہننا ضروری ہے تاکہ پستانوں کو سہارا مل سکے اور لٹکنے سے محفوظ رہیں اور اس سے بوجھل پستانوں کے وزن سے ان میں کھچاوٹ اور لچک سے مزید نہ لٹک سکیں۔ ان کو ہاتھ سے پکڑ کر مسلنے اور سہلانے سے بھی قطعاً" پرہیز کرنا چاہیے۔ مریضہ اپنے موٹاپے کو ہلکی ورزش، سیر اور کم خوری (ڈائیٹنگ) کی عادت سے ختم کرنے کی کوشش کرے۔

علاج :

☆ پستانوں کا بہت موٹا ہو جانا، بڑھ جانا : (2) فائیٹولیکا۔ کلکیریا۔ کونیم۔ نکس وامیکا۔

تفصیلات ادویہ :

فائیٹولیکا 200 اور اونچی طاقتیں : یہ دوا چربی اور موٹاپے کو دور کر دیتی ہے۔ اس لئے موٹے اور پھولے ہوئے یا رسولیوں سے بھرے ہوئے پستانوں کو ہلکا پھلکا کر دیتی ہے۔ اس دوا کا تجربہ طوطوں (Parrots) پر کیا گیا۔ فائیٹولیکا کے پھل بڈھے بھاری بھر کم خوش رسیدہ طوطوں کو کھلا دیئے گئے۔ تو ان پر بہار آ گئی۔ اور ان کا رنگ تیز اور خوشنما ہو گیا۔ ان کی چربی زائل ہو گئی اور وہ ہلکے پھلکے اور خوبصورت جاذب نظر بن گئے۔

کیس : امریکہ کے ڈاکٹر ای۔ بی۔ نیش رسولیوں سے بھرے ہوئے اور موٹے پستانوں کو گھٹتے ہوئے چاند کے دنوں میں فائیٹولیکا سی ایم کی ایک خوراک دے کر درست کر دیا کرتے تھے۔ اس دوا کا مدر ٹنکچر بھی پستانوں پر لگانا پستانوں کے ورم، پھلاوٹ اور رسولیوں کے انسداد کے لئے بہت مفید ہوتا ہے۔

کلکیریا کارب 200 اور اونچی طاقتیں : یہ دوا موٹے تازے، بھاری بھر کم، کیم شحیم اور غبارے کی طرح پھولے ہوئے انسانوں کے لئے مفید ہے۔ جو بلغمی سرد مزاج کے، ہلکے رنگ کے بالوں اور گورے بدن والے ہوں۔ جن کا عالم شباب میں موٹاپے کی طرف رجحان ہو۔ سورا کے مزاج والی گوری جلد والی، موٹی پلپلی عورتوں کے پستان موٹے ہو جائیں۔ مگر ان میں دودھ بہت کم یا نہ بنے یا کسی موٹی پلپلی عورت کے پستان غائب ہوں، پستان نہ ابھریں تو کلکیریا کارب سی ایم کی طاقت کی ہر ہفتہ ایک خوراک دی جائے۔ جس سے اس کے موٹے پستان اور موٹے چوتڑ دبلے اور چھریرے ہو جائیں گے یا ملید پستان ابھر کر نمایاں اور دلکش ہو جائیں گے۔

کیس : پیرس کے ڈاکٹر گلیورلن لکھتے ہیں۔ پیرس کی ایک موٹی عورت کے کندھے، کولہے، چوتڑ

اور پستان بہت موٹے تھے۔ کلکیریا 200 کی ایک خوراک دی گئی۔ ایک ماہ بعد سب کے سب نارمل ہو گئے۔

کونیم 200 اور اونچی طاقتیں : کنواری عورتیں، جن میں رسولیاں پیدا ہونے کا رجحان ہو۔ دموی مزاج لڑکیاں جن میں پانی کی زیادتی ہو۔ 25-30 سال کی عمر تک شادی نہ ہوئی ہو اور جس سے پستانوں میں سرطانی خبیث قسم کی رسولیاں پیدا ہونے کا رجحان ہو گیا ہو۔ پستان موٹے اور بھاری بھر کم ہو جائیں۔ چنانچہ عورتوں کے لئے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ ان کی شادی 25 سال کی عمر تک اور بچہ 30 سال کی عمر سے پہلے ہو جانا چاہئے۔ تاکہ بچے کو دودھ پلانے سے پستانوں کا فعل اور کارکردگی بحال ہو جائے اور رسولیوں کا رجحان نہ رہے۔ تجرد (شادی نہ کرنے) کی زندگی بسر کرنے کے بد اثرات اور پستانوں میں رسولیوں کو ختم کرنے کے لئے کونیم سی ایم طاقت میں ہر ہفتے ایک خوراک دی جانی چاہئے۔

تکس وامیکا 200 تا اونچی طاقتیں : ایک 38 سالہ بھاری بھر کم عورت کشنگ سنڈروم کی طرح مریضہ تھی۔ شادی سے قبل وہ نارمل لڑکی تھی۔ شادی کے بعد دو بچے پیدا ہوئے اور پھر یکایک اس کا جسم پھول گیا۔ رخسار، پستان، شکم اور چوتڑ موٹے ہو گئے تھے۔ بدہضمی بھی تھی۔ وہ سکول میں استانی تھی۔ سکول جانا دوبھر ہو گیا تھا۔ اس کو نکس وامیکا 200 کی ایک خوراک ہر ماہ دی گئی۔ ایک ماہ بعد اس کے پستانوں کا حجم کم ہونے لگا اور ڈیڑھ ماہ بعد نارمل ہو گئے۔ 3 ماہ بعد اس کا 20 کلو وزن کم ہو گیا اور پیٹ، چوتڑ، پستان اور پھولے ہوئے رخسار نارمل ہو گئے۔ بہت سی پیٹ بڑھے ہونے کی عورتوں کو پیرس کے ڈاکٹر گالیوران نے نکس وامیکا 200 سے درست کیا۔ جبکہ ایک بڑی توند والے شخص کو نکس وامیکا سی ایم طاقت کی واحد خوراک سے چند ماہ بعد نجات مل گئی۔

ڈاکٹر موصوف لکھتے ہیں کہ جسم کے سوکھے اور لاغر حصوں کو بڑھانا مقصود ہو تو نیا چاند نکلنے کے تین چار دن بعد بڑھتے چاند کے دوران دوا کو اونچی طاقت میں دینا چاہئے اور اگر موٹے اور بڑھے ہوئے حصوں کو کم کرنا مقصود ہو تو پورے چاند کے دو چار دن بعد گھٹتے چاند کے دوران دوا کو دینا چاہئے۔ کیونکہ بڑھتے چاند میں حصص بڑھتے اور گھٹتے چاند کے دوران جسم اور وزن کم ہوتا ہے۔

2- پستانوں کا چھوٹا ہونا۔ سوکھ جانا۔ ناکمل جوبن۔ صغر الثدی
(ATROPHY OF MAMMAE/IMPERFECT BUST)

اس مرض میں نوجوان عورتوں کے پستانوں کی نشوونما مکمل نہیں ہوتی۔ پستان نارمل طور پر

چھوٹے پستان

نارمل

چھوٹے بٹن نما پستان

"button-breasts" of a woman aged 20. A female bust is entirely lacking

سکڑے ہوئے پستان

نہیں بڑھتے اور حجم میں چھوٹے ہوتے ہیں۔ مریضہ کے سینے پر ان کا ابھار بہت کم یا بالکل معدوم ہوتا ہے۔ جس سے مریضہ کی آرائش و زیبائش میں فرق آ جاتا ہے۔ عورت کے حسن کا نکھار اس کی چھاتیوں کے دلفریب ابھار میں مضمر ہے۔ یہ دلکش ابھار عورت کے جسم کے جملہ حسن پر فوقیت رکھتا ہے اور ہر زمانے میں عورت کا پستان ایک بہت بڑا "عاشقانہ نشان" (Erotic Symble) رہا ہے۔ موجودہ زمانے میں خصوصاً" پارچات کی صنعت کے طبقہ نے لباس اور انگیا کے اشتہارات میں پستان کو ایک دلکش اور خوبصورت آرائشی زیور کی طرح استعمال کیا۔

اسباب : اس مرض کے اسباب میں عام جسمانی کمزوری' نشوونما میں کمی' غذا کی کمی یا ناقص ہونا' قوت جاذبہ کا کمزور ہونا' جسمانی خشکی' اعضائے تناسل خصوصاً" خصیۃ الرحم کی خرابی وغیرہ شامل ہیں۔ کبھی یہ خلقی طور پر ناقص یا چھوٹے ہوتے ہیں۔ غدہ نخامیہ اور خصیۃ الرحم کے ہارمونز کے نقص کے سبب عورت کا سینہ بچگانہ رہ جاتا ہے اور بچوں جیسے چھوٹے چھوٹے پستان (بٹن نما۔ Button Bust) ہوتے ہیں۔ (دیکھیے تصاویر)

علامات : مریضہ کے پستان غیر معمولی طور پر چھوٹے یا پژمردہ' سکڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان میں دودھ کم اور ناقص پیدا ہوتا ہے یا پیدا ہی نہیں ہوتا۔ جس عورت کے پستان خلقی طور پر چھوٹے ہوتے ہیں۔ تو وہ اولاد سے محروم رہ جاتی ہے۔ عورت کے حسن کے لئے جسم کے خدوخال کی دلکشی (Loveliness of Features) گھنی زلفیں اور پلکیں (Luxuriant Hair) سیاہ موٹی آنکھیں' حسین چہرہ اور مخمل جیسی ملائم جلد (Velvety Skin) سب کی سب مطلوبہ و پسندیدہ چیزیں ہیں مگر اس کی چھاتیوں کا شاندار اور صحت مند ابھار اس کی خوبصورتی میں بے حد اضافہ کر دیتا ہے اور اس کے حسن کو چار چاند لگا دیتا ہے۔

علاج :

☆ **پستان سوکھ جائیں :** (1) آئیوڈیم۔ کالی آئیوڈائیڈ۔ کونیم۔ (2) بلیمم۔ چمافیلا۔ سبل سرولاٹا۔ سیکیل کار۔ کریازوٹ۔ نائیٹرک ایسڈ۔ نکس ماسکاٹا۔ لائیکو پوڈیم۔ نیٹرم میور (اہم) (3) آرسنکم۔ اگنیشیا۔ انتھرم۔ برٹا کارب۔ سارسپریلا۔ شائی نیگریا۔ لیک ڈیفلوریٹم۔

☆ حلمہ۔ سر پستان (نپل) سوکھ جائیں : (2) آئیوڈیم۔ (3) سارسپریلا۔

تفصیلات ادویہ :

آئیوڈیم 200 اور اونچی طاقتیں : یہ ان لوگوں کے لئے زیادہ مفید دوا ہے۔ جن کا مزاج خنازیری ہو۔ جن کے بال اور آنکھیں سیاہ رنگ کی ہوں۔ جن کے غدودوں میں سوائے لمفاوی غدد اور پستانوں کے غدود کے 'بڑھ جانے اور سخت ہو جانے کا قوی رجحان ہو۔ مثلاً" جگر' تلی' خصیۃ الرحم' خصیے اور جسم کے باقی تمام غدود بڑھ کر ضخیم ہو جاتے ہیں مگر شکم' بغل' بُن ران' گردن وغیرہ کے غدد جاذبہ (لمفاوی) اور پستان سوکھ جاتے ہیں۔ عورت کے پستان اور حلمات (Nipples) سوکھ کر سرنگوں ہو جاتے ہیں اور چمڑے کی طرح لٹک جاتے ہیں۔ بدن سوکھ کر جھریاں پڑ جاتی ہیں۔ بہت اچھی غذا کھانے کے باوجود مریضہ دبلی پتلی' لاغر اور اس کا چہرہ جھریوں والا بوڑھا دکھائی دیتا ہے۔ مریضہ گرم مزاج کہ گرمی سے تکلیف اٹھاتی' گرمی بہت محسوس کرتی ہے اور ٹھنڈی جگہ رہنا اور ٹھنڈی غذا کھانا پسند کرتی ہے۔

کیس : ایک عورت کے پستان غائب تھے مگر اس کی ٹھوڑی کے نیچے ایک بڑی رسولی تھی۔ آئیوڈیم 200 کی ایک خوراک نے ہفتہ بھر میں رسولی کو ختم کر دیا اور پستانوں کو ابھار دیا جس سے وہ ایک دلربا دوشیزہ کی طرح بن گئی اور آئیوڈیم ایک دوہرا اثر کرنے والی رسولی کو ختم کرنے اور پستانوں کو جنم دینے والی دوا ثابت ہوئی۔

کیس : پیرس کی ایک 49 سالہ بیوہ عورت کو ایک شخص نے شادی کا پیغام دیا۔ مگر اس کی چھاتیاں ڈھلک چکی تھیں بلکہ وہ بالکل غائب ہو چکی تھیں۔ اس لئے وہ ہاں کرنے سے ہچکچا رہی تھی۔ ڈاکٹر موصوف نے اسے آئیوڈیم 200 اور پھر سٹافی سیگریا 200 کی خوراکیں دے کر پستانوں کے ابھار کو بحال کر دیا جس پر اس نے شادی رچالی۔

ایک ماہر معالج لکھتے ہیں کہ آئیوڈیم کے مریض کے منہ میں چاندی کا ٹکڑا یا سکہ وغیرہ رکھ دیا جائے تو اس کے لعاب میں سے لہسن جیسی بو آنے لگتی ہے۔

کالی آئیوڈائیڈ 200 اور اونچی طاقتیں : یہ دوا سورا اور سفلس میازم (اخلاط) کی تریاق دوا ہے اور جسم میں پہنچ کر گہرائی تک اثر کرنے والی دوا ہے۔ جو لوگ پارے کے مرکبات یا جگر کی خرابی اور قبض اور صفراوی تکلیفات کو کم کرنے کے لئے مدت سے رس کپور (کیمومل۔ مرکیوریس ڈلسں) کا استعمال کرتے رہے ہوں اور اس کے بد اثرات پیدا ہو گئے ہوں۔ بے حد کمزوری' لاغری' غدودوں اور پستانوں کا سوکھ جانا اور عضلات اور بافتوں میں سکڑن پیدا ہو گئی ہو تو یہ ایک عظیم دوا ہوتی ہے۔

زکام لگنے، گلے میں زخم پڑنے اور موسمی تبدیلیوں سے بیمار ہونے کا مریضہ میں بے حد رجحان ہوتا ہے۔ اس کی مریضہ بہت گرمی محسوس کرتی ہے۔ گرمی کے مارے کپڑے اتار پھینکتی ہے۔ انتہائی بے چین، ہروقت حرکت میں رہنا چاہتی ہے۔ آرام سے خاموش بیٹھ جائے تو تھکاوٹ محسوس کرتی ہے۔

کونیم 200 اور اوپر : یہ جسم میں گہرا اثر کرنے والی اینٹی سورک (تریاق سورا) دوا ہے۔ جسم کے ہر رگ و ریشہ اور غدد پر گہرا اثر کرتی ہے۔ پستانوں میں رسولیوں سے پستان ضخیم ہو جاتے ہیں یا اعصاب میں انتہائی کمزوری آکر پستانوں کے عضلات اور غدد سوکھ جاتے ہیں۔ مرد عورتیں جو پہلے مضبوط یا تندرست ہوں مگر جیون ساتھی، شوہر یا بیوی سے محروم ہو کر شکستہ حال اور کمزور ہو گئے ہوں۔ بیوہ عورتیں اپنے خاوندوں سے داغ مفارقت پا کر کمزور ہو گئی ہوں اور ان کے پستان سوکھ کر لٹک گئے ہوں۔ تو یہ دوا ان کو آب حیات کا کام دیتی ہے۔ چہرے پر نکھار اور پستانوں میں صحت مند ابھار آکر ان کے گلشن حیات میں بہار آجاتی ہے اور ان میں شادی کی تمنا اٹھ آتی ہے۔

جمافیلا امبلاٹا 30 : خنازیری مزاج نوجوان کنواری لڑکیوں کے پستان ناپید ہوں اور پستان جلد جلد سوکھتے جائیں اور چھوٹے چھوٹے ہو کر رہ جائیں۔

سبیل سرولاٹا 1x : یہ عام جسمانی کمزوری اور اعضائے تناسل میں کمزوری کے لئے اعلیٰ دوا ہے۔ غذا جزو بدن نہ بنے، دماغی محنت کرنے سے جسمانی کمزوری واقع ہو گئی ہو۔ جس سے پستانوں کی نشوونما نہ ہوئی ہو اور پستان بٹن کی مانند چھوٹے چھوٹے رہ جائیں یا جسمانی کمزوری کے سبب پستان سوکھ جائیں۔ یہ دوا 1x طاقت میں یا مدر ٹنکچر کے 10 قطرے فی خوراک دن میں تین چار بار دیئے جائیں۔

سٹافی سیگریا 200 : ذکی الحس اور بد مزاج لڑکیاں جو معمولی باتوں سے چڑ جائیں اور جھنجلا اٹھیں۔ غرور، غصہ، حسد یا ہتک سے اعصابی کمزوری کا شکار ہوں۔ کثرت جلق و جماع سے یا رطوبات زندگی کے ضیاع سے پیدا شدہ اثرات، جسمانی و ذہنی کمزوری، عدم احساس، لاپرواہی، پست حوصلگی، حافظہ کی کمزوری، شرمندگی، پشیمانی، افسردگی، اداسی، یا غمگینیستی (ڈپریشن) سے دوچار ہوں۔ پستان ناپید ہوں یا سوکھ کر لٹک جائیں۔ پیرس کے ڈاکٹر گالیوران لکھتے ہیں۔

کیس : ایک 24 سالہ لڑکی کے پستان ناپید تھے جبکہ اس عمر میں تمام اعضاء کی نشوونما مکمل ہو جاتی ہے۔ اس کو سٹافی سیگریا 200 کی چند خوراکوں نے نارمل کر دیا۔ اس کے شہوانی خیالات بھی رک گئے۔ بد عادت جاتی رہی اور پستان ابھر کر اس کی زندگی میں بہار آگئی۔ (تیز نیزم میور)

اگنیشیا 200 : وہ مستورات جو غم کا مرقع ہوں' اپنے غم کو پی جائیں اور کسی پر ظاہر نہ کریں' بلکہ اندر ہی اندر کڑھتی اور سلگتی رہیں۔ جب کوئی محبوب یا عزیز داغ مفارقت دے گیا ہو یا چھوڑ کر چلا گیا ہو۔ شوہر یا اولاد کے مرجانے کے بعد مستقل جدائی کا غم گلے کا ہار بن چکا ہو اور ان غموں نے کمزور اور شکستہ حال بنا دیا ہو۔ پستان سوکھ کر سرنگوں ہو گئے ہوں۔ یا ان کی نشوونما نہ ہوئی ہو تو یہ دوا اکسیر ثابت ہوتی ہے۔ زندگی لوٹ آتی ہے اور پستان سرفراز ہو جاتے ہیں۔

کیس : پیرس کے ڈاکٹر دکور لکھتے ہیں کہ ایک 19 سالہ لڑکی ناکام عشق کے سبب خاموش غم سے سوکھ کر کانٹا ہو گئی۔ اور اس کے پستان مرجھا کر غائب ہو گئے۔ اس کو اگنیشیا 200 کی چند خوراکوں نے دو ماہ میں درست کر دیا۔

نیٹرم میور 200 : یہ اگنیشیا کی مزمن علامات کی اکسیر دوا ہے۔ خاموش غم محبت سے مریضہ اندر ہی اندر سلگتی رہے۔ معمولی باتوں سے جذباتی ہو جائے۔ ہمدردی کرنے سے غصہ سے بھر جائے۔ تند مزاج' جب بلایا جائے تو جھنجلا اٹھے اور غضبناک ہو کر رو دے۔ حیض کی خرابیوں' کثرت جماع اور بکثرت لیکوریا سے جسم کمزور ہو جائے۔ پستان سوکھ کر لٹک جائیں۔ بے رونق اور سرنگوں ہو جائیں۔ پستان گداز اور سڈول نہ رہیں۔ (اگر حلمات (نپل) مرجھا جائیں' سرفراز نہ رہیں اور سوکھ کر چھوٹے چھوٹے ہو جائیں تو آیوڈیم) تمام جسم میں خشکی اور کمزوری لاحق ہو جائے۔

کیس : ایک 40 سالہ عورت کے جسم کی رعنائی اور گداز پن ختم ہو چکا تھا۔ کثرت اولاد اور لیکوریا سے سہل ڈھیلی ڈھالی تھی۔ پستان سوکھ کر چھوٹے' بے رونق ہو چکے تھے۔ وہ کئی بچوں کی ماں تھی۔ اسے ضبط تولید (برتھ کنٹرول) کی ضرورت تھی۔ اسے ہر ماہ حیض سے فارغ ہونے کے بعد نیٹرم میور 200 کی ایک خوراک دی جاتی گئی۔ (دیکھئے تفصیل ہماری کتاب۔ بائیو کیمک ہسٹریا میڈیکا میں) دو ماہ بعد اس کے جسم میں تمام رعنائیاں بھر گئیں اور وہ ایک گلفام دوشیزہ کی طرح ہو گئی۔

سیکیل کار 200 : یہ دوا دبلی پتلی' لاغر' سوء المزاج' شکستہ حال اور کمزور خواتین کے لئے اکسیر ہے۔ جن کے چہرے سے بیماری ٹپکتی ہو۔ چہرہ پیلا' اترا ہوا' آنکھیں اندر دھنسی ہوئی' آنکھوں کے گرد سیاہ یا نیلے حلقے' عضلات ڈھیلے ڈھالے۔ پستان سوکھ کر لٹک جائیں۔ بے حد کمزوری' طاقت سلب ہو جائے۔

کیلازوٹ 200 : بے قاعدہ نشوونما والی لڑکیاں' جو اپنی عمر سے زیادہ لمبی ہو جائیں۔ ناقص غذا کی

پرورده' دبلی پتلی 'گندی سانولے رنگ کی مستورات' جھریاں پڑی ہوئی' مرجھائی ہوئی اور بوڑھی دکھائی دیں۔ پستان سوکھ کر لٹک جائیں۔ سکڑ کر چھوٹے ہو جائیں' مرجھا جائیں' سڈول اور گداز نہ رہیں۔

ٹائیٹرک ایسڈ 200 : مستورات دبلی پتلی 'گندی رنگ والی' بال و آنکھیں سیاہ' چڑچڑی' غصہ میں کوسنے اور گالیاں بکنے کے دورے پڑیں۔ جو مزمن امراض کا شکار ہوں۔ شور و غل ناقابل برداشت اور سردی' زکام یا دست جلد لگ جانے کا رجحان ہو۔ پستان سوکھ جائیں اور سرنگوں ہو کر لٹک جائیں۔

نکس ماسکاٹا 200 : جلد اور لعابی جھلیوں میں انتہائی خشکی۔ بازو اور ٹانگیں ٹھنڈی۔ غنودگی اور نیند بہت زیادہ آئے کہ روک نہ سکے۔ کیچڑ جیسا خون آمیز لیکوریا ہے۔ دبلی پتلی مستورات جن کا گوشت پوست سوکھ گیا ہو۔ پستان سوکھ کر لٹک گئے ہوں۔

کیس : ڈاکٹر کینٹ لکھتے ہیں کہ ایک 35 سالہ عورت کے پستان سوکھ کر لٹک گئے تھے۔ حالانکہ پہلے اس کے پستان خوب گول سڈول اور گداز سخت' نمایاں ابھرے ہوئے تھے۔ نکس ماسکاٹا دوا دی گئی۔ جس نے اس کی سابقہ حالت کو بحال کر دیا۔

لائیکو پوڈیم 200 : ڈاکٹر کینٹ لکھتے ہیں : یہ ان نوجوان لڑکیوں کے لئے مفید دوا ہے جن کو حیض کے اجراء کا وقت نزدیک آ چکا ہو۔ مگر حیض نہ آئے۔ ان کو 15' 16' 17 یا 18 سال کی عمر تک حیض کا آغاز نہیں ہوتا۔ پستان غائب رہتے ہیں اور نہیں بڑھتے۔ رحم اور خصیۃ الرحم اپنا فعل بخوبی سرانجام نہیں دیتے۔ اگر علامات موافق ہوں تو لائیکو پوڈیم سے پستان بڑھنے لگتے ہیں۔ ایک کمزور' پست قد لڑکی کو یہ دوا دی گئی جس سے اس کی نسوانیت لہلہا اٹھی۔ اور وہ ایک ننھی لڑکی سے دلربا عورت بن گئی کیونکہ اس دوا میں اعضاء کی نشوونما کو پورا کرنے کی حیرت انگیز صلاحیت موجود ہے۔ ڈاکٹر کینٹ مزید ایک کیس میں لکھتے ہیں۔

کیس : ایک 55 سالہ خاتون خانہ کی چھاتیاں مرجھا کر لٹک گئیں اور وہ جنسی خواہش سے بھی محروم ہو چکی تھی۔ اس کے شکم میں ریاح کی بھرمار تھی اور گیس بکثرت خارج ہوا کرتی تھی۔ اس کا شوہر ریاح کے لئے دوا لینے آیا۔ اس کو علامات کے مطابق لائیکو پوڈیم 200 دی گئی۔ ایک ہفتے بعد وہ دوبارہ آیا اور بتایا کہ "دوا نے حیرت انگیز کام کیا ہے۔ ریاح کا خاتمہ ہو گیا ہے اور ساتھ ہی مریضہ کی چھاتیاں دوبارہ ہری بھری ہو کر گول سڈول اور گداز ہو گئی ہیں اور جنسی خواہش بھی عود کر آئی

ہے۔" اب بھی وہ حسب ضرورت اس دوا کو استعمال کرتی رہتی ہے۔ جس سے اس کے پستان صحت مند رہتے ہیں۔

بریٹا کارب 200 : یہ دوا زندگی کے پہلے اور آخری حصے میں واقع ہونے والی علامات کے لئے اکسیر ہے۔ خصوصاً" شیر خوار بچوں اور بوڑھے مرد عورتوں کی اہم دوا ہے۔ بچہ جسمانی اور دماغی طور پر ٹھگنا رہ جاتا ہے اور اس کی صلاحیتیں فروغ نہیں پاتیں۔ بچے ہر کام دیر سے سیکھتے ہیں۔ اس طرح 18 سے 25 سال تک کی نوجوان لڑکیاں چھوٹے بچوں جیسی باتیں کرتی ہیں۔ بچوں جیسے کام گڑیوں سے کھیلنا' بچوں کی طرح چمکنا' بیوقوفی کی باتیں کرنا' ہنسنا' چیخنا وغیرہ۔ انہوں نے ابھی دوشیزگی میں قدم نہیں رکھا ہوتا۔ یہ دوا ان کی ملتوی یا معطل نشوونما کو بحال کر دیتی ہے۔ جسمانی اعضاء پستان وغیرہ جو نشوونما نہیں پاتے' اپنا فعل جاری کر دیتے ہیں۔ اسی طرح بڑھاپے میں حافظہ' نظام ہضم' نظام بول وغیرہ میں تعطل پیدا ہو جاتا ہے جس کو یہ دوا بحال کرتی ہے۔ بوڑھی عورتوں میں کمزوری' سستی وغیرہ اور نظام جسم کمزور اور لاغر ہو جاتا ہے۔ جب عورتوں کے پستان سوکھ کر لٹک جاتے ہیں۔ تو یہ دوا از سر نوان سب میں ایک نئی روح پھونک دیتی ہے۔

3- پستانوں کا ڈھیلا ہو کر لٹک جانا۔ استرخا الثدی

(RELAXATION OF MAMMA/FLACCID/ SAGGING BREASTS)

اگرچہ پستانوں کی ساخت میں غدود اور نرم ملائم گوشت شامل ہوتا ہے۔ تاہم عام اور نارمل حالت میں ان میں ایک خاص سختی اور تناؤ موجود ہوتا ہے۔ اور جب یہ سختی اور تناؤ قائم نہیں رہتا تو پستان ڈھیلے اور پلپلے ہو کر لٹک جاتے ہیں۔ جس سے ان کا صحت مند ابھار اور دلکشی کا راز برقرار نہیں رہتا چنانچہ یہ بدنما معلوم ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان میں پیدا شدہ دودھ بھی ناقص ہوتا ہے۔

بے قاعدہ انداز میں اور عرصہ تک چھاتیوں سے بچہ کو دودھ پلاتے رہنا' پستانوں سے جنسی چھیڑ چھاڑ یا بار بار نامعقول و ناشائستہ ہاتھوں سے ان کو زور سے کھینچتے یا مسلتے رہنا' جلق و جماع یا رطوبات کی کثرت کے سبب پستان ڈھیلے ہو کر لٹک جاتے ہیں۔ جسم میں رطوبت کی زیادتی ہو تو جسم ڈھیلا ڈھالا اور موٹا یا تھلتھلا سا ہوا کرتا ہے۔ لہذا سستی' کاہلی' بھوک کی کمی' پیٹ میں گیس' جسم بوجھل اور پستان سرنگوں لٹکے ہوئے پلپلے ہوتے ہیں۔ جبکہ صحت مند عورت کے پستان سرفراز' گداز' گول' نملیاں اور خوشنما دکھائی دیتے ہیں۔ ورزش نہ کرنا' بیٹھک کی زندگی بسر کرنا اور بہت تنگ انگیا (Brassiere) کا پہنے رکھنا نقصان دہ ہوتے ہیں۔ خصیۃ الرحم کے ناقص ہارمونز کے سبب بھی

پستانوں کا ابھار نمایاں اور دلربا نہیں ہوپاتا۔ اکثر وضع حمل اور دودھ پلانے کے زمانے میں پستان پلپلے ہو کر ڈھلک جایا کرتے ہیں۔

15 تا 17 سال کی نوعمر دوشیزاؤں کی چھاتیاں اگر ڈھلکی ہوئی ہوں تو والدین کو فوری توجہ دینی چاہئے اور ان کو بہتر متوازن غذا فراہم کرنی چاہیے۔

علاج :

☆ پستان لاغر ہو کر (Emaciated) لٹک جائیں : (1) کانیا۔ (2) انا سموڈیم۔ تکس مارکاٹا۔

☆ پستان ڈھیلے' پلپلے ہو کر لٹک جائیں (Flabby) : (1) آئیوڈیم۔ کونیم۔ (3) انا سموڈیم۔ بیلاڈونا۔ کیموملا۔

☆ پستان ٹھنڈے (Cold) : (2) کالوس۔ سیڈورنیم۔ (3) ڈیجی ٹیلس۔ رسٹاکس۔ کی سی فیوگا۔

☆ حلمات (نپل) ٹھنڈے : سیڈورنیم۔ گریفائیٹس۔

☆ پستان سُن (Numb) ہو جائیں : گریفائیٹس۔

☆ حلمات بے حس سُن (Insensible/Numb) ہوں : سارسپریلا۔

4۔ پستانوں کا متورم ہونا۔ ورم الثدی
(INFLAMATION/MASTITIS)

اس مرض میں پستانوں میں سوزش ہو جاتی ہے اور یہ سوج جاتے ہیں۔ سوزش یا ورم کسی چوٹ لگنے' کن پیڑوں کا زہر پستان میں آ جانے' پستان کو سردی لگ جانے' یکایک بچے کا دودھ چھڑا دینے' پستان میں دودھ جمع ہو کر متعفن ہونے' ٹائیفائیڈ بخار اور عفونتی (پرسوتی) بخار وغیرہ کے سبب پستانوں میں ورم ہو جاتا ہے۔ پستان عموماً حمل کے زمانے اور رضاعت یعنی دودھ پلانے کے زمانے میں زیادہ متورم ہوا کرتے ہیں۔ ورم سے تیز چبھن اور شدید جلن ہوتی ہے۔ شدید ٹیس بھرے درد کے ساتھ بخار بھی ہو جاتا ہے۔ درد کی ٹیسیں بغل' کندھے اور بازوؤں تک پہنچتی ہیں۔ جلد علاج پر بھرپور توجہ نہ دینے اور غفلت کرنے کے باعث ورم پک کر پھوڑے کی شکل اختیار کر لیتا ہے اور سخت تکلیف دہ اور خطرناک اور کبھی مہلک ثابت ہوتا ہے۔ دودھ جمع ہو کر فاسد ہونے کی صورت میں پستانوں میں سختی محسوس ہوتی اور نیلاہٹ نظر آتی ہے اور دودھ بالکل نہیں نکلتا۔ اگر نکلتا بھی ہے تو

تو بہت پتلا ہوتا ہے۔ کچھ عرصہ بعد مریضہ کو لرزہ کے ساتھ تیز بخار ہو جاتا ہے۔ اگر ورم میں پیپ پڑ جائے تو متورم پستان میں سرخی گرمی اور درد کی ٹیسیں زیادہ ہونے لگتی ہیں۔ بخار بھی تیز ہو جاتا ہے جو پسینہ کے آنے سے کم ہو جاتا ہے۔

کبھی حلمہ (نپل) کے اوپر کی پتلی جلد کے چھل جانے یا پھٹ جانے سے حلمہ پک جاتا ہے اور اس میں زخم بن جاتے ہیں جو درد کرتے ہیں۔ مریضہ کے مزاج میں گرمی، خون میں حدت، حلمہ کا نرم و نازک اور ذکی الحس ہونا، حمل کے زمانے کی تبدیلیاں مثلاً "پستانوں میں تناؤ اور خون کی خرابی وغیرہ اس کے اسباب ہیں۔ کبھی حلمہ چھل کر ورم آجاتا ہے۔ حلمہ لال سرخ اور متورم ہو جاتا ہے۔ اس میں جلن اور ٹیس بھرا درد ہوتا ہے۔ شیر خوار بچے میں آتشکی زہر موجود ہو تو حلمہ متورم ہو جایا کرتا ہے۔

علاج :

☆ **پستانوں میں ورم اور سوزش :** (1) برائی اونیا۔ بیلاڈونا۔ سلفر۔ سلیشیا۔ فائیٹولیکا۔ ہیپر۔ (2) ایپس۔ ایکونائٹ۔ پلساٹیلا۔ فاسفورس۔ کاربوانیمی۔ کاربونیم سلف۔ کاربوویج۔ کارڈوس۔ کروٹن ٹگلیم۔ کونیم۔ کیکٹس۔ کیموملا۔ لائیکوپوڈیم۔ لیکیسس۔ مرک۔ (3) اسٹیکٹا۔ انتھرم۔ بیوفو۔ بلسم۔ رسٹاکس۔ کلکیریا۔ کلیمیٹس۔ کیورارے۔ وریٹرم وراڈے۔

☆ **پستانوں میں مزمن ورم :** فلورک ایسڈ۔

☆ **پستانوں میں چوٹ لگنے سے ورم ہو جائے :** (2) آرنیکا۔

☆ **حلمات (نپل) میں ورم :** (2) سلیشیا۔ فاسفورس۔ کیڈمیم۔ کیموملا۔ (3) آرنیکا۔ نائٹرک ایسڈ۔ سلفر۔ کلکیریا۔ کنابس انڈیکا۔

☆ **پستان ٹھنڈی ہوا سے ذکی الحس :** کیکٹس گرینڈی فلورا۔

☆ **پستان پر سرخ باد (Erysipales) زہر یادی ورم :** (1) ایپس میلیفیکا۔ (2) بیلاڈونا۔ سلفر۔ کاربوانیمی۔ کاربونیم سلف۔ کاربوویج۔ کیموملا۔ (3) آرنیکا۔ انتھرم۔ پلاٹینو۔ کالن سونیا۔ کیڈمیم۔ گریفائٹس۔

☆ **پستانوں کا سوج جانا۔ سوجن (Swelling) :** (1) پلساٹیلا۔ سلیشیا۔ (2) برائی اونیا۔ بیلاڈونا۔ ڈلکامارا۔ رسٹاکس۔ زنکم۔ سلفر۔ فاسفورس۔ فائیٹولیکا۔ کاربوانیمی۔ کروٹن ٹگلیم۔ کلکیریا۔ کلیمیٹس۔ کونیم۔ کیموملا۔ لیک کینم۔ لیکیسس۔ مرک۔ ہیلونائس۔ ہیپر۔ (3) آرسنکم آئیڈ۔ آرنیکا۔ اسافوٹیڈا۔ اورم سلف۔ اوی کم۔ اناسوڈیم۔ ایپس۔ بدھ کیم۔

بیوفو۔ ٹرنٹولا۔ سائیکلیمن ۔ سہائکل سیوکس۔ سورینم۔ کیورارے۔ گریفائٹس۔ لائیکو۔ مرک کار۔ ناجا۔ نیٹرم کارب۔ وائپیرا۔ ہائیڈروفوبینم (ای سین)

☆ حیض کے دوران پستان سوج جائیں : (2) ٹوبر کولینم۔ کونیم۔ کیمو ملا۔ (3) تھوجا۔ ڈلکامارا۔ کلکیریا۔ لیک کینم۔ ہیلو نائس۔

☆ حیض آنے سے پہلے پستان سوج جائیں : (2) ٹوبر کولینم۔ کلکیریا۔ لیک کینم۔ (3) کالی سلف۔ کالی کارب۔ کونیم۔ میورکس۔

☆ حیض کے بعد پستان سوج جائیں : سائیکلیمن ۔

☆ حیض آنے کی بجائے پستان سوج جایا کریں : رٹنیا۔

☆ پستان سے بچے کو دودھ پلانے سے پستان سوج جائے : پلساٹیلا۔

☆ پستان کے غدود سوج جائیں : کلکیریا۔

☆ پستانوں میں دودھ پیدا ہونے سے پستان سوج جائیں : (2) اساٹوئیڈا۔ ٹوبر کولینم۔ سائیکلیمن ۔

☆ رحم میں اعصابی درد کے ہر دورہ کے ساتھ پستان سوج جائیں : نکس وامیکا۔

☆ پستان میں گرم سوجن' پستان سوجے ہوئے گرم ہوں : (2) بیلاڈونا۔ فاسفورس۔ کلکیریا۔ مرک۔ (3) برائی اونیا۔

☆ پستان کے پرانے مندمل زخموں میں سوجن آجائے : (1) سلیشیا۔ (2) گریفائیس۔ فائیٹولیکا۔

☆ سر پستان (حلمات Nipples) سوج جائیں : (1) مرک کار۔ (2) کیمو ملا۔ لائیکو۔ لیکے سس۔ مرک سال۔ (3) اوری جینم۔ سلفر۔ فاسفورس۔ کلکیریا۔

☆ دایاں حلمہ (نپل) سوج جائے' صبح کے وقت : (2) سلفر۔ فلورک ایسڈ۔

☆ حلمہ سے ہوا کے نکلنے کا احساس : سائیکلیمن ۔

5- پستانوں پر چوٹ آنا۔ کچلا جانا۔ رض الثدی

(CRUSHING OF MAMMAE / INJURIES)

اس مرض میں سینے کے بل گرنے' رگڑ آنے یا کسی وجہ سے پستانوں میں سخت چوٹ آنے کے باعث پستان کچل جاتے ہیں۔ جس سے مریضہ کو شدید تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ورم' درد اور بے چینی لاحق ہو جاتی ہے۔ کبھی تکلیف کی شدت سے مریضہ کو بخار ہو جاتا ہے۔

علاج :

☆ پستان پر چوٹ آ کر ورم ہو جائے : (2) آرنیکا۔
☆ پستانوں میں چوٹیں آنا : (1) بیلس پرونس۔ کونیم۔ (2) آرنیکا۔
☆ پستانوں میں جھٹکے لگیں (Jerks/Shocks) : کروکس۔
☆ پستانوں کا سہلانے یا مسلنے سے چھل جانا (Excoriation) : کونیم۔
☆ پستانوں میں چیونٹیاں رینگتی محسوس ہوں : رنین کولس سطر۔ کلکیریا۔ کونیم۔ مینگنم۔

خارجی طور پر آرنیکا مدر ٹنکچر یا آرنیکا مرہم لگانا مفید ہوتا ہے۔

6- پستانوں میں درد ہونا۔ وجع الثدی (MASTALGIA)

اس مرض میں عورت کے ایک یا دونوں پستانوں میں شدید قسم کا ٹیس بھرا درد ہوتا ہے۔ پستان میں درد کبھی دوران حیض ہوتا ہے کبھی خراش رحم کے سبب یا خصیۃ الرحم میں خرابی کے سبب پستان کے اعصاب میں ہوا کرتا ہے۔ کبھی پستان اس قدر دردناک اور ذکی الحس ہوتے ہیں کہ ان کو ذرا سا ہچکولہ یا دباؤ ناقابل برداشت ہوتا ہے۔ مریضہ چلتے وقت سہارا دینے کے لئے پستانوں کو ہاتھوں سے تھامے رکھتی ہے۔ اگر سرپستان (نپل) سرخ اور متورم ہوں تو انگیا اور قمیض وغیرہ کپڑے سے چھو جانا برداشت نہیں ہوتا۔ کبھی پستان سے دودھ پلاتے وقت درد ہوتا ہے۔ جب پستان کا کینسر ہو تو شروع کے درجات میں درد نہیں ہوتا۔ مگر آخری درجوں میں سخت درد ہوتا ہے اور پستان کو ٹٹولنے سے اس میں کینسر کی رسولی محسوس ہوتی ہے۔ کبھی اس رسولی کی وجہ سے حلمہ (Nipple) اندر گھس جاتا ہے۔ جس عورت کو کبھی پستان کے کینسر ہوا ہو' اس کو اگر ریڑھ کے حصے میں یا ریڑھ کے مہروں میں سے نکلنے والے اعصاب کے ساتھ ساتھ درد ہو تو یہ پستان کے کینسر کے وہاں منتقل ہونے کی دلیل ہے۔ اجتماع خون' چوٹ آنے' دودھ کی زیادتی یا دودھ کے دب جانے کے سبب بھی پستان میں درد ہوا کرتا ہے۔ درد پستانوں سے کندھوں کے جوڑوں اور بازوؤں کے اندر کی طرف پھیلتا محسوس ہوتا ہے۔ کبھی اس کی ٹیسیں اور لہریں ہاتھوں تک جاتی ہیں۔ پستان اگر متورم ہوں تو کم و بیش بخار ہو جاتا ہے۔ خون میں حدت ہو تو پستانوں میں جلن اور سوزش محسوس ہوتی اور بکثرت پیاس لگتی ہے۔ اور گرم چیزوں کے استعمال سے تکلیف ہوتی ہے۔

علاج :

☆ پستانوں میں درد (Pain) : (1) بیلاڈونا۔ سلیشیا۔ کونیم۔ مرک۔ (2) برائی اونیا۔ بورکس۔ بیوفو۔ ڈلکامارا۔ رسٹاکس۔ سلفر۔ فاسفورس۔ فاسفورک ایسڈ۔ فائیٹولیکا۔ فلنڈریم۔ کاربوانی۔ کلکیریا۔ کیموملا۔ لیک کینم۔ (3) آسٹیراز۔ امبرا۔ انڈیم۔ اور بیجنم۔ ایپس۔ بلسم۔ چائینم آرس۔ ریومم۔ زنکم۔ سائیکلیمن۔ شائنم۔ سٹرامونیم۔ سی کلیمیٹس۔ سی نیوتھ۔ شیمل۔ سوریئم۔ کاربو ووج۔ کالی بائی۔ کریازوٹ۔ کلکیریا فاس۔ کیکٹس۔ کیلیڈیم۔ کینتھرس۔ لائکو۔ لیلیم ٹائگر۔ ماسکس (مشک) میڈورینم۔ میورکس۔ نائٹرک ایسڈ۔ وریٹرم۔ ہائیڈراسٹس۔ یوپین۔ ☆ دائیں پستان میں درد ہو : (1) فلنڈریم۔ (2) اگنیشیا۔ (3) اموئیم کارب۔ زنکم۔ سنگونیریا۔ فاسفورس۔ ☆ بائیں پستان میں : (2) لیکے سس۔ لیلیم ٹائگر۔ (3) چائینم آرس۔ سلیشیا۔ فاسفورک ایسڈ۔ مشک۔ ☆ بائیں پستان میں کھانسی کے دوران درد ہو : (2) کونیم۔ ☆ پستانوں میں صبح کے وقت درد ہو : (2) لیلیم ٹائگر۔ ☆ بعد دوپہر درد : سنگونیریا۔ ☆ پستانوں میں شام کے وقت درد ہو : (2) کونیم۔ لیک کینم۔ ☆ پستانوں میں درد بلندی یا زینے سے اترنے پر ہو : (2) لیک کینم۔ ہیپر۔ (3) بیلاڈونا۔ فاسفورس۔ کاربوانی۔ کلکیریا۔ لائکو۔ نائٹرک ایسڈ۔ ☆ پستانوں میں بازو اوپر اٹھانے سے ہو : برائی اونیا۔ ☆ بازو کو حرکت دینے سے پستان میں درد ہو : ہیپر۔ ☆ چھونے سے پستان کو : اموئیم کارب۔ ہیپر۔ ☆ سخت سردی کے بعد درد پستان : اگنیشیا۔ ☆ دبانے سے درد زیادہ ہو : بلسم۔ ☆ درد پستان سے پیٹھ کو جائے : (2) فلنڈریم۔ (3) بلسم۔ ☆ بچہ پستان سے دودھ پیتا ہو جب تو درد ہو : (2) سلیشیا۔ (2) پلساٹیلا۔ کروٹن ٹگلیم۔ ☆ پستان سے جب بچہ کو دودھ پلائے تو درد منتقل ہو کر کسی اور جگہ ہونے لگے : (2) پلساٹیلا۔ ☆ جونہی پستان دودھ سے خالی ہو جائے تو درد کرے : (2) بورکس۔ ☆ بچہ جس پستان سے دودھ پیتا ہو اس میں نہیں بلکہ دوسرے پستان میں درد ہو : (2) بورکس۔ ☆ دودھ کی نالیوں (Lactiferous Tubes) میں درد ہو جب بچہ پستان کو دودھ کے لئے چوستا ہو : (2) فلنڈریم۔ ☆ حمل کے دوران پستان درد کریں : (2) سیپیا۔ ☆ حیض سے قبل پستان درد کریں : (1) کلکیریا۔ کونیم۔ (2) لیک کینم۔ نیٹرم میور۔ (3) سیبو نجیلا۔ سنگونیریا۔ کالی کارب۔ کالی میور۔ نکس وامیکا۔ ☆ حیض کے دوران پستان درد کریں : (2) فاسفورس۔

لا پیتھولیکا۔ فلنڈریئم۔ کونیم۔ مرک۔ (3) ٹوبر کولینم۔ سنگوئنیریا۔ کلی میور۔ کلکیریا۔ ★ حیض آ کر دب جائے تو پستان درد کریں : زنکم۔ ★ کھانستے وقت یا چلتے وقت ہر قدم پر پستانوں میں درد ہو : (2) کونیم۔

☆ پستانوں کے مقام (Region of Mammae) میں درد ہو : بربرس۔ بلینڈونیم۔ رسٹاکس۔ رنیں کولس سکلر۔ لیکٹک ایسڈ۔ نیٹرم سلف۔ ★ پستانوں کے مقام میں درد شام کے وقت ہو : رنیں کولس سکلر۔ ★ پستانوں کے مقام پر درد جب جھک کر بیٹھی ہو : رسٹاکس۔ ★ پستانوں کے مقام میں درد جب کھانستی کھنگارتی (Hawking) ہو : نیٹرم فاس۔

☆ پستانوں کے نیچے (Under) درد ہو : (1) بلساٹیلا۔ (2) رنیں کولس بلب۔ (3) زنکم۔ سی سی فیوگا۔ سنبل۔ جینتھس۔ کاربوویج۔ گریفائیٹس۔ لیکےسس۔ لیلئم ٹائگر۔ یوپیٹوریم پرف۔ ★ دائیں پستان کے نیچے درد : فاسفورس۔ ہورا۔ ★ بائیں پستان کے نیچے : (2) آسٹریاز۔ سی سی فیوگا۔ (3) اسٹیکٹو۔ بلساٹیلا۔ کونیم۔ کوموکلاڈیا۔ سنبل۔ لیلئم ٹائگر۔ ★ جائے انگلیوں کو : آسٹریاز۔ ★ جائے بائیں مثانے کی چوڑی ہڈی کو : کوموکلاڈیا۔ ★ پستان کے نیچے درد جب بائیں کروٹ لیٹی ہو : فاسفورس۔ ★ کھانسی کے دوران پستانوں کے نیچے درد ہو : مسک۔ ★ حمل کے دوران پستانوں میں نیچے درد ہو یا سن یاس کے زمانہ میں ہو : (2) سی سی فیوگا۔

☆ پستانوں میں پھاڑنے جیسا (Tearing) درد ہو : (2) اسونیا کارب۔ برائی اونیا۔ (3) اسونیا میور۔ برٹا کارب۔ بیوفو۔ چائنم آرس۔ کاربو وج۔ کلی کارب۔ کروٹن ٹگلم۔ کونیم۔ ★ دائیں پستان میں : کاسٹیکم۔ کیمفر۔ ★ بائیں پستان میں : (2) فلنڈریئم۔ (2) چائنم آرس۔ سٹرکینا۔ ★ حیض کے دوران : کلکیریا۔ ★ دودھ بھرے پستانوں میں پھاڑنے والا درد ہو : کلی کارب۔ ★ درد پستان سے پیٹھ کو جائے : کاسٹیکم۔ ★ کولہے کی ہڈی (السیم) کو جائے : کیمفر۔

☆ پستان میں پھوڑے کا سا (Sore/Tender) درد ہو جیسے چوٹ آ جانے سے ہوتا ہے : (1) سلیشیا۔ کیموملا۔ لیک کینم۔ (2) آرنیکا۔ آیوڈیم۔ برائی اونیا۔ بیلاڈونا۔ بلساٹیلا۔ رنیں کولس سکلر۔ زنکم۔ فائیٹولیکا۔ کلکیریا۔ کلکیریا فاس۔ کونیم۔ مرک۔ میورکس۔ ہیلونائس۔ (3) آرم ٹرائیفلم۔ امبرا۔ انٹم کروڈ۔ اناسوڈیم۔ ایپس۔ ٹوبیکم۔ ڈلکامارا۔

روڈوڈنڈران۔ سائیکوٹا۔ مغنیشم۔ سفائیٹم۔ سنگونیریا۔ کلی سرولاٹا۔ سیپیا۔ فاسفورس۔ کاربووائی۔ کیلیڈیم۔ گریفائیٹس۔ لائیکو۔ مشک۔ میڈورینم۔ نائیٹرک ایسڈ۔ نیٹرم میور۔ ہیلی بورس۔ ☆ حمل کے دوران پستانوں میں پھوڑے کا سادرد ہو : (2) کلکیریا فاس۔ ☆ حیض سے قبل : (1) کونیم۔ (2) ٹیوبر کولینم۔ کلکیریا۔ لیک کینم۔ (3) اولیم اینمل۔ پلساٹیلا۔ سپونجیا۔ سنگونیریا۔ کلی سلف۔ ☆ حمل کے دوران : (2) زنکم۔ فائیٹولیکا۔ کونیم۔ لیک کینم۔ ہیلونائس۔ (3) آرم ٹرائیفلم۔ تھوجا۔ ڈلکامارا۔ کلکیریا۔ ☆ بلندی یا زینہ پر چڑھتے اور اترتے وقت پستانوں میں پھوڑے جیسا درد ہو۔ پستانوں کو ہاتھوں سے تھامنا پڑے : (1) بیلاڈونا۔ لیک کینم۔ (2) کونیم۔ نائیٹرک ایسڈ۔ (3) فاسفورس۔ کاربووائی۔ کلکیریا۔ لائیکو۔ ☆ پستانوں کے نیچے درد ہو : امونیا کارب۔ امونیا میور۔ کاسٹیکم۔

☆ پستانوں میں جلندار (Burning) درد ہو : (2) آرسنکم۔ ایپیس۔ بیوفو۔ سی سی فیوگا۔ فاسفورس۔ فائیٹولیکا۔ کلکیریا فاس۔ لاکو۔ مزریم۔ (3) آئیوڈیم۔ اسکیولس۔ انڈیگو۔ امبرا۔ انتھراسم۔ اولیم اینمل۔ برائی اونیا۔ بیلاڈونا۔ ٹرنٹولا کیوبا۔ چائینم آرس۔ سنگونیریا۔ سیلینیم۔ کاربووائی۔ کلکیریا۔ کوموکلاڈیا۔ کونیم۔ لاروسریسس۔ لیڈم۔ لیکے سس۔ ☆ بائیں پستان میں : چائینم آرس۔ ☆ دونوں پستانوں کے درمیان : مزریم۔ ☆ حمل کے دوران : (2) کلکیریا فاس۔ ☆ حیض کے دوران : انڈیگو۔ ☆ دائیں پستان کے نیچے : ایتھوزا۔ فاسفورس۔ ☆ بائیں پستان کے نیچے : ریومکس۔ لاروسریسس۔ میورئٹک ایسڈ۔ ☆ جب بیٹھی ہو تو پستانوں کے نیچے جلندار درد ہو : مگنیشیا کارب۔

☆ پستانوں میں دبانے والا (Pressing) درد ہو : (2) بیلاڈونا۔ (3) امبرا۔ زنکم۔ سلفر۔ فاسفورک ایسڈ۔ کاربویم سلف۔ کاربوورج۔ یوفربینم۔ ☆ دائیں پستان میں : زنکم۔ فاسفورس۔ ☆ بائیں پستان میں : فاسفورک ایسڈ۔ ☆ پستان کے مقام (ریجن) میں دبانے والا درد : چلیڈونیم۔ نیٹرم سلف۔ ☆ پستانوں کے نیچے درد : زنکم۔ لیکے سس۔ کاربوورج۔

☆ پستانوں میں سوئیاں چبھنے کا سا (Stitching) درد : (1) ایپیس۔ کیلشیا۔ کاربووائی۔ کونیم۔ (2) برائی اونیا۔ بورکس۔ پلساٹیلا۔ سیپیا۔ سیکیل کار۔ فاسفورس۔ فائیٹولیکا۔ فلنڈرینم۔ کلی فاس۔ کلی کارب۔ کلکیریا۔ لائیکو۔ لیکے سس۔ نیٹرم میور۔ ☆ دائیں پستان

میں : (1) فلنڈرینم۔ ★ بائیں پستان میں : (2) لیکیسس۔ ★ پستان ٹھنڈے ہو جانے پر : سیپیا۔ ★ دائیں پستان میں جب دودھ پلاتی ہو : بورکس۔ ★ دودھ پلاتے وقت درد ہو : (1) سلیشیا۔ (2) کلکیریا۔ ★ دودھ کے بہنے (Flow) پر پستان میں درد ہو (2) کالی کارب۔ ★ درد پستان سے پیٹھ کو جائے : (1) فلنڈرینم۔ ★ پستان کو دبانے سے درد میں افاقہ ہو : (2) کونیم۔ ★ حیض کے دوران درد : بریرس۔ کونیم۔ گریشی اولا۔ ★ حیض کے بعد درد : (2) لیکیسس۔ ★ صبح کے وقت درد ہو : ہلیم۔ زنکم۔ سنگونیریا۔ ★ رات کو درد ہو : (2) کونیم۔ (3) گریفائٹس۔ ★ پستانوں میں کھینچنے جیسا (Drawing) درد ہو : (2) لیلیم ٹگ۔

☆ حلمات (سرپستان۔ نپل) میں درد ہو : (2) کلکیریا فاس۔ گریفائٹس۔ لیک کینم۔ مرک کار۔ ہیلونائس۔ (3) تھوجا۔ ریوم۔ زنکم۔ سلفر۔ سنگونیریا۔ فیرم آیڈ۔ کروٹن ٹگلم ۔ کیورارے۔ لیکیسس۔ نکس وامیکا۔ ★ حلمات میں درد ہو، صبح کے وقت : (2) رسٹاکس۔ ★ شام کے وقت : فیرم آیڈ۔ کونیم۔ ★ حیض کے بعد : بریرس۔ ★ سانس لینے کے دوران : سلفر۔ ★ بچے کو پستان سے دودھ پلاتی ہو جب تو حلمہ میں درد ہو : (1) کروٹن ٹگلم ۔ (2) فائٹولیکا۔ مرک کار۔ نکس وامیکا۔ ★ حلمہ سے درد سارے جسم میں جائے : (2) فائٹولیکا۔ ★ حلمہ سے درد شانے کو جائے : (2) رسٹاکس۔ کروٹن ٹگلم ۔ (3) کوموکلاڈیا۔ ★ حلمہ میں درد ریاح سے ہو جیسے : ریوم۔ ★ حلمہ میں ٹپکن والا (Throbing) درد ہو : زنکم۔ حلمہ میں پھاڑنے والا (Tearing) درد، خصوصاً بائیں حلمہ کے اردگرد ہو : بسمتھ۔

☆ حلمہ میں پھوڑے کا سا (Sore/Bruised) چوٹ لگنے کی مانند درد ہو : (1) آرنیکا۔ پٹیشیا۔ فلورک ایسڈ۔ کاسٹیکم۔ کروٹن ٹگلم ۔ لیکیسس۔ (2) الیومینا۔ سلفر۔ سلیشیا۔ سیپیا۔ فائٹولیکا۔ فلنڈرینم۔ کلکیریا۔ کلکیریا فاس۔ کیموملا۔ گریفائٹس۔ لائکو پوڈیم۔ مرکیورس۔ نائٹرک ایسڈ۔ نکس وامیکا۔ ہیمیلس۔ (3) ارجنٹم نائٹریکم۔ ڈلکا مارا۔ رسٹاکس۔ زنکم۔ سنگونیریا۔ سینگا۔ کاچیکم۔ کلکیریا۔ میڈورینم۔ ملی فولیم۔ ہیلونائس۔ ★ حلمہ میں پھوڑے کا سا درد صبح کے وقت ہو : سلفر۔ ★ حیض کے دوران : (2) ہیلونائس۔ ★ بچے کا دودھ چھڑانے پر : ڈلکامارا۔ ★ کپڑوں کے چھو جانے سے حلمہ میں پھوڑے کا سا درد ہو : (1) کروٹن ٹگلم ۔ کیسٹرا ایکوئی۔ (2) کونیم۔ (3) زنکم۔ کلکیریا۔

☆ حلمہ (نپل) میں جلندار (Burning) درد ہو : (1) سلفر۔ (2) سلیشیا۔ گریفائٹس۔ لائیکو۔ (3) اگریکس۔ بنزوک ایسڈ۔ سائیکوٹا۔ سنگونیریا۔ سورینم۔ سیپیا۔ فاسفورس۔ کونیم۔
★ پستان سے بچے کو دودھ پلانے کے بعد حلمہ میں جلندار درد ہو : سلفر۔ سنگونیریا۔

☆ حلمہ میں دبانے والا (Pressing) درد ہو : مزریم۔ ★ بائیں حلمہ کے پیچھے یا نیچے درد : بربرس۔ وربسکم۔ ★ دائیں حلمہ کے نیچے درد : بیلاڈونا۔ سٹانم۔ کلکیریا۔ لیڈم۔ میورٹک ایسڈ۔ ★ حلمات میں دبانے والا درد' حیض کے بعد ہو : بربرس۔

☆ حلمہ میں سوئیاں چبھنے کا سا (Stitching) درد : ★ دائیں حلمہ میں : (2) بورکس۔ ★ بائیں میں : اسکلی پیاز ٹیوبروسا۔ سلیشیا۔ ★ باہر کی طرف : (2) اسافوٹیڈا۔ ★ حیض کے بعد : تھوجا۔ ★ حلمہ سے پیٹھ کو جائے : (2) کالی آئیڈ۔

☆ حلمہ میں کھینچنے جیسا (Drawing) درد' جیسے رسی سے باندھ کر کھینچا جا رہا ہو' جب بچے کو دودھ پلاتی ہو : (1) کروٹن ٹگلم۔

☆ حلمات چھل جائیں اور درد کریں (Excoriation) : (1) فائیٹولیکا۔ فلورک ایسڈ۔ کاسٹیکم۔ کیموملا۔ (2) آرنیکا۔ سلفر۔ سلیشیا۔ سنگونیریا۔ سیپیا۔ گریفائٹس۔ لائیکو۔ مرک۔ نائٹرک ایسڈ۔ ہیپر سلفر۔ ہیلی بورس۔ (3) ارجنٹم نائٹ۔ اگنیشیا۔ الیومن۔ انتھراکم۔ پلساٹیلا۔ ڈلکامارا۔ زنکم۔ کروٹن ٹگلم۔ کلکیریا۔ کلکیریا فاس۔ کیسٹرا ایکوئی۔ ہائپریکم۔

☆ حلمات پھٹ جائیں' ان میں چیر آ جائیں (Cracks) : (1) رٹنہیا۔ فائیٹولیکا۔ کاسٹیکم۔ کیسٹرا ایکوئی۔ گریفائٹس۔ (2) سلفر۔ سلیشیا۔ سیپیا۔ فلورک ایسڈ۔ لائیکو۔ مرک کار۔ ملی فولیم۔ ہائیڈراسٹس۔ (3) کیورارے۔

☆ حلمات پھٹ جائیں اور درد کریں : فائیٹولیکا۔ گریفائٹس۔

☆ حلمات میں خشکی (Dryness) : کیسٹرا ایکوئی۔

☆ حلمات پر آٹے کے ذرات کی سی تہہ جم جائے (Mealy Coating) : (2) پٹرولیم۔

☆ حلمات کا رنگ و روپ بدل جائے : (2) فلورک ایسڈ۔ کاسٹیکم۔ (3) اگریکس۔ سورینم۔ کیسٹرا ایکوئی۔

☆ حلمات بدشکل اور بدوضع ہو جائیں (Deformed) : مرک۔

☆ حلمات بدرنگ ہو جائیں۔ رنگت بدل جائے (Discoloration) : (2) فلورک ایسڈ۔ کالچیکم۔ (3) اگریکس۔ سورینم۔ کیسٹرا ایکوئی۔

☆ حلمات پر بھوسی آجائے (Scurfy) : پٹرولیم۔ لائیکو۔

☆ کھرنڈ دار دانے ہو جائیں : لائیکو۔

☆ حلمات پر آبلے یا اکوتہ (Vesicals/Eczema) ہو جائے : گریفائٹس۔

☆ تر خارشی دانے ہو جائیں : (2) سلفر۔

☆ حلمات پر نملہ کے دانے (Herpes) ہو : (1) کاسٹیکم۔

☆ حلمات ٹھنڈے : میڈورینم۔

☆ حلمات پر سرخ دانے (Pimples) نکل آئیں : اگریکس۔

7- پستانوں پر خارش ہونا۔ حکۃ الثدی

(PRURITUS OF MAMMAE)

اس مرض میں پستانوں یا حلمات (Nipples) پر ہر وقت میٹھی میٹھی سی خارش ہوتی رہتی ہے۔ جس سے کبھی مریضہ کافی تکلیف اور بیزاری سے دوچار رہتی ہے۔ پستانوں میں دودھ کی پیدائش بھی ناقص ہوتی ہے۔ یہ عارضہ جسم کی 'خصوصاً' پستانوں کی صفائی نہ کرنے 'ناقص غذا' گندہ لباس اور غلیظ انگیا پہننے اور نہانے دھونے سے عدم توجہی کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے۔

علاج :

☆ پستانوں پر خارش (Itching) : (1) کونیم۔ (2) فاسفورس۔ کاسٹیکم۔ کالی کارب۔ (3) آرسنکم۔ آرنیکا۔ اگریکس۔ اناکارڈیم۔ انٹم کروڈ۔ انکیورا۔ ایلومینا۔ بربرس۔ برٹا کارب۔ بووسٹا۔ بلسیم۔ جگلنس ریجیا۔ ڈلکامارا۔ رسٹاکس۔ سباڈیلا۔ سپونجیا۔ سٹافی سیگریا۔ سکوٹیلا۔ سلفر۔ سیپیا۔ فلنڈرینم۔ کاربونیم سلف۔ کاربوویج۔ کلکیریا۔ کیسٹرا ایکوئی۔ لائیکو۔ لیڈم۔ مزریم۔ نکولم۔ نیٹرم میور۔ ہیوزین۔

☆ دونوں پستانوں کے درمیان خارش ہو : فاسفورک ایسڈ۔ پلساٹیلا۔

☆ حلمات (نپل) میں خارش ہو : (2) پٹرولیم۔ سلفر۔ سیپیا۔ گریفائٹس۔ (3) اگریکس۔ اناگیلس۔ اناسوڈیم۔ اوری جینم۔ پلساٹیلا۔ ٹرنٹولا۔ رسٹاکس۔ زنکم۔ سارسپریلا۔ سٹانم۔ فارمیکا۔ فلورک ایسڈ۔ کونیم۔ ہیپر۔

☆ پستانوں میں سرسراہٹ' جھنجھناہٹ (Tingling) ہو : سپائیجیلا۔

8- پستان کا دنبل پھوڑا۔ دبیلۃ الثدی

(ABSCESS OF MAMMAE/GATHERED BREASTS)

یہ مرض زمانہ رضاعت میں کسی وقت بھی ہو جاتا ہے۔ کبھی بچہ ہونے کے 4'5 دن بعد یا عام طور پر پہلے یا دوسرے ماہ لاحق ہوتا ہے۔ زیادہ تر پہلے بچہ کے پیدائش کے بعد ہوتا ہے۔ اس مرض میں پستان کے اندر گہرائی میں پستان میں ورم' سردی لگنے' سخت چوٹ آنے یا دودھ جمع ہو جانے کے سبب ورم ہو کر تحلیل نہ ہونے کے بعد دنبل پھوڑا بن جاتا ہے۔ مریضہ کو بخار ہو جاتا ہے۔ پستان سوج کر تن جاتا ہے۔ نبض تیز ہوتی ہے۔ جب دنبل پک کر پیپ پڑنے لگتی ہے تو مریضہ کرلرزہ سے بخار ہو جاتا ہے۔ شدید تپکن والا درد (تھرابنگ) ہوتا ہے۔ پستان میں ہروقت درد ہوتا ہے۔ دنبل کی جگہ عموماً سخت اور متورم' جلد سرخ اور چمکدار ہوتی ہے۔ پیپ پڑ کر یہ جگہ قدرے نرم ہو جاتی ہے۔ بازو یا شانے کو ہلانے سے درد میں اضافہ ہوتا ہے۔ نبض تیز' جلد گرم' سر میں درد' پیاس زیادہ اور بے خوابی ہو جاتی ہے۔ دنبل سے پہلے کپکپی کے دورے (Rigors/Shivering Fits) آتے ہیں پھر بخار ہوتا ہے۔ جس پر فوری توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

علاج :

☆ پستانوں میں دنبل پھوڑے بن جائیں : (1) سلفر۔ سلیشیا۔ فاسفورس۔ فائیٹولیکا۔ مرک۔ ہیپر۔ (2) ایکونائٹ۔ برائی اونیا۔ بیلاڈونا۔ سسٹس۔ کروٹیلس ہری۔ کیمفر۔ لیکیسس۔ (3) ایپس۔ بیوفو۔ ٹرنٹولا کیوبا۔ سارسپریلا۔ کریازوٹ۔ گریفائٹس۔

☆ پستانوں میں پرانے مندمل شدہ زخموں کے دوبارہ ہرا ہونے کا خدشہ : (1) فائیٹولیکا۔ گریفائٹس۔

☆ حلمہ (نپل) میں دنبل : (2) سلیشیا۔ مرک۔ (3) کیسٹرایکوئی۔ کیموملا۔

☆ حلمات ٹھنڈے (Cold) : میڈورینم۔

تفصیلات ادویہ :

ایکونائٹ 3x : یہ آغاز مرض کی بہترین دوا ہے۔ اس سے سوزش فی الفور کم ہو جاتی ہے اور پک کر پیپ پڑنا رک جاتا ہے۔ ہر 15'20 منٹ بعد ایک خوراک دیں۔

برائی اونیا 30 : دودھ بڑی مقدار میں پستان میں جمع ہو جاتا ہے۔ (مثلاً جب بچہ نہ پئے یا بچہ کے مر جانے کے بعد پستان سخت ہو جائے۔ بوجھل اور بھاری محسوس ہو۔ گرم اور دردناک ہو جائے۔ جب پہلی دفعہ دودھ اترا ہو' دودھ پلاتے وقت ننگے پستان کو سردی لگ گئی ہو یا یکایک بچے کا دودھ چھوٹ گیا ہو یا بچے کا دودھ چھڑا دیا گیا ہو' تو پستان سوج جائیں' نازک (Tender) گانٹھ دار اور دردناک ہو جائیں تو برائی اونیا اکثر سوجن کو ختم کر دیتی ہے اور دنبل پیدا ہونے کو روک دیتی ہے' اگر پہلے ہی جلد دوا دے دی جائے۔ ہر دو گھنٹہ بعد ایک خوراک دیں۔

بیلاڈونا 30 : جب پستان سوجے ہوئے ہوں اور زہرباد کی طرح' چمکدار سرخ دکھائی دیں تو یہ مفید دوا ہوتی ہے۔ ہر دو گھنٹہ بعد ایک خوراک دیں۔

سلفر 30 : پستان میں پرانا' مزمن دنبل ہو۔ بکثرت پیپ نکلے۔ قبل دوپہر بہت جاڑا (سردی۔ Chill) لگے اور بخار جیسی علامات رونما ہو جائیں اور دن کے آخری اوقات میں چہرہ تمتمایا ہوا سرخ (Flushed) ہو۔

سلیشیا 30 : خنازیری مزاج مستورات کے پستانوں میں دنبل پھوڑے ہوں جو بہت آہستہ آہستہ مندمل ہوں تو یہ اکسیر دوا ہوتی ہے۔

فاسفورس 30 : اس دوا سے پستانوں میں درد کو افاقہ ہوتا ہے اور دنبل پھوڑا جلد ختم ہو جاتا ہے۔

فائیٹولیکا 30 : یہ پستانوں میں دنبلوں اور رسولیوں کی اکسیر دوا ہے۔ پستان متورم اور دنبلوں سے بھر کر بھاری بھرکم ہو جاتے ہیں۔ یہ دوا شروع مرض میں اور پک کر پیپ پڑنے میں دونوں حالتوں میں مفید ہوتی ہے۔ یہ کھانے کے لئے اور پستانوں پر مدر ٹنکچر لگانے کے لئے بھی مستعمل ہے۔ بے حد مفید دوا ہے۔

ہیپر 30'200 : جب دنبل پک نہ رہے ہوں تو ان کے پکنے کے عمل کو یہ دوا تیز کر دیتی ہے۔

9- پستان کے زخم۔ قروح الثدی (ULCERS OF MAMMAE)

اس مرض میں کبھی پستان کا ورم تحلیل نہ ہونے پر یا ورم پستان کے غلط علاج کے باعث یہ ورم زخم کی صورت اختیار کر لیتا ہے یا کبھی پستان کی چوٹ یا پھنسی علاج سے بے پروائی یا غلط علاج کے سبب زخم بن جاتی ہے۔ اس میں سے سفید رنگ کی پیپ یا مٹیالی یا سیاہی مائل کلفی بدبودار پیپ نکلتی ہے۔ کبھی پیپ گاڑھی اور گوشت کے پانی کے رنگ کی آتی ہے۔ ایسے زخم ذرا دیر سے اور

بمشکل مندمل ہوا کرتے ہیں۔

علاج :

☆ پستانوں میں زخم بنتے جائیں (Ulceration) : (1) سلیشیا۔ فائیٹولیکا (2) فاسفورس۔ کلکیریا۔ ہیپر۔ (3) سلفر۔

☆ دائیں پستان پر زخم بنتے جائیں : (2) کوموکلاڈیا۔

☆ حلمہ (نپل) میں زخم بنتے جائیں : (1) کیسٹرایکوئی۔ (2) سلیشیا۔ کلکیریا۔ مرک۔ (3) سلفر۔ کیموملا۔

☆ پستان میں کینسر کے زخم (Schirrhus) جن میں جلندار ڈنگ لگیں اور باسی پنیر جیسی بدبو آئے : (1) ہیپر۔

☆ پستانوں میں رینگنے والے' ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے والے زخم (Serpiginous Ulcers) : بورکس۔

☆ حلمہ میں چھوٹے چھوٹے سفید زخمیا دانے جن میں سے خون بہے (Apathae) : (2) بورکس۔

☆ پستانوں میں پرانے مندمل شدہ زخم پھر پک جائیں' دوبارہ سے ہرے ہو جائیں : (1) گریفائیٹس۔ (2) فائیٹولیکا۔ (3) کاربوانیمیلس۔

☆ پستانوں کے پھوڑے پک کر زخم بن جائیں اور پیپ خارج ہو : (1) سلیشیا۔

10- پستان کا ناسور۔ ناسور الثدی

(SINUS / FISTULA OF MAMMAE)

پستان کے زخم پرانے ہو کر ناسور بن جاتے ہیں۔ خصوصاً جب زخموں کی صفائی اور علاج کی طرف سے غفلت کی گئی ہو۔ زخم 40 دن یا اس سے زائد عرصہ پر خراب ہو کر ناسور کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ اس میں درد یا ٹیس بالکل نہیں ہوتی مگر بدبودار پیپ یا خراب رطوبت نکلتی ہے۔

علاج :

☆ پستانوں میں ناسور (نیمولا- Fistula) : (1) سلیشیا۔ (2) فاسفورس۔ فائیٹولیکا کاسٹیکم۔ مرک۔ ہیپر۔

تفصیلات ادویہ :

سلیشیا 200 تا CM : ڈاکٹر کینٹ لکھتے ہیں : پستان میں ناسور بن جانے کا خدشہ ہوتا ہے۔ اگر بروقت یہ دوا دے دی جائے۔ تو ساری تکلیف کو اڑا دیتی ہے۔ اگر بروقت دوا نہ دی جا سکی ہو اور پیپ آنے لگے تو یہ دوا بے حد مفید ہوتی ہے۔ ماؤفہ پستان میں ٹیکن (Throbbing) ہوتی ہے۔ پستان دکھتا ہے اور نازک ہوتا ہے۔ ناسوری زخم جلد بن جاتا اور اس کا منہ (سوراخ) نمودار ہو جاتا ہے۔ رطوبت نہیں آتی اور زخم فوراً بند ہو جاتا ہے۔ یہ بہت عمدہ دوا ہے۔ زخم پر گرم چیزیں لگانا یا پلٹس اور ضماد باندھنا نقصان دہ ہوتا ہے۔ اگر ناسور پیدا ہو جائے اور پتلا پانی کا سا یا گاڑھا بدبودار مواد آ رہا ہو تو یہ اونچی طاقت CM میں اکسیر ثابت ہوتی ہے۔

11- پستان کی رسولی۔ سلعۃ الثدی (TUMOUR OF MAMMAE)

اس مرض میں غیر طبعی طور پر سخت یا نرم پلپلی گلٹی پستان میں پیدا ہو جاتی ہے۔ جو چنے کے دانے سے لے کر بیر کے برابر ہوتی ہے اور کبھی بڑھتے بڑھتے مرغی کے انڈے یا نارنگی کے سائز کی ہو جاتی ہے۔ یہ گلٹی سادہ ہوتی یا سرطانی (کینسر کی)' سرطانی رسولی کا ذکر آگے آئے گا۔ سادہ رسولی (Benign) نمایاں طور پر محسوس ہوتی ہے۔ اس کو پکڑ کر حرکت دی جائے تو ادھر ادھر جلد کے نیچے حرکت کرتی ہے اور آس پاس کی ساختوں سے چپکی ہوئی (Fixed) نہیں ہوتی۔

مزید تفصیلات کے لئے ہماری کتاب "کینسر کے روپ اور بہروپ" میں مختلف قسم کی رسولیوں کا مطالعہ کریں۔

علاج :

☆ پستان میں رسولیاں (Tumors) : (1) کونیم۔ (2) سلیشیا۔ فاسفورس۔ فائیٹولیکا۔ کاربوانیمی۔ کنڈورنگو۔ لیکے سس۔ (3) سنگونیریا۔ سیکیل کار۔ کالی آئیڈ۔

☆ بائیں پستان کے نیچے گیند کے سائز کی بڑی رسولی یا گولہ (Ball) : کلکیریا فاس۔

☆ پستانوں میں سخت گانٹھیں۔ سخت رسولیاں (Nodule) : (1) سلیشیا۔ فائیٹولیکا۔ کاربوانیمی۔ کونیم۔ (2) آئیوڈیم۔ برائی اونیا۔ بیلس پرینس۔ بیوفو۔ بلاٹیلا۔ چمافیلا۔ سلفر۔ فاسفورس۔ کاربو ویج۔ کالوسنتھ۔ گریفائٹس۔ لائیکو۔ لیک کینم۔ نائیٹرک ایسڈ۔ (3) چائنا۔ ڈلکامارا۔ روٹا۔ کریازوٹ۔ کلکیریا فاس۔ کلکیریا فلور۔ کلیمیٹس۔ کنڈورنگو۔ کیموملا۔ مینگنم۔ ☆ دائیں پستان میں سخت گانٹھ : (2) سلیشیا۔ ☆ بائیں پستان میں : (1)

پستان کا کینسر

پستان کے غدد جاذبہ

غدد جاذبہ

غدد جاذبہ اور تفصیلات

پستان کے ربعے
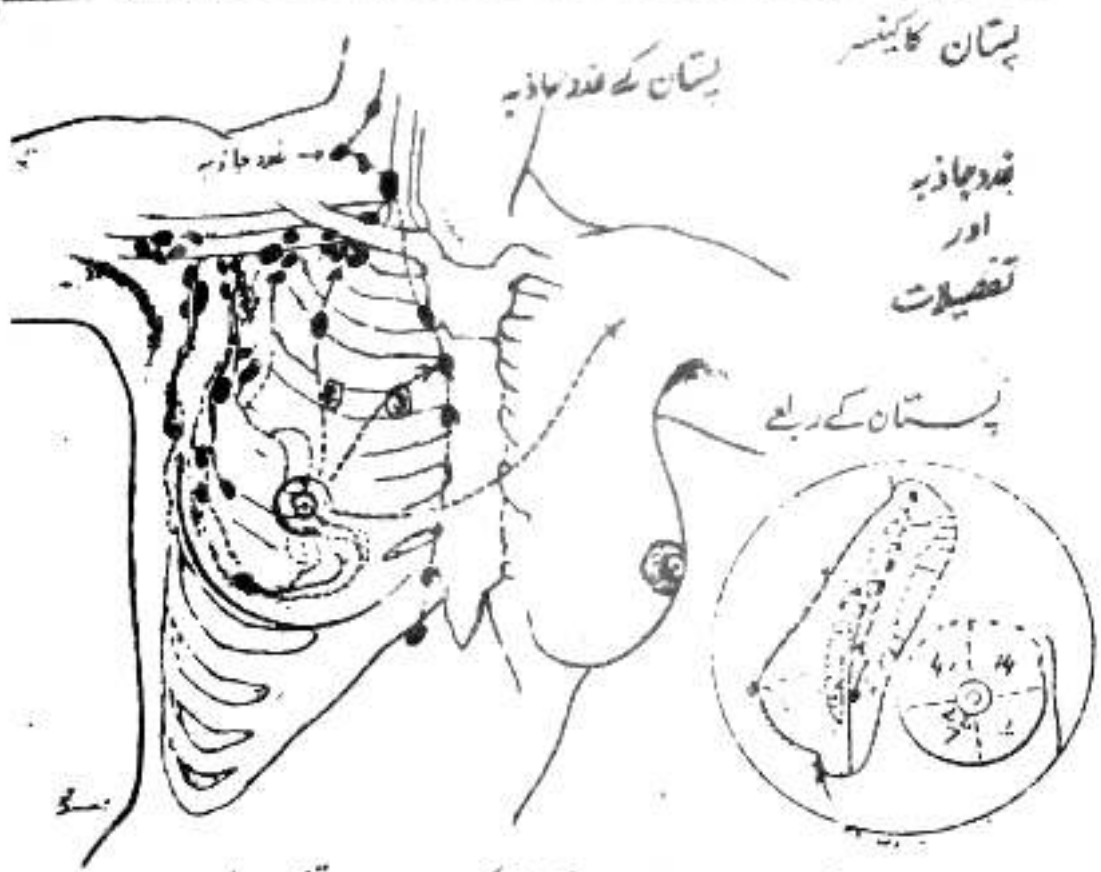
(۱) وسطی صدری سلسلہ جو راٹر صاحب کے عقدہ کی جانب چلتا ہے تفصیل اوپر نقشہ میں دیکھیں، اور اوپر بغل میں جاتا ہے۔

(۲) اندرونی پستانی سلسلہ جو بغل اور گردن کے عقود لنوڈز کی طرف جاتا ہے۔

(۳) ماؤف پستان کی لمفاوی نالیاں (خالی) مخالف بغل کے غدد جاذبہ کی جانب

Tender axillary glands

بغل کے غدد دردناک

پستان کا دنبل

Painful, swollen area

دردناک سوجن

Flush

سرخی
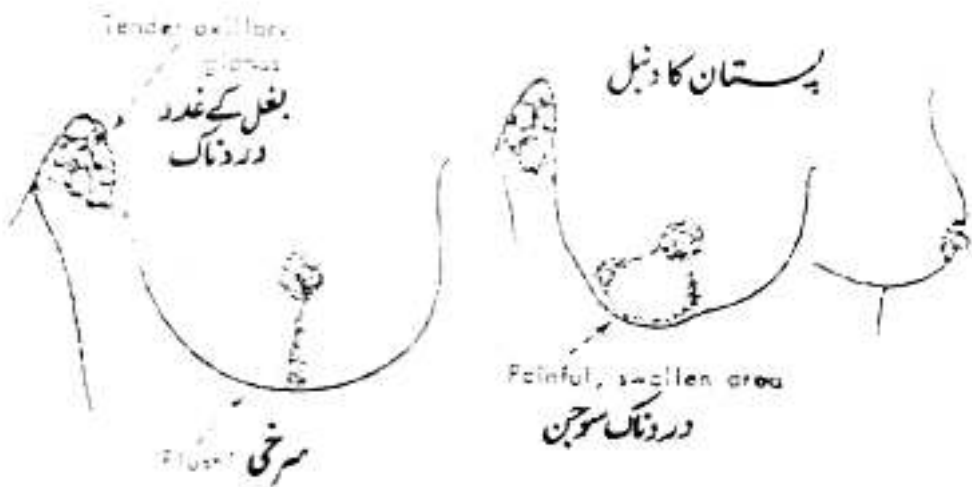
لائکو۔ (2) آرم ٹرائیفلم۔ کالکیریا فاس۔ ★ پستان میں ارغوانی رنگ کی (Purple) گانٹھیں
: (2) کاربو اینیملس۔ ★ حیض کے دوران پستانوں میں گانٹھیں : (2) لیک کینم۔ ★
حمل کے دوران : (2) فلورک ایسڈ۔ ★ پستان میں گانٹھ جس کے سرے پر خشک سیاہ
نشانات ہوں : (2) آئیوڈیم۔ ★ نوزائیدہ بچے کے پستان میں سخت گانٹھ ہو : کیموملا۔

12- پستان کا کینسر
(CANCER OF MAMMAE / BREAST)

پستان کا کینسر عورتوں میں سب سے زیادہ ہوتا ہے اور مردوں میں سب سے زیادہ پھیپھڑوں کا کینسر ہوتا ہے۔ یہ عورتوں کا موذی مرض ہے۔ اس لئے تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے۔

پستان کا کینسر (کارسی نوما) امریکہ میں 40 سال سے زائد عمر کی سفید فام عورتوں کو سب سے زیادہ لاحق ہوتا ہے۔ کینسر کی یہ قسم (کارسی نوما) بچوں میں بہت ہی کم ہوتی ہے۔ ایک ماہر کے مشاہدے میں تین سے پندرہ سال کی بچیوں میں صرف سات کیس آئے۔ 25 سال سے کم عمر کی عورتوں میں بھی بہت کم پایا جاتا ہے۔ اس کی شکار عورتوں کی تعداد 25 سال کی عمر کے بعد بتدریج بڑھ کر 45 سال کی عمر کی مریضاؤں کے لئے عروج پر ہوتی ہے۔ بعد کی عمر میں یہ تعداد بتدریج کم ہو کر 60 سال کی عمر میں بہت کم رہ جاتی ہے۔ عمر کے لحاظ سے پستان کے سرطان کی شکار عورتوں کی تعداد دیئے گئے گراف کے ذریعے واضح کر دی گئی ہے۔ اور اسی تعداد کو کل آبادی کے تناسب کے لحاظ سے بھی اس گراف میں دے دیا گیا ہے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ پستان کا کینسر شادی شدہ مستورات کے مقابلے میں کنواری، مجرد، طلاق یافتہ اور بیوہ خواتین میں زیادہ ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ سمجھا جاتا ہے کہ چھاتیوں کے کینسر کے کیسوں کو حمل کے ساتھ الٹی نسبت ہے۔ یعنی شادی شدہ اور حاملہ خواتین کو یہ کم لاحق ہوتا ہے اور غیر شادی شدہ یا غیر حاملہ عورتوں کو زیادہ ہوتا ہے۔ ملک ہالینڈ میں ضبط ولادت کے سبب حاملہ عورتیں کم ہیں لہٰذا وہاں چھاتی کا کینسر بہت زیادہ ہے مگر بعض ممالک میں حاملہ عورتوں کو چھاتی کا کینسر زیادہ دیکھا گیا ہے۔ ماہرین کا مشاہدہ ہے کہ پستان کے کینسر میں عمر کا بڑا تعلق ہوتا ہے۔ جن عورتوں کا پہلا بچہ 20 سال سے کم عمر میں پیدا ہوا ہو، ان کو، جن کے 35 سال کی عمر کے بعد بچہ پیدا ہوا ہو، کے مقابلے میں تین گنا کم سرطان لاحق ہوتا ہے یعنی جن عورتوں کی شادی دیر سے ہوتی ہے یا وہ محکمہ منصوبہ بندی کی ہدایات پر عمل پیرا ہو کر 25 سال کی عمر تک بچہ پیدا نہیں کرتیں تو وہ نسبتاً تین گنا زیادہ چھاتی کے کینسر کا شکار ہو جاتی ہیں۔ کسی عورت کی جوانی کے بعد کے دس سالوں میں اس کے ہارمون ایسٹروجن جس سطح پر قائم ہو جاتے ہیں، وہ اس عورت میں چھاتی کے کینسر کے خطرے کے سلسلے میں عمر بھر کے
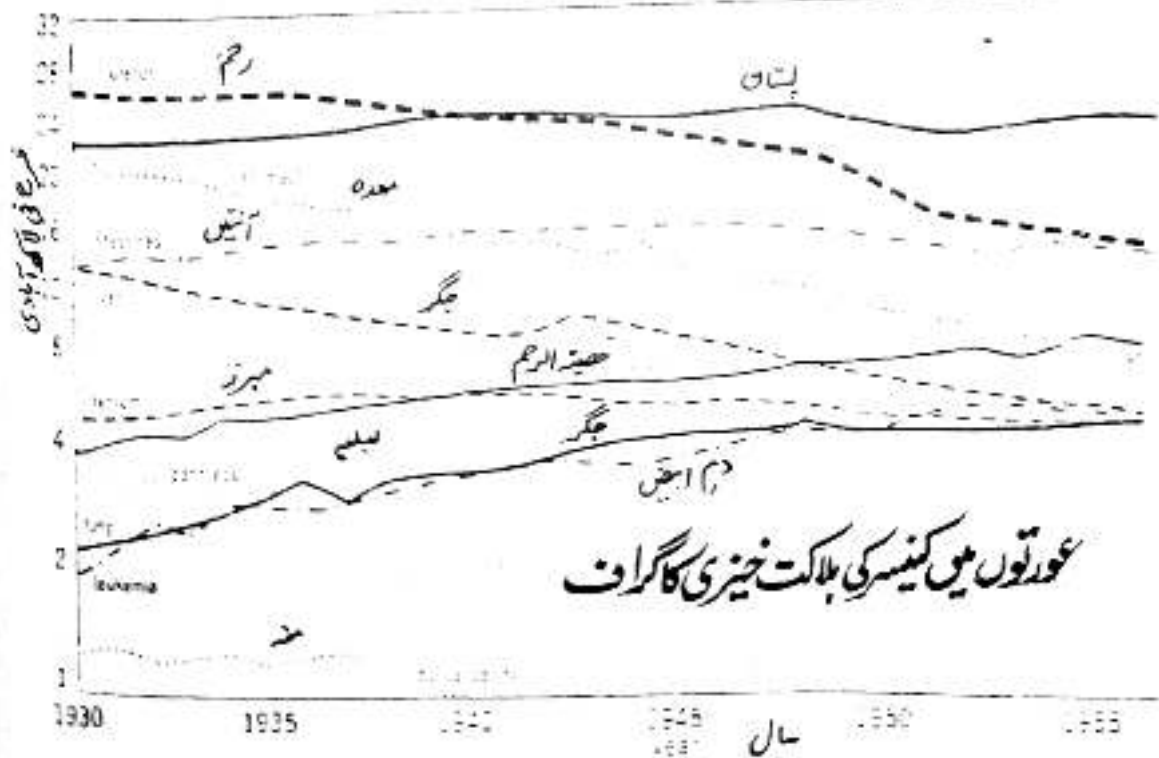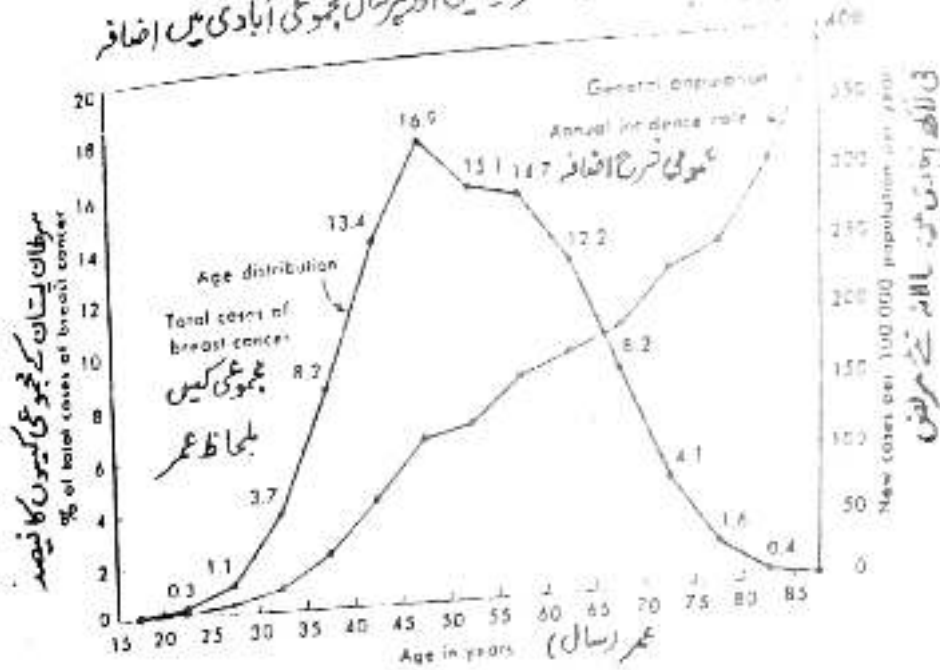
لئے فیصلہ کن ہو جاتے ہیں۔

ایک اور ماہر نے اس دعوے کو آگے بڑھایا ہے کہ عورت میں ایسٹرول (Estrol) ہارمون ایک اہم سرطان شکن کردار ادا کرتا ہے' جو عورتیں اپنی جوانی کے عالم میں کئی بچے پیدا کر چکی ہوں۔ ان کو چھاتی کے کینسر کا خطرہ بڑی حد تک ٹل جاتا ہے۔" اگر کسی عورت کے ایک پستان میں کینسر ہو جائے تو دوسرے پستان میں بھی ہو جانے کے اوسط سے زیادہ امکانات ہوتے ہیں۔ ایک ماہر اس امر کا معتقد ہے کہ مختلف علاقوں میں پستان کے کینسر کے واقعات کی شرح فروغ کا مقابلہ صرف اسی صورت میں قابل قبول ہو گا' جب یہ مشاہدہ کنواری مستورات پر ہی ہو' ورنہ حمل کے دوران رونما ہونے والی تبدیلیاں بھی اس میں کارفرما ہو جاتی ہیں۔ حمل کے دوران پستان کے خلیات میں ہونے والی سرطانی تبدیلیاں دب جاتی ہیں' پستانوں میں ایسی خلیاتی تبدیلیاں حمل اور ہر حیض کے دوران یا رضاعت کے زمانے میں رونما ہوتی رہتی ہیں' جو کینسر کے فروغ میں مداخلت کا باعث بنتی ہیں اور کینسر سے تحفظ حاصل کرنے سے عبارت ہیں۔ ایک جائزہ کے مطابق بہت سی چھاتی کے کینسر کی عورتیں جن کے پستان قبل از حیض بھر جاتے ہیں اور جو اپنے بچوں کو اپنے پستانوں سے بہت کم عرصہ تک دودھ پلاتی ہیں' دوسری عورتوں کے مقابلے میں کینسر کا زیادہ شکار ہوتی ہیں۔ جاپانی عورتوں میں سرطان پستان کی کم وقوع پذیری کو طویل عرصہ تک اپنی چھاتیوں سے بچوں کو دودھ پلانے پر محمول کیا جاتا رہا ہے مگر امریکہ میں یہ غلط ثابت ہو رہا ہے' امریکہ میں آباد جاپانی مہاجرین اور جاپانی نژاد اور امریکیوں میں بظاہر واقعات یکساں ہیں۔

امریکی عورتوں میں بچوں کو چھاتی سے دودھ پلانے کی مختلف عادات اور ایسٹروجن (Estrogens) کا طویل عرصہ تک استعمال اس مرض کی وقوع پذیری کی شرح پر کوئی مدلل اثرات کا حامل نہیں ہوتا۔ مگر مصر میں سرطان پستان' عنق الرحم کے کینسر کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ ہوتا ہے۔ حالانکہ مصری مستورات اپنے بچوں کو دو سال یا اس سے زائد عرصہ تک اپنی چھاتیوں سے دودھ پلاتی ہیں۔ برصغیر پاک و ہند میں پارسی عورتوں کو' جن میں لیٹ شادیاں کرنے کا رواج ہے' مسلمان اور ہندو عورتوں کے مقابلے میں چھاتی کا کینسر تین گنا زیادہ ہوتا ہے۔ چھاتی کا کینسر خوشحال خواتین کو اوسط معاشی حالت والی مستورات کے مقابلے میں بھی زیادہ ہے جسے اس گروہ میں نسبتاً کم حاملہ ہونے یا لمبی عمر پانے سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ سابقہ گراف سے دو طرح کے نمونے دیکھے جا سکتے ہیں۔ یعنی 48 سال اور 52 سال کی درمیان کی عمر میں سرطان پستان کی مریضاؤں کی تعداد کم ہوتی ہے۔

دو ماہرین نے چھاتی کے کینسر میں مبتلا ان 81 مریضاؤں کا مطالعہ کیا جن کی مائیں بھی اسی کینسر کا شکار رہی تھیں اور یہ معلوم کیا کہ بہنوں میں یعنی پستان کے کینسر میں مبتلا عورتوں کی بیٹیوں میں دیگر عام مریضاؤں کے مقابلے میں یہ کینسر پندرہ گنا زیادہ ہے۔ ایسی ہی رپورٹ بعض دوسرے ماہرین کی بھی ہے۔ بالخصوص چھاتی کے کینسر میں مبتلا خواتین کی رشتہ دار غیر شادی شدہ خواتین نسبتاً زیادہ اس کینسر کا شکار پائی گئی ہیں۔ نسل یا اولاد میں رسولیاں بہت پہلی عمر میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر وڈ اور ڈاکٹر ڈارلنگ نے ایک کنبے (فیملی) کے متعلق بیان کیا ہے کہ "اس خاندان کی بہت سی عورتوں کے دونوں پستانوں میں سرطانی رسولیاں تھیں۔ ان میں سے تو ایک 18 سالہ لڑکی تھی۔ اور تین مزید اسی پود سے تعلق رکھتی تھیں۔ ہم نے ایک ایسی عورت کے کنبے کا مطالعہ کیا جس کو 47 سال کی عمر میں چھاتی کا کینسر ہوا تھا۔ اس کی تین بیٹیوں کو 40، 43 اور 47 سال کی عمر میں چھاتی کا کینسر اور چوتھی بیٹی کو 49 سال کی عمر میں خصیۃ الرحم کا کینسر ہو گیا۔ پانچویں بیٹی جو 62 سال کی عمر کی تھی، بالکل صحت مند رہی مگر اس پانچویں صحت مند خاتون کی اپنی بیٹی جو 41 سال کی ہے، کو خصیۃ الرحم کا کینسر ہو چکا ہے۔ اسی کنبے میں 4 بیٹے بھی ہیں، جن کی عمر اس وقت (1970ء) 53، 57، 60، 70 سال ہے۔ وہ بالکل صحت مند اور اچھی صحت کے مالک ہیں۔ ان مریضاؤں میں سے نہ تو کوئی موٹی اور کیم شحیم ہے، نہ ہی ان سے کوئی ہائی بلڈ پریشر کا شکار ہے اور سب کی سب بچوں کی مائیں ہیں۔"

ایک دوا ریسرپین جو پہلے ہائی بلڈ پریشر میں مستعمل تھی، کے طویل استعمال سے پستان کا کینسر ہو جاتا ہے۔

تقریباً 100 عورتوں کے مقابلے میں ایک ہم عمر مرد کو چھاتی کا کینسر ہو جاتا ہے۔ بوڑھے مردوں میں نسبتاً زیادہ ہوتا ہے۔ مردانہ چھاتی کے کینسر کے ہمراہ تضخم اثدی (مردانہ چھاتی کا بڑھ کر عورتوں کے پستان کی مانند ہو جانا۔ (Gynecomastia) کا عارضہ بھی ہو سکتا ہے اور اس مردانہ چھاتی کے کینسر کے ساتھ چھاتی کی سادہ رسولی، ورم خصیہ یا خصیوں کو کاٹ کر نکال دینے یا خصی کرنے کی صورت حال بھی ہو سکتی ہے۔ ایک ماہر سمرز (Dr. Symmers) نے دو مردانہ چھاتیوں کے کینسر کے مریضوں کا ذکر کیا ہے۔ جن میں سے ایک خصی ہو گیا تھا اور دوسرا عضو تناسل کٹ کر ہیجڑا (Eunuch) بن گیا تھا۔ اور انہوں نے طویل عرصہ تک ہارمون کا استعمال کر کے اپنی ثانوی جنسی خصوصیات پیدا کرنے کی کوشش کی تھی تاکہ وہ اپنی جنس کو تبدیل کر کے عورت بن جائیں اور کسی کی منظور نظر ٹھہریں۔ مگر ان کی مراد پوری نہ ہو سکی اور ان کو چھاتیوں کے کینسر نے دبوچ لیا۔

لمی رسولیاں (سارکوماز) پستانوں کی تمام سرطانی رسولیوں کا 5 فیصد تا 3 فیصد ہوتا ہے اور یہ

رسولیاں عمر کے ہر حصے میں ہو سکتی ہیں۔ البتہ عمر کی پانچویں دہائی میں نمایاں طور پر ہوتی ہیں۔ پستان کے بالائی اندرونی ربع میں 14 فیصد' بالائی بیرونی ربع میں 47 فیصد' زیریں اندرونی ربع میں 2 فیصد اور بیرونی زیریں ربع میں 7 فیصد اور حلمہ کے اردگرد ہالہ کے نیچے 22 فیصدی مریضاؤں کو کینسر ہوتا ہے۔

اقسام رسولی : سرطانی رسولیاں (کارسی نوما) اور معمولی تعداد میں لحمی رسولیاں (سارکوماز) ان کے علاوہ رسولیوں کی بہت سی اقسام ہیں۔ جن کو ماہرین نے بیان کیا ہے۔

اسباب مرض : ماہرین کے مشاہدے کے مطابق جن خواتین نے آپریشن سے اپنے خصیۃ الرحم نکلوا دیے ہوں' ان کو کبھی کبھی پستان کا کینسر ہو جاتا ہے۔ بعض مستورات کی خاندانی ہسٹری میں کینسر موجود ہوتا ہے' اگر وہ نشاط انگیز اور جنسی اشتعال سے بدمست کرنے والے ہارمونز (ایسٹروجن) کے استعمال کی عادت ڈال لیں تو اس سے وہ چھاتی کے کینسر کا شکار ہو جاتی ہیں۔ اس لئے ایسٹروجنز سے بچنا ان کے لئے دانائی اور ہوش مندی کی بات ہوتی ہے۔

بعض دیگر محققین کی رپورٹوں میں کہا گیا ہے کہ عورتوں میں ایسٹروجن ہارمون کے استعمال کے علاوہ غدہ درقیہ (تھائیرائڈ گلینڈ) میں کینسر کے غلط علاج سے تپ دق (ٹی بی) کی مریضاؤں میں اور بعض عورتوں میں تھوک کے غدودوں میں کینسر کی وجہ سے پستان کا سرطان ہو جاتا ہے۔ بہت سے ایسے کیس بھی دریافت ہوئے ہیں جب کہ کسی مریضہ میں بیک وقت رحم کی اندرونی جھلی کا کینسر اور پستان کا کینسر دونوں موجود تھے۔

11 اکتوبر 1983ء کی ایک رپورٹ میں جو برطانیہ کے ایک مشہور طبی جریدے "نشتر" (Lancet) میں شائع ہوئی ہے۔ ایک مطالعاتی ٹیم کے سربراہ نے لکھا ہے کہ اگر 65 سال کی عمر سے قبل مانع حمل ادویات کچھ عرصہ تک لگاتار استعمال کی جائیں تو ان خواتین میں پستان کے کینسر کا امکان خوفناک حد تک بڑھ جاتا ہے۔ اس ریسرچ ٹیم کے ڈاکٹروں کے مطابق کھانے والی مانع حمل ادویات کا استعمال اب عام نہیں رہا۔ تاہم یہ 1960ء کے عشرے اور 1970ء کے عشرے کے ابتدائی سالوں میں عام طور پر تجویز کی جاتی تھیں۔ چنانچہ مانع حمل گولیوں کو استعمال کرنے والی خواتین میں چھاتی کا کینسر دیگر خواتین کے مقابلے میں چار گنا بڑھ گیا تھا۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ مانع حمل گولیاں منفی ضمنی اثرات کی حامل تھیں جس کی وجہ سے یہ ابتداء ہی سے مقبول نہ ہوئی تھیں۔

مسلسل رنج و غم اور افسردگی و پریشانی بھی مستورات میں پستان کے سرطان کا روپ دھار لیتی ہیں۔ مستورات اپنی ذہنی اور جسمانی نزاکت و کمزوری کی وجہ سے نفسیاتی عوارض از قسم پریشانی' اداسی' مایوسی' غم و الم' خوف وغیرہ کی دلدل میں بہت جلد پھسل جاتی ہیں۔ چنانچہ اعداد و شمار سے یہ

واضح ہو چکا ہے کہ ایسی مستورات چھاتی کے کینسر میں مبتلا ہو کر جلد جان بحق ہو جاتی ہیں۔ جو غم محبت کی ماری ہوئی ہوں یعنی جن کے ذہن پر شوہر' اولاد یا کسی عزیز کی موت کے بعد مستقل جدائی کا غم بری طرح مسلط ہو یا شوہر پردیس میں روزگار کی تلاش میں گیا ہو اور تنہا بیوی پر انتظار کی طویل گھڑیاں کٹھن ہو گئی ہوں۔

ماہرین کے ایک جائزے کے مطابق پستان کے کینسر کی شرح ان خواتین میں زیادہ ہے جو شادی نہیں کرتیں یا جن کے بچے پیدا نہیں ہوتے یا وہ خواتین جو اپنی چھاتیوں سے بچوں کو دودھ نہیں پلاتیں' بہ نسبت ان مستورات کے جن کی عالم شباب میں بیس بائیس سال کی عمر کے لگ بھگ شادی ہو جاتی ہے اور جن کے بچے پیدا ہوتے ہیں یا جو اپنی چھاتیوں سے بچوں کو دودھ پلاتی رہتی ہیں۔ یعنی اگر پستانوں کے عدم استعمال سے فطرت کا مقصد پورا نہ ہو یا اس اہم فطری مقصد کی تکمیل میں رخنہ ڈالنے کی کوشش کی جائے تو اس کا بھیانک نتیجہ نکلتا ہے۔ موجودہ معاشرے کے رسم و رواج نوجوان لڑکیوں کی شادیوں کے سلسلے میں ان کے پاؤں کی زنجیر بن چکے ہیں۔ جس سے وہ نہ صرف نفسیاتی مریض بن رہی ہیں بلکہ کینسر جیسے موذی مرض کا تر نوالہ بھی۔

ایسی بھی بہت سی عورتوں میں چھاتی کا کینسر مشاہدہ کیا گیا ہے جن کی چھاتی میں کبھی سویر یا بدیر چوٹ لگی تھی اور اس چوٹ یا زخم نے کینسر کا روپ دھار لیا' چوٹ کسی حادثے میں لگے یا کھیل کے میدان یا بے رحم شوہروں کے بری طرح مسلنے سے یا دودھ پیتے بچے کے سر کے ساتھ ٹکرانے سے' شدید ہو یا خفیف' بہرحال اس کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔

پستان کے کسی زخم کا پک جانا اور مندمل نہ ہونا' خارش یا اکوتہ (اگزیما) ہو جانا' وغیرہ عوارض بھی اس مرض کے ذمہ دار ہیں۔

نیز غذا میں روغنیات' گھی' مکھن' چربی کی زیادتی سرطان پستان کا باعث بن سکتی ہے۔

وراثت بھی اس کی وجہ ہے۔ اگر کسی عورت کی ماں' بہن' نانی یا خالہ پستان کے کینسر کا شکار ہو تو اس میں دیگر عورتوں کی نسبت اس کینسر کا خطرہ بہت زیادہ ہوتا ہے اور یہی حال دو جڑواں بہنوں کا ہے۔

ہارمونز کی افراط و تفریط یعنی ایسٹروجن کی زیادتی اور پروجیسٹرون کی کمی کے سبب بھی پستانوں میں رسولیاں پیدا ہو جاتی ہیں جو سرطان میں تبدیل ہو سکتی ہیں۔

یہ کینسر اکثر مریضاؤں میں دونوں پستانوں میں ہوتا ہے یا پہلے ایک چھاتی میں' پھر دوسری میں۔

تشخیص مرض : شروع شروع میں پستان کی جلد کے نیچے چھوٹی سی سخت گلٹی محسوس ہوتی ہے'

جس میں درد نہیں ہوتا۔ پھر کچھ عرصہ بعد یہ گلٹی دردناک ہو جاتی ہے اور اس میں شدید چبھن اور خنجر گھونپنے کا سا درد ہوتا ہے۔ جلد سخت ' ناہموار اور سیاہی مائل سرخ دکھائی دیتی ہے۔ جلد ہی یہ بڑھ کر اور پستان کی ساخت میں سرایت کر کے پھیل جاتی ہے۔ حلمہ (نپل) اندر کو کھنچ جاتا ہے اور سرطان پستان پر تسلط جمالیتا ہے۔ بعض عورتیں شروع میں اسے ایک عام گلٹی سمجھ کر نظرانداز کر دیتی ہیں۔ جو بعد میں تشویشناک ہو جاتی ہے۔ اس مرض کی اوسطاً" عورتیں اس وقت ڈاکٹر کے پاس جاتی ہیں جب رسولی تقریباً" دو انچ قطر کی ہو جاتی ہے۔ یعنی کوئی گالف کے گیند کے سائز کی جو ایک خوفناک سائز ہوا کرتا ہے۔ جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ "تم نے اتنی دیر کیوں لگائی؟ تم اس سے غافل کیوں رہیں؟" تو کم و بیش ہر عورت کا یہی جواب ہوتا ہے۔ "ڈاکٹر صاحب! میں نے اس رسولی کو چند دن پہلے معلوم کیا ہے ' یا چند روز قبل جب میں نہا رہی تھی تو اتفاقیہ یہ مجھے نظر آئی۔" معالج ان کی اس سادگی اور بھولے پن پر آہ بھر کر رہ جاتا ہے۔ کیونکہ ایک چھوٹی سی گلٹی آہستہ آہستہ کئی ماہ تک بڑھنے کے بعد اتنے سائز تک پہنچتی ہے۔ مگر مریضہ اسے سے غافل رہتی ہے۔ حالانکہ تجربہ سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ عورتیں اپنے پستان میں ایک چھوٹی سی نصف انچ قطر کی رسولی کو بھی ٹٹول کر محسوس کر لیتی ہیں ' جسے معلوم کرنے کے لئے ایک ممتحن معالج کو دشواری پیش آیا کرتی ہے۔ عموماً" ایک چھوٹی سی چنے کے دانے کے برابر گلٹی کو بڑھ کر نارنگی یا گالف کے گیند کے برابر ہونے میں چھ ماہ سے لے کر بارہ ماہ تک کا عرصہ درکار ہوتا ہے اور مریضہ یہ قیمتی وقت ضائع کر کے بعد میں معالج کے پاس پہنچتی ہے۔

اس خطرناک تاخیر سے بچنے کے لئے ہر دانش مند عورت ہر ماہ ایام حیض گذر جانے کے بعد والے دن باقاعدگی سے خود اپنی چھاتیوں کا معائنہ کر سکتی ہے۔ یہ خطرہ چونکہ جوانی کے بعد سن یاس میں بھی نہیں ٹلتا۔ اس لئے زندگی بھر اس کا معائنہ جاری رکھنا چاہئے۔ ذاتی معائنہ کی مناسب تکنیک بہ اشکال اور ہدایات درج ذیل ہیں۔ جس طرح کوئی روزانہ مسواک کرنے کی اہمیت اور قدروقیمت کو جانتا ہے۔ اسی طرح ہر عورت کو اپنی چھاتیوں کے ماہوار معائنے کی اہمیت کو تسلیم کرنا چاہئے۔

دنیا میں کینسر کی تحقیقاتی انجمنوں نے خواتین کے مفاد کی خاطر "ہدایت نامے" جاری کر رکھے ہیں تاکہ ہر عورت اپنا ابتدائی معائنہ خود کر کے پستان کے سرطان کی موجودگی کے متعلق اپنی رائے قائم کر سکے اور اگر ذرا سا بھی شبہ پایا جائے تو فی الفور علاج معالجہ کی طرف راغب ہو سکے۔ یہ معائنہ ہر ایک عورت کو ہر ماہ ایام حیض کے اختتام کے فوراً" بعد کرنا چاہئے۔ ایام حیض کے دوران میں چونکہ پستانوں میں عارضی تبدیلی اور ذکی الحسی پائی جاتی ہے۔ اس لئے اس وقت یہ معائنہ صحیح نہ ہو گا۔

(دیکھئے تصویر) جس کی ہدایات کا خلاصہ یہ ہے۔
یہ معائنہ دو طرح سے ہوتا ہے۔

1۔ نظر سے دیکھ کر : ہر ہفتے کم از کم اک بار ہر عورت ایک بڑے آئینے کے سامنے بیٹھ کر دونوں بازو اوپر اٹھا کر سینہ نکال کر پستانوں کی ظاہری شکل و صورت' قد و قامت' خدوخال' رنگ و روپ وغیرہ کو اس اعتبار سے دیکھے کہ ان میں کوئی غیر معمولی تبدیلی تو رونما نہیں ہو رہی ہے۔ خصوصاً چاہ غبغب کے مشابہ کوئی ننھا سا گڑھا یا شکن ان کی سطح پر نمودار تو نہیں ہو رہی ہے یا حلمہ (نپل) سے کسی قسم کی رطوبت یا مادہ تو نہیں رسنا شروع ہو گیا یا حلمہ اب سکڑ کر چھوٹا تو نہیں ہو رہا' یا ان دونوں چھاتیوں کے سائز میں باہم رنگ ڈھنگ میں کوئی فرق تو ظاہر نہیں ہو رہا یا حلمہ اندر تو نہیں ڈوب گیا۔ دونوں بازوؤں کو بار بار سر کے اوپر لے جا کر خوب چھاتیوں کا مشاہدہ کرے۔

2۔ ہاتھ سے ٹٹول کر : عورت ایک نرم بستر پر چت لیٹ جائے اور متعلقہ کندھے کے نیچے سرہانہ یا گدی رکھ لے تاکہ سینے کا بوجھ یکساں ہو جائے اور پھر دائیں ہاتھ کی انگلیوں کو بائیں چھاتی پر اور بائیں ہاتھ کی انگلیوں کو دائیں چھاتی پر اور بغلوں میں پھیرا کر آہستہ آہستہ دبا دبا کر محسوس کرے کہ ان میں کوئی گلٹی یا سخت رسولی یا اخروٹ کی مانند گولی یا درد کا احساس تو نہیں پایا جاتا۔ ہر عورت اپنے پستانوں کی اصل نوعیت سے بخوبی واقف ہوتی ہے کہ یہ کس حد تک سڈول یا گداز' سخت یا ملائم' ٹھوس یا پلپلے' ابھرے ہوئے یا جھکے ہوئے ہیں۔ وہ خود ہی اپنی انگلیوں کی مدد سے کسی غیر معمولی تبدیلی کو بڑی اچھی طرح محسوس کر سکتی ہے۔ اس لئے وہ دونوں چھاتیوں پر ہاتھ کی چاروں انگلیوں کو حلمہ کے پاس سے شروع کر کے دائروں کی شکل میں گھمائے اور ٹٹول ٹٹول کر اور ذرا سا دبا دبا کر محسوس کرے۔

پستانوں کی اشکال کی تفصیلات اور ہدایات یہ ہیں۔

1۔ عورت ایک بڑے آئینے کے سامنے بیٹھ کر چھاتیوں کا معائنہ کرے' دونوں کے سائز اور رنگ ڈھنگ کا موازنہ کرے۔

2۔ چت لیٹ کر کندھے کے نیچے گدی رکھے اور بغل کے غدد جاذبہ کو ٹٹول کر دیکھے کہ بڑھ تو نہیں گئے۔ بائیں بازو کو پہلو میں رکھے۔

3۔ عورت اپنی چھاتی کو بالائی بیرونی ربع کو ٹٹول کر دیکھے اور انگلیوں کی نوکوں کی بجائے پوری انگلیوں سے دبا دبا کر گلٹی وغیرہ کو تلاش کرے اور اس ربع پستان پر خصوصی توجہ مرکوز کرے کہ 47 فیصد کینسر اسی جگہ ہوتا ہے۔ (دیکھئے پستان کے ربعوں کا خاکہ)

پستانوں کی رسولیوں کا ذاتی معائنہ
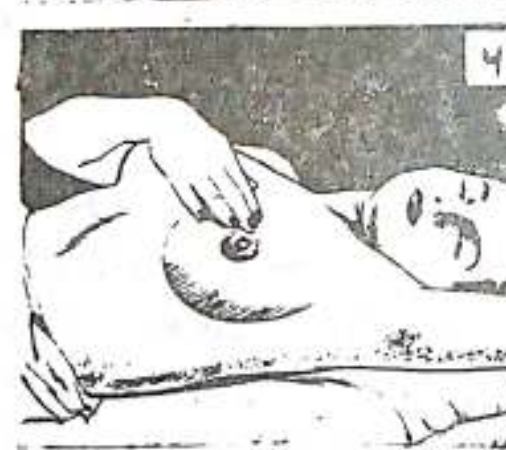
4۔ اب چھاتی کے زیریں بیرونی ربع کو دبا دبا کر محسوس کرے اور حلمہ کے بیرونی کناروں کو ٹٹول کر دیکھے۔ یہاں 7 فیصد کینسر ہوتا ہے۔

5۔ جب مکمل بیرونی نصف کا معائنہ ہو جائے جب کہ اس جانب کا بایاں بازو پہلو کی جانب رکھا گیا تھا تو اب وہ بازو سر کی طرف اوپر اٹھالے' اس سے نسائج پھیل کر دبلے ہو جاتے ہیں اور اگلے عمل کے لئے بہتر اقدام ہوتا ہے۔

6۔ سینے کی ہڈی سے نصف پستان تک آہستہ آہستہ ٹٹولتی جائے اور کسی گلٹی کا سراغ لگائے' بالائی اندرونی ربع میں 14 فیصد کینسر ہوتا ہے۔

7۔ بڑے غور سے حلمہ کے نچلے حصے کے نسائج کو ٹٹول کر محسوس کرے اور پوری انگلیوں کو استعمال کرے اور کسی رسولی کا کھوج لگائے۔ 22 فیصد کینسر حلمہ اور ہالہ کے نیچے جنم لیتے ہیں۔

8۔ اب معائنہ مکمل ہو جائے گا' جب باقی اندرونی ربع کو بھی ٹٹول لیا جائے گا۔ پستان کے نچلے کنارے کے ساتھ ایک سخت نسیجات کی منڈیر سی ہوتی ہے جو طبعی چیز ہے اس کو خطرہ تصور نہ کیا جائے' اس ربع میں 2 فیصد کینسر ہوتا ہے۔

پستان میں کبھی سرطانی رسولی کی بجائے سادہ رسولی ہو جایا کرتی ہے۔ ان دونوں میں یہ فرق ہوتا ہے۔

پستان کی سرطانی رسولی	پستان کی سادہ رسولی
1۔ سرطانی رسولی پستان میں عموماً" 35 سال کی عمر کے بعد رونما ہوتی ہے۔	1۔ پستان کی سادہ رسولی عموماً" 35 سال سے قبل رونما ہو جاتی ہے۔
2۔ پستان کی ساخت میں سرایت کر کے جم کر قائم اور غیر متحرک ہو جاتی ہے۔	2۔ پستان کی جلد میں پیوستہ نہیں ہوتی بلکہ علیحدہ گلٹی نما ہوتی ہے اور ادھر ادھر ہلائی جا سکتی ہے۔
3۔ حلمہ (نپل) کھنچ کر خیدہ یا سرنگوں ہو جاتا ہے یا اندر گھس جاتا ہے۔	3۔ حلمہ نہ ٹیڑھا ہوتا ہے نہ اندر گھستا ہے بلکہ سرفراز رہتا ہے۔
4۔ خنجر گھونپنے کا سا شدید درد ہوتا ہے مگر شروع شروع میں نہیں ہوتا۔	4۔ اگرچہ درد شدید ہوتا ہے مگر خنجر یا برچھی لگنے کا سا نہیں ہوتا۔

5- رسولی میں اکثر زخم ہو جاتا ہے۔	5- عموماً" زخم نہیں ہوتا۔
6- عام صحت خراب ہو جاتی ہے۔	6- عام صحت ٹھیک رہتی ہے۔
7- آپریشن کے بعد بار بار عود کرنے کا رجحان ہوتا ہے۔	7- آپریشن کے بعد شاذو نادر ہی عود کرتی ہے۔

ابتدائی ذاتی معائنہ میں مریضہ کو اگر شبہ ہو تو پھر کسی ماہر لیڈی ڈاکٹر کو دکھانا چاہئے۔ وہ باقاعدہ طریق کار کے مطابق پوری طرح سے معائنہ کرے گی اور آہستہ آہستہ نرمی کے ساتھ ٹٹول کر گلٹی وغیرہ تلاش کرے گی۔

لیکن یاد رہے کہ سخت ہاتھ سے دبانا یا ناتجربہ کاری سے ٹٹولنا یا بے رحمی اور لاپروائی کے ساتھ ہاتھوں کو بار بار گھما چلا کر معائنہ کرنا اچھا نہیں ہوتا۔ کیونکہ کارستانی کے ساتھ ہاتھ چلانے یا مسلے جانے سے رسولی کے برافروختہ ہو کر دیگر اعضاء میں بکھر جانے کا قوی امکان ہوتا ہے۔ اگر رسولی موجود ہو گی تو لیڈی ڈاکٹر طریق کار کے مطابق عمل کر کے اسے پالے گی اور دیکھے گی کہ رسولی زیریں بافتوں میں جمی ہوئی ہے یا نہیں یعنی غیر متحرک ہے یا متحرک۔ حلمہ کی کج دجج اور سرفرازی ویسی ہی ہے جیسی دوسری طرف کے نارمل پستان کے حلمہ کی ہے یا کسی طرف کو جھکا ہوا یا اندر گھسا ہوا ہے نیز رسولی کی پیمائش' سائز' سختی اور نرمی خاکہ اور حد بندی' رنگ و روپ' کرداری انداز یعنی شرح فروغ وغیرہ اور ماؤفہ جلد کا بڑھا ہوا درجہ حرارت وغیرہ نوٹ کرلے گی۔

پستان کے سرطان میں مبتلا مریضاؤں میں سے 80 فیصد سے زائد میں پہلی علامت ایک گلٹی یا گولہ ہوتی ہے۔ یہ ایک اہم خطرناک اشارہ ہوتا ہے۔ جسے ہرگز نظر انداز نہ کرنا چاہئے۔ 50 فیصد مریضاؤں میں گلٹی میں درد قطعاً" نہیں ہوتا۔ یہ رسولی عموماً" سخت ہوتی ہے۔ جس کا خاکہ بے قاعدہ حد بندی کو ظاہر کرتا ہے یعنی اس رسولی کی شکل و صورت بے ہنگم ہوتی ہے مگر یہ امر تعجب خیز ہے کہ یہ رسولی ملائم اور گداز گول مٹول اور مکمل طور پر ہموار اور یکساں خدوخال کی بھی ہو سکتی ہے۔ مخاطی سرطانی رسولی (Mucinous Carcinoma) کو ٹٹولنے سے ایک کیسہ دار پلپلی رسولی (Cystic) کا گمان ہوتا ہے۔ بعض اوقات بالکل زیر جلد نسیج میں انتفاخ یعنی ہوا بھری ہوئی جگہ کی مانند معلوم ہوتی ہے اور اسے دبا کر دیکھنے سے جیلی کی مانند ملائم اور نرم و نازک جگہ میں سُر سُر کی سی آواز آتی ہے۔

سرطان زدہ پستان کو آپریشن کے ذریعے کاٹ دینے کے بعد اگر مریضہ حاملہ ہو جائے تو یہ کوئی خطرناک بات نہیں اور مریضہ کو پریشان و فکر مند نہ ہونا چاہئے۔ اگر پستان میں سادہ رسولی ہو تو شیر

خوار بچے کو دوسرے پستان سے دودھ پلایا جا سکتا ہے۔

علامات مرض : کسی ایک پستان میں یکایک تبدیلی ہو کر گلٹی کا پیدا ہو جانا' حلمہ سے خون ٹپکنا یا سنہری یا زردی مائل رطوبت کا اخراج' پستان کی جلدی ساخت میں تبدیلی یا چاہ غبغب کی مانند یا شکن کی مانند بیرونی سطح پستان پر گڑھے نمودار ہونا' ماؤفہ چھاتی کا اوپر کو اٹھنا یا ابھرنا اور حلمہ کا نیچے بیٹھ جانا' بغل کے غدد جاذبہ کا پھول جانا' درد ہونا۔

گلٹی یا پستان کے کینسر (کارسی نوما) کی کچھ ابتدائی علامات کی تفصیل یہ ہے:-

سب سے پہلے واحد پیش آمدہ پستان میں ایک گلٹی (اخروٹ سے چھوٹی گولی) (Lump) کا پیدا ہو جانا ہوتا ہے۔ جس میں عموماً درد نہیں ہوتا۔ کبھی کبھی اس کی پہلی علامات بغل میں اخروٹ کے سائز سے بڑی رسولی (گولہ- Mass) یا پستان میں بوجھ کا احساس یا ریڑھ کے مہروں میں انتقال مرض سے درد ہوا کرتا ہے۔

پستانوی رسولیوں کے بڑھنے کی شرح فروغ بے حد مختلف ہوتی ہے۔ جب رسولی بڑھ جاتی ہے تو مقامی درد' جلدی ورم رخو (اڈیما) اور جلد کی ضمنی یا تبعی گومڑیاں (Satellite Nodules) (ضمنی عقود) نمودار ہو جاتی ہیں اور یہ عوارض بہت وقفے وقفے سے رونما ہوتے ہیں۔ زخم' ثانوی سرایت (چھوت' انفکشن) اور سیلان خون لاحق ہو جاتے ہیں۔ اگر بغل کے غدد جاذبہ زد میں آ جائیں اور یہ غدد سخت ہو جائیں تو بازو میں بھی استسقائی ورم (ورم رخو- اڈیما) ہو جاتا ہے' جوف سینہ' پشت و کمر کی ریڑھ کی ہڈی یا کولہے میں اور عموماً ان مقامات کی ہڈیوں میں انتقال مرض کے سبب درد ہوتا ہے' حجاب حنصف اور پھیپھڑوں میں انتقال مرض سے استسقائے سینہ ہو جاتا ہے اور کھانسی' پھیپھڑوں کی جھلی کا ورم اور دقت تنفس جیسی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ تعمیم مرض (مرض کا سارے جسم پر عمومی حملہ) کے بعد اکثر وزن میں کمی اور ثانوی بھس ہو جاتے ہیں۔ پستان کے کینسر کی وجہ سے دل اور تنفس کے افعال رک جانے کے باعث عموماً موت واقع ہو جایا کرتی ہے۔ بعض کیسوں میں موت سوء المزاجی (Cachexia) کے نتیجے میں واقع ہوا کرتی ہے۔ یہ سوء المزاجی مرض کے دور دور کے احشاء (Viscera) یعنی مختلف اندرونی اعضاء' تحتی اعضاء خلا دار جیسے دل و دماغ' جگر' شکم' آنتوں میں منتقل ہو کر بکھر جانے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ کبھی کبھی موت سے پہلے دماغ میں انتقال مرض ہونے کی بناء پر اعصابی علامات ظہور پذیر ہو جاتی ہیں۔

درد : رسولی کے بڑھ جانے پر درد انتہائی شدید نوعیت کا خنجر گھونپنے کا سا ہوا کرتا ہے جو عموماً ناقابل برداشت ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ مریضہ کو بخار بھی ہو جاتا ہے۔ چھاتی کا ماؤفہ حصہ

سرخ یا گرم ہو جاتا ہے۔ یہ درد عموماً" چھاتی میں التہاب اور پیپ پڑنے کے عمل کے نتیجے میں ہوتا ہے۔ اکثر مستورات اور لڑکیوں کو بالخصوص پستان میں دکھن' ٹیس یا بھاری پن کا احساس ہوتا ہے۔ عنفوان شباب میں عموماً" حیض آنے سے چند روز قبل بھی دکھن' ٹیس اور بوجھ کا احساس ہوا کرتا ہے۔ اگر حیض کے ساتھ ہی یہ احساسات ختم ہو جائیں تو گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہوتی۔ البتہ ان کا عرصہ تک قائم رہنا تشویش ناک ہوتا ہے۔ اسی طرح وضع حمل کے بعد چھاتیوں میں دودھ بننے کے عمل کے دوران بھی اکثر ماؤں کو چھاتی میں دکھن یا ٹیس محسوس ہوتی ہے جو بچے کو دودھ پلانے سے خود بخود رفع ہو جاتی ہے اور کسی علاج کی احتیاج باقی نہیں رہتی۔ ایسے ہی دکھن سن یاس میں بھی مستورات محسوس کیا کرتی ہیں۔ مگر یہ تشویشناک نہیں ہوتی۔ بعض اوقات کچھ انعکاسی دردوں کی بازگشت چھاتیوں میں بھی محسوس ہوتی ہے۔ مثلاً" شانوں میں درد' امراض شکم' پھیپھڑوں کی دق (ٹی بی) وغیرہ کی تحریک سے پستانوں میں بھی درد یا دکھن ہوتی ہے اور ملیریا بخار میں سارے جسم کے ساتھ ساتھ چھاتیاں بھی دردناک ہو جاتی ہیں۔ امراض کے علاج اور خاتمے کے ساتھ یہ عارضہ پستانوں میں بھی ختم ہو جاتا ہے۔ کبھی چھاتی میں ہلکا یا تیز درد ہر وقت موجود رہتا ہے جو عموماً" کسی مرض کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ یہ درد عموماً" چھاتیوں میں رسولی یا رسولیوں کے جھرمٹ پیدا ہونے یا حلمہ کے کھنچ جانے یعنی چیر آنے یا چھاتی کی دق جیسے عوارضات کی عکاسی کرتا ہے اور قابل توجہ ہوتا ہے۔ کینسر کی ابتداء میں درد نہیں ہوتا' یا عموماً" ہلکا ہلکا سا ہوا کرتا ہے۔ جس کے ساتھ رسولی کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ ترقی یافتہ کینسر میں درد شدید ہوتا ہے تاہم یہ بات مستورات کے ذہن نشین رہنی چاہیے کہ درد خواہ کسی بھی نوعیت کا ہو اور اس کے ساتھ رسولی موجود ہو یا نہ ہو۔ یہ ہرگز ہرگز ہمیشہ کینسر نہیں ہوتا۔ البتہ ان عوارض کو معالج کے نوٹس میں لانا ضروری ہوتا ہے جو طریق کار کے مطابق اس کی تشخیص کرے۔

انتقال مرض : بغل کے غدد جاذبہ' پھیپھڑے' پھیپھڑوں کی جھلی' جگر' ہڈیوں یا دوسرے پستان میں یہ کینسر منتقل ہو جاتا ہے۔

بغل کے غدد کا پستان کے سرطان کی زد میں آنا تین مرحلوں پر مکمل ہوتا ہے۔

1۔ خون کے چھیچھڑوں یا سددوں (Emboli) کے سبب یہ رسولی بغل کے لمفاوی غدد تک پہنچ جاتی ہے۔ اور بتدریج ایک گلٹی یا کئی گلٹیوں سے ساری بغل بھر جاتی ہے۔

2۔ پستان کی سرطانی رسولی کے ذرات غدد جاذبہ کے حصار میں زبردستی گھس آتے ہیں اور بغل کی ڈھیلی چربیلی ساختوں میں بڑھنا شروع کر دیتے ہیں اور

3۔ بغل میں یہ رسولی اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ وہ بغل میں پیوست ہو کر جم جاتی ہے۔
کبھی یہ ایک منفرد بڑی سی رسولی ہوتی ہے جو 5 سنٹی میٹر قطر کی ہو جاتی ہے۔ بغل کے غدود جاذبہ اس سے بچ نکلتے ہیں تو ہنسلی کی ہڈی کے بالائی یا زیریں غدود جاذبہ اس میں ملوث ہو جاتے ہیں۔
کبھی حجاب منصف کے لمفاوی غدود اور دوسری بغل کے غدود اس کا شکار ہو جاتے ہیں۔
مقامی غدود جاذبہ ماؤف مرض ہونے کے بعد پھیپھڑے اور پھیپھڑوں کی جھلی بھی اس کی یلغار میں آ جاتی ہے۔ پشت کی ریڑھ کی ہڈی' سینے کی سامنے والی ہڈی' ریڑھ کے مہرے' پیڑو کی ہڈی اور کاسہ سر کی ہڈیاں' جگر' تلی' غدود فوق الکلیہ اور سر کے اندر غدہ نخامیہ میں بھی اس کینسر کی منتقلی عام ہوتی ہے۔
پیچیدگیاں : سیلان خون' ثانوی بھس بازو کے لمفاوی غدد میں استسقائی ورم (پھلاوٹ) مریضہ کی کمر یا دیگر ہڈیوں میں درد وہاں انتقال مرض کی دلیل ہو سکتی ہے۔ تیز رو سرطان پستان کے خلیات 23 دن میں اور سست رفتار کے 309 دن میں دگنے ہو جاتے ہیں۔ کبھی پستان کے کینسر کے آپریشن یا علاج کے 15 سال بعد یہ بغل میں منتقل ہو کر رونما ہو جاتا ہے۔ اس کی یلغار کولہے' ران' پسلیوں اور بازوؤں کی ہڈیوں پر بھی ہو سکتی ہے۔
علاوہ ازیں جب پستان کا کینسر ترقی کر جائے تو کوئی 10 فیصد مریضاؤں کے خون میں کیلشیم کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ عموماً" ہڈیوں میں سرطانی خلیے پائے جاتے ہیں۔ (یاد رہے کہ کبھی حملی' قے اور استسقاء کے سبب بھی خون میں کیلشیم کی مقدار بڑھ جایا کرتی ہے جس سے مغالطہ ہو سکتا ہے۔)
مرکزی نظام عصبی میں خلل' گردوں کے فعل میں خرابی' قے اور جسم میں پانی کی کمی ہو جاتی ہے اور مریضہ کی حالت بہت خراب ہو جاتی ہے۔ پیشاب رک جاتا ہے اور بے ہوشی طاری ہو کر مریضہ چل بستی ہے۔ ایسی نازک صورت حال میں مریضہ کو مکمل آرام کرنا چاہئے۔ پانی خوب پئے مگر دودھ اور کیلشیم والی غذاؤں سے مکمل پرہیز کرے۔

علاج :

☆ **پستان کا کینسر** (Cancer) : (1) کونیم۔ گریفائٹس۔ سلیشیا۔ مرک۔ بیوفو۔ (2) آرسنکم آئیڈ۔ آگزلیک ایسڈ۔ ارجنٹم نائیٹ۔ اورم آرس۔ ایپس میلیفیکا۔ بڈیاگا۔ برومیم۔ بیلاڈونا۔ بیلس پرینس۔ چماخیلا۔ سلفر۔ سنگونیریا۔ سوریتم۔ سیپیا۔ فاسفورس۔ فائیٹولیکا۔ کاربوانیملس۔ کاربالک ایسڈ۔ کلیمٹس۔ کنڈورنگو۔ لائیکوپوڈیم۔ لیکے سس۔ مرک۔ آئیوڈ فلیوس۔ نائیٹرک ایسڈ۔ ہائیڈراسٹس۔ ہیپر۔ (3) آرنیکا۔ الیومن۔ اورم میو۔

نیٹرم میور ۔ اولیم ایپی مل۔ برائی اونیا۔ پلساٹیلا۔ تھوجا۔ پوریکو لینم۔ فیرم آئیوڈائیڈ۔ کاربونیم سلف۔ کاربو وج۔ کاسٹیکم۔ کالو سٹرم۔ کلی کارب۔ کریازوٹ۔ کلکیریا۔ کیموملا۔

☆ رات کے وقت پستان درد کریں : (2) اسٹریاز۔

☆ پستانوں کی بلغمی جھلی کے بالائی پرت میں کینسر (Epithelioma) : (1) بیوفو۔ کونیم۔ (2) آرسنک۔ آرسنک آئیوڈ۔ ارجنٹم نائٹریکم۔ سلیشیا۔ سیپیا۔ فاسفورس۔ فائیٹولیکا۔ کریازوٹ۔ کلیمیٹس۔ لیکے سس۔ مرک۔ آئیوڈ فلیوس۔ ہائیڈراسٹس۔ (3) بروسیم۔ تھوجا۔ سلفر۔ کلکیریا۔ کلکیریا فاس۔ مرک۔

☆ پستان میں زخم والا' سخت رسولی والا کینسر : ★ سقیررس (Schirrus) جس سے باسی پنیر کی سی بو آئے اور جلن وار ڈنگ لگنے کے درد ہوں : (1) ہیپر سلفر۔ سکرئینم۔

☆ پستان کے سرطان سے رات کے وقت درد ہو : (2) آسٹریاز ریوبنس۔

☆ پستان میں چوٹ آنے سے سرطانی رسولی بن جائے : (1) کونیم۔ (2) بلس پرینس۔ (3) آرنیکا۔

☆ پستانوں کے پرانے مندمل شدہ زخموں کے نشانات پھر پک جائیں اور کینسر بن جائیں : (1) گریفائیٹس۔ (2) فائیٹولیکا۔ کاربوانی۔ فلنڈریم۔

☆ پستانوں میں ناسور (Fistula) زخم پک جائے اور اس میں سے پیپ بہے : (1) سلیشیا۔ (2) فاسفورس۔ فائیٹولیکا۔ کاسٹیکم۔ مرک۔ ہیپر۔

☆ پستانوں میں زخم پڑتے جائیں اور پھیلتے جائیں : (1) سلیشیا۔ فائیٹولیکا۔ (2) فاسفورس۔ کلکیریا۔ ہیپر۔ (3) سلفر۔

☆ دائیں پستان میں زخم بنتے جائیں : (2) کوموکلاڈیا۔

☆ حلمہ (سر پستان' نپل) میں زخم : (1) کیسٹرا ایکوئی۔ (2) سلیشیا۔ کلکیریا۔ مرک۔ (3) سلفر۔ کیموملا۔

☆ حلمہ' اندر گھس جائے : (1) سارسپریلا۔ (2) سلیشیا۔ نکس ماسکاٹا۔ (3) تھوجا۔ کاربوانی۔ کنڈورنگو۔ کونیم۔ لیکے سس۔ نیٹرم سلف۔ ہائیڈراسٹس۔

☆ دودھ پلاتے وقت حلمہ میں درد ہو' یہ درد کندھے کو جائے یا سارے جسم میں پھیلے : (2) فائیٹولیکا۔

☆ دائیں پستان کا کینسر : ★ پستان گل سڑ جائے اور اس میں شدید درد ہو :

لو بیلیٹ ارینس۔

☆ ہر بار بچہ کو دودھ پلانے سے حلمہ سے خالص خون نکلے : (1 سلیشیا۔

☆ حلمہ سے خون آمیز رطوبت نکلے : (2) فائیٹولیکا۔ لائیکوپوڈیم۔

☆ حلمات پر آٹے کے ذرات جیسی تہہ بن جائے : پٹرولیم۔

☆ حلمہ بے رونق اور بد وضع ہو جائیں' ان کی سرفرازی ختم ہو جائے اور جھک جائیں : (3) مرک۔

☆ حلمہ پھٹ جائے : (1) فائیٹولیکا۔ کیسٹرایکوئی۔ کاسٹیکم۔ گریفائیٹس۔ (2) سلفر۔ سلیشیا۔ سیپیا۔ لائیکوپوڈیم۔ مرک۔ ہائیڈراسٹس۔

☆ پستانوں پر دھاریاں یا زرد داغ پڑ جائیں : (2) آرسنکم۔ سیپیا۔ فاسفورس۔ (3) ٹوبیکم۔ سلفر۔ کاربوویج۔ کلی کارب۔ کلورم۔ لائیکو۔ شمسی نیلا۔

☆ زخم کے ساتھ پستان پک کر نیلگوں سرخ ہو جائیں : (2) لیکے سس۔ (3) فاسفورس۔

☆ پستان نیلگوں سرخ : (2) لیکے سس۔

☆ پستانوں میں گانٹھیں پڑ جائیں (Nodules) : (1) سلیشیا۔ فائیٹولیکا۔ کاربوانیمی۔ کونیم۔ (2) آئیوڈیم۔ برائی اونیا۔ بیلس پرینس۔ بیوفو۔ پلساٹیلا۔ چمافیلا۔ سلفر۔ فاسفورس۔ کاربوویج۔ کالوسنتھ۔ گریفائیٹس۔ لائیکو۔ لیک کینم۔ نائیٹرک ایسڈ۔

☆ پستانوں میں دردناک' ذکی الحس اور ارغوانی رنگ کی گانٹھیں پیدا ہو جائیں : (1) کاربوانیمی لس۔

☆ دائیں پستان میں گانٹھیں : (2) سلیشیا۔

☆ بائیں پستان میں گانٹھیں : (2) آرم ٹرائیفلم۔ کلکیریا فاس۔ لائیکوپوڈیم۔

☆ دائیں پستان کے غدود سخت ہو جائیں : (1) کونیم۔ (2) آرنیکا۔ فائیٹولیکا۔ (3) وائیپرا۔

☆ بائیں پستان کے غدود سخت ہو جائیں : (1) سلیشیا۔

☆ چوٹ آنے کے بعد پستانوں کے غدود سخت ہو جائیں : (2) بیلس پرینس۔ کونیم۔

☆ چوٹ آنے کے بعد پستانوں کے غدود سخت ہو جائیں اور چھونے سے درد کریں : (2) کونیم۔

تفصیلات ادویہ :

سرطان (کینسر) میں سوائے چند ایک کے تمام دوائیں نمبر 200 اور اونچی طاقتوں میں استعمال کریں۔ مزمن امراض، کینسر وغیرہ میں بہت اونچی طاقتیں مفید ہوا کرتی ہیں۔

آرسنکم آئیوڈائیڈ : سرطان پستان، جب زخم پیدا ہو چکے ہوں۔ پستانوں کی رسولیاں ذرا سا چھونے سے درد کریں۔ حلمات (نپل) اندر کو گھس جائیں۔ (کونیم)

اسٹریاز ریوبنس : پستانوں میں خصوصاً بائیں پستان میں کینسر۔ رات کو تیز خنجر یا نیزہ مارنے جیسے درد۔ سخت رسولیاں اور زخم اور ان میں اندر کی جانب کھچاؤ اور تناؤ کا احساس۔ حرکت سے سینے میں تیر لگنے جیسے درد جو بائیں پستان میں جائیں اور پھر وہاں سے درد بائیں ہاتھ کی انگلیوں کی نوکوں تک لپکے۔ کینسر حلمہ کے آس پاس واقع ہو جس سے حلمہ اندر گھس جائے۔ رسولی پستان کی جلد میں چسپاں (Fixed) غیر متحرک اور ناہموار کھردری۔ پستان پر نیلگوں سرخ دھبے جو زخم بن جائیں اور ان سے سخت بدبودار رطوبت خارج ہو اور کنارے ذکی الحس ہوں۔ زخموں کے کنارے زردی مائل، سخت اور باہر کو اٹھے ہوئے۔ سینے کی سامنے والی عمودی ہڈی (سٹرنم) کی جلد متورم اور دردناک ہو۔ بغل کے غدد جاذبہ (لمفاوی غدود) پھولے ہوئے۔ سخت، گانٹھ دار۔ ماؤف پستان میں گداز پن، گولائی اور جلد کی لچک سے محروم، بدزیب، بے ڈول لٹکا ہوا ہو۔

کیس : ڈاکٹر ایچ۔ سی۔ ایلن لکھتے ہیں : اس دوا کی آزمائش کے وقت ایک عورت کے پستان پر ایک نیلگوں سرخ داغ نمودار ہوا جو پھوٹ گیا اور اس میں سے مواد بہنے لگا۔ رفتہ رفتہ یہ زخم سارے پستان پر چھا گیا۔ اس میں سے سخت سڑی ہوئی بدبو آنے لگی۔ زخم کے کنارے اوپر اٹھے ہوئے اور زخم کے نیچے جڑ میں سرخی مائل دانے نکلے تھے۔ اور یہ اس کے لئے بالکل دوا تھی۔

اگنیشیا امارہ : پستانوں میں سرطانی رسولیاں اور گانٹھیں جو غم والم کی ماری ہوئی، زرد رُو، شکستہ حال، لاغر اور کمزور مستورات کے پستانوں میں ہوں۔

اورم آرسنکم : یہ تمام کینسروں کی مفید دوا ہے۔ پستانوں میں نیز رحم اور خصیۃ الرحم میں کینسر ہو۔ رسولیاں اور گلٹیاں سخت ہو جائیں اور کینسر بن جائیں۔

اورم میور نیٹرو نیٹم : غمگین اور غم کا مرقع خواتین۔ بیوہ اور بے اولاد مستورات جن کا اعصابی نظام تباہ و برباد ہو چکا ہو۔ جن میں خواہش زیادہ ہو مگر اپنے مجلوق نامرد شوہروں سے ناآسودہ اندر ہی اندر کڑھتی اور سلگتی رہیں، ہائی بلڈ پریشر کا شکار رہیں اور ان کے پستانوں میں سرطانی رسولیاں جنم لے

لیں۔

اپیس ملیفیکا : پستان میں سخت رسولی زخم والی (سقیررس) کھلے زخم والی رسولی جس میں ڈنگ لگنے جیسے جلندار درد ہوں۔ پستان کے کسی پرانے ورم کے نتیجے میں خصوصاً" بائیں پستان میں زخم ولا کینسر(سقیررس Schirrhus) بن جائے۔

ایلسٹک ایلسڈ : پستانوں میں سخت رسولیاں پیدا ہو جائیں۔ مشہور ہومیو ڈاکٹر مسٹر ڈیوی لکھتے ہیں کہ اگر دودھ سے بھرے ہوئے پستانوں میں رسولیاں یا سخت گانٹھیں پیدا ہو جائیں تو سرکہ یا ایلسٹک ایلسڈ 1x کو گرم کر کے 24 گھنٹے تک رسولیوں پر نطول کرنے' اوپر ڈالنے یا کپڑا بھگو کر اوپر رکھنے سے یہ تحلیل ہو کر غائب ہو جاتی ہیں اور مزید کسی دوا کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اس کھانے کی دوا کو بار بار نہیں دہرانا چاہئے۔ حسب ضرورت کم از کم ایک ماہ بعد اونچی طاقت کی دوسری خوراک کھانی چاہئے۔

برومیم : سرطان پستان۔ دائیں پستان میں سخت' ناہموار' بے ہنگم رسولی جو مضبوطی سے جمی ہوئی ہو اور غیر متحرک ہو' جو پکڑ کر ہلائی نہ جا سکے۔ اس میں خنجر گھونپنے جیسا درد ہو جو دبانے سے' بوجھ پڑنے سے اور رات کے وقت بڑھ جائے۔ پستان سے بغل تک سوئیاں چبھنے کا سا درد ہو۔ پستان پر معمولی دباؤ اور کپڑوں کا بوجھ بھی ناقابل برداشت ہو۔ حیض دبے ہوئے ہوں۔ مریضہ بے حد افسردہ (ڈپریشن والی) اور بے حوصلہ ہو۔ بدن کا رنگ مٹی جیسا' خاکستری۔ چہرے پر ہوائیاں اڑیں۔ چہرہ بوڑھوں جیسا اور اس پر خاک اڑے۔ جسم لاغر' غدود متورم اور سخت ہوں۔ پستان میں رسولی کے اردگرد جلد سبزی مائل زرد دکھائی دے۔

بیلس پرینس : رسولیاں جو عمل جراحی (آپریشن) سے نکال دینے کے بعد بار بار عود کر آئیں۔ زخم جو بڑے آپریشنوں کے بعد گہری بافتوں کی قطع و برید کے سبب پیدا ہو گئے ہوں۔ رسولیاں جو بار بار آنے والی چوٹوں' رگڑوں یا عمل جراحی کے صدمات کا شاخسانہ ہوں۔

انڈیا کے ایک ڈاکٹر لکھتے ہیں کہ انہوں نے رگڑ' چوٹ' تحریک کے سبب پیدا ہونے والی رسولیاں جو پیشہ ور طوائفوں میں سے ایک کے پستان میں' دو طوائفوں کے بجائے فرج میں' ایک کی مہبل (Vagina) میں اور دو کے عنق الرحم (Cervix) میں پیدا ہو گئی تھیں۔ اس دوا سے درست کیا۔

بیوفورانا : پستان کے کینسر کے علاج میں یہ ایک سکون آور دوا ہے۔ پستان سے خون آمیز دودھ

دودھ کی بجائے خالص خون نکلتا ہے۔

ژنٹولا کیوبا : پستان میں سرطانی رسولی (کارسی نوما) جس میں انتہائی شدید درد ہوتا ہے اور اس جگہ سطح گہرے سیاہ رنگ کی ٹیلگوں ہوتی ہے۔ مریضہ بے حد کمزوری کا شکار ہوتی ہے۔

جمافیلا امبلاٹا : سرطان پستان۔ پستانوں میں پتھر جیسی سخت رسولیاں۔ کنواری دوشیزاؤں کے پستانوں میں دردناک رسولیاں ہو جائیں اور حلمہ (نپل) اندر گھس جائے' رسولی میں اور بغل کے غدد جاذبہ (لمفاوی غدد) میں تیز درد ہو۔ کھلے زخم والا کینسر (سقیررس) زخم کٹا پھٹا' شکستہ جس کے کنارے کٹے پھٹے' کھردرے' ناہموار اور اوپر کو اٹھے ہوں۔ زخم پر سے کھرنڈ یا چھلکے اتریں اور اس میں سے بدبودار پیپ اور چھچھڑے خارج ہوں۔

نوجوان کنواری لڑکیوں کے پستانوں میں رسولیاں پیدا ہو جائیں اور ناجائز طور پر دودھ پیدا ہو جائے۔ خصوصاً" جن نوجوان لڑکیوں کی شادی بروقت 20'22 سال کی عمر تک نہ ہونے پائے۔

ان مستورات کے لئے بھی یہ دوا بہت مفید ہے۔ جن کے پستان بڑے بڑے اور ضخیم ہوں اور ان میں دردناک رسولیاں پیدا ہو جائیں۔ جس سے ان کا دودھ سوکھتا جائے یا جلد جلد پستان سوکھ کر لٹک جائیں۔

ریڈیم بروميٹم : پستان میں رسولی جو درد کرے جسے زور سے ملنے سے افاقہ ہو۔ رات کو زیادتی ہو۔ شعاعی علاج یا ایکسرے (X-Rays) وغیرہ کی تیز شعاعوں کے لگنے سے فاسد سرطانی زخم بن جائے تو یہ اکسیر دوا ہوتی ہے۔

زنکم مٹ : مستورات جن کی قوتِ حیات انحطاط پذیر ہو۔ کمال اضمحلال کا شکار ہوں۔ جن کی دماغی و اعصابی قوت میں انحطاط' ٹانگوں اور پاؤں میں چلبلاہٹ اور کپکپاہٹ ہوں' پاؤں کو حرکت دیتی رہیں۔ جلد سن ہو اور ان کے جسم کے کسی بھی حصہ پر اور پستانوں میں سخت رسولی کا زخم والا کینسر ہو اور اس کے ساتھ چہرے پر جست کی مانند رنگ جھلکتا ہو۔

سارسپریلا : حلمات (نپل) چھوٹے چھوٹے' مرجھائے ہوئے اور ان میں تحریک نہ ہوں یا پستان کے اندر گھس جائیں۔ جو مریضہ میں کینسر کے زہر کی موجودگی کی دلیل ہے۔

سکرہینم : پستان میں سخت زخم والا کینسر۔ سرطانی رسولیوں کے لئے یہ اعلیٰ دوا ہے۔ یہ سقیررس کا سوؤ دوا ہے۔

سلیشیا : سرطان پستان۔ پستانوں میں پتھر کی طرح سخت رسولیاں (سقیررس) ماؤف پستان کا حلمہ

(نپل) اندر کھنچ کر پستان میں دھنس جائے اور وہ جگہ قیف (Funnul) کی طرح دکھائی دے۔ دودھ خراب ہو جائے جسے بچہ پینے سے انکار کردے یا پی کر فوراً قے کردے۔ ہر دفعہ جب بچہ پستان منہ میں لے کر چوسے تو رحم سے مہبل کے راستے سیلان خون ہو۔

فائیٹولیکا : سرطان پستان۔ پستان دردناک، پتھر کی طرح، سخت رسولیوں یا زخم والی گانٹھوں سے بھرے ہوئے، بڑے بڑے، ضخیم ہو جائیں۔ درد کریں اور ان کا رنگ ارغوانی جامنی (Purpule) ہو جائے۔ جب بچہ پستان سے دودھ پیتا ہے تو درد حلمہ سے نکل کر سارے جسم میں پھیل جاتا ہے۔ (اگر درد رحم کو جائے تو سلیشیا۔ پلساٹیلا۔ اگر پشت یا کمر کو جائے تو کروٹن ٹگ)

امریکہ کے ڈاکٹر ای۔ بی۔ نیش لکھتے ہیں کہ وہ پستانوں کی رسولیوں کو گھٹتے ہوئے چاند کے دنوں میں (چاند کی 17، 18 تاریخ کے بعد) فائیٹولیکا سی ایم طاقت کی ایک خوراک دے کر درست کیا کرتے تھے۔ (مزید وضاحت کے لئے ہماری کتاب "کینسر کے روپ اور بہروپ" اور کتاب "جسم انسانی پر وقت، موسم، شفق اور چاند کے قدرتی اثرات" دیکھیں)

فاسفورس : پستان میں دنبل پھوڑے اور سرطانی رسولی جس میں زخم ہو اور زخم سے با آسانی خون بہے۔ سروقد، دبلی پتلی، حسین و جمیل اور مخصوص مزاج اور ساخت والی مستورات کے لئے بہترین دوا ہے۔

فلنڈریم : کمزور، چڑچڑی، موٹی، غمگین اور پستانوں کی تکلیفات کا شکار مستورات۔ پستانوں میں سوئیاں چبھنے یا گولی جیسے (Shooting) درد ہوتے ہیں۔ بچے کو دودھ پلاتے وقت پستانوں میں خصوصاً دائیں پستان میں ناقابل برداشت درد ہوتا ہے۔ ایک عجیب اور مخصوص علامت یہ ہے کہ شام کے وقت مریضہ کا چہرہ سات اور آٹھ بجے کے درمیان ارغوانی سرخ یا نیلا ہو جاتا ہے اور مریضہ کھٹی چیزیں کھانے کی بے حد خواہش کرتی ہے۔

کاربوانیملس : سوء المزاج، چہرہ نیلا، جسم نڈھال والی مستورات جن میں حرارت غریزی اور قوت منعکسہ کی کمی ہو۔ پستان کے غدود اور دیگر غدد جاذبہ سخت اور متورم ہو جائیں۔ پستانوں میں سخت زخم والی رسولی (سقیرس) پستان کی جلد گندی، ڈھیلی، ناہموار، نیلگوں اور ان پر نیلے سرخ داغ دھبے نمودار ہوں۔ پستان سے جلندار اور کھینچنے والے درد بغل کو جائیں۔ بغل کے غدد جاذبہ سخت ہو جائیں۔ مریضہ کمزور، مضمحل، بے ہمت اور بے حوصلہ ہو گئی ہو۔

کاربو ویجی ٹیبلس : کمزور کردینے والی بیماریوں اور رطوبات زندگی کے ضیاع کے باعث پیدا

ہونے کے بد اثرات کا شکار مستورات۔ جن کی قوت حیات کمزور ہو' بیماری کی وجہ سے قوت حیات (وائٹل فورس) انحطاط پذیر ہو اور بدن پر مکمل اضمحلال کا دور دورہ ہو۔ ان کے پستانوں میں سخت گانٹھ دار رسولیاں اور زخم بن کر بآسانی خون بہے اور سرطان کا پیش خیمہ ہو۔

کارسی نوسینم : یہ سرطانی رسولی (کارسی نوما) کے زہر سے تیار شدہ دوا (نوسوڈ) ہے اور یہ موروثی کینسر کی اعلیٰ دوا ہے۔ جن کے خاندان میں کینسر کا مرض رہا ہو یا طویل غم والم کے بد اثرات سے کینسر نے جنم لیا ہو۔ پستان کے کینسر میں بے حد شدید درد ہوتا ہے اور غدود سخت ہو جاتے ہیں۔

کریازوٹ : پستانوں میں سخت' دردناک رسولیاں پیدا ہو جائیں اور ان میں سوئیاں چبھیں۔ پستان سوکھ کر چھوٹے ہو جائیں۔

کلیمیٹس اریکٹا : سست' سوء المزاج اور خنازیری مزاج والی مستورات جن کے پستانوں میں سخت سرطانی رسولی ہو۔ پستان کے غدود یا کندھے میں سوئیاں چبھنے والے درد ہوں۔ چھوتے سے اور بڑھتے چاند کے دنوں میں (نئے چاند کی تین چار تاریخ کے بعد) تکلیف میں اضافہ ہو جائے' پستانوں میں خصوصاً" دائیں پستان میں بہت درد ہوا کرے۔

کنڈورنگو : یہ زخم والے کینسروں کی نہایت مفید دوا ہے۔ پستان کے کینسر میں گانٹھ دار سخت رسولی ہوتی ہے جو جلد کے ساتھ چپکی ہوئی' غیر متحرک ہوتی ہے اور اس میں خنجر گھونپنے یا نشتر لگنے جیسے درد ہوتے ہیں۔ حلمہ پیچھے کو کھنچ کر پستان کے اندر ڈوب جاتا ہے۔ پستان کی جلد ارغوانی رنگ کے داغ دھبوں والی اور جھریوں والی ہوتی ہے۔ ڈاکٹر برنٹ لکھتے ہیں کہ اس دوا کے کینسروں کے مریض میں ایک مخصوص علامت یہ ہے کہ اس کے منہ کے گوشوں میں دردناک چیر خصوصاً" منہ کی دائیں باچھ میں آجاتے ہیں۔

کیس : ڈاکٹر ڈیجن نے ایک 69 سالہ مریضہ کے بائیں پستان کا کینسر کنڈورنگو نمبر1 طاقت میں دے کر درست کیا۔ حلمہ (نپل) پستان میں ڈوب کر غائب ہو گیا تھا اور حلمہ کے باہر بطخ کے انڈے کے سائز کی بڑی رسولی تھی جس میں نشتر لگنے جیسا (Lancinating) درد ہوتا تھا جو سارے پستان میں پھیل جاتا تھا۔ ہائیڈراسٹس اور فائیٹولیکا دینے سے درد بڑھ گیا۔ کونیم سے قدرے افاقہ ہوا مگر کنڈورنگو نمبرا نے رسولی کو ختم کر کے مریضہ کو شفا سے ہمکنار کر دیا۔

کونیم : یہ بوڑھے کنوارے حضرات اور خواتین کی تکلیفات کی اکسیر دوا ہے۔ خنازیری یا سرطانی مزاج کے لوگ' خواتین جو سن یاس میں سے گزر رہی ہوں۔ چوٹ آنے سے زخم والا کینسر ہو جائے

خصوصاً" بوڑھے انسانوں میں۔ سیلان خون والی مشکوک رسولیاں جن میں سوجن اور سختی ہو۔ زخم والے کھلے کینسرز کے ابتدائی درجہ میں یہ بہترین عمل کرنے والی اکسیر دوا ہوتی ہے۔ پستان میں کینسر کی ہڈی کی طرح سخت رسولی جو بے ہنگم' ناہموار اور بے ڈول ہو۔ تیز گولی جیسے درد ہوں۔ اچانک ٹیس پڑے' بے حد بوجھ کا احساس ہو' بغل کے غدد جاذبہ متورم' بائیں پستان میں سوئیاں چبھنے جیسے درد ہوں' پستان سوکھ جائے' مرجھا کر چھوٹا ہو جائے۔ بہت سے کینسروں کی یہ ایک سریع دوا ہے۔

کیڈمیم سلف : امریکی ڈاکٹر گرمرکتے ہیں کہ کینسر کے ترقی یافتہ مریضوں میں منفی برقی قوت نہیں رہتی جسے پیدا کر کے کینسر کو ختم کیا جا سکتا ہے۔ ایسی صورت میں کیڈمیم مٹ اور اس کے مرکبات کیڈمیم آیڈ۔ کیڈمیم بروم۔ کیڈمیم سلف۔ کیڈمیم کلکیریا سلیک۔ کیڈمیم کلکیریا فلوریکا اونچی طاقت میں دینے سے قوت منفک ابھر آتی ہے اور کینسر کی رسولیوں کو تباہ کر دیتی ہے یا دوسری ادویہ کے عمل کرنے کے لئے راہ ہموار کر دیتی ہے۔ اگر دیگر ادویہ فیل ہو جائیں تو یہ اونچی طاقت میں دینی چاہئے۔

گریفائیٹس : پرانے مندمل زخموں کے نشانات پھر ہرے ہو جائیں۔ پرانے زخموں کے بار بار ہرا ہونے کے بعد پستان میں کینسر رونما ہو جائے۔ خصوصاً" جو مستورات عادی قبض کا شکار' موٹی' بھاری بھرکم ہوں اور جن کو حیض ہمیشہ دیر سے آتے رہے ہوں۔

لائیکوپوڈیم : پستانوں میں کھلے زخم والا کینسر (سقیررس) رسولی سخت جس میں زخم ہو۔ سوئیاں چبھنے جیسا درد اور اینٹھن والے (Crampy) درد ہوں اور ڈنگ لگیں۔

لیپس البا : خنازیری مزاج مستورات کے پستانوں میں اور رحم میں کینسر ہو۔ جس سے جلندار' متواتر گولی لگنے جیسے اور ڈنگ لگنے جیسے درد ہوں۔ سرطانی رسولیاں (کارسی نوماز) جو ربڑ کے گیند کی طرح نرم' ملائم اور لچکدار ہوں۔ (برعکس کلکیریا فلور اور سسٹس کے' جن کی رسولیاں پتھر کی طرح سخت ہوتی ہیں۔) ڈاکٹر ڈیوی کہتے ہیں کہ ان رسولیوں میں جب تک زخم بننے شروع نہ ہوئے ہوں تو یہ بہترین عمل کرنے والی دوا ہوتی ہے۔

لوبیلیا اریفس : ڈاکٹر کوپر لکھتے ہیں کہ اس پودے کے مدر ٹنکچر کی واحد خوراک میں انتہائی قوت شفا موجود ہوتی ہے۔ یہ ان رسولیوں کی اکسیر دوا ہے جو تیز رفتاری سے بڑھ کر خطرناک کینسر بن جاتی ہیں۔ پستانوں کا کینسر' پستان گل سڑ کر شدید درد کریں۔ دائیں پستان میں کینسر کے درد کے ساتھ پشت میں درد ہوتا ہے۔ اس دوا کے مدر ٹنکچر سے ڈاکٹر کوپر نے بائیں اور دائیں پستان کے کینسر کی گلی

مریضاؤں کو شفایاب کیا' جبکہ دوسری ادویہ موثر ثابت نہیں ہو رہی تھیں۔

لیکے سس : پستانوں میں خصوصاً" بائیں پستان میں خنجر گھونپنے جیسا درد ہو۔ بائیں بازو اور کندھے میں مسلسل درد' کمزوری اور لنگڑے پن کا احساس۔ کھلے ہوئے زخم والا کینسر جس سے پستان گہرے نیلے ارغوانی رنگ کا دکھائی دے اور پستان میں خون کی بناوٹ بدل کر (Decomposition) سیاہی مائل دھاریاں دکھائی دیں۔ سیاہ رنگ کا پتلا ہوا خون زخم سے خارج ہو۔

ہائیڈراسٹس : مریضہ کمزور' نحیف' بیمار اور سوء المزاج۔ جس کی صحت شراب خانہ خراب کے بکثرت استعمال سے تباہ و برباد ہو چکی ہو اور اس پاپی میں ہاضمے اور جگر کی خرابیاں نمایاں ہوں اور پستانوں میں کینسر ہو جائے۔ جو سخت رسولی کے زخم والا ہو۔ (سقیررس) رسولی پستان کی جلد کے ساتھ چپکی ہوئی غیر متحرک ہو۔ اس کی جلد پر داغ دھبے' جلد شکن دار' سکڑی ہوئی' خنجر یا نشتر لگنے جیسے' تیز کاٹنے والے درد ہوں۔ جلد کھنچ کر پستان کے اندر گھس جائے۔

★ ★ ★

The baby feels the nipple at its lips.

The nipple is "fixed" - sucked into the mouth.

The baby's lips are in contact with the areola.

باب 18

دودھ کے عوارض

(DISORDERS OF BREAST - MILK)

1- پستانوں میں دودھ کا رک جانا احتباس اللبن

(RETENTION OF MILK)

اس مرض میں دودھ پستان میں رک جاتا ہے اور پورے طور پر خارج نہیں ہوتا۔ کبھی یہ مرض دودھ گاڑھا ہو جانے' دودھ کی نالیوں کے تنگ ہو جانے' پستانوں میں ورم ہو جانے' پستانوں کے پھول کر موٹے اور ضخیم ہو جانے یا رسولیوں کے پیدا ہو جانے کے سبب ہوتا ہے۔ دودھ آہستہ آہستہ گاڑھا اور بتدریج کم ہوتے ہوتے بالکل بند ہو جایا کرتا ہے۔

علاج :

☆ دودھ رک جائے' دب جائے (Suppressed) اور اس کو دوبارہ جاری کرنا ہو :
(1) برائی اونیا۔ پلساٹیلا۔ کاسٹیکم۔ (2) آئیوڈیم۔ ارٹیکا یورینس۔ اگنس کاسٹس۔ رسٹاکس۔ سلفر۔ سلیشیا۔ سیکیل کار۔ کاربو وج۔ کیموملا۔ لیکے سس۔ مرک۔ ہیوسمس۔ (3) اگریکس۔ اورم۔ چمافیلا۔ ڈلکامارا۔ کلکیریا۔ لیک ڈیفلوریٹم۔ وریٹرم البم۔

☆ دودھ غصہ کے سبب دب جائے : (2) کیموملا۔

تفصیلات ادویہ :

برائی اونیا 200 : دودھ دب جائے جس سے پستان متورم ہو جائیں۔ سوج جائیں' گرم' سخت اور دردناک مگر سرخ نہ ہوں۔ پتھر کی طرح سخت ہو کر بوجھل ہو جائیں۔ منہ خشک اور بکثرت پیاس لگے۔

ڈاکٹر جارج رائل لکھتے ہیں کہ میں نے جو برائی اونیا کا بار بار اور بے حد کامیاب استعمال کیا

زچہ عورت کے پستانوں میں دودھ بھر کر پستانوں کا لد جاتا ہے۔ پستان بری طرح پھول جاتے ہیں۔ سخت ہو جاتے ہیں اور دکھتے ہیں۔ اس کے ساتھ 99 تا 101 درجے فارن ہیٹ بخار ہو جاتا ہے۔ پاخانہ خشک اور سخت آتا ہے۔ مریضہ سر میں پھٹ جانے اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے کی شکایت کیا کرتی ہے۔ میں مریضہ کو برائی اونیا 3x کے 5 قطرے ہر چند گھنٹوں بعد پلاتا ہوں اور ساتھ ہی فائیٹولیکا کی جڑ (Poke-Root) کے مدر ٹنکچر کو 3 گنا پانی میں ملا کر سوجے ہوئے پستانوں پر لگاتا ہوں۔ جس سے پستان میں پک کر پیپ نہیں پڑتی۔ خونی ورم رحم کے ساتھ خون نفاس رک گیا ہو۔ سر میں درد اور ٹانگیں بھاری ہوں۔ شدید پیاس لگے اور رحم میں بہت دکھن ہوتی ہو تو برائی اونیا درست کر دیتی ہے۔ جب خون نفاس جاری ہو جائے اور دودھ رواں ہو جائے تو برائی اونیا کی یہ اولین کامیابی ہوتی ہے۔ اگر 24 گھنٹے کے اندر ایسا نہ ہو تو دوا بدلنی پڑتی ہے۔ موصوف مزید لکھتے ہیں کہ پہلے برائی اونیا 3x طاقت میں ہر نصف گھنٹے بعد دیں۔ پھر گھنٹے گھنٹے بعد دیں۔ ڈاکٹر کینٹ نمبر 200 اور اونچی طاقتوں میں دینے کی سفارش کرتے ہیں۔

پلساٹیلا 1M : دودھ رک جائے اور پستان بے حد متورم ہو جائیں اور بائی کے درد ہوں جو سینہ کے اعضاء کندھے، گردن اور بغلوں میں آ جائیں۔ مریضہ تازہ ٹھنڈی ہوا کی خواہش کرے اور گرم کمرے میں بدتر ہو۔

کالکیریا کارب / کاسٹیکم 1M : عموماً مریضہ نازک اندام، خوبصورت اور چھوٹے چہرے والی ہوتی ہے۔ زیادہ محنت و مشقت، شب بیداری اور پریشانی سے دودھ دب جاتا یا سوکھ جاتا ہے۔

کیمومیلا 200 : غصے اور رنج کے باعث مریضہ کے پستانوں میں دودھ دب جائے۔ پستان سخت اور ذکی الحس، حلمات متورم ہوں۔ مریضہ بے چین اور کہے کہ وہ اپنی تکلیف کو برداشت نہیں کر سکتی، سہمی ہوئی، گھبرائی ہو اور چڑچڑی ہو گئی ہو۔

2- دودھ کا پستانوں میں جم جانا۔ تجبن اللبن

(FREEZING OF MILK)

اس مرض میں دودھ میں نقص کے سبب یہ پستانوں کے اندر جم جاتا ہے اور دہی یا پنیر کی مانند ہو جاتا ہے، دودھ خارج نہ ہونے پر پستانوں کی ساخت بھی خراب ہو جاتی ہے۔ کبھی دودھ کا پتلا حصہ حرارت کی زیادتی کے سبب گاڑھا ہو کر یا زیادہ سردی لگ جانے سے یا دودھ کی زیادتی سے بچہ سارا نہ چوس سکے اور کافی دودھ باقی پستان میں جمع رہ جائے، گاڑھا ہو کر جم جایا کرتا ہے۔ جس سے پستان کو

چھونے سے سخت، ٹھوس اور تنے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔ مریضہ خود بھی درد اور تناؤ محسوس کرتی ہے۔ کبھی دودھ کے جم جانے کی وجہ سے مریضہ کا دل تیز دھڑکتا ہے اور اسے غشی یا حواس باختہ ہو جانے کا سامنا ہوتا ہے یا پستان متورم ہو جانے کا مرض ہو جاتا ہے۔

علاج :

☆ دودھ پستانوں میں جما ہوا، گاڑھا، بدمزہ (Thick & Bad Taste) : (2) بورکس۔ فائیٹولیکا۔ کالی بائی۔ (3) لائیکوپوڈیم۔

☆ دودھ پنیر کی مانند (Cheesy) : (2) بورکس۔ فائیٹولیکا۔ کیمومِلا۔

☆ دودھ تار تار، گاڑھا (Stringy) : (2) فائیٹولیکا۔ کالی بائی۔ (3) بورکس۔ کالی کارب۔

☆ دودھ خون آمیز آئے (Bloody) : (2) سلفر۔ سیپیا۔ فائیٹولیکا۔ کیمومِلا۔ لائیکو۔ مرک۔ (2) بیوفو۔ سیپیا۔

3- پستان میں دودھ کی کمی۔ قلت اللبن

(AGALACTIA / GALACTOSTASIS)

اس مرض میں ماں کے جسم میں خون کی کمی، لاغری، کمزوری، ناقص غذا و استحالہ، کثرت حیض و نفاس، کثرت اولاد، کثرت رضاعت، کثرت جماع، بواسیر، نکسیر، اسہال، کثرت محنت، مشقت یا غم و الم وغیرہ کے باعث پستانوں میں دودھ قلیل پیدا ہوتا ہے۔ ان اسباب کو دور کر کے مقوی غذا اور دودھ بڑھانے والی ادویہ (Galactophora) کا استعمال علاج کی خاطر ضروری ہوتا ہے۔

کبھی پستانوں میں دودھ تراوش نہیں پاتا یعنی دودھ بنتا ہی نہیں اور پستان محض نمائشی کھلونا بن کر رہ جاتے ہیں۔ ہومیوپیتھک ادویہ کے استعمال سے ان کے نقص کو دور کیا جا سکتا ہے۔

علاج :

☆ دودھ کی کمی، دودھ خشک ہوتا جائے (Disappearing) : (1) ارٹیکا یورینس۔ اگنس کاسٹس۔ الفالفا۔ (2) آرنیکا۔ اسافوئیٹیڈا۔ اسٹکٹا۔ اگنس کاسٹس۔ اکٹیا ریسیموسا۔ بلاٹا۔ پلسٹیلا۔ نورکولینم۔ بیلاڈونا۔ چائنا۔ نکس۔ رسٹاکس۔ زنکم۔ سیکیل کار۔ فائیٹولیکا۔ فلنڈرینم۔ کاسٹیکم۔ کالمیا۔ کلکیریا۔ کیمفر۔ لیک ڈیفلوریٹم۔ لیک کینم۔ ورٹرم ورائیڈ۔ (3) اگریکس۔ اورم۔ برائی اونیا۔ چائنا۔ سلفر۔ سیپیا۔ فاسفورس۔ فاسفورک ایسڈ۔ کیمومِلا۔

لائیکو۔ مرک۔ ملی فولیم۔ پلسا ٹیلا۔

☆ دودھ خشک ہو جائے' دماغی تکلیفات کے ساتھ : (2) اگریکس۔

☆ دودھ خشک ہو جائے' سردی لگ جانے کے بعد : (2) پلساٹیلا۔ (3) ڈلکامارا۔

☆ دودھ خشک ہو جائے' اکساہٹ سے' جوش و تحریک (Excitement) سے یا جذباتی عوارض سے یا بحث مباحثہ سے : کاسٹیکم۔

☆ پستانوں میں دودھ پیدا نہ ہو : (1) زنکم۔ کلکیریا کارب۔ (2) ارٹیکا یورینس۔ اسافوئیڈا۔ اگنس۔ اگنیشیا۔ برائی اونیا۔ بیلاڈونا۔ سیکیل کار۔ فارمیکا۔ کاسٹیکم۔ کالفیا۔ لیک ڈیفلوریٹم۔ لیک کینم۔ ملی فولیم۔ (3) اسٹکٹو۔ ایپس۔ ایکونائٹ۔ پلساٹیلا۔ ڈلکامارا۔ رسٹاکس۔ رہیوم۔ سلفر۔ سبوکس۔ کاربوانیمی۔ کارڈوس۔ لیکیسس۔ مرک۔ نکس وامیکا۔

تفصیلات ادویہ :

ارٹیکا یورینس 1x : عورتوں کے پستانوں میں دودھ خشک ہو جائے۔ دودھ کم ہو جائے یا پیدا ہی نہ ہو تو یہ ایک اکسیر دوا ہے۔ اکثر مستورات میں بائی' گنٹھیا (النقرس۔ گاؤٹ) یورک ایسڈ' یوریا اور پتھریاں بننے (Lithiasis) کا رجحان ہو۔ تیز خراشدار لیکوریا ہے۔ بچے کے دودھ چھڑانے کے بعد اس دوا سے دودھ بننے کو روکا جاتا ہے جب پستان بہت سوج جائیں۔

ڈلکامارا 200 : ٹھنڈی مرطوب ہوا لگنے سے دودھ کی تراوش رک جائے۔ دودھ سوکھتا جائے یا دودھ مقدار میں کم ہو جائے۔ سردی سے پستان ذکی الحس ہوں۔ نازک اور دکھتے ہوں۔

زنکم 200 : مریضہ کے جسم میں قابلی کمزوری' دبلا پن' لاغری' تھکن اور دماغ و ریڑھ کی علامات بکثرت موجود ہوتی ہیں۔ لہٰذا اس کے پستانوں کا ابھار نمایاں نہیں ہوتا۔ پستان چھوٹے چھوٹے اور ان میں دودھ پیدا ہی نہیں ہوتا۔ اگر کچھ پیداوار ہو تو بہت کم اور جلد خشک ہو جاتا ہے۔ مریضہ کا جسم' حافظہ اور ذہن کمزور ہو جاتے ہیں' غرض کمزوری نے اس کا مکمل محاصرہ کر رکھا ہوتا ہے۔

کلکیریا کارب 200 : مریضہ بہت موٹی' لحیم شحیم اور اس کے پستان بہت موٹے اور غبارے کی طرح پھولے ہوتے ہیں۔ پستانوں میں دودھ یا تو اس قدر زیادہ بنتا ہے کہ بے ساختہ ٹپکتا رہتا ہے یا دودھ نہیں بنتا اور پستان خالی ہوتے ہیں یا دودھ بہت کم بنتا ہے یا خشک ہو جاتا ہے۔ مریضہ دموی اور سرد مزاج ہوتی ہے اور عموماً لیکوریا کی شکار ہوتی ہے۔

اسافوٹیڈا 30 : مریضہ دبلی پتلی' کمزور بدن والی جو اکثر حیض نفاس میں سیلان خون اور اسقاط حمل سے دوچار رہتی ہے۔ اس کے پستانوں میں دودھ پیدا نہیں ہوتا یا دیر سے پیدا ہوتا اور جلد خشک ہوتا جاتا ہے۔ بعض عورتوں کو بچہ پیدا ہونے کے دس دن بعد تک دودھ نہیں اترتا۔ اس دوا کی ایک عجیب علامت یہ ہے کہ موٹی تازی خواتین جو دردوں کو برداشت نہ کر سکیں اور غش کھا جائیں۔ وہ اگرچہ حاملہ نہ ہوں تو بھی ان کے پستانوں میں دودھ اتر آتا ہے۔ ان کے لئے یہ بڑی پریشان کن حالت ہوتی ہے۔ (نیز پلساٹیلا۔ ٹور کولینم۔ سائیکلیمن ۔ مرک)

اسٹیکو 30 : دودھ کم ہو یا خشک ہو جائے۔ کبھی دودھ زیادہ پیدا ہو کر خود بخود ٹپکتا رہتا ہے۔ یہ دونوں حالتوں میں مفید ہے۔

اگنس کاسٹس 30 : جب مریضہ کی صحت کثرت جلق و جماع کے باعث تباہ ہو چکی ہو' اب زرد رو' بیمار چہرہ' غمگین و پشیمان ہو۔ جنسی کمزوری' اعضاء ڈھیلے اور تمام اعضاء کمزور اور لاغر ہو گئے ہوں تو یہ دوا مردہ اعضاء میں نئی روح پھونک دیتی ہے اور پستانوں کو ہرا بھرا کر کے دودھ پیدا کر دیتی ہے۔

کیس : ڈاکٹر کینٹ لکھتے ہیں : ایک نوجوان دوشیزہ کو انگشت زنی (جلق) کی بکثرت بری علادت رہی۔ شادی ہونے پر اس کو قطعاً" جنسی خواہش (شہوت) پیدا نہ ہوتی تھی۔ اس کو اگنس دوا دی گئی' اس میں شہوت لوٹ آئی۔ پھر اس کے بچہ پیدا ہوا۔ مگر دودھ نہ اترا۔ یہی دوا تین ہفتے دی گئی' جس سے دودھ اتر آیا۔ پستان لد گئے اور وہ ایک صحت مند خوبصورت عورت بن گئی۔

اگنیشیا امارہ 200 : مریضہ غم والم کی ماری ہوئی' جس سے جسم سوکھ کر کانٹا ہو جائے۔ کمزوری اور بے خوابی پیدا ہو کر پستان سوکھ جائیں۔ دودھ پیدا ہونا بند ہو جائے یا سوکھتا جائے۔

ایکو نایٹ 3x : سرد ہوا کے جھونکے لگنے سے یکایک بخار کی علامات ہو جائیں اور دودھ کی تراوش رک جائے۔

برائی اونیا 200 : زچہ عورتوں کے پستان متورم ہو جائیں اور دودھ نہ اترے یا دودھ دب جائے۔ جس سے بخار ہو جائے۔ پستانوں میں ورم اور درد ہو اور پستان پتھر کی طرح سخت اور بوجھل ہو جائیں۔

بیلاڈونا 30 : مریضہ دموی مزاج' موٹی تازی اور مضبوط بدن والی ہوتی ہے مگر بڑی عمر 28 سے 30 سال تک شادی نہ ہونے کے بعد جسم میں تناؤ' مزاج میں نزاکت' اور ذکی الحس پیدا ہو چکی ہو۔ پستان پتھر کی طرح سخت اور سرخ' دودھ خشک ہو جائے۔

پلساٹیلا 200 : مخصوص مزاج والی مستورات کے لئے بہترین دوا ہے۔ بظاہر مریضہ صحت مند دکھائی دیتی ہے مگر اس کے پستانوں میں دودھ کم بنتا ہے یا نہیں بنتا یا سردی لگنے سے خشک ہو جاتا ہے۔

رسٹاکس 30 : پستانوں پر زہریلا یا سوزش ہو کر دودھ کم ہو جاتا ہے۔

چائنا 200 : جب رطوبات زندگی کے ضیاع سے کمزوری واقع ہو جائے۔ کثرت حیض 'لیکوریا' کثرت جماع 'کثرت پیشاب' اسہال 'نکسیر' بواسیر وغیرہ کے سبب کمزوری ہو کر دودھ خشک ہو تا جائے تو یہ اکسیر دوا ہوتی ہے۔

سیکیل کار 200 : دبلی پتلی 'سوء المزاج مستورات میں دودھ کم پیدا ہو یا خشک ہو تا جائے۔

کاسٹیکم 200 : مستورات جو پرانی بیماریوں میں مبتلا ہوں اور مختلف اعضاء میں فالجی کیفیت 'سستی' کاہلی 'عضلات کا ڈھیلا پن' لرزہ 'کپکپی' پھڑکن 'جھٹکے' بے حد تھکن وغیرہ علامات ہوں۔ اکساہٹ 'تحریک' جوش و خروش یا جذباتی عوارض یا ساس بہو کے جھگڑے یا بحث و مباحثہ میں الجھے رہنے کے باعث دودھ خشک ہو تا جائے اور دودھ بننا بند ہو جائے۔

کافیا 200 : مریضہ شدید اعصابی اکساہٹ اور بے خوابی کا شکار ہوتی ہے جس سے دودھ کی تراوش رک جاتی ہے اور دودھ کم ہو جاتا یا سوکھ جاتا ہے۔

خارجی علاج :

☆ خارجی طور پر پستانوں پر ارنڈ کے درخت کے پتے (کیسٹرائل پودے کے پتے) لے کر اس کا تیز جوشاندہ (Decoction) بنا کر گرم گرم روئی کے پھاہے یا نرم کپڑے سے لگانا مفید ہوتا ہے۔ جب تک دودھ نہ بڑھ جائے اسے لگانا چاہئے۔

☆ مریضہ کو متوازن اور مقوی غذائیں کھانے کے لئے دی جائیں۔

☆ کوکو (Cocoa) پستانوں میں دودھ کا معیار اور بڑھانے کے لئے استعمال کرنا مفید ہوتا ہے جو زمانہ رضاعت میں باقاعدگی سے استعمال کرنا چاہئے۔

☆ اگر عورت کمزور ہو اور دودھ کم ہو تو بچے کو صرف دن کے وقت پستان سے پلائے اور رات کو بوتل کا دودھ دیا جائے۔ تاکہ بچے کے لئے دودھ مہیا ہو سکے اور عورت کو وقفہ مل جائے۔

4۔ دودھ زیادہ پیدا ہونا کثرت اللبن (GALACTORRHOEA)

اس مرض میں کسی غیر حاملہ عورت میں یا بچہ جننے کے بعد زمانہ رضاعت میں یا کبھی کبھار کسی

مرد میں بے ساختہ' خود بخود' مسلسل پستانوں میں دودھ وافر مقدار میں پیدا ہونے لگتا ہے اور کبھی اتنا زیادہ پیدا ہوتا ہے کہ خود بخود ٹپکتا رہتا ہے۔ جسم میں خون کی زیادتی' حیض میں رکاوٹ' مرغن اور مقوی غذاؤں کا زیادہ کھانا' یا بسیار خوری اور موٹاپا وغیرہ اس مرض کے اسباب بتائے جاتے ہیں۔ مگر دراصل یہ مرض غدہ نخامیہ (Pituitary Gland) میں سے ایک ہارمون پرو لیکٹین (Prolactin) کے زیادہ پیدا ہونے کے سبب لاحق ہوتا ہے۔ یہ ہارمونی غدہ نخامیہ میں رسولی (Tumor) پیدا ہونے سے زیادہ پیدا ہونے لگتا ہے یا دروں افرازی غدد (انڈو کرائن گلینڈز) کی بیماریوں کے سبب مثلاً" غدہ درقیہ کے بڑھ جانے (Hyperthyroidism) کے سبب یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ بعض نفسیاتی امراض کی ادویہ (Antipsychotic Drugs) مثلاً" کلور پرومیزین (Chlorpromazine) اور بعض دماغی امراض جیسے دماغ کی غلافی جھلیوں میں ورم (Meningitis) سے بھی پرو لیکٹین ہارمون کی پیداوار میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں یہ مرض واقع ہو جاتا ہے۔ بہرحال کوئی 50 فیصد مریضاؤں میں اس مرض کی وجہ نامعلوم ہے۔

اس مرض میں دودھ سے لدے ہوئے پستانوں میں بوجھ اور درد محسوس ہوتا ہے۔ کبھی پستانوں کی قوت ماسکہ کمزور ہو کر بلا ارادہ دودھ ٹپکتا رہتا ہے۔ جس سے عورت کو کمزوری واقع ہو جاتی ہے اور کپڑے دودھ سے تر ہو کر بیزاری کا باعث ہوتے ہیں۔ طویل عرصہ تک بچوں کو بکثرت دودھ پلاتے رہنے (Nursing) سے کمزوری لاحق ہو کر مریضہ تپ دق (Galactophthisis) کا شکار بھی ہو سکتی ہے۔

پرو لیکٹین ہارمون اگر بہت زیادہ مقدار میں تراوش پانے لگے تو خصیۃ الرحم (Ovary) پر اس کے بد اثرات واقع ہو جاتے ہیں۔ جس سے حیض رک جاتے ہیں اور عورت کو حمل قرار نہیں پاتا۔ اگر اس کا اصل سبب غدہ نخامیہ میں رسولی کا پیدا ہونا ہو تو اس کے ساتھ مریضہ میں سردرد اور آنکھوں کی بینائی کی خرابیاں بھی شامل ہوتی ہیں۔

علاج :

☆ **پستانوں میں دودھ بکثرت پیدا ہو' دودھ زیادہ بنے :** (1) برائی اونیا۔ بیلاڈونا۔ پلساٹیلا۔ کلکیریا۔ (2) ایکونائٹ۔ بورکس۔ رسٹاکس۔ (3) آئیوڈیم۔ اسافوئٹیڈا۔ انتھرم چائنا۔ سٹرامونیم۔ فاسفورس۔ کونیم۔ نکس وامیکا۔

☆ **پستان دودھ سے اس قدر لد جائیں کہ دودھ از خود ٹپکتا رہے (Flowing/Galactia) :** (1) کلکیریا کارب۔ (2) آئیوڈیم۔ برائی اونیا۔ بورکس۔

پلاڈونا۔ پلساٹیلا۔ رسٹاکس۔ سلیشیا۔ فاسفورس۔ کلی آئیڈ۔ کونیم۔ لائیکو۔ لیکے سس۔ (3) اسٹیکٹو۔ ایسٹم ٹارٹ۔ ایکونیٹ۔ سائی کیگریا۔ سٹائم۔ کریازوٹ۔ کیموملا۔ لیک کینم۔ نکس وامیکا۔

☆ پستانوں میں دودھ اتر آئے' حیض سے قبل : (2) ٹوبر کولینم۔ سائیکلیمن ۔

☆ حیض دب جانے (Suppressed) رک جانے کے بعد پستانوں میں دودھ اتر آئے : (2) ٹوبر کولینم۔ مرک۔ (3) پلساٹیلا۔ رسٹاکس۔ سائیکلیمن ۔ فاسفورس۔ لائیکو۔

☆ حیض کے دوران پستان دودھ سے بھر جائیں' دودھ پیدا ہو جائے : (2) پلساٹیلا۔ ٹوبر کولینم۔ (3) مرک۔

☆ بچے کا دودھ چھڑانے (Weaning) کے بعد دودھ اتر آئے : پلساٹیلا۔ کونیم۔

☆ کنواری لڑکیوں یا غیر حاملہ شادی شدہ عورتوں کے پستانوں میں دودھ پیدا ہو جائے' دودھ اتر آئے : (1) پلساٹیلا۔ (2) ارٹیکا یورینس۔ اسافوٹیڈا۔ ٹوبر کولینم۔ سائیکلیمن ۔ مرک۔ (3) آرسنکم۔ بورکس۔ بیلاڈونا۔ تھلاپسی۔ رسٹاکس۔ سٹرامونیم۔ فاسفورس۔ لائیکو۔

☆ نوجوان لڑکیوں کو جنسی بلوغت (Puberty) پر پستانوں میں دودھ اتر آئے : (2) پلساٹیلا۔

☆ لڑکے قبل از وقت (Precocity) جوان ہو جائیں یا نوجوان لڑکیوں کی مانند پستان ابھر آئیں اور ان میں دودھ پیدا ہو جائے (Gynecomastia) : (2) مرکیورس۔

تفصیلات ادویہ :

برائی اونیا 200 : پستان میں دردناک پھلاوٹ اور پستانوں میں بوجھ وغیرہ محسوس ہو۔

بیلاڈونا 200 : مریضہ دموی مزاج۔ دودھ بکثرت پیدا ہو اور خود بخود ٹپکتا رہے جس سے مریضہ کے کپڑے تر ہو کر بیزاری پیدا ہو۔ پستان سرخ' دردناک اور پھولے ہوئے ہوتے ہیں۔

پلساٹیلا 200 : دودھ بکثرت پیدا ہو۔ جزوی یا کلی طور پر دب گیا ہو مگر بخار کی علامات موجود نہ ہوں۔ کنواری لڑکیوں یا غیر حاملہ عورتوں کے پستانوں میں دودھ اتر آئے یا حیض کے دوران پستان دودھ سے بھر جائیں۔ دودھ اس قدر زیادہ کہ از خود ٹپکتا رہے۔ (کلکیریا۔ لائیکو) حیض سے قبل دودھ پستان سے بھر جائیں (ٹوبر کولینم) دودھ چھڑانے کے بعد پھر اتر آئے۔

کلکیریا کارب 200 : پستانوں میں دودھ بہت زیادہ بنے اور بے ساختہ ٹپکتا رہے جس سے مریضہ اور لاغر ہوتی جائے۔

ایکونائیٹ 3x : پستانوں میں دودھ بکثرت پیدا ہو اور بخار جیسی علامات خصوصاً سردی لگنے کے بعد نمودار ہوں۔

بورکس 30 : دودھ بکثرت پیدا ہو اور ٹپکتا رہے۔ دودھ بہت گاڑھا اور بد ذائقہ ہوتا ہے۔ ماں بچے کو پلانا پسند نہیں کرتی۔ نہ ہی بچہ پستان کو چوستا ہے۔ چنانچہ ماں کو حمل کے ابتدائی زمانے میں یہ دوا دینی چاہئے۔ جب بچہ ایک پستان کو منہ میں لے کر چوستا ہے تو دوسرے پستان میں درد شروع ہو جایا کرتا ہے۔

امدادی تدابیر : ٹھنڈا سرکہ اور پانی یکساں مقدار میں ملا کر اسفنج کے ساتھ صبح و شام پستان پر لگانا چاہئے اور جلدی سے نرم تولئے کے ساتھ احتیاط سے پانی خشک کر دینا چاہئے۔ (محلول تیز ایسٹک ایسڈ 1 حصہ کو 12 حصے ٹھنڈے پانی میں ملا کر بناتے ہیں)

5- دودھ کا خراب ہونا۔ فساد اللبن

(DECOMPOSITION OF MILK)

اس مرض میں دودھ کی طبعی (نارمل) خصوصیات میں فرق آ جاتا ہے۔ یعنی دودھ کے اجزاء اپنے نارمل تناسب سے کم و بیش ہو جاتے ہیں یا اس کے معیار اور مقدار (Quality & Quantity) میں خرابی اور کمی بیشی واقع ہو جاتی ہے یا دودھ کے رنگ 'بو' ذائقہ اور قوام (گاڑھا یا پتلا) میں نقص آ جاتا ہے۔

دودھ کے اجزائے ترکیبی یا بناوٹ (Composition) میں خرابی واقع ہونے کے یہ اسباب ہیں۔

بعض شدید مزمن امراض مثلاً بخار' زکام' آتشک' خنازیر' دق' فالج' استسقاء وغیرہ سے' بعض خاص قسم کی بو دار غذاؤں کے بکثرت استعمال سے مثلاً لہسن' پیاز' ہینگ' کباب' چٹنی' روغن تارپین' بعض قبض کرنے والی دوائیں مثلاً افیون' فولاد وغیرہ۔ بعض جلاب آور (اسہال لگانے والی) ادویہ مثلاً سناکی' سقمونیا' ریوند چینی' روغن بید وغیرہ کے استعمال سے بھی دودھ کی ترکیب و بناوٹ میں خرابیاں پیدا ہو جایا کرتی ہیں۔

کم عمری کا یا بڑھاپے کے زمانے میں خواتین کا دودھ غذائیت سے عموماً محروم ہوتا ہے۔ زمانہ

حیض و حمل بھی دودھ کو خراب کر دیتا ہے۔ جذباتی خرابیاں غم، غصہ، خوف، کشمکش وغیرہ اور شدید محنت و مشقت، ماں کے دودھ کی مقدار اور معیار کو ناقص بنا دیتے ہیں اور بچہ پوری غذائیت حاصل کرنے سے قاصر رہتا اور بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے۔

ماں کے جسم میں اگر گرمی و خشکی کا غلبہ ہو تو گرمی و خشکی کی علامات رونما ہونے کے علاوہ پستان چھوٹے ہو جاتے ہیں اور ان میں دودھ قدرے پتلا اور زردی مائل پیدا ہوتا ہے، اگر مزاج میں سردی اور تری ہو تو پستان بڑے بڑے، موٹے ہو جاتے ہیں اور ان میں دودھ بہت زیادہ پتلا اور سفیدی مائل یا نیلگوں ہوتا ہے اور ایسے ناقص دودھ کے اثرات بچے پر بکثرت تے، گیس، پیٹ میں ہوا، درد وغیرہ یا قبض اور اسہال وغیرہ کی شکل میں نمودار ہوتے ہیں۔ دودھ بدمزہ ہوتا ہے۔ لہٰذا بچہ اکثر دودھ نہیں چوستا۔ کبھی کوئی مرض یا تکلیف منتقل ہو کر دودھ میں آجاتی ہے یا مرض ماؤفہ عضو سے ہٹ کر پستانوں میں آ جاتا ہے۔ مثلاً کن پھیڑوں (Mumps) کا مرض اکثر پستانوں میں (Metastasis to Mammae) میں آجاتا ہے (اور مردوں کے خصیوں میں)

پستان کو دبانے سے غیر شفاف، ہلکے سفید رنگ کا، اچھے سائز کے چربی کے خوردبینی ذرات پر مشتمل دودھ بہنے لگتا ہے۔ جن میں تعمیر جسم کی غذا کیسین (Casein) اور شکر (Sugar) کی کافی مقدار ہوتی ہے۔ اگر شیشے کے ٹکڑے پر اچھے، صحیح دودھ کا قطرہ ڈالا جائے اور یہ شیشہ پر باآسانی پھیل نہ جائے تو یہ دودھ خراب نہیں ہے۔ اگر دودھ معیاری نہیں اور چربیلے ذرات سے محروم ہے تو یہ خراب ہے اور اس کا قطرہ شیشہ پر دور تک بہہ جاتا ہے اور بچہ اس کو نہیں پیتا۔ زیادہ اور اچھے دودھ کو بچہ پستان سے جوش و خروش اور شادمانی سے چوستا، ہونٹ چاٹتا اور کلکاریاں مارتا ہے اور دن بھر میں تین چار بار پینا چاہتا ہے مگر جب دودھ کم یا خراب ہو تو بچہ منہ بناتا، پستان کاٹتا، بیزاری کا اظہار کرتا اور چیختا چلاتا ہے۔

علاج :

☆ **ماں کا دودھ خراب اور بدمزہ (Bad Tasting) ہو :** (1) کلکیریا۔ کلکیریا فاس۔ کیموملا۔ (2) بورکس۔ مرک۔ (3) اوپیم۔ ایسڈ فلور۔ ایلسنک ایسڈ۔ ہیوفو۔ پلساٹیلا۔ سائنک۔ سائٹم۔ کاربوانیم۔ کروٹن ٹگلیم۔ لیکے سس۔ نکس وامیکا۔

☆ **ماں کا دودھ خراب (Bad) جسے بچہ پینے سے انکار کر دے :** (1) کلکیریا فاس۔ (2) بورکس۔ کلکیریا۔ مرک۔ (3) سائنک۔ سٹانم۔ سلیشیا۔ لیکے سس۔ میگنیشیا کارب۔

☆ **دودھ پتلا (Thin) :** (2) ٹورکولینم۔ سلیشیا۔ کلکیریا فاس۔ کونیم۔ لیکے سس۔ (3)

کاربوویج۔ کیموملا۔ لائیکو۔ مرک۔ نکس وامیکا۔

☆ دودھ پتلا' پانی جیسا (Thin & Watery) : (2) آئیوڈیم۔ پلساٹیلا۔ بلیمم۔ نور کو لیٹس۔ کلکیریا۔ کونیم۔

☆ دودھ پتلا اور پانی کا سا' جو بچے کو دودھ چھڑانے کے بہت عرصہ بعد ایسا ہو جائے : (2) کونیم۔

☆ دودھ پتلا اور نیلے رنگ کا : (2) کلکیریا۔ لیکے سس۔ (3) ایسٹک ایسڈ۔

☆ دودھ پتلا اور نمکین ذائقہ والا : کاربوویج۔

☆ دودھ زرد رنگ کا (Yellow) : ریوم۔ فائیٹولکا۔

☆ دودھ زرد اور کڑوے ذائقہ والا : ریوم۔

☆ کوئی بیماری یا تکلیف منتقل ہو کر دودھ میں آجائے : اگریکس۔

☆ گلسوئے (Mumps) کا مرض کرل غدود (Parotid Gland) سے ہٹ کر پستانوں میں چلا جائے : (1) پلساٹیلا۔

تفصیلات ادویہ :

ایکونائٹ 3x : کسی بھی مرض کے شروع میں یہ دوا دی جاتی ہے۔ یا جب بخار وغیرہ کی حاد (شدید) علامات لاحق ہوں۔

کلکیریا کارب 200 : یہ نازک مزاج خواتین کے لئے عمدہ دوا ہے۔ دودھ خراب' پتلا' پانی کا سا' بدمزہ' نیلے رنگ تک' بچہ پینے سے انکار کردے۔ (کلکیریا فاس)

پلساٹیلا 200 : مریضہ پلساٹیلا کے مخصوص مزاج والی' کافرو جو شراب کی عادی ہو۔ دودھ پتلا پانی جیسا' خراب اور بدذائقہ۔ گلسوؤں کا زہر پستانوں میں منتقل ہو گیا ہو۔

کلکیریا فاس 200 : دودھ پتلا اور خراب' بچہ کو پسند نہ آئے اور پستان چوسنے سے انکار کرے۔

کاربوویج ملس 200 : دودھ پتلا اور خراب' نمکین ذائقہ والا۔

نکس وامیکا 200 : دودھ خراب جو کافرو عورت کو شراب نوشی کی عادت کے سبب ہو۔ دودھ پتلا اور ناقص الغذا ہو جائے۔ طبیعت بگڑ جائے۔ چڑچڑی' ذکی الحس' بچوں کو کوسے اور مارے پیٹے' فحش کلامی کرے' شہوت پرستی اور رنگ رلیوں سے جو حاملہ ہو چکی ہو۔

دودھ اور پستانوں کی مزید ریپرٹری

(REPERTORY OF MAMMAE)

☆ پستانوں پر دانے یا پھوڑے پھنسیاں (Eruption) : (2) کاسٹیکم۔ (3) آسٹریاز۔ ٹوبیکم۔ سٹافی سیگریا۔ کریٹی اولا۔ گریفائٹس۔ لائیکو۔ لیڈم۔ ویلریانہ۔ ہیپر۔ ☆ آبلے (Vesicles) : انتھوزا۔ ☆ آٹے کے سے ذرات کی مانند ننھے ننھے دانے (Mealy) : پٹرولیم۔ ☆ باجرے کی مانند دانے (Mialiary) : انٹم ٹارٹ۔ سٹافی سیگریا۔ لیڈم۔ ☆ بھوسی' سکری پستانوں پر : آسٹریاز۔ ☆ اکوتہ (اگزیما) : اناکارڈیم۔ ☆ پیپ دار پھنسیاں : ہیپر۔ یوادنی سس۔ ☆ سرخ ڈنگ لگنے والے درد والی پھنسیاں (Pimples) : ہیپر۔ ☆ نملہ کے دانے (Herpes) : (2) کاسٹیکم۔ لیکے سس۔ (3) آرسنکم۔ پٹرولیم۔ ڈلکارا۔ سٹافی سیگریا۔ سورینم۔ گریفائٹس۔ ☆ پھوڑے (Boils) : چائنا۔ فاسفورس۔ کلکیریا کارب۔ ☆ دردناک پھنسیاں : لائیکو۔ ☆ سرخ دانے : سٹافی سیگریا ☆ پھنسیاں جن کے چھلکے اتریں : (2) کریازوٹ۔ (3) پٹرولیم۔ کلی کارب۔ ☆ پستانوں کو سہلانے یا ملنے سے چھل جائیں : کونیم۔

☆ اپھارہ (Distension) پستانوں میں : آسٹریاز۔ زنکم۔ ☆ اپھارے کا احساس' پستانوں میں : (2) آرسنکم۔ اولینڈر۔ ایلومینا۔ برومیم۔ تھوجا۔ چائنا۔ زنکم۔ سٹانم۔ سلیشیا۔ کوکا۔ کیپسیکم۔ کیڈمیم۔ ☆ اینٹھن (Cramps) پستانوں میں جو رفتہ رفتہ بڑھے اور گھٹے : چائنا۔

☆ بد رنگی (Discoloration) : ☆ پستان نیلگوں سرخ ہو جائیں : (2) لیکے سس۔ ☆ سیاہی مائل نیلگوں ہوں : پلمبم۔ ☆ چوٹ آکر یا زخموں سے نیلے ہو جائیں : (1) لیکے سس۔ (3) فاسفورس۔ ☆ سرخ رنگ کے ہو جائیں : امونیا کارب۔ سباڈیلا۔ کاکولس۔ لیڈم۔ ☆ زرد رنگ کے : تھوجا۔ جلیڈونیم۔ ☆ پستانوں پر زرد رنگ کے داغ ہوں : (2) آرسنکم۔ سیپیا۔ فاسفورس۔ (3) ٹوبیکم۔ سلفر۔ کاربو وج۔ کلی کارب۔ کلورم۔ لائیکو۔ منسی نیلا۔ ☆ پستانوں پر بھورے داغ دھبے پیدا ہو جائیں : (2) سیپیا۔ (3) فاسفورس۔ کاربو وج۔ کیڈمیم۔ لائیکو۔ ☆ پستانوں پر دھاریاں (Streaks) بن جائیں : بیلاڈونا۔ رسٹاکس۔ سلفر۔ فاسفورس۔

☆ پستانوں میں بھراؤ (Fullness) : (2) برائی اونیا۔ ڈلکارا۔ سیپیا۔ فائیٹولیکا۔ کلی

کارب۔ کلکیریا فاس۔ لیک کینم۔ (3) بلاڈونا۔ زنکم۔ سائیکلیمن ۔ بیکیل کار۔ کلکیریا۔ کلیمیٹس۔ بیکٹوکل مرک۔ نکس وامیکا۔ ☆ حیض کے دوران پستان بھر جائیں : (2) کونیم۔ ☆ پستانوں میں بھراؤ کا احساس ہو : (2) سیپیا۔ (3) کاربوانیمی۔ ☆ پستان خالی ہونے کا احساس' بچہ کے دودھ پینے کے بعد : (2) بورکس۔ ☆ پستانوں میں کمزوری ہو : پلساٹیلا۔ ☆ پسینہ آئے 'پستانوں پر : آرنیکا۔ ارجنٹم میٹ۔ بووسٹا۔ رسٹاکس۔ سیپیا۔ سیلینیم۔ کالی نائٹ۔ کلکیریا۔ لائیکو۔ ہیپر۔ ☆ پسینہ پستانوں پر صبح کے وقت آئے : بووسٹا۔ کالی نائٹ۔ کاکولس۔ گریفائیٹس۔ ☆ رات کے وقت پسینہ آئے : اگریکس۔ برٹا کارب۔ سٹانم۔ سلفر۔ سلیشیا۔ کالی کارب۔ کلکیریا۔ لائیکو۔ ☆ دونوں پستانوں کے درمیان پسینہ آئے : (2) نکس ماسکاٹا۔

☆ ٹھنڈک : ☆ پستان ٹھنڈے : (2) ڈیجی ٹیلس۔ کاکولس۔ میڈورینم۔ (3) رسٹاکس۔ سی سی ٹیوگا۔ ☆ پستان کے مقام (ریجن) میں ٹھنڈک : چائنم سلف۔ ☆ پستان ٹھنڈی ہوا سے ذکی الحس' ٹھنڈی ہوا برداشت نہ ہو (Sensative) : کیمکس۔

☆ پستانوں میں پھڑکن (Twitching) ہو : سلفر۔ ☆ پستانوں میں دھڑکن یا ٹپکن (Throbbing/Pulsation) ہو : بورکس۔

☆ پستانوں میں کپکپی (Shivering) : (2) کاکولس۔ گوائیکم۔ (3) پٹرولیم۔ نکس وامیکا۔ ☆ پستانوں میں جھٹکے لگیں (Jerk) : کروکس۔

☆ پستان میں رینگن ' چیونٹیاں رینگنے کا احساس ہو (Formication) : زنکم کولس سکلر۔ کلکیریا۔ کونیم۔ میتھکنم۔

☆ پستانوں میں جھنجھناہٹ' سرسراہٹ (Tingling) : سبائنا۔ ☆ پستان سن ہوں : گریفائیٹس۔

☆ پستانوں میں گڑگڑاہٹ (Gurgling) : کروٹن ٹگلم ۔

☆ پستانوں میں سکڑن کا احساس : سٹرامونیم۔ سنگونیریا۔ لیلیم ٹائگر۔ وریٹرم۔ ☆ دائیں پستان کے نیچے سکڑن : امونیا کارب۔ ایلومنا۔ ☆ دائیں پستان سے جب بچہ دودھ پئے تو بائیں پستان میں سکڑن کا احساس ہو : (2) بورکس۔

☆ ملسوؤں (Mumps) کا زہر منتقل ہو کر پستانوں میں (یا مرد کے خصیوں میں) آجائے : (1) پلساٹیلا۔

☆ بچے کو دودھ چھڑانے (Weaning) کے بعد بداثرات واقع ہو جائیں، تکلیفات پیدا ہو جائیں : (1) بیلاڈونا۔ (2) برائی اونیا۔ سائیکلیمن ۔(3) ارٹیکا یورینس۔ پلساٹیلا۔ فرینگیریا۔ کاربوانی۔ لیک ڈیفلوریٹم۔ لیک کینم۔ ونکامائنر۔

☆ کوئی بیماری یا تکلیف ہٹ کر دودھ میں منتقل ہو جائے : اگریکس۔

☆ دودھ پلانے کے زمانے (Lactation) میں عورتوں کو کھانسی ہوا کرے یا خون آمیز بلغم آئے : (2) فیرم مٹ۔

☆ بچے کو پستان سے دودھ پلاتے وقت (Nursing) تشنجی دورہ (Spasm) پڑ جائے : (2) پلساٹیلا۔ کیموملا۔ (3) آرنیکا۔

☆ دودھ دب جانے سے یا رک جانے (Suppressed) سے ماں کو تشنجی دورہ پڑے : (2) اگریکس۔

☆ پستان سے دودھ پلانے کے بعد ماں کے جسم میں لرزہ اور کپکپی (Trembling) پیدا ہو جائے : (2) اولینڈر۔

☆ ماں کے کسی شدید خوف یا ڈر میں مبتلا ہونے کے بعد دودھ پینے سے بچہ کو تشنجی دورہ پڑے : (1) اوپیم۔

☆ بچے کو دودھ پلاتے وقت ماں کی پشت اور کمر میں درد ہو : (1) سلیشیا۔ (3) پلساٹیلا۔ کروٹن ٹگلیم ۔ کیموملا۔

☆ دودھ پلاتے وقت ماں کے کندھوں میں درد ہو : کروٹن ٹگلیم ۔

☆ زمانہ رضاعت (Lactation) میں، بچہ کو چھاتی سے دودھ پلانے کے زمانے میں جسم پر دانے اور پھنسیاں نکل آئیں : (2) سیپیا۔

☆ بچے کو چھاتی سے دودھ پلانے والی مستورات کا منہ آجائے (منہ کی اندرونی جھلی متورم ہو کر منہ میں چھوٹے چھوٹے زخم بن جائیں جن میں جلن اور ڈنگ لگنے کا سا درد ہو۔ بکثرت رالیں بہیں) (Apthihae) : (2) ہیپشیا۔ ہائیڈراسٹس۔ (3) کلوفائلم۔ ہیلو نائس۔

☆ شیر خوار بچوں کا منہ آجائے : (1) ایتھیکس۔ بورکس۔ سلفیورک ایسڈ۔ مرک۔ (2) کالی کلور۔ میوریٹک ایسڈ۔ نکس ماسکاٹا۔ نکس وامیکا۔ (3) پلانٹیگو۔ سکہارم۔ سلفر۔

باب 19

نوزائیدہ اور ننھے بچوں کی بیماریاں

(DISEASES OF NEW-BORN INFANTS)

ننھے نومولود بچے کی جسمانی و ذہنی نشوونما اور صلاحیتیں :

بچے گلزار ہستی کے مہکتے پھول ہیں اور دنیا کی بڑی حد تک رونق انہی کے دم قدم سے ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس گھر میں بچے نہیں' اس میں برکت نہیں۔

علاوہ ازیں بچے قوم کا عزیز ترین سرمایہ ہیں جو مستقبل میں ملک و قوم کے معمار بنتے ہیں۔ جس طرح ایک نوخیز کلی ناموافق حالات سے بچائے بغیر شگفتہ اور لہلہاتا پھول نہیں بن سکتی اسی طرح بچوں کی صحت و ثبات کی دیکھ بھال اور نگہداشت کے بغیر قوم کے لئے صحت مند اور توانا افراد کی امید رکھنا بھی عبث ہے۔

بچپن کا زمانہ بچوں کے لئے انتہائی کمزوری اور قوت مدافعت کی کمی کا زمانہ ہوتا ہے۔ اس لئے اول تو ہر مرض بچوں کو بہت جلد اور شدت کے ساتھ لاحق ہوتا ہے۔ دوسرے صحت کی چھوٹی چھوٹی خرابیاں بھی ان کو بڑی تیزی سے نڈھال اور کمزور کر دیتی ہیں' اس لئے بچوں کی صحت کی حفاظت کا معاملہ بڑے اور نوجوان لوگوں سے کہیں زیادہ توجہ اور غور و خوض کا طلب گار ہوتا ہے۔

عمر کے لحاظ سے بچپن کے مختلف ادوار ہیں۔

1- پیدائش کے وقت سے 28 دن تک کے بچے کو "نومولود" یا نوزائیدہ بچہ (New-Born) کہتے ہیں۔

2- دو سال تک بچے کو "شیر خوار" دودھ پیتا بچہ' گود کا بچہ' بے بی یا ننھا منا (Infant/Baby) کہتے ہیں۔

پیدائش سے تین سال کی عمر تک لڑکوں کے بڑھنے کا گراف
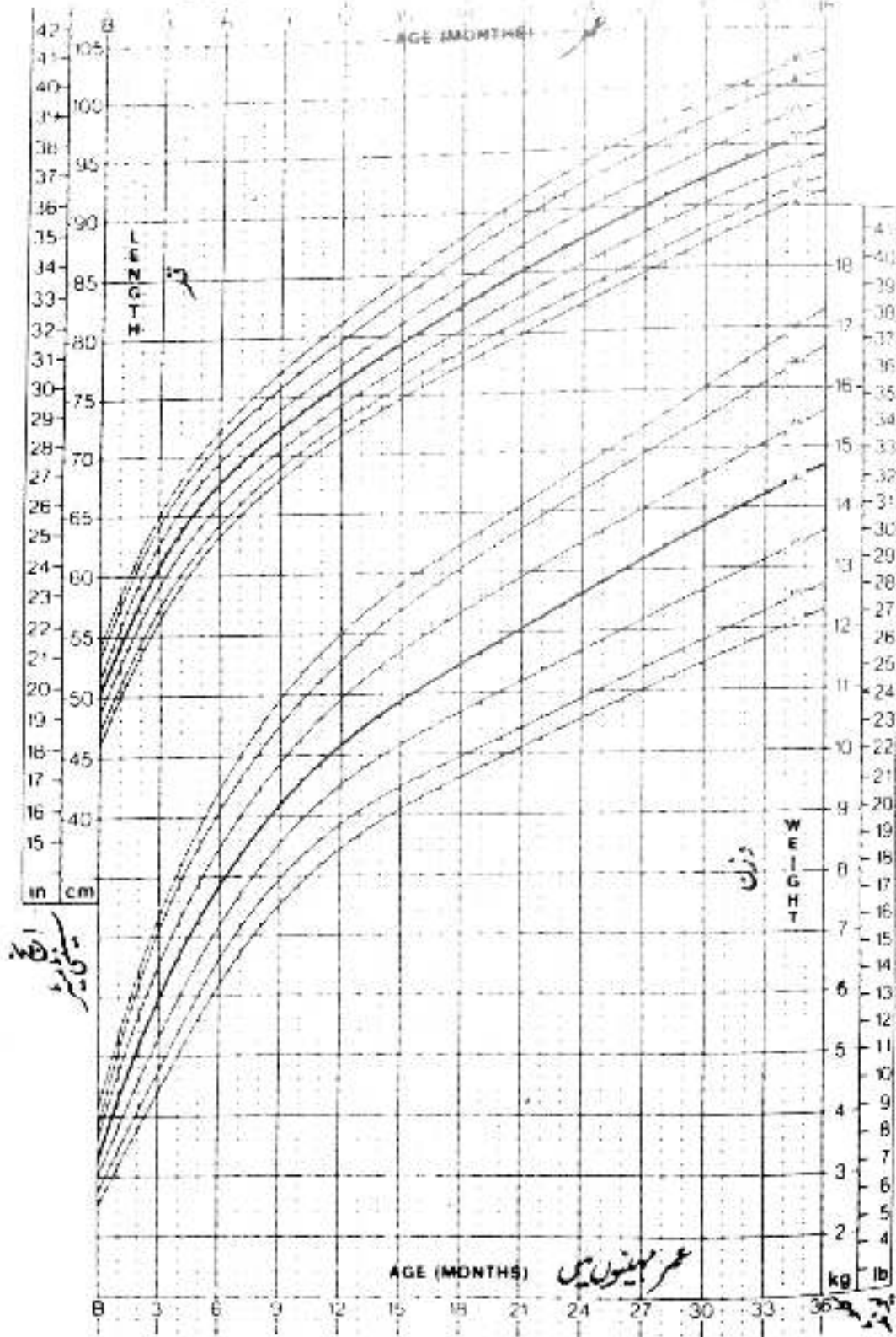
Boy's growth chart from birth to 36 months

پیدائش سے تین سال کی عمر تک لڑکیوں کے بڑھنے کا گراف

Girl's growth chart from birth to 36 months

جوانی تک لڑکوں اور لڑکیوں کے بڑھنے کا چارٹ
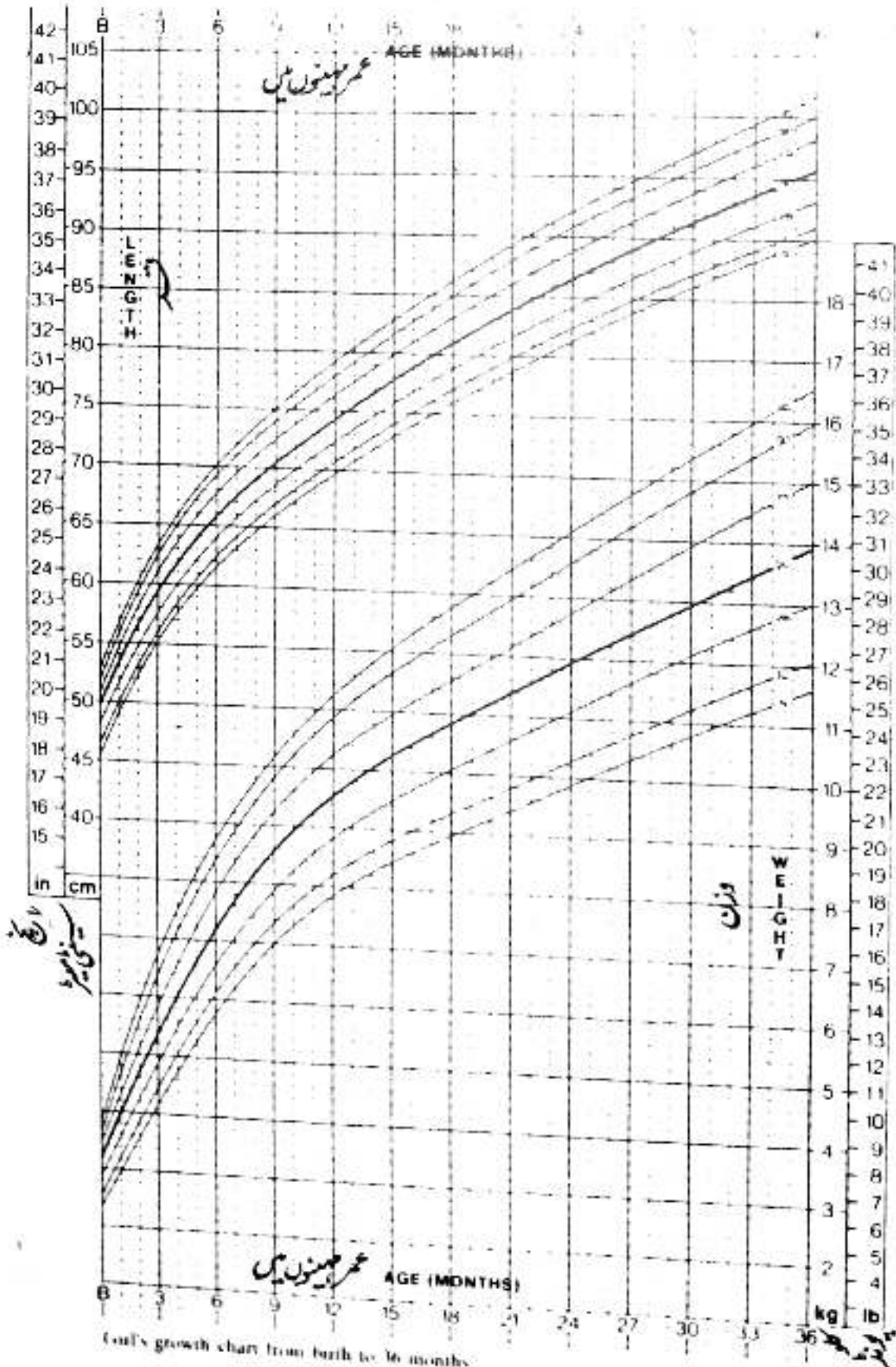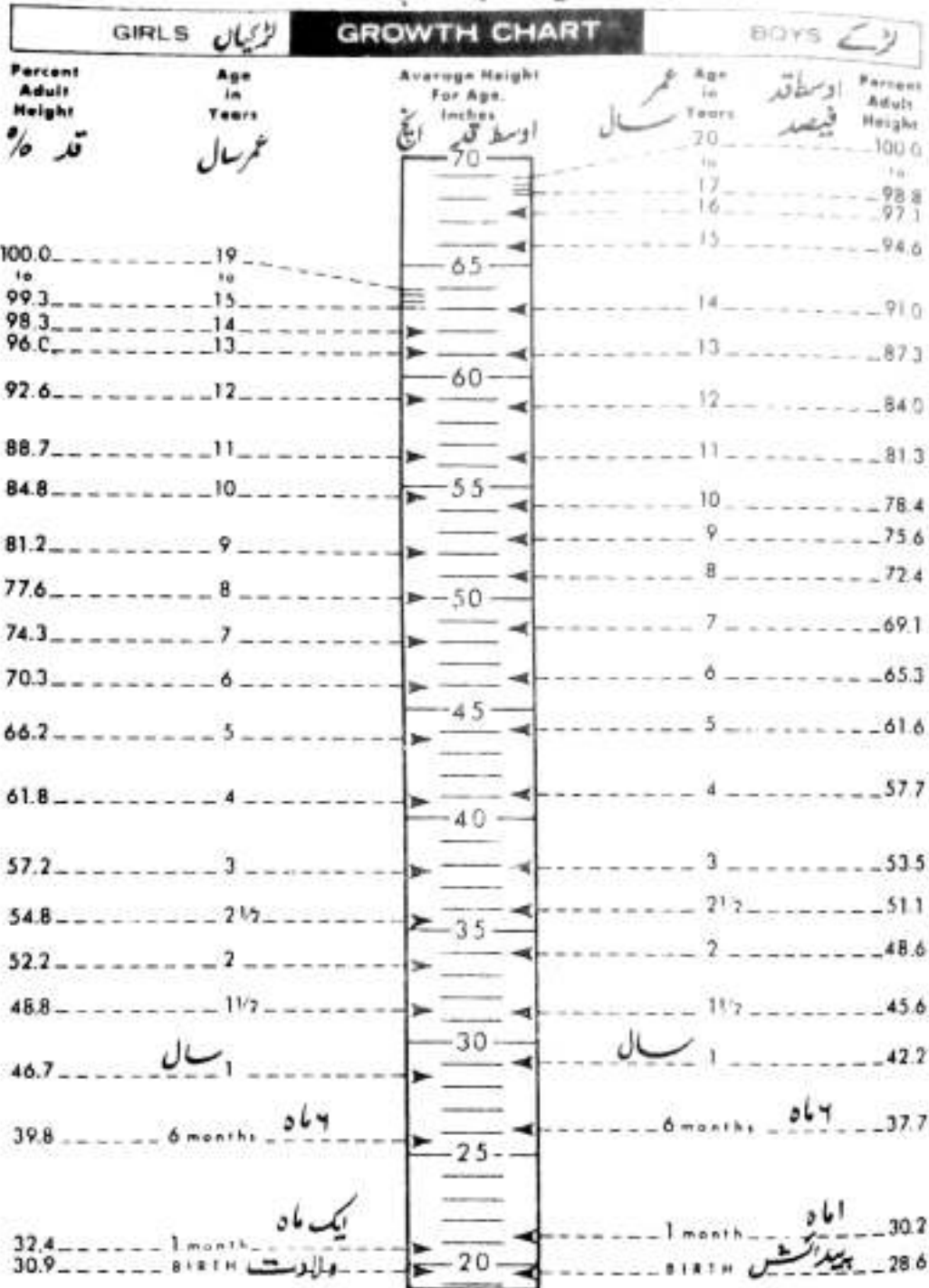
Growth—This Growth Chart shows (in the middle column) the average height at different ages, of girls from birth to nineteen years as shown on the left, and of boys from birth to twenty years as shown on the right. This chart can be used for predicting probable adult stature by taking the height of a child at a given age and figuring from the percentage indicated. A seven year old girl, for example, has already attained about 74.3 per cent of her growth in height. If she is an inch taller than the average (49 instead of 48), she may grow to be almost 66 inches tall. An eight-year-old boy has attained about 72.4 per cent of his adult height. If he is an inch shorter than the average for his age (50 inches instead of 51), he may grow to be 69 inches tall. All such predictions are speculative.

3- 12 سال تک کے لڑکے لڑکی کو فقط بچہ یا طفل (Child) کہا جاتا ہے۔

4- اگر کوئی بچہ زمانہ حمل کے نو ماہ سے پہلے ہی پیدا ہو جائے تو اسے "خام بچہ" یا قبل از میعاد بچہ (Premature) کہتے ہیں۔ ایسے بچے جسمانی لحاظ سے بہت ہی کمزور ہوتے ہیں اور ماحول کی گرمی اور سختی کا کماحقہ مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اس لئے جلد چل بستے ہیں۔ اگر وہ زندہ بھی رہیں تو معمولی سی بیماریوں میں جلد مبتلا ہو جاتے ہیں اگر بچہ نو ماہ کی پوری میعاد کا پیدا ہو مگر ولادت کے وقت اس کا وزن 5.5 پونڈ سے کم ہو تو بھی وہ خام بچے جیسا ہوتا ہے اور پوری توجہ اور احتیاط کا مستحق ہوتا ہے۔

وزن : پیدائش کے وقت بچے کا اوسط وزن سات پونڈ ہوتا ہے۔ ولادت کے پہلے ہفتے وزن میں تقریباً نصف پونڈ کی کمی واقع ہو جاتی ہے پھر دسویں بارہویں روز ولادت کے وقت کا وزن دوبارہ بحال ہو جاتا ہے۔ پانچویں ماہ وزن تقریباً دوگنا اور ایک سال کی عمر میں تقریباً تین گنا ہو جاتا ہے۔ دو سال کی عمر میں 28 پونڈ' 6 سال کی عمر میں 48 پونڈ اور 14 سال کی عمر میں وزن 100 پونڈ ہو جاتا ہے۔

بچپن نشوونما کا زمانہ ہوتا ہے جس میں وزن تسلی بخش حد تک بڑھتے رہنا چاہئے ورنہ سمجھ لینا چاہئے کہ بچے کی غذا میں نقص یا کمی ہے یا وہ کسی ذہنی مرض کا شکار ہے۔ چند ہی دنوں میں بچے کا وزن بہت بڑھ جانا یا کم ہو جانا گوشت کی کمی بیشی سے نہیں بلکہ پانی کی کمی بیشی کے سبب واقع ہوتا ہے اور پانی میں کمی بیشی کی دیگر علامات بھی ہمرکاب ہوں گی چنانچہ پانی کی کمی سے آنکھیں ڈوب جاتی یعنی اندر کو دھنس جاتی ہیں۔ چہرے کے نقوش تیکھے' نوکیلے اور بے رونق ہو جاتے ہیں۔ تمام جلد خشک روکھی سوکھی ہو جاتی ہے اور بچہ نیم بے ہوشی کے عالم میں پڑا رہتا ہے۔ اس کے برعکس پانی کی زیادتی عموماً گردوں کے مرض کی وجہ سے واقع ہوتی ہے۔ تمام جسم متورم ہو جاتا ہے۔ منہ' بازو اور ٹانگیں پھول یا سوج جاتی ہیں۔

غذا کی کمی یا کسی مزمن مرض کے اثرات سے وزن میں کمی رفتہ رفتہ بتدریج واقع ہوا کرتی ہے۔ ایسے بچے دبلے پتلے اور لاغر ہوتے ہیں۔ ان کے جسم پر جھریاں پڑ جاتی ہیں خصوصاً چوتڑوں اور رانوں پر جلد کے نیچے چربی زائل ہو جاتی ہے۔ عضلات ڈھیلے ڈھالے اور بچے کا مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے۔

اگر بچے کا وزن غیر معمولی طور پر بہت بڑھ جائے تو اس کی کئی وجوہات ہوتی ہیں۔ مثلاً موروثی اثرات' بسیار خوری' غذا میں شکر اور نشاستہ کی زیادتی' کبھی بعض ہارمونی غدود میں نقص۔

قد : بچے کا قد عمر کے ساتھ ساتھ یکساں شرح سے نہیں بڑھا کرتا۔ پیدائش کے وقت تندرست بچے کا اوسط قد 19 یا 20 انچ ہوتا ہے۔ ایک سال کی عمر میں 28 تا 29 انچ ہو جاتا ہے۔ پھر 5 سال کی عمر

تک ہر سال ساڑھے تین انچ کا اضافہ ہوتا ہے۔ بعد ازاں 15 سال کی عمر تک 2 انچ سالانہ کا اضافہ ہوتا جاتا ہے۔

بچے کا قد اتنا اہم نہیں جتنا اس کا وزن اہم ہوتا ہے مگر بعض اوقات بچے کا قد غیر معمولی طور پر چھوٹا رہنے لگتا ہے یا تیزی سے سرو کی طرح بڑھنے لگتا ہے اور یہ صورت حال عموماً ہارمونی غدودوں میں نقص کا شاخسانہ ہوتی ہے۔ وزن اور قد کا نقشہ دیکھیں۔

ذہنی نشوونما اور صلاحیتیں : ننھے بچوں کے چہرے بشرے سے ہی عموماً ان کی ذہنی نشوونما کا پتہ چل جاتا ہے۔ ننھے بچے کے سر کی ساخت میں نمایاں بدشکلی اس کے کند ذہن اور کم عقل ہونے کی عکاس ہوتی ہے۔ مثلاً سر کا بہت ہی چھوٹا ہونا جیسے دولے شاہ کے چوہے ہوتے ہیں۔ فہم و فراست سے عاری ہوتے ہیں یا پھر سر کا بہت ہی بڑا ہونا جو استسقائے دماغ کے مرض میں ہوتا ہے۔ ان بدوضعیوں کے سبب بچے کی صلاحیتیں متاثر ہوتی ہیں۔ تندرست بچے کی صلاحیتیں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اجاگر ہوتی ہیں۔ بچہ پہلے دن سے ہی انگوٹھا چوستا ہے۔ 4 ہفتے سے کم عمر کے بچہ میں سننے کی قابلیت نہیں ہوتی۔ 4 تا 6 ہفتے کا بچہ روشنی کی طرف دیکھتا ہے اور اس کے ہلنے سے اپنی نظر کو اس طرف پھیرتا ہے۔ 3 یا 4 ہفتے کا بچہ مسکرانے لگتا ہے اور غوں غاں قسم کی بعض آوازیں بھی نکالنے لگتا ہے۔ 8 سے 10 ہفتے تک بچہ نظر جما کر دیکھنے کی اہلیت سے عاری ہوتا ہے۔ مگر وہ 4 ہفتے (1 ماہ) کی عمر پانے کے بعد تیز اور زوردار آوازیں سننے لگتا ہے اور دو اڑھائی ماہ کی عمر کے بعد نظر بھی جما سکتا ہے۔ 3 ماہ کا بچہ اپنے اردگرد کی چیزوں میں دلچسپی لینا شروع کر دیتا ہے۔ ماں کا چہرہ پہچاننے لگتا ہے۔ انگلیاں بند کر کے ہاتھ چوستا ہے۔ الٹا لیٹ کر ٹانگیں سمیٹ لیتا ہے اور اپنی پسند کی چیز کو پکڑنے کی کوشش کرتا ہے۔

نوزائیدہ بچے کی پہلے سال کی صلاحیتیں
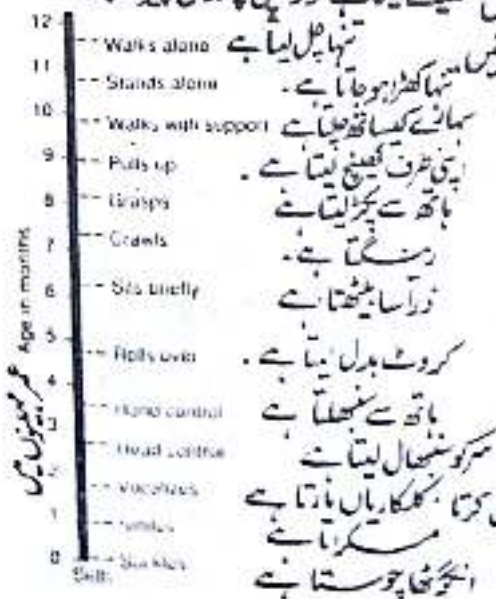
4 تا 6 ماہ کی عمر پانے کے بعد وہ چت لیٹا ہوا شکم کے بل اوندھا ہو سکتا ہے اور آوازیں سن کر ان کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ اپنے سر کو اس طرف پھیرتا اور سر کو اوپر اٹھانے کی کوشش کرتا ہے۔ اپنے اقرباء کی مسکراہٹ کو پہچان سکتا ہے۔ پیار کرنے، چمکارنے اور اشارہ کرنے سے وہ ہنسنے لگتا ہے۔ بیٹھنے بھی لگتا ہے یعنی سہارا دے کر بٹھایا جا سکتا ہے۔

9 ماہ تک کھسک کر چلنے یا رینگنے لگتا ہے۔ دسویں ماہ کسی سہارے کی مدد سے کھڑا ہونے لگتا ہے۔ 10 تا 12 ماہ تک سہارا لے کر چلنے بھی لگتا ہے۔ گھٹنوں کے بل چل کر کھلونوں وغیرہ تک پہنچ جاتا ہے۔ چلنے کے لئے کوشش بھی کرتا ہے۔ بعض الفاظ بابا' ماما' دادا وغیرہ پکارنے لگتا ہے۔ 12 تا 18 ماہ کی عمر تک سہارے کے بغیر کھڑا ہو سکتا ہے۔ منہ سے خوب غوں غاں کرتا اور کلکاریاں بھی مارتا ہے۔ اس کے اشارے اور آوازیں مہمل سے بامعنی بن جاتی ہیں۔ اس میں خوشی' خوف' غصہ' نفرت وغیرہ کے اظہار کی صلاحیت اور چیزوں کو اٹھانے اور رکھنے کی سمجھ اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ 18 تا 21 ماہ میں چند قدم چل بھی لیتا ہے۔ 24 ماہ کی عمر تک بخوبی چلنا سیکھ جاتا ہے۔ کھانے کا چمچہ خود استعمال کرنے لگتا ہے۔ گلاس یا پیالی سے پانی پی لیتا ہے۔ چیزوں کو مزید اچھی طرح پہچاننے اور سمجھنے لگتا ہے۔ 18 تا 30 ماہ کی عمر تک پیشاب پاخانہ پر ضبط حاصل کر لیتا ہے اور 4'5 سال کے درمیان گفتگو کے ذریعے اپنا مطلب ادا کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔

یہ سب صلاحیتیں سب ہی بچوں میں یکساں نہیں ہوتیں۔ بعض بچے سست اور بعض چست ہوتے ہیں۔ سست بچے دیر سے اور چست بچے جلد باصلاحیت ہو جاتے ہیں۔

بعض تندرست بچوں کی ذہنی استعداد یا نشوونما میں بھی فرق ہوتا ہے۔ بعض بچے بالکل تندرست ہونے کے باوجود کسی چیز میں پیچھے رہ جاتے ہیں خصوصاً بولنے کے عمل میں۔ چنانچہ بعض بچے دو اڑھائی سال کی عمر میں بولنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی صلاحیت محض جسمانی مرض کے سبب ناقص رہ جائے اور اس کا ذہن کے نقص یا کمزوری سے تعلق نہ ہو۔ مثلاً کساح (رکٹس) کے مرض میں بچے دانت بھی دیر سے نکالتے ہیں اور کھڑے ہونا اور چلنا سیکھنا بھی دیر سے شروع کرتے ہیں۔ جو بچے بہرے ہوتے ہیں ان کے والدین کو ان کے بہرے پن کا علم جلدی نہیں ہوتا۔ بچہ نہ کچھ سنتا ہے لہٰذا نہ بولتا ہے۔ والدین اس سے گھبرا جاتے ہیں کہ بچے نے مناسب عمر میں بولنا شروع نہیں کیا۔ شکایت لے کر وہ ڈاکٹر کے پاس آتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ شاید بچے کی زبان میں نقص ہے جس کی وجہ سے وہ بول نہیں سکتا۔ اگر بچے کے پیچھے کھڑے ہو کر زور سے تالی یا سیٹی بجائی بجانے سے وہ فوراً متوجہ ہو جائے تو وہ یقیناً سنتا ہے۔ والدین کو اطمینان رکھنا چاہئے کہ بچہ ضرور بولنا شروع کر دے گا۔ اگر وہ بہرا ہے اور تالی کی آواز کو سن کر متوجہ نہیں ہوتا تو پھر اس کے بولنے کے مرکز میں نقص ہے اور اس کا بولنا محال ہے۔

ہوش و حواس : جس بچے کے حواس قائم ہوں وہ ماحول سے متاثر ہوتا ہے۔ خوش ہونے پر مسکراتا اور ناراض ہونے پر روتا اور چیختا ہے۔ پسندیدہ چیز کو دیکھتا اور پکڑنے کی کوشش کرتا ہے لیکن

اگر وہ سست ہے۔ آنکھیں کھلی ہیں۔ ہنسانے سے ہنستا نہیں ہے۔ کھلونا یا خوبصورت چیز پیش کرنے پر اس کی طرف توجہ نہیں کرتا تو یقیناً وہ کسی مرض' بخار' اسہال وغیرہ کا شکار ہے اور اس کا ذہن بیمار ہے۔

نیند : تندرست بچے کی نیند گہری اور طویل ہوتی ہے۔ نیند کے دوران نہ بے چین ہو کر کروٹیں بدلتا ہے' نہ سسکیاں لیتا ہے' نہ چیخیں مارتا ہے' نہ ڈراؤنے خواب دیکھ کر چونک اٹھتا ہے اور نہ خراٹے لیتا ہے۔ شیر خوارگی کے زمانے میں بچہ بدہضمی اور اس کے بعد کساح اور مسوڑھے پھولنے (سکروی) کی بخاروں' کھانسی وغیرہ کے سبب بے خوابی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

بچوں کا معائنہ :

بچے کے معائنے کے وقت درج ذیل موٹی موٹی باتیں ذہن میں رکھنی چاہئیں۔

سر : بچے کا سر اگر غیر معمولی طور پر بڑا یا چھوٹا ہو تو توجہ طلب ہوتا ہے۔ پیدائش کے وقت بچے کے سر کا محیط (پیشانی سے عقبی ابھارہ تک) 13 انچ' دو ماہ کی عمر میں 15 انچ' 5 ماہ کی عمر میں 16 انچ' 9 ماہ کی عمر میں 17 انچ' ایک سال کی عمر میں 18.5 انچ' 3 سال کی عمر میں 19 انچ' 7 سال کی عمر پر 20 انچ اور 13 سال کی عمر پر 22 انچ ہوا کرتا ہے۔ سر پر ہاتھ پھیرنے سے تندرست بچے کے سر کی ہڈیاں یکساں مضبوط ہوتی ہیں۔ یہ نہیں کہ کہیں سخت اور کہیں نرم ہوں ماسوائے ہڈیوں کے باہم جڑنے کے خلاؤں (Fontanels) کے۔ سر کے تالو پر سامنے والا خلا 18 تا 20 ماہ تک بند ہو جاتا ہے۔ اگر یہ دو سال یا اس کے بعد تک قائم رہے تو یہ عموماً" کساح (Rachitis) کی علامت ہوتی ہے اور اگر یہ خلا نارمل وقت سے پہلے بند ہو جائے تو بچے کا سر دولے شاہ کے چوہے کے سر کی طرح چھوٹا رہ جانے کی دلیل ہے۔ اس خلا میں تپکن (Throbing) بخوبی محسوس ہو سکتی ہے۔ اس کے اوپر کی جلد باقی سر کے برابر (ہموار) ہوتی ہے' اگر یہ زیادہ اوپر کو ابھری ہوئی ہو تو دماغ کے اندر بڑھے ہوئے دباؤ (Pressure) کی علامت ہے اور اگر یہ جلد خلا میں اندر دھنسی ہوئی ہو تو عام جسمانی کمزوری کی علامت ہے۔ سر پر پچھلا خلا بہت چھوٹا ہوتا ہے جو ولادت کے چند روز بعد بند ہو جاتا ہے۔

کساح کے مرض میں مبتلا بچے کے سر کی کھوپڑی کا سائز نسبتاً" بڑا ہوتا ہے اور سر کی چوٹی مقابلتاً" چپٹی ہوتی ہے۔ پیشانی کی ہڈی بھی آگے کو نیلیاں ابھری ہوئی ہوتی ہے۔

عام بچے جو قبل از وقت 9 ماہ کی میعاد سے پہلے پیدا ہو جاتے ہیں' ان کے سر بھی باقی جسم کے مقابلے میں بڑے ہوتے ہیں اور یہ صورت ایک سال کی عمر تک قائم رہتی ہے۔

ولادت کے وقت بعض بچوں کے سر کو گزرگاہ سے باہر نکلتے ہوئے بڑی مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے جس سے کبھی سر کی شکل و صورت بدل جاتی ہے کبھی بچے کا سر زچہ کے پیڑو کی ہڈیوں میں کافی دیر تک رکا رہتا ہے اور سر کے برآمد ہونے میں دیر لگنے سے سر کی جلد کے نیچے کچھ رطوبت جمع ہو کر ایک ابھار یا گولہ سا بن جاتا ہے۔ یہ ابھار ہفتہ عشرہ میں ختم ہو جاتا ہے۔ بعض بچوں کے سر میں ولادت کے وقت کافی زور آزمائی یا کشمکش کے باعث سر کی ہڈی کی غلافی جھلی کے نیچے سیلان خون ہوتا ہے اور خون جمع ہو کر چھوٹا سا سخت ابھار (خونی رسولی۔ Cephalhematoma) بن جاتا ہے جو تقریباً 3 ماہ میں جذب ہو کر غائب ہو جاتا ہے۔

چہرہ : چہرہ جذبات اور بہت سے امراض کا آئینہ ہوتا ہے۔ خوشی' غم' غصہ' درد' تعجب وغیرہ جذبات اور نمونیا' خسرہ' بخار وغیرہ کئی امراض کے آثار چہرے پر نمایاں ہوتے ہیں۔ خوشی میں بچے کا چہرہ شگفتہ اور رنج و غم میں افسردہ ہوتا ہے۔ غصہ اور درد سے رونی صورت بناتا ہے۔ نمونیا میں ناک کے نتھنے چلتے اور حرکت کرتے ہیں۔ خسرہ میں چہرے پر گرمی دانوں کی مانند سرخ دانے (Rash) نکل آتے ہیں۔ گردہ کی سوزش سے چہرے کا رنگ اڑ جاتا ہے۔ چہرہ متورم پیلے رنگ کا ہوتا ہے۔ شدید دست لگنے سے چہرہ بے رونق اور آنکھیں اندر ڈوبی ہوئی ہوتی ہیں۔ آشوب چشم میں آنکھیں سرخ اور پپوٹے متورم ہوتے ہیں۔ ذہنی نشوونما میں کمی کے باعث چہرے پر حماقت اور بے وقوفی ٹپکتی ہے اور چہرے سے عقل و فہم کے آثار مفقود ہوتے ہیں۔ بچے میں اگر پیدائشی آتشک موجود ہو تو اس کی ناک کی ہڈی (گھوڑی) بیٹھی ہوتی ہے اور پیشانی کی ہڈیاں قدرے ابھری ہوئی ہوتی ہیں۔ یرقان میں چہرہ زرد ہوتا ہے' سیاہی مائل یا میلا چہرہ ملیریا کالا آزار تلی و جگر کے ورم کے سبب ہوتا ہے۔

منہ اور حلق : بچے کے گلابی ہونٹ تندرستی کی علامت ہیں۔ اگر ہونٹوں کا رنگ اڑا ہوا' پھیکا ہو تو بچے میں خون کی کمی کی علامت ہوتی ہے۔ ہونٹوں کا نیلا ہونا خون میں نسیم (آکسیجن) کی کمی کی دلیل ہے۔ خون میں نسیم (آکسیجن) کی کمی نمونیا اور دل کی پیدائشی بیماری میں واضح ہوا کرتی ہے۔ تمام بخاروں میں ہونٹ خشک ہوا کرتے ہیں اور نمونیا' شدید کھانسی اور زکام میں ہونٹوں پر پپڑی سی جم جایا کرتی ہے۔ کبھی ہونٹوں پر چھوٹے چھوٹے آبلے بھی پیدا ہو جایا کرتے ہیں۔ ریوفلے وین کی کمی ہو تو باچھیں پک جاتی ہیں۔ ریوفلے وین زرد رنگ کا جوہر حیاتین ب (وٹامن بی) کا ایک اہم جزو ہے۔ اگر بچے کا سانس بدبودار ہو تو یہ بدہضمی' قبض' دانت سڑنے اور لوزتین (ٹانسلز) کے متورم ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

تندرستی میں زبان گلابی اور تر و صاف ہوتی ہے۔ بخاروں میں یہ خشک ہوتی ہے اور اس پر

سفید میل کی تہہ جم جاتی ہے نیز شدید دستوں میں پانی کی کمی واقع ہونے کے سبب زبان خشک ہوتی ہے۔ بچہ پیاس کی شدت سے زبان بار بار باہر نکالتا ہے۔ کئی بخاروں میں زبان اور رخساروں کی اندرونی سطح پر چھالے پیدا ہو جاتے ہیں۔ کالی کھانسی میں زبان کے نیچے اکثر سفید چھالا موجود ہوتا ہے۔ لاغر اور کمزور بچے جو خصوصاً "مرض ہاضمہ" کی خرابیوں کے باعث لاغر ہو گئے ہوں۔ ان کے منہ میں رخساروں کی اندرونی سطح پر' زبان پر اور حلق میں ایک قسم کی جراثیمی پھپھوندی کی میلی سی تہہ جم جاتی ہے۔

حلق کے اندر بادام کے سائز اور شکل کے دو غدود لوزتین (Tonsils) ہیں۔ بچپن میں یہ غدود متورم ہو کر پھول جانے کے لئے بُری طرح بدنام ہیں کبھی ان میں پیپ بھی پڑ جاتی ہے۔ حلق میں خناق وبائی (ڈفتھیریا) بھی بچوں کا عام مرض ہے۔ جس میں لوزتین پر موٹے میل کی سفید تہہ یا جھلی پیدا ہو جاتی ہے۔ جسے اکھاڑنے سے خون بہنے لگتا ہے اور خطرناک بن جاتا ہے۔

اگر بچے کے مسوڑھے متورم ہوں تو مرض اسقربوط (Scurvy) کی علامت ہے۔ جسمانی کمزوری یا مرض کساح میں بچے دانت دیر سے یا کم تعداد میں نکالتے ہیں۔

کان : کانوں کی بیماریاں بچوں میں بہت عام ہیں جو ان کے اکثر رونے اور بے چینی کا سبب ہوتی ہیں۔ بچہ اگر مسلسل بے چین ہو اور لگاتار روتا رہے تو اس کے کان دیکھنے چاہئیں۔ خصوصاً" جب چند دن پہلے اسے زکام' کھانسی' خسرہ' نمونیا وغیرہ لاحق ہوتے ہیں یعنی پھنسی ہونا' کان کے پردے کا ورم وغیرہ ہو سکتا ہے۔ پردہ متورم ہو تو یہ سرخ بھی ہوتا ہے۔ جن بچوں کے کان بہتے رہتے ہیں ان کی صحت بھی بالعموم اچھی نہیں ہوتی اور سماعت بھی کمزور ہوتی ہے۔

گردن : دماغ اور نخاع (حرام مغز) کے پردوں میں سوزش ہونے سے گردن توڑ بخار ہو جاتا ہے اور ساتھ گردن اکڑ جاتی ہے۔ علاوہ ازیں بعض دوسرے امراض نمونیا' ورم حوض گردہ' فالج جس میں دونوں بازو اور ٹانگیں ماؤف ہوں' مرض کزاز (چاندنی)' شدید ورم لوزتین' گردن کے غدود جاذبہ میں سوزش' اندرونی کان میں ورم اور شدید نقرسی بخار (گاؤنی فیور) میں بھی گردن اکڑ جاتی ہے۔

گردن کے غدود متورم ہو کر پھول جایا کرتے ہیں۔ ان کے متورم ہونے یعنی سوجنے کی وجوہ لوزتین (ٹانسلز) کا مزمن ورم' منہ کے اندر رخساروں' دانتوں' زبان اور مسوڑھوں میں سوزش اور چھالے پیدا ہونا' کانوں کے اندر مزمن ورم اور خنازیر (Scrofula) ہیں۔

نومولود بچے کی نگہداشت (CARE OF NEW BORN)

بچے کی ولادت کے بعد نال کاٹ کر اس پر پٹی باندھ دی جاتی ہے اور پھر زچہ کے کمرے کے

اندر ہی بچے کو غسل دیا جاتا ہے۔ نیم گرم پانی کے ساتھ آہستہ آہستہ بچے کے جسم کو ملا جاتا ہے تاکہ جسم پر لگی ہوئی لیسدار رطوبت (Vernix Caseosa) اتر جائے۔ پانی زیادہ گرم یا زیادہ ٹھنڈا نہ ہونا چاہئے۔ پانی میں اپنی کہنی ڈال کر دیکھیں اگر کہنی کو نیم گرم محسوس ہو تو ٹھیک ہے ورنہ نہیں۔ غسل کے بعد ملائم اور صاف تولئے سے بدن کو پونچھ کر کپڑے میں لپیٹ کر لٹا دیں اور اس کے سر اور قد کو ماپ لیں اور اس کے اعضاء ہونٹ' تالو وغیرہ کو بغور دیکھ لیں کہ کوئی پیدائشی نقص تو موجود نہیں جسے معالج کے نوٹس میں لایا جائے۔ مثلاً" ہونٹ یا منہ کے اندر تالو کا پھٹا ہونا۔ سر کے اوپر خونی رسولی ہونا۔

یہ امر خوش آئند ہے کہ جو مستورات پہلی دفعہ مائیں بنتی ہیں وہ اپنے بچوں کی بہتری کے لئے ہر اچھا مشورہ خندہ پیشانی سے ماننے کے لئے فوراً" تیار ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا ان کو طبی مشوروں سے نوازتے رہنا چاہئے۔

بچے کو ماں سے الگ بستر پر سلایا جائے تاکہ نیند کی غفلت سے بچہ ماں کے نیچے آکر کچلا نہ جائے۔ بستر کو نرم اور صاف ہونا چاہئے۔ اگر بول و براز کردے تو فوراً" اس کے اعضائے تناسل کو دھو ڈالیں اور پوتڑا (Nappy) بدل دیں اور اس جگہ پر ویسلین لگائیں۔

ماں عموماً" پہلی بار پیدائش سے 6 گھنٹے بعد بچے کو دودھ پلاتی ہے۔ جب زچہ کو آرام کے لئے کچھ وقت مل گیا ہوتا ہے۔ ماں کو حلمہ (نپل) اچھی طرح دھو کر اور پونچھ کر مکمل طور پر پورا حلمہ معہ ہالہ (دائرہ) کے کچھ حصے کے بچے کے منہ میں دینا چاہئے۔ تاکہ بچہ ٹھیک طور پر دودھ پوری مقدار میں چوس سکے اور حلمہ میں چیر بھی نہ آئے۔ دودھ پلاتے وقت بچے کی ناک پر کپڑا نہ ہو تاکہ اسے سانس میں دقت نہ ہو۔

نوزائیدہ بچے کو دن میں 3'4 گھنٹے بعد اور رات کو 6'6 گھنٹے کے وقفے سے دودھ پلانا چاہئے۔ رات دودھ پی کر بچہ سو جاتا ہے اور پھر دودھ پینے کے لئے ہی جاگتا ہے اور ماں بھی خوب نیند پوری کر لیتی ہے۔ دودھ پلانے سے پہلے ہر بار حلمہ کو دھو کر باری باری ہر ایک پستان سے دودھ پلانا چاہئے۔

نومولود بچے کو ماں اپنا پہلا دودھ "کھیس" (Cholostrum) ضرور پلائے۔ یہ بچے کے لئے بہت مفید ہوتا ہے۔ کھیس اور ماں کے دودھ میں یہ فرق ہوتا ہے۔

کھیس میں 2.25 فیصد پروٹین' 3.15 فیصد روغنیات (Fats) اور 4 فیصد شکریات (کاربوہائیڈریٹس) ہوتے ہیں۔

ماں کے دودھ میں 1.25 فیصد پروٹین' 3.5 فیصد روغنیات اور 7.25 فیصد شکریات ہوتے ہیں۔

آنکھ، کان، ناک اور منہ اور دیگر اعضاء کی صفائی کے لئے ہر روز صبح بچے کو نیم گرم پانی سے غسل دینا چاہئے۔

ننھے بچے کی غذا (DIET)

پیدائش کے بعد دو سال کی عمر تک بچے کے لئے دودھ ہی بہترین غذا ہے کیونکہ اس سے بچے کی غذائی ضرورت کا تقریباً" پورا سامان موجود ہوتا ہے۔ سیال (مائع) ہونے کی بناء پر اسے بچہ با آسانی لے سکتا ہے اور اس کا معدہ جو کسی اور غذا کا متحمل نہیں ہو سکتا' اسے بخوبی ہضم کر لیتا ہے۔ ماں کا دودھ اپنی کیمیائی ساخت میں اتنا پیچیدہ ہے کہ کوئی شخص اس کا نعم البدل نہیں بنا سکا۔ اس کے اجزاء بے حد حیرت انگیز اور نازک ترین تناسب سے مرتب ہوتے ہیں کہ کوئی دوسرا دودھ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

ماں کا دودھ : قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال اپنا دودھ پلائیں۔ چنانچہ دین فطرت اسلام میں بچے کو چھاتی سے دودھ پلانا ماں کا ایک مقدس فریضہ ہے۔ اگر کسی بچے کو ماں کا دودھ میسر نہ آسکے تو اسلام نے اس بات کی اجازت دی ہے کہ کوئی دوسری مسلمان عورت اسے دودھ پلائے۔ بہرکیف شیر خوار بچے کے لئے ماں کا دودھ بہترین غذا ہے اور آب حیات کی حیثیت رکھتا ہے۔ کوئی اور مصنوعی غذا' ڈبہ کا دودھ یا کسی جانور گائے' بھینس' بکری کا دودھ اس کا نعم البدل نہیں ہو سکتا۔ جدید سائنس بھی اب اس کی شدت سے معتقد ہے۔ اس کی اہمیت یوں اجاگر ہے کہ :

1- ماں کا دودھ ایک قدرتی ذریعہ غذا ہے۔ یہ با آسانی اور بلا قیمت دستیاب ہو جاتا ہے اور گھر کے خرچ میں کفایت قائم رکھتا ہے۔

2- ماں کا دودھ ہمیشہ صاف اور صحت مند ہوتا ہے۔ یہ ہر قسم کی کدورت یا جراثیمی آمیزش سے پاک ہوتا ہے اور بچے کے اپنے جسمانی درجہ حرارت پر اس کے معدہ میں پہنچتا ہے۔ نہ زیادہ ٹھنڈا ہوتا ہے اور نہ گرم۔ ماں کا دودھ بچے کے لئے ایک انمول تحفہ ہے۔ اس میں غذا بھی ہے اور شفاء بھی۔ ورنہ عام دودھ بے احتیاطی کے باعث پیٹ کی بیماریوں' اسہال کا باعث ہوتے ہیں۔

3- یہ دودھ نفسیاتی طور پر بچے اور ماں کے درمیان فطری رشتہ محبت استوار کرتا ہے' یہ ماں میں زیادہ انس و محبت کی خوشبو پیدا کرتا ہے اور بچے میں قرب' گرم جوشی' تحفظ اور محبت کے جذبات و احساسات پیدا کرتا ہے۔

4- بچے کو ماں کے دودھ سے محروم کرنا بچے کی بہت بڑی حق تلفی ہے اور ماں کی خود غرضی

اور جہالت کا آئینہ دار ہے۔ اس سے بچے میں احساس محرومی (Sense of Frustration) پیدا ہو جاتا ہے۔

5- ماں کا دودھ بچے کی صحت و بقا کا ضامن ہے اور بچے میں قوت مدافعت کو مستحکم کرتا ہے۔ ماہرین کی سالہا سال کی ریسرچ سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ ماں کے دودھ میں ایسے اجزاء موجود ہیں جو بچے میں بیماریوں کے خلاف مزاحمت پیدا کرتے ہیں۔ علم حیاتیات (بیالوجی) کے مطابق نوزائیدہ بچے کو شروع کے 6 ماہ ماں کا دودھ پلانا اشد ضروری ہے کیونکہ اس میں مختلف امراض سے محفوظ رکھنے والے حفاظتی خلیے (انٹی باڈیز) ہوتے ہیں۔

6- ماں کا دودھ پینے والے بچے کان اور سانس کی متعدی بیماریوں کے علاوہ سرخبادہ (زہرباد) اور کئی قسم کی الرجی سے محفوظ رہتے ہیں۔ اندازاً" دو ماہ کی عمر تک روزانہ دو تین ہزار نومولود بچے دست، نمونیا اور سانس کی بیماریوں سے مرجاتے ہیں۔ کیونکہ جب بچہ اس کثافتوں اور جراثیم سے بھری دنیا میں وارد ہوتا ہے تو ان کے جال میں پھنس جاتا ہے۔ بچے کی ولادت کے تھوڑی دیر بعد زچہ کے پستانوں سے کھیس (Colostrum) نامی مادہ خارج ہوتا ہے جو آب حیات کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس میں متعدی امراض سے محفوظ رکھنے والے اجزاء (انٹی باڈیز) ہوتے ہیں۔

7- ولادت کے بعد جلد ہی بچے کو ماں کا دودھ پلایا جاتا ہے۔ اس سے نہ صرف بچے کو مکدر اور عفونتی ماحول میں سنبھلنے میں مدد ملتی ہے بلکہ جب وہ پستانوں کو چوستا ہے تو سکیڑنے والی لہریں پیدا ہو کر رحم کو سابقہ حالت پر لانے اور زیادہ جریان خون کو روکنے میں ممد ہوتی ہیں۔

8- ماں کا دودھ پینے والے بچے اپنی ذہنی نشوونما میں بوتل کے دودھ سے پروردہ بچوں سے بہت بہتر ہوتے ہیں۔ حالیہ تحقیقات سے واضح ہوا ہے کہ ماں کا دودھ پینے والے بچے ذہنی آزمائش (I.Q) میں ڈبے کا مصنوعی دودھ پینے والے بچوں سے کم از کم 8 درجے اوپر ہوتے ہیں۔ نیز تحقیقات سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ اگر بچہ دو سال تک ماں کا دودھ پیتا رہے (جیسا کہ خداوند کریم نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے) تو سائنس دانوں کے بقول بچپن کے زمانے کی ذہنی تکالیف اور نفسیاتی بیماریاں لاحق نہیں ہوتیں اور بچے کی ذہنی صحت اور صلاحیتیں مضبوط اور اعلیٰ ہو جاتی ہیں۔

9- چھاتی سے دودھ پلانا آسان طریقہ ہے۔ اس کے لئے ماں کو کسی قسم کی تربیت یا خواندگی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مصنوعی دودھ کی مناسب مقدار اور اس کی تیاری اکثر ماؤں کو معلوم نہیں ہوتی۔ اس لئے زیادہ تر بوتل میں سے ضرورت سے زیادہ پتلا دودھ بنا کر پلا دیتی ہیں اور بچے کو غذا کی کمی سے سوکھا کا مرض ہو جاتا ہے۔

10- بچے کو چھاتی سے دودھ پلانے سے قدرتی منصوبہ بندی (برتھ کنٹرول) قائم ہو جاتی ہے اور کم از کم ایک محدود مدت تک حمل قرار نہیں پاتا جس سے ماں کی بحالی صحت کے لئے وقفہ مل جاتا ہے۔ اس وقفے کو بڑھانے کے لئے دین اسلام سے پہلے بھی مشرق وسطیٰ کے لوگوں میں ماں کے دودھ پلانے کا عرصہ چار یا پانچ سال تک ہوا کرتا تھا۔ عورتوں اور بچوں کی صحت کے لئے یہ بہتر ہے کہ ہر زچگی کے درمیان کم از کم دو سال کا وقفہ ہو۔ 18 سال سے کم اور 45 سال سے زیادہ عمر کی عورتوں کو زچگی خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔ نومولود بچہ جب پستان کو چوستا ہے تو ماں کے جسم میں پروجیسٹرون ہارمون کی مقدار بڑھ جاتی ہے جو بیضہ کی تشکیل کو روکتا ہے اور یوں 98 فیصد ماؤں میں دوبارہ حاملہ ہونے کے امکانات کم ہو جاتے ہیں۔

11- بچوں کو چھاتیوں سے دودھ پلانے والی مستورات پستان کے کینسر سے محفوظ رہتی ہیں۔ دنیا بھر میں کینسر ریسرچ کے ماہرین متفق ہیں کہ ان ماؤں میں پستان کا کینسر شاذونادر ہوتا ہے جنہوں نے ایک دو سال تک اپنے بچوں کو دودھ پلایا ہو۔ مگر جن ماؤں نے بچوں کو اپنا دودھ نہ پلایا ہو' ان کو پستان میں کینسر ہونے کا شدید خطرہ ہوتا ہے۔ (اس کی تفصیل "پستان کے کینسر" کے تحت پیچھے ایک باب میں دیکھیں) نیز وہ موٹاپے میں مبتلا نہیں ہوتی اور تیز طرار اور سبک رفتار رہتی ہیں۔

چھاتیوں سے دودھ پلانے کے زمانے میں ماں کا جسم حیات نو حاصل کر کے لہلہا اٹھتا ہے کیونکہ ماں کا جگر پوری استعداد سے کام کر رہا ہوتا ہے۔ اس میں ماں کے جسم کے تمام کیمیائی جواہر (ہارمونز) بھی کارفرما ہوتے ہیں۔ دودھ پلاتے وقت غدہ نخامیہ (پچوٹری گلینڈ) پوری طرح مستعد ہوتا ہے اور اپنے کام سرانجام دیتا ہے۔ ماں کی نفسیاتی حالت بہترین ہوتی ہے۔ خوشی و سرور' شفقت' ممتا کی محبت' سکون و طمانیت وغیرہ کے جذبات جھومنے لہرانے لگتے ہیں۔ جو دودھ پلاتے وقت وہ اپنے بچے میں منتقل کر دیتی ہے۔ ماں اور بچے کے درمیان محبت کے احساسات قائم ہو کر بچوں میں ساری عمر مستحکم رہتے ہیں۔ نیز وہ بدمزاجی کا شکار نہیں ہوتی' جبکہ وہ مستورات جو بچوں کو اپنا دودھ نہیں پلاتیں۔ کینسر جیسے موذی مرض میں مبتلا ہو جاتی ہیں اور اکثر ذہنی خلفشار' الجھنوں' بدمزاجی اور بے اطمینانی کا شکار رہتی ہیں۔

نومولود بچے کی ابتدائی غذا:

نومولود کو جتنی جلدی ممکن ہو غذا دینی چاہئے۔ ولادت کے بعد عموماً" 4-3 گھنٹے میں ماں کی چھاتی میں دودھ رواں ہو جاتا ہے۔ شروع کے چند روز تقریباً" 48 گھنٹے زرد رنگ کا دودھ "کھیس" پیدا ہوتا ہے۔ جس میں بچے کو بیماریوں سے محفوظ رکھنے کے لئے پروٹین ہوتے ہیں۔ اس کو ضائع نہ

کرنا چاہئے اور پہلے ہی دن سے اس کو ضرور بچے کو پلانا چاہئے۔ دو دن بعد کھیس دودھ میں تبدیل ہو جاتی ہے تو اس کا رنگ نیلگوں سفید ہو جاتا ہے۔ اگر دودھ کامیابی سے بچہ کو پلایا جائے تو روزانہ اس کی مقدار بڑھتی جاتی ہے اور پانچویں دن 300 ملی لٹر (10 اونس) تک ہو جاتی ہے۔ پھر دسویں دن دودھ کی مقدار 480 ملی لیٹر (16 اونس) سے بڑھ جاتی ہے۔

اگر کوئی عذر موجود ہو اور دودھ نہ اترا ہو تو سب سے پہلے بچے کو فقط ابلا ہوا سادہ پانی یا پانی میں چینی ملا کر بار بار پلائیں۔ یہ زود ہضم بھی ہوتا ہے اور اس سے با آسانی یہ پتہ چل جاتا ہے کہ بچے کا ہاضمے کا نظام درست ہے۔ تھوڑا سا پانی پلا کر بچے کو ماں کی چھاتی سے لگانا چاہئے۔

اگر ماں کے پستان میں درد ہو تو عارضی طور پر گائے کا دودھ دو حصہ اور پانی ایک حصہ ملا کر ابال کر تھوڑا تھوڑا دودھ بار بار پلائیں۔ ڈبے کے دودھ سے گائے کا تازہ دودھ بہت بہتر ہوتا ہے۔

پستان میں جتنا دودھ ہوتا ہے اس کا 90 فیصد حصہ بچہ پہلے 10 منٹ میں پی لیتا ہے۔ اس کے بعد بھی اگر پستان چوستا رہے تو اسے دودھ کی بہت تھوڑی مقدار حاصل ہوتی ہے اور پھر خالی پستان کو چوستے چوستے بچہ بہت سی ہوا بھی نگل جاتا ہے۔ لہذا بچے کو باری باری ہر پستان سے 10'10 منٹ تک دودھ پلائیں اور بیس پچیس منٹ میں دودھ پلانا بند کر دیں۔ دودھ پلانے کے بعد پستان کے حلمہ (نپل) کو دھو کر صاف کپڑے سے پونچھ دیا کریں۔ اگر اس میں ورم یا خراش پیدا ہو جائے تو ذرا سا زیتون کا تیل اس پر لگا دیں۔

اگر دودھ کم اترے تو ایک سابقہ باب "پستان کے عوارض" میں دی گئی ادویہ کا استعمال کریں۔

دودھ پلانے کے بعد بچے کو کچھ دیر تک کندھے سے لگائے رکھیں حتی کہ دو تین ڈکاریں آ کر معدے کی ہوا نکل جائے۔ ورنہ اس سے قولنج جیسا درد ہو سکتا ہے اور بچہ روتا چیختا ہے۔

جہاں تک ہو سکے شیر خوار بچے کو ماں کا دودھ پلانا چاہئے۔ معمولی صحت مند بچے کو پہلے 8'8 گھنٹے کے وقفے سے' دوسرے دن 6'6 گھنٹے کے وقفے سے اور تیسرے دن 3'3 گھنٹے کے وقفے سے جگا کر دودھ پلایا جائے اور 3 ماہ تک اسی پر عمل کیا جائے۔ چوتھے ماہ وقفہ 4'4 گھنٹے کا کر دیا جائے۔ اگر ماں کا دودھ کافی نہ اترتا ہو تو یہ مناسب ہے کہ ماں کا دودھ بند کر کے گائے یا ڈبے کا دودھ شروع کر دیا جائے بلکہ ماں کا دودھ بڑھانے کے لئے اس کو اچھی غذائیں اور دوا کا استعمال کرائیں۔ بہر کیف بچے کو دودھ پلانے کے مقررہ اوقات پر چھاتی سے ضرور لگائیں۔ اور پھر گائے یا ڈبے کا دودھ فوراً" دیں۔ اس طرح ماں کا دودھ بڑھ جائے گا اور بوتل کا دودھ کم اور رفتہ رفتہ بالکل متروک ہو جائے گا۔ بوتل کے

دودھ کو بہت زیادہ میٹھا ہرگز نہ کریں ورنہ بچہ اسی کو پسند کرے گا اور ماں کا دودھ چھوڑ دے گا۔ ماں کی غذا میں صحت بخش اور متوازن غذا کے ساتھ کم از کم نصف کلو دودھ ضرور پلائیں تاکہ ماں کی صحت اور اس کے دودھ کی پیداوار تسلی بخش رہے۔

اگر ماں کا دودھ کم ہو جائے تو بچے کا دودھ زبردستی اور یکایک نہیں چھڑانا (Weaning) چاہئے۔ اس سے ناخوشگوار نفسیاتی ردعمل کا اندیشہ ہوتا ہے۔ بلکہ رفتہ رفتہ گائے یا ڈبے کے دودھ کی مقدار بڑھا کر چھڑایا جائے۔

گائے کا دودھ : جب ماں کا دودھ نہ ہو یا کم ہو تو گائے کا دودھ سب سے بہتر ہے اور اس کے بعد پھر بھینس کا دودھ زیادہ تر ہمارے ہاں دستیاب ہوتا ہے۔ بچے کو پلانے کے لئے ان کے دودھ کی تیاری یوں ہے۔

گائے کا دودھ	بھینس کا دودھ
1- پہلے ماہ دودھ 3 حصہ + پانی 1 حصہ	1- پہلے ماہ دودھ 1 حصہ + پانی 3 حصے
2- دوسرے ماہ خالص دودھ	2- دوسرے ماہ دودھ 3 حصے + پانی 1 حصہ
3- تیسرے ماہ اور آگے خالص دودھ	3- تیسرے ماہ اور آگے خالص دودھ

گائے کے دودھ 3 حصے میں ایک حصہ پانی (3 گلاس دودھ میں ایک گلاس پانی) سے زیادہ ہرگز پتلا نہ کیا جائے۔ نہ جوش دیتے وقت اس پر ملائی بننے دی جائے ورنہ ملائی نکالنے سے اس کی غذائیت کم ہو جائے گی۔ اس کے لئے دودھ کو ایک منٹ سے زیادہ جوش (ابال) نہ آنے دیں اور ابال آجانے پر آگ سے نیچے اتار کر چمچے سے خوب ہلاتے رہیں۔ اس کو ہمیشہ مکھیوں اور گرد و غبار سے بچا کر ٹھنڈی جگہ میں ڈھک کر رکھیں اور بغیر جوش کیا ہوا دودھ کبھی بچے کو نہ پلائیں۔ پلاتے وقت دودھ کا درجہ حرارت انسانی جسم کی حرارت کے مطابق ہونا چاہئے۔

نیز ان بچوں کو کلکیریا کارب 6، کلکیریا فاس 6x سفوف اور کالی فاس 6x سفوف کی ایک ایک خوراک باری باری ہر روز دیتے رہیں۔ اس سے بچہ بہت جلد نشوونما پانے لگتا ہے۔

ڈبے کے خشک دودھ کی تیاری کا طریقہ ڈبے پر لکھا ہوتا ہے۔ اس کے مطابق دودھ تیار کریں۔

آج کل بعض ماہرین کا خیال ہے کہ ڈبے یا گائے کے دودھ کے استعمال سے بچوں کو ایک قسم کا مرض ذیابیطس (شوگر) ہو جاتا ہے مگر یہ مرض بچوں کو موروثی ہوتا ہے جو والدین سے آتا ہے نہ کہ

گائے کے دودھ سے۔ گائے کا دودھ تو ہزاروں سالوں سے استعمال ہو رہا ہے اور اس کی افادیت کا ہر کوئی رطب اللسان رہا ہے۔ حدیث شریف میں بھی ہے کہ "گائے کا دودھ ایک دوا ہے اس کے مکھن میں شفا ہے البتہ گائے کے گوشت کی چربی میں بیماری ہے۔"

ماں کے دودھ اور گائے کے دودھ میں فرق

اجزاء	ماں کا دودھ	گائے کا دودھ
1- لحمیات (پروٹین)	1.25 فیصد	3.50 فیصد
2- روغنیات (فیٹس)	3.50 فیصد	3.50 فیصد
3- شکریات (لیکٹوز)	7.25 فیصد	4.75 فیصد
4- معدنی نمکیات	0.20 فیصد	0.75 فیصد
5- غذائی حرارے فی 100 ملی لیٹر	70 عدد	70 عدد
فی اونس	20 عدد	20 عدد
6- پانی	88.05 فیصد	86.5 فیصد
7- کیسین اور البیومن کا تناسب	2:1	1:4

پستان سے دودھ پلانے میں مشکلات :

بچہ کی جانب سے : بچہ اگر دودھ نہ پئے تو بیمار سمجھا جاتا ہے۔ کبھی صحت مند بچہ بھی ایک پستان سے دودھ پینے سے انکار کر دیتا ہے مگر جب دوسرا پستان پہلے دیا جائے تو چوسنے لگتا ہے۔ بعض بچے پستان کو منہ لگانے سے ہی انکار کر دیتے ہیں۔ ان کے ہونٹوں پر اگر دودھ کے چند قطرے نچوڑ دیئے جائیں تو پھر یہ پینے لگتے ہیں۔ ایسے بچوں کو کلکیریا فاس 200 کی ایک خوراک دیں۔

اگر کوئی بچہ چھوت (انفکشن) دماغ پر چوٹ آنے یا پیدائشی طور پر دل کی بیماری میں مبتلا ہو تو وہ اتنا کمزور ہوتا ہے کہ پستان کو چوس نہیں سکتا یا کافی مقدار میں دودھ پینے سے قبل ہی تھک جاتا ہے۔ تو ان حالات میں بچے کو چمچہ یا نلکی کے ساتھ دودھ پلانا چاہیے۔

جب بچہ بہت چھوٹا ہو تو حلمہ (نپل) کے سائز اور بچہ کے منہ میں تناسب نہیں ہوتا۔ البتہ جب بچہ بڑا ہو جاتا ہے تو یہ مشکل حل ہو جاتی ہے۔ ہونٹ یا منہ کے تالو میں شگاف ہو تو یہ دودھ پینے میں زیادہ حائل نہیں ہوتے۔ ایسے بچوں کو ایکونائیٹ 3x اور آرنیکا 30 کی ایک خوراک دیں۔

غیر طبعی طور پر بچے کے جبڑوں کا چھوٹا ہونا (Micrognathia) ایک بہت بڑا نقص ہے۔ جس

سے بچے کو دودھ چوسنے میں مشکل پیش آتی ہے۔ اگر بچے کی ناک بند رہتی ہو تو بھی پستان سے دودھ پینا دوبھر ہوتا ہے۔ لائیکو پوڈیم 30 یا نکس وامیکا 30 کی ایک دو خوراکیں دیں۔ اس سے بچے کی ناک کھل جائے گی یا چمچے کے ساتھ دودھ پلائیں۔

ماں کی جانب سے : اگر ماں کے پستانوں کے حلمات (Nipples) ابھرے ہوئے سرفراز نہیں ہیں اور نشوونما یافتہ نہیں یا پستان میں پیچھے کو گھسے ہوئے (Retracted) ہیں تو بچہ ان کو باہر کھینچ نہیں سکتا ہے اور منہ میں اچھی طرح لے کر دودھ نہیں پی سکتا۔ ولادت سے قبل کے معائنہ کے دوران ان کو دیکھ لینا چاہئے اور حسب ضرورت ان پر حلمی خول (Nipple-Shells) لگا کر درست کر دینا چاہئے۔ اگر کسی کنواری یا شادی شدہ لڑکی کے پستان یا حلمات سوکھ جائیں تو اس کو ہومیو دوا آئیوڈیم 200 کی چند خوراکیں دیں۔ اگر حلمات پستانوں کے اندر گھس گئے ہوں تو سارسپریلا 200 دیں۔ زچگی کے دوران یہ دوائیں از سر نو ایک مریل عورت کو کار آمد عورت بنا دیتی ہیں۔

ولادت کے بعد تیسرے یا چوتھے دن ماں کے پستان دودھ سے بھر کر لد جاتے ہیں اور بہت درد کرتے ہیں۔ ان کو چھوا جانا اور ان سے بچے کو پلانا ناقابل برداشت ہوتا ہے۔ یہ تکلیف بڑی تیزی سے وارد ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس پر پہلے سے نظر رکھنی چاہئے اور فوراً" برائی اونیا 200 کی چند خوراکیں دے کر مریضہ سے اس خراب صورت حال سے نجات دلا دینی چاہئے۔

دودھ کی یومیہ مقدار : نومولود بچے کو پہلے ہفتہ 200 سی سی (6 اونس) دودھ یومیہ' دوسرے ہفتے 400 سی سی (12 اونس) ایک ماہ کی عمر تک 50 سی سی یا 20 اونس یومیہ' دوسرے ماہ 900 سی سی (30 اونس)' تیسرے ماہ 1000 سی سی (32 اونس) دودھ یومیہ (24 گھنٹے میں) 5 یا 6 بار وقفوں سے پلانا چاہئے۔ اگر اس مقدار سے کم دودھ دیا گیا تو بچے کا نارمل وزن کم رہے گا۔ بعض عورتوں کے پستانوں میں بکثرت دودھ پیدا ہوتا ہے اور بعضوں میں بہت کم دودھ تراوش پاتا ہے جس سے بچہ پوری مقدار حاصل نہیں کر سکتا۔ ایسی ماؤں کی غذا کو بہتر کرنا چاہئے اور ان کو آرٹیکا یورینس 30 یا زنکم 200 کی چند خوراکیں دیں۔ اگر موٹی تازی عورت کے بھاری بھرکم پستانوں میں دودھ نہ بنے یا بہت زیادہ بن کر ٹپکتا رہے تو کلکیریا کارب 200 کی چند خوراکیں دیں۔ ان دواؤں سے ماں میں دودھ کی پیداوار بڑھ جاتی ہے۔ بعض زچہ عورتوں میں دودھ نہیں اترتا یا بہت تاخیر سے یا بہت آہستہ آہستہ اترتا ہے تو ان کو زنکم 200 دینے سے فی الفور دودھ پیدا ہونے لگتا ہے۔

اس علاج کے ساتھ ساتھ بچے کو باری باری ہر پستان کے ساتھ بار بار ضرور لگانا چاہئے کہ پستانوں کو چوسنے سے قدرتی تحریک بیدار ہوتی ہے اور پستانوں میں دودھ تراوش پانے لگتا ہے۔

بعض ڈاکٹر ماں کو دودھ بڑھانے کے لئے زیادہ مقدار میں پانی پینے کا غلط مشورہ دیا کرتے ہیں مگر زیادہ مقدار میں مشروبات پینے سے دودھ کی تراوش میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ اس کا تعلق پیشاب روک ہارمون کے اخراج میں مزاحمت سے ہے اور ممکن ہے وضع حمل کے وقت جلدی بچہ کی ولادت کرنے کے لئے دی گئی دوا کا ہارمون آکسی ٹوسین (Oxtocine) کا اثر ہو جس سے دودھ کم ہو گیا ہو۔ بہر حال اپنا دودھ پلانے والی ماں کو صرف اپنی پیاس بجھانے کے لئے پانی پینا چاہیے۔ اس سے زیادہ نہیں۔

اگر ماں دل یا گردہ کے کسی شدید مرض میں مبتلا ہے یا فعال تپ دق (ٹی بی) کا شکار ہے تو پھر ماں بچے کو دودھ نہ پلائے۔ دق تو چھوتدار مرض ہے اور بچے کو لگ سکتا ہے۔

دیگر مخلوط غذائیں : بچے کو 4 تا 6 ماہ کی عمر میں دوسری غذائیں بھی دینی چاہئیں کیونکہ اس عمر میں بچے کو صرف ماں کا دودھ کافی نہیں ہوتا اور اس کو مزید غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔ شیر خوار اور ننھے بچوں کے لئے مثالی غذا یہ ہے۔

1- پیدائش سے 4 ماہ کی عمر تک ...... صرف ماں کا دودھ۔

2- 5 تا 6 ماہ کی عمر تک ...... پھل کیلا اور ماں کا دودھ۔

3- 7 تا 8 ماہ کی عمر تک ...... پھل یعنی پھلوں کا تازہ رس' دلیہ' سبزی' نیم ابلا انڈا اور ماں کا دودھ۔

4- 9 تا 12 ماہ (1 سال) کی عمر تک ...... پھل' دلیہ' مکھن' کھیر' بسکٹ' شہد' جام' گوشت' نرم دال' سبزی' انڈہ' روٹی کی چوری' قیمہ' آلو وغیرہ اور ماں کا دودھ۔

5- 2 سال کی عمر تک ...... مذکورہ بالا غذائیں زیادہ مقدار میں باری باری تبدیل کر کے اور ماں کا دودھ۔

6- تیسرے سے پانچویں سال تک ...... ہر طرح کی غذا مقوی' متوازن' خوب پکی ہوئی روٹی' بہت کم مرچ مصالحوں کے ساتھ اور دودھ۔

مخلوط غذا گھر کے بالغ افراد کے کھانے اور ناشتے کے اوقات پر بچوں کو اپنے ساتھ بٹھا کر کھلائیں تاکہ بچہ نقالی کرتے ہوئے کھانے کے آداب اور کھانا کھانے کا طریقہ سیکھے۔ اسے ہاتھ دھو کر' بسم اللہ پڑھ کر' دائیں ہاتھ سے' آہستہ آہستہ چبا کر' تمیز کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے کی تربیت دی جائے۔

ڈاکٹر وسیم ریاض
ڈاکٹر مبین خان

نومولود بچوں کے عارضی عوارض۔ معائنہ (NEWBORN CHECKING)

اکثر نومولود بچے بعض نادر خصوصیات رکھتے ہیں جو خوش قسمتی سے عارضی ہوتی ہیں اور جلد رفع ہو جاتی ہیں۔ نومولود بچہ ایک دو ہفتے عمر پانے کے بعد نارمل دکھائی دیا کرتا ہے۔ ان خصوصیات کو جسمانی اعضاء کے مطابق ترتیب سے بیان کیا گیا ہے۔ بعض چھوٹے چھوٹے پیدائشی نقائص جو نقصان دہ نہیں ہوتے مگر مستقل ہوتے ہیں' بھی شامل ہیں اور حسب ضرورت ان کا علاج بھی درج کر دیا گیا ہے۔

1- سر (HEAD)

قالب (Moulding) : اس سے مراد ہے کہ بچے کا سر لمبا' تنگ' مخروطی شکل کا ہو جاتا ہے جو ولادت کے وقت پیدائشی نالی یا گزرگاہ (Birth-Canal) کے بہت تنگ ہونے کے نتیجے میں ہوتا ہے۔ سر پر اس دباؤ سے عارضی طور پر تالو کا سوراخ (چندیا- Fontanel) بند ہو سکتا ہے پھر چند دنوں میں سر کی شکل نارمل ہو جاتی ہے۔

راس (Caput) : اس سے مراد یہ ہے کہ ولادت کے عمل کے دوران سر کی چوٹی (Top) یا ساری کھوپڑی (Scalp) سوج جاتی ہے اور کھوپڑی بھنچ کر اس میں پانی جمع ہو جاتا ہے۔ یہ حالت بچے کے پیدا ہونے کے وقت موجود ہوتی ہے' پھر چند دنوں میں ختم ہو جایا کرتی ہے۔

خونی رسولی (Cephalahematoma) : یہ کھوپڑی کی بیرونی سطح پر خون جمع ہو کر رسولی بن جاتی ہے۔ یہ بچے کے پیدائش کے عمل کے دوران بچے کی کھوپڑی اور ماں کے پیڑو کی ہڈیوں کے باہم رگڑ کھا جانے کے سبب بن جاتی ہے۔ یہ رسولی عموماً" سر کے ایک جانب ہوتی ہے۔ یہ پہلے تو بچے کی پیدائش کے بعد دوسرے دن ظاہر ہوتی ہے پھر پانچویں دن تک بڑھ کر بڑی ہو جاتی ہے۔ یہ پوری تحلیل یا ختم نہیں ہو پاتی جب تک بچہ دو تین ماہ کی عمر کا نہ ہو جائے۔

☆ جب یہ رسولی بڑھ جائے تو دوا سلیشیا 30 روزانہ ایک خوراک دو چار دن دیں جس سے یہ جلد زائل ہو جائے گی (نیز کلکیریا فلور۔ مرک سال)

تالو کا اگلا سوراخ (Anterior Fontanel) : سر کے اگلے حصہ میں "نرم تالو" (Soft-Spot) کا سوراخ (جگہ) ہوتا ہے۔ یہ ہیرے کی شکل کا (Diamond Shaped) اور موٹے ریشوں کی تہہ سے ڈھکا ہوتا ہے۔ چھونے سے یہ جگہ بالکل محفوظ رہتی ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ دماغ تیزی سے بڑھ سکتا ہے۔ اس جگہ دل کی ہر دھڑکن کے ساتھ نارمل طور پر تپکن یا لہر پیدا ہوتی
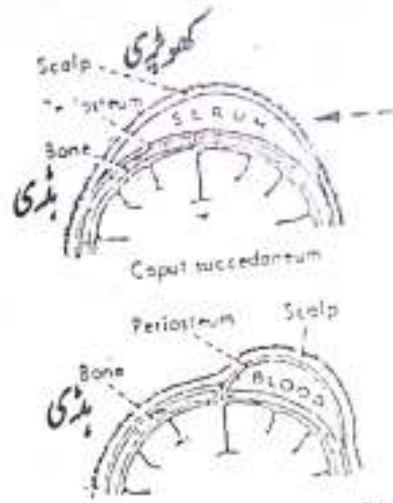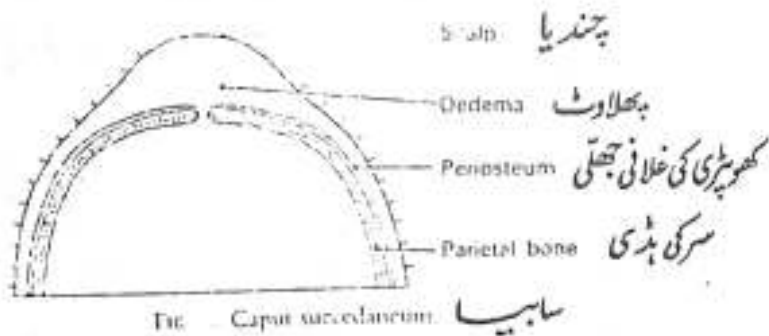
Fig. Caput succedaneum. سابیا
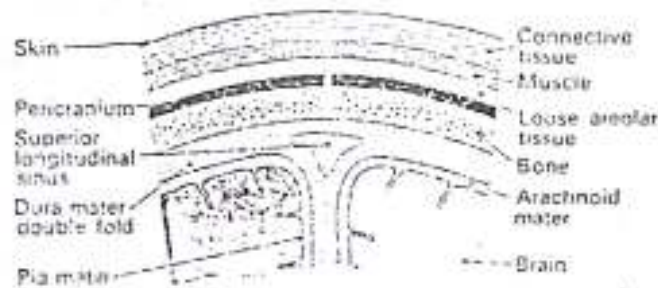
Fig. Cross section through the skull. کھوپڑی کا کراس سیکشن

Caput succedaneum Caput succedaneum is a bluish swelling on the baby's head which is present at birth

ہے۔ جب بچہ 9 تا 12 ماہ کی عمر کا ہو جاتا ہے تو سر کی ہڈیاں مل کر اس سوراخ کو بند کر دیا کرتی ہیں۔

☆ اگر سر کے تالو کے سوراخ کھلے ہوں اور بند نہ ہوں تو ان ادویہ میں سے منتخب کر کے دوا دیں : (1) سلیشیا۔ کلکیریا فاس۔ کلکیریا کارب۔ (2) ایپکاک۔ ایپس۔ سفلینیم۔ سلفر۔ سیپیا۔ مرک۔

☆ جب تالو اندر گھسا ہوا (Sinken) ہو تو : (2) ایپس۔ (3) کلکیریا کارب۔

2- بال (HAIR)

سر کے بال (Scalp-Hair) : ولادت پر سر کے زیادہ تر بال سیاہ رنگ کے ہوتے ہیں۔ یہ عارضی ہوتے ہیں۔ پہلے ہفتے کے بعد نام رکھنا' سر کے بال منڈھوانا اور ختنہ وغیرہ کروانا اسلامی شعائر میں سے ہے۔ غیر مسلم بچوں کے بال ایک ماہ کی عمر پر گرنے لگتے ہیں۔ بعض بچوں کے بال بتدریج گرتے ہیں جب نیچے سے نئے مستقل بال نکلنے لگتے ہیں۔ بعض بچوں کے بال تیزی سے گر کر عارضی گنجے ہو جاتے ہیں۔ مستقل بال 6 ماہ بعد نکلتے ہیں اور ان کا رنگ پہلے نومولود بالوں سے بالکل مختلف ہوتا ہے۔ بچوں میں گرتے بالوں کے لئے برٹا کارب 30 اور سلیشیا 30 ایک ایک خوراک صبح و شام دیں۔

جسم کے بال (Lanugo / Body Hair) : جسم کے فالتو بال باریک روئیں (Fine Dow .ny) ہوتے ہیں جو بعض اوقات بچے کی پشت اور کندھوں پر ہوتے ہیں۔ یہ قبل از وقت پیدا ہونے والے خام بچوں پر عام پائے جاتے ہیں۔ یہ بال دو تین ہفتوں کی عمر پر معمولی رگڑ سے مل کر اتار دیے جاتے ہیں۔ اگر بچہ کو تھوجا 200 کی ایک خوراک دے دی جائے یا اولیم جیکورس ایس ایل 30 کی چند خوراکیں دے دی جائیں تو فالتو بال جلد اتر جاتے ہیں۔

3- آنکھیں (EYES)

سوجے ہوئے پپوٹے (Swollen Eye Lids) : ولادت کے دوران بچے کے چہرے پر دباؤ کے باعث آنکھوں کے پپوٹے پھول جاتے (Puffy) ہیں۔ اگر سلور نائیٹریٹ کے قطرے آنکھوں میں ڈالے جائیں تو بھی پپوٹے موٹے اور سرخ ہو جاتے ہیں۔ اور 3 روز میں یہ خود ہی ٹھیک ہو جاتے ہیں یا حسب ضرورت ارجنٹم نائیٹریکم 30 کی دو چار خوراکیں دیتے ہیں۔

ملتحمہ جھلی کے نیچے سیلان خون : ولادت کی چوٹوں کے سبب بچے کی آنکھوں کے سفید پردے (Sclera) پر آگ کے شعلے جیسا سرخ سیلان خون عام ہوا کرتا ہے اور بے ضرر ہوتا ہے۔ دو

تین ہفتوں کے دوران یہ خون دوبارہ جذب ہو جاتا ہے۔ حسب ضرورت آرنیکا 30 کا ایک قطرہ ایک چمچہ پانی میں ملا کر بچے کو دیا جا سکتا ہے۔

آنکھ کے انگوری پردے کا رنگ (Iris Colour) : بچے کی آنکھوں کے انگوری پردے کا رنگ عموماً نیلا' سبز' سلیٹی یا بھورا یا ان رنگوں سے مخلوط ہوتا ہے۔ انگوری پردے کا مستقل رنگ متعین نہیں ہوتا جب تک کہ بچہ 6 ماہ کا نہ ہو جائے۔ سفید فام گورے بچوں کے انگوری پردے کا رنگ عموماً نیلگوں سلیٹی ہوتا ہے جبکہ سیاہ فام حبشی نومولود بچوں کی آنکھوں کا رنگ بھورا سلیٹی (براؤن گرے) ہوتا ہے۔ جن نومولود بچوں کے انگوری پردے کا رنگ کالا ہوتا ہے وہ عموماً 2 ماہ کی عمر پر تبدیل ہو جاتا ہے اور جن بچوں کے انگوری پردے کا رنگ ہلکا (Light) ہوتا ہے وہ عموماً 5 یا 6 ماہ کی عمر پانے پر تبدیل ہو جاتا ہے۔

آنسوؤں کی نالی کا بند ہونا (Blocke Tear Duct) : اگر بچے کی آنکھوں میں مسلسل آنسو تیر رہے ہوں۔ آنکھیں ڈبڈبائی یا اشکبار رہیں تو اس کی آنسوؤں کی نالی بند ہو سکتی ہے۔ یعنی جو نالی آنکھوں سے ناک میں نارمل طور پر آنسو لے جاتی ہے' وہ بند ہوتی ہے۔ یہ عام مرض ہے اور 90 فیصد سے زائد بچوں کی یہ نالیاں ایک سال کی عمر پانے پر کھلتی ہیں۔

☆ (1) سلیشیا۔ (2) پلساٹیلا۔ رسٹاکس۔ نیٹرم میور۔ فلورک ایسڈ۔ ارجنٹم نائٹ میں سے حسب علامات دوا دی جا سکتی ہے۔

4- کان (EARS)

تہہ دار کان (Folded Over) : نوزائیدہ بچے کے کان عموماً نرم اور ڈھیلے ڈھالے (Floppy) ہوتے ہیں۔ کبھی ایک کنارا مڑا ہوا تہہ دار ہوتا ہے۔ پہلے چند ہفتوں میں جونہی کان کی کری ہڈی سخت ہوتی ہے تو یہ کنارا نارمل شکل کا ہو جاتا ہے۔

کان کا گڑھا (Ear-Pit) : تقریباً ایک فیصد نارمل بچوں کے بیرونی کان کے سامنے ایک چھوٹا سا نشیب یا شکن (Pit or Dimple) ہوتی ہے۔ یہ خفیف سا پیدائشی نقص غیر اہم ہوتا ہے جب تک کہ اس میں انفکشن نہ ہو۔

5- ناک (NOSE)

بھدی' چوڑی یا بیٹھی ہوئی ناک (Flattened Nose) : ولادت کے عمل کے دوران

ناک کو صدمہ پہنچ کر یہ بیٹھ یا دب جاتی ہے تو ایک ہفتے کی عمر پر یہ نارمل دکھائی دینے لگتی ہے۔
اگر بچے کی ناک بھدی ڈبلی ہوئی (Sunken) ہو تو اورم میور 30 کی چند خوراکوں سے درست ہو سکتی ہے۔ اگر طوطے کی چونچ کی طرح نوکیلی اور نوچی ہوئی (Pointed & Pinched) دکھائی دے تو کیمفر 30 یا وریٹرم 30 کی چند خوراکیں دے کر درست کی جا سکتی ہے۔

6- منہ (MOUTH)

آبلہ (Sucking Callus / Blister) : بچے کے بالائی لب کے درمیان پستان یا بوتل کے نپل سے مسلسل دودھ چوسنے کے سبب ایک چھالا بن جایا کرتا ہے پھر جب بچہ نپل چھوڑ کر پیالی کے ساتھ دودھ پینے لگتا ہے تو یہ چھالا غائب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح انگوٹھا چوسنے سے بچے کے انگوٹھے یا کلائی پر بھی چھالا بن جایا کرتا ہے۔ ان چھالوں کو گریفائیٹس 30 یا لائیکو 30 سے درست کیا جا سکتا ہے۔

تیندوا (Tongue-Tie) : نومولود بچوں میں نارمل زبان کے نیچے کی بندش (Band) جو اسے منہ کے فرش سے ملاتی ہے، زیادہ تنگ نہیں ہوتی۔ یہ بندش کبھی زبان کی نوک کے نیچے تک پھیلی ہوتی ہے اور یہ اتنی تنگ ہوتی ہے کہ زبان آزادانہ حرکت نہیں کر سکتی جس سے بچہ بولنے پر قادر نہیں ہوتا۔ کبھی یہ بندش کچھ وقت گزرنے یا حرکت اور بڑھنے سے نارمل طور پر کھنچ جاتی ہے اور درست ہو جاتی ہے مگر یہ موجود رہے تو بچہ زبان باہر نہیں نکال سکتا تو اس صورت میں کسی ماہر معالج سے تیندوا کٹوا دیا جائے۔

سفید دانے (Epithelial Pearls) : اس میں بچے کے مسوڑھوں کی لکیر کے ساتھ ساتھ یا منہ میں سخت تالو پر سفید پانی بھرے دانے یا سفید اتھلے زخم پیدا ہو جاتے ہیں جو نارمل لعابی غدد (میوکس گلینڈز) کے بند ہو جانے کے نتیجہ میں بنتے ہیں۔ یہ ایک دو ماہ میں غائب ہو جایا کرتے ہیں۔ حسب ضرورت مندرجہ ذیل ادویہ میں علامات کے مطابق دوا منتخب کر کے دیتے ہیں۔

☆ بچوں کے منہ میں دانے (Aphtae) : (1) بورکس۔ سلفیورک ایسڈ۔ مرک۔ (2) کالی کلور۔ میوریٹک ایسڈ۔ نکس ماسکاٹا۔ نکس وامیکا۔

☆ منہ میں سفید دانے : (2) آرسنکم۔ بورکس۔ سلفیورک ایسڈ۔

☆ منہ آنا۔ زخم ہونا (Soor / Thrush) : (2) کالی کلور۔ مرک۔ (3) سلفیورک ایسڈ۔

☆ منہ سے رالیں بہیں (Drooling): (I) مرک سال۔ کلی بائی۔

دانت (Teeth) : ولادت کے وقت نومولود بچے کا کوئی دانت موجود ہونا شاذونادر واقعہ ہوتا ہے۔ تقریباً 10 فیصد بچوں کے بغیر جڑوں کے فالتو دانت ہوتے ہیں۔ باقی 90 فیصد میں نارمل دانت قبل از وقت اگ آتے ہیں اور ان کو ایکسرے کے ذریعے معلوم کیا جاسکتا ہے۔ فالتو دانتوں کو کسی ماہر دندان سے نکلوا دینا چاہیے۔ نارمل دانتوں کو صرف اس وقت نکلوانا چاہیے جب یہ ڈھیلے ہو جائیں اور ان کے سڑ کر بند ہو جانے (Choking) کا خطرہ ہو یا ان کی نوکوں سے بچے کی زبان پر زخم ہونا کا خدشہ ہو۔

7- چھاتیوں کا سوج جانا (BREAST ENGORGEMENTS)

نومولود بچوں' لڑکے لڑکیوں دونوں کے پستان زندگی کے پہلے ہفتے کے دوران سوجے ہوئے ہوتے ہیں۔ جو ماں کے رحم میں مشیمہ جھلی میں سے زنانہ ہارموز چھن کر گزر جانے کے باعث ہوتا ہے۔ عموماً یہ سوجن 4 تا 6 ماہ رہتی ہے مگر جو نومولود لڑکیاں ہوں اور ماں کا دودھ پیتی ہوں ان میں یہ سوجن طویل عرصہ تک رہتی ہے۔ ایک ماہ یا اس سے زیادہ پر ایک چھاتی کی سوجن دوسری چھاتی (پستان) کی سوجن سے پہلے زائل ہو جاتی ہے۔ ان سوجی ہوئی چھاتیوں کو پکڑ کر کبھی دبانا یا بھینچنا نہیں چاہیے ورنہ سوجن یا انفکشن کا احتمال ہوتا ہے۔ اگر چھاتی میں دکھن' سرخی یا دھاریاں ہوں تو معالج کے نوٹس میں لانا چاہیے۔

8- لڑکیوں کے اعضائے تناسل (FEMALE GENITALS)

شفران کی سوجن (Swollen Labia) : مشیمہ جھلی سے زنانہ ہارموز گزر جانے کے سبب نومولود لڑکیوں میں چھوٹے لب (شفران صغیرہ) بہت سوجے ہوئے ہو سکتے ہیں۔ یہ سوجن 2 سے 4 ہفتوں میں زائل ہو جاتی ہے۔ مریضہ کو ا۔پلس 6 یا مرک 6 کی دو چار خوراکیں دی جائیں۔

پردہ بکارت کے ناہموار سرے (Hymenal Tags) : ماں میں ایسٹروجن ہارموز کے باعث پردہ بکارت بھی سوج جاتا ہے اور گلابی رنگ کی بافت (ٹشو) کے آدھ انچ ملائم ابھار بن جاتے ہیں۔ یہ نارمل ہموار سرے (Tags) دس فیصد نومولود لڑکیوں میں واقع ہوتے ہیں اور آہستہ آہستہ دو تا چار ہفتوں میں سکڑ کر غائب ہو جاتے ہیں۔

مہبلی رطوبت (Vaginal Discharge) : جونہی ماں کے ہارموز بچے کے خون میں کم ہوتے ہیں۔ ایک صاف یا سفید رطوبت مہبل سے ولادت کے بعد پہلے ہفتے کے آخری دنوں میں

خارج ہوتی ہے۔ کبھی یہ اخراج گلابی یا خون کے رنگ کا (نقلی حیض) ہوتا ہے۔ یہ بھی ایک نارمل رطوبت ہوتی ہے اور جب یہ رطوبت آنا ایک دفعہ بند ہو جائے تو پھر دوبارہ نہیں بہا کرتی۔
حسب ضرورت لڑکی کو سیپیا 200 یا پلساٹیلا 200 کی ایک دو خوراکیں بھی دی جا سکتی ہیں۔

9۔ لڑکے کے جنسی اعضاء (MALE GENITALS)

فتق۔ استسقائے فوطہ (Hydrocele) : نومولود بچے کے فوطہ (Scrotum) میں صاف پانی بھرا ہوا ہو سکتا ہے۔ یہ پانی وضع حمل کے عمل کے دوران فوطہ میں جمع ہو جاتا ہے اور اس میں درد نہیں ہوتا اور نومولود لڑکوں میں یہ عام مرض ہے جو 6 ماہ سے 12 ماہ تک بالکل ختم ہو جاتا ہے۔ یہ بے ضرر ہوتا ہے تاہم اس کا دوبارہ معائنہ کرتے رہنا چاہیے۔ اگر سوجن سائز میں بار بار بدلتی رہے تو فتق (ہرنیا۔Hernia) بھی ہو سکتا ہے۔ جس کا معالج سے علاج کروانا چاہیے۔
اگر پیدائشی طور پر بچے کو استسقائے خصیہ (ہائیڈروسیل) لاحق ہو تو روڈوڈنڈران 200 کی چند خوراکیں درست کر دیتی ہیں۔ اگر فتق (ہرنیا) ہو تو اورم مٹ 200 کی چند خوراکیں دیں۔ (اگر بچے کے دائیں کنج ران میں ہرنیا ہے تو اورم یا لائیکوپوڈیم دی جاتی ہے اور اگر بائیں طرف ہو تو نکس وامیکا دوا دیتے ہیں)

خصیوں کا فوطہ میں نہ اترنا (Undescended Testes) : تقریباً 4 فیصد نومولود لڑکوں میں ولادت کے وقت خصیے فوطہ میں نہیں اترے ہوتے۔ بہت سے لڑکوں میں ولادت کے بعد کے مہینوں میں آہستہ آہستہ فوطہ میں اتر کر نارمل حالت میں آ جاتے ہیں۔ ایک سال کی عمر میں صرف 0.7 فیصد لڑکوں کے دونوں خصیے فوطے میں نہیں اترتے جن کو علاج یا عمل جراحی سے اتارا جاتا ہے۔
اگر بچے کے خصیے فوطہ میں نہ اتریں تو اورم مٹ IM یا ٹوبر کولینم IM کی واحد خوراک ہر دو ہفتے بعد دیں۔

غلفہ کا تنگ ہونا (Tight Prepuce) : بہت سے نامختون شیر خوار لڑکوں کا غلفہ عضو کے سر حشفہ (Glans) پر تنگ چپکا ہوتا ہے اور حشفہ کو دیکھا نہیں جا سکتا۔ بہتر یہ ہے کہ ولادت کے بعد پہلے ہفتے لڑکے کا نام رکھنے کے ساتھ ہی اس کا ختنہ بھی کرا دیا جائے۔ اس سے بچہ بہت سی دقتوں سے بچ جاتا ہے۔ (دیکھئے ختنہ کا بیان مردانہ عوارض کے باب میں) اس کا علاج صرف ختنہ ہی ہے۔

نعوظ۔ ایستادگیاں (Erection) : نومولود لڑکوں میں بھی دیگر عمروں کے لڑکوں کی طرح

ایستادگیاں عام آتی رہتی ہیں۔ یہ عموماً پیشاب سے بھرے ہوئے مثانے کا شاخسانہ ہوتا ہے اور ایستادگی اس امر کی غماز ہے کہ بچے کے عضو (Penis) میں جو اعصاب کارفرما ہیں۔ وہ نارمل اور صحیح ہیں۔

اگر بچوں میں تکلیف دہ ایستادگیاں آیا کریں تو ٹوبر کو لینم 1M یا لیکیسس 200 یا مرک 200 کی ہر ہفتے ایک خوراک 2 تا 3 ہفتے دیں۔

10- ہڈیاں اور جوڑ (BONES & JOINTS)

تنگ کولہے (Tight Hips) : کولہے بہت زیادہ تنگ نہیں ہونے چاہئیں۔ اگر بالائی ٹانگیں 60 درجے باہر کو جھک سکیں اور دونوں جانب یکساں ہوں۔ تو یہ عمدہ ہے۔ اپنی جگہ سے ہٹ جانا (Dislocation) کولہے کے تنگ ہونے کا سب سے بڑا سبب ہے۔ اس کے لئے کلکی کارب 30 اور پلساٹیلا 30 کی ایک ایک خوراک صبح اور شام کو استعمال کروائی جائے۔

پنڈلی کی ہڈی کا بل کھانا (Tibial Torsion) : پنڈلی کی ہڈیاں (Tibia) نارمل طور پر خمیدہ ہوتی ہیں کیونکہ رحم مادر میں بچہ چوکڑی کی حالت (X-Legged Position) میں ہوتا ہے۔ اگر بچے کو کھڑا کیا جائے تو ٹانگیں کمان کی طرح دکھائی دیں گی۔ دونوں ٹانگوں کے یہ خم نارمل ہوتے ہیں اور جب بچہ 6 تا 12 ماہ کی عمر میں چلنے لگتا ہے تو یہ خم سیدھے ہو جاتے ہیں۔ حسب ضرورت بچے کو پلمبم 30 کی چند خوراکیں دے کر صورت حال کو درست کیا جا سکتا ہے۔

اندر یا باہر کو پاؤں کا مڑنا (Feet Turned Up in Or Out) : رحم کے اینٹھے ہوئے حصوں میں بچے کے پاؤں کسی جانب کو مڑے ہوتے ہیں۔ اگر بچے کے پاؤں نرم یا موڑنے کے قابل (Flexible) ہوں اور با آسانی ہلا کر نارمل حالت میں لائے جا سکتے ہوں تو پھر یہ نارمل ہوتے ہیں۔ پاؤں کی سمت 6 تا 12 ماہ کی عمر کے درمیان بھی زیادہ نارمل ہو جائے گی۔ اگر بچے کے ٹخنے کمزور ہوں اور چلنے پر مڑ جائیں تو کاربوانیملس 30 کی دو چار خوراکیں دیں۔

پاؤں کی دوسری لمبی انگلی (Long Second Toe) : بحیرہ روم کے ساتھ ساتھ ممالک خصوصاً مصر کے باشندوں میں بعض نسلیاتی گروہوں (Ethanic Groups) میں موروثی طور پر پاؤں کی دوسری انگلی انگوٹھے سے زیادہ لمبی ہوتی ہے۔

پاؤں کے انگوٹھے کا ناخن دوہرا ہونا (Ingrown Toe Nail) : بہت سے نومولود بچوں کے ناخن نرم ہوتے ہیں ربا آسانی دوہرے (Bend) ہو جاتے اور خم کھا جاتے (Curve) ہیں۔

تاہم یہ اصلی خیدگی نہیں ہوتی کیونکہ ناخن مڑ کر گوشت کے اندر نہیں گھستا۔

اگر پاؤں کے انگوٹھے کا ناخن بڑھ کر گوشت میں گھس جائے تو میگنیشیس پولس آسٹر یلیس 30 چند خوراکیں دی جائیں اور اگر ناخن گوشت میں گھس جائے اور انگوٹھا پک جائے۔ پیپ پڑ کر درد کرے تو سلیشیا 30 یا تھیو کریم 30 دیں۔

11- نومولود بچے کی حرکات (NEW-BORN BEHAVIOUR)

نومولود بچوں میں بعض حرکات جن کا والدین سے تعلق ہوتا ہے' بیماری کی علامات نہیں ہوتیں۔ ان میں اکثر بے ضرر رد عمل (Reflexes) ہوتا ہے۔ جو خام اعصابی نظام کے سبب ہوتا ہے۔ اور دو تین ماہ کی عمر کے بعد غائب ہو جاتے ہیں۔ ماں کو ان حرکات سے فکر مند نہ ہونا چاہیے۔

* ٹھوڑی کا ہلنا
* نچلے ہونٹ کا کپکپانا۔ پھڑکنا
* ہچکی آنا

بے قاعدہ سانس آنا (Irregular Breathing) : اگر بچہ راضی خوش ہے تو بے قاعدہ تنفس بھی نارمل ہی ہوتا ہے۔ سانس کی رفتار فی منٹ 60 سے کم ہو' سانسوں میں وقفہ 6 سیکنڈ سے کم ہو اور بچے کا رنگ نیلا نہ ہو جائے۔ بعض بچے تیز تیز' بتدریج گہرے گہرے ٹھہر ٹھہر کر سانس لیا کرتے ہیں تاکہ ے مکمل طور پر پھیل سکیں۔

ہوا یا ریاح کا اخراج (Passing Gas) : یہ عارضی نہیں ہوتا۔

* نیند میں سانس لینے یا حرکت کرنے سے شور کرنا/ آوازیں نکالنا۔
* چھینکیں آنا۔
* تھوک نکالنا یا ابکائیاں لینا۔
* چونکنا یا جسم میں مختصر سی اکڑن جس سے آوازیں نکالے اور حرکتیں کرے۔ بیلاڈونا 30 یا سٹرامونیم 30 یا ہیوسمس 30 دیں۔
* آنتوں کی حرکات کے ساتھ زور لگانا۔ حسب ضرورت لائیکو پوڈیم یا کیموملا 30 دیں۔
* گلا صاف کرنا۔ (حلق میں سے تراوشات کی غرغرہ کرنے جیسی آوازیں نکالنا)
* روتے چلاتے ہوئے بازوؤں اور ٹانگوں کا کانپنا یا ناچنا (Jitteriness) عام ہوتا ہے مگر تشنج شاذونادر ہوتا ہے۔ تشنج کے دوران بھی بچوں کو جھٹکے لگتے ہیں اور آنکھیں جھپکتے (Blink) ہیں۔

باقاعدہ تال کے ساتھ اپنے منہ کے ساتھ چوستے (Suck) ہیں مگر چیخیں نہیں مارتے۔ اگر بچہ کانپتا ہے اور چیختا چلاتا نہیں ہے تو اسے کوئی چوسنے کے لئے چیز دے دی جائے۔ اگر چوسنے کے دوران بھی کپکپی ختم نہ ہو تو تشنج کا احتمال ہوتا ہے۔ اسے تشنج کی دوا دیں۔ مثلاً سائکوٹا200، بیلاڈونا200، جلسیمیم200، نکس وامیکا30 وغیرہ دیں۔

جمائیاں لینا (Yawning) : بچے سانس کی تنگی کے ساتھ خصوصاً جمائیاں آئیں تو سلفر30 ایک دو خوراکیں دیں۔

12- جلد (SKIN)

جلد کا رنگ (Skin Colour) : ولادت کے بعد بچے کو نہلانے پر خون کے سرخ ذرات کے بہت زیادہ ہونے سے بچے کی جلد کا رنگ نارمل طور پر سرخ ہو جاتا ہے۔ اگر اس کو سردی لگ جائے تو سرخ رنگ فوراً پیلا یا نیلے داغ دھبوں والا (Mottled-Blue) ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اس کو فی الفور گرم کریں۔ گرم کپڑے میں لپیٹ دیں اور ایکونائیٹ 3x کی دو خوراکیں 5'5 منٹ کے وقفے سے دیں۔ پھر زندگی کے دوسرے ہفتے جلد خشک اور چھلکے دار (Flaky) ہو جاتی ہے۔ یہ مندرجہ ذیل سات قسم کے سرخ دانوں (Rashed) اور پیدائشی نشانات کی راہنمائی کرتی ہے۔

نومولود کے کیل مہاسے (Acne) : نومولود بچوں میں 30 فیصد کے چہرے پر مہاسے پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو زیادہ تر چھوٹے چھوٹے سرخ دانے (Bumps) ہوتے ہیں۔ نومولود کے یہ مہاسے 3 یا 4 ہفتے کی عمر پر شروع ہو کر 4 یا 5 ماہ کی عمر تک رہتے ہیں۔ ان کا سبب ولادت سے ذرا پہلے ماں کے ایسٹروجن ہارمونز کا منتقل ہونا ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ عارضی طور پر نکلتے ہیں اور ان کے علاج کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اگر بچوں کے روغن یا مرہم لگائے جائیں تو ان میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اگر ضرورت پڑے تو پلساٹیلا30 یا نیٹرم میور30 کی ایک دو خوراکیں دے دیں۔

رالیں بہنے سے دانے (Drooling Rash) : بہت سے بچوں کی ٹھوڑی اور رخساروں پر سرخ دانے (Rash) نکل آتے ہیں جو نمودار ہوتے اور پھر غائب ہوتے رہتے ہیں۔ یہ اکثر ان حصوں پر غذا لگ جانے یا معدے سے نکلنے والا تیزاب (Acid) تھوک یا رالیں لگنے کے سبب نکل آتے ہیں۔ ان سے بچاؤ کے لئے نیند کے دوران بچے کے چہرے کے نیچے جذب کرنے والا کپڑا (Bib / Diaper) رکھ دیا جاتا ہے نیز خوراک کھلانے کے ہر دفعہ بچے کے چہرے کو خوب اچھی طرح مل کر دھو ڈالنا چاہئے۔

99 Birth
پیدائش کے وقت درجہ حرارت گر جاتا ہے
98
درجہ حرارت کم و بیش ہوتا رہتا ہے
97
گراف: نوزائیدہ بچّے کا جسمانی درجہ حرارت ولادت کے بعد ۱۲ گھنٹوں کے دوران گر جاتا ہے۔ اور پھر کچھ دن اترتا چڑھتا رہتا ہے۔
96
95
94
93
نوزائیدہ بچّے کے جسم کا درجہ حرارت
Body temperature (°F)
ولادت کے بعد گھنٹے
پیدائش کے بعد دن
0 2 4 6 8 10 12 2 4 6 8 10 12 14 16 18 20
Hours after birth
Days after birth

1%
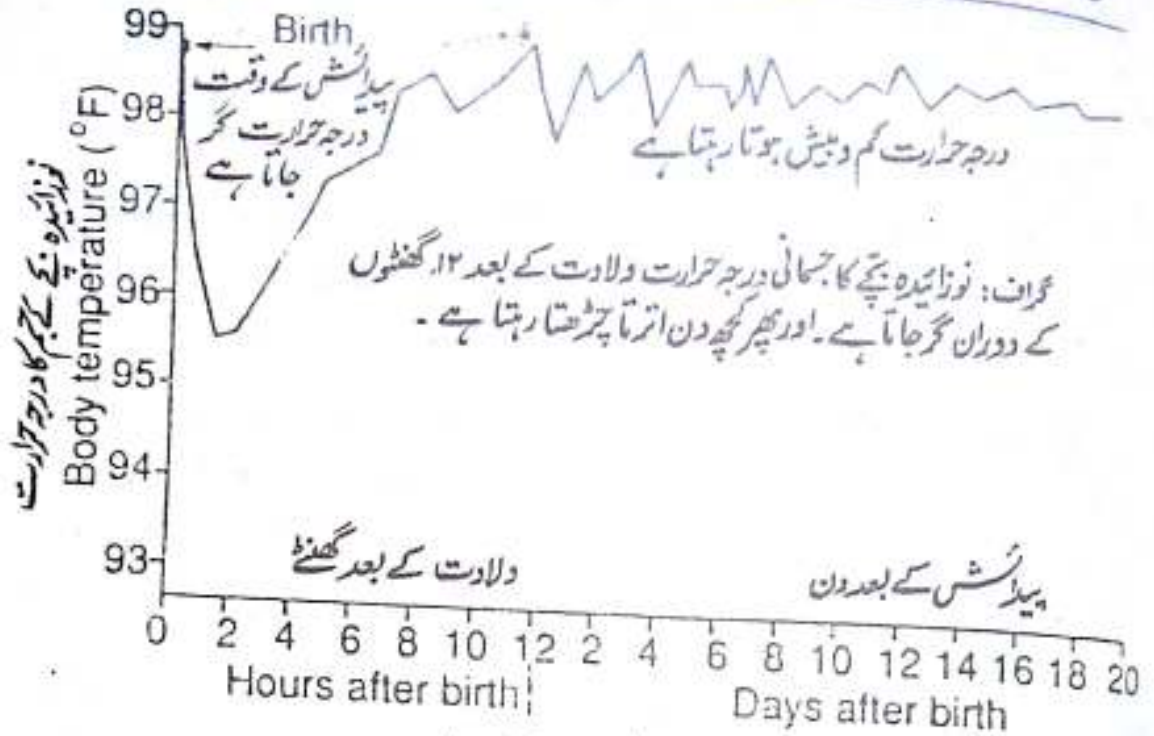
بچّے کی آنکھوں کو سفید پردے کے خطرناک ورم (آشوب چشم) سے بچانے کے لیے اس کے پیدا ہوتے ہی اس کی دونوں آنکھوں میں ایک فیصد سلور نائٹریٹ (Silver Nitrate) کا قطرہ یا ٹیٹراسائکلین یا اریتھرومائسین مرہم ڈالیں۔ اگر والدین میں سے کسی میں بھی سوزاک کی نشانیاں موجود ہوں تو یہ خصوصاً ضروری ہے۔

بوتل سے دودھ پینے والے بچوں میں بیمار ہو کر مر جانے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔

سرد موسم میں

بچہ کو اچھی طرح سے لپیٹیں۔

لیکن گرم موسم میں (یا جب بچہ بخار میں مبتلا ہو)

اسے ننگا رہنے دیں۔ بچہ کو کافی گرم رکھنے کے لیے اسے ماں کے جسم کے قریب رکھیں۔

دیگر سرخ دانے بچے کے چہرے پر گرمی دانے ہوتے ہیں جو خصوصاً" موسم گرما میں بچے کو پستان سے دودھ پلانے کے دوران ماں کی جلد کے ساتھ لگنے سے رونما ہو جاتے ہیں۔ ماں کو چاہئے کہ دودھ پلاتے وقت بچے کے چہرے کو بار بار کبھی اس چھاتی سے پھر دوسری چھاتی سے دودھ پلانے کے لئے وضع بدلتی رہے اور ٹھنڈا کر کے ایک رومال ان جگہوں پر رکھے۔ کسی بچے کی جلد کامل (پرفیکٹ) نہیں ہوتی۔

حسب ضرورت بچے کو ٹھوڑی اور رخساروں پر سرخ دانوں یا گرمی دانوں کے لئے پلساٹیلا' بیلاڈونا یا نیٹرم میور دی جاتی ہے۔

سمی سرخی۔ احمرار سمی (Erythema Toxicum) : ولادت کے دوسرے تیسرے دن 50 فیصد سے زیادہ بچوں کی جلد پر سمی سرخی نمودار ہو جایا کرتی ہے۔ جس میں آدھ سے ایک انچ سرخ دھبے رونما ہو جاتے ہیں جن کے درمیان میں چھوٹا سا سفید دانہ (Lump) ہوتا ہے اور کیڑوں کے ڈنگ مارنے کی طرح دکھائی دیتے ہیں۔ یہ جسم پر ہر جگہ 'لاتعداد اور نئے مسلسل نکلنے والے ہوتے ہیں۔ ان کا سبب نامعلوم ہے' یہ بے ضرر ہوتے ہیں اور بچے کی عمر 2 ہفتے' کبھی کبھار 4 ہفتے ہونے تک غائب ہو جاتے ہیں۔ حسب ضرورت نیٹرم میور یا سیپیا یا بیلاڈونا ایک خوراک دیں۔

زنبور یا گزرگاہ کی چوٹیں (Forceps or Birth-Canal Trauma) : اگر بچے کی ولادت مشکل سے ہوئی ہو یا زنبور (Forceps) کی مدد سے بچے کو کھینچ کر نکالا گیا ہو یا پیدائش کی نالی یعنی گزرگاہ (Birth-Canal) بہت تنگ ہو تو بچے کی جلد پر ان کے دباؤ سے چوٹیں یا خراشیں آتی یا سر اور چہرے پر کسی جگہ چربیلی بافتیں شکستہ ہو جاتی ہیں۔ ہڈیوں کے ابھاروں کے اوپر کی جلد مثلاً" سر کے اطراف میں 'گزرگاہ کی تنگی سے دباؤ آ کر جلد ٹوٹ پھوٹ جایا کرتی ہے۔ خواہ ولادت زنبور کے استعمال کے بغیر ہی ہوئی ہو۔ یہ چوٹیں اور خراشیں پہلے یا دوسرے دن دکھائی دیتی ہیں۔ پھر ایک یا دو ہفتے بعد یہ غائب ہو جاتی ہیں۔ اگر یہ خراشیں اور زخم چھونے سے دکھیں اور نرم ہوں اور تین چار ہفتے رہیں تو ان پر آرنیکا مرہم لگائی جائے اور آرنیکا 30 کی ایک دو خوراکیں بچے کو کھلا دیں۔

باجرے جیسے باریک سفید دانے (Milia) : یہ دانے 10 فیصد نومولود بچوں کے چہرے پر زیادہ تر ناک اور رخساروں پر نیز پیشانی اور ٹھوڑی پر نکل آتے ہیں۔ اگرچہ یہ پھنسیوں (Pimples) کی طرح دکھائی دیتے ہیں۔ تاہم یہ نسبتاً" بہت چھوٹے اور غیر متعدی ہوتے ہیں۔ یہ ایک دو ماہ کی عمر پر ختم ہو جاتے ہیں۔ ان پر کوئی کریم یا مرہم نہ لگانی چاہئے سوائے مرہم سلفر کے۔

خالص آبلے (True Blisters) یا پھنسیاں (Pimples) خصوصاً" بچے کے سر پر' ولادت

کے بعد پہلے ماہ نکل آئیں تو یہ توجہ طلب ہوتی ہیں اور ان کی فوراً" تشخیص کرنا ضروری ہے۔ اگر یہ آبلے یا پھنسیاں مشکوک ہوں یعنی سائی نسلہ (وائرسی نسلہ۔ Herpes Virus) کے باعث ہوں تو فی الفور علاج کروائیں۔ حسب علامات سلفر۔ سیپیا۔ مرک۔ مزریم۔ تھوجا۔ پٹرولیم۔ سورینم۔ امونیا کارب۔ میگنیشیا کارب۔ لائیکوپوڈیم۔ ٹیلوریم میں سے منتخب کرکے دوا دیں۔

منگولی داغ (Mongolian Spots) : منگولی داغ ایک نیلگوں سلیٹی رنگ کا ہموار پیدائشی دھبہ یا نشان ((Birth-Mark) ہے جو اہل مشرق' اندلس (سپین) امریکی انڈین اور سیاہ فام (حبشی) لوگوں کے 90 فیصد سے زائد نومولود بچوں کے جسم پر کسی بھی جگہ پر زیادہ تر پشت اور چوتڑوں پر موجود ہوتا ہے۔ یہ دھبے شکل و صورت اور سائز میں بہت مختلف ہوتے ہیں۔ اکثر داغ دھبے دو تین سال کی عمر پر رفتہ رفتہ ماند پڑ جاتے اور غائب ہو جاتے ہیں۔ تاہم ان کا ذرا سا نشان (Trace) جوانی کی عمر تک قائم رہتا ہے۔

پیدائشی نشان (Birth-Mark / Naevus Maternus) کے علاج کے لئے ہومیو پیتھی میں مندرجہ ذیل ادویہ ہیں۔ (1) ایسٹک ایسڈ۔ فاسفورس۔ فلورک ایسڈ۔ (2) تھوجا۔ کاربوویج۔ کلکیریا۔ لائیکو۔ (3) نکس وامیکا۔ ویکسینم۔

حسب ضرورت ان میں سے منتخب دوا استعمال کرائی جائے۔

لندن کی لیڈی ڈاکٹر مس مروارید (مارگریٹ ٹائیلر) منگولی بچوں کے مرض کے لئے <u>میڈورینم</u> اونچی طاقت میں دیا کرتی تھی۔

گلابی پیدائشی نشان۔ لقلق کے نشان (Stork Bites / Pink Birth-Marks) : یہ چوڑے ہموار نشانات ناک کی کاٹھی پر' آنکھوں کے پپوٹوں پر یا گردن کی پشت پر 50 فیصد سے زائد نومولود بچوں میں ہوتے ہیں۔ ناک اور پپوٹوں کے نشان ایک سے دو سال کی عمر میں مکمل طور پر صاف ہو جاتے ہیں۔ گردن کی پشت کے نشان بھی زیادہ تر صاف ہو جاتے ہیں۔ البتہ ان میں 25 فیصد جوانی کی عمر میں قائم رہتے ہیں۔ اگر ضرورت ہو تو تھوجا' کاربوویج' کلکیریا' لائیکو 200 طاقت میں منتخب کرکے دوا دی جا سکتی ہے۔

معذور بچے

(HANDICAPPED / DISABLED CHILDREN)

معذور بچے یعنی اندھے، گونگے، بہرے، لولے، لنگڑے، مفلوج، پولیو والے، مرگی والے، دل، پھیپھڑوں اور آنتوں کے امراض والے بچے اور یتیم بچے بہت سے گھروں میں پائے جاتے ہیں اور اپنی بے کسی و بے مائیگی کی بناء پر اپنے والدین یا سرپرستوں کی زیادہ توجہ کا محور بنے رہتے ہیں۔ یہ بچے ذہنی یا جسمانی طور پر معذور یا ناقص ہوتے ہیں۔ مثلاً" جسمانی خرابی میں عضلات کی کمزوری یا اندھا پن وغیرہ جسمانی معذوری (Disabality) ہے۔ لیکن جب نارمل فعل میں نقص ہو تو یہ فعلی معذوری (Handicap) ہے جیسے چل نہ سکنا، بول نہ سکنا وغیرہ صلاحیتیں (Faculty) ناقص ہوں۔

معذور بچوں میں بعض نقائص تو موروثی ہوتے ہیں۔ بعض اکتسابی۔ حمل کے دوران جو عورتیں بچے کی جنس معلوم کرنے کی غرض سے ایکسرے (X-Ray) یا الٹرا ساؤنڈ کرواتی ہیں۔ اس سے معذور بچے پیدا ہوتے ہیں۔ ڈاکٹروں کا مشورہ ہے کہ دوران حمل والدین کو بچے کی جنس معلوم کرنے کے لئے اصرار نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ ایکسرے کرنے سے بچہ معذور پیدا ہونے کا سبب ہو سکتا ہے نیز اپنی تمنا کے خلاف بچے کی جنس کو معلوم کر لینا مایوسی اور غمگینی کے جذبات پیدا کرتا ہے جو ماں اور بچے دونوں کے لئے نقصان دہ ہے۔

بعض حاملہ خواتین کو بلاوجہ مختلف ایلوپیتھک ادویہ کھانے اور ایکسرے وغیرہ کروانے کا شوق یا جنون سا ہوتا ہے۔ یہ چیزیں شکم مادر میں نشوونما پانے والے جنین کے خلیوں کو برباد کر دیتی ہیں۔ ماہرین کی تحقیق کے مطابق ابتدائی 3 ماہ کے دوران جنین کے ان سے متاثر اور معذور ہونے کے خطرات زیادہ ہیں۔ حمل کے دوران بالخصوص کینسر اور خوطرا (گلہڑ) کی کلوروکوئن قسم کی ادویات سے پرہیز لازم ہے۔ حاملہ کو درد روک (Pain-Killer) ادویہ بھی مضر ثابت ہوتی ہیں۔ اینٹی بائیوٹک ادویہ میں سے ٹیٹرا سائیکلین، سٹریپٹو مائی سین، کلورم فینکول اور سلفو سائی نائیڈ کے استعمال سے بالکل پرہیز کرنا چاہئے۔ کیونکہ ان ادویہ سے بچے کو دل کی بیماریاں، بچے کے دل میں سوراخ ہونا، ہاتھ پاؤں انگلیوں کا ٹیڑھا ہو جانا، یرقان اور جگر کی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔

ہولرزادا بلیہ یعنی سادہ لوح (Idiot) بچے میں پیدائشی طور پر سر اور جسم کے دیگر اعضاء کی نشو

و نما ناقص ہوتی ہے۔ سر بد وضع' چھوٹا سا اور تھوڑا کمزور سا دماغ ہوتا ہے نیز غدہ درقیہ (تھائیرائیڈ گلینڈ) میں نقص ہوتا ہے۔ ان کا جسم لاغر اور عقل کم' شعوری صلاحیتیں کالعدم ہوتی ہیں۔ یہ الفاظ کو صحیح انداز میں سمجھ سکتے نہ بول سکتے ہیں۔ قد میں بھی نہیں بڑھتے۔

چھوٹے سر والے (Microcephaly) : ایسے بچے "دولے شاہ" کے چوہے کہلاتے ہیں۔ ایسے بچوں کو والدین گجرات میں بابا دولے شاہ کے مزار پر چھوڑ آتے ہیں۔ یہ بھیک مانگتے ہیں اور کسمپرسی کے عالم میں زندگی بسر کر کے مرجاتے ہیں۔ چھوٹے سر میں دماغ بھی چھوٹا ہوتا ہے۔ چنانچہ بچہ ذہنی طور پر بہت پسماندہ ہوتا ہے۔ اگر ولادت سے پہلے بچے کے دماغ کو نقصان (Damage) پہنچ جائے مثلاً" ماں کو جرمن خسرہ سے بچے کو پیدائشی خسرہ ہو جائے یا شروع حمل میں ماں کو ایکسرے (X-Ray) لگایا گیا ہو تو بچے کا دماغ متاثر ہو جاتا ہے۔ اور بچے کا سر چھوٹا رہ جاتا ہے۔ بچہ کی ولادت کے وقت بھی بچہ کے دماغ کو صدمہ آ کر یا چوٹ آ کر یا نومولود کی ابتدائی عمر میں کوئی مرض ہو کر یہ مرض واقع ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ دماغ کی ادھوری نشو ونما (Cerebral Agenesis)' بلی پلازمیت (Toxoplasmosis) اور بڑے خلیوں پر مشتمل مرض (Cytomegalic Inclusion Disease) وغیرہ بھی اس کے اسباب ہیں۔

بونے بچے (Dwarf) : ایسے بچے نارمل قد سے چھوٹے رہتے ہیں۔ پیدائش سے ہی یہ آہستہ آہستہ بڑھتے ہیں۔ بونا پن میں اکثر موروثی عناصر کارفرما ہوتے ہیں یا ان کی ہڈیاں آہستہ آہستہ بڑھتی ہیں یا ہڈیوں میں خرابی ہوتی ہے۔ کساح (Rickets) یا موروثی مرض عدم نمو غضروف (Achondroplasia) میں ہڈیوں کا علاج نہ کرنے سے یا کبھی ہارمون کے نظام میں بعض خرابیوں مثلاً" نشو ونما کے ہارمون سے یا کم درقیت (ہائپو تھائی رائیڈزم) سے قد نہیں بڑھتا۔ غذا کے جذب نہ ہونے' پروٹین' وٹامنز' نمکیات' بعض ایلوپیتھک ادویہ کے طویل استعمال سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔

موروثی ابلہی۔ کریٹینزم (Cretinism) : ایک قسم کی پیدائشی بیوقوفی ہے۔ جو مریض کو وراثت میں ملتی ہے۔ پھر غیر متناسب نشو ونما کے باعث مریض کا جسم بدوضع اور بے ڈول ہو جاتا ہے۔ دیگر اعضاء کے مقابلے میں سر بہت بڑا (Macrocephaly) ہوتا ہے۔ غدہ درقیہ (تھائی رائیڈ گلینڈز) کے فعل میں ابتری کے سبب گلہڑ (گیگھے) کا مرض ہوتا ہے۔ گلہڑ کے مریض والدین کے بچوں میں یہ موروثی ابلہی کا مرض بہت ہوتا ہے اور یہ بچے بالکل حیوانوں کی طرح ہوتے ہیں۔ سر بڑا اور چپٹا' آنکھیں سرخ' ڈبڈبائی ہوئی' چہرہ احمقانہ' ناک چپٹی' ہونٹ موٹے' منہ کھلا' نچلا جبڑا لٹکا ہوا'

زبان بڑی لٹکی ہوئی' پیٹ پھولا ہوا' پاؤں چھوٹے' جلد میلی کچیلی' بعض اندھے گونگے' بہرے ہوتے ہیں۔ نرے وحشی دکھائی دیتے ہیں۔

پولیو : بچوں کا فالج (پولیو-Polio) چھوٹے بچوں کو معذور (Disabled) کر دیتا ہے۔ یہ مرض ایک وائرس کی چھوت سے پھیلتا ہے۔ جو حلق اور آنتوں میں پہنچ کر اعصاب کے راستے حرام مغز اور دماغ کے مختلف حصوں میں سرایت کر جاتا ہے۔ جس کے نتیجے میں اعضاء پر زیادہ تر ٹانگوں اور بازوؤں پر فالج گر جاتا ہے۔

کساح : بعض بچے کساح (رکٹس-Rachets) میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ان کی ہڈیاں ٹیڑھی ہو جاتی ہیں یا شروع ہی میں نمونیا کا شکار ہو جاتے ہیں پھر غلط علاج سے وہ بری طرح بگڑ جاتے ہیں۔ یہ سرکش' ضدی اور بے حد شرارتی ہوتے ہیں۔ ان کے کچھ کیس انگلینڈ کی لیڈی ڈاکٹر ڈروتھی شیفرڈ نے اپنی کتاب "قلیل دوا کا جادو" میں ڈاکٹر ریسٹ مین کے حوالے سے لکھے ہیں۔ مثلاً

کیس نمبر1 : ڈاکٹر ریسٹ مین لکھتے ہیں کہ میں اپنے کلینک میں بیٹھا تھا کہ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ ساتھ والے کمرے میں شور و غوغا ہو رہا ہے۔ پھر کمرے کا دروازہ کھلا۔ اس میں ایک انگریز عورت اپنی دو لڑکیوں کو پکڑے میرے پاس علاج کی خاطر لائی تھی۔ وہ دونوں جڑواں (توام) بچیاں تھیں۔ جن کی عمر ابھی دو سال تھی اور وہ ضد کر رہی تھیں کہ سفید کوٹ والے ڈاکٹر کے پاس نہیں جائیں گی۔ یہ لڑکیاں ابھی دو ماہ کارسٹن ہسپتال میں رہ کر کساح (رکٹس) کا علاج کروا کر آئی تھیں۔ ان کا باپ انگریز اور ماں چینی یا حبشی تھی۔ یہ انگلینڈ کی آب و ہوا برداشت نہ کر سکیں۔ یہاں ایسے بچوں کی ہڈیاں کمزور ہو جاتی ہیں اور وہ ہڈیاں ٹیڑھی ہو جانے کے مرض کساح میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ایسے بچوں سے نرس لاڈ پیار بھی کرتی ہے لہٰذا یہ بگڑ بھی جاتے ہیں اور سرکش' طوفانی اور بے قابو ہو جایا کرتے ہیں۔ چنانچہ ان جڑواں بچیوں کی ماں ان کو اندر کھینچ رہی تھی۔ اور وہ باہر جانے کو زور لگا رہی تھیں۔ اس کھینچا تانی اور زور آزمائی پر وہ زمین پر لیٹ کر ٹانگیں چلانے لگیں اور ساتھ ہی اس قدر رونے چلانے لگیں کہ کسی کو کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ تو میں نے ٹوبر کو لینم 30 کی چند گولیاں ان کے منہ میں ڈال دیں اور وہ چپ ہو گئیں۔ ان کو کئی ماہ ٹوبر کو لینم وقفے وقفے سے دی گئی جس سے ان کی سرکشی' شرارتیں اور ضد جاتی رہی۔

کیس نمبر2 : ڈاکٹر موصوف لکھتے ہیں کہ چھوٹے بچوں کو مانوس کرنے کے لئے میں بغیر دوا کے سادہ میٹھی گولیاں دیتا ہوں۔ بچہ ان کو لینے سے انکار کرتا ہے۔ اس کی ماں اسے شفقت اور لاڈ پیار سے کہتی ہے۔ "یہ مٹھائی ہے' کھالو۔" مگر وہ منہ موڑ لیتا ہے اور لینے سے انکار کرتا ہے۔ پھر ماں
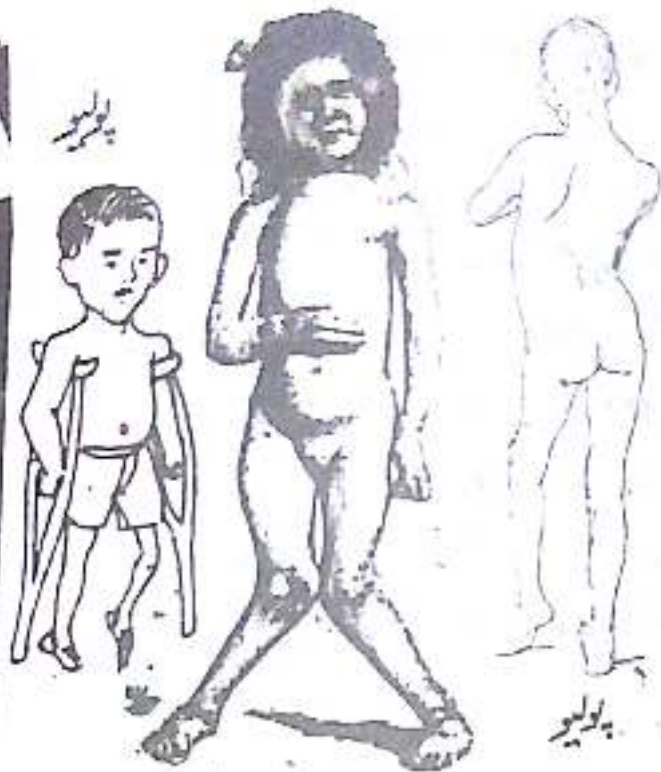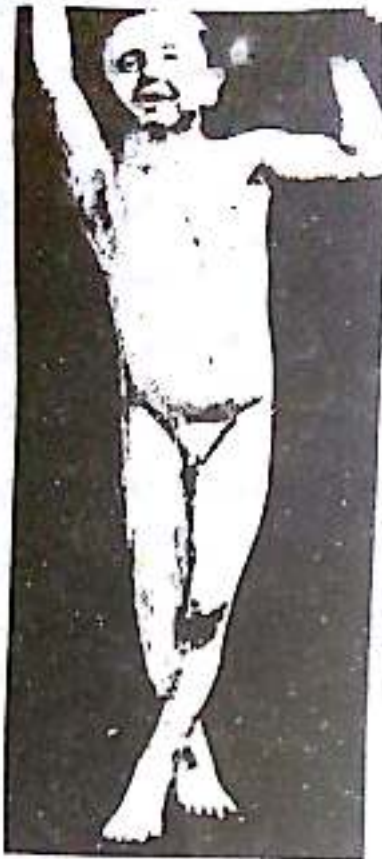
کساح کے سبب سے صحن الرکبہ۔
—GENU VALGUM OF RACHITIC ORIGIN.
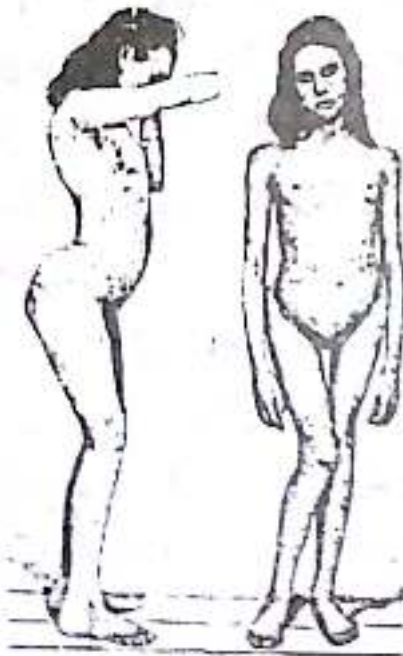
Congenital Dislocation of the Hip

زبردستی کچھ گولیاں لے کر اس کے منہ میں ڈال دیتی ہے۔ مگر بچہ دانت بھینچ لیتا ہے اور گولیاں منہ میں ڈالنے نہیں دیتا۔ اسے ٹوبر کولینم دوا دی جاتی ہے تو اس کا نقطہ نظر بدل جاتا ہے اور باقی ساری تکالیف بھی رفع ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ ایک بچہ کسی کے قابو میں نہ آتا تھا۔ اتنا متشدد کہ مارے غصہ کے آگ بگولہ ہو جاتا۔ شور مچاتا، چیختا چلاتا، ہاتھ نہ لگانے دیتا اور گلے کو نہ دیکھنے دیتا۔ جب کبھی اس کی شکایات کا علاج کرنے کے لئے مجھے بلایا جاتا تو میں خود پریشان ہو جاتا۔ جب کبھی اس کو کتا کھانسی ہوتی، خسرہ، کھانسی یا بخار ہو جاتا ہے اور مجھے بلایا جاتا تو میرے لئے یہ سزا کی طرح ہوتا۔ ایسے بچے کو ٹوبر کولینم دے کر رام کیا جاتا ہے اور اس کے مزاج اور مرض کو درست کیا جاتا ہے۔ اس دوا سے ضدی، غصہ ور اور شریر، بے قابو بچوں کو درست کر دیا جاتا ہے۔ جسمانی طور پر بچے انتہائی سرد مزاج ہوتے ہیں اور گرمیوں میں بھی وہ گرم کپڑے پہنا کرتے ہیں۔ جس طرح سورینم کے لوگوں کی فطرت ہوتی ہے۔

علاج :

معذور بچوں کی خرابی کو روکنے کے لئے دوران حمل ماں کو شروع حمل کے مہینوں میں ہر دس دن بعد ٹوبر کولینم IM، سیلینیم IM، کلکیریا فاس CM کی ایک ایک خوراک یعنی باری باری تین خوراکیں 3 ماہ دیں۔ اس سے بچے کا دماغ، سر اور دیگر اعضاء متناسب طور پر بڑھتے ہیں اور بچے کو خوبصورت بناتے ہیں۔ دوران حمل مائیں ایکسرے کروانے سے بالکل پرہیز کریں۔ ایلوپیتھک ادویہ کا مکمل بائیکاٹ کریں کیونکہ ان انٹی بائیوٹک ادویات کے نقصانات بہت زیادہ ہیں۔

پیدائش کے بعد حسب ضرورت بچوں کو ٹوبر کولینم 200 اور کلکیریا فاس یا کلکیریا کارب 200 کی ایک ایک خوراک 10 دن کے وقفے سے باری باری دیں اور ایک آدھ سفلینیم سی ایم کی ایک خوراک ایک ماہ بعد دیں۔

اگر 6 ماہ یا ایک سال کی عمر تک بچے کا قد نہ بڑھے یا صلاحیتیں بروئے کار نہ آئیں تو ہر دس دن بعد سلفر 200، برٹا کارب 200 اور کلکیریا فاس 200 باری باری ایک خوراک چار ماہ تک دیں اور اس عرصہ کے درمیان ایک خوراک میڈورینم IM کی دیں۔ اگر بچہ مفلوج (پولیو) ہو تو ایلپس، بیلاڈونا اور جلسی میم دیں۔

اگر حمل کے دوران ماں کو کلکیریا فاس IM دی گئی ہو تو بچہ ہر طرح سے نارمل پیدا ہوتا ہے اور اگر ماں کا رحم بیمار ہو تو سیپیا 200 اور کسی سی فیوگا 200 ہر ہفتے باری باری دیتے رہیں۔

موروثی ابلہے (Cretin / Idiots) بچوں کو برٹا کارب 200 اور کلکیریا فاس 200 صبح و

شام ایک ایک خوراک روزانہ دی جائے اور ہر ہفتے ان کی بجائے ایک خوراک ٹوبر کو لینم 1M دی جائے۔ سرکش، بے قابو، بگڑے اور طوفان بدتمیزی بچانے والے شرارتی بچوں کو ٹوبر کو لینم 1M کی ہفتہ وار خوراکوں سے درست کیا جاتا ہے۔

بچے کا سر بڑا (Large) ہو جائے تو بچے کو کلکیریا کارب یا کلکیریا فاس 200 صبح کو اور سلیشیا 200 شام کو ایک ایک خوراک چند دنوں دی جائے۔

اگر بچے کے سر میں دق (ٹی بی) کا اثر ہو کر سر بڑھ جائے اور متورم ہو تو آئیوڈیم، ٹوبر کو لینم، زنکم، سلیشیا، سلفر، کلکیریا، لائیکو، مرک اور نیٹرم میور میں سے منتخب کر کے دوا دیں۔

اگر بچے کا دماغ متورم ہو یا دماغ کی غلافی جھلیوں میں ورم سے یا دماغ میں استسقاء سے سر بڑا ہو جائے تو بچے کو بیلاڈونا 200 یا ہیلی بورس 200 کی خوراک صبح و شام دیں۔

(نیز دیکھیں بچوں کے علاج نیز آخر پر موروثی امراض کا علاج)

نرینہ بچے۔ اولادِ نرینہ

(MALE CHILDREN)

جن خاندانوں میں مسلسل لڑکیاں پیدا ہو رہی ہوں ان میں لڑکا پیدا ہونے کی خواہش ایک فطری بات ہوتی ہے اور پھر ہمارے معاشرے میں تو مرد کو ایک نمایاں اور برتر حیثیت حاصل ہے۔ لہٰذا زمانہ قدیم سے ہی اطباء لڑکا پیدا کرنے کے لئے ادویہ کی تلاش میں رہے ہیں۔ جس نے کئی قسم کے نظریات قائم ہو چکے ہیں۔ مثلاً

بچے کی جنس لڑکا یا لڑکی :

قرآن حکیم میں خداوند باری تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ وہ تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹ میں بناتا ہے۔ یکے بعد دیگرے کئی طرح سے (یعنی نطفہ سے علقہ جما ہوا خون) پھر مضغہ (پارۂ لحم) وغیرہ۔ تین اندھیروں میں (یعنی تہہ بہ تہہ پیٹ، رحم اور جھلی کے اندر)۔ (سورہ زمر آیت 6)

سورہ شوریٰ میں ارشاد ہوتا ہے کہ زمین و آسمان میں سب کچھ اللہ کی ملکیت ہے وہ جس طرح چاہتا ہے بناتا ہے، جسے چاہتا ہے لڑکیاں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے لڑکے عطا کرتا ہے یا لڑکے اور لڑکیاں دونوں ہی دیتا ہے اور کبھی بانجھ کر دیتا ہے۔ اور وہ بڑا علم والا اور قدرت والا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ لڑکے یا لڑکی کے ماں باپ پر پیدا ہونے کی کیا وجہ ہے۔ ارشاد ہوا کہ اگر مرد کا نطفہ عورت کے نطفے پر سبقت کرے تو بچہ باپ پر (لڑکا) ورنہ ماں پر (لڑکی) ہوتا ہے۔۔۔ (صحیح بخاری و مسلم)

غالباً" مرد کا لا ما (x y) کروموسومز میں سے لا یا ما (x یا y) میں سے کسی ایک کے سبقت لے جانے کی طرف اشارہ ہے جو بچے کی جنس کا تعین کرتا ہے۔ (واللہ اعلم)

اگرچہ ارشاد باری تعالیٰ کے مطابق لڑکے اور لڑکیاں ہونا یا بانجھ ہونا خداوند کریم کے دست قدرت اور اختیار میں ہے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ انسان اس کے لئے علاج معالجہ نہ کرے۔ ایسے ہی جیسے موت' مرض اور شفا خدا کے ہاتھ میں ہونے کے باوجود ہم علاج کی پوری پوری کوشش کرتے ہیں۔ دراصل لڑکے اور لڑکی کا یکے بعد دیگرے پیدا ہونا یعنی پہلے لڑکا ہوا ہے تو پھر لڑکی اور پھر لڑکا ہے۔ وعلیٰ ہٰذا القیاس۔ یہ ایک عین قدرتی فعل ہے اور والدین کی صحت مندی کی دلیل ہے۔ ایک ہی جنس میں تولد ہونا۔ وہ لڑکیاں ہوں یا لڑکے' کسی نہ کسی علت یا عارضے کا موجب ہوتا ہے۔

لڑکے یا لڑکیوں کے پیدا ہونے کے وجوہات کے متعلق حقدمین یعنی آیورویدک اور یونانی اطباء کے کچھ نظریات یہ تھے۔

1۔ مرد میں "سورج گن" اور عورت میں "چاند گن" نامی ایک مادہ ہوتا ہے۔ اگر مرد کا سورج گن عورت کے چاند گن سے زیادہ اور مقوی ہو تو لڑکے پیدا ہوں گے ورنہ لڑکیاں۔ البتہ ان مادوں میں کمی وبیشی کر کے حسب پسند لڑکے یا لڑکیاں پیدا کی جاسکتی ہیں۔

2۔ اگر مرد کمزور' ضعف باہ اور سرعت انزال کا مریض ہو گا تو اس کے اکثر لڑکیاں پیدا ہوں گی۔

3۔ جن بیویوں کی عمر شوہر کی نسبت زیادہ اور پختہ ہو گی۔ ان کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہوں گی بصورت دیگر لڑکے۔

4۔ کثرت حیض والی عورتوں اور بہت جنسی رجحان رکھنے والے جوڑے عورت مرد کے لڑکیاں زیادہ پیدا ہوتی ہیں۔ چنانچہ زانی اور ہوس پرست مرد عورت اور طوائفوں کے اکثر لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ قرب قیامت جبکہ زنا بکثرت ہو گا۔ عورتوں کی بہتات ہو گی اور مرد کم۔ ایک ایک مرد کے حصے پچاس پچاس عورتیں آئیں گی۔

5۔ عورت کا رحم اگر تندرست' مضبوط اور رحم کے امراض سے مبرا ہو گا تو لڑکے پیدا ہوں گے۔ بصورت دیگر عورت کے کمزور اور نازک رحم سے صنف نازک ہی پیدا ہو گی۔

صحت مند جوڑے شوہر و بیوی کے بالعموم لڑکے اور لڑکیاں یکساں پیدا ہوتے ہیں۔ توانا اور جنسی قوت سے بھرپور شوہر اور صحت مند بیوی کے عموماً" لڑکے پیدا ہوتے ہیں۔ ایک مطالعے کے مطابق 18 تا 21 سال کی عمر کی دلہنوں کو پہلوٹھی کے لڑکے اور 30 سال کی عمر کے بعد یا لگ بھگ عورتوں کو لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ حسن اتفاق سے بعض خاندانوں میں نسل در نسل سب ہی لڑکے یا سب لڑکیاں پیدا ہوتی رہی ہیں۔ جس میں شاید وراثت کا عنصر غالب ہوتا ہے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ شہوانی مزاج عورتوں کو جن میں شہوانی جذبات کی طوفانی کیفیت بہپا رہتی ہو اور ضعف باہ کے مریض مردوں کے ہاں عموماً" لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں۔ مغربی دنیا کی عریانی' فحاشی' مخلوط تعلیم اور مخلوط طرز زندگی نے فی زمانہ عورت کو شہوت پرست مزاج کی حامل بنا دیا ہے۔ اس لئے ان عورتوں میں لڑکیاں زیادہ تولد ہوتی ہیں۔

ان کے علاوہ کچھ اور بھی وجوہات بیان کی گئی ہیں جو زیادہ ثقہ نہیں ہیں۔

جدید سائنسی نظریہ :

جدید سائنسی نظریئے کے مطابق بچے کی جنس (نر یا مادہ ہونا) صرف باپ کی طرف سے وراثت میں ملتی ہے۔ ماں کی طرف سے نہیں۔ تاہم باپ اپنی پسند کے مطابق لڑکا یا لڑکی پیدا نہیں کر سکتا۔ بچے کی جنس ہمیشہ کے لئے اسی وقت طے ہو جاتی ہے جب جرثومے کی بیضے کیساتھ ملاقات ہوتی ہے اور اس کے بعد بچے کی جنس بدلنے کی کوئی تدبیر کارگر ثابت نہیں ہوتی۔ اکثر ماں بننے والی عورتیں دواؤں' دعاؤں' چٹکلوں' ٹوٹکوں یا تعویذ گنڈوں پر یقین رکھتی ہیں اور کبھی کبھار اتفاقیہ مقصد بر آری بھی ہو جاتی ہے۔ مگر عملی طور پر یہ سب باتیں بیکار ثابت ہوتی ہیں۔

سائنسی نظریئے کے مطابق انسانی خلئے (گیمٹ۔ جرثومہ یا بیضہ) میں 23 جوڑے کروموسومز ہوتے ہیں۔ ان میں 22 جوڑے عورتوں اور مردوں میں یکساں ہوتے ہیں مگر تیئسواں (۲۳) جوڑا مختلف ہوتا ہے۔ اس جوڑے کے مختلف دو جین کے نام ہم لا (x) اور ما (y) فرض کرتے ہیں۔ ہر عورت کے 23 ویں جوڑے میں دو لا (xx) کروموسوم ہوتے ہیں اور ہر مرد میں ایک لا (x) اور ایک ما (y) کروموسوم ہوتا ہے اور ما (y) قدو قامت میں لا (x) سے چھوٹا ہوتا ہے جبکہ لا (x) کروموسوم بڑا ہوتا ہے چونکہ زنانہ لالا (xx) ہوتا ہے۔ اس لئے اس کے ہر بیضائی خلئے میں لا (x) کروموسوم ہوتا ہے۔ (یاد رہے کہ ہر بیضائی خلئے یا حیوان منویہ کے خلئے (گیمٹ) میں ہر جوڑے میں سے صرف ایک کروموسوم ہوتا ہے) چونکہ مردانہ لاما (xy) ہوتا ہے۔ اس لئے حیوان منویہ (جرثومہ) کی نصف تعداد میں لا (x) کروموسوم اور نصف میں ما (y) کروموسوم ہوتے ہیں۔ اگر بیضہ اور جرثومہ کے اتصال کے

وقت لا (x) کروموسوم والا حیوان منویہ (جرثومہ) بیضے سے مل جائے تو نیا فرد لالا (xx) یعنی لڑکی پیدا ہو گی۔ اس کے برعکس ما (y) کروموسوم والا جرثومہ لا (x) بیضے سے ملے تو نیا فرد لاما (xy) یعنی لڑکا پیدا ہو گا چونکہ نر یعنی مرد میں دونوں قسم کے کروموسوم ہوتے ہیں۔ اس لئے نر یعنی باپ کے جرثومہ کا خلیہ ہی بچے کی جنس کا تعین کرتا ہے۔ اگر لڑکیاں پیدا ہوں تو باپ ہی ذمہ دار ہوتا ہے۔ نہ کہ ماں۔ جب کہ معاشرے میں ماں کو اس کا مورد الزام ٹھہرایا جاتا ہے۔ حالانکہ اس سلسلے میں ماں بے قصور اور باپ قصوروار ہوتا ہے۔

اس کے برعکس پرندوں اور تتلیوں میں مادہ دو قسم کے بیضے دیتی ہے۔ کیونکہ مادہ میں دو قسم کے کروموسوم لا (x) اور ما (y) ہوتے ہیں جبکہ نر کے ایک ہی قسم کے کروموسوم لالا (xx) ہوتے ہیں۔ لہٰذا ان پرندوں اور تتلیوں میں مادہ ہی اپنے بچے کی جنس کا تعین کرتی ہے۔

کسی جاندار اشے کی نشوونما ان میں نارمل کروموسوم کے جوڑوں پر مبنی ہے اگر نارمل جوڑوں (مثلاً انسان میں 23 جوڑے، گھوڑے میں 60 جوڑے وغیرہ) میں ایک کا اضافہ یا کمی ہو جائے تو نشو ونما مناسب نہ ہو گی۔ اور بچہ مر جائے گا جیسے اٹھراہ کے مرض میں ہوتا ہے۔ اگر کسی کروموسوم کا چھوٹا سا حصہ بھی غائب ہو جائے تو نشوونما ناقص ہوتی ہے اور بچہ معذور یا اپاہج پیدا ہوتا ہے۔

نر یا مادہ جنس کے تعین کے لئے ڈاکٹر سکسٹ اور ڈاکٹر ٹرال نے کتوں پر تجربات کئے تھے۔ انہوں نے ایک کتے کا بایاں خصیہ (Testis) آپریشن سے نکال دیا اور دایاں خصیہ رہنے دیا۔ جتنی کتیوں سے اس کتے نے ملاپ کیا۔ سب کے نر بچے پیدا ہوئے۔ پھر دوسرے کتے کا دایاں خصیہ نکال کر ان ہی کتیوں میں چھوڑ دیا۔ جن سے اس نے ملاپ کیا سب نے مادہ بچے جنے۔ پھر ایک کتیا کا دایاں خصیۃ الرحم (Ovary) نکال دیا اور عام کتوں سے ملاپ کرایا تو اس نے سب مادہ بچے دیئے۔ پھر ایک کتیا کا بایاں خصیۃ الرحم نکال کر عام کتوں سے ملاپ کرایا تو اس نے سب نر بچے جنے۔ پھر انہوں نے کئی کتوں کا دایاں خصیۃ (Testis) اور کئی کتیوں کا بایاں خصیۃ الرحم نکال کر ان سب کو آزادانہ ملاپ کا موقع دیا مگر کوئی بچہ پیدا نہ ہوا۔ جس سے انہوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ 1- اگر نر اور مادہ کے دائیں خصیے سے نطفہ اور بیضہ کا ملاپ ہو یا ان کے بائیں خصیے ناکارہ یا آتشک وغیرہ مرض سے متاثر ہوں تو نر بچے پیدا ہوتے ہیں۔ 2- اگر دونوں کے بائیں خصیے درست ہوں اور دائیں بیمار ہوں تو مادہ بچے پیدا ہوتے ہیں اور اگر دونوں میں سے ایک کا بایاں اور دوسرے کا دایاں خصیے مرض کا شکار ہوں تو کوئی بچہ پیدا نہیں ہو سکتا۔

مزید تفصیل اور علاج کے لیے آگے مہمان بچے اور مرض اٹھراہ کے تحت دیکھیں۔

رنگین بچے۔ نیلے اور پیلے بچے۔ بد رنگ بچے

(DISCOLOURED CHILDREN)

1- نیلے بچے۔ نیلا یرقان۔ مرضِ ارزق

(CYANOSIS / MORBUS COERULEUS)

نیلے بچے جو مرضِ ارزق (Cyanosis) کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں۔ زیادہ تر پہلوٹھی کے لڑکے ہوتے ہیں۔ جن کے دل میں پیدائشی نقائص یا دل میں سوراخ ہوتا ہے۔ یہ سوراخ نارمل طور پر ولادت کے 8 دن بعد بند ہو جایا کرتا ہے۔ دل کے پیدائشی نقائص بہت عام اور بڑی بڑی دل کی ساختی خرابیاں ہوتی ہیں جو زندگی کے ساتھ موافق یا ہم آہنگ ہوتی ہیں اور یہ نقائص دل کے خانوں (Chambers)، صمامِ قلب (Heart Valves) یا خون کی بڑی رگوں (اور طی) پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ایک لاکھ بچوں میں سے کوئی 800 بچے پیدائشی طور پر دل کے عارضہ کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں۔ دل کی ساخت میں نقائص ماں کے پیٹ میں جنین بچے (Embryo) کی ابتدائی زندگی میں ہی شروع ہو جاتے ہیں۔ اکثر مریض بچوں میں اس کا سبب معلوم نہیں ہو پاتا۔ سب سے عام معلوم شدہ سبب حمل کے پہلے تین ماہ کے دوران حاملہ ماں کا جرمن خسرہ (Rubella) میں مبتلا ہو جانا ہے۔ اگر حاملہ عورت جرمن خسرہ کا شکار ہو جائے تو پلساٹیلا IM اور سلفر IM کو باری باری ایک خوراک روزانہ دے کر اس کے مابعد اثرات کو زائل کیا جا سکتا ہے۔ کاربو وج اور کیمفر کو بھی اونچی طاقتوں میں دیا جا سکتا ہے۔ جس سے خسرہ کے بد اثرات اور جنین بچے کے دل اور دوران خون کے نظام کو درست کیا جا سکتا ہے اور آکسیجن کی سپلائی بحال ہو جاتی ہے۔

اس مرض کا موروثی اثرات سے بہت کم تعلق ہے۔ اگر ایک بچہ مرضِ ارزق میں مبتلا پیدا ہو جائے تو دوسرے بچے کے نیلا پیدا ہونے کے امکانات شاذ و نادر ہوتے ہیں۔

اگر ولادت ہونے میں دیر ہو جائے تو بچے کو آکسیجن کی سپلائی کم ہو جاتی ہے اور بچہ کے مر جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس وقت ماں کو کاربو وج 200 کی نصف گھنٹے کے وقفے سے دو تین خوراکیں دیں۔

مخصوص کیسوں میں جہاں آکسیجن (Aeration) کی کمی ہو۔ بچہ کا نیلا ہو جانا بچہ کی ولادت کے وقت یا ولادت سے تھوڑی دیر بعد دیکھنے میں آتا ہے۔ بچہ نیلا اور اس کے دل کے اوپر کے حصہ پر خریر (Murmur) کی آواز سنائی دیتی ہے۔ بچے کی نشو و نما اکثر رک جاتی ہے۔ وہ دائمی طور پر

پسماندہ ہوتا ہے۔ اس کے ہاتھ پاؤں کی انگلیاں مڑی ہوئی (Clubbing) ہوتی ہیں۔ اعضاء اور عضلات کی نشوونما ناقص ہوتی ہے۔ دل کے عارضہ کے سبب ذرا سی حرکت یا محنت سے بچہ تھک کر چور ہو جاتا ہے اور کھیل کود وغیرہ میں بھی حصہ نہیں لیتا۔

علاج :

☆ نیلے بچے۔ مرض ارزق۔ دل کی تکلیف کے باعث شیر خوار بچوں کی جلد کا رنگ نیلا ہو جانا : (1) ڈیجی ٹیلس۔ کاربو وج۔ لارو سریس۔ لیکے سس۔ (2) بورکس۔ فاسفورس۔ کیکٹس گرینڈی فلورا۔ کیمفر۔ ناجا۔ (3) آرسنکم۔ آرنیکا۔ اوپیم۔ چائنا۔ رسٹاکس۔ سلفر۔ سورینم۔ سیکیل کار۔

☆ بچے کے دل سے خرخر کی آواز آئے : (1) ڈیجی ٹیلس۔ رسٹاکس۔ سپائی جیلیا۔ سپونجیا۔ فیرم۔ کالمیا۔ کالی سونیا۔ کیکٹس۔ ناجا۔

تفصیلات ادویہ

ڈیجی ٹیلس 30 : پیدائشی طور پر بغیر کسی عضوی پیچیدگی کے بچے کا دل کمزور ہوتا ہے۔ نبض مدہم اور بہت کمزور' دل ہر تیسری' پانچویں یا ساتویں دھڑکن (Beat) چھوڑ دے یا دل میں عضوی خرابی' دل میں سوراخ ہو' بچے کی جلد نیلی' سارا جسم نیلا' ہونٹ' پپوٹے' زبان' انگلیاں سب نیلے ہوں۔ چہرہ مُردوں کا سا پیلا یا نیلگوں سرخ یا دل پھیل کر بڑھا ہو' دل کا استسقا' دل میں پانی پڑ جائے' بچے کے دل میں خرخر (Murmur) کی آوازیں آتی ہیں اور دوران خون کمزور ہوتا ہے۔

کاربو وج 30 : وریدی نظام میں خرابی۔ نامکمل تکسید (Oxidation) یعنی آکسیجن جذب نہ ہو۔ باریک رگوں (عروق شعریہ) میں دوران خون کی کمی کے باعث جلد نیلی اور بازو و ٹانگیں ٹھنڈی ہوں۔ قوت حیات تقریباً" ختم ہو۔ گھٹنوں کے نیچے ٹانگیں ٹھنڈی۔ رات کے وقت گھٹنے اور ٹانگیں ٹھنڈی۔ (ایپس) اکثر ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہونے کے باعث جاگ اٹھے۔ بچے کو بار بار از خود مُردار کی بدبو والے دست آئیں۔

لارو سریس 30 : بچے کے دل کی دھڑکن بے قاعدہ' نبض سست' دل پھڑپھڑائے' بیٹھنے پر ہانپے۔ خون میں آکسیجن کے بخوبی جذب نہ ہونے کی وجہ سے بچے نیلے ہو جائیں۔ جلد چکی سرد' چہرے اور ہاتھوں کے عضلات پھڑکیں۔ دبلے پتلے بچوں میں دل کی کمزوری کے باعث بار بار تھوڑی تھوڑی کھانسی اٹھے۔

لیکے سس 30 : خون کی ترکیب میں خرابی' خون بہت پتلا اور جریان خون کی بے حد رغبت۔ خون میں سمیت' کی حالتیں (Pyaemia) دل کی دھڑکن بے قاعدہ۔ جلد نیلگوں ارغوانی دکھائی دے اور گرم پسینہ آئے۔ بچے کے دل سے دھونکنی جیسی آوازیں (خریر۔ مرمر) آتی ہیں۔

2- پیلے بچے۔ مرض یرقان (JAUNDICE)

نومولود کا یرقان

(YELLOW BABY / JAUNDICE OF NEW-BORN)

یرقان میں بچے کی جلد اور آنکھوں کے سفید پردوں (Sclera) کا رنگ زرد ہو جاتا ہے کیونکہ اس کے جسم میں صفرا کے بوے صفراوی رنگ بائلی روبین (Bilirubin) کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ بائلی روبین خون میں سرخ ذرات (Red / Blood Cells) کی نارمل ٹوٹ پھوٹ یا تلف ہونے سے پیدا ہوتا ہے۔ اگر جگر نارمل شرح سے اس کو آنتوں میں خارج نہ کر دے تو یہ بائلی روبین جسم میں جمع ہو جاتا ہے اور یرقان کی صورت بن جاتا ہے۔ یرقان کی تین اقسام ہیں۔

1- طبعی (نارمل) یرقان (Normal jaundice) : یہ یرقان 50 فیصد سے زیادہ بچوں کو لاحق ہوتا ہے۔ خام جگر اس صفرا کے رنگ کو فوارے کی طرح چھوڑتا ہے اور ولادت کے بعد پہلے 2 تا 4 دن میں یہ یرقان ظاہر ہوتا ہے پھر 1 تا 2 ہفتوں میں بالعموم یہ یرقان ختم ہو جایا کرتا ہے اور اس کی سطح بے ضرر حد تک آجاتی ہے۔

2- پستان کے دودھ کا یرقان (Breast-Milk Jaun:) : یہ یرقان ماں کا دودھ پینے والے 1 تا 2 فیصد بچوں میں لاحق ہوتا ہے۔ یہ ایک خاص مادے یا انزائم کے سبب ہوتا ہے جو بعض ماؤں کے دودھ میں پیدا ہوتا ہے۔ یہ انزائم آنتوں میں سے بائلی روبین صفراوی رنگ کو دوبارہ زیادہ مقدار میں جذب کرنے لگتا ہے۔ اس قسم کا یرقان بچے کے جنم لینے کے بعد چوتھے تا ساتویں دن شروع ہوتا ہے اور 3 تا 10 ہفتے رہتا ہے۔

3- خون کے گروپوں میں تضاد (RH+, RH-)Rhoses Factor : اگر ماں اور بچے کے خون میں فرق ہو اور دونوں کے خون آر ایچ گروپ یکساں نہ ہوں تو بعض اوقات ماں کے خون میں دافع اجسام (اینٹی باڈیز) پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو بچے کے خون میں سرخ ذرات (ریڈ بلڈ سیلز) کو تحلیل یا تباہ کر دیتے ہیں۔ تو اس سے فوراً بچے کے خون میں رنگ بائلی روبین بچے کے پیدا ہونے کے بعد 24 گھنٹے کے اندر اندر بننے لگتا ہے۔ بچہ پیدائش کے فوراً بعد یا چند روز بعد مر جاتا ہے۔

شدید یرقان میں بائلی روبین رنگ کی مقدار اگر بڑھ جائے۔ (عموماً 100 ملی لٹر خون میں 20 ملی گرام سے زیادہ بائلی روبین ہو جائے) تو بعض نومولود بچوں میں بہرہ پن' دماغ کا فالج یا دماغ کا شکستہ ہونا (damage) واقع ہو جاتا ہے' کبھی کبھی بائلی روبین کی مقدار اس قدر زیادہ ہو جاتی ہے کہ خون بدلنا پڑتا ہے۔

ماں کا دودھ پینے والے 1 فیصد سے کم بچوں میں بائلی روبین کی مقدار (20 ملی گرام فی 100 ملی لٹر خون) سے زیادہ ہو سکتی ہے اور چھاتی سے بچے کو زیادہ بار بار دودھ پلا کر اس زیادتی کو روکا جا سکتا ہے۔ ماں ہر ڈیڑھ سے اڑھائی گھنٹے بعد دودھ پلائے۔ چونکہ بائلی روبین پاخانوں کے ساتھ جسم سے خارج ہوتی ہے۔ اس لئے بچے کو بار بار پاخانے آنا مفید ہوتا ہے۔ اگر رات کو بچہ 5 گھنٹے سے زیادہ سوتا رہے تو اسے جگا کر دودھ پلایا جائے۔

کبھی کبھی بار بار چھاتیوں سے دودھ پلانے کے باوجود بائلی روبین کم نہیں ہوتی تو پھر دو تین دن کے لئے ماں کا دودھ یا ڈبہ کا دودھ باری باری پلایا جائے تو اس طریقے سے بائلی روبین کم ہو جائے گی۔ گلوکوز کا پانی پلانا اس طریقے سے بہتر نہیں ہے۔ جب کبھی چھاتی سے دودھ نہ پلایا جا سکے تو چھاتی میں دودھ کی پیداوار جاری رکھنے کے لئے دودھ کش آلہ (Breast-Pump) استعمال کیا جائے۔ ماں کا دودھ کبھی بھی مستقل طور پر بند نہ کیا جائے ورنہ یرقان ہو جاتا ہے۔ جب ایک دفعہ یرقان ختم ہو جائے تو پھر سارا ماں کا دودھ ہی دیا جا سکتا ہے اور ڈبہ کا دودھ نہ دیا جائے' پھر دوبارہ یرقان ہونے کے لئے فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں۔

جیسا کہ اوپر بیان ہوا کہ جب کبھی ماں اور بچے کے خون کے اجزائے ترکیبی میں اختلاف ہونے کے باعث آر' ایچ فیکٹر (Rhesus Factor) یکساں نہ ہو تو بچے کے سرخ خلیات تیزی سے تحلیل یا تلف ہونے لگتے ہیں اور بچہ یرقان میں مبتلا ہو کر ولادت کے فوراً" ہی بعد یا چند روز بعد مر جاتا ہے۔ پہلا بچہ عموماً" اس حالت زار سے محفوظ رہتا ہے جبکہ بعد میں ہونے والے بچے پے در پے اس کا شکار ہو کر مرتے رہتے ہیں۔ اس میں یرقان کا حملہ عام یرقان سے بہت جلدی ہو جاتا ہے۔ اس سے تشنج' بے ہوشی' جگر اور تلی کا بڑھ جانا اور جسم پر خونی دھبے پڑنا وغیرہ کئی علامات رونما ہو جاتی ہیں' جب کہ ایک ہی ماں کے بچے پے در پے اس حالت میں مبتلا ہو کر مرتے ہیں تو توہم پرست لوگ اور ضعیف الاعتقاد بڑی بوڑھیاں طرح طرح کے خیالات ظاہر کرتی ہیں اور وہ لوگ عموماً" تعویذ گنڈوں کے چکر میں پڑ کر وقت اور رقم ضائع کرتے ہیں۔ اس سے بچنے کے لئے ولادت سے پہلے ہی ماں کے خون کا تجزیہ کرنا ضروری ہے۔ جن ماؤں کے بچے پے در پے مرتے ہیں۔ ان ماؤں کو ہمارے ہاں "

انحراف کے مرض" میں مبتلا سمجھا جاتا ہے۔ جس کی تفصیل آگے ہے۔

تضاد آر ایچ یا آر ایچ فیکٹر (Rh. Incompatibility / Rhesus Factor) : یہ ایک خاص قسم کا اینٹی جن یعنی (D-Antigen) ہے جو ایک قسم کے بندر "ریہ سس" (Rhesus) کے خون میں پایا جاتا ہے۔ یہ تقریباً" 85 فیصد انسانوں کے خون میں بھی مثبت (+Rh) پایا جاتا ہے مگر بقایا 15 فیصد انسانوں کے خون میں یہ نہیں پایا جاتا (یعنی منفی ڈی اینٹی جن -Rh) ہوتا ہے کسی انسان میں خواہ مثبت یا منفی قسم کا خون ہو یہ جینز (Genes) کے ذریعے معلوم کیا جاتا ہے۔ یعنی یہ ایک موروثی وصف (Trait) ہے اور صرف اس وقت معلوم ہوتا ہے جب کسی عورت کا خون آر ایچ منفی ہو اور اس کے بچے کا خون آر ایچ مثبت ہو' یہ اس وقت ہوتا ہے جب بچے کے باپ کا خون بھی آر ایچ مثبت ہو۔

اگر کسی آر ایچ مثبت خون والے مرد کی شادی کسی ایسی عورت کے ساتھ ہو جائے جس کا خون آر۔ ایچ منفی ہو یعنی جس کا خون "ڈی اینٹی جن" سے مبرا ہو تو ان کا بچہ خون کے لحاظ سے آر ایچ مثبت والا ہو گا۔ ایسی صورت میں ماں کے خون میں آر ایچ فیکٹر کے مخالف اجزاء (متضاد اجزاء۔ اینٹی باڈیز۔ Anti Bodies) پیدا ہو جائیں گے۔ جو کہ بچے کے خون میں داخل ہو کر خون کے سرخ ذرات (بلڈ ریڈ سیلز) کو تباہ کرتے رہیں گے۔ جس سے بالعموم بچہ پورے دن ہونے سے پہلے ہی مر جاتا ہے اور حمل گر جاتا ہے اور بار بار ایسے ہی مردہ بچہ پیدا ہوتا ہے۔ اگر بچہ زندہ پیدا بھی ہو جائے تو چند دنوں بعد مر جاتا ہے۔ ایسا بچہ ست' کمزور' زرد رنگ کا یرقان والا پیدا ہوتا ہے۔ ایسے بچے کو تازہ آر ایچ مثبت خون دے کر بچایا جاتا ہے۔ مثبت خون والے بچے سے ماں کو پہلے حمل کے دوران بالعموم مسائل پیدا نہیں ہوتے مگر بعد میں ہونے والے حمل کے دوران آر ایچ مثبت خون والا بچہ ماں کو حساس بنا کر مخالف اجزاء (اینٹی باڈیز) پیدا کر دیتا ہے اور مردہ یا جلد مر جانے والا پیدا ہوتا ہے۔

علاج :

☆ **نوزائیدہ بچوں کا یرقان :** (2) ایکونائٹ۔ بوو سٹا۔ چائنا۔ نیٹرم سلف۔ (3) سیپیا۔

تفصیلات ادویہ :

ایکونائٹ 3x : شروع شروع میں یہ دوا جلد جلد دی جاتی ہے۔ جونہی یرقان ظاہر ہو۔ اس سے مرض رک جاتا ہے۔ جلد گرم' خشک اور پیلی' بے چینی ہو۔ ابتدائے مرض میں یہ بہتر دوا ہے۔

بووسٹا 30 : اس دوا کا جلد پر بہت نمایاں اثر ہوتا ہے۔ بچے کے رخسار اور ہونٹ سوجے ہوئے

دکھائی دیں۔ بچے کو یرقان ہو۔ جلد زرد۔

چائنا 200 : بچہ بہت کمزور۔ چہرہ پیلا' جلد پیلی۔ جگر کی خرابی کی وجہ سے یرقان۔ ایک ہاتھ برف کی طرح ٹھنڈا' دوسرا گرم۔ یہ جگر میں خرابی کے باعث یرقان کی اعلیٰ دوا ہے۔

نیٹرم سلف 200 : مرطوب موسم یا مرطوب مقامات پر رہائش کے سبب یرقان یا جگر کی خرابی سے یا وہ بچے جن میں سوزاک کے زہر کا اثر بہت گہرا ہو۔ دست لیکایک پچکاری کی طرح نکلیں۔ جلد یرقان جیسی زرد ہو۔

مہمان بچے۔ مردہ بچے پیدا ہونا اور نوزائیدہ بچوں کا مرجانا

(STILLBIRTHS & NEONATAL DEATHS, LATE FETAL BIRTH)

مرض اٹھرا (PERINATAL MORTALITY)

بعض بچے مردہ پیدا ہوتے ہیں یا زندہ پیدا ہو کر دنیا میں بے منزل مسافروں یا مہمانوں کی طرح آتے ہیں اور پھر جلد ہی روانہ ہو جاتے ہیں۔ مردہ بچہ سے مراد وہ بچہ ہے جو حمل کے 28 ویں ہفتے (ساتویں ماہ) کے بعد پیدا ہوا ہو اور اس کے بعد سانس لیتا ہو اور نہ ہی اس میں کوئی زندگی کی علامت ظاہر ہو۔ اگر ولادت کے بعد دل دھڑکتا ہو اگرچہ سانس نہ چلے تو یہ مردہ بچہ (Stillbirth) نہیں ہوتا' بلکہ نوزائیدہ بچے کی موت (Neonatal Death) ہوتی ہے۔ بچہ جو حمل کے 28 ویں ہفتے (7 ماہ) سے پہلے مردہ پیدا ہو تو اس کو مردہ بچہ نہیں سمجھنا چاہئے کیونکہ بعض بچے جو حمل کے اس وقت سے پہلے پیدا ہو جاتے ہیں' زندہ بچ جاتے ہیں۔ مردہ بچوں کی شرح اموات کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ کل 1000 ولادتوں میں سے کتنے بچے مردہ پیدا ہوئے۔

28 دن کی عمر کے بچے کو نوزائیدہ یا نومولود بچہ (Neonatal child) کہتے ہیں اور اس 28 دن کی عمر میں مرجانے والے بچوں کی شرح اموات فی ہزار ولادتوں میں سے "نوزائیدہ کی شرح ہلاکت" کہلاتی ہے۔ مردہ بچوں میں سے 25 فیصد جنین گھل مل کر تحلیل (Macerate) ہو جاتے ہیں اور باقیں خود بخود پاش پاش (Autolysis of Tissues) ہو جاتی ہیں۔ جس کو دیکھ کر معائنہ بھی نہیں ہو سکتا۔

ایک یا دو سال کی عمر تک کے بچے کو "شیر خوار یا ننھا منا" (Infant / Baby) کہتے ہیں اور جو

بچہ پہلے سال کی عمر میں مرجائے اسے "شیر خوار" بچوں کی شرح ہلاکت میں شمار کرتے ہیں۔ وضع حمل کی شرح ہلاکت (Perinatal Mortality Rate) میں، 28 ویں ہفتے (7 ماہ) کے بعد پیدا ہونے والے مردہ بچے اور ولادت کے بعد پہلے ہفتے مرجانے والے بچے دونوں شامل ہوتے ہیں۔

عموماً" مردہ بچے غریب اور پسماندہ لوگوں میں، معمر عورتوں میں اور جن حاملہ عورتوں کی حمل اور وضع حمل کے دوران دیکھ بھال نہ ہوئی ہو، کو پیدا ہوتے ہیں۔

ایک تہائی مردہ بچوں کا سبب نامعلوم ہے۔ جسمانی ساخت میں شدید نقائص والے بچے خصوصاً" بے دماغ بچے (Anencephlus) یا جن کی ریڑھ پھٹ کر دو شاخہ (Spina Bifida) ہو اور استسقائے دماغ (Hydrocephalus) کم از کم 1/5 مردہ بچوں میں ہوتا ہے۔

ماں کے بعض امراض مثلاً" ولادت سے قبل سیلان خون (ہیموریج) ذیابیطس (شوگر) ہائی بلڈ پریشر (ہائپر ٹنشن) یا کوئی اور عارضہ جس سے مشیمہ کا فعل متاثر ہو کہ اس سے اکثر بچہ آکسیجن گیس سے محروم ہو جاتا ہے۔ جنین بچے کی موت کا سبب بنتے ہیں۔ نیز جنین کی موت کا ایک سبب آر ایچ تضاد (Rhesus Incompatibility) بھی ہے۔ جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

اگر حمل کے دوران ماں خسرہ، لاکڑا کاکڑا (چکن پاکس) وبائی زکام (انفلوئنزا) سمیت پروٹوزا (Toxoplasmosis)، جرمن خسرہ (Rubella)، نملہ شفوی (Herpes Simplex) آتشک (سفلس)، ملیریا اور مرض کبر الخلایا (Cytomegalovirus) کے علاوہ بعض دیگر متعدی امراض میں مبتلا ہو جائے تو ان امراض سے متاثر ہو کر بچہ مرجاتا ہے۔ جس قدر زیادہ ان امراض کا زہر سرایت کر جائے گا اسی قدر زیادہ بچے کے لئے ہلاکت خیز ثابت ہو گا۔ لہٰذا ان امراض میں سے کسی مرض کا حملہ ہو جائے تو فوری تدارک کے لئے تدابیر اور علاج کرنا چاہئے۔

وضع حمل کے دوران بچے کا دم گھٹنے سے، دماغ میں سیلان خون ہونے سے یا دوسری چوٹیں آنے اور بعض ساختی نقائص بچے کی جلد موت کا سبب ہوتے ہیں اور بچہ پیدائش کے فوراً" بعد مر جاتا ہے۔

مردہ بچہ پیدا ہونے سے ماں باپ اور لواحقین کو گہرا نفسیاتی صدمہ پہنچتا ہے۔ سوگوار (Bereaved) والدین اور خاندان کو عموماً" اس سے "احساس زیان" کا تجربہ ہوتا ہے۔ جیسے ان کا لاڈلا یا پیارا بچہ مرگیا ہو اور اکثر وہ اداسی، افسردگی، غمگینی (ڈپریشن)، احساس جرم یا قصور (Guilt) غصہ اور بیمار ہونے یا کچھ کھو جانے یا احساس محرومی کے احساسات کے تجربات سے دوچار ہو جاتے ہیں۔ دوست احباب اور رشتہ داروں کا تسلی اور دلاسا دینا اخلاقی فرض ہوتا ہے۔

بچہ پہلے سال کی عمر میں مر جائے اسے "شیر خوار" بچوں کی شرح ہلاکت میں شمار کرتے ہیں۔ وضع حمل کی شرح ہلاکت (Perinatal Mortality Rate) میں 28 ویں ہفتے (7 ماہ) کے بعد پیدا ہونے والے مردہ بچے اور ولادت کے بعد پہلے ہفتے مر جانے والے بچے دونوں شامل ہوتے ہیں۔

عموماً مردہ بچے غریب اور پسماندہ لوگوں میں، معمر عورتوں میں اور جن حاملہ عورتوں کی حمل اور وضع حمل کے دوران دیکھ بھال نہ ہوئی ہو، کو پیدا ہوتے ہیں۔

ایک تہائی مردہ بچوں کا سبب نامعلوم ہے۔ جسمانی ساخت میں شدید نقائص والے بچے خصوصاً بے دماغ بچے (Anencephlus) یا جن کی ریڑھ پھٹ کر دو شاخہ (Spina Bifida) ہو اور استسقائے دماغ (Hydrocephalus) کم از کم 1/5 مردہ بچوں میں ہوتا ہے۔

ماں کے بعض امراض مثلاً ولادت سے قبل سیلان خون (ہیمورج) ذیابیطس (شوگر) ہائی بلڈ پریشر (ہائپر ٹنشن) یا کوئی اور عارضہ جس سے مشیمہ کا فعل متاثر ہو کہ اس سے اکثر بچہ آکسیجن گیس سے محروم ہو جاتا ہے۔ جنین بچے کی موت کا سبب بنتے ہیں۔ نیز جنین کی موت کا ایک سبب آر ایچ تضاد (Rhesus Incompatibility) بھی ہے۔ جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

اگر حمل کے دوران ماں خسرہ، لاکڑا کاکڑا (چکن پاکس) وبائی زکام (انفلوئنزا) سمیت پروٹوزا (Toxoplasmosis)، جرمن خسرہ (Rubella)، خلہ شتوی (Herpes Simplex) آتشک (سفلس)، ملیریا اور مرض کبیر الخلایا (Cytomegalovirus) کے علاوہ بعض دیگر متعدی امراض میں مبتلا ہو جائے تو ان امراض سے متاثر ہو کر بچہ مر جاتا ہے۔ جس قدر زیادہ ان امراض کا زہر سرایت کر جائے گا اسی قدر زیادہ بچے کے لئے ہلاکت خیز ثابت ہو گا۔ لہٰذا ان امراض میں سے کسی مرض کا حملہ ہو جائے تو فوری تدارک کے لئے تدابیر اور علاج کرنا چاہئے۔

وضع حمل کے دوران بچے کا دم گھٹنے سے، دماغ میں سیلان خون ہونے سے یا دوسری چوٹیں آنے اور بعض ساختی نقائص بچے کی جلد موت کا سبب ہوتے ہیں اور بچہ پیدائش کے فوراً بعد مر جاتا ہے۔

مردہ بچہ پیدا ہونے سے ماں باپ اور لواحقین کو گہرا نفسیاتی صدمہ پہنچتا ہے۔ سوگوار (Bereaved) والدین اور خاندان کو عموماً اس سے "احساس زیان" کا تجربہ ہوتا ہے۔ جیسے ان کا لاڈلا یا پیارا بچہ مر گیا ہو اور اکثر وہ اداسی، افسردگی، غمگینی (ڈپریشن)، احساس جرم یا قصور (Guilt) غصہ اور بیمار ہونے یا کچھ کھو جانے یا احساس محرومی کے احساسات کے تجربات سے دوچار ہو جاتے ہیں۔ دوست احباب اور رشتہ داروں کا تسلی اور دلاسا دینا اخلاقی فرض ہوتا ہے۔

20 سال سے کم عمر لڑکیاں اور 35 سال سال سے زائد عمر کی مستورات بچوں کی پیدائش اور بچوں کی تعداد کے حوالے سے کمزور اور ناقابل ہوتی ہیں اور ان میں بچے ضائع کرنے کے خطرات زیادہ ہوتے ہیں۔ تفصیلاً" یہ کہ

وضع حمل کے وقت سب سے کم بچے ان عورتوں کے مرتے ہیں جو بہار شباب کے زمانے میں یعنی 20 سال سے 30 سال کی عمر کے درمیان شادی کر کے بچے جنم دیتی ہیں۔ جن کا قد 165 سنٹی میٹر (5.5 فٹ) لمبا ہو۔ جن کا خوشحال طبقہ سے تعلق ہو یعنی جو سماجی طبقہ نمبر1 اور نمبر2 سے ہوں اور امراء اور افسروں کی بیویاں ہوں اور ان کا دوسرا یا تیسرا بچہ ہو۔ اس کے برعکس سب سے زیادہ بچوں کی ہلاکت ان عورتوں میں ہوتی ہے جن کی عمر 35 سال سے زیادہ ہو۔ وہ چھوٹے ٹھگنے قد کی ہوں۔ معاشرے میں غریب طبقہ نمبر4 اور 5 کی 'یعنی کلرک اور مزدور پیشہ لوگوں کی بیویاں ہوں اور ان کو مکمل غذا میسر نہ ہو اور ان کا چوتھا یا اس کے بعد کا بچہ ہو۔

لھذا یہ امر ضروری ہے کہ مندرجہ ذیل طبقوں کی مستورات کو ولادت سے قبل یا ولادت کے وقت پوری پوری دیکھ بھال (Care) کے لئے زچہ خانوں یا زچہ ہسپتالوں سے وقتاً" فوقتاً" ضروری ہدایات حاصل کرتے رہنا چاہئے اور زچہ ہسپتالوں میں حسب ہدایات داخل ہو جانا چاہئے۔ کہ ان کے بچوں میں ہلاکت خیزی کا امکان ہوتا ہے۔

1- عورتیں جن میں ولادت اور زچگی کی بے ضابطگیاں یا نقائص موجود ہوں یا پہلے رہے ہوں۔ اگر پہلے بچوں کی ولادت بے قاعدہ طور پر ہوئی تھی۔ تو اب بھی اس کا اندیشہ ہے کہ بچے کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے۔

2- مائیں جن کی عمر 20 سال سے کم یا 30 سال سے زیادہ ہو۔

3- عورتیں جن کا پہلا یعنی پہلوٹھی کا بچہ ہو یا چوتھے بچے کے بعد پانچواں یا چھٹا بچہ ہو۔

4- عورتیں جن کا قد 160 سنٹی میٹر (63 انچ یا سوا پانچ فٹ) سے چھوٹا ہو۔

5- عورتیں جو غریب طبقہ نمبر4 یا نمبر5 کی ہوں یا بیوہ اور بے سہارا ہوں۔

بعض ماؤں کے بچے پے در پے مرتے ہیں۔ ان ماؤں کو "اٹھراہ" کے مرض میں مبتلا سمجھا جاتا ہے۔ اٹھراہ کے بارے میں حکیم لوگ کہتے ہیں کہ اس مرض میں مبتلا ماں کے بچے زندہ نہیں رہتے اور 8 گھنٹے' 8 دن' 8 ماہ یا 8 تا 18 سال میں مرجاتے ہیں۔ چنانچہ آٹھ کی مناسبت سے اس کو اٹھراہ کہا گیا۔ ماہرین نے اس مرض کی علامات کچھ یوں بیان کی ہیں کہ بچے لڑکے لڑکیاں اچھے بھلے پیدا ہوتے ہیں اور 12 سال کی عمر تک تندرست یا ٹھیک رہتے ہیں۔ 13 سال کی عمر میں ان کے اعضاء

سوکھنے لگتے ہیں اور رفتہ رفتہ چلنے پھرنے سے معذور ہو جاتے ہیں۔ پھر بستر پر ہلنا جلنا بھی ناممکن ہو جاتا ہے اور یوں کئی سال ایڑیاں رگڑ رگڑ کر 18 سال کی عمر میں مرجاتے ہیں۔

علاوہ ازیں کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ 1۔ مریضہ کو حمل ہی نہیں ٹھہرتا۔ 2۔ حمل ٹھہرتا ہے مگر سات آٹھ ماہ کے اندر اندر گر جاتا ہے۔ 3۔ بچے اپاہج' لولے لنگڑے پیدا ہوتے ہیں۔ 4۔ بچے اندھے پیدا ہوتے ہیں۔ 5۔ بچے ذہنی و جسمانی طور پر کمزور و پسماندہ پیدا ہوتے ہیں۔ 6۔ بچے بہت بدشکل یا عجیب الخلقت پیدا ہوتے ہیں۔ 7۔ بظاہر میاں بیوی تندرست ہوتے ہیں مگر ان کے پیدا ہونے والے لڑکے زندہ رہتے ہیں اور لڑکیاں مرجاتی ہیں یا 8۔ لڑکیاں زندہ رہتی ہیں اور لڑکے ایک خاص عمر پا کر مر جاتے ہیں یا 9۔ دونوں لڑکے لڑکیاں مردہ پیدا ہوتے ہیں یا 10۔ بچہ پیدا ہوتے ہی فوراً" مرجاتا ہے یا 11 ۔ پیدا ہونے کے بعد رونا شروع کر دیتا ہے اور روتے روتے چند دنوں میں چل بستا ہے۔ 12۔ کبھی بچہ ٹھیک ٹھاک صحت مند پیدا ہوتا ہے۔ 3 ہفتے بعد رونا شروع کر دیتا ہے۔ پھر سوکھنے لگتا ہے' وزن کم ہو جاتا ہے۔ آنکھیں اندر دھنس جاتی ہیں۔ جلد پر جھریاں پڑ جاتی ہیں اور چھالے پیدا ہو کر زخم بن جاتے ہیں۔ منہ اور ناک کے کناروں پر بھی زخم نمودار ہو جاتے ہیں۔ ناک بند رہتی ہے جس سے سانس بمشکل لیتا ہے اور یوں بچہ بے بس ہو کر دار فانی سے کوچ کر جاتا ہے۔ 13۔ بچہ بظاہر تندرست پیدا ہوتا ہے۔ 3 تا 12 ہفتے میں یکایک نزلہ و زکام شروع ہو جاتا ہے اور رات بھر بے چین رہتا ہے۔ نیند بھی نہیں آتی اور بہت کمزور ہو جاتا ہے۔ نزلہ کے اثر سے سماعت کمزور ہو جاتی ہے۔ جسم پر دانے نکلتے اور پھٹ جاتے ہیں جن میں سے خراشدار رطوبت نکلتی ہے۔ پہلے تلی اور پھر جگر بھی بڑھنے لگتا ہے۔ بچے کی انگلیاں سرخ اور چمکدار ہوتی ہیں۔ تین چار ماہ بعد بچے کے سر میں پانی پڑ جاتا ہے۔ جس سے سر حجم میں بہت بڑھ جاتا ہے اور تشنجی دورے پڑنے لگتے ہیں پھر بچہ مرجاتا ہے۔

اسباب : ماہرین ان سب عوارض کا بنیادی سبب آتشک کے زہر (سفلس-Syphilis) کو قرار دیتے ہیں۔ آتشک میں مبتلا مریض (مرد و عورت) شادی سے قبل ایلوپیتھک علاج کروا کر مرض کو ظاہری طور پر ختم کر لیتے ہیں مگر درحقیقت یہ مرض جسم کے اندر منتقل ہو کر دب جاتا ہے اور تباہی مچاتا ہے۔ آتشک ایک چھوتدار مرض ہے۔ جب اس کا شکار مرد کسی تندرست عورت سے شادی کرتا ہے تو یہ شوہر سے بیوی میں منتقل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ 1۔ اگر آتشکی زہر بہت تیز ہے تو حمل قرار ہی نہیں پاتا۔ 2۔ اگر زہر زیادہ تیز نہیں تو حمل قرار پا جاتا ہے مگر رفتہ رفتہ آتشکی زہر بڑھتا جاتا ہے اور چند ماہ بعد زیادہ ہو جاتا ہے جس سے حمل ساقط ہو جاتا ہے۔ 4۔ اگر یہ زہر اس سے بھی کم ہو تو بچہ لڑکی یا لڑکا زندہ پیدا ہوتا ہے اور ماں سے حاصل کردہ آتشک کے زہر کی جب مقدار بڑھ جاتی

ہے تو مرجاتا ہے۔ 4۔ اگر بچہ اندھا یا اپاہج وغیرہ پیدا ہو تو یہ بھی آتشکی زہر (سفلس) کا شاخسانہ
ہوتا ہے۔ 5۔ اگر شوہر کے بائیں خصیے (Testis) پر اور بیوی کے بائیں خصیۃ الرحم (Ovary) پر
آتشک کا اثر موجود ہو مگر دایاں خصیہ اور دایاں خصیۃ الرحم متاثر نہ ہوں تو ان کے ہاں سب لڑکے
ہی پیدا ہوں گے۔ مگر جب دونوں کے دائیں خصیے آتشک زدہ ہوں اور بائیں صحیح ہوں تو ان کے
سب لڑکیاں ہی پیدا ہوں گی۔ اگر شوہر کا دایاں خصیہ اور بیوی کا بایاں خصیۃ الرحم آتشک کا شکار ہو تو
کوئی بچہ پیدا نہ ہوگا۔ اور وہ اولاد سے محروم رہیں گے۔ اگر عورت کسی اور مرد سے شادی کرلے تو
بچے پیدا ہونے لگتے ہیں۔ اگر عورت کی دائیں بیضہ دانی (خصیۃ الرحم) پر آتشک کا بہت زیادہ اثر ہو
تو لڑکے بری طرح متاثر ہوتے ہیں، سب لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں اور اگر بائیں خصیۃ الرحم پر آتشک
(سفلس) کا اثر ہو تو لڑکیاں متاثر ہوتی ہیں اور صرف لڑکے پیدا ہوتے ہیں۔ اگر دونوں طرف کے
خصیۃ الرحم آتشک (سفلس) میں مبتلا ہوں تو لڑکے لڑکیاں دونوں متاثر ہوں گے اور عورت بانجھ ہو
گی۔ 6۔ آتشک کا اثر زیادہ تر دماغ، دماغ کے غلافی پردوں، حلق، آنکھوں، ہڈیوں اور ہڈیوں کی
جھلیوں پر ہوا کرتا ہے چنانچہ موروثی آتشک کا شکار بچے کبھی اندھے، پاگل، بدشکل پیدا ہو جاتے ہیں۔
7۔ آتشک ایک متعدی مرض ہے جس کے وائرس تیزی سے دوسرے لوگوں میں بذریعہ میل جول،
بوس وکنار، مریض کے ساتھ مباشرت، پانی پینے کے برتنوں کے استعمال وغیرہ سے منتقل ہو جاتے
ہیں۔ اگر ایسا آتشک میں مبتلا مریض زچہ اور بچہ کے کمرے میں آجائے تو زچگی میں بچہ زچہ کی قوت
مدافعت کمزور ہونے کے سبب مرض ان کو بھی لگ جاتا ہے۔ 8۔ موروثی آتشک سے بچے کے پیٹ
میں آنتیں متاثر ہو کر دست لگ جاتے ہیں اور 24 تا 48 گھنٹے کے اندر بچے کی طاقت سلب ہو کر چل
بستا ہے۔ 9۔ نومولود بچے میں جب کوئی بے قاعدگی پائی جائے تو آتشک کا خیال کرنا چاہیے۔ موروثی
آتشک کی وجہ سے رعشہ، مرگی، جسم کا سوکھنا، تلی و جگر کا بڑھنا، سر اور چہرے کی عجیب وغریب بناوٹ
وغیرہ پائے جاتے ہیں۔

علاج :

(i) مرض اٹھراہ میں مریضہ کا حسب ذیل میں ادویہ منتخب شدہ دوا سے علاج کریں۔

☆ دافع آتشک ادویہ (Antisyphilitic Drugs) : (1) آرسنک آیڈ۔ اورم۔ اورم میور۔ اورم میور نیٹرونیٹم۔ سٹلنجیا۔ سفلینیم۔ لیشیا۔ فائٹولیکا۔ کالی آیڈ۔ کالی سلف۔ مرک۔ مرک آیڈ ربرم۔ مرک آیڈ فلیوں۔ مرک کار۔ نائیٹرک ایسڈ۔ (2) آرسنکم ایلبم۔ آرسنکم فلیوم۔ اسافوئیٹڈا۔ آیوڈیم۔ تھوجا۔ سارسپریلا۔ سٹافی سیگریا۔ سلفر

سلفر آئیڈ۔ سنابرس۔ فاسفورس۔ فاسفورک ایسڈ۔ فلورک ایسڈ۔ کاربو ایبی ملس۔ کالی آرس۔ کالی بائیکرم۔ کالی کلور۔ کلکیریا آئیوڈ۔ کلکیریا سلف۔ کونیم۔ لیڈم۔ لیکے سس۔ مزریم۔ اسپیجیا (3) ارجنٹم مٹ۔ بڈیاگا۔ بنزوک ایسڈ۔ پٹرولیم۔ کاربو وج۔ کروٹیلس ہریڈس۔ کلیمیٹس۔ کورسلیم اریم۔ گوائیکم۔

☆ شیر خوار بچوں میں پیدائشی آتشک (بمطابق ڈاکٹر بورک) : (1) اورم۔ ایتھیاپس مرک۔ کریازوٹ۔ کلکیریا آئیڈ۔ مرک ڈلسس۔ مرک سلف۔ مرک ویوس۔ نائیٹرک ایڈ۔ (2) آرسنکم آئیڈ۔ آرسنکم مٹ۔ سفلینیم۔ سورینم۔ کالی آئیڈ۔ کلکیریا کلور۔ کورسلیم۔ (سفلینیم زیادہ بہتر ہے)

(ii) اٹھراہ میں بعض ماہرین کے مشاہدات یہ ہیں۔

1۔ حاملہ عورت کو زمانہ حمل کے آغاز سے زمانہ رضاعت (چھاتی سے دودھ پلانے کے زمانہ) تک ہر روز صبح کو مرک سال 6 اور رات کو سفلینیم 30 کی ایک ایک خوراک دی جائے۔ اس سے زچہ اور بچہ دونوں سفلس (آتشک) سے محفوظ رہتے ہیں۔ (مرک سال اور اسکے دیگر مرکبات مرک کار، مرک ڈلسس وغیرہ چھوٹی پوتسی میں بہتر کام کرتے ہیں۔ سفلینیم موروثی آتشک اور تیسرے درجے کی آتشک کے لئے بہتر ہے۔)

2۔ اگر لڑکیاں زندہ رہتی ہوں مگر لڑکے مرجاتے ہوں تو ایسی صورت میں عورت کے دائیں خصیۃ الرحم کو آتشک میں مبتلا سمجھا جاتا ہے اور آرسنکم آئیڈ۔ ایپس۔ سفلینیم۔ کلکیریا کارب۔ کلکیریا فاس۔ سلیشیا۔ آئیوڈیم۔ آرسنکم البم۔ اورم مٹ۔ اورم میور نیٹرو نیٹم۔ گریفائیٹس۔ لائیکو پوڈیم۔ مرک ویوس۔ ارجنٹم نائیٹ۔ سارسپریلا میں سے علامات کے مطابق دوا منتخب کر کے دیا کرتے ہیں۔ لائیکو پوڈیم دائیں خصیۃ الرحم کی ہر کمزوری یا تکلیف کی اکسیر دوا ہے۔ علاوہ ازیں اورم مٹ۔ اورم میور نیٹرو نیٹم۔ کلکیریا فاس اور سلیشیا لڑکے کے لئے x اور y کروموسومز کے لئے مددگار ادویہ ہیں۔

3۔ اگر لڑکے زندہ رہتے ہیں اور لڑکیاں مرجاتی ہیں تو عورت کے بائیں خصیۃ الرحم میں آتشک کا اثر ہوتا ہے اور لیکے سس۔ ارجنٹم مٹ۔ ارجنٹم [illegible] پلاٹینا۔ تھوجا۔ زنکم۔ فاسفورس۔ گریفائیٹس۔ مرک ویوس میں سے منتخب کر کے دوا دی جاتی ہے۔

4۔ اکثر اٹھراہ کی مریضہ میں تینوں اخلاط (میازم۔ سورا۔ سفلس۔ سائیکوسس) پائی جاتی ہیں۔ جو مریضہ کو بُری طرح کمزور اور نڈھال کر دیتی ہیں۔ چنانچہ علاج کے دوران ان علامات کو مدنظر رکھنا

چاہئے۔ اکثر ماہرین متفق ہیں کہ نوبر کو لینم تینوں میازم کی تریاق (دافع) دوا ہے اور وقتاً فوقتاً نوبر کو لینم کی ایک خوراک دیتے رہنے سے بہترین نتائج بر آمد ہوتے ہیں۔

5۔ اگر مرکیورس اور اس کے دیگر مرکبات (مرک سال۔ مرک ڈلس۔ سنابرس وغیرہ) کو پہلے ہی کافی استعمال کیا جا چکا ہو تو حسب علامات نائیٹرک ایسڈ اس کی بجائے استعمال کریں۔ اگر زچہ اور بچہ کو کوئی جلد کی بیماری ہے تو سنابرس بہترین دوا ہے۔ بعض ڈاکٹر زچہ اور بچہ کو آتشکی خارش کے لئے مرک پریسی پی ٹیٹس روبر (سندور) نمبر 3 صبح کے وقت ایک خوراک اور مرک سلفیوریٹس روبر (سنابرس۔ شنگرف) نمبر 30 شام کے وقت ایک خوراک دیا کرتے ہیں۔

6۔ بعض نامور ڈاکٹر سفلینیم کو دافع آتشک کے طور پر استعمال کرنے کی بے حد سفارش کرتے ہیں۔ ایک مشہور ڈاکٹر لکھتے ہیں کہ ہر درجے کی آتشک کے لئے میرے ہاتھوں سے سفلینیم سی ایم ایک خوراک اور پلاسیبو (خالی پڑیا) دینے سے بہت سے مریض 4 سے 6 ہفتے کے اندر بغیر کسی خارجی دوا لگانے کے یا دوسری خوراک دینے کے شفایاب ہو گئے اور آتشک کا کوئی نشان باقی نہ رہا۔ میں آتشک کی ابتدائی نمود میں سفلینیم سی ایم دیتا ہوں بشرطیکہ مریض کو دست نہ آ رہے ہوں اگر دست آ رہے ہوں اور مریض نے ایلوپیتھی یا یونانی طریقہ سے علاج نہ کروایا ہو تو مرکیوریس یا اس کے دوسرے مرکبات (مرک سال۔ مرک ڈلس (کیلومل۔ رسکپور) مرک ویوس۔ مرک کار۔ مرک پریسی پی ٹیٹس روبر (سندور) مرک آئیڈ ریوبس۔ سنابرس یا شنگرف) میں سے دیتا ہوں اور اگر دوسرے طریقہ ہائے علاج سے مریض کا علاج ہو چکا ہو تو نائیٹرک ایسڈ دیتا ہوں۔ اگر زچہ یا بچہ کو آتشکی جلدی امراض ہوں تو سفلینیم IM کی تین خوراکیں ہر 6، 6 گھنٹے بعد دیتا ہوں۔ عموماً دو سے چار ہفتے کے اندر جلد بالکل صاف ہو جاتی ہے یا کسی دوسری دوا کی واضح علامات نمایاں ہو جاتی ہیں۔ جس کی ایک ہی خوراک مریض کو شفایاب کرنے کے لئے کافی ہوتی ہے۔ آتشکی سر درد کے لئے سفلینیم بہترین دوا ہے۔ منہ اور حلق میں آتشکی زخموں میں ہمیشہ سفلینیم IM کی تین خوراکیں روزانہ ایک خوراک رات کو سوتے وقت دیتا ہوں اور 15 دن میں مریض شفا سے ہمکنار ہو جاتا ہے۔ مریض کی مقعد میں چیر ہوں یا فلطا ہے (کنڈائی لوماٹا) اور ساتھ سخت قبض نہ ہو تو سفلینیم IM دیتا ہوں اور اگر سخت قبض ہو تو لیک ڈیفلوریٹم کی 6 خوراکیں دن میں تین بار دیتا ہوں۔ جب قبض کم ہو جائے تو سفلینیم IM کی واحد خوراک دیتا ہوں۔ اس کے بعد اگر مزید ضرورت ہو تو تھوجا IM مریض کو صحت یاب کر دیتی ہے۔ اگر آتشک کے مریض کو آنکھوں کی تکلیف ہو تو سنابر. س 200 کی 6 خوراکیں روزانہ دو بار دیتا ہوں، دو ہفتوں میں شفایاب ہو جاتا

ہے۔

جن والدین کے ہاں مردہ بچے پیدا ہونے کا رجحان ہو۔ ان میں بیوی کو شروع حمل سے آخر تک سی سی فیوگا مدر ٹنچر کے 5 قطرے صبح و شام آدھ گلاس پانی میں ملا کر پیتے رہنا چاہیے۔ اس دوا کا اس مرض میں بڑا چرچا ہے۔ ماہرین کا تجربہ شاہد ہے کہ یہ دوا خداوند کریم کے فضل و کرم سے کبھی ناکام نہیں ہوتی۔ یہ رحم کی کمزوری اور جملہ خرابیوں کو دور کر کے حاملہ عورت کو خصوصاً" بائی کے مزاج والی عورت کو ایک کار آمد عورت بنا دیتی ہے۔ ہر ماہ ایک دو بار سیپیا 200 کی ایک خوراک بھی آگے پیچھے ایک دو دن چھوڑ کر دینی چاہیے۔

امدادی تدابیر : حمل کے دوران عورتوں کو خوش و خرم رکھا جائے اور ان کو کسی قسم کے غم، غصہ، ناراضگی، خوف و خدشہ کا ہرگز شکار نہ ہونے دیا جائے۔ ان کی خوراک پر بھی خصوصی توجہ دی جائے۔ مشقت کے کام سے روکا جائے۔ آرام اور نیند پوری طرح حاصل ہونی چاہیے۔ خوشی کی محفلوں میں شرکت، سیر و سیاحت اور غسل و ورزش کا خوگر بنائیں۔ مذہبی اور اخلاقی کتابوں کے مطالعہ کا عادی بنائیں۔ لچر اور قتل و غارت والی خوفناک فلموں، مار دھاڑ اور چور ڈاکوؤں والے ڈراموں، بدصورت کارٹون اور مکروہ مناظر کو دیکھنے سے قطعاً" باز رکھیں۔

کیس : ایک ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ میرے خاندان میں میری ایک عزیزہ کے بچے یا تو مردہ پیدا ہوتے تھے یا پیدا ہونے کے چند دنوں کے بعد مرجاتے تھے۔ مریضہ کمزور، نروس، خاموش طبیعت تھی مگر نہایت سمجھدار اور فرمانبردار تھی۔ میں نے پیدائش سے 6 ماہ قبل حمل کے دوران سی سی فیوگا 1x روزانہ دن میں 2 بار دینا شروع کیا تو قدرتی طور پر بغیر کسی دقت کے لڑکا پیدا ہوا اور صحت بھی بہتر تھی۔ اب اس لڑکے کی عمر 15 سال ہے۔ وہ مزید لکھتے ہیں کہ اگر وضع حمل کے بعد رحم پیڑو کے ساتھ چپک جائے، مریضہ درد سے بے تاب ہو جائے اور جنون زچگی کا اندیشہ ہو تو یہی دوا سی سی فیوگا درست کر دیتی ہے اور اس کی چند خوراکیں مریضہ کے لئے ابر رحمت ثابت ہوتی ہیں۔ نیز بائی کے درد رک کر دماغی خرابی یا جنون ہو جائے یا زچہ کا خون نفاس بند ہو جائے۔ غنودگی بخار ہو جائے اور ہاتھ پاؤں میں بائی کے درد ہوں تو سی سی فیوگا نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوتی ہے۔

ننھے بچوں کی تکلیفات اور ان کا علاج :

☆ ذہن (نفسیاتی و اعصابی شکایات) : ☆ بچہ دیر سے بولنا سیکھے، باتیں کرنا دیر سے سیکھے : برائٹا کارب۔ نیٹرم میور۔ ☆ بچہ دیر سے چلنا سیکھے : کلکیریا کارب۔ ☆ بچہ چلنا

اور بولنا دیر سے دیکھے : اگریکس۔ ★ بچہ تتلا کر اٹک اٹک کر بولے' لکنت ہو : سٹرامونیم۔ ہائیوسس۔ ★ بچہ نیند کے دوران دانت پیسے : آرسنکم۔ بیلاڈونا۔ اور کولیسنہ۔ کنابس انڈیکا۔ ★ بچہ کو نیند نہ آئے : سلفر۔ کافیا۔ پیسی فلورا۔ ★ بچہ رات کو نیند سے جاگ کر کھیلے' ہنسے اور خوش ہو (ذہنی خرابی کا پیش خیمہ) : سائپری پیڈیم۔ ★ بچہ رات بھر روتا رہے اور دن کو دوپہر تک سویا کرے : کلکیریا کارب۔ ★ بچہ دن بھر سوئے' رات بھر روئے' سارا دن ٹھیک رہے' ساری رات بے چین رہے' سسکیاں لے : جلاپا۔ ★ بچہ دن بھر روئے' رات کو سوئے (برعکس جلاپا) : لائیکو پوڈیم۔ ★ بچے کو جب پالنے (مہد) سے اٹھایا جائے تو پریشان ہو جائے : بورکس۔ سائینا۔ کلکیریا فاس۔ ★ ننھے بچے جو گود میں اٹھا کر ادھر ادھر ٹہلنے' لوری دینے اور تھپکنے' جھولے میں جھولانے کی خواہش یا ضد کریں : سائینا۔ پلساٹیلا۔ ★ ننھے بچے صرف اپنی ماں کے کندھے کے ساتھ لگ کر گھومنے ٹہلنے کی خواہش کریں : سٹانم۔ ★ ننھے بچے جو گود میں لے کر بیٹھنے کی خواہش کریں : انٹم ٹارٹ۔ ★ ننھے بچے گود میں اچھلنے کودنے' اچھالنے کی خواہش کریں : کلی بروم۔ آرسنکم۔ ★ ننھے بچے گود میں لے کر تیزی سے چلنے کی خواہش کریں' ورنہ روئیں یا جب جلدی سے گود میں اٹھا لیا جائے تو چپ ہو جائے : آرسنکم البم۔ ★ ننھے بچے گود میں لے کر ادھر ادھر چلنے یا ٹہلنے کی خواہش کریں' ورنہ روئیں' بے چین ہوں : کیموملا۔ ★ ننھے بچے گود میں اٹھا کر گھمانے سے خوفزدہ ہو کر چمٹ جائیں گویا اس کا سر چکرائے : بلسی میم ★ ننھے بچے کو گود میں اٹھا کر اور اس کے پیٹ کو کندھے سے لگا کر پھرانے اور ٹہلنے کی خواہش ہو : سائینا۔ پوڈوفائلم۔ ★ بچوں کو کھیلنے کا بے حد شوق' کھیلنے کودنے کے لئے بے تاب رہیں : اناکارڈیم۔ ★ بچوں میں کھیلنے کودنے کی رغبت اور خواہش نہ ہو : رہیوم۔ برائٹا کارب۔ سلفر۔ ★ بچے سارا دن گھومنا پھرنا' سیر کی خواہش کریں : رسٹاکس۔ ★ بچے ست' پھسڈی' اپنے کام کاج میں ہمیشہ پیچھے رہ جائیں : کیکٹس گرینڈ یفلورا۔ ★ بچے پڑھائی میں ست' حساب اور ریاضی نہ آئے۔ حساب کتاب اور حرکات و سکنات میں ست ہوں : کلکیریا کارب۔ ★ بچے میں سوچنے سمجھنے کی اہلیت نہ ہو۔ اپنے سبق پر توجہ نہ دے سکے کہ شدید سر درد ہو : ایلوز۔ ★ بچے سرد مزاج' گندے اور میلے رہیں' نہانا دھونا برداشت نہ کریں : سلفر۔ ★ بچے شرمیلے' بہت جھجکیں۔ کسی سے بات نہ کر سکیں : پلساٹیلا۔ کوکل۔ برائٹا کارب۔ ★ بچے شریر' من ملی

کرنے والے اور شرارتی' نچلے نہ بیٹھ سکیں۔ بگڑے بچے سلیقہ سے رکھی ہوئی چیزوں کو تہ و بالا کر دیں۔ کسی کے کنٹرول یا قابو میں نہ آئیں : نوبر کولینم IM (ہر ہفتے 1 خوراک) ☆ بچے افسردہ' غمگین اور اداس رہیں۔ ڈپریشن کا شکار ہوں' سست : کلکیریا کارب۔ ☆ بچے خصوصاً" لڑکیاں جوانی کی بہار آنے سے قبل غمگین اور اداس ہوں (ڈپریشن) : کلکریا فاس۔ لیکے سس۔ آر سکم۔ ☆ بچے ڈرپوک' بزدل' خوفزدہ' پسینہ سے شرابور رہیں : کلکیریا کارب۔ ☆ بچے ڈرپوک' اجنبی لوگوں سے بہت ڈریں : برٹا کارب۔ لائکو پوڈیم۔ ☆ لڑکیاں ڈرپوک' چھوٹے چھوٹے جانوروں' بھڑ' چھپکلی' چوہے وغیرہ سے بہت ڈریں : نیٹرم میور۔ ☆ بچہ کند ذہن' ڈل' دماغی طور پر سست : ارجنٹم نایٹ۔ برٹا کارب۔ سلفر۔ کلکیریا فاس۔ ☆ بچہ موٹا تازہ' غبارے کی طرح پھولا ہوا' سست الوجود' نہ چلے پھرے' نہ کھیلے کودے' بچوں کے کھیل میں حصہ نہ لے : کلکیریا کارب۔ ☆ بچہ چھریرا' دبلا پتلا' لمبا' بے ذوق اور لاپرواہ : فاسفورک ایسڈ۔ ☆ بچہ روئے جب گود میں لیا جائے تو درد بھری آواز کے ساتھ روئے : سائینا۔ ☆ بچہ ٹھنکے اور روئے جب تک کہ اسے گود میں نہ اٹھایا جائے : کیمولا۔ ☆ بچہ روئے اور چلائے اور چپ ہونے میں نہ آئے : سائینا۔ ☆ بچہ چیخے اور چلائے' جب اسے چھوا جائے : انٹم ٹارٹ۔ ☆ بچہ چیخے چلائے' برداشت نہ کرے' جب کوئی اس کی طرف دیکھے : (1) آر سکم۔ (2) انٹم کروڈ۔ انٹم ٹارٹ۔ کیمولا۔ سائینا۔ ☆ بچہ کو تھپکنے یا تھپتھپانے (Rocking) سے نفرت ہو : سائینا۔ ☆ بچہ کو ہاتھ لگانے سے نفرت ہو : انٹم ٹارٹ۔ ٹرنتولا۔ کالی کارب۔ کیمولا۔ ☆ بچے کو جب گلے لگا کر پیار کیا جائے یا چکارا جائے تو روئے : اگنیشیا۔ چائنا۔ ☆ بڑے بچوں کو انگوٹھا چوسنے کی عادت ہو' انگوٹھا یا انگلیاں منہ میں ڈال کر چوسے : اپیکاک۔ کلکیریا۔ کیمولا۔ ☆ دانتوں سے ناخن چبانے یا کاٹنے کی عادت ہو' اس سے انگلیوں کو لہولہان کر دے : آرم ٹرائیفلم۔ ☆ بچوں کو مٹی کھانے کی عادت (Pica) ہو۔ فضول' غیر منہضم اشیاء' کوئلہ' پتھر' مٹی' چاک' سلیٹی' گیرو' چونا' بال اور کچی سبزیاں وغیرہ کھا جائیں۔ ایسی چیزوں سے بچے کے پیٹ میں کیڑے' آنتوں میں دق (ٹی بی) متعدی امراض' خناق' خسرہ' چیچک' کن پیڑے (ممپس) کاگڑا لاگڑا' متعدی بخار' شکم پھولنا' بدہضمی' بھوک مٹ جانا' سانس بدبودار' زبان پر میل' چڑچڑاپن' نیند میں ابتری' رات کو بستر پر پیشاب کر دینا وغیرہ علامات پیدا ہو جایا کرتی ہیں اور نفسیاتی مریض بچہ بڑی رغبت سے یہ چیزیں کھاتا ہے :

ایلومینا۔ کلکیر یا کارب۔ ★ بچے ضدی' خصوصاً' سرد مزاج' موٹے' بھدے' سرکش بچے' پیار کرنے پر بھی چلائیں : (1) کلکیریا۔ (2) کاسٹیکم۔ سلیشیا۔ ★ بچہ دن کے وقت بہت ترش مزاج اور اکھڑ ہو جائے : سائینا۔ ★ بچے غصیلے' متشدد ہو جائیں' غصہ پی جانے سے' چیزوں کو دور پھینک دے : (1) سٹافی سیگریا۔ بچے میں چیزیں توڑنے کی خواہش' چیزوں کو توڑ ڈالے : ایپس۔ نوکس وامیکا۔ سٹرامونیم۔ ★ بچے میں مارنے پیٹنے کی خواہش ہو : بیلاڈونا۔ ★ بچوں میں حسد کی نہ رکنے والی خواہش' بلاوجہ حسد کرے : لیکے سس۔ ★ بچے بہت چڑچڑے ہوں : سائینا۔ کیموملا۔ کلکیشیا کارب۔ ★ بچے چڑچڑے ہو جائیں' دانت نکلنے کے زمانے میں : سائینا۔ کریازوٹ۔ کلکیریا۔ کلکیریا فاس۔ کیموملا۔ ★ چڑچڑے بچے کو زور سے لوری دینے' ہلارے کھانے یا جھولا جھولانے (Rocking) سے سکون ہوتا ہے۔ سائینا۔ ★ بچہ ڈر کر جاگے' کسی کو نہ پہچانے' چلائے اور جو کوئی آس پاس ہو' اس سے چمٹ جائے : سٹرامونیم۔ ★ بچوں میں پیسے چرانے کی خواہش اور عادت ہو : کلکیریا کارب۔ پلساٹیلا۔ ★ بچہ چونک اٹھے جب کوئی اس کے پاس کھانسے' چھینکے یا آہٹ ہو : (1) بورکس۔ ★ بچہ نیند کے دوران چونک کر اٹھ بیٹھے : (1) بورکس۔ بیلاڈونا۔ سپونجیا۔ کاسٹیکم۔ ہائیوسس۔ ★ بچہ سمجھے کہ گھر میں مہمان یا حاضرین اس کا مذاق اڑا رہے ہیں' اس لئے اپنے آپ کو سامان کے پیچھے چھپائے : (1) برٹا کارب۔ ★ بچہ چیخیں مارے' چیختا ہو : بورکس۔ لیک کینم۔ ★ بچہ سے جب بات کی جائے تو رو پڑے : سلیشیا۔ نیٹرم میور۔ میڈورینم۔ ★ بچہ معمولی باتوں سے بھیجے : کالی کارب۔ ★ بچہ جوشیلا' سرکش' ضد سے کئی چیزیں مانگے : رہیوم۔ ★ بچہ بالکل خاموش طبع ہو' چپ چاپ کمرے میں بیٹھا ہے : فاسفورک ایسڈ۔ جلسی میم۔ ★ بچہ دماغی طور پر سست' ڈل' کند ذہن' سوچنے سمجھنے میں دقت ہو : (1) ارجنٹم نائیٹ۔ برٹا کارب۔ سلفر۔ کلکیریا فاس۔ ★ بچے کا دماغ سست ہو جائے جب کتاب پڑھتا ہو : (1) اوپیم۔ کونیم۔ ★ بچہ کسی سوال کا جواب دینے کے لئے دیر تک سوچے : (1) ہیلی بورس۔ (2) فاسفورک ایسڈ۔ اناکارڈیم۔ ★ بچہ سوال کو پہلے منہ میں بار بار دہرائے' تب جواب دے سکے' سوال کو بار بار دہرانے کے بعد ہی سمجھ سکے : زنکم۔ کاسٹیکم۔ ★ دماغ سست' ڈل۔ زیادہ دیر تک کوئی بات سوچ نہ سکے : (1) فاسفورس۔ (2) جلسی میم۔ فاسفورک ایسڈ۔ ★ دماغ کمزور' پڑھنے لکھنے سے دماغ کمزور محسوس ہو جیسے خالی ہو گیا ہو : سلیشیا۔

☆ بچہ محفلوں، مجمع، جلسہ جلوس، مسجد، اسٹیشن، بھیڑ کی جگہوں سے ڈرے : (1) ارجنٹم نائیٹ۔ جلسی میم۔ ☆ بچہ لوگوں سے، اجنبیوں سے ڈرے : (1) برٹا کارب۔ لائیکوپوڈیم۔
☆ بچہ چوروں، ڈاکوؤں سے ڈرے : (1) آرسنکم۔ (2) نیٹرم میور۔ ☆ بچہ جانوروں سے، کتوں سے ڈرے : (1) بیلاڈونا۔ چائنا۔ (2) سٹراموینم۔ ☆ بچہ بلی سے ڈرے : ٹوبر کولینم۔ ☆ بچہ آندھی، باد صرصر، طوفان، بادل گرجنے اور بجلی کڑکنے سے ڈرے : (1) فاسفورس۔ ☆ بچہ ڈاکٹر یا حکیم کو دیکھ کر ڈر جائے : آئیوڈیم۔ تھوجا۔ وریٹرم وراڈی۔ ☆ بچہ سیدھا جانا پسند کرے، ٹیڑھے راستے سے جانے سے انکار کرے : کلفیا۔ ☆ بچے ڈراونی چیزوں سے ڈر کھا جائیں۔ جن بھوت کے قصے، غمناک کہانیاں ان پر بہت بُرا اثر کریں : (1) سائیکوٹا۔ کلکیریا۔ (2) زنکم۔ لیکے سس۔ نکس وامیکا۔ ☆ بچوں میں پڑھتے لکھتے وقت یکسوئی اور توجہ نہ رہے۔ ادھر ادھر دیکھیں اور اپنا کام نہ کریں : (1) ایتھوزا۔ برٹا کارب۔ ☆ بچوں میں گنتی کرتے وقت یا پہاڑے یاد کرتے وقت یکسوئی نہ رہے اور غلط یاد کریں : (1) نکس وامیکا۔ ☆ بچوں کو زیادہ دیر تک پڑھنے سے چکر آئیں : آرنیکا۔
☆ بچوں کو اونچی آواز کے ساتھ پڑھتے وقت چکر آئیں : پیرس۔ منسی نیلا۔ ☆ بچوں کے مطالعہ کرنے یا پڑھنے لکھنے کے بعد چکر آئیں : فاسفورک ایسڈ۔ ☆ بچے کو لکھتے وقت چکر آئیں : سیپیا۔ کالی بائی۔ گریفائیٹس۔ ☆ ننھے بچے کو نیند نہ آئے، اسے جھولے میں جھلانے یا لوری دینے سے نیند آئے : سائینا۔ ☆ ننھے بچے کو نیند نہ آئے، اسے گود میں لینے سے نیند آئے : کیموملا۔ ☆ بچے رات بھر جاگتا رہے، دن بھر مستی بھری نیند سوئے، سارا جسم دَرد کرے : (1) سٹانی کیریا۔ ☆ بچہ بازو اور ٹانگوں کو پھیلا کر یا سیدھا پسار کر یا بازو سر کے اوپر یا سر کے نیچے یا بازو پیٹ کے اوپر رکھ کر سوئے : (1) پلساٹیلا۔ ☆ بچہ بازو اور ٹانگوں کو سمیٹ کر سوئے : (1) مرک کار۔ ☆ بچہ پیٹ کے بل اوندھا ہو کر سوئے : بیلاڈونا۔ سائینا۔ ☆ بچہ گھٹنوں کے بل، چوتڑ اوپر کر کے سوئے یا پیٹ کے بل سوئے اور رات کو ڈر کر چیختا چلاتا ہو : سائینا۔ ☆ بچہ کروٹ کے بل سوئے : (1) برٹا کارب۔
☆ بچہ سوتے وقت ڈرے اور نیند کے دوران جھٹکے لگیں : ہائیو سس۔ ☆ بچہ کو نیند نہ آئے، رات کو جاگ کر تنگ کرے اور غنودگی طاری ہو : زنکم۔ ☆ بچہ کو سونے کی بہت خواہش ہو، ہر وقت سوتا رہے : نکس وامیکا۔ ☆ بچہ نیند میں ڈراونے خواب سے خوفزدہ ہو کر چیخ مار کر جاگ پڑے : زنکم۔ ☆ بچہ نیند کے دوران چونک اٹھے اور رونے چلانے

لگے : سائینا ★ بچہ نیند کے دوران انگڑائیاں لیتا ہو اور نیند میں باتیں کرتا ہو :
سائینا ★ بچہ نیند کے دوران اپنی ناک ملتا رہے' جاگتا رہے اور روتا رہے (پیٹ میں
کیڑے) : سائینا ★ بچہ نیند کے دوران دانت پیسے' ناک کھجلائے اور نیند میں ڈرے
(پیٹ میں کیڑے) : سائینا ★ بچہ رات کو نیند سے جاگ کر خوش ہوتا' ہنستا اور کھیلتا ہے
(ذہنی خرابی کا پیش خیمہ) : سائی پری پیڈیم۔ ★ بچہ دن کو یا رات کو نہ سوئے' نیند نہ
آئے مگر او گھتا رہے' مزاج چڑچڑا ہو اور روتا رہے : سورائیم ★ بچہ کو جھولے میں جھلانے
سے یا لوریاں دے کر سلانے سے نیند آئے ورنہ نیند نہ آئے : سائینا ★ بچہ نیند کے
دوران بڑبڑائے' خرافات بکے اور روئے۔ کبھی زیر لب آہستہ آہستہ بڑبڑائے اور چونک
اٹھے : سلفر۔ ★ بچہ کو دن اور رات کو نیند نہ آئے : سورینم۔ ★ بچہ کو نیند آتی ہے
مگر وہ بے قرار ہوتا ہے' مشکل سے تھوڑا سا سوتا ہے اور پھر جاگ اٹھتا ہے : کالفیا۔ ★ بچہ
کا جسم نیند کے وقت پھڑکے اور وہ چیخے چلائے۔ سوتے ہوئے کانپے اور ڈر کر جاگ
اٹھے : ہائیوسس۔ ★ بچہ تھوڑے سے وقت کے لئے سوئے اور پھر جاگ پڑے اور
روئے چلائے : اپیکاک۔ ★ بچہ سوتا رہے' جب جاگنے لگے تو روئے یعنی نیند سے جاگنے
کے وقت روتا ہوا اٹھے : کلی کارب۔ ★ بچہ نیند آنے پر روتا ہو اور غصہ میں بھر جائے'
مزاج چڑچڑا ہو اور جاگنے کے بعد خوفزدہ اور پریشان سا ہو : زنکم۔ ★ بچہ نیند سے ہڑبڑا کر یا
بڑبڑاتا ہوا اٹھ بیٹھے : لائیکو۔ آرسنکم۔ کلی کارب۔ ★ بچہ رات کو گہری نیند سے ڈر کر
چیختا ہوا جاگے : کلی فاس۔ کلی برومیٹم۔ ★ بچہ روزانہ رات کو ڈر کر جاگے : کلی برومیٹم
★ بچہ کو نیند نہ آئے اور بے چین ہو۔ گرمی محسوس کرے اور کپڑے کو اتار پھینکے :
سیکیل کار۔ ★ بچے کو آدھی رات کے وقت بے چینی اور بے قراری' بار بار کروٹیں بدلے
اور کمزوری بھی ہو : آرسنکم البم۔ ★ بچے کو بے خوابی ہو' نیند نہ آئے' بے چین ہو۔ سر
کو سہلانے' جسم کو ملنے یا دبانے سے ذرا سا سوئے : کریازوٹ۔ ★ بچہ روتے اور چیخے
وقت ہاتھ سے اپنا گلا پکڑے رکھے : کلکیریا فاس۔ ★ بچہ بد مزاج' چڑچڑا ہو۔ ہر وقت
غصہ میں بھرا رہے اور رنجیدہ ہو : کلکیریا فاس۔ ★ بچہ چڑچڑا' ڈرانے دھمکانے پر روئے
اور ہاتھ پاؤں پٹکے : کیمومس۔ ★ بچہ بغیر کسی وجہ کے ٹھہر ٹھہر کر روئے اور بستر پر لوٹتا
پوٹتا ہو : بیلاڈونا ★ بچہ روئے' چیخے چلائے' جب چپ کرایا جائے تو زیادہ روئے
چلائے : کلکیریا فاس۔ ★ بچہ روئے چلائے' کان میں درد سے بے چین ہو کر : اودم

مت۔ ☆ بچہ دماغ میں تکلیف کی وجہ سے رُوئے چلائے : زنکم مت۔ ☆ بچہ رات دن
کھانسی کی وجہ سے چیخے چلائے : سٹرامونیم۔ ☆ بچہ فوراً" ہی ہنس پڑتا ہے اور فی
الفور رونے لگتا ہے : کالفیا۔ ☆ بچہ روئے' چپ نہ ہو۔ جتنا زیادہ لاڈ پیار کیا جائے' اتنا ہی
زیادہ رنجیدہ ہو : سائینا۔ ☆ بچہ روئے مگر گود میں لے کر ٹہلنے سے چپ ہو جائے :
کیموملا۔ ☆ بچہ صرف ماں کی گود میں یا کندھے کے ساتھ لگ کر گھومنا چاہتا ہے کوئی اور اسے
ہاتھ لگائے تو زور سے چیخنے لگتا ہے : انٹم ٹارٹ۔ ☆ بچہ چڑچڑا' نہ رات کو سوئے' نہ دن
کو سوئے : سائپری پیڈیم۔ ☆ بچہ کو شیریں چیزوں' ٹافیاں' مٹھائی' گڑ' شکر وغیرہ کی بہت
خواہش ہو' ان کے لئے جی للچائے : سائینا۔ ☆ بچہ کو چینی' گڑ' شکر' ٹافیوں وغیرہ کے بد
اثرات' پیٹ میں کیڑے' خون کی خرابی' پیشاب کی زیادتی' بدہضمی وغیرہ : سلفر۔ لائیکو۔
☆ بچہ سر اور بازو ادھر ادھر پٹکے۔ دائیں ہاتھ کی انگلیاں اندر کو جھکیں اور بایاں پاؤں متواتر
ہلاتا رہے : سائینا۔ زنکم۔ ☆ بچے رات کو ڈریں' رات کے وقت ان کو ڈر لگے :
سکوٹیلریا۔ ☆ بچہ جمائیاں لیتا ہو' کانپتا ہو اور روتا چلاتا ہو : اگنیشیا۔ ☆ بچہ رات کو
یکایک جاگے اور پوچھنے پر ماں کا کپڑا پکڑ کر روئے : بورکس۔ ☆ بچہ رات کو خوفزدہ جاگے'
چاروں طرف دیکھے اور پھر سو جائے اور کچھ دیر کے بعد پھر اسی طرح کرے : لائیکو۔ ☆
بچہ خوفزدہ سا ہو کر جاگے اور پریشان معلوم ہو۔ جاگنے کے بعد سر کو کھجلائے : اسکیولس۔
☆ بچہ جھولے میں لٹاتے وقت یا زینہ سے نیچے اترتے وقت خوفزدہ ہو' روئے اور کسی چیز کو
پکڑ لے : بورکس۔ ☆ بچہ روئے' بغیر کسی وجہ کے اور جسم گرم ہو : ایکونائٹ۔ ☆
بچہ غصے کے باعث روئے : بورکس۔ ☆ بچہ بخار کے ساتھ روتا ہو : برائی اونیا۔ ☆
بچہ پیٹ میں درد کے سبب روتا ہو : کیوپرم۔ ☆ بچہ پیدا ہوتے ہی بہت زیادہ روئے :
میڈورینم 200 (1 قطرہ پانی میں حل کر کے منہ میں ٹپکائیں) ☆ بچہ دن رات لگاتار روتا رہے
: سورینم 200۔ ☆ بچہ روتا ہو اور ایسا معلوم ہو جیسے کوئی خوفناک چیز دیکھ کر ڈر گیا ہو :
سٹرامونیم۔ ☆ بچہ معمولی بات پر رونے لگے : کاسٹیکم۔ ☆ بچہ ہاتھ پھیرنے یا ٹھنڈی ہوا
میں لے جانے سے روئے : سلفر۔ ☆ بچہ ماں کا دودھ پیتے وقت روتا ہو : کلکیریا
فاس۔ ☆ بچہ سارا دن روتا رہے۔ شام 4 بجے سے 9 بجے رات تک ٹانگوں کو اکٹھی کر کے
پیٹ کو دبائے رکھے مگر رات کو ٹھیک سوئے۔ پاخانہ تھوڑا سا اور بہت سخت خارج ہو :
کالوسنتھ۔ ☆ بچہ روتا ہوا یکایک چپ کر جاتا ہو : بیلاڈونا۔ ☆ بچہ کراہتا رہے' ہوں ہوں

کرے اور سست رہے : بیلاڈونا۔ ☆ بچہ کراہے ' آنکھیں آدھی کھلی ' سر جھوتا ہو۔ سر قابو میں نہ رہے ' سر کو سنبھال نہ سکے : پوڈوفائلم۔ ☆ بچہ رات کو 3 بجے کراہے ' ہوں ہوں کرے : کالی کارب۔ ☆ بچہ رات کے آخری حصے میں کراہے : رسٹاکس۔ ☆ بچہ کبھی کبھی بڑے زور سے چیخ مارے اور کبھی ٹھہر ٹھہر کر چیخے : اپیس میلیفیکا۔ ☆ بچہ سوتے میں زور سے چیخ مارے اور روتا ہوا اٹھ بیٹھے : سائینا۔ ☆ بچہ اتنا زور سے چیخے کہ دوسروں کے دل دہل جائیں : کیوپرم۔ ☆ بچہ رات کو نیند میں زور سے چیخ مارے اور وجہ پوچھنے پر کوئی جواب نہ دے : اپیس میلیفیکا۔ ☆ بچہ سوتے ہوئے کروٹ بدلتے وقت روئے اور چونک پڑے : زنکم۔ ☆ بچہ نیند سے بیدار ہو کر چڑچڑا ہو جائے ' اگر کوئی اس کی طرف دیکھے تو روئے چلائے : انٹم ٹارٹ۔

☆ سر (Head) : ☆ بچے کا سر بڑا ہو اور چہرہ چھوٹا۔ اس دوا سے خدوخال متناسب ہو جاتے ہیں : کلکیریا فاس۔ کالی آیوڈ۔ ☆ بچے کا سر پک جائے ' پیپ دار دانے نکل آئیں : سلفر۔ ☆ بچے کے سر پر دق کی گلٹیاں (ٹیوبرکلز) ہو جائیں : کلکیریا کارب۔ ☆ بچے کے سر پر اسفنجی گلٹیاں پھپھوندی یا داد ہو : کلکیریا فاس۔ ☆ بچے کے سر کے بال کمزور ' چھدرے ہوں ' گرتے رہیں : برٹا کارب۔ سلیشیا۔ ☆ بچے کے سر کے بال گرنا شروع ہو جائیں اور ہاضمہ کی خرابی کے سبب سر میں درد ہوتا ہو : انٹم کروڈ۔ ☆ بچے کا سر پڑھتے یا لکھتے وقت بھاری و بوجھل ہو جائے : کلکیریا کارب۔ ☆ بچے کے سر سے بھوسی اترے (Dandruff) زرد رنگ کی : (I) کالی سلف۔ ☆ بچے کے سر میں سے بھوسی اترے ' سفید رنگ کی : تھوجا۔ نیٹرم میور۔ ☆ بچے کے سر پر پسینہ آیا کرے : کلکیریا۔ ☆ بچے کے سر پر نیند آنے پر پسینہ آ جائے : سلیشیا۔ ☆ بچے کے سر پر نیند کے دوران پسینہ آ جائے : کلکیریا۔ سلیشیا۔ ☆ بچے کے سر میں درد اور سوزش ہو ' جس سے روئے : بیلاڈونا۔

☆ آنکھ (Eye) : ☆ نوزائیدہ بچے کی آنکھیں دکھیں ' آنکھوں سے پانی ' آنسو اور ریم (گدڑ) بہے اور اندھے پن کا اندیشہ ہو : (I) ارجنٹم نائیٹریکم IM واحد خوراک۔ ☆ بچے کی آنکھوں میں بھینگا پن اندرونی جانب کو : سائیکوٹا ' سائیکلمن ۔ ☆ بیرونی جانب : نیٹرم میور۔ ☆ بچے کی آنکھ سے پانی بہے (آنسوؤں کی نالی کا تنگ ہونا) : (I) سلیشیا۔ (2) ارجنٹم مٹ۔ پلساٹیلا۔ رسٹاکس۔ فلورک ایسڈ۔ نیٹرم میور۔ ☆ بچوں کی آنکھیں دکھیں '

آشوب چشم اور ورم : (1) آر سکم۔ ار جنٹم نایٹ۔ ایپس۔ پلساٹیلا۔ تھوجا۔ کلکیریا کارب۔ نائٹرک ایسڈ۔ ☆ بچوں کا آنکھیں جھپکنا : بیلاڈونا۔ نکس وامیکا۔ یوفریشیا۔ ☆ بچے کی بینائی کمزور ہو جائے خناق وبائی (ڈفتھیریا) کے بعد : (1) فائیٹولیکا۔ لیکے سس۔ (2) سلیشیا۔ (3) ایپس۔ جلسی میم۔ نکس وامیکا۔ فائیٹو سوسٹگما ۔ ☆ بچے کی بینائی کمزور ہو جائے' خسرہ نکلنے کے بعد : (1) کلی کارب۔ (2) سلفر۔ سلیشیا۔ کاربو وج۔ مرک۔

☆ کان (Ear) : ☆ بچے کے کان میں درد ہو' سردی یا ٹھنڈ لگ جانے کے بعد : پلساٹیلا۔ ڈلکامارا۔ ☆ کان میں درد ہو' بچے کے سر میں ٹھنڈ لگ جانے سے : بیلاڈونا۔ ☆ درد دانت کے ساتھ کان میں درد ہونے لگے : (1) روڈوڈنڈران۔ (2) پلانٹیگو۔ گلونائن۔ ☆ حلق میں ورم کے ساتھ کان درد : (1) ایپس۔ لیکے سس۔ نائٹرک ایسڈ۔ (2) برٹا میور۔ کیموملا۔ ☆ بچہ جب سو رہا ہو تو اس کے کان میں درد ہونے لگے : مینگنم۔ ☆ بچہ کے کان میں درد ہو' ملیریا بخار کے دب جانے پر یا کونین کے زیادہ استعمال سے یا گرم مکان میں : پلساٹیلا۔ ☆ بچوں کے کان بہا کریں' گاڑھی رطوبت خارج ہو خسرہ کے بعد : (2) بووسٹا۔ پلساٹیلا۔ سلفر۔ نائٹرک ایسڈ۔ ☆ بچوں کے کان بہا کریں دیگر بیماریوں کے بعد : (1) اورم۔ پلساٹیلا۔ سورینم۔ کاربو وج۔ (2) سلفر۔ کاسٹکم۔ کلکیریا۔ کیکٹس۔ لائیکو۔ نائٹرک ایسڈ۔ ہیپر۔ ☆ بچوں کے ہر ساتویں دن کان بہا کریں : سلفر۔ ☆ بچوں کے کان سرخ بخار کے بعد بہنے لگیں : (1) سورینم۔ کاربو وج۔ لائیکو۔ (2) اسارم۔ اورم۔ ایپس۔ برٹا میور۔ بووسٹا۔ پلساٹیلا۔ گریفائٹس۔ سلفر۔ کلی بائی۔ کروٹیلس ہری۔ مرک۔ نائٹرک ایسڈ۔ وربسکم۔ ہیپر۔ ☆ بچہ کان کو اپنی انگلی کے ساتھ کریدے : سائیلنا۔ سلیشیا۔ سورینم۔ ☆ کانوں میں پھپھوندی (Fungus) ہو اور کھجلی ہو : مرک۔ ☆ سماعت کمزور' بہرہ پن' تپ محرقہ (ٹائیفائیڈ بخار) کے بعد : (2) ارجنٹم نایٹ۔ آرسکم۔ ایپس۔ ☆ سماعت کمزور' لوزتین (ٹانسلز) کے بڑھنے سے : (2) مرک۔ نائٹرک ایسڈ۔ ☆ سماعت کمزور' خسرہ کے بعد : (1) پلساٹیلا۔ (2) سلفر۔ سلیشیا۔ کاربو وج۔ مرک سال۔ ☆ سماعت کمزور' ملیریا بخار کے دب جانے سے : (2) چائنا سلف۔ کلکیریا کارب۔ ☆ سماعت کمزور ہو' سر کی پھنسیوں کو مرہم وغیرہ سے دبا دینے کے بعد : (2) مزریم۔ ☆ سماعت کمزور ہو' زکام کے بعد : (1) پلساٹیلا۔ (2) ایلیبس۔ لیڈم۔ لیکے سس۔ ☆ سماعت کمزور ہو' سرخ بخار کے بعد : (1) لائیکو۔ (2) پلساٹیلا۔

سلفر۔ سلیشیا۔ کاربوویج۔ گریفائیٹس۔ لیکے سس۔ نائیٹرک ایسڈ۔ ہیپر۔ ★ سماعت کمزور ہو' کونین کے بے جا استعمال کے بعد : کلکیریا کارب۔

☆ ناک (Nose) : ★ بچہ ناک میں انگلی ڈال کر کریدے' مسلسل ملے اور کھجائے : (1) آرم ٹرائیفلم۔ سائینا۔ ★ بچے کو چھینکیں آئیں' بغیر زکام کے : (1) کلکیریا۔ ★ بچے کو گرم مکان کے اندر چھینکیں آئیں : (1) پلساٹیلا۔ (2) ایلم سیپا۔ ★ نوزائیدہ بچے کی ناک پچکی ہوئی یا بیٹھی ہوئی یا ڈوبی ہوئی : (2) اورم میور۔ ★ نوزائیدہ بچے کی ناک موٹی' اسفنج کی طرح پھولی ہوئی : کالی بائی۔ فیرم آئیڈ۔ ★ بچے کی آنکھوں' ناک اور منہ سے اچانک پتلا پانی بہنے لگے : (1) فلورک ایسڈ۔ ★ نوزائیدہ بچوں میں نزلہ کی وجہ سے ناک بند ہو جائے : (1) سمبوکس۔ لائیکو۔ نکس وامیکا۔ (2) پلساٹیلا۔ ڈلکامارا۔ ★ دودھ پیتے بچوں کی ناک بند ہو جائے' سوں سوں کی آواز نکلے : (1) لائیکو۔ نکس وامیکا۔ (2) اورم۔ سمبوکس۔ کالی بائی۔ ★ ہر دفعہ زکام کے بعد ناک بند ہو جائے : (2) سلیشیا۔ ★ نیند کے دوران بچے کی ناک بند ہو جائے : (1) لائیکو۔ (2) امونیم کارب۔ سٹکٹا۔ ★ گرم کمرے کے اندر بچے کی ناک بند ہو جائے' سانس لینے میں رکاوٹ ہو : (1) پلساٹیلا۔ ★ گرم مرطوب موسم میں ناک میں رکاوٹ ہو جائے : (2) کالی بائی۔ ★ بچے کی ناک مزمن یعنی طویل عرصہ سے بند رہا کرتی ہو : (1) فلورک ایسڈ۔ کلکیریا۔ (2) سلیشیا۔ سلفر۔ ★ بچے کی ناک بند ہو' منہ کے راستے سانس لے اور آواز بدل گئی ہو : (1) لائیکو۔ ★ بچے کو زکام ہو جائے' حجامت بنوانے یعنی سر کے بال کٹوانے سے : (1) نکس وامیکا۔ (2) بیلاڈونا۔ سیپیا۔ پلساٹیلا۔ ★ بچوں کو زکام ہو جائے' پھولوں کی خوشبو سے یا آڑوؤں کی مہک سے : (1) ایلم سیپا۔ ★ زکام درست ہونے میں نہ آئے' زیریں ناک اور نتھنے پک کر درد کریں : (1) برومیم۔ (2) آئیوڈیم۔ ★ بچہ ناک سے سوں سوں کرے (Snuffling) رطوبت نہ ہو' گرم مرطوب موسم میں یا جب بچہ بول رہا ہو : (2) کالی بائی۔ ★ بچہ چونک کر نیند سے جاگے اور مسلسل اپنی ناک کو ملے' سہلائے' سینہ کھڑکھڑاتا ہو : لائیکوپوڈیم۔ ★ بچے کی ناک میلی' نتھنوں میں سیاہ رنگ کی کاجل جمی ہوئی ہو : (2) انٹم ٹارٹ۔ زنکم۔ کلوریلم۔ لائیکو۔ بیوسس۔ ★ بچوں کو نزلہ (کتار) ہو جو خسرہ' سرخ بخار اور چیچک کے بعد لاحق ہو : (2) تھوجا۔ ★ بچے کو خشک پرانا مزمن نزلہ : (1) سٹکٹا۔ سلیشیا۔ (2) ڈلکامارا۔ سپونجیا۔ سلفر۔ کاربوویج۔ نیٹرم میور۔ ★ بچوں کو نکسیر پھوٹے : (1) فیرم۔ (2)

ڑ بنتھمس۔ فیرم فاس۔ کروکس۔ (3) بیلاڈونا۔ فاسفورس۔ ★ آتشک کے سبب بچوں کی ناک کی ہڈیاں خصوصاً" درمیانی فاصل ہڈی سڑ جائے : (2) سلیشیا۔ کالی بائی۔ ★ بچہ کی ناک سے سرخی مائل بلغم نکلتی ہو' حاد حالت میں : سلفر۔ کلکیریا۔ ★ مزمن پرانی حالت میں : سلیشیا۔ ★ بچہ کی ناک سے آبی' پانی جیسا یا سرخی مائل خون آمیز مواد خارج ہو : کلکیریا فاس۔ ★ بچہ نیند سے جاگتے ہی ناک اور آنکھوں کو تکیہ وغیرہ سے ملتا یا رگڑتا ہو : سنابرس۔

☆ **چہرہ** (Face) : ★ بچے کا چہرہ بدصورت' غیر متناسب ہو تو کلکیریا فاس 1M ہر ہفتے ایک ملا دیں۔ اس سے بچے کا چہرہ خوبصورت متناسب ہو جاتا ہے۔ ★ بچے کا رنگ سیاہ ہو تو آئیوڈیم 1M کی ایک خوراک ہر ہفتے دیں اس سے بچے کی جلد کا رنگ گورا ہو جاتا ہے۔ ★ بچے کے ہونٹ موٹے' سوجے ہوئے : (1) مرک کار۔ ★ بچے کے ہونٹ موٹے' باہر کو الٹے ہوئے : (1) ایپس میلیفیکا۔ ★ بچے کے چہرے پر جھریاں پڑ جائیں اور عمر کے لحاظ سے بوڑھا معلوم ہو' قد بھی کافی بڑھ گیا ہو : کریازوٹ۔ ★ بچے کا چہرہ دل کی بیماری کے سبب نیلا اور ہونٹ سیاہ کالے ہوں : (1) آرسنکم۔ (2) اورم۔ کیکٹس۔ کیوپرم۔ ★ بچے کے چہرے پر پیدائشی نشان : (1) ایسٹک ایسڈ۔ فاسفورس۔ فلورک ایسڈ۔ (2) تھوجا۔ کاربو وج۔ کلکیریا۔ لائیکو۔ ★ گلسوئے یا کن پیڑے (Mumps) بڑھے ہوئے : (2) رسٹاکس۔ سلیشیا۔ کالی بائی۔ نائیٹرک ایسڈ۔

☆ **دانت** (Teeth) : ★ بچے کو درد دانت یکایک شروع ہو اور یکایک ختم ہو جائے : (2) بیلاڈونا۔ ★ بچے کو درد دانت آہستہ آہستہ شروع ہو اور پھر یکایک ختم ہو جائے : سلفیورک ایسڈ۔ ★ بچوں میں دانت درد : (1) کافیا۔ کیموملا۔ (2) انٹم کروڈ۔ بیلاڈونا۔ پلساٹیلا۔ کلکیریا۔ مرک۔ ★ ننھے بچے کے دانت دیر سے نکلیں : کلکیریا فاس۔ کریازوٹ۔ ★ بچوں میں درد دانت' مٹھائی یا میٹھی چیز کھانے سے یا ناشپاتی کھانے سے : (1) کالی کارب۔ ★ (2) نیٹرم کارب۔ ★ گرم غذا کھانے سے دانت درد ہونے لگے : ننھے بچوں کے دانت تکلیف سے نکلیں' مسوڑھے سوجے اور دردناک یا بچوں کے دانت جلدی گل سڑ جائیں : کریازوٹ۔ ★ بچوں کو دانت نکالنے کے زمانہ میں بخار کے ساتھ تشنج ہو : میگنیشیا فاس۔ ★ بچہ دانت نکالنے کے زمانے میں دانتوں کو آپس میں دباتا ہو' دیر سے چلنا دیکھے' سر بڑا اور بدوضع ہو' ٹانگیں خمیدہ' شکم بہت بڑھا ہوا' سر کی ہڈی آپس

میں جڑی ہوں' پرورش ناقص : فائیٹولیکا۔ کلکیریا کارب۔ کلکیریا آیوڈ۔ ☆ بچہ دانت نکال رہا ہو اور ساتھ دست آ رہے ہوں : کلکیریا فاس۔ ☆ بچے کو دانت نکالنے کے زمانے میں تشنج ہو' آنکھیں پھر جائیں' سر اور ہاتھ خود بخود ہلتے رہیں : زنکم۔ ☆ بچہ دانت نکال رہا ہو اور اس کی آنتوں میں جلن' گیس یا کوئی اور نقص ہو : سائی پری پیڈیم۔ ☆ بچہ سوتے وقت دانت پیسے' خوفناک خواب آئیں اور نیند سے چیختا ہوا جاگ اٹھے : کالی فاس۔ ☆ دانت نکالتے بچوں میں اکساہٹ سے تشنجی دورے پڑیں : کیموملا۔ ☆ دانت نکالتے بچوں میں اسہال' دست لگ جائیں۔ بچہ بے چین' چڑچڑا' روئے' پیلے یا سبز پچکی دار پاخانے : بیلاڈونا۔ کیموملا۔ ارنڈو۔ کلکیریا فاس۔ ☆ بچوں کے دانت قبل از وقت سڑ جائیں : (1) کریازوٹ۔ (2) سٹافی سیگریا۔ فلورک ایسڈ۔ کلکیریا کارب۔ کلکیریا فاس۔ کلکیریا فلور۔ ☆ خنازیری مزاج بچوں کے نچلے دانت ٹیڑھے میڑھے اور بے قاعدہ بناوٹ کے نکلیں : فاسفورس۔ ☆ بچوں کے دانت دندانہ دار یا پیالہ کی شکل کے نکلیں یا چھوٹے ہوں اور بڑے نہ ہوں : (2) سفلینیم۔ ☆ بچوں کے دانت آہستہ آہستہ نکلیں : (1) سلیشیا۔ کلکیریا۔ کلکیریا فاس۔ فلورک ایسڈ۔ کریازوٹ۔ ☆ بچوں کے دانت سیاہی مائل' سلیٹی یا کالے سیاہ رنگ کے ہو جائیں : (1) چائنا۔ سٹافی سیگریا۔ مرک۔ فلورک ایسڈ۔ ☆ بچوں کے دانت زرد رنگ کے ہو جائیں : تھوجا۔ مرک۔ لائیکو۔ سلیشیا۔ ☆ بچہ نیند کے دوران دانت پیسے : آرسنکم۔ بیلاڈونا۔ ٹیوبر کولینم۔ کنابس سٹائیوا۔ کالی فاس۔ سائینا۔ ☆ بچہ دانت نکالنے کے زمانے میں کسی سخت چیز کو دانتوں سے کاٹنا یا دبانا چاہے' جس سے اسے درد سے سکون ملے : (1) فائیٹولیکا۔ ☆ بچے کو سفر کے دوران درد دانت ہونے لگے : (2) برائی اونیا۔ کیموملا۔ ☆ بچے کو سفر کے دوران ریل گاڑی میں سواری سے دانت درد : (2) میگنیشیا کارب۔

☆ **منہ۔ زبان (Mouth - Tongue)** : ☆ بچے کا منہ آ جائے' منہ پک کر چھوٹے چھوٹے سفید دانے بن جائیں : (1) بورکس۔ مرک۔ کالی آیوڈ۔ کالی کلور۔ ☆ بچے کی زبان کے نیچے تندوا' بندش' زبان باہر نہ نکال سکے : آپریشن سے کٹوا دیں۔ ☆ بچے کے گلے پڑ جائیں' لوزتین (ٹانسلز) پھول جائیں یا ناک کے پچھلے حصے کے غدود (ایڈی نائیڈز) بڑھ جائیں : (1) برٹا کارب۔ ☆ مسوڑھے پھول جائیں اور گل سڑ جائیں (اسقربوط۔ سکروی) : (1) مرک۔ فاسفورس۔ ایسٹک ایسڈ۔ ☆ بچے کی زبان لمبی ہو اور زبان پر دانتوں کے

نشانات ہوں' منہ پک گیا ہو : ہائیڈراسٹس۔ ☆ بچے کے منہ اور زبان پر آبلے اور چہرے پر سرخ پھنسیاں ہوں : نیوپٹیوریم پرفولیٹم۔

☆ معدہ' شکم' مقعد : ☆ بچے کو متلی ہو اور قے آئے : (I) اپیکاک۔ برائی اونیا۔ ☆ بچے کو بدہضمی ہو : (I) نکس وامیکا۔ انا کارڈیم۔ رومیسنیا۔ ☆ بچے کے پیٹ میں بدہضمی کے سبب شدید درد ہو' یکایک چیخے اور سر پیچھے کو جھٹکے : بیلاڈونا۔ ☆ بچے کے پیٹ میں اپھارہ ہو : (I) چائنا۔ کاربو وج۔ سائینا۔ برٹا کارب۔ کلکیریا۔ سلفر۔ میگنیشیا فاس۔ لائکو۔ ☆ بچے کو قبض' دودھ پینے والے' مصنوعی غذا یا بوتل کا دودھ پینے والے شیرخوار بچوں کو سخت قبض : ایلومینا۔ ☆ بچے کو قبض ہو : ایلومینا۔ اوپیم۔ برائی اونیا۔ اسکیولس۔ کالن سونیا۔ ☆ بچے کو اسہال (ڈائریا) خصوصاً" دانت نکالتے بچے کو : کیمو ملا۔ بیلاڈونا۔ ارنڈو۔ کلکیریا فاس۔ سلفر۔ مرک۔ ☆ بچے کو پیچش (ڈسنٹری) ہو جس میں آؤں زیادہ آئے : مرک سال۔ بیلاڈونا۔ ایلوز۔ ☆ بچے کو پیچش لگ جائے' زیادہ تر خون آئے' پاخانہ تھوڑا سا' خون آمیز' چپچپا' بدبودار' آنتوں کے ذرات اور شدید مروڑ : مرک کار۔ ☆ قبض' نہ پاخانے کی حاجت ہو نہ مبرز میں پاخانہ نکالنے کی طاقت ہو۔ جب تک کہ بڑی مقدار میں پاخانہ جمع نہ ہو جائے : ایلومینا۔ ☆ پیچش۔ لاغر اور کمزور بچوں میں : برٹا میور۔ ☆ بچے کو قبض آنتوں میں کمزوری کے باعث ہو : کالن سونیا۔ ☆ بچے کو قبض ہو' پاخانہ درد کے ساتھ آتا ہو۔ پیٹ میں ریاح سے گڑگڑاہٹ ہو اور مقعد میں جلن ہو : میگنیشیا فاس۔ ☆ بچوں کو عمومی قبض : ملائکو۔ نکس وامیکا۔ ورپٹرم البم۔ ☆ بچے کو دست (ڈائریا) آئیں جو پانی کی طرح پتلا ہو اور اس میں جما ہوا دودھ نکلے۔ بچہ نیند کے دوران سسکیاں لیتا ہو : ویلریانہ۔ ☆ بچہ کھانے کے بعد قے کر دیتا ہو اور یکایک بے ہوش ہو جاتا ہو۔ رات کو نیند میں دانت پیستا ہو : ہائیو مس۔ ☆ بچے کو موسم گرما میں اسہال آئیں اور شدید قولنجی درد ہو' پاخانہ خون آمیز ہو : یولی مس۔ ☆ نوزائیدہ بچہ دودھ نہ پیتا ہو : تھائی رائیڈینم۔ ☆ بچے کو ماں کے دودھ سے نفرت ہو' اگر پئے تو قے کر دے : سلیشیا۔ ☆ بچے کو ماں کے دودھ کے سوا کوئی دوسرا دودھ پسند یا موافق نہ ہو : سلیشیا۔ ☆ بچے کو دست ہوں' کھانا کھانے کے بعد یکایک کچی غذا غیر منہضم نکل جائے' بچہ کمزور ہو : فیرم۔ ☆ مٹی کھانے والے بچے کا پیٹ بڑھ گیا ہو۔ پہلے قبض' پھر اسہال۔ بچے کا رنگ پھیکا پڑ گیا ہو : کلکیریا۔ ☆ بچے کو قے آئے اور دست آئیں۔ قے بدبودار' جسم سے کھٹی بو آئے'

بچے کا انڈے کھانے کے لئے جی للچائے مگر معدہ متورم ہو : کلکیریا کارب۔ ☆ بچے کا پیٹ بوجھل اور وہ نمکین چیزیں کھانے کی خواہش کرے : کلکیریا فاس۔ ☆ بچے کو بھوک زیادہ لگے' دن بھر کھاتا یا دودھ پیتا رہے اور جلد قے کر دے : کلکیریا فاس۔ ☆ بچہ بہت زیادہ کھانے کی خواہش کرے' پیٹ میں درد محسوس کرے' کھانے کے بعد معدہ میں جلن ہو : کلکیریا فاس۔ ☆ بچہ ایک لمحہ کے لئے بھوک کے سبب صبر نہ کر سکے : سائینا۔ ☆ بچے کے معدے میں جلن ہو اور ریاح کا اخراج ہو۔ معدے میں خالی پن کا احساس : کلکیریا فاس۔ ☆ بچے کے کھانا کھانے کے وقت پیٹ میں شدید درد ہو : کلکیریا فاس۔ ☆ بچے کے پیٹ میں ہوا بھری ہو اور درد قولنج ہو۔ سبز رنگ کے دست آئیں اور پاخانہ کی حاجت بنی رہے : سائینا۔ ☆ بچے کے پیٹ میں ہوا بھری ہو اور شدید قولنج ہو۔ دست سبز رنگ کے بدبودار آتے ہوں : کیمولا۔ ☆ بچے کو دست آئیں جو دودھ پینے سے زیادہ ہوں : سیپیا۔ ☆ بچہ اس قدر کمزور کہ کھڑا بھی نہ ہو سکتا ہو اور دودھ پیتے ہی قے کر دیتا ہو' دودھ بغیر جمے قے کر دے : ایتھوزا۔ ☆ بیمار بچے کو سردی لگ جائے اور اسہال آتے ہوں : نائیٹرک ایسڈ۔ ☆ بچہ کمزور' پیٹ بڑھ جائے اور پیٹ میں گڑگڑاہٹ ہو : چینی فلورا۔ ☆ بچے کے پیٹ میں درد ہو : میگنیشیا کارب۔ ☆ بچے کے پیٹ میں درد ہو' آئس کریم یا قلفی کھانے سے : (1) آرسنکم۔ (2) پلساٹیلا۔ (3) کلکیریا فاس۔ سیپیا۔ ☆ بچے کو کھانا کھانے کے بعد قے آئے' اس وجہ سے کھانا پینا چھوڑ دے مگر نیند خوب آئے : آرسنکم البم۔ ☆ بچے کو دودھ پینے کے بعد فوراً" پھر بھوک لگ جائے : کیلنڈولا۔ ☆ بچہ دودھ پیتا جائے اور قے کرتا جائے۔ ہیضہ ہو جائے' بچہ دودھ کی پھٹکیوں کی طرح قے کرے : کلکیریا فاس۔ ☆ بچہ کو پیٹ میں شدید درد قولنج روزانہ صبح 5 بجے کے قریب دورہ کی صورت میں ہو : کالی برومیم۔ ☆ بچوں کا ہیضہ' قے اور اسہال بار بار آئیں۔ کمزوری' ٹھنڈک' بے چینی ہو۔ آنکھیں اندر دھنس گئی ہوں : آرسنک۔ وریٹرم۔ ☆ بچے کی کانچ نکلے (Prolapsus Ani) : (1) پوڈوفائلم۔ (2) فیرم۔ نکس وامیکا۔ ہائیڈراسٹس۔ (3) اگنیشیا۔ جائینیم سلف۔ ☆ بچے کی کانچ نکلے پاخانہ سے قبل' دوران' بعد' دستوں کے دوران' چھینکنے سے : (1) پوڈوفائلم۔ ☆ بچے کی کانچ نکل آئے' پیشاب کرنے کے دوران : (1) میوریٹک ایسڈ۔

☆ بچوں کے پیٹ میں کیڑے۔ سوتی کیڑے۔ چُرنے (Oxyuris Vermicularis / Thread Worms / Seat Worms / Pin Worms) : یہ کیڑے مقعد میں رینگتے ہیں اور بہت خارش ہوتی ہے اور کئی تکلیفات پیدا ہو جاتی ہیں۔ ننھی لڑکیوں کی مقعد سے نکل کر فرج میں داخل ہو کر خارش اور لیکوریا وغیرہ پیدا کر دیتے ہیں۔ ان کیڑوں سے بدہضمی، چڑچڑاپن، آنکھیں سرخ، بھینگاپن، تشنج، بے خوابی، عموماً نیند میں دانت پیسنا، پاخانہ کے ساتھ آنوں یا کھاری رطوبت خارج ہونا وغیرہ علامات پیدا ہو جاتی ہیں : (1) سائینا۔ سلفر۔ سپائی جیلیا۔

☆ بچوں کے پیٹ میں کیڑے۔ کدو دانے (Taenea Saginata / Beef Tape Worms) : ان کیڑوں سے حاد یا شدید حالت میں بخار، دست، قولنج، وزن میں کمی، بھوک کا بڑھ جانا اور پھر مزمن (کرانک) حالت میں کمی خون، بجس (انیمیا) وغیرہ علامات پیدا ہو جاتی ہیں اور پاخانے میں کیڑوں کے انڈے خارج ہوتے ہیں : (1) کلکیریا کارب۔ (2) سلیشیا۔ فیلکس۔

☆ بچوں کے پیٹ میں گول لمبے کیڑے۔ کیچوے۔ ملپ (Ascardes Lumber / Coides / Round Worms) : ان کیڑوں کی موجودگی سے طبیعت خراب (Malaise) رہتی ہے۔ قدرے بدہضمی، بے آرامی اور کبھی پیٹ میں درد اور قے ہوتی ہے۔ بچے کو کبھی کھانسی یا پھیپھڑوں میں سوزش یا برانکو نمونیا ہو جاتا ہے۔ کھانسی کے ساتھ بلغم نکلتا ہے جس میں خون کے دھبے یا خون کی دھاریاں پائی جاتی ہیں : (1) برٹا کارب۔ ٹربنتھنا۔ سباڈیلا۔ نیٹرم میور۔ (2) سلفر۔ سپائی جیلیا۔

☆ بچوں کے پیٹ میں خطافی کیڑے (Necator Americanus / Hook Worms) : ان کیڑوں کی وجہ سے شدید کمی خون ہو کر کاہلی، سستی، کمزوری وغیرہ ہو جاتی ہے۔ بچے کی نشوونما رک جاتی ہے۔ درد شکم اور بخار کے حملے عام ہوتے ہیں۔ بھوک زیادہ ہوتی ہے مگر کھانے کو جی نہیں چاہتا۔ چہرہ بے رونق، ڈل اور بال بے چمک ہوتے ہیں۔ اگر علاج نہ کیا جائے تو موت واقع ہو جاتی ہے : پوڈیم۔ تھائی مول۔

☆ بچوں کے پیٹ میں خیطی کیڑے (Trichinella Spiralis) : یہ کیڑے کافروں میں سور کا گوشت کھانے سے پیدا ہوتے ہیں۔ ان میں مرض ٹرکی نوسس (Trichinosis) لاحق ہو جاتا ہے۔ متلی، چکر، دست، بخار، اضمحلال، عضلات میں اکڑن

اور دردناک سوجن اور چہرے پر پھلاوٹ (اوڈیما) وغیرہ علامات واقع ہو جاتی ہیں : آرسنکم
البم۔ پٹیشیا۔ کیوپرم آکسائیڈ۔

☆ بچوں کے پیٹ میں کیڑوں کی وجہ سے **تکلیفات** : ★ آنکھیں بیماروں جیسی
دکھائی دیں یا بھینگا پن ہو، ڈھیلے اندر کو مڑے ہوئے : (1) سائینا۔ ★ آنکھوں میں درد،
آنکھوں کے گرد حلقے پڑ جائیں : سائینا۔ ★ پیٹ میں کیڑوں سے آنکھوں کے سامنے
رنگ دکھائی دیں نیلگوں، بنفشی یا رنگوں کا اندھا پن ہو جائے : سائینا۔ ★ معدہ میں سے
کیڑوں کی قے ہو : (1) سنگونیریا۔ (2) ایکونائیٹ۔ سائینا۔ فیرم۔ فائیٹولیکا۔ سباڈیلا۔ ★
معدہ میں سے کیچوے (ملپ) قے میں نکلیں : (2) سائینا۔ (3) ایکونائیٹ۔ سباڈیلا۔ ★
پیٹ میں کیڑوں سے اعصاب کی اور آنکھوں کی تکلیفات پیدا ہو جائیں : آرٹمیشیا
ولگرس۔ ★ پیٹ میں کیڑوں کے سبب رعشہ ہو : (2) سائینا۔ کلکیریا۔ ★ پیٹ میں
کیڑوں کے باعث بچوں میں تشنجی دورے ہوں : (1) سائینا (2) اکینشیا۔ انڈیگو۔
ٹیلوریم۔ سائیکوٹا۔ سانم۔ ہائیوسس۔ (3) سباڈیلا۔ سلیشیا۔ ★ بچہ کمزور، پیٹ میں چڑنے
کیڑے، شکم ڈھول کی طرح بڑھ جائے، نہانے سے نفرت اور رات کو کپڑا نہ اوڑھے، لات
مار کر کپڑے کو اتار پھینکے : سلفر۔ ★ شیر خوار بچے کو دودھ ہضم نہ ہو، ویسا ہی دودھ پاخانے
میں نکل جائے۔ سبز رنگ کا پاخانہ کھٹی بو والا، مروڑ یا قولنجی درد کے ساتھ آئے، بچہ کو سوکھا
ہو جائے : مگنیشیا کارب۔ ★ بچے کو ماں کے دودھ سے نفرت ہو اگر پئے تو قے کر دے
: سلیشیا۔ ★ بچہ ماں کا دودھ نہ پئے جب بوتل کا اوپری دودھ پلایا جائے تو اس کے جسم
سے کھٹی بو آئے : نیٹرم فاس۔ ★ بچہ دودھ پی کر قے کر دے، قے اور پاخانہ میں دودھ
کی پھٹکیاں نکلیں : ویلریانہ۔ ★ بچے کو پانی جیسے پتلے دست آئیں جن میں جما ہوا دودھ
نکلے اور بچہ نیند میں سسکیاں لیتا ہو : ویلریانہ۔ ★ بچے کو دست آئیں، کھانا کھانے کے
بعد یکایک غیر منہضم غذا نکل جائے اور بچہ بہت کمزور ہو : نیٹرم مٹ۔ ★ شیر خوار بچے
کے پیٹ میں گیس یا ریاح جمع ہونے کے سبب جسم نیلا پڑ جائے : سائینا۔ ★ شیر خوار
بچے کے پیٹ میں گیس اور ریاح کی وجہ سے درد ہوتا ہو، بچہ روئے : سائینا۔ ★ شیر
خوار بچے کے پیٹ میں درد، قبض کے باعث ہو : نکس وامیکا۔ ★ شیر خوار بچے کے پیٹ
میں مسلسل درد رہتا ہو : بلی بیم۔ ★ شیر خوار بچے کے پیٹ میں غذا کھانے کے بعد درد
ہو : گریفائیٹس۔ ★ شیر خوار بچے کے پیٹ میں درد، رات کو ہو دن کو نہ ہو : جلاپا۔

☆ شیر خوار بچے کے پیٹ میں پیشاب کرتے وقت درد ہو : کیمولا۔ ☆ شیر خوار بچے کے پیٹ میں درد ہونے لگے جب کھانے کی خواہش ہو۔ شیر خوار بچہ دودھ پیتے وقت روئے : کلکیریا فاس۔ ☆ شیر خوار بچے کے پیٹ میں درد اور پیٹ میں گڑگڑاہٹ ہوتی ہو : تھوجا۔ ☆ شیر خوار بچے کے پیٹ میں شدید درد جو روزانہ 5 بجے صبح کو ہوا کرے : کالی برم۔ ☆ شیر خوار بچے کے پیٹ میں درد (قولنج) روزانہ 4 بجے شام کو ہوا کرے : کلوسنتھ۔ لائکو پوڈیم۔ ☆ شیر خوار بچے کے پیٹ میں درد' مزاج چڑچڑا' بدمزاج' مختلف چیزیں مانگے جو مل جانے پر ٹھکرا دے اور پھینک دے پھر روئے : سٹافی سیگریا۔ ☆ بچے کے پاخانے میں دودھ جیسی سفید آنوں ہو : (1) کالی کلور۔ ☆ بچے کا پاخانہ کٹے ہوئے بھوسہ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کی طرح آنوں آمیز : (1) سائینا۔ ☆ بچے کا پاخانہ بکری کی مینگنیوں جیسا' گولیاں' سدے : (1) اوپیم۔ ایلومینا۔ ☆ بچے کا پاخانہ خراب سڑے ہوئے انڈے کی بو والا : (1) کیمولا۔ سورینم۔ ☆ بچے کا پاخانہ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہو کر گرے : (1) امونیا میور۔ میگنیشیا میور۔ نیٹرم میور۔ ☆ بچے کا پاخانہ چڑچڑ' پڑ پڑ کی آواز کے ساتھ نکلے : (1) نیٹرم سلف۔ (2) ایلوز۔ ☆ بچے کا پاخانہ زور سے پچکاری کی طرح یکایک نکلے : پوڈوفائلم۔ کروٹن ٹگلم ۔ ☆ بچے کا پاخانہ جھاگدار' سبز' تالاب کی کائی جیسا : (1) میگنیشیا کارب۔ ☆ بچے کو بواسیر ہو : (2) میورٹک ایسڈ۔ ☆ بچے کی ناف پھول جائے' ناف کا ہرنیا' ناف کی آنت بڑھ گئی ہو : (1) نکس وامیکا۔ (2) اوپیم۔ کلکیریا۔ لیکے سس۔ نکس ماسکاٹا۔ ☆ بچے کی ناف باہر نکل آئی ہو اور بچہ بہت روتا ہو۔ اس کی بائیں پسلی یا ران کو دبانے سے چپ کر جائے : تھوجا۔ ☆ نوزائیدہ بچے کی نال کاٹنے کے بعد ناف سے رطوبت رستی ہو : کلکیریا فاس۔ کلکیریا کارب۔ ابرا ٹینم۔ کالی کارب۔ نیٹرم میور۔ ☆ نوزائیدہ بچے کی ناف سے خون آمیز مواد رسے : کلکیریا فاس۔ کلکیریا۔ نکس ماسکاٹا۔ ☆ بچوں میں کنج ران میں فتق (ہرنیا) : (1) اورم۔ (2) نائیٹرک ایسڈ۔ (3) سائینا۔ لائکو۔ نکس وامیکا۔ ☆ بچوں میں فتق دائیں کنج ران میں : اورم۔ لائکو۔ ☆ بائیں میں : نکس وامیکا۔ ☆ چھوٹے لڑکوں کے خصیوں میں پانی بھر جانا' ہائیڈروسیل : (1) پلساٹیلا۔ روڈوڈینڈران۔ سلیشیا۔ ☆ چھوٹے لڑکوں کے خصیوں میں پیدائشی پانی بھر جانا : روڈوڈینڈران۔

☆ نومولود بچے کے، نومولود بچے کے خون میں زہریلا پن جو نال کے کچے زخم' حلق یا جلد

کے راستے خون میں سرایت کر گیا ہو۔ اس سے بچے کا جسم سرخ ہو جائے۔ تمام جسم پر تیزی سے دانے نکل آئیں۔ ناف اور جلد پر کئی پھوڑے نکل آئیں۔ بے چینی ہو' تشنج ہو' قدرے بخار ہو' یرقان اور خونی دانے وغیرہ علامات پیدا ہو جائیں : پائیرو جینم 200 روزانہ ایک خوراک یا کالی فاس 6x یا ایکی نیشیا Q تین چار دفعہ روزانہ دیں۔

☆ نومولود بچے میں پانی کی کمی کے بخار (Dehydration Fever) میں ولادت سے قبل پسینہ آتا ہے نہ پیشاب آتا ہے' نہ سانس کا باقاعدہ سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ لہذا بچے کے جسم میں پانی کا اخراج نہیں ہو پاتا۔ پیدائش کے بعد جلد' گردوں' پھیپھڑوں وغیرہ کا عمل بحال ہونے کے بعد پانی اور نمی کی بڑی مقدار ضائع ہونے لگتی ہے۔ ماں کا دودھ بھی بچے کی ولادت کے بعد دیر سے اُترتا ہے۔ یوں زیادہ پانی ضائع ہونے اور کم حاصل ہونے کے باعث درجہ حرارت بڑھ کر بخار جیسی کیفیت ہو جاتی ہے۔ بچہ کو برائی اونیا۔ نیٹرم میور یا چائنا استعمال کروائیں۔

☆ کبھی نومولود بچے کو یرقان ہو جاتا ہے۔ جو پیدا ہوتے ہی صفائی نہ ہونے کے سبب پیپ کے ذرات ناف سے جگر میں سرایت کر کے جگر کے پھوڑے' ورم جگر اور یرقان پیدا کر دیتے ہیں اور معمولی سا بخار' قے' دست' شکم اور جگر کا بڑھ جانا' پیشاب سرخ آنا اور پاخانہ کا سفیدی مائل ہونا علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ بچہ کو (2) ایکونائٹ۔ بوسٹا۔ چائنا۔ نیٹرم سلف میں سے منتخب کر کے دوا دی جاتی ہے۔

☆ مثانہ : ☆ نومولود بچے کو پیشاب نہ آئے' پیشاب بند ہو تو ایکونائٹ 3x دیں۔ ☆ بچہ نیند کے دوران بستر میں پیشاب کر دے' پیٹ میں کیڑوں کے سبب یا شکر' چینی' ٹافیاں' گولیاں کھانے سے : سلفر۔ لائیکو۔ ☆ بچہ نیند کے دوران بستر پر پیشاب کر دے۔ لوزتین (ٹانسلز) بڑھ جانے کی وجہ سے' کھٹی' ترش چیزیں یا نمکو کھانے سے : برائٹا کارب۔ مرک سال۔ ☆ بچہ نیند میں بستر پر پیشاب کر دے۔ سرزنش' تنبیہہ یا جھاڑ جھپاڑ کرنے' مارنے پیٹنے سے : بیلاڈونا۔ کیموملا۔ ☆ بچہ نیند میں بستر پر پیشاب کرے عادتاً' بغیر کسی وجہ کے : ایکوسیٹم۔ ☆ بچہ پیشاب کرنے سے پہلے چیختا ہو' ہر روز بستر پر پیشاب کرے اور بستر پر داغ پڑ جائے : لائیکو۔ ☆ بچے کا پیشاب خود بخود نکل جائے' بچہ بہت کمزور ہو : فیرم مٹ۔ ☆ بچہ رات نیند کے دوران خواب میں پیشاب کر دے : تھرڈین۔ ☆ بچے کا پیشاب جلتا ہوا گرم ہو اور سر اکثر گرم رہے : بیلاڈونا۔ ☆ بچہ پیشاب کرنے سے قبل

روتا ہو' پیشاب بار بار گرم اور بدبودار آئے : بورکس۔ ☆ بچہ پیشاب کرنے سے پہلے ڈرتا ہو : ایکونائٹ۔ ☆ بچہ پیشاب کرتے وقت روتا ہو اور پیشاب کرنے کے بعد راحت محسوس کرے : لائکو۔ ☆ بچے کو پیشاب کرتے وقت تکلیف ہو اور پیشاب قطرہ قطرہ آئے : سرامونیم۔ ☆ بچہ پیشاب کرتے وقت روئے چیخے : سارسپریلا۔ بورکس۔ لیکے سس۔ ☆ بچے کا مثانہ پیشاب سے بھرا ہو مگر بچہ پیشاب نہ کرتا ہو : اوپیم۔ ☆ بچے کا پیشاب بند ہو یا بہت تکلیف سے آتا ہو : ایپس۔ ایکونائٹ۔ ☆ بچہ کو پہلی نیند کے دوران بستر پر پیشاب کر دے اور اسہال بھی آتے ہوں : (1) سیپیا۔ کاسٹیکم۔ (2) فاسفورک ایسڈ۔ کریازوٹ۔ ☆ بچے بستر پر پیشاب کر دیں اور عادت کے سوا کوئی اصل وجہ نہ ہو : (1) ایکوسیٹم۔ ☆ کمزور بچے بستر پر پیشاب کر دیا کریں' کمزوری کے سبب : (2) چائنا۔ ☆ بچہ گہری نیند میں بستر پر پیشاب کر دے اور اس کو جگانا مشکل ہو : (1) کریازوٹ۔ (2) بیلاڈونا۔ ☆ لڑکوں (Boys) میں کھانسی کے دوران پیشاب از خود نکل جائے یا قطرہ قطرہ آئے : (2) رسٹاکس۔ ☆ بچوں میں درد بھرا پیشاب آئے : ایپس۔ ☆ بچہ رات کے وقت اچانک پیشاب کی حاجت سے جاگے اور جلد بستر سے باہر نکل نہ سکے اور پیشاب کر دے : کریازوٹ۔ ☆ بچہ پیشاب ہونے سے قبل چیخے چلائے : (1) لیکے سس۔ نکس وامیکا۔ (2) بورکس۔ سارسپریلا۔ لائکو۔ ☆ بچے کو پیشاب کی بے سود حاجت' حاجت بنی رہے مگر پیشاب نہ آئے : (1) ایکونائٹ۔ (2) ایپس۔ لائکو۔ ☆ بچے کو پیشاب کی دردناک حاجت ہو' بچہ چیخے چلائے : (1) بورکس۔ سارسپریلا۔ لائکو۔ (2) لیکے سس۔ نکس وامیکا۔ ☆ بچے کو پیشاب کی دردناک حاجت ہو' بچہ درد کے مارے اچھلے کودے مگر پیشاب نہ آئے : (2) پٹروسلینم۔ ☆ بچے کو پیشاب کی دردناک حاجت ہو' بچہ چیخے اور اپنے عضو تناسل کو ہاتھ میں پکڑ لے : (1) ایکونائٹ۔ (2) مرک۔ ☆ بچوں کا پیشاب رُک جائے : (1) ایپس۔ (2) ایکونائٹ۔ آرٹیمیشیا ولگرس۔ اوپیم۔ بنزوک ایسڈ۔ بلی میم۔ ڈلکامارا۔ کاسٹیکم۔ ☆ نوزائیدہ بچے کو پیشاب نہ آئے' بچہ پیشاب نہ کرے : ایکونائٹ۔ ☆ بچے کا پیشاب رک جائے۔ ہر دفعہ بچے کو زکام ہو جائے' پیشاب کی رکاوٹ سے رات بھر روئے : (1) ایکونائٹ۔ (2) ڈلکامارا۔ ☆ بچہ رات کو دو گھنٹے سونے کے بعد جاگ اٹھے' ہاتھ پیر مارے اور روئے' پوچھا جائے تو کوئی جواب نہ دے۔ پیشاب کرنے کے لئے کہا جائے تو نفی میں جواب دے۔ جب پیشاب کے لئے بٹھا دیا جائے

تواو گھنے لگے اور پیشاب کرے : تھوجا۔

بچوں کی دیگر تکلیفات :

☆ لاغری (Emaciation) بچے لاغر' روکھے سوکھے' دبلے پتلے' سوکھا (Marasmus) :
(1) آرسنک البم۔ آرسنکم آئیڈ۔ آئیوڈیم۔ بلیٹیا۔ کلکیریا کارب۔ کلکیریا فاس۔ نیٹرم میور۔ (2) ابراٹینم۔ ارجنٹم نائٹریکم۔ اوپیم۔ اولیم جیکورس ایسی لی۔ پلساٹیلا۔ پلمبم۔ سلفر۔ سورینم۔ سیپیا۔ فاسفورس۔ کریازوٹ۔ لائیکو پوڈیم۔ مگنیشا کارب۔ نکس ماسکاٹا۔ نکس وامیکا۔ ہائیڈراسٹس۔ (3) انٹم کروڈ۔ ایلومینا۔ بریٹا کارب۔ پٹرولیم۔ چائنا۔ سارسپریلا۔ سائینا۔ کالی کارب۔

☆ روکھے سوکھے' دبلے پتلے لڑکوں میں لاغری (Pining Boys) : (1) اورم مٹ۔ ٹیوبر کولینم۔ لائیکو۔ (2) نیٹرم میور۔ اگر بوڑھے لوگ مرد یا عورتیں لاغر ہوتے جائیں تو (1) آئیوڈیم۔ بریٹا کارب۔ لائیکو پوڈیم۔ (2) ایمبرا۔ سیکیل کار۔ سیلینیم اور اگر رطوبات زندگی پانی' خون' منی کے ضائع ہو جانے سے لاغری پیدا ہو جائے تو (1) چائنا۔ سیلینیم۔ لائیکو پوڈیم۔

☆ بچہ دُبلا پتلا' سوکھا ہوا خصوصاً" لڑکیاں : سیکیل کار۔

☆ بچہ دبلا پتلا اور کمزور خصوصاً" لڑکے : ایلومینا۔

☆ کمزوری۔ بچے کی ٹانگوں میں کمزوری جس سے چلنا دیر سے سیکھیں : (1) کلکیریا کارب۔ ☆ بچہ بولنا دیر سے سیکھے : بریٹا کارب۔

☆ کمزور بچوں میں رات کو پیشاب از خود بستر پر نکل جایا کرے : (2) چائنا۔

☆ شیر خوار (2 سال کی عمر کے) بچوں کی آنکھیں آجائیں۔ سوزش / ورم ہو جائے (Inflamation) : (1) آرسنک۔ ارجنٹم نائٹ۔ ایپس۔ پلساٹیلا۔ تھوجا۔ کلکیریا۔ نائٹرک ایسڈ۔ (2) ارجنٹم مٹ۔ اگنیشیا۔ ایکونائٹ۔ برائی اونیا۔ بیلاڈونا۔ ڈلکامارا۔ رسٹاکس۔ سلفر۔ کیموملا۔ مرک۔ مرک کار۔ نکس وامیکا۔ ہیپر۔ یوفریشیا۔ (3) آرنیکا۔ ارنڈو۔ ایلومینا۔ بورکس۔ زنکم۔

☆ جو شیر خوار بچے چلنا سیکھ رہے ہوں مگر ان کے ٹخنے کمزور ہوں اور نہ چلیں' بیٹھ جائیں : (1) کاربوانیمل۔ (3) نیٹرم فاس۔

☆ بچوں کی آواز بھرائی ہوئی (Hoarse) : کیموملا۔

☆ بچوں میں یکا یک سانس پھنس جائے' رک رک کر آئے : کیموملا۔

☆ بچوں میں دقت تنفس (Difficult Breathing) : (1) نیٹرم سلف۔ (2) امبرا۔ پلساٹیلا۔ (3) کلیریا۔ کلیریا فاس۔ لائکو۔

☆ بچوں میں دمہ (Asthma) : (1) اپیکاک۔ پلساٹیلا۔ ہیپر سلفر۔ کیموملا۔ نیٹرم سلف۔ (2) ایکونائیٹ ۔ ماسکس۔ (3) امبرا۔ سڑاموینم۔ سلفر۔ سورینم۔ کالی آیڈ۔ کالی برومیٹس وامیگا۔

☆ نوزائیدہ بچہ کا دم گھٹے (Asphyxia) : (1) انٹم ٹارٹ۔ کیمفر۔ (2) آرنیکا۔ اوپیم۔ بیلاڈونا۔ لاروسیرسس۔ (3) ایکونائیٹ۔ چائنا۔

☆ بچوں میں سانس یکایک پھنس جائے ' رک رک کر آئے (Arrested) : کیموملا۔

☆ بچے کو کھانسی شدید' چہرہ نیلا پڑ جائے۔ سانس باہر نہ نکل سکے۔ بچہ کو اٹھانا پڑے (Must Raise) : سینابینس۔

☆ بچہ کو کھانسی اٹھے' کسی اجنبی آدمی کو دیکھ کر : (2) آرسنکم۔ (3) امبرا۔ برٹا کارب۔ فاسفورس۔

☆ بچہ کھانسی سے اچھل پڑے اور پاس والوں سے چمٹ جائے۔ مدد کے لئے بیٹھی ہوئی آواز کے ساتھ پکارے یا پیچھے کی طرف کو جھکے اور اپنے گلے کو پکڑ لے۔ چھونے سے حنجرہ ذکی الحس ہو۔ پھنکارنے جیسی (Hissing) کھانسی ہو : (2) انٹم ٹارٹ۔

☆ بچہ کھانستے وقت اپنے عضو تناسل کو پکڑ لے یا اس پر ہاتھ رکھ لے : زنکم۔

☆ بچوں میں خاص کر' تشنجی کمزور کر دینے والی کھانسی' رات کو لیٹنے سے اور سونے کے لئے ٹھنڈے کمرے میں جانے سے کھانسی میں زیادتی ہو : سنگوینیا۔

☆ دبلے پتلے لاغر لڑکوں (Boys) میں خشک کھانسی ہو : (1) لائکو۔

☆ بچوں میں خسرہ نکلنے کے بعد کھانسی ہو : (2) ڈروسرا۔ (3) اگنیشیا۔ کیموملا۔ ہیپر سلفر۔

☆ بچوں میں خسرہ کے دوران کھانسی ہو : (2) کوپ وا۔ (3) سپونجیا۔ سکوئیلا۔ کالیا۔ یوپیٹوریم پرفولیٹم۔

☆ بچوں میں خسرہ کے دوران دن کے وقت کھانسی ہو جب دانے زیادہ نکل آئیں تو کھانسی کم ہو : کیوپرم۔

☆ بچوں میں دم گھٹنے والی (Suffocating) کھانسی ہو' بچے کا جسم اکڑ جائے اور چہرہ نیلا

ہو جائے : (1) اپیکاک۔ (2) کیوپرم۔

☆ بچے کو ٹھنکنے (Whining) کے دوران کھانسی ہو : آر سنکم۔ ایکونائیٹ۔ سائنا۔

☆ بچے کو رونے چلانے (Weeping / Crying) سے کھانسی زیادہ ہو : (1) آرنیکا۔ (2) بیلاڈونا۔ وریزم۔ ہیپر۔ (3) آرسنک۔ انٹم ٹارٹ۔ ڈروسرا۔ سائنا۔ سلفر۔ سلیشیا۔ سمبوکس۔ فاسفورس۔ فیرم۔ کیمولا۔ گوارے۔ لائکو۔

☆ بچوں کو کھانسی ہو جو شام کے وقت زیادہ ہو : سٹونائین۔

☆ خنازیری مزاج بچوں (Scorfulous Children) میں مزمن خشک کھانسی ہو : (1) برٹا میور۔

☆ دبلے پتلے لاغر لڑکوں (Pining Boys) میں مزمن خشک کھانسی ہو : (1) لائکو پوڈیم۔

☆ کمزور اعصابی بچے خشک دورے والی کھانسی سے جاگ اٹھیں جس کی وجہ سے خوف سے چلائیں : کالی بروم۔

☆ بچہ ڈرے کھانسی آنے سے، اس لئے جس قدر ممکن ہو سکے کھانسی کو روکے : فاسفورس۔

☆ دبلا محنت سے اور پڑھنے والے طالب علم میں کھانسی ہو : نکس وامیکا۔

☆ بچے کو کالی کھانسی ہو، چھاتی میں بوجھ اور صبح کو کھانسی کے ساتھ بلغم نکلے : سیپیا۔

☆ بچہ اپنی ماں کا دودھ پینے سے انکار کرے۔ دودھ خراب اور بد ذائقہ ہو : (1) کلکیریا فاس۔ (2) بورکس۔ کلکیریا۔ مرک۔ (3) سائنا۔ سٹانم۔ سلیشیا۔ لیکے سس۔ گنیشیا کارب۔ (یہ ادویہ ماں کو دیں)

☆ بچوں کو نہ اترنے والا بخار جو کم و بیش ہوتا رہے مگر اترے نہیں (Remittent Fever) : (1) ایکونائیٹ۔ بیلاڈونا۔ جلسی میم۔ کیمولا۔ (2) اپیکاک۔ برائی اونیا۔ (3) آرسنک۔ سلفر۔ نکس وامیکا۔

☆ بچوں کے پھیپھڑوں میں ورم ہو جائے : (1) اپیکاک۔ (2) ایکونائیٹ۔ انٹم ٹارٹ۔ برائی اونیا۔ فاسفورس۔ فیرم فاس۔ کالی کارب۔ لائکو۔ لوبیلیا۔ مرک۔ نکس وامیکا۔ اوپیم۔

☆ بچوں میں پھیپھڑوں کی نالیوں میں ورم۔ مزمن کھانسی (برانکائٹس) : (1) اپیکاک۔

کالی کارب۔ (2) ڈلکامارا۔

☆ بچوں کو رعشہ 'اعصابی کمزوری اور جوڑوں میں درد ہوں : کالکیریا۔

☆ بچوں میں رعشہ (Chorea) ہو جائے جو جلدی جلدی بڑھ رہے ہوں : فاسفورس۔

☆ بچوں میں کمزوری (Weakness) ہو : (2) سلفر۔ لائیکو۔ (3) بریٹا کارب۔ بیلاڈونا۔ سلیشیا۔ کلکیریا۔ لیکے سس۔ نکس وامیکا۔

☆ دانت نکلنے کے زمانہ (Dentation) میں بچے کو تشنجی دورے پڑیں : (1) کلکیریا۔ کیموملا۔ (2) ایتھوزا۔ اگنیشیا۔ ایکونائٹ۔ بیلاڈونا۔ پوڈو فائلم۔ سائنا۔ سائیکوٹا۔ سٹانم۔ سٹرامونیم۔ کریازوٹ۔ کیوپرم۔ (3) آرٹیمیشیا ولگرس۔ مرک۔ میگنیشیا فاس۔

☆ بچوں میں تشنجی دورے۔ ام الصبیان (Convulsion) غصہ اور ناراضگی سے یا ماں سے جھڑکیاں کھانے کے بعد : (1) کیموملا۔ بیلاڈونا۔ نکس وامیکا۔

☆ بچوں میں تشنجی دورے' سر پر یا دماغ میں چوٹ آنے سے : آرنیکا۔ نیٹرم سلف۔

☆ بچوں میں تشنجی دورے' اجنبی لوگوں کے پاس سے یا اجنبی شخص سے ڈر کر بچہ کو دورہ پڑ جائے : اوپیم۔

☆ بچوں میں تشنجی دورے' ثقیل غذا کھانے سے : نکس وامیکا۔

☆ بچوں میں تشنجی دورے' پیٹ میں کیڑوں کی وجہ سے : سائینا۔

☆ بچوں میں تشنجی دورے' بہت ہنسنے اور کھیلنے کے بعد ہو : کافیا۔

☆ بچوں میں تشنجی دورے' تیز روشنی دیکھنے سے : سٹرامونیم۔

☆ بچوں میں تشنجی دورے' پھوڑے پھنسیاں دب جانے سے : سلفر۔ زنکم۔

☆ بچوں میں تشنجی دورے' تیز بخار کے ساتھ پیچھے کو اکڑ جائے : وریٹرم البم۔

☆ بچوں میں تشنجی دورے' گردن توڑ بخار سے : بیلاڈونا۔

☆ بچوں کو تشنجی دورے' دن کے گیارہ بجے دودھ پینے کے بعد پڑیں : کیلنڈولا۔

☆ بچوں کو تشنجی دورے' ہر دسویں دن پڑیں : لائیکو پوڈیم۔

☆ بچوں کو تشنجی دورے پڑیں جس سے کبھی ہنسے کبھی روئے : اگنیشیا۔

☆ بچے کو غذا کی کمی سے سوکھا (Atrophy / Mrasmus) ہو جائے : (1) آرسنکم البم۔ آرسنکم آئیڈ۔ آئیوڈیم۔ کلکیریا۔ کلکیریا فاس۔ سلیشیا۔ نیٹرم میور۔

☆ لڑکے لاغر' پست قد' منحنی (Puny boys) : (1) اورم۔ لایکو۔ (2) ٹوبر کولینم۔ نیٹرم میور۔

☆ کساح' ہڈیاں کمزور ہو کر ٹیڑھی ہو جائیں (Rachitis) : (1) کلکیریا کارب۔ سلیشیا۔ کلکیریا فاس۔ آئیرس۔ فاسفورس۔

☆ بچہ دبلا پتلا' جھریوں والا' بوڑھوں کی مانند دکھائی دے۔ پیٹ میں درد' گیس اور مروڑ اٹھے : ارجنٹم نائیٹریکم۔

☆ بچہ کمزور سوکھا ہوا' بہت سست' کھال لٹکی ہوئی' چہرہ بوڑھوں جیسا' پیٹ بڑھا ہوا' پاخانہ میں کھائی گئی چیز دکھائی دے اور منہ میں چھوٹی چھوٹی پھنسیاں اور زخم ہوں : سارسپریلا۔

☆ بچہ دبلا پتلا' کمزور جسم والا اور انگلیاں بڑھی ہوئی : آئیوڈیم۔

☆ بچہ دبلا پتلا' لاغر' کمزور' دبلا پن نیچے سے اوپر کو ہوا ہو : ابراٹینم۔

☆ بچے کا دبلا پن جو خاص کر گردن کے پچھلے حصے میں' گردن پتلی : نیٹرم میور۔ کلکیریا فاس۔

☆ بچے کا دبلا پن جس سے سر کا پچھلا حصہ بیٹھ گیا ہو : میگنیشیا کارب۔

☆ بچے کا دبلا پن جس کے ساتھ منہ میں زخم اور جسم پر زرد داغ دھبے ہوں : فاسفورک ایسڈ۔

☆ بچے کا سوکھا' بچے کا چہرہ بوڑھوں جیسا دکھائی دے : کریازوٹ۔ ابراٹینم۔ ایتھوزا۔ ہائیڈروسیانک ایسڈ۔

☆ بچے کی ہڈیاں خم دار ہوں۔ کبڑا پن' کساح' ٹانگوں اور بازوؤں کی ہڈیاں بدوضع ٹیڑھی ہو گئی ہوں : کلکیریا کارب۔

☆ بچے کی ہڈیاں اتنی کمزور کہ ذرا سی چوٹ سے جلد ٹوٹ جائیں اور پھر جڑنے میں نہ آئیں : کلکیریا فاس۔

☆ بچہ اس قدر کمزور کہ کھڑا نہ ہو سکتا ہو۔ ڈھیلا ڈھالا اور چلنا نہ سیکھے : کلکیریا فاس۔

☆ بچے کی ٹانگیں اور ہڈیاں بڑھ جائیں اور ریڑھ کے نچلے حصے میں درد اور جلن ہو : کلکیریا فلور۔

بچوں کے وبائی' متعدی امراض :

☆ **پولیو (Polio) بچوں کا فالج** : پولیو 5 سال تک کی عمر کے بچوں میں حرام مغز کے کسی

جسے میں ایک نام نہاد جرثومہ (وائرس) کے حملے سے تختی آکر لاحق ہوتا ہے۔ ماؤفہ اعصاب بیکار ہو کر بچہ لاپاج ہو جاتا ہے۔ نیز کمر میں چوٹ آنے' سردی لگ جانے' آنتوں میں کیڑے ہونے' آنتوں میں خرابی ہونے' دانت نکلنے اور خسرہ چیچک وغیرہ کے باعث بھی یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ کبھی یہ یکایک واقع ہو جاتا ہے۔ بچہ رات کو تندرست سوتا اور صبح کو مفلوج اٹھتا ہے۔ حکومت کی طرف سے بھی حفظ ماتقدم کے طور پر بچوں کو پولیو کے قطرے پلانے کا اہتمام ہے : اٹرو پینم۔ نکس وامیکا۔ سٹر کینم۔ جلسی میم۔ کاولس۔ سیکیل کار۔ فاسفورس۔

☆ خسرہ (Measles) : ایکونایٹ۔ ایپس۔ پلساٹیلا۔ سلفر۔ برائی اونیا۔ یو فریشیا۔

☆ کاکڑا لاکڑا (Chicken Pox) : انٹم کروڈ۔ رسٹاکس۔ مرک سال۔

☆ کالی کھانسی (Whooping Cough) : ڈروسرا۔ ڈرکا۔ کاربوو ج۔ کالی سلف۔

☆ گلسوئے۔ کن پیڑے (Mumps) : پلساٹیلا۔ مرک۔ بیلاڈونا۔

☆ تپ محرقہ (Typhoid Fever) : برائی اونیا۔ بپٹیشیا۔ رسٹاکس۔

☆ تپ دق (.T.B) پھیپھڑوں کی تیز رو دق (Phthisis Florida) : (1) تھریڈن۔ (2) فیرم۔ پلساٹیلا۔

☆ وبائی زکام (فلو- Influenza) : برائی اونیا۔ یوپٹیریم پروفولیٹم۔ جلسی میم۔

☆ ہیضہ (کالرا- Cholera) : ایتھوزا۔ گوائیسکم ۔ آرسنکم البم۔ وریٹرم البم۔ کیمفر

☆ ورم جگر سمائی ۔ وائرل ہیپاٹائٹس بی B . H . V یرقان، ۲ ۔ چیونانتھ بوسٹا جاٹا ہیپیا نیٹرم سلف

☆ پیچش (Dysentery) کمزور لاغر بچوں میں : برٹا میور۔

☆ آنکھوں میں ککرے - روہے (Granular Lids) : ارجنٹم نایٹ۔ آرسنکم۔ گریفائیٹس۔ لائکو۔ نکس وامیکا۔ سلفر۔

☆ طاعون (Plague) : اگنیشیا۔

☆ ملیریا بخار (Malaria) : آرنیکا۔ سڈرن۔ سورینم۔

بچوں کے موروثی امراض :

☆ لیڈی ڈاکٹر مسز ہیل آرل اپنے تجربے کی بناء پر لکھتی ہے : بچوں سے موروثی بیماریاں ختم کرنے اور نومولود بچے کے تمام جسمانی نقائص مثلاً "کٹے ہوئے ہونٹ' تالو میں سوراخ وغیرہ سے نجات پانے کے لئے حمل کے ابتدائی دنوں میں حاملہ کو سلفر 200 دیں پھر پہلے

سات ماہ حاملہ کو صبح و شام ایک ایک خوراک کلکیریا سلف 6x دیں اور حمل کے آخری دو ماہ لیتھم کارب 30 روزانہ دو خوراک دیں۔

☆ ڈاکٹر وان گر دگل کہتے ہیں : ایک خاندان کے بچوں کے سر میں پانی آنے (ہائیڈرو کیفلس) کا موروثی مرض تھا۔ بچوں کی ماؤں کو حمل کے دوران روزانہ سلفر 3 اور کلکیریا فاس 3 باری باری دو دو خوراکیں دن میں 4 بار دی گئیں۔ پھر دوبارہ اس خاندان میں یہ مرض نہ ہوا۔

☆ لندن کی لیڈی ڈاکٹر مس مارگریٹ ٹائیلر منگول بچوں کے مرض کے لئے (جس کا ذکر پیچھے گزرا) میڈورینم IM دیا کرتی تھیں۔

☆ ڈاکٹر متھیاس ڈاری نوزائیدہ بچوں کو موروثی امراض سے بچانے کے لئے حاملہ خواتین کو اس ترتیب سے ہر ماہ دواؤں کی ایک خوراک دیا کرتے تھے۔ حمل کے پہلے ماہ ٹوبر کولینم 200 کی ایک خوراک، دوسرے ماہ سفلینیم 200، تیسرے ماہ کارسی نوسینم 200، چوتھے ماہ سلفر 200، پانچویں ماہ کلکیریا کارب 200، چھٹے ماہ کلکیریا فاس 200 یا کلکیریا فلور 6x روزانہ، ساتویں ماہ حاملہ کے حسب حال (کلکیریا فاس، سمی سی فیوگا، کالوفائلم وغیرہ) منتخب دوا، وضع حمل تک استعمال کرائی جاتی۔ اس طرح بچہ پیدائشی اور موروثی نقائص سے بالکل محفوظ و مامون، تندرست، خوبصورت اور اکثر نرینہ (لڑکا) پیدا ہوتا ہے، بچے کے مدافعتی نظام میں کمزوری سے ہونے والے امراض وبائی (متعدی) سے بھی محفوظ رہتا ہے۔ اس ترتیب سے دواؤں کو حمل کے اوائل سے ہی شروع کر دینا چاہیے۔ وضع حمل کی پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے سمی سی فیوگا، سبائنا، کالوفائلم وغیرہ کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

تمت بالخیر

☆ ☆ ☆

فہرست کتب

[illegible] 255/Z [illegible] کالونی، [illegible]

[illegible] اشفاق احمد چوہدری

1) کینسر کے روپ اور بہروپ اور ان کا علاج

2) نفسیاتی بیماریاں اور ان کا علاج

3) درد اور درماں

4) کمپیریٹو میٹریا میڈیکا

5) ذیابیطس اور اس کا علاج

6) بلڈ پریشر اور [illegible] علاج

7) غدود [illegible] اور ان کا علاج

8) جنسی بیماریاں جلد اول (مردانہ خیش)

9) جنسی بیماریاں جلد دوئم (زنانہ) گائناکالوجی و مڈوائفری

10) جسم انسانی میں بننے والی پتھریاں اور ان کا علاج

11) جسم انسانی پر وقت، موسم، شفق اور چاند کے قدرتی اثرات اور ان کا علاج

12) بائیو کیمک میٹریا میڈیکا (معہ علم نجوم)

13) جلدی بیماریاں اور ان کا علاج (زیر طبع)

14) اعصابی بیماریاں اور ان کا علاج

15) بواسیر اور مقعد کی دیگر بیماریاں اور ان کا علاج

16) بول بستری اور دیگر امراض بول و علاج

17) ہارمونی غدودوں کی خرابیاں اور ان کا علاج